خیر الحدیث کتاب اللہ، وخیر الھدی ھدی محمد

مطبوعات

اسلامیہ دار الاشاعت دہلی

تجرید

صحیح بخاری شریف کامل

جامع

حجۃ الاسلام حضرت علامہ شیخ محمد اسماعیل صاحب بخاری

مرتبہ

شیخ الحدیث حضرت علامہ شیخ مبارک زبیدی مصری

ناشر

خادم احادیث نبوی سید عزیز حسن بقائی نقشبندی

هُوالمولیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مطبوعات اسلامیہ دار الاشاعت دہلی

نمبر ۳۵

سلسلہ صحاح ستہ

تجرید

صحیح بخاری شریف کامل

مرتبہ

امام المحدثین حجۃ الاسلام حضرت علامہ شیخ محمد بن سمٰعیل بخاری

مترجمہ

جناب مولینا مولوی حکیم دائم صاحب جلالی پروفیسر اورنٹیل کالج ریاست رامپور

پبلشر

پیرزادہ سید علی حسن لقائی

ملنے کا پتہ

مینجر رسالہ پیشوا - اردو بازار جامع مسجد دہلی

قیمت چھ روپے

باہتمام منشی محمد صدیق ... پرنٹنگ پریس بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنتباہ و اِطلاع

چونکہ حضرت علامہ حسین بن مبارک زبیدیؒ کی تجرید بخاری شریف کامل کے ترجمہ کا حق اشاعت دائمی جناب مولانا دائم صاحب جلالی سے میں نے حاصل کرلیا ہے اور فہرست مضامین بصرف کثیر مرتب کرائی ہے اور اس فہرست کا بھی دائمی حق اشاعت مجھے حاصل ہے۔

اس لئے کوئی صاحب اس ترجمہ یا فہرست مضامین کے کسی جزو کل کو نقل یا اخذ کر کے شائع کرنے کا ارادہ نہ کریں ورنہ قانوناً اور اخلاقاً وہ میرے نقصان کے ذمہ دار ہوں گے تاجران کتب کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔ مینجر رسالہ پیشوا دہلی سے خط وکتابت کیجئے۔

۱۲۶۳

المعلن
سیّد عزیز حسن بقائی
سجادہ نشین آستانہ حضرت خواجہ باقی باللہؒ
ایڈیٹر
رسالہ پیشوا۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

یکم محرم الحرام ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۶- اپریل ۱۹۳۴ء

ست مضامین وابواب حدیث تجرید بخاری شریف کامل

تمت بالخیر

فہرست اصحاب راویان بخاری شریف

نمبرشمار	نام راوی	صفحہ	نمبرشمار	نام راوی	صفحہ	نمبرشمار	نام راوی	صفحہ
۷۱	حضرت حکیم بن حزام	۳۸۱	۹۹	حضرت سائب رض	۳۸۳	۱۲۷	حضرت ابو مالک رض	۳۸۶
۷۲	حضرت زبیر بن العوام رض	۳۸۱	۱۰۰	عبدالرحمٰن بن عوف رض	۳۸۳	۱۲۸	حضرت ابو واقد رض	۳۸۶
۷۳	حضرت فاطمہ بنت قیس رض	۳۸۱	۱۰۱	حضرت مغفل رض	۳۸۳	۱۲۹	حضرت ابو عبس رض	۳۸۶
۷۴	حضرت خباب بن الارت رض	۳۸۲	۱۰۲	حضرت ام شریک رض	۳۸۳	۱۳۰	حضرت العلاء الحضرمی رض	۳۸۶
۷۵	حضرت عامر بن ربیعہ رض	۳۸۲	۱۰۳	حضرت ام احرار رض	۳۸۴	۱۳۱	حضرت جابر بن عبداللہ	۳۸۶
۷۶	حضرت ربیع رض	۳۸۲	۱۰۴	حضرت ام کلثوم رض	۳۸۴	۱۳۲	حضرت حذیفہ بن یمان رض	۳۸۷
۷۷	حضرت اسید رض	۳۸۲	۱۰۵	حضرت ام العلا رض	۳۸۴	۱۳۳	حضرت حسان	۳۸۷
۷۸	حضرت خالد رض	۳۸۲	۱۰۶	حضرت جویریہ رض	۳۸۴	۱۳۴	حضرت زرارہ رض	۳۸۷
۷۹	حضرت عمر بن حریث	۳۸۲	۱۰۷	حضرت حارثہ رض	۳۸۴	۱۳۵	حضرت سائب رض	۳۸۷
۸۰	حضرت خولہ	۳۸۲	۱۰۸	حضرت ابی سفیان رض	۳۸۴	۱۳۶	حضرت سعید رض	۳۸۷
۸۱	حضرت حقات	۳۸۲	۱۰۹	حضرت عبدالرحمٰن رض	۳۸۴	۱۳۷	حضرت جندب رض	۳۸۷
۸۲	ذو مجبر حبشی	۳۸۲	۱۱۰	حضرت ابوامامہ رض	۳۸۴	۱۳۸	حضرت معیقیب رض	۳۸۷
۸۳	حضرت مالک بن ہبیرہ کندی رض	۳۸۳	۱۱۱	حضرت ابواسامہ رض	۳۸۴	۱۳۹	حضرت مقدام رض	۳۸۷
۸۴	حضرت زید بن حارثہ رض	۳۸۳	۱۱۲	حضرت عبداللہ رض	۳۸۴		تمت	
۸۵	حضرت دحیہ کلبی رض	۳۸۳	۱۱۳	حضرت عدی رض	۳۸۴			
۸۶	حضرت ثابت رض	۳۸۳	۱۱۴	حضرت عبداللہ بن مغفل	۳۸۵			
۸۷	حضرت معاویہ بن حکیم سلمی رض	۳۸۳	۱۱۵	حضرت سور رض	۳۸۵			
۸۸	حضرت عروہ رض	۳۸۳	۱۱۶	حضرت عبداللہ رض	۳۸۵			
۸۹	حضرت بسرہ رض	۳۸۳	۱۱۷	حضرت عبداللہ رض	۳۸۵			
۹۰	حضرت عروہ بن مضرس رض	۳۸۳	۱۱۸	حضرت صفہ رض	۳۸۵			
۹۱	حضرت مجمع بن یزید	۳۸۳	۱۱۹	حضرت ابو عامر اشعری رض	۳۸۵			
۹۲	حضرت سلمہ بن قیس رض	۳۸۳	۱۲۰	حضرت ابو شریح رض	۳۸۵			
۹۳	حضرت قتادہ بن نعمان رض	۳۸۳	۱۲۱	حضرت ابو ثعلبہ خشنی رض	۳۸۶			
۹۴	حضرت قبیصہ رض	۳۸۳	۱۲۲	حضرت ابو بردہ ہانی رض	۳۸۶			
۹۵	حضرت عاصم رض	۳۸۳	۱۲۳	حضرت ابو بشیر قیس رض	۳۸۶			
۹۶	حضرت سلمہ	۳۸۳	۱۲۴	خضرت عبدالرحمٰن رض	۳۸۶			
۹۷	حضرت مالک	۳۸۳	۱۲۵	حضرت ابو حذیفہ رض	۳۸۶			
۹۸	حضرت محجن رض	۳۸۳	۱۲۶	حضرت ابو سیفا لقیس رض	۳۸۶			

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱)

صحیح بخاری شریف کے مصنف حضرت امام عبداللہ بن اسمٰعیل

امام بخاریؒ

امام بخاری جن کی کتاب بخاری شریف کتب حدیث میں خدا وند تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کے بعد سب سے بڑا درجہ رکھتی ہے دنیا کے سب سے بڑے محدث ہیں اور بجا طور پر کہا یہ کہا جاسکتا ہے کہ امام بخاری کے سوا دنیا میں غالباً اور کوئی شخص ایسا نہیں گذرا ہے۔ جس نے اپنے مذہبی رہنما ہادی یا پیغمبر علیہ السلام کے اقوال و افعال کو فراہم کرنے اور ان کو مرتب و صحیح صورت میں دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے اتنی شقتیں برداشت کی ہوں جتنی بخاری نے برداشت کیں۔ واقعہ یہ ہے کہ امام بخاریؒ دنیا کا پہلا شخص ہے جس نے اپنے پیغمبر کی ایک ایک بات فراہم کرنے۔ اور پھر اعتماد و استناد کی کسوٹی پر اس کو کسنے کے لئے سینکڑوں کوس کے پاپیادہ سفر کئے ہیں حضور صلعم کے اقوال و افعال کو جس صورت میں امام بخاریؒ نے مرتب کر کے پیش کیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس کی نظیر نہ ازمنہ سابقہ میں مل سکتی ہے اور نہ آئندہ امید ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ سے آج تک امام بخاری کی خدمات کو سراہا جا رہا ہے اور ان کی کتاب صحیح بخاری کو اصح الکتاب بعد کتاب اللہ مانا جاتا ہے۔

خاندان

امام بخاری مجوسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے پردادا کا نام یزدیہ جعفی یا بزوزبہ جعفی یا احنف جعفی اور دادا کا نام ابراہیم بن مغیرہ جعفی ہے یزدیہ کے معنی کاشتکار کے ہیں۔ ممکن ہے آپ کا خاندان کاشتکاری کرتا ہو۔ اور جعفی منسوب ہے جعفی بن سعد کی جانب جو قبیلہ جعفی کا مورث اعلیٰ تھا۔ آپ کے دادا ابراہیم بن مغیرہ جعفی والی یمن کے ہاتھ پر مشرف بالاسلام ہوئے تھے۔ اور بعض مورخین کا بیان ہے کہ آپکے دادا ابراہیم چونکہ بیان جعفی کے ہاتھ پر مسلمان ہوتے تھے۔ اس لئے قبیلہ جعفی سے آپ کا تعلق ہوگیا تھا۔ اور جعفی مشہور ہوگئے تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام اسمٰعیل اور کنیت ابوالحسن ہے اور یہ بخارا کے مشہور علماء میں سے تھے۔ اور ثقہ اہل علم میں شمار کئے جاتے تھے۔

پیدائش و تربیت

امام بخاری کی تاریخ پیدائش میں مورخین کے درمیان اختلاف ہے، بعض تو کہتے ہیں کہ آپ ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ ۱۲ یا ۱۳ شوال ۱۹۰ھ کو آپ پیدا ہوئے۔ اکثر مورخین کی تحقیق یہ ہے کہ آپ جمعہ کے دن ۱۹۴ھ میں بخارا کے اندر پیدا ہوئے اور آپ کا نام محمد رکھا گیا۔

آپ کے والد ماجد متقی، محتاط اور ایک بڑے عالم تھے۔ لیکن آپ کو زیادہ عرصہ تک والدین کے کنار عاطفت میں زندگی کو خوشگوار بنانے کا موقع نہیں ملا اور پیدائش سے کچھ عرصہ بعد ہی والد کا انتقال ہوگیا۔ آپ کے ایک بھائی اور تھے جو عمر میں آپ سے بڑے تھے۔ دونو بھائیوں کو ماں نے پرورش کیا ان کی آغوش محبت میں آپ کو دوسری مصیبت سے سامنا کرنا پڑا۔ کہ بچپن ہی میں آپ کی بینائی جاتی رہی۔ جو عرصہ دراز کے بعد خدا وند تعالیٰ کے فضل و کرم سے

واپس ملی۔

تعلیم

باپ کا سایہ سر سے اٹھ چکا تھا۔ اور بینائی جاتی رہی تھی بایں ہمہ آپ کو تعلیم کا بہت شوق تھا اور حصول علم کا جذبہ ہر وقت آپ کو بے چین رکھتا تھا۔ بچپن ہی سے آپ نے پڑھنا شروع کیا تھا۔ اور ایام طالب علمی ہی میں دس برس کی عمر سے آپ نے احادیث نبوی صلعم کو یاد کرنا شروع کیا اس زمانہ میں فراہمی احادیث اور حفظ حدیث کا عام چرچا تھا۔ اور جو لوگ اس مبارک کام میں مشغول رہتے تھے، عوام و خواص دونوں میں ان کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ آپ نے سولہ برس کی عمر میں ابن مبارک اور امام وکیع کی کتب احادیث کو حفظ کر لیا۔

سفر حج

سترہ سال کی عمر میں امام بخاریؒ اپنی والدہ ماجدہ اور برادر بزرگ کے ہمراہ حج کو تشریف لے گئے۔ حج سے فراغت کے بعد امام بخاری تو تکمیل تعلیم کی غرض سے حجاز ہی میں رہ گئے اور آپ کے بھائی احمد بن اسمٰعیل بخاری والدہ کے ساتھ بخارا چلے گئے تھوڑے عرصہ بعد آپ کے بھائی نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد والدہ ماجدہ نے بھی۔

حفظ حدیث کا آغاز

علوم و فنون کی تکمیل کے ایام میں امام بخاریؒ املا نویسی بھی کیا کرتے تھے۔ املا نویسی اس زمانہ میں اہل علم اور طلبا کا خاص شغل تھا۔ استاد طلبا یا اہل علم کے مجمع میں حدیث بیان کرتا۔ اور لوگ اس کو سطر بہ لفظ لکھ لیتے۔ املا نویسی کہلاتا تھا املا نویسی کے ایام میں ایک روز بخاری کو الہام ہوا کہ املا نویسی ترک کردو اور حدیث یاد کرو اس الہام کے بعد امام بخاری نے املا نویسی ترک کر دی اور حدیث کو یاد کرنا شروع کیا۔ اس وقت آپ کی عمر دس سال کی تھی گیارہ سال کی عمر میں حفظ حدیث میں آپ نے معقول ترقی کی یہاں تک کہ ایک روز اپنے استاد داخلی مشہور راوی حدیث کو ان کی ایک غلطی پر آپ نے متنبہ کیا۔ اور داخلی نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا۔

فراہمی احادیث

حفظ حدیث کا شوق بڑھا تو امام بخاری نے احادیث نبوی صلعم کو ان کے راویوں سے حاصل و فراہم کرنے کے لئے ممالک مصر و شام وغیرہ کا سفر اختیار کیا۔ دو مرتبہ آپ مصر گئے، چار مرتبہ بصرہ کا سفر کیا۔ اور چھ مرتبہ حجاز گئے اور ان مقامات میں کافی عرصہ تک قیام کیا۔ امام بخاری خود ایک جگہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے متعدد مرتبہ محدثین کے ہمراہ کوفہ اور بغداد کا سفر کیا۔

جمع و ترتیب حدیث

فراہمی احادیث کے بعد امام بخاری نے احادیث کی جمع و ترتیب کی طرف توجہ کی اس زمانہ میں حدیث کی کئی کتابیں ترتیب پا چکی تھیں۔ امام بخاری نے موطا۔ امام مالک اور دوسرے محدثین کی مسانید، دیکھا اور ان کی وضع و ترتیب کو پسند کیا۔ اور جمع حدیث کا کام شروع کر دیا۔ امام بخاری نے جمع و تدوین حدیث کے سلسلہ میں اپنا یہ واقعہ خود لکھا ہے۔ کہ میں ایک روز اپنے استاد اسحاق بن راہویہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اور جمع و تدوین حدیث کی گفتگو ہو رہی تھی۔ اسحق بن راہویہ نے مجھ سے فرمایا۔ کاش تم ایسی کتاب ترتیب دیتے جو حضور صلعم کی صحیح و مستند احادیث کی جامع ہوتی۔ میں نے استاد کے اس ارشاد کو سن کر احادیث کی ترتیب و تدوین شروع کر دی۔"

بخاری کی تدوین

امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری کو اٹھارہ سال کی عمر سے مرتب اور مدون کرنا شروع کیا اور چھتیس سال کی عمر تک برابر اٹھارہ سال اس کام میں مشغول رہے اور صحیح بخاری کی تکمیل پہ پہنچا دیا۔

امام بخاری کے والد تجارت کرتے تھے۔ اور یہی ان کا ذریعہ معاش تھا، والدہ کی وفات کے بعد آپ بھی تجارت میں مشغول رہے اور اس کام کو اس قدر دیانت کے ساتھ کیا۔ کہ کبھی کسی کو معاملہ کرنے میں آپ سے شکایت نہیں ہوئی۔ آپ عام لوگوں کے ساتھ معمولی کاموں میں شریک ہو جایا کرتے تھے اور باوجود استطاعت کے مزدوروں کے ساتھ بھی کام کر لیا کرتے تھے۔ طلباء پر آپ خاص طور پر شفقت فرماتے اور ان سے مسلوک ہوتے رہتے تھے۔

چند خاص واقعات

امام بخاری نے دس برس کی عمر سے بخارا میں حدیثیں یاد کرنی شروع کیں۔ سولہ برس کی عمر میں عبداللہ ابن مبارک اور وکیع کی تصانیف یاد کیں۔ لیکن ہمت کے اس بلند پرواز شاہین یعنی امام بخاری نے اس پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ خراسان اور جبال، مدن، عراق اور حجاز و شام و مصر میں تحصیل حدیث کے واسطے متعدد سفر کئے ۱۸ برس کی عمر میں فضائل تابعین میں تصنیف شروع کی۔ جب آپ بغداد تشریف لائے تو آپ کے حافظہ کی بے انتہا شہرت نے لوگوں کو آپ کی طرف متوجہ کیا اور اکثر طلبا و اہل علم کی بڑی بڑی جماعتیں آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئیں اور آپ کے فضل و کمال کا اعتراف کیا اور اس امر کی شہادت دی کہ درحقیقت امام بخاری اپنے زمانہ میں فرد ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ جب امام بخاری بغداد میں پہنچے اس وقت بغداد میں آپ کی ایک عام شہرت تھی اہل علم کا وہاں مجمع تھا، علما کے وہاں جمگھٹے رہتے تھے ایسے مقام میں درحقیقت امام بخاری کی جانچ نہایت قابل وقعت تھی ایک جم غفیر محدثین نے آپ کے امتحان کی صورت یہ پیدا کی کہ دس آدمیوں پر سو حدیثیں اس طرح تقسیم کیں کہ ہر ایک شخص دس دس حدیثیں مقلوب المتون والاسناد امام بخاری کے سامنے پیش کرے یعنی ایسی احادیث جن کے متن صحیح ہیں تو سند اور ہے اور سند صحیح ہے تو متن اور ہے۔

غرضکہ یہ جلسہ معین وقت پر منعقد ہوا۔ جس وقت اس جلسہ میں امام بخاری تشریف لائے اصحاب حدیث میں سے مقررہ اصحاب نے دو حدیثیں مقلوب المتن والاسناد پیش کرنا شروع کیں۔ امام بخاری کا حافظہ اس پایہ کا تھا۔ کہ فوراً حدیث پیش شدہ کو جانچ لیا۔ اور بلا تامل جواب دیا۔ لا اعرفہ یعنی اس طریقہ کی حدیث کا مجھ کو علم نہیں ہے۔ یہ جو سوال حضرات اپنی مقررہ حدیثیں یکے بعد دیگرے پیش کرتے رہے اور امام بخاری اپنا وہی معمولی مگر نہایت سنجیدہ جواب دیتے رہے۔ بالآخر یہ دور ختم ہو گیا۔ اور سائل ساکت ہوئے، حاضرین جلسہ امام بخاری کی نطانت کی داد دینے لگے۔ اور اس بلیغ دھوکے کا جیسا کہ سنجیدہ جواب امام بخاری کی طرف سے ہوا۔ اس سے لوگوں کے دلوں میں ان کی ایک خاص وقعت پیدا ہو گئی۔ مگر امام بخاری نے نہ صرف اس سنجیدہ جواب کو ان سوالوں کے مقابلہ میں کافی سمجھا بلکہ بالترتیب آپ سائلوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ہر سائل کی حدیث کے متن کو اسناد صحیح کے ساتھ بیان کیا۔ کہ فلانی حدیث کے متن کی یہ سند ہے اور فلاں سند کا یہ متن ہے، غرضکہ دسوں حدیث بالترتیب بیان فرمائیں۔ اور ہر ایک سائل کی احادیث کو اس طور سے صحیح فرما دیا۔ جس تبحر کے ساتھ امام عالی مقام نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ وہ ایسی معمولی تقریر نہ تھی جس سے لوگوں کو استعجاب نہ ہوتا تمام حاضرین

طلبہ امام بخاری کے فضل و کمال کے قائل ہو گئے اور جس شہرت کے ساتھ ان کا نام سنا گیا۔ اس سے زیادہ ہی وقعت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو گئی۔

۲۔ امام بخاریؒ کے کمال علم کی نسبت اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے کہ امام بخاری نے وہ اقتدار پایا تھا کہ علمائے زمانہ نے نہایت معزز اور مقتدر القاب و خطاب آپ کو عطا کئے تھے۔ چنانچہ بعض نے آپ کو امیر المومنین فی الحدیث ناصر الاحادیث المصطفویہ ناشر الاحادیث المحمدیہ وغیرہ خطابات دیئے تھے اور بعض نے ان کے علاوہ اور بھی خطابات عطا کئے تھے اس کے علاوہ جو مرتبہ اور عظمت لوگوں کے دلوں میں امام بخاریؒ کی تھی وہ ایسے اعلیٰ درجہ کی تھی جس کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ صحیح مسلم شریف کے جامع امام مسلمؒ جیسے مقدس بزرگوار کی یہ حالت تھی کہ جب امام بخاری کی خدمت میں آتے تو اپنے بے انتہا اخلاص سے یہ درخواست کرتے کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کے قدم مبارک کو بوسہ دوں۔ اور جب کبھی امام بخاریؒ کی جانب خطاب کرتے۔ تو یا طبیب الاحادیث یا استاذ الاستاذین یا سید المحدثین فرماتے یہ ان لوگوں کے اخلاص و عقیدت کا حال ہے جو خود امام وقت اور معتقد علیہ عوام و خواص تھے، عوام اہل اسلام کی عقیدت کا اندازہ کہیں اس سے زیادہ ہوگا۔

۳۔ صحیح ترمذی کے مصنف امام بخاریؒ کی نسبت فرماتے ہیں کہ امت محمدیہ کے لئے وجود با وجود امام بخاریؒ کا خدائے تعالیٰ کی طرف سے زیب و زینت ہے درحقیقت میں نے تو ان کے مثل کسی کو نہیں دیکھا۔

ابن المدینی فرماتے ہیں کہ میں تو کیا خود امام بخاریؒ نے اپنی مثل نہ دیکھا ہوگا یعنی امام بخاری سے قبل بھی کوئی ان کے مثل نہیں ہوا"

ابن خزیمہ فرماتے ہیں کہ اس نیلگوں آسمان کے نیچے امام بخاری سے زیادہ فن حدیث میں زیادہ طاق اور جاننے والا میں نے نہیں دیکھا"

۴۔ بعض علمائے غلو کے ساتھ کہا ہے کہ امام بخاری خدا کی علامات خاص سے جیتی جاگتی۔ چلتی پھرتی علامت ہیں جو اہل عالم کو روئے زمین پر دکھلائی دیتی ہے۔ امام بخاریؒ اپنے زمانہ میں ایسے مسلم الثبوت محدث تھے کہ ہر ایک امر میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔ حافظہ ان کا ایسا بے مثل تھا کہ احادیث اور کتاب و سنت میں آپ کی نظیر نہ تھی، فہم، معانی، احادیث، رسائی ذہن اور جودت طبع آپ کی ایسی ہی بے نظیر تھی۔ قوت اجتہاد اور مبلغ علم ایسا ہی وسیع تہا۔ زہد و تقوےٰ اور تورع میں جوان صالح تھے جیسے کے پدر بزرگوار با برکت متقی اور مستجاب الدعوات تھے ویسی ہی آپ کی والدہ عفت مآب عفیفہ اور پاک دامن اور مستجاب الدعوات تھیں۔ ان کی والدہ ہمیشہ یہ دعا کرتیں یا بار الٰہا میری کوئی دعا قبول نہ کر بجز اس کے میرا انجام بخیر ہو اور آخرت میں میرے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔

۵۔ اٹھارہ برس کی عمر میں امام بخاری مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور آنحضرت کے روضہ کے قریب بیٹھ کر تاریخ کبیر تصنیف فرمائی چاندنی راتوں کی دلفریب روشنی میں لکھا کرتے اور اس دلفریب وقت کے اعتبار سے اگرچہ مدد ملی۔ لیکن زیادہ تر حضورؐ کی قربت کے فیض نے زیادہ مقبول کر دیا۔ اس مرحلہ کے بعد ایک سفر تکمیل حدیث کی غرض سے اختیار کیا۔ جن شہروں میں بغرض تکمیل احادیث سفر کئے اس کے ناموں کی فہرست خود امام بخاری سے منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دو مرتبہ میں مصر اور شام میں گیا اور چار بار بصرہ میں چھ برس حجاز میں رہا۔ اور اس کی تعداد تو میں بتا ہی نہیں سکتا ہوں

کہ پہلے کوفہ اور بغداد کے محدثین سے کس قدر استفادہ حدیث کیا اور کتنے مرتبہ اس غرض سے آمدورفت کی۔ اپنے شیوخ کی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ایک ہزار استادوں سے سماعت حدیث کی اور یہ سب لوگ نہایت معتبر محدث تھے۔

۶۔ امام بخاری کے مشائخ چند طبقہ کے ہیں۔ تبع تابعین اور اتباع تبع تابعین۔ اور ان کے اقران۔ اصحاب الن میں بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے امام بخاری کا تلمذ اختیار کیا۔ امام بخاری سے منقول ہے کہ اس وقت تک محدث کامل نہیں ہوتا ہے جبتک کہ وہ اپنے سے اعلیٰ درجہ کا شاگرد نہ ہو۔ اور اپنے برابر والے سے استفادہ حاصل نہ کرے۔ اور اپنے سے کمتر سے سماعت حدیث نہ کرے۔ یعنی محدث کو تحقیق کا ایسا درجہ حاصل کرنا چاہئیے۔ کہ وہ ہر ایک درجہ کے لوگوں سے اپنے مطلب کی بات اور اپنے مفید کو تحقیق کرے غرضکہ امام بخاری کا تفصیل علم حدیث میں ایسا بلند مرتبہ تھا جو محتاج بیان نہیں

۷۔ بخاری کے شاگردوں کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے اور ان میں بعض ایسے مقتدر شاگرد ہیں جو خود امام وقت اور مجتہد تھے اور مسلم ترمذی کو کون ایسا شخص ہے جو نہ جانتا ہو۔ اور ان کے فضل و کمال سے واقف نہ ہو۔ ان کی سند صحاح ستہ میں داخل ہے اور ابن خزیمہ ضریری ایسے لوگ نہیں جن کے علم و فضل میں کسی کو کلام ہو۔

غرضکہ امام بخاریؒ کے علم و فضل کا پایہ ارفع و اعلیٰ اور جس نے فیض صحبت و تعلیم حاصل کیا۔ وہ بھی اپنے فضل و علم میں کامل اور بے نظیر ہوا۔

۸۔ امام بخاری علاوہ دولت علم کے صاحب ثروت اور مالدار بھی تھے اور یہ سارا تمول ان کو اپنے باپ کے ورثہ سے ہوا۔ اس تمول کے ساتھ وہ زیور بھی تھا جو مال و دولت کے لئے زیب و زینت ہے یعنی سخاوت علم و فضل کے علاوہ جوانمرد خوش خلق بامروت، متورع، محتاط تھے۔ فقیروں اور مسکینوں سے سلوک کرنے کے علاوہ طلبا سے نہایت رعایت کے ساتھ پیش آتے اور جہاں تک ممکن ہوتا۔ ان سے مسلوک ہوتے۔ باوجود اس تمول اور دولتمندی کے خود ایسے طریقہ سے بسر کرتے جو ایک دولتمند سے ازبس مشکل ہے، ہمیشہ ان کے خاصہ میں اکثر خشک روٹی کے ٹکڑے ہوتے، شدید علالت کے وقت جب اطبا کی طرف رجوع کیا گیا۔ تو اطبا نے ان کی بیماری کی علت یہ بیان کی۔ کہ یہ مرض خشک روٹی کے کھانے سے پیدا ہوا آخر جب زیادہ مبالغہ سے علاج پر اصرار کیا گیا۔ تو کسی شربت کے ساتھ وہ چند ٹکڑے روٹی کے تناول فرمالیتے

۹۔ صبر و تحمل اور استغراق کی یہ حالت تھی کہ ایک مرتبہ نماز میں بھڑ یعنی زنبور عسل نے سترہ مرتبہ کاٹا آپ کو اس کا حس ہی پیدا نہیں ہوئی۔ اور اسی طرح آپ نے نماز پوری کی

۱۰۔ بستان المحدثین میں شاہ عبدالعزیز دہلوی ؒ تحریر فرماتے ہیں کہ حامد بن اسمٰعیل جو امام بخاری کے ہم عصر اور محدث تھے فرماتے ہیں۔ کہ امام بخاری ایک زمانہ میں میرے ہمراہ شیوخ وقت کی خدمت میں سماعت حدیث کے لئے جایا کرتے تھے۔ اس وقت یہ قاعدہ تھا۔ کہ طلبا دوات قلم۔ کاغذ لے جاتے اور جو کچھ شیخ کی زبان سے سنتے وہ سب لکھتے یعنی اس زمانہ میں یہ قاعدہ عام حدیث کی تعلیم کا تھا۔ کہ استاد حدیث بیان فرماتے اور شاگرد یا سنتے یا لکھتے جاتے۔ لیکن امام بخاری کا حافظہ ایسا تھا۔ کہ ان کو لکھنے کی کبھی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ امام بخاری یوں ہی خالی جاتے جب کہ شیخ وقت حدیث بیان فرماتے سب طلبا تو لکھنے میں مصروف ہوتے اور یہ چپکے بیٹھے سنا کرتے اور جب تقریر ختم ہوتی یہ اٹھ کر چلے آتے۔

حامد بن اسماعیلؒ کہتے ہیں۔ کہ جب میں نے چندے امام بخاریؒ کی یہی صورت دیکھی تو میں نے ایک دن کہا

کہ آپ روز آتے ہیں اور یوں ہی اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ آخر اس آمد و رفت سے کیا فائدہ۔ محض اوقات اپنی آپ کیوں ضائع کرتے ہیں۔ جب آپ لکھتے نہیں۔ تو آپ کو صرف سماعت سے کیا حاصل ہوگا۔ شیخ کی آواز جو ہوا کی تحریک سے کان تک پہنچتی ہے دوسرے کان سے نکل جاتی ہوگی۔ آپ کو یاد کیا ہوگا۔ آخر کو جب پندرہ روز مجھ کو اسی صورت سے کہتے گذرے تو فرمایا۔ کہ تم نے مجھ کو بہت تنگ کیا۔ اچھا تم اپنا لکھا ہوا نکالو۔ دیکھوں تم نے کیا صحیح لکھا ہے اور دیکھو جیسا کہ مجھ کو یاد ہے اس سے تو مقابلہ کرو۔

حامد بن اسمٰعیل فرماتے ہیں کہ اس زمانہ تک پندرہ ہزار حدیثیں میں لکھ چکا تھا۔ امام بخاری نے وہ تمام حدیثیں پڑھنا شروع کیں۔ اور میں اپنا لکھا ہوا دیکھتا تھا۔ امام بخاری کو وہ حدیثیں اس صحت سے یاد تھیں۔ کہ میں نے اپنے لکھے ہوئے کو ان کی یاد پہ صحیح کیا۔ جب سب حدیثیں ہو چکیں تو فرمایا۔ کیوں حامد اب بتاؤ کہ میری شفقت کیا بیکار تھی اور میں کیا یہ کوشش فضول کرتا تھا۔ میں نے کہا سبحان اللہ آپ کو میں ایسا نہیں جانتا تھا۔ کہ آپ کا حافظہ اس بلا کا ہے۔ حامد بن اسمٰعیلؒ فرماتے ہیں کہ اس روز سے مجھے یقین ہو گیا کہ یہ شخص اپنے زمانہ میں بڑی شان کا ہوگا۔ درحقیقت ایسے شخص کی کون برابری کر سکتا ہے اور یہ خدا داد حافظہ کس کا ہوگا۔ جو ان کا نظیر سمجھا جائے۔

۱۱۔ امام بخاری کے اوصاف میں یہ نادر الوجود وصف بھی تھا۔ آپ اکثر یہ فرمایا کرتے۔ کہتے کہ بروز قیامت مجھ سے غیبت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ کیونکہ اپنی تمام عمر کسی کی غیبت نہیں کی۔

۱۲۔ امام بخاری کی نسبت یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ کبھی کبھی آپ نظم کی طرف بھی توجہ فرماتے تھے۔ طبقات کبیر میں ایک قطعہ بھی آپ کی طرف منسوب ہے۔

لیکن مشہور یہ ہے کہ امام بخاری نے کبھی دوسروں کا شعر بھی نہیں پڑھا چہ جائیکہ خود نظم فرماتے ہاں وہ اشعار جو روایت حدیث میں آگئے۔ بہرحال یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ مذکورہ قطعہ امام بخاری کا ہے اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ شعر گوئی کی نسبت امام بخاری کی کیا رائے تھی۔ دونوں باتیں قریب قریب مساوی درجہ رکھتی ہیں۔

۱۳۔ شاہ ولی اللہ رح محدث دہلوی نے اپنی بعض تصانیف میں امام بخاری کا ایک نہایت دلچسپ واقعہ لکھا ہے جو اگرچہ باعث طوالت ہے۔ لیکن اس سے چونکہ امام بخاریؒ کی وہ شان وعظمت واضح ہوتی ہے جو آج تک علمائے اسلام کے دلوں میں پائی جاتی ہے۔ یا یہ کہ دوسرے محدثین پر امام بخاری کے تفوق کا اس سے ثبوت ملتا ہے۔ اس لئے ہم اس کو اس موقعہ پر درج کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔

شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک جلسہ میں اس حدیث کا تذکرہ کر رہا تھا لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال او رجل من ھولاء و فی روایت لنالہ رجل من ھولاء۔ اگر ایمان ستارہ ثریا کی بلندی پر بھی ہوتا تو لوگ اسے حاصل کر لیتے یا پا لیتے۔ کہ اسی سلسلہ میں میں نے کہا۔ کہ اس حکم میں امام بخاری داخل ہیں۔ اس واسطے کہ خداوند تعالیٰ نے ان کے ذریعے سے اور ان کے ہاتھ سے علم حدیث کو مشہور کیا اور ہمارے زمانہ تک اسی بزرگوار کے ذریعے سے حدیث متصل ہم تک پہنچی اور باقی ہے۔ اس جلسہ میں ہر ایک قسم کے حضرات موجود تھے۔ ایک صاحب نے امام بخاری کی اس توصیف سے ذرا مکدر ہو کر فرمایا کہ یہ قول آپ کا میرے پسند نہیں آتا اور نہ میں اس سے اتفاق کر سکتا ہوں۔ امام بخاریؒ کے حافظہ میں کچھ شک نہیں ہے۔ لیکن علم حدیث اور تفقہ فی الحدیث میں ان کو ایسی دستگاہ

کامل نہیں تھی۔ کہ وہ اس عزت و عظمت کے مستحق قرار پائیں جو آپ نے بیان کی ہے میں ان کی طرف کچھ مخاطب نہ ہو کیونکہ ان کو میرے کلام سے کوئی معتدبہ فائدہ نہ ہوتا۔ اور نہ وہ میری بات مانتے ہیں۔ دیگر احباب کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اور ان سے اس میں بسیط تقریر کی۔ میں نے کہا کہ شیخ ابن حجر تقریب میں فرماتے ہیں۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری کان امام الدین فی الفقہ والحدیث یعنی امام بخاری دین کے اماموں میں ہیں۔ اور حدیث اور فقہ میں بھی یہ امام مانے گئے ہیں اور درحقیقت اس میں شک نہیں۔ کہ جو لوگ اہل حدیث ہیں اور جن کی معلومات کتاب و سنت میں وسیع ہیں اور جن کا ادراک و فہم قوی ہے ان کے نزدیک یہ بدیہی امر ہے اور کسی طرح کا وہ شک نہیں کر سکتے۔ کہ امام بخاری ایسا علامہ فن حدیث ہے جو اپنا نظیر نہیں رکھتا۔

بعد اس کے میں نے ان تحقیقات علمیہ کا ذکر کیا۔ جو امام بخاری کی بدولت ہوئیں اور واقعہ یہ ہے کہ امام بخاری کی تحقیقات کی بدولت جو کچھ احسان اسلام پر ہوا۔ اس کے شکریہ کا مستحق سوائے امام بخاری کے کوئی نہیں۔

اس تقریر میں جو کچھ خداوند کریم کی طرف سے امداد ہوئی وہ میں نے اس جلسہ میں بیان کیا۔ جب میں اپنی تقریر ختم کر چکا تو خواجہ محمد امین ؒ نے کہا کہ جو کچھ آپ نے ذکر کیا۔ وہ درحقیقت نہایت مفید ہے۔ لیکن ہمارا حافظہ ایسا کہاں کہ اس دلچسپ اور نہایت مفید تقریر کو ہم یاد کر سکیں، بہتر ہو کہ آپ اپنی تقریر کو کسی کتاب میں داخل کر دیں غرضکہ حضرت شاہ عبدالعزیز ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس تقریر کو نہایت مختصر طور پر لکھا۔ اگرچہ ایسے بزرگواروں کی تقریر بجنسہ لکھنا ایک برکت کا ذریعہ تھا۔ لیکن چونکہ اس میں زیادہ احادیث کی تفصیل اور توضیح تھی اس لئے پوری تقریر اس موقعہ پر لکھنا مناسب معلوم نہیں ہوا شاہ عبدالعزیز ؒ کے بیان کا خلاصہ اور مقصود یہ تھا۔ کہ امام بخاری نے اپنی جامع صحیح بخاری میں حدیث صحیح متصل جمع کر دی ہیں۔ اس سال کے ثبوت کے لئے اور اس کی اصلیت ثابت کرنے کے واسطے اور یہ امر ظاہر کرنے کے لئے کہ انتخاب اور انتخاذ کے لئے کیسا وسیع علم چاہیئے اور کیسی وسعت نظر درکار ہے اور انتخاب اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ اس کو علوم پر پوری نظر نہ ہو۔ امام بخاری نے صرف صحیح حدیث اور متصل کو جمع کیا۔ ان احادیث سے نکال کر جن کے اقسام متعدد ہیں۔ اور لکھو کھا احادیث پر جب تک عبور نہ ہو۔ یہ امر ممکن نہیں اور اس بات کی جانچ اور امتیاز کہ نہایت صحیح ہے ایک بہت بڑی معلومات پر منحصر ہے۔ اسی امر کو واضح کرنے کے لئے حضرت شاہ عبدالعزیز نے فرمایا ہے۔

یہ جاننا چاہیئے کہ علم حدیث ہجرت نبوی سے سو برس تک مدون نہیں ہوا بلکہ سینہ بسینہ منتقل ہوتا رہا سو برس کے بعد ترتیب اور تدوین کی طرف لوگ متوجہ ہوئے اور سو برس تک درجہ بدرجہ ترقی اور استحکام ہوتا رہا اور کتب احادیث کی تصنیفات ہوتی رہیں۔ دو سو برس کے بعد بخاری علم حدیث کے جولانگاہ کے شہسوار ہوئے اور لوگوں کے معتقد علیہ مانے گئے۔ انہوں نے پہلے ہی وہ کام کیا جو بہت ضروری تھا اور جس کی بے انتہا حاجت تھی اور درحقیقت امام بخاری نے اس کام کو نہایت لیاقت کے ساتھ انجام کو پہنچایا۔ لکھو کھا احادیث کے متعدد قسموں کو اس قابلیت سے جدا جدا کیا اور ان میں ایک بین فرق پیدا کر دیا جس سے ہم بلا کھٹکے تمیز کر سکتے ہیں کہ یہ حدیث متصل ہے یہ حدیث حسن ہے یہ مشہور ہے یہ منکر ہے یہ معروف ہے اس تقریر کے بعد حدیث کے اقسام بتاتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں۔ کہ بخاری نے اپنے جامع صحیح کو صرف احادیث صحیح مجرد پر مرتب کیا۔ اس میں بعض مستفیض اور بعض مشہور اور بعض صحیح مقبول ہیں اور اس التزام میں بخاری پہلے شخص ہیں جنہوں نے صحیح بخاری کو اس صحت کے ساتھ ساتھ پورا کیا۔

امام بخاری کو اس امتیاز سے جس کو کہ انہوں نے اپنی صحیح بخاری میں برتا ہے بے شک ہم اس حدیث کا مصداق کہہ سکتے ہیں لنالہ رجال من ھٰؤلاء اگرچہ سوائے اس کے اور کوئی فضیلت نہ ہو۔ کیونکہ ایمان نہ تو فقہ، تفسیر اور سیر موقوف ہے۔ بلکہ تمام علوم وفنون حدیث موقوف علیہ ایمان ہیں اور علاوہ اس کے امام بخاری کا ظہور دو برس کے بعد ہوا۔ اور اس سے قبل علمائے سابقین متعدد علوم میں کتابیں تصنیف اور تالیف کر چکے ہیں۔ امام مالک اور سفیان ثوری نے فقہ میں ابن جریح نے تفسیر میں۔ ابو عبیدہ نے غرائب قرآن میں محمد بن اسحاق موسیٰ بن عقبہ میں سیر میں ابن مبارک نے زہد اور موعظ میں کسائی نے بدء خلق اور قصص انبیا میں یحییٰ بن معین وغیرہ نے معرفت احوال صحابہ اور تابعین میں اور دیگر علماء نے رویا، اور ادب وشمائل اور اصول حدیث اور اصول فقہ اور رد مبتدعین میں بے شمار کتابیں ہو چکی تھیں۔

پس امام بخاری نے ان تمام علوم سے عمدہ نتائج اخذ کر کے اور ان کے جزئیات اور کلیات کا انتخاب جو کہ احادیث سے متعلق تھے ان کو بدلیل اپنی کتاب میں درج کیا اور ان علوم کے امہات مسائل کو مسلمانوں کے لئے ذکر کیا، تاکہ ہر ایک کو اس پر حجت قاطع ہو اور کسی کو اس میں شک باقی نہ رہے۔ ان سب تحقیقات پر کوئی عقل سلیم اس امر کا حکم نہیں کر سکتی ہے کہ امام بخاریؒ ان علوم کو نہیں جانتے تھے کیا یہ انتخاب بغیر وسعت نظر کے ہوا ہوگا۔ اور کون یہ رائے قائم کر سکتا ہے کہ امام بخاریؒ ان علوم کو نہیں جانتے تھے۔ احادیث صحیحہ کا اور اس کا انتخاب لکھو کہا احادیث میں سے کوئی سہل کام نہیں۔ اور نہ ایک کم مایہ شخص کا یہ کام ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص کہے کہ فلاں شخص نے قواعد طبیہ کو جو کہ قانون میں ہیں انتخاب کیا ہے اور جو قواعد دلائل قویہ سے ثابت ہوئے۔ ان کو درج کیا ہے تو فوراً ایک صحیح عقل رکھنے والا یہ حکم لگا دے گا۔ کہ اس شخص نے تمام جزئیات اور کلیات کو ضرور غور اور تامل کی نظر سے دیکھا ہوگا۔ اس کو علم طب میں بھی کامل مہارت اور لیاقت تامہ ہوگی۔ ضرور ایک اندازہ کرنے والا دماغ اور جانچنے والی عقل خدا نے اس کو دی۔ اور ایسی ہی مثلاً کوئی کہے کہ فلاں شخص نے دیوان ابو الطیب متنبی کا انتخاب کیا ہے اور اس کے منتخب اشعار کا ایک مجموعہ تیار کیا ہے تو یہ امر بدیہی ہے کہ اس کو عروض اور عربیت اور ادب اور نظم میں اعلیٰ درجہ کی مہارت ہوگی اور شعر وشاعری میں ایک اعلیٰ درجہ کا مذاق ہوگا۔ تب اس کو انتخاب کی قابلیت پیدا ہوتی۔

پس اسی طور پر امام بخاریؒ کی نسبت ہم حکم لگا سکتے ہیں جن کی صحیح بخاری ایک اعلیٰ درجہ کے امتیاز کے ساتھ ہمارے سامنے موجود ہے پس اسی پر قیاس کرنا چاہیئے کہ تمام علوم مذکورہ میں جب تک کامل مہارت پیدا نہ ہوگی۔ اس وقت تک ایسی مستند حدیثوں کا انتخاب نہیں ہو سکتا جو کہ ہر پہلو سے صحیح مانی گئیں۔ کیا روایت احادیث کو امام بخاری نے نہ جانچا ہوگا۔ کیا سیر پر ان کی نظر نہ ہوگی کیا تاریخ میں ان کو مہارت

نہ ہوگی۔ کیا کتاب اللہ سے حدیث کو مطابق نہ کیا ہوگا۔ کیا تفسیر پر ان کی نظر نہ ہوگی۔ جس سے معانی کی توضیح ہو، حدیث کی صحت کے دلائل کو نہ جانچا ہوگا۔ جس سے غیر صحیح سے امتیاز پیدا ہو۔ یہ سب امور کیا کافی اس امر کے لئے نہیں ہیں کہ ان کو ایک اعلیٰ درجہ کی فضیلت فقہ میں ہوگی۔ اگر میں انصاف سے امام بخاری کی نسبت یہ رائے ظاہر کروں۔ تو بلا تامل اس امر کا اقرار کروں گا۔ کہ میں نے متقدمین میں بھی ان کا مثل نہیں دیکھا اور نہ میں کسی کو ایسا منجمد پاتا ہوں جو تمام علوم کا جامع ہو اور ہر علم میں اس نے اپنی نظر سبیح پھیری اور تبحر حاصل کیا ہوگا زیادہ سے زیادہ ہر فن تک ان کے شاہین کمال نے بلند پروازی کی ہوگی۔

میں تو متقدمین میں ایسا کسی کو نہیں پاتا۔ کہ علوم حدیث اور استدلال اشارات حدیث میں بخاری کے مثل کلام کیا ہو۔ انصاف تو یہ ہے کہ امہات علوم کو احادیث صحیحہ سے استخراج کرنا ایک بہت ہی مشکل کام ہے اور کچھ شرعیت کے معاملہ میں جہاں نہایت احتیاط کے ساتھ مداخلت کی جاتی ہے جس میں زیادہ سرعت انتقال ذہن حفظ حدیث اور استحضار علوم کی ضرورت ہے۔

باوجود اس تبحر اور فضل وکمال کے جیسا کہ امام محمد کو تھا۔ امام بخاری ہمیشہ یہ کہتے رہے کہ اصل یہ ہے کہ میں استعادۂ سیر اور تفسیر زہد سے عاجز رہا کیونکہ اکثر ان میں حدیث مرسل اور ضعیف نظر آجاتی ہیں اور ان میں بھی اکثر موضوع امام بخاری نے ہر ایک قسم کی احادیث کو صحابہ اور تابعین کے تراجم سے ہر اک کو علیحدہ علیحدہ باب میں تقسیم کر دیا اور طرق انحصار احادیث کا مسائل متعلقہ سے بتایا اور طریق استدلال کا اشارہ نصوص سے اختراع اور ایجاد کیا۔

درحقیقت امام بخاری کے بعض استدلال کو محققین فضلا نے قبول نہیں کیا وَلِلنَّاسِ مَا الْعَشِقُوْنَ عَلٰی مَذْہَب۔ اور ایسا تو کوئی شخص علما میں سے نہیں جن کی مخالفت نہ ہوئی ہو یا کوئی نہ کوئی اعتراض نہ ہوا ہو۔ اور بڑا سبب یہ ہے کہ رواۃ کے سوانح عمری کے نہ مرتب ہونے سے یہ مباحثہ ہوتا تھا۔ کیونکہ اس کے قبل لوگوں کی توجہ اس علم کی طرف بالکل نہ تھی اس واسطے کہ ان کو پہلے اصول مذہب اور تعلیم اور تعلم اور مسائل کی ترتیب پڑی تھی نہ کہ زوائد کی طرف متوجہ ہوتے

حضرت مولانا شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ دہلوی نے امام بخاری کی وفات کے متعلق ایک قصہ لکھا ہے جس کا ذکر ضروری ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

امام بخاری جب تحصیل علم سے فارغ اور مشائخ حدیث کی خدمت سے کنارہ کش ہو کر اپنے وطن مالوف بخارا میں آکر سکن گزین ہوئے۔ اس وقت کا واقعہ ہے کہ آپ جس وقت بخارا میں داخل ہوتے اور اہل شہر کو آپ کی تشریف آوری کا حال معلوم ہوا۔ تو ایک جم غفیر تھا کہ شوق دیدار کے لئے چلا آتا تھا شہر سے کوس بھر کے فاصلہ تک استقبال کو لوگ آئے اور اس ورود مسعود کی خوشی میں انھوں نے شہر کے باہر خیمے نصب کر دیئے تھے، پھر جس وقت امام بخاری سواری شہر کے اندر آنے لگی۔ تو لوگ روپے نثار کرتے اور اظہار مسرت کرتے تھے۔

غرضکہ امام بخاری اس شان وشوکت سے بخارا میں پہنچے اور ایک زمانہ تک درس وتدریس علم حدیث کرتے رہے۔ امام بخاری اپنی عام مقبولیت کے سبب سے ہر دلعزیز ہوگئے۔ حاسدان زمانہ ان کی اس عزت واقتدار کو دیکھ کر بہت جلے۔ ان کے زوال عظمت کا طریقہ یہ سوچا۔ کہ والی بخارا کو اس بات پر آمادہ کیا کہ جامع صحیح اور تاریخ کبیر اس کے دربار میں آکر امام بخاری خود سنائیں جب امام بخاری کو یہ پیغام پہنچا۔ تو آپ نے انکار کیا۔ اور

فرمایا کہ میں علم دین کو ذلیل کرنا نہیں چاہتا ہوں۔ اگر تم بخارا کو شوق استماع حدیث ہے تو میری مسجد میں آتے یا میرے غرفہ بیت کدہ میں حاضر ہو۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ والی بخارا نے اپنے فرزندوں کی نسبت یہ کہلا بھیجا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے لڑکے ایک خصوصیت اور امتیاز کے ساتھ غیر طلبا سے الگ بیٹھ کر استماع حدیث کریں۔ اور ان کا ایک مخصوص مقام ہو جس میں کوئی اور نہ آسکے۔ امام بخاری نے اس کے جواب میں کہلا بھیجا۔ کہ بہ حیثیت اسلام و استماع حدیث میرے نزدیک سب برابر ہیں۔ میں کبھی ایک قوم کو اس اعتبار سے کمتر اور بہتر خیال نہیں کر سکتا۔ اگر شوق استماع حدیث ہے تو انہیں غریبوں اور مسکینوں کے حلقہ میں آکر استفادہ حاصل کرنا چاہیئے۔

والی بخارا کو یہ آزادانہ جواب سنکر بہت غصہ آیا۔ اور حکم دیا۔ کہ امام بخاری اس شہر کو چھوڑ دیں۔ حکم حاکم مرگ مفاجات امام بخاری کو اس حکم کی تعمیل کرنا پڑی۔

اس حکم بے جا ظلم سے آخر امام بخاری نے اس کے حق میں دعائے بد کی اور وہ مقبول ہوگئی چنانچہ ایک مہینہ بھی نہیں گذرنے پایا تھا کہ دار الخلافت سے فرمان معزولی صادر ہوا۔ اور والی بخارا کو گدھے پر سوار کر کے مع اہل و عیال شہر بدر کر کے قید خانہ میں بھیجدیا گیا۔ اسی حالت میں اس کی موت آئی اور جو لوگ امام بخاری کی اس ذلت کا باعث ہوئے تھے ان میں سے ہر ایک نہایت خرابی میں مبتلا ہوا۔

بالآخر جب امام بخاری بخارا سے نکلے تو سمرقند والوں نے اس خبر کو سن کر نامہ و پیام کیا اور امام ممدوح کو آنے کی دعوت دی، سمرقند کے قصد سے جب روانہ ہوتے اور خرتنگ پہنچے تو معلوم ہوا۔ کہ سمرقند کے لوگ کچھ مخالف ہیں۔ آخر بمجبوری خرتنگ میں قیام کیا اور اس کے منتظر رہے کہ سمرقند کے اختلاف کا کیا انجام ہوتا ہے۔ لیکن اس مسافرت کی حالت میں اس طرح کے اختلافات سے بہت کچھ صدمے اٹھانا پڑے۔ اور چونکہ وقت آگیا تھا۔ آپ نے عالم مجبوری میں یہ دعا کی۔

اللھم ضاقت علی الارض بما رحبت فاقبضنی الیک اے اللہ باوجود وسیع ہونے کے زمین مجھ پر تنگ ہوگئی۔ ہے تو مجھ کو اپنے پاس بلالے اس کا انجام یہ ہوا کہ اسی ماہ میں آپ کو کچھ صدمہ پہنچا۔ اور اسی حالت میں شب شنبہ کو بعض نماز عشا ۳۰۔ رمضان سنہ ۲۵۶ھ میں وفات پائی، عید کے روز بعد نماز عید، نماز جنازہ لوگوں نے پڑھی اور بعد نماز ظہر خرتنگ میں مدفون ہوئے۔

۱۵۔ ابوبکر خطیب۔ اپنی خاص سند سے عبد الواحد طراولسی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ بیان کرتے تھے۔ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ایک جماعت صحابہ کے ہمراہ دیکھا۔ کہ آپ کسی کا انتظار فرما رہے ہیں میں نے سلام کیا میرے سلام کا جواب دیا۔ بعد اس کے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کس کے انتظار میں ہیں۔ فرمایا محمد بن اسمٰعیل کا انتظار ہے تھوڑے دنوں بعد مجھے معلوم ہوا کہ امام بخاری نے رحلت فرمائی۔ تحقیق سے دریافت ہوا کہ وہی دن اور وہی تاریخ تھی۔ جس روز میں نے خواب دیکھا تھا سبحان اللہ کیا شان تھی۔

امام بخاری کو جب لوگوں نے دفن کیا ہے۔ تو ان کی قبر سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی تھی۔ ایک مدت تک یہ خوشبو رہی۔ جو لوگ زیارت کو آتے خاک قبر بطور تبرک لے جاتے۔ یہاں تک کہ جابجا گڑھے پڑ گئے تو گرد اس کے چوبی کٹہرہ نصب کر دیا گیا۔ تاکہ قبر محفوظ رہے۔ لوگوں نے گرد و پیش کٹہرہ کی مٹی میں بھی وہی خوشبو پائی۔

ایک زمانہ تک یہ خوشبو آتی رہی۔

بخاری شریف کی عظمت

اوپر ہم نے بخاری شریف کی ترتیب و تدوین کا مختصر الفاظ میں ذکر کیا ہے اس سلسلہ میں چند باتیں اور قابل ذکر ہیں۔ جن سے بخاری شریف کی اہمیت اور عظمت واضح ہوگی۔

۱۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ حضور صلعم کے اقوال۔ احکام۔ ہدایت اور افعال کا ذخیرہ ضیاع سے محفوظ رکھنے کے لئے فقہا اور محدثین میں ترتیب و تدوین حدیث کا خیال پیدا ہوا۔ سب سے پہلے اس کام کو ربیع بن صبیح اور سعید بن عروہ نے شروع کیا۔ اور بہت سی احادیث فراہم و جمع کیں۔ پھر اعلیٰ طبقہ کے محدثین نے اس جانب توجہ کی اور ان میں سب سے پہلے امام مالک نے موطا کو مرتب کیا جس میں صرف اہل حجاز کی احادیث کو جمع و مرتب کیا۔ اور کتابی صورت میں لائے۔ دوسری صدی ہجری تک جمع و ترتیب کا سلسلہ اسی طرح رہا۔ پھر ائمہ اور محدثین کو یہ خیال ہوا۔ کہ علماء تابعین اور صحابہ کی احادیث کے اقوال اور فتاوے کو حذف کرکے صرف احادیث کو راویوں کے نام کے ساتھ جمع کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مسانید کی ترتیب شروع ہوئی۔ اور ائمہ حفاظ حدیث نے بہت سی مسانید تیار کردیں۔

امام بخاری نے موطا امام مالک اور مسانید کو دیکھ کر ایک جدید طرز پر احادیث کی ترتیب و تدوین کو مناسب سمجھا۔ اور احادیث کی صحت اور متون و اسناد کی تحقیق کو ضروری خیال کیا۔ چنانچہ جہاں تک ان کے امکان میں تھا روات احادیث اور متون احادیث کی صحت و تحقیق میں کوشش کی اور اٹھارہ سال کی محنت و مشقت سے اپنی کتاب صحیح بخاری کو مرتب کیا۔

۲۔ محمد یوسف الفربری کا بیان ہے کہ انھوں نے امام بخاری کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں نے اپنی کتاب بخاری میں ہر حدیث کو غسل کرکے اور دو رکعت نماز نفل پڑھ کر لکھا ہے کہ چھ لاکھ حدیثوں میں سے صحیح و مستند احادیث کو منتخب کرکے درج کیا ہے۔

عمر بن بجیر کہتے ہیں۔ امام بخاری نے میرے سامنے یہ فرمایا ہے کہ میں نے اپنی کتاب بخاری کو مسجد حرام واقعہ خانہ کعبہ میں بیٹھ کر لکھا ہے اور جب تک مجھ کو حدیث کی صحت کا پورا یقین نہیں ہوگیا ہے اس وقت تک میں نے اس کو اپنی کتاب میں درج نہیں کیا ہے۔

۳۔ شیخ تقی الدین ابن الصلاح کی تحقیق یہ ہے کہ صحیح بخاری میں سات ہزار دو سو پچھتر احادیث ہیں امام نودی شارح صحیح مسلم کا قول بھی یہی ہے۔ لیکن فتح الباری شرح بخاری) کے مصنف نے احادیث کی تعداد نو ہزار بیاسی بتائی ہے۔ اور اکثر علماء نے اس تعداد کو درست مانا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام بخاری نے ۶ لاکھ احادیث میں سے ۹ ہزار حدیثیں منتخب کیں۔ اور بخاری میں ان کو درج کیا۔

بخاری شریف کا ختم

شیخ عبداللہ بن حمزہ کہتے ہیں۔ کہ اہل عرفان کی ایک جماعت نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ بخاری شریف کا ختم ہر قسم کے مصائب و آفات اور ابتلا کا دافع ہے اور جس مصیبت میں اس کو پڑھا گیا ہے۔ وہ دور ہوگئی ہے واقعہ یہ ہے کہ علما کی ایک بڑی جماعت نے بخاری شریف کے ختم کو قضائے حاجات، دافع بلیات، کشف کربات

اور شفائے امراض تسلیم کیا ہے اور تجربہ سے یہ درست بھی ثابت ہوا ہے۔
بخاری شریف کے ختم کا رواج ہر زمانہ میں رہا ہے، ختم بخاری کا کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں ضرورت کے وقت انسان تنہا یا جماعت کے ساتھ جس طرح چاہے شروع سے آخر تک عقیدہ وخلوص کے ساتھ بخاری شریف کو پڑھ لے یہی ختم بخاری کہلاتا ہے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ ختم ایک ہی دن میں ہو یا چند روز یا ایک مہینے میں بھی ختم کیا جا سکتا ہے۔ اور اسی خیال سے بخاری شریف کو تیس پاروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تاکہ ختم میں آسانی ہو۔ اور بخاری کی قرأت آسانی کے ساتھ ہو سکے۔

امام بخاری کی تصانیف

امام بخاری نے صحیح بخاری شریف کے سوا اور بھی چند کتابیں لکھی ہیں جن کی مختصر کیفیت ہدیہ ناظرین ہے
۱۔ تاریخ کبیر یہ گرانقدر تصنیف ابواحمد بن سلیمان اور محمد بن سہل النسوی نے روایت کی ہے۔
۲۔ تاریخ اوسط:۔ یہ کتاب عبداللہ محمد بن عبداللہ بن احمد وغیرہ سے مروی ہے۔
۳۔ تاریخ صغیر بروایت عبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن الاشقر۔
۴۔ الادب المفرد احمد بن محمد بن عبدالجلیل نے روایت کیا ہے۔
۵۔ برالوالدین۔ والدین سے حسن سلوک کے بیان میں۔
۶۔ رفع الیدین فی الصلوٰۃ، نماز رفع یدین کے موضوع پر۔
۷۔ القراۃ خلف الامام۔ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے موضوع پر
۸۔ خلق العباد، بروایت یوسف بن ریحان
۹۔ الجامع الکبیر۔ ابن طاہر نے اس کتاب کا ذکر اپنی تصنیف میں کیا ہے۔ اب نایاب ہے۔
۱۰۔ کتاب الضعفا، بروایت ابوبشر محمد بن احمد اور ابوجعفر شیخ بن سعد۔
۱۱۔ مسند الکبیر نایاب ہے۔
۱۲۔ تفسیر الکبیر نایاب ہے۔
۱۳۔ کتاب الہبہ نایاب ہے۔
۱۴۔ کتاب الاشربہ:۔ دارمی، محدث نے اس کتاب کا ذکر اپنی تصنیف المولف والمختلف میں کیا ہے
۱۵۔ اسامی الصحابہ حالات صحابہ میں اس کتاب کا کچھ حصہ بعض کتب میں نقل کیا ہے۔
۱۶۔ المبسوط۔ بعض کتابوں میں اس کا ذکر پایا جاتا ہے۔
۱۷۔ کتاب الوحدان، اس کتاب میں ان صحابہ کا ذکر ہے جن سے صرف ایک ایک حدیث منقول ہے۔
۱۸۔ کتاب العلل نایاب ہے۔
۱۹۔ کتاب الفواد۔ جامع ترمذی کے مناقب میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔
۲۰۔ کتاب الکنیٰ۔ ابواحمد حاکم نے اپنی ایک تصنیف میں اس کا ذکر کیا ہے۔

امام بخاری کی نسبت مشائخ کی رائے

۱۔ قتیبہ بن سعید رح کہتے ہیں میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے محمد بن اسمٰعیل بخاری جیسا شخص نہیں دیکھا۔ وہ اس زمانہ میں ایسا ہے جیسے کہ حضرت عمر صحابہ کرام میں تھے۔ اگر محمد بن اسماعیل صحابہ میں ہوتے تو خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہوتے۔

۲۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں "خراسان نے محمد بن اسمٰعیل (بخاری) جیسا کوئی شخص پیدا نہیں کیا۔ امام احمد بن حنبلؒ کے صاحبزادے عبداللہ نے امام ممدوح سے امام بخاری کے حافظہ کی نسبت دریافت کیا تو امام ممدوح نے فرمایا۔ خراسان کے چند نوجوان ہیں جنہیں محمد بن اسمٰعیل سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔

۳۔ نعیم بن حماد خزاعی امام بخاری کو فقیہہ الامت فرمایا کرتے تھے۔

۴۔ بندار محمد بن بشار کہتے ہیں۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری اس زمانہ کے افقہ الناس ہیں۔

۵۔ حافظ رجاء بن رجا کہتے ہیں محمد بن اسمٰعیل بخاری کی فضیلت محدثین کے درمیان ایسی ہے جیسی عورتوں پر مردوں کی فضیلت۔

۶۔ حسین بن حوث کہتے ہیں، میں نہیں جانتا۔ کہ محمد بن اسماعیل، بخاری جیسا شخص میں نے آج تک دیکھا ہو۔ وہ صرف علم حدیث کے لئے پیدا کئے گئے ہیں

نیشاپور میں درس حدیث

مورخین کا بیان ہے کہ تکمیل تعلیم و تربیت بخاری کے بعد امام بخاری نے نیشاپور میں توطن اختیار کیا اور درس حدیث کی ایک اور مجلس امام محمد بن یحیی الذہلی کے ہاں منعقد ہوتی تھی کچھ عرصہ کے بعد امام بخاری اور امام ذہلی کے درمیان الفاظ قرآن کے مخلوق قدیم ہونے کے مسئلہ پر اختلاف رائے پیدا ہوا۔ اور یہ اختلاف مخالف کی حد تک پہنچ گیا ایک روز احمد بن سلمہ امام بخاری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ امام ذہلی قرآن کے الفاظ کے مخلوق و غیر مخلوق ہونے پر آپ سے جھگڑا کر رہے ہیں اور ہم میں ان سے بحث و گفتگو کی قدرت نہیں ہے آخر اس معاملہ میں کیا کیا جائے۔ امام بخاری نے فرمایا وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ میں اپنا معاملہ خدا کو سونپتا ہوں۔ وہ اپنے بندوں کا حال خوب جانتا ہے۔ اس کے بعد امام ممدوح نے فرمایا اے اللہ تو خوب جانتا ہے کہ میں یہاں ریاست و شیخیت حاصل کرنے نہیں آیا ہوں میں نے مخالفوں کی وجہ سے وطن جانا پسند نہیں کیا اور یہاں چلا آیا۔ اب یہ شخص (امام ذہلی) مجھ سے حسد کرتا ہے محض اس بات پر کہ اللہ تعالی نے مجھ پر اپنا فضل و کرم کیا ہے اس کے بعد امام ممدوح نے فرمایا" احمد میں انشاء اللہ کل یہاں سے چلا جاؤں گا تاکہ تم لوگ اس شخص (امام ذہلی) کی باتوں سے نجات پا جاؤ۔

وفات

امام محمد بن اسمٰعیل بخاری نیشاپور سے اپنے وطن بخارا میں تشریف لے گئے اور وہاں درس حدیث شروع کیا۔ یہاں بھی جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے حاکم بخارا سے آپ کی شکر رنجی ہو گئی اور آپ بخارا سے خرتنگ واقع سمرقند تشریف لے گئے اور یہیں آپ نے وفات پائی وفات کے متعلق ایک روایت یہ ہے کہ امام بخاری نے ایک روز نماز تہجد کے بعد یہ دعا کی۔ کہ خداوندا مجھے ساتھ ایمان کے اٹھائے۔ کہ ایک مہینہ نہ گذرا تھا کہ امام ممدوح نے انتقال فرمایا ——— انتقال کے وقت امام بخاری کی عمر ۶۲ سال کی تھی شعرا نے آپ کی وفات پر بڑے بڑے مرثئے کہے اور وفات کی تاریخیں لکھیں یہ عرب کی بہترین تاریخ وفات ہے۔

وفات فی نور	ولد فی صدق	و عاش حمید ا۔
۱۹۴	۶۰	۲۵۶
سال پیدائش	شمار سن	سال وفات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت علامہ مبارک زبیدی معنوی مؤلف تجرید بخاری کے حالات

صحیح بخاری کی تجرید مختلف زبانوں میں مختلف محدثین نے کی ہے لیکن جو بیہ اور وصف امتیازی اس تجرید کو حاصل ہوا جس کا ہم ترجمہ کیا ہے یہ مرتبہ کسی تجرید کو حاصل نہیں ہوا اس کے مؤلف کا نام حضرت علامہ حسین بن مبارک زبیدی ہے ۸۹۳ھ میں مؤلف علام نے اس کتاب کو بخاری شریف میں جمع کیا وجہ تالیف ہم مؤلف ہی کے الفاظ میں تحریر کرتے ہیں جس سے اس تالیف کا امتیاز اور خصوصی وجہ ترجیح پر بھی کچھ روشنی پڑتی ہے۔ مؤلف علام کا بیان ہے کہ جامع صحیح مؤلفہ امام اکبر مقتدائے محدثین علامہ ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بخاری تمام اسلامی کتب سے افضل اعلیٰ اور زیادہ فائدہ رساں ہے مگر چونکہ اس میں جو احادیث مذکور ہیں وہ مختلف ابواب میں منتشر ہیں اور اگر آدمی دیکھنا چاہتا ہے کہ فلاں حدیث کس باب میں مذکور ہے تو سخت دشواری اور بڑی ورق گردانی اور سطر شماری کے بعد مقصود میں کامیابی ہوتی ہے کیونکہ امام بخاری کا مقصود تکرار احادیث اور انتشار ذکر سے صرف طرق احادیث کی کثرت اور شہرت تھی اور ہمارا مقصود اصل حدیث ہے کیونکہ یہ امر متفق علیہ ہے کہ صحیح بخاری میں تمام احادیث صحیح ہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ حضرات محدثین کرام نے محنت مشقت برداشت کرکے احادیث جمع کی ہے اور احادیث کے ذخیرے مقرر کئے ہیں — حضرت امام نووی مسلم میں کہتے ہیں کہ امام بخاری مختلف ابواب میں مختلف وجوہ کے ذیل میں ایک ایک حدیث کو بار بار ذکر کرتے ہیں اور اکثر ایسا بھی ہے کہ کسی ایک باب میں ایک حدیث ذکر کرنی چاہئے لیکن بغیر کسی مناسبت اور ارتباط کے امام بخاری اس حدیث کو کسی اور باب میں ذکر کرتے ہیں جس کو اس حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے لہٰذا طالب حدیث کے لئے استخراج بہت دشوار ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض حفاظ متاخرین قائل ہیں کہ فلاں فلاں احادیث بخاری میں موجود نہیں ہیں حالانکہ وہ احادیث بخاری کے اندر سنداً موجود ہیں لیکن چونکہ مناسب باب میں مذکور نہیں اس لئے بعض مؤلفین و متاخرین نے کہہ دیا کہ یہ حدیثیں بخاری میں موجود ہی نہیں ہیں۔

اس لئے میں نے چاہا کہ سلسلہ اسناد اور اسمار رواۃ کو حذف کرکے احادیث بخاری شریف کو یکجا جمع کر دوں تکرار بھی دور کر دوں اور ہر حدیث کو اس کے مناسب باب میں ذکر کر دوں تاکہ تلاش میں ورق گردانی اور سطر شماری نہ کرنی پڑے۔ اس کے علاوہ صرف مسند و متصل ذکر کی جائیں مقطوع یا معلق احادیث کا ذکر تطویل طلب ہے نیز اقوال صحابہ آثار تابعین کا بھی چونکہ فرامین نبوی کی طرح پایہ نہیں اس لئے ان کو بھی بیان نہ کیا جائے۔ انتہیٰ۔

اب ہم ذیل میں کسی قدر ربط کے ساتھ اس تجرید کی وجوہ ترجیح بیان کرنی چاہتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ ہم نے ترجمے کے لئے حضرت علامہ مبارک زبیدی اس تجرید کو کیوں اختیار کیا اور دیگر تجریدوں کو کیوں نظر انداز کر دیا تجرید مذکور میں سلسلہ اسناد و اسمار رواۃ کے خلاف کے علاوہ مذکورہ ذیل خصوصیات ہیں۔

۱۔ تکرار نہیں ایسا نہیں ہے کہ ایک مضمون کی دو حدیثیں صرف اختلاف رواۃ کی بنا پر کثرت طرق کو ملحوظ کرکے لکھدی جائیں۔

۲۔ ہر حدیث اس کے مناسب باب میں ذکر کی گئی ہے تاکہ طالب کو حل مقصود کے لئے ورق گردانی نہ کرنی پڑے۔

۳۔ اس تجرید میں صرف متصل اور سنداً احادیث مذکور ہیں منقطع یا معلق احادیث محذوف الذکر ہیں۔

۴۔ اس تجرید میں صرف احادیث نبوی مذکور ہیں آثار صحابہ یا اقوال تابعین و تبع تابعین سے کوئی سروکار نہیں۔

۵۔ یہ تجرید تمام علمائے اسلام اور ماہرین حدیث کے نزدیک مسلم الثبوت ہے کوئی حدیث مجروح یا مقدوح نہیں نہ اس میں تطویل ہے نہ ذکر غیر مفید اور دور از عقل۔

۶۔ اس تجرید کا سلسلہ درس و تدریس ہر زمانہ میں علمائے حدیث نے جاری رکھا اور اس وقت بھی ممالک عربیہ میں بھی نصاب حدیث میں داخل ہے مصری اور شامی علمار اسی کو پڑھتے اور پڑھاتے ہیں اور اسی سے افادہ و استفادہ کا سلسلہ جاری ہے۔

۷۔ اس تجرید کے مؤلف کا علمی تبحر اور مہارت فی الحدیث کا پایہ صرف اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورۂ ذیل ائمہ فن حدیث سے جن کا سلسلہ اسناد باقاعدہ امام بخاری سے متصل ہوتا ہے مؤلف مذکور کو اجازت حدیث حاصل ہے بعض کے سامنے مؤلف تجرید نے حدیث کی قرأت کی ہے بعض کے سامنے سماع کیا ہے اور بعض سے صرف اجازت حاصل کی ہے۔ بہرحال مؤلف مذکور کے اصحاب ذیل شیوخ ہیں

۱۔ علامہ ابو الربیع نفیس الدین سلیمان بن ابراہیم [illegible]۔

۲۔ امام ابو الفتح محمد بن امام زین الدین ابو بکر بن حسین مدنی عثمانی۔

۳۔ امام خاتمۃ الحفاظ ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد جزری دمشقی۔

۴۔ حافظ تقی الدین محمد بن احمد فاسی مکی۔ وغیرہ اس تجرید کا نام التجرید الصریح احادیث الجامع الصحیح ہے ✲

۲۸۹

مَا كَانَ حَدِيثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ یوسف ۱۲ پ ۱۳

مقدمہ

ترجمہ تجرید البخاری

تدوین علم حدیث

فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝ (النساء ۱۱ پ)

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قول و فعل یعنی آپکے فرمان یا طرز عمل کو حدیث کہا جاتا ہے۔ پس لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کی بنا پر جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی یا کی وہ امت لے لئے واجب العمل۔ اور جس چیز سے آپنے منع فرمایا۔ اس کو ترک کرنا اور اس سے باز رہنا ضروری ہے مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَمَا يَنْطِقُ کیونکہ فرمودۂ رسول درحقیقت فرمانِ الٰہی ہے۔ آپ اپنی طرف سے کچھ نہیں عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (النجم) کہتے آپ وہی بات فرماتے ہیں جس کی بابت آپ کو وحی آتی ہے۔

پس اب یہ امر بخوبی ذہن نشین ہوگیا کہ مسلمانوں کی دینی فلاح وبہبود اور دنیوی باتوں کا اظہار قرآن شریف پر ہے اور قرآن شریف کے بعد جس چیز پر اعتماد و بھروسہ کیا جاوے وہ حدیث شریف ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔

تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ۔ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ (رواہ الموطا)

میں تمہارے لئے دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے ایک کتاب اللہ اور دوسرے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ ضرورت پیش نہ آئی کہ احادیث و اقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یکجا جمع کیا جاوے۔ کیونکہ حضور انور کی موجودگی میں مسلمانوں کو جس مسئلہ کی بابت کچھ دریافت کرنا ہوتا صحابہ آپ سے دریافت کرکے تسلی حاصل کر لیتے تھے۔

آغاز تدوین علم حدیث

حضور کے بعد جوں جوں مسلمان بڑھے فتوحات حاصل ہوئیں اسلامی معاشرت اسلامی تمدن ترقی کرتا رہا اور مفتوحہ ممالک کے تعلقات قائم ہوئے۔ تو آئے دن معاملات کے سمجھانے میں دقتیں اور پیچیدگیاں رونما ہوئیں اور قانون بنانے حتی کہ قرآن شریف کے معانی و مطالب سمجھنے میں بھی احادیث رسول سے مدد لینی پڑی کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر قرآن شریف کا سمجھنے اور سمجھانے والا اور کون ہو سکتا ہے؟ لہذا اس ضرورت کو پیش نظر رکھ کر ایک ایسی جماعت کی تلاش و جستجو ہوئی کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال بیان کر سکے چنانچہ پہلی ہی صدی میں صحابہ کرامؓ میں سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت تھوڑے زمانہ کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت ابن عباسؓ نے احادیث رسول کو جمع کرنا شروع کیا۔ مگر یہ جمع کرنا کتابی شکل میں نہ تھا۔ بلکہ بطور یادداشت کے محض حافظہ پر موقوف تھا۔ اس کے بعد عمر ابن عبدالعزیز کے زمانہ خلافت میں اُن کے نائب (گورنر مدینہ) علامہ امام ابوبکر بن حزم نے ان کے حکم سے کتابی شکل میں احادیث رسول کی تالیف شروع کی۔

جس کو علامہ حضرت محمد ابن اسمٰعیل اپنی کتاب صحیح بخاری شریف میں خود لکھ رہے ہیں ہم بجنسہٖ اس کی نقل مع ترجمہ ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں

خلیفہ کے فرمان کی نقل

باب کیف تقبض العلم وکتب عمر بن عبد العزیز الی ابی بکر بن حزم انظر ما کان من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکتبہ فانی خفت دروس العلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم ولتفشوا العلم وذھاب العلماء ولا یقبل الا حدیث ولیجلسوا حتی یعلم من لا یعلم فان العلم لا یھلک حتی یکون سراً (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۰)

قرب قیامت میں علم کس طرح اٹھا لیا جاوے گا۔ عمر ابن عبد العزیز نے ابوبکر بن حزم کو لکھا، دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس قدر حدیثیں ہیں ان کو لکھ لو کیونکہ مجھے علم کے مٹنے اور علماء کے معدوم ہو جانے کا اندیشہ ہے اور جب تک حدیث نبوی کے صحیح ہونے کا یقین نہ ہو تو وہ قبول نہ کی جائے۔ لوگوں کو علم کی اشاعت کرنی چاہیئے۔ اور علماء کو چاہیئے کہ وہ مجالس میں بیٹھ کر علم کو ظاہر کریں، تاکہ جو نہیں جانتا وہ بھی جان لے کیونکہ علم چھپانے ہی سے مفقود ہو جاتا ہے۔

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی بخاری شریف کی شرح فتح الباری اس فرمان کے جملہ فاکتبہ کی شرح کے تحت میں تحریر فرماتے ہیں " کہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہیں سے علم حدیث کی تدوین کی ابتداء ہوئی اور یہ پہلی صدی ہجری کی (فتح الباری صفحہ ۹۹) بعض اکابر کی یہ رائے ہے کہ حدیث کی تدوین و ترتیب کی بنا علامہ حضرت ابن جریج نے ڈالی ان کے بعد حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے

موطا شریف

لکھی۔ یہ دونوں حضرات دوسری صدی ہجری میں ہوئے ہیں۔ بہر کیف آغاز تدوین علم حدیث جس نہج پر بھی ہوا ہو اور جن مقدس بزرگوں نے محنت و جانفشانی سے اس کی ابتدا کی ہو وہی لائق تحسین و ہزار آفریں ہیں فجزاھم اللہ خیر الجزاء علی انعام رضوان ربی ومغفرۃ الی یوم الحساب۔ الغرض تدوین علم حدیث کے ابتدائی مراحل طے ہونے اور اس فن میں بہت سی کتابوں کے جمع و تالیف ہونے کے بعد جو چیز مسلمانوں کے لئے مایہ ناز اور صدیوں سے درس نظامیہ کا جزو اعظم اور سر چشمہ علوم دینیات بن چکی ہے وہ

کتب صحاح ستہ

فن حدیث کی ان چھ مشہور و معروف کتابوں کی تدوین و تالیف ہے ان کی تفصیل یہ ہے

بخاری شریف۔ مسلم شریف۔ ابوداؤد شریف۔ ترمذی شریف۔ نسائی شریف۔ ابن ماجہ شریف۔

بعض حضرات بجائے ابن ماجہ شریف کے موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو صحاح ستہ میں داخل کرتے ہیں۔ ان چھ کتابوں میں اقوال رسول کا بے شمار ذخیرہ موجود ہے اور فن حدیث میں جس قدر کتابیں تالیف ہوئیں ان میں کتب صحاح ستہ کو نمایاں شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی۔ پھر کتب صحاح ستہ میں جامعیت و صحت کے لحاظ سے جو کتاب مقبول انام ہوئی اور رواۃ مصنف کی رعایت حفظ و ارتقاء اور تفقہ فی الدین اور صحت کے لحاظ سے جو پایۂ اعتماد و وثوق کو پہنچی وہ

بخاری شریف

ہے جس کی نسبت بجا طور پر یہ مشہور رہا ہے

اصح الکتب بعد کتاب اللہ الصحیح البخاری　قرآن شریف کے بعد کوئی دینی کتاب بخاری شریف سے بڑھکر نہیں ہے۔

چنانچہ سولہ برس کی مدت میں نہایت تحقیق و تنقید اور مدتوں پیادہ سفر کر کے تین لاکھ اور ایک روایت میں

چھ لاکھ دوسو حدیثوں سے انتخاب کرکے بخاری شریف تصنیف کی گئی۔
اس کے مصنف امام حجۃ الاسلام حضرت شیخ امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ ہیں جو بعد نماز جمعہ ۱۳۔ شوال المکرم ۱۹۴ھ ہجری میں شہر بخارا کے موضع خرتنگ میں جو سمرقند سے دو کوس کے فاصلہ پر ہے پیدا ہوئے آپ کو بچپن ہی سے تحصیل علم کا شوق تھا۔ اور فن حدیث سے خاص انسیت اور مناسبت تھی۔ بچپن میں والد ماجد کا انتقال ہوگیا آپ کی والدہ ماجدہ نے کفالت و پرورش فرمائی۔ آپ کا حلیہ مبارکہ یہ ہے۔
آپ نحیف الجثہ لاغر اندام میانہ قد تھے۔ آپ کا زہد و اتقاء اور صغریٰ سے پرہیزگاری زبان زد خلائق ہے آپنے ترکہ پدری میں بہت سامال میراث میں پایا تھا۔ مگر سب راہ خدا میں طلبا و علما پر خرچ کر دیا۔ آپ بہت کم خوراک تھے بہت ذہین اور ذکی الفہم تھے امام بخاریؒ نے سولہ برس کی عمر میں ابن مبارکؒ اور حضرت وکیعؒ وغیرہ کی کتابیں یاد کرلیں

دوران تعلیم کے مقامات

حضرت امام بخاریؒ نے تحصیل علوم اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھنے اور جمع کرنے کی غرض سے مہینوں پا پیادہ ان ممالک میں سفر کیا۔ جنکی مختصر تفصیل یہ ہے :۔
مکہ شریف۔ مدینہ منورہ۔ بلخ۔ بخارا۔ ہراۃ۔ مرو۔ نیشاپور۔ بغداد۔ رے۔ واسط۔ بصرہ۔ کوفہ مصر جزیرہ وغیرہ اطراف بلاد میں بڑے بڑے حفاظ حدیث سے حدیثیں پڑھیں۔ سنیں اور لکھیں۔
حاکم ابوعبداللہ صاحب کتاب مستدرک فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ طلب علم کی غرض سے ان شہروں میں تشریف لے گئے اور اساتذہ کرام کی خدمت میں رہ کر علم حاصل کیا۔
آپکے استاد ایک ہزار سے زائد ہیں۔ جن اساتذہ سے امام بخاریؒ نے حدیث پڑھی یا سنی اور لکھی انکے تراجم یا مختصر حالات لکھنے کی بھی اس مختصر مقدمہ میں گنجائش نہیں اس لئے صرف چند اساتذہ کرام فن حدیث کے امام الائمہ کے نام نامی لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے
ابوالولید احمد بن محمد ازرقی عبداللہ بن یزید مقری اسمٰعیل بن سالم۔ ابوبکر عبداللہ حمیدی وغیرہ یہ مکہ شریف کے اساتذہ ہیں اور مدینہ منورہ میں امام بخاریؒ نے ان حضرات سے حدیث پڑھی۔
ابراہیم بن المنذر حزامی۔ مطرف بن عبداللہ اور ابراہیم بن حمزہ۔ و ابوثابت محمد بن عبداللہ اور عبدالعزیز بن عبداللہؒ اویسی وغیرہ سے حدیث سنی پڑھی اور لکھی۔
امام بخاریؒ خود اپنے ایک قول میں فرماتے ہیں۔ کہ آپکے ہزار سے زائد استاد حدیث تھے۔ وہو ہذا۔

کتبت عن الف شیخ من العلماء وزیادۃ	میں نے ایک ہزار سے زائد اساتذہ سے حدیث لکھی
لیس عندی حدیث الا اذ اکرا سنادہ	اور کوئی حدیث ایسی نہیں جس کی اسناد مجھ کو یاد
(مقدمہ بخاری)	نہ ہوں۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ خراسان۔ عراق۔ حجاز۔ شام و مصر وغیرہ کے مشائخ و علماء کبار کی خدمت میں تشریف لے گئے اور بغداد میں تو کئی مرتبہ تشریف لاتے۔
الغرض یہ چند مشہور مقامات اور آپ کے بے شمار اساتذہؒ میں مشہور چند استاد اس لئے ذکر کئے گئے کہ آپکے اعلیٰ محدث اور اعلیٰ سند ہونے کی دلیل ہو۔

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ایک ہزار اسی استاد امام بخاریؒ کے ایسے ہیں کہ جن سے صرف ایک ہی حدیث امام بخاری نے حاصل کی ہے۔ امام بخاریؒ ایک ہزار آٹھ سو راویوں سے حدیث روایت کرتے ہیں۔

آپ کے حفظ اسناد کی دلیل

یہ ایک واقعہ ہے کہ جب آپ بغداد میں تشریف لاتے اور فن حدیث کا درس دینا شروع کیا تو بعض محدثین نے آپ کا امتحان لینا چاہا اور حدیثیں لے کر ان کی اصل اور ان کی اسنادوں کو تبدیل کر دیا۔ اور یہ خدمت دس آدمیوں کے سپرد ہوئی کہ ہر ایک آدمی دس دس حدیثیں امام بخاری کے سامنے پیش کرے کہ وہ ان کی نسبت کیا فرماتے ہیں۔

الغرض دس آدمیوں نے علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی دس حدیثیں پیش کیں، امام بخاریؒ نے سُن کر ہر ایک کے جواب میں فرمایا۔

لَا اَعْرِفُہٗ　　　میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔

علماء محدثین نے تو آپ کے اس انکار سے یہ سمجھا کہ آپ واقعی اعلیٰ پایہ کے عالم و محدث ہیں۔ کیونکہ اس اسناد اور ترتیب سے کوئی حدیث ہوتی تو آپ اقرار فرماتے۔

مگر عوام اس رمز کو سمجھنے سے قاصر تھے۔ حضرت امام بخاریؒ نے پہلے آدمی سے خطاب فرمایا اور کہا۔

اما حدیثک الاول فھو کذا واما الثانی کذا　　　بھائی تمہاری پہلی حدیث تو اس طرح ہے کہ دوسری اس طرح اسی طرح پہلے آدمیوں کی حدیثوں کے متون اور اسناد کو بدل کر درست کیا۔ پھر باقی نو آدمیوں کی طرف ملتفت ہوئے۔ اور ہر ایک کی حدیثوں کو اس طرح درست کر دیا۔ لوگوں نے نہایت مسرت اور جوش کے ساتھ آپ کے ہاتھ چومے اور آپ کے حفظ فی الحدیث اور آپ کے فضل اور استاد ہونے کا اقرار کیا۔

ابھی ابھی اوپر بیان ہو چکا ہے کہ امام بخاریؒ کو چھ لاکھ دو سو یا ایک روایت کی بنا پر تین لاکھ حدیثیں امام بخاریؒ کو حفظ یاد تھیں جن میں سے تقریباً چھ ہزار صحیح حدیثیں بخاری شریف میں جمع کیں اور آپ نے کوئی حدیث بلا دو رکعت نماز نفل پڑھے اور استخارہ کئے نہیں لکھی۔

سبب تالیف کتاب

بخاری شریف کی تالیف کا ایک سبب یہ ہے کہ ایک دن حضرت امام بخاریؒ اپنے استاد علامہ اسحٰق بن راہویہ کی خدمت میں بیٹھے ہوتے تھے۔ کہ حدیث کی کتابوں کا تذکرہ ہونے لگا آپ کے استاد نے فرمایا کہ کاش! تم حدیث کی کوئی ایسی کتاب لکھتے جس میں صرف صحیح احادیث ہوتیں۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ آپ کو

خواب میں رسول اللہؐ کی زیارت

ہوئی۔ آپ نے دیکھا، کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کھڑا ہوں اور میرے ہاتھ میں پنکھا ہے اور میں جھل رہا ہوں میں نے علماء عصر سے اس کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے کہا۔ کہ تم جھوٹی حدیثوں کو صحیح حدیثوں سے علیحدہ کرو گے چنانچہ اس خواب کی تعبیر اور استاد کے فرمان کی بنا پر امام بخاریؒ کا دل قوی ہو گیا اور بخاری شریف کو تالیف کرنا شروع کیا۔ امام بخاریؒ کے ایک شاگرد فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ کو خواب میں دیکھا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم پیچھے پیچھے چل رہے ہیں۔ جہاں جہاں حضور کا قدم مبارک پڑتا ہے۔ ٹھیک اسی جگہ امام بخاریؒ اپنا قدم رکھتے ہیں۔

بخاری شریف کہاں لکھی گئی؟

عبدالقدوس بن ہمامؒ سے روایت ہے کہ میں نے بہت سے مشائخ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ امام بخاریؒ نے بخاری شریف کو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک اور ممبر کے درمیان لکھا بعضوں کی رائے میں بخارا اور بعضوں کے نزدیک بصرہ میں لکھی گئی بعض کہتے ہیں کہ مکہ شریف میں تالیف کی۔ ان سب کے مفہوم میں چنداں تفاوت نہیں۔ مقصد یہ ان شہروں میں بھی وقتاً فوقتاً آپ اضافہ فرماتے رہے ہوں گے۔

آپ کا تبحر فی الحدیث

امام بخاری کے استاد محمد بن بشار (جو بخاری اور مسلم دونوں کے استاد ہیں) یہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں حافظ (جس کو ایک لاکھ حدیثیں یاد ہوں) صرف چار شخص ہیں۔ ابو زرعہ رے میں مسلم بن حجاج نیشاپور میں اور عبد اللہ بن دارمی سمرقند میں اور محمد بن اسمٰعیل بخارا میں آپ کے تبحر فی الحدیث کی نسبت بعض مشائخ کی یہ رائے ہے کہ امام بخاری سب سے زیادہ عالم سب سے زیادہ واقف حدیث اور سمجھدار تھے۔

حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر امام فرماتے ہیں۔ کہ خراساں نے امام بخاری جیسا کوئی اور پیدا نہیں کیا حضرت ابو عیسیٰ صاحب ترمذی فرماتے ہیں کہ عراق و خراساں میں آپ سے بڑھ کر حدیث کی توجیہ۔ معانی و علل۔ تاریخ اور معرفت اسانید کا جاننے والا اور بتلانے والا اور کوئی نہیں ہے۔

امام محمد بن اسحٰق بن حزیمہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے آسمان کے نیچے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے بڑھکر حدیث رسول کا جاننے والا اور کوئی نہیں پایا۔

امام بخاری کی دیگر تصانیف

ادب المفرد۔ رفع الیدین فی الصلوٰۃ۔ قراۃ خلف الامام۔ بر الوالدین۔ التاریخ الکبیر۔ الاوسط۔ الصغیر۔ خلق افعال العباد۔ کتاب الضعفاء۔ الجامع الکبیر۔ المسند الکبیر۔ کتاب الاشربہ۔ کتاب الہبہ۔ آسامی الصحابہ۔ کتاب العلل۔ کتاب الوحدان۔ کتاب المبسوط۔

امام بخاری کے نوے ہزار شاگرد

جب صحیح بخاری تالیف ہوچکی تو اس زمانہ کے علماء کرام کے سامنے پیش ہوئی۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔ یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی اور ان کے علاوہ دیگر جلیل القدر ائمہ حدیث نے بالاتفاق احادیث بخاری کی صحت کا اقرار کیا۔

صحیح بخاری کا تصنیف ہونا تھا کہ اطراف و اکناف عالم سے جوق جوق طلباء آنے شروع ہوئے۔

آپ کے شاگرد فربری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جس وقت میں بخاری کا شاگرد ہوا ہوں۔ اس وقت نوے ہزار شاگرد اور ہوچکے تھے۔

آپ کے شاگردوں میں مشہور مشہور امام حدیث حسب ذیل ہیں۔

امام مسلم بن حجاج صاحب مسلم شریف ابو عیسیٰ صاحب ترمذی شریف۔ ابو عبد الرحمٰن صاحب نسائی شریف ان کے علاوہ اور بہت سے حفاظ حدیث آپ کے شاگرد ہیں چنانچہ بعض ائمہ کبار کی رائے ہے کہ امام بخاری کے شاگردوں کا شمار ناممکن ہے بعض کے نزدیک ایک لاکھ سے زائد آپ کے شاگرد ہیں۔

تاریخ وفات

عید الفطر کے دن نماز عشاء کے بعد ۲۵۶ھ ہجری میں ۶۲ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی اور موضع خرتنگ میں جو سمرقند سے دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے مدفون ہوئے آپ کے اولاد نرینہ کوئی نہ تھی۔ آپ کی یہ کرامت تھی کہ مدت تک قبر سے مشک کی خوشبو آتی رہی اور لوگ قبر کی مٹی کو دلہنوں کے لباس بسانے کی خاطر اٹھا کر لے جایا کرتے تھے آپ کی کتاب صحیح بخاری ایسی مقبول ہوئی کہ فن حدیث کے طبقہ اولیٰ میں شمار کی گئی۔ اور صدیوں سے آج تک بدستور درس نظامیہ کے نصاب تعلیم میں داخل چلی آتی ہے کیونکہ اس کے جامع اور اس کے مؤلف مخلص اور فن حدیث میں امام الائمہ اور امام دینا تھے۔ زہد و اتقاء میں لاثانی اور روایت و درایت میں شہرۂ آفاق اور حجت اسلام تھے۔

بخاری شریف کے مشہور اور مقبول امام اور اسلامی طبقہ میں اس کی ضرورت اور اس کی شہرت کا یہ عالم ہے کہ مختلف اوقات میں اس کا خلاصہ کیا گیا۔ اور بہت سی تجریدیں لکھی گئیں۔

منجملہ ان کے علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے سنہ ۸۹۳ھ میں بخاری شریف کا خلاصہ کیا اور اسناد اور مکرر احادیث کو حذف کر کے کتاب کے مناسب باب میں صرف ایک ایک حدیث کا ذکر کیا تاکہ پڑھنے اور سمجھنے میں دقت نہ ہو اور تھوڑے وقت میں آسانی کے ساتھ حفظ ہو جائے اور اس کا نام

تجرید بخاری

رکھا۔ یہ تجرید بخاری اماکن مقدسہ حجاز عرب مصر وغیرہ میں داخل نصاب دینیات ہے۔ اس شہرت و مقبولیت کو مدنظر رکھ کر اس امر کی ضرورت لاحق ہوئی کہ ایسی مفید ترین کتاب کا اردو میں ترجمہ شائع ہو جائے تو اسلامی دنیا کو اس سے بے حد فائدہ حاصل ہوگا۔ اور دینی معاملات اور مسائل میں اضافہ ہوگا اور کثیر المشاغل اردو داں حضرات اس سے خاطر خواہ مستفید ہو سکیں گے۔

سو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم اور نبی کریم کے طفیل اور فیض باطنی سے اپنے رسول کے اقوال کے ترجمہ کا کام ایک قلیل البضاعت جماعت سے لے لیا اور جناب مکرم و محترم حافظ سید عزیز حسن صاحب بقائی ایڈیٹر رسالہ پیشوا کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ انھوں نے علامہ فاضل دائم علی جلالی سے سلیس اردو میں ترجمہ کرایا پھر مزید اطمینان و اعتماد کے لئے ہیچمداں سے نظر ثانی کی توقع کی گئی۔ چونکہ یہ ایک اہم ترین حدیث نبوی کا کام تھا جس میں وہم و گمان خیال و قیاس کا کچھ دخل نہیں اس لئے بعض احادیث کی تلاش و جستجو میں بارہا اساتذہ کرام خصوصاً حضرت علامہ مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند دہلی سے استصواب کرنا پڑا اور کتب احادیث اور بخاری شریف کے اصل نسخوں اور اس کی شروح کی طرف رجوع کرنا پڑا اور اس طرح چھ ماہ کے عرصہ میں نظر ثانی ہو سکی۔ نظر ثانی میں مولوی محمد وکیع صاحب و دیگر علماء کرام نے اپنی معلومات سے بے حد مدد دی۔ اور مطبوعہ اور قلمی بخاری شریف کے نسخوں سے احادیث کی تخریج کرتے ہوئے ترجمہ میں اصلاح و اضافہ اور محو و اثبات کے بعد

ترجمہ خلاصۃ البخاری

کو مکمل فرمایا جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ شروع میں مضامین حدیث کی ایک مکمل فہرست کا اضافہ کیا گیا جو دو ہزار ایک سو ستاون احادیث پر مشتمل ہے جس سے مسائل کے استنباط و مضامین کتاب کے استخراج میں کافی سہولت و آسانی ہوگی۔

اخواننا المسلمین

ایک زمانہ تھا کہ تم ہندوستان میں فاتحانہ داخل ہوئے حکومت تمہارے زیر نگیں دولت و ثروت تمہاری لونڈی سہ

جدھر رُخ کیا سلطنت زیر فرماں　　جدھر آنکھ اُٹھائی ممالک مسخر

تم نہایت اطمینان کے ساتھ علوم عربیہ کی تحصیل میں مشغول ہو کر قرآن و حدیث کے وقائق اور رموز و نکات کے سمجھنے میں مہارت تامہ حاصل کر لیتے تھے۔

کیونکہ اسلامی حکومت کا پرچم اقبال تمہارے سروں پر لہلہا رہا تھا تم خود صاحب حکومت یا تمہاری دینی و دنیوی ضروریات میں حکومت تمہاری معاون و مددگار تھی۔ علماء بے فکر اور معاش کی فکر سے مطمئن صلحاء ذکر و اشغال میں مصروف عجیب خیر و برکت کا دور تھا۔

دینی و مذہبی رہنمائی کے لئے علماء و صلحاء کی مقدس جماعت موجود تھی جو ہر قسم کی قیودات اور پابندیوں سے آزاد تھے اور بے فکر ہو کر مذہبی تعلیم و تدریس تصنیف و تالیف رشد و ہدایت اور دعوت و ارشاد میں مشغول رہتے تھے مدارس اسلامیہ کا نظام تعلیم و تدریس حکومت کے زیر انتظام تھا۔ اس وقت یہی نہیں کہ مسلمان محض مذہبی حیثیت اور دینی خدمت کو پیش نظر رکھ کر عربی تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہوں بلکہ ان کو دنیوی باعزت زندگی بسر کرنے میں بھی سخت ضرورت لاحق ہوتی تھی کہ وہ علوم عربیہ اور دینیات میں مہارت تامہ حاصل کریں۔

کیونکہ اس وقت کے سیاسی نظام کے لحاظ سے عدالت ماتحت سے لیکر عدالت عالیہ تک بھی اور چیف جسٹس کے عہدہ پر اس وقت تک کسی کا تقرر عمل میں نہیں آسکتا تھا تا وقتیکہ وہ علوم عربیہ اور تکمیل دینیات کی اعلیٰ سند نہ رکھتا ہو۔ چنانچہ اس سابقہ دور کی اصطلاح میں قاضی۔ قاضی القضاۃ۔ مفتی۔ صدر الصدور وغیرہ کے ممتاز عہدوں پر صرف علما اور فضلاہی کا تقرر ہوتا تھا جہاں اس نوع کی دنیوی خوبیاں پیش نظر تھیں وہاں مسلمانوں کا دینی شغف بھی ان کو تحصیل عربی پر مجبور کرتا تھا کہ مسلمان علوم دینیہ میں ہر طرح کی ترقی حاصل کریں لیکن آج جبکہ ہماری بداعمالیوں کی وجہ سے اسلامی حکومت کی سرپرستی جاتی رہی اور موجودہ حکومت ہماری حاکم ہے کہ نہ اس کی معاشرت ہماری معاشرت ہے نہ اس کی زبان ہماری زبان۔ نہ اس کا مذہب ہمارا مذہب ہم تو وَمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ کے قائل وہ کہتے ہیں ان اللہ ثالث ثلثۃ تو پھر توحید و تثلیث میں تو بڑا فرق ہے۔ لہٰذا ان اختلاف و حالات کی بنا پر یہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ عربی علوم کو قرون اولی کی طرح عروج حاصل ہو۔ بیشک میں مانتا ہوں کہ اب وہ زمانہ نہ رہا۔ اطمینان بھی جاتا رہا فکر معاش میں بھی ایسے غلطاں و پیچاں ہیں کہ تفسیر و حدیث کے پڑھنے کے لئے وقت نہیں ملتا نماز روزے کے ضروری مسائل سے بھی تغافل ہے مگر بھائی ہو تو تم مسلمان ۔

وَفِيْ هٰذَا هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ　اللہ تعالیٰ نے تو تمہارا نام پہلے ہی سے مسلمان رکھا ہے اور اب بھی مسلمان ہو تمہارے دل پر کسی کا قبضہ نہیں ہوسکتا تمہارا ذاتی جوہر دبانے سے دب نہیں سکتا مٹانے سے مٹ نہیں سکتا تھے ممکن نہیں مٹنا نام و نشاں ہمارا۔ اسلامی حمیت اور اسلامی جذبۂ شوق موجزن ہے اور رہ رہ کر دل میں امنگ اٹھتی ہے کہ صفائی قلب اور اطمینان باطن حاصل ہو کر جس سے خطاب۔

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيۡۤ اِلٰى رَبِّكِ　کہ اے نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف چل تو اس
رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ　سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ ہمارے خاص بندوں
وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ (الفجر پ ۳۰)　میں مل جا۔ اور ہماری بہشت میں داخل ہو جا۔

حاصل ہو اور جو امانت خداوندی (قلب مطمئن) اپنے پروردگار کے ہاں سے ساتھ لایا تھا اس کو پھر پاک و صاف جوں کا توں اپنے آقا و مولیٰ کے حضور میں لے جاکر پیش کردے۔

یہ حقیقت ہے کہ ہندی مسلمان ہمیشہ اس فکر میں لگا رہتا ہے کہ مشکوٰۃ نبوی سے جو ہدایات صادر ہوئی ہیں میں ان کا صحیح معنی میں عامل بنوں اور اتباع سنت نبوی سے خوشنودی خداوندی حاصل کروں۔

مگر یہ رشد و ہدایت کا سارا سرچشمہ عربی میں ہے اور بچارے ہندی مسلمان کو عربی آتی نہیں۔

اگرچہ ہندی مسلمانوں کا مذہبی شغف اور ان کا علوم دینیہ کی طرف جذبۂ شوق ایک ایسی مسلمہ حقیقت ہے جس کو بیرون ہند تسلیم کیا جاچکا ہے کیونکہ باوجود اس پستی و انحطاط کے ہندوستانیوں کو بجا طور پر یہ فخر حاصل ہے کہ ان کے ملک میں علوم دینیہ کے ایسے بھی مدارس ہیں، جن کا ثانی و نظیر ممالک اسلامیہ میں ملنا ناممکن ہے۔ تاہم اس وقت جس قدر اور جس قسم کی تعلیم کی مسلمانان ہند کو ضرورت ہے اس کو موجودہ مدارس خاص مجبوریوں کے باعث پورا کرنے سے قاصر ہیں۔ فما رعوها حق رعايتها فکر معاش مسلمانوں کو اتنی مہلت نہیں دیتی کہ وہ مستقل طور سے مذہبی معلومات کے واسطے عربی علوم حاصل کریں اگر قوم کے بعض افراد وقت نکال کر علوم عربیہ دینیہ حاصل بھی کریں تو یہ مقدار قلیل ملک کی ضرورت کے لئے کسی طرح کافی نہیں ہوسکتی — کیونکہ ہر مسلمان کو فرض منصبی اور مذہبی اسلام کی دعوت دیتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح اپنے مذہب سے واقفیت حاصل کرے

دوسری طرف دنیاوی ضرورتیں اس کو مجبور کرتی ہیں کہ وہ اپنے اور اپنے بچوں اور اپنی غریب قوم کی دستگیری کے لئے کوئی ذریعہ معاش اختیار کرے۔

جب اس قسم کی گوناگوں پریشانیوں میں ہندوستان کا مسلمان مبتلائے مصائب ہو۔ اور اس کی دینی و دنیوی ہر دو ضرورتوں کا فکر دامنگیر ہو تو اب اس کے لئے سوائے اس کے اور کیا چارہ کار رہے۔ کہ ؎

فکر معاش و عشق بتاں یاد رفتگاں　　دو دن کی زندگی میں بھلا کوئی کیا کرے

دنیا خواہی دیں ہمیں طلبی　　ایں ناز بجا نہ پدر باید کرد

ہکا بکا حیران و پریشان ہو کر اس امر کو پیش نظر رکھ کر ہر مسلمان کو تامل کرنا پڑا۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کا ان حالات میں کیا بندوبست ہو سکتا ہے۔ سو جزا دے اللہ تعالیٰ علمائے کرام کو۔

کہ انھوں نے بر بنا رحدیث (اذا کان العبد فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ)

اپنے ہندی بھائیوں کی مذہبی تعلیم کے لئے قرآن شریف اور احادیث کے تراجم اردو میں کر ڈالے۔ کیونکہ فکر معاش کی کشمکش کے باعث ہندوستانی مسلمان مجبور و معذور رہیں وہ عربی علوم کی تحصیل نہیں کر سکتے۔ ان کو فکر معاش علوم حقانیہ اور علوم عربیہ کی طرف توجہ کرنے سے مانع ہے۔

حدیث کے حصول کا آسان طریقہ

پس اب ہندوستان کے مسلمانوں کی تعلیم مذہبی کے لئے یہی آسان طریقہ ہے کہ وہ اپنے مدمقابل وطنی بھائیوں کے شانہ بشانہ علوم جدیدہ میں کمال و عروج حاصل کریں اور مذہبی دینی کتابوں کے تراجم زیر مطالعہ رکھیں۔

چنانچہ اس ضرورت کو علمائے ہند نے محسوس کر کے اس سے پہلے بہت سی تفاسیر و کتب دینیہ کے تراجم شائع کئے اور اسی سلسلہ میں کتب حدیث کے ترجمہ کی ضرورت پیش آئی چنانچہ تجرید البخاری جو حدیث کی ایک مختصر جامع کتاب ہے اس کے واسطے ہمارے محترم جناب حافظ سید عزیز حسن بقائی ایڈیٹر پیشوا نے سب سے پہلے سبقت کی اور وہ کام جو کسی والی ملک اور بادشاہوں کے کرنے کا تھا سید صاحب موصوف نے خود انجام دیا۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔

اب اس ترجمہ تجرید البخاری کے بعد کوئی اردو دان مسلمان اقوال نبوی سے محروم نہیں رہ سکتا پس ہر وہ مسلمان جس کو ذرا سا بھی مذہب سے لگاؤ ہو اور اردو جانتا ہو مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا بوڑھا اسکول میں پڑھتا ہو یا کالج میں وہ اس ترجمہ سے مستفید ہو سکتا ہے اسی طرح جو لوگ دفاتر میں برسر کار رہیں وہ اپنے تفریحی اور خارجی اوقات میں مطالعہ سے مذہبی معلومات بڑھا سکتے ہیں

اشاعت و ترویج کتاب ہذا

اب اس امر کی ضرورت ہے کہ والیان ملک اور مسلمان رؤسا اس کی جلدیں خرید فرما کر نادار طلبا اور مساکین اور غریب مسلمانوں کو مفت تقسیم کریں اور اس امر کی کوشش کی جائے کہ قومی مدارس میں یہ کتاب داخل نصاب ہو۔ تاکہ ہر وہ بچہ جو مدارس میں داخل ہے اس بے بہا دولت سے بہرہ اندوز ہو اور آسانی کے ساتھ اپنے عقائد و اعمال کو سنت نبوی کے مطابق کر سکے اور اپنے آقائے نامدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کو اپنے قلب کی تطہیر کرے اور اپنے آپ کو بہترین اخلاق و آداب سے مزین کر سکے اور دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔ فقط والسلام علی من اتبع الہدی۔

کتبہ۔ فقیر محمد عبد التواب چشتی غفرلہٗ مدرس گورنمنٹ ہائی اسکول دہلی۔ ۷ جولائی ۱۹۲۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تجرید بخاری اردو

باب ا

رسول اللہ صلعم پر وحی آنے کی ابتدا کس طرح ہوئی؟

۱۔ حضرت عمرؓ بن خطاب کہتے ہیں کہ آنحضرت کو میں نے فرماتے ہوئے سنا اعمال کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کے لئے اس کی نیت کا عوض ہے۔ پس جس شخص کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہوگی تو اس کی ہجرت اپنے ہی مقصد کے لئے ہوگی (خدا و رسول کی خوشنودی کے لئے نہ ہوگی)

۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) حارث بن ہشام نے حضور سے دریافت کیا یا رسول اللہ حضور کے پاس وحی کس طرح آتی ہے فرمایا کبھی تو گھنٹی کی گونج کی طرح آتی ہے اور یہ بہت زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے کچھ دیر کے بعد یہ تکلیف دور ہو جاتی ہے اور (خدا تعالیٰ کا) فرمان مجھے یاد ہو جاتا ہے کبھی فرشتہ بشکل آدمی آتا ہے مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور مجھے اس کا کلام یاد ہو جاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے سخت سردی کے وقت وحی آتی ہوئی دیکھی ہے (باوجود سخت سردی کے) پیشانی مبارک پسینہ میں سرشار ہو جاتی تھی۔

۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضور پر وحی کی ابتدا سچے خوابوں سے ہوئی جو خواب آپ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ہو بہو پورا ہوتا ہے۔ اس کے بعد حضور خلوت پسند ہو گئے۔ غار حرا میں یکسوئی اور تنہائی اختیار کی۔ تحنث میں مشغول ہو گئے (یعنی چند رات متواتر عبادت میں مشغول رہتے) اور اس دوران میں مکان نہ جاتے مدت تحنث کا توشہ (کھانا) ہمراہ لے جاتے تھے (جب توشہ ختم ہو جاتا تو پھر حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لاکر دوبارہ اتنی ہی دنوں کا کھانا لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ غار حرا ہی میں مقیم تھے کہ وحی نازل ہوئی فرشتہ نے آکر کہا پڑھیئے۔ آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ فرشتہ نے (یہ سن کر) مجھے دبوچا جس سے مجھے سخت تکلیف ہوئی پھر چھوڑ کر کہا پڑھیئے۔ میں نے کہا میں خواندہ نہیں ہوں۔ اس نے دوبارہ پکڑ کر دبوچا اور مجھے بہت زیادہ تکلیف ہوئی پھر چھوڑ کر کہا پڑھیئے۔ میں نے کہا میں خواندہ نہیں ہوں ~~اس نے دوبارہ پکڑ کر دبایا اور مجھے بہت تکلیف ہوئی پھر چھوڑ کر کہا پڑھیئے میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں~~۔ اس نے تیسری مرتبہ پکڑ کر دبایا اور کہا اپنے اس پروردگار کے نام سے پڑھیئے جو (تمام عالم کا) خالق ہے۔ جس نے انسان کو بستہ خون سے پیدا کیا پڑھیئے اور آپ کا پروردگار ایسا بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم سے تعلیم دی۔ اس کے بعد حضور حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لائے۔ آپ کا دل دھڑک رہا تھا۔ فوراً آپ نے فرمایا مجھے چادر اڑھاؤ مجھے چادر اوڑھاؤ۔ لوگوں نے آپ کو چادر اڑھائی جب آپ کی گھبراہٹ جاتی رہی تو حضرت خدیجہؓ سے تمام واقعہ بیان فرمایا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو رسوا نہ کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحم کرتے ہیں لوگوں کے لئے تکلیف

اٹھاتے ہیں مفلسوں اور ناداروں کو کھلاتے پلاتے ہیں، مہمان کی ضیافت کرتے ہیں اور مصائب دور کرنے کے لئے (لوگوں کی) مدد کرتے ہیں۔ اس کے بعد خدیجہ آپ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ کے پاس لے گئیں۔ ورقہ زمانۂ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے عبرانی خط لکھنا جانتے تھے اور جس قدر اللہ چاہتا تھا انجیل لکھ لیا کرتے تھے۔ مگر بوڑھے آدمی تھے، اور نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے (جاکر) کہا اے ابن عم اپنے بھتیجے کی بات تو سنو۔ ورقہ نے آپ سے دریافت کیا بھتیجے کیا بات ہے۔ آپ نے جو کچھ دیکھا تھا بیان فرمادیا ورقہ بولے یہی وہ ناموس (جبرئیل فرشتہ) ہے جو موسیٰؑ پر نازل ہوا تھا، کاش میں ان ایام (نبوت) میں جوان ہوتا کاش میں اس زمانہ میں زندہ ہوتا جبکہ آپ کی قوم آپ کو نکالے گی۔ حضور نے فرمایا کیا وہ مجھے نکالیں گے ورقہ نے عرض کیا جی ہاں (اب تک) جو لوگ تمہاری طرح دین و کتاب وغیرہ لے کر آئے سب کے ساتھ دشمنی کی گئی اگر میں آپ کے زمانہ نبوت میں موجود ہوا تو آپ کی انتہائی مدد کروں گا۔ اس کے بعد ورقہ (زیادہ) زندہ نہ رہے (بلکہ) ان کا انتقال ہو گیا۔ اور وحی کچھ دنوں کے لئے رک گئی۔

۴۔ جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ حضور ہم سے (ایک مرتبہ) کچھ حدیث بیان فرمارہے تھے۔ اثناء گفتگو میں فرمایا میں (راستہ میں) جارہا تھا اچانک آسمان سے ایک آواز سنائی دی میں نے جو اوپر اٹھایا تو وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ کرسی آسمان اور زمین کے درمیان تھی۔ میں اس سے مرعوب ہو گیا۔ اور میں نے کہا مجھے چادر اڑھا دو مجھے چادر اڑھا دو۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے (یہ آیت) نازل فرمائی یا ایھا المدثر قم فانذر و ربک فکبر و ثیابک فطھر والرجز فاھجر، اس کے بعد وحی کثرت کے ساتھ اور پے در پے آنے لگی۔

۵۔ ابن عباسؓ سے آیت لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ کے متعلق روایت ہے کہ رسول اللہ نزول وحی کی تکلیف برداشت کرتے تھے اور آپ کے لبوں کو ہلانے سے یہ (نزول وحی کی حالت) ظاہر ہوتی تھی (اس کے بعد ابن عباسؓ نے کہا کہ جس طرح رسول کریمؐ لب ہلایا کرتے تھے تم کو ویسی ہی ہلا کر دکھاؤں) اس پر خداوند تعالیٰ نے آیت لا تحرک بہ لسانک الخ نازل فرمائی مطلب آیت کا یہ ہے کہ آپ اپنی زبان کو اس لئے حرکت نہ دیجئے کہ آپ قرآن کو جلدی، جلدی یاد کر لیں، قرآن کا جمع کرنا اور اس کو پڑھوا دینا تو ہمارے ذمہ ہے (مطلب یہ ہے کہ آپ کے سینہ میں قرآن کو جمع رکھنا اور آپ کو قرآن دوبارہ پڑھوانا ہمارے ذمہ ہے)، ہم جب قرآن کو پڑھ چکیں تو آپ اس کی پیروی کیجئے (یعنی آپ اس کو کان لگا کر سنتے رہیں) ہم پر اس کا واضح کرنا لازم ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ آپ اس کو پڑھ لیں (ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ) اس کے بعد جب جبرئیلؑ آنحضرتؐ کی خدمت میں آتے تو (ان کے قول کو) کان لگا کر سنتے تھے اور جبرئیل کی واپسی کے بعد حضور ویسے ہی پڑھ دیا کرتے تھے۔ جس طرح جبرئیلؑ پڑھ کر جاتے تھے

۶۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ آپ کی سخاوت رمضان میں ہوتی تھی جبکہ جبرئیلؑ ملاقات کو آتے تھے اور ملاقات رمضان کی ہر رات میں ہوتی تھی۔ جبرئیلؑ قرآن کریم کو آپ کے سامنے دوہراتے تھے خدا کی قسم خیر و برکت کے معاملہ میں حضور چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

۷۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ابو سفیان نے مجھ سے بیان کیا کہ ہرقل (شاہ روم) نے ایک قریشی جماعت کے متعلق جو شام میں تجارت کرتی تھی ابو سفیان کے پاس پیام بھیجا، اس زمانہ میں رسول اللہ اور ابو سفیان اور کفار قریش کے درمیان مدت مقرر ہو گئی تھی۔ سب لوگ (حسب الطلب) ہرقل کے پاس گئے، ہرقل اس وقت مقام ایلیا میں تھا

سب کو اندر بلا لیا۔ اس کے گرداگرد ملک روم کے بڑے بڑے سردار موجود تھے، دربار خاص میں سب کو بلا کر ترجمان کے ذریعہ ہرقل نے دریافت کیا کہ تم لوگوں میں ان کا یعنی (رسول اللہؐ کا) کون زیادہ قریبی رشتہ دار ہے۔ ابوسفیان نے کہا میں، ہرقل نے حکم دیا کہ اس کو (ابوسفیان کو) میرے پاس لے آؤ اور اس کے ساتھیوں کو اس کی پشت کے پیچھے کھڑا کردو، اور ان سے کہدو کہ میں اس (ابوسفیان) سے اُن (رسول اللہؐ) کے متعلق کچھ سوالات کرتا ہوں، اگر یہ غلط بیان کرے تو تم اس کی تکذیب کردینا۔ ابوسفیان کا قول ہے کہ اگر اس وقت مجھے دروغ بیانی کے الزام کا خوف نہ ہوتا تو میں خدا کی قسم آپ کے متعلق جھوٹ بولتا۔

ہرقل نے سب سے اوّل دریافت کیا تم لوگوں میں ان کا نسب کیسا ہے، ابوسفیان نے کہا ان کا نسب اچھا ہے۔ ہرقل نے کہا کیا تم میں سے کسی نے یہ (اسلام کی) بات اُن سے قبل بھی کبھی کہی ہے۔ ابوسفیان نے کہا نہیں۔ ہرقل بولا ان کے آبا و اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے جواب ملا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا بڑے لوگ ان کا اتباع کرتے ہیں یا کمزور طبقہ؟ جواب ملا کہ کمزور لوگ۔ ہرقل نے کہا ان کے پیروی کرنے والے زیادہ ہوتے جاتے ہیں یا کم؟ جواب ملا زیادہ ہرقل نے کہا ان کے مذہب میں داخل ہونے کے بعد کیا کوئی شخص ناراض ہو کر مرتد بھی ہوجاتا ہے۔ جواب ملا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا دعویٰ نبوت سے قبل تم نے اُن کو جھوٹا سمجھا ہے۔ جواب ملا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا وہ دھوکہ دیتے ہیں۔ جواب ملا نہیں۔ ابوسفیان کا قول ہے کہ میں نے اس کے بعد کہا کہ ہمارے ان کے درمیان اب ایک معینہ مدت مقرر ہے معلوم نہیں وہ اس مدت میں کیا کریں۔ سوائے اس کے اور کوئی بات ایسی نہ ہوئی کہ جس میں شک کی کوئی بات ملا سکتا۔ ہرقل نے کہا کیا تم نے اس سے کبھی مقابلہ بھی کیا ہے۔ جواب ملا جی ہاں۔ ہرقل بولا پھر نتیجہ کیا رہا؟ جواب ملا کبھی وہ بازی لے جاتے ہیں کبھی ہم۔ ہرقل بولا وہ تم کو کیا حکم دیتے ہیں جواب ملا وہ ہم سے کہتے ہیں خدا کی عبادت کرو کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ بناؤ اور ان چیزوں کی (پرستش) چھوڑ دو جن کو تمہارے باپ اور دادا پوجتے تھے وہ ہم کو نماز کا، سچائی، پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

ہرقل نے ترجمان سے کہا ان سے کہہ دو کہ میں نے تم سے ان کا نسب دریافت کیا تو تم نے کہا کہ وہ ہم میں صاحب نسب ہیں (بیشک) رسولؐ اپنی قوم میں شریف ہوتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا تھا کہ کیا اس سے قبل کسی اور نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ تم نے جواب دیا نہیں۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اگر اس سے قبل کسی اور نے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو میں کہہ سکتا کہ اس شخص نے اس کے قول کی تقلید کی ہے۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا ان کے آبا و اجداد میں کوئی بادشاہ گذرا ہے تم نے جواب دیا نہیں۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اگر ان کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ گذرا ہوتا تو میں خیال کرتا کہ یہ باپ کے ملک کے طالب ہیں۔ میں نے دریافت کیا تھا کہ اس دعویٰ سے پہلے کیا تم ان پر دروغ گوئی کی تہمت لگاتے تھے۔ تم نے کہا نہیں۔ اس لئے میں خوب سمجھتا ہوں کہ جو شخص لوگوں سے جھوٹ نہیں بولتا وہ خدا پر جھوٹی تہمت کیسے لگا سکتا ہے۔ میں نے تم سے دریافت کیا تھا کہ کیا بڑے لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں یا کمزور لوگ تم نے کہا کمزور لوگ۔ رسولوں کی پیروی کرنے والے بھی ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان کے پیرو ترقی پر ہیں یا کمی پر تم نے بتایا ترقی پر، ایمان اسی طرح بڑھتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کامل ہوجاتا ہے۔ میں نے تم سے معلوم کیا تھا کہ کیا ان کے مذہب میں داخل ہونے کے بعد ناراض ہو کر کوئی

ان کے دین سے پھر بھی جاتا ہے یا نہیں تم نے جواب دیا نہیں تو واقعی ایمان ایسی ہی چیز ہے مسرت ایمانی جب
کے دل میں جم جاں ہو جاتی ہے پھر نہیں نکلتی۔ میں نے تم سے سوال کیا تھا کہ کیا وہ کسی کو دھوکہ دیتے ہیں تم نے کہا
نہیں۔ تو واقعی سچے رسولؐ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ کسی کو دھوکہ نہیں دیتے میں نے تم سے دریافت کیا تھا وہ تم کو کس
بات کے کرنے کا حکم دیتے ہیں تم نے بتایا کہ وہ ہم کو حکم دیتے ہیں کہ خدا واحد کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک
نہ بناؤ۔ بتوں کی پوجا سے وہ منع کرتے ہیں نماز، سچائی، پاکدامنی کا حکم دیتے ہیں تو اگر جو کچھ تم کہتے ہو وہ
سچ ہے تو وہ عنقریب میری ان دونوں قدموں کی جگہ کے بھی مالک ہو جائیں گے۔ میں یقینی طور پر جانتا
تھا کہ ایک شخص پیدا ہوگا مگر میرا یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم سے ہوگا۔ کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ میں ان تک پہنچ سکتا
ہوں تو بلا تکلف ان سے نیاز حاصل کرتا اور اگر میں ان کی خدمت میں ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا اس کے بعد
ہرقل نے حضور کا وہ گرامی نامہ طلب کیا جو دحیہ کے ہاتھ شاہ بصری (مدینہ اور دمشق کے درمیان ایک شہر ہے
جس کو اب حوران کہتے ہیں) کے نام بھیجا گیا تھا، اس خط کو لے کر پڑھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد بن عبداللہ
کی طرف سے جو خدا کا رسولؐ ہے ہرقل شاہ روم کے نام جو شخص ہدایت کی پیروی کرے اس پر سلامتی ہو۔ حمد
کے بعد واضح ہو میں تم کو دعوت اسلام دیتا ہوں مسلمان ہو جاؤ گے۔ تو سلامت رہو گے اور اللہ تم کو دوہرا
اجر عطا فرماتے گا۔ سرکشی کرو گے تو تمہاری رعایا کا وبال تم پر ہوگا۔ اے اہل کتاب ایک بات کی طرف جو ہم
میں تم میں مشترک ہے آجاؤ وہ یہ کہ سوائے خدا کے ہم کسی کو پرستش نہ کریں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں
اور ہم میں سے کوئی کسی کو سوائے خدا کے پروردگار نہ بنائے۔ اب بھی (اس پیام کے بعد اگر وہ سرکشی کریں
تو تم کہدو کہ گواہ رہو ہم مسلمان ہیں۔" راوی کہتا ہے کہ ابوسفیان نے بیان کیا جب ہرقل کو جو کچھ کہنا تھا وہ
کہہ چکا اور گرامی نامہ پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس کے بعد بہت چیخ پکار ہوئی۔ آوازیں بلند ہونے لگیں اور
ہم کو نکال دیا گیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اب تو ابن کبشہ (حضور کی کنیت ہے جو کفار استعمال کرتے تھے
ابوکبشہ آپ کے دادا کی کنیت تھی) کی شان بڑی ہو گئی۔ اس سے تو بنی اصفر (رومیوں) کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے
(ابوسفیان کا قول) کہ اس کے بعد میں ہمیشہ یقین کرتا رہا کہ آپ ضرور غالب آئیں گے۔ یہاں تک کہ خدا نے مجھے اسلام
میں داخل کیا ابن ناطور جو ایلیا کا امیر ہرقل کا وزیر اور شامی نصاریٰ کا پادری تھا اس کا قول ہے کہ ہرقل جب
سے ایلیا میں آیا ہے بد باطن ہو گیا ہے۔ ہرقل کے بعض ارکان دولت نے ہرقل سے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ ہم کو تیری صورت
دیکھنی ناگوار ہے۔ ابن ناطور کہتا ہے کہ ہرقل نجومی تھا۔ جب لوگوں نے اس سے دریافت کیا تو کہنے لگا کہ میں نے آج
رات جو ستاروں کو غور دیکھا تو معلوم ہوا کہ ملک الختان (ختنہ والوں کے بادشاہ) کا ظہور ہو گیا ہے اہل دربار نے
جواب دیا کہ ختنہ تو یہودی کراتے ہیں ان کے سوا اور کوئی ختنہ نہیں کراتا مگر آپ کو ان کا کچھ خیال کرنا چاہئے اپنی
تمام عملداری کے بڑے بڑے شہروں میں حکم بھجوا دیجئے کہ جہاں جہاں یہودی ہوں قتل کر دیئے جائیں یہ لوگ اسی
گفتگو میں تھے کہ شاہ غسان کا ایلچی ہرقل کے پاس آیا اور آکر رسول اللہؐ کے ظہور کی خبر دی ہرقل نے کل حالات
دریافت کرنے کے بعد حکم دیا کہ جاؤ معلوم تو کرو ان کا ختنہ کیا ہوا ہے یا نہیں لوگوں نے دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ مختون ہیں۔ پھر ہرقل نے تمام اہل عرب کے متعلق دریافت کرایا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی ختنہ کراتے ہیں

ہرقل بھی نکلے ہی اس قوم کے بادشاہ ہیں۔ اس کے بعد ہرقل نے حاکم رومیہ کو (آپ کے متعلق) لکھا اور خود حمص کو روانہ ہو گیا۔ حاکم رومیہ بھی نجوم میں ہرقل کا پلہ تھا۔ حمص پہنچنے سے قبل حاکم رومیہ کا جواب آگیا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بھی ہرقل کا ہم خیال ہے اور اس کی بھی یہ رائے ہے کہ آپ نبی ہیں اور آپ کا ظہور ہو گیا ہے۔ اس کے بعد ہرقل نے روم کے تمام بڑے بڑے لوگوں کو حمص کے شاہی محل میں بلایا اور دروازہ دریچہ سے نکال کر کہنے لگا اے گروہ روم کیا تم کو فلاح و راستی کی خواہش ہے کیا تم چاہتے ہو کہ تمہاری سلطنت قائم رہے اگر ہے تو اس شخص (رسول اللہ ﷺ) کی بیعت کر لو۔ لوگ یہ سن کر جانوروں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگنے لگے۔ مگر دروازے بند تھے ہرقل نے جب لوگوں کی یہ حالت دیکھی تو ان کے ایمان سے مایوس ہو کر کہنے لگا کہ ان کو میرے پاس واپس بلاؤ (جب لوگ واپس آگئے) تو کہنے لگا کہ میں نے درحقیقت تمہاری مذہبی استقامت کی آزمائش کی تھی سو مجھے معلوم ہو گیا۔ لوگوں نے (یہ سن کر) سجدہ کیا اور ہرقل سے خوش ہو گئے۔ ہرقل کی یہ آخری حالت تھی

باب ۲

کتاب الایمان

۸- ابن عمرؓ سے روایت ہے حضور نے فرمایا اسلام پانچ چیزوں پر مبنی ہے (۱) اس بات کی گواہی دینی کہ سوائے خدا کے اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنا (۳) زکوٰۃ دینی (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

۹- ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضور نے فرمایا ایمان کی کچھ اوپر ساٹھ شاخیں ہیں حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۱۰- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضور نے فرمایا۔ پکا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو ممنوعات خدا کو ترک کر دے۔

۱۱- ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ (ایک بار) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون سا اسلام (یعنی مسلمان) بہتر ہے۔ فرمایا۔ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

۱۲- عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ کون سا اسلام بہتر ہے فرمایا (کہ بہترین اسلام یہ ہے) کہ تو جان پہچان اور اجنبی لوگوں کو کھانا کھلاتے اور سلام کرے

۱۳- انسؓ سے روایت ہے حضور نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ میں اس کی نظر میں اس کے والدین اور اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ حضرت انسؓ سے بھی یہی حدیث مروی ہے مگر آخر میں والناس اجمعین کا لفظ زیادہ ہے (یعنی اس کے والدین اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں)

۱۵- ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضور نے فرمایا جس شخص میں تین باتیں موجود ہوں گی اس کو ایمان کی حلاوت ملے گی۔ خدا و رسول ﷺ اس کو تمام ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں جس کسی سے دوستی ہو محض خدا کے لئے ہو کفر کی طرف لوٹ جانے کو ایسا برا جانے جیسا آگ میں گرائے جانے کو برا جانتا ہے۔

۱۶- ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا انصار سے محبت کرنی ایمان کی علامت ہے اور انصار سے دشمنی رکھنی منافق ہونے کی نشانی ہے۔

۱۷- عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضورؐ کے پاس صحابہ کی ایک جماعت بیٹھی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ مجھ سے ان شرطوں پر بیعت کرو کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے چوری اور زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے (کسی پر) اپنی طرف سے کھلی ہوئی تہمت نہ رکھو گے اور نیک کام سے نافرمانی نہ کرو گے۔ جو شخص ان باتوں کو پورا کرے گا اس کا اجر خدا پر ہے اور جو شخص ان چیزوں میں سے کسی چیز کا ارتکاب کرے گا اور دنیا میں اس کو سزا دے دی جائے گی تو وہ اس کے لئے کفارہ ہو جائے گی اور اگر کسی نے مذکورہ افعال کا ارتکاب کیا اور خدا تعالیٰ نے اس کے (راز کو) مخفی رکھ لیا تو وہ خدا کے حوالے ہے خواہ معاف فرمائے یا عذاب دے (راوی کا بیان ہے) ہم نے اس پر حضور کی بیعت کی۔

۱۸- ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا کہ وہ زمانہ عنقریب ہے جبکہ آدمی اپنی بکریاں پہاڑ کی چوٹیوں پر اور بارش کے مقامات پر لئے پھرے گا تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے محفوظ رکھ سکے۔

۱۹- حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضورؐ اکرم جب لوگوں کو حکم دیتے تو صرف اتنا جتنا ان کی طاقت میں ہو لوگ عرض کرتے یا رسول اللہؐ ہم آپ کی طرح تو ہیں نہیں (کیونکہ آپ کو زیادہ اعمال کی ضرورت نہیں ہم کو تو زیادہ اعمال صالحہ کی ضرورت ہے) آپ کے تو خدا تعالیٰ نے سب اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ حضور اس پر غصہ ہوتے یہاں تک کہ غصہ کا اثر آپ کے چہرے پر ظاہر ہونے لگتا پھر فرماتے میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا اور تم سے بڑھ کر خدا کو جاننے والا ہوں۔

۲۰- ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے اس کے بعد خدا تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہے اس کو دوزخ سے نکال لو۔ یہ لوگ جب (حسب حکم الٰہی) دوزخ سے نکالے جائیں گے اس وقت ان کے بدن سیاہ ہوں گے بعد ازاں ان کو نہر حیات میں ڈالا جائے گا جس سے وہ اس طرح اگیں گے جس طرح سیلاب کے کنارہ دانہ اگتا ہے دیکھو سیلاب کے کنارہ دانہ زرد پیچ در پیچ تر و تازہ اگتا ہے۔

۲۱- ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے حضورؐ نے فرمایا میں سو رہا تھا (خواب میں) میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں جو کرتے پہنے ہوئے ہیں۔ بعض کے کرتے سینوں تک اور بعض کے اس سے بھی کم ہیں۔ جب عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا تو ان کا کرتہ (اتنا لمبا تھا) کہ وہ اس کو کھینچے ہوئے چلتے تھے صحابہ نے عرض کیا کہ حضورؐ نے اس کی کیا تعبیر دی فرمایا دین داری۔

۲۲- ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ ایک انصاری شخص کی طرف سے گذرے وہ اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا، حضورؐ نے فرمایا۔ اس کا ذکر چھوڑ حیا تو ایمان کا جزو ہے۔

۲۳- ابن عمرؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے مقابلہ کروں تاکہ وہ اس امر کے قائل ہو جائیں کہ سوائے خدا کے اور کوئی قابل عبادت نہیں اور محمدؐ اس کے رسول ہیں نماز ٹھیک ٹھیک پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں اگر وہ ایسا کر لیں گے تو مجھ سے سوائے حق اسلام کے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیں گے اور پھر ان کا حساب خدا تعالیٰ پر ہے

۲۴۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اکرمؐ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے زیادہ بہتر ہے۔ فرمایا خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا۔ عرض کیا گیا اس کے بعد (کون سا کام افضل ہے) فرمایا راہِ خدا میں جہاد کرنا۔ عرض کیا گیا پھر (کون سا عمل بہتر ہے) فرمایا حج مقبول۔

۲۵۔ سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت حضورؐ نے ایک جماعت کو کچھ عطا فرمایا اور ایک شخص کو چھوڑ دیا۔ یہ شخص مجھے سب سے زیادہ پسند تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص سے حضور نے کیوں اعراض فرمایا۔ مجھے تو خدا کی قسم وہ مومن معلوم ہوتا ہے۔ فرمایا (مومن) نہ (کہو) بلکہ مسلمان (کہو کیونکہ ایمان قلبی چیز ہے۔ سوائے خدا کے اس سے کوئی واقف نہیں۔ ہاں اسلام کو لوگ جان سکتے ہیں) میں خاموش ہو گیا لیکن پھر تھوڑی دیر کے بعد مجھ سے نہ رہا گیا تو میں نے وہی قول دوبارہ عرض کیا کہ حضور نے کیوں اعراض فرمایا۔ بخدا میں تو اس کو مومن جانتا ہوں فرمایا (مومن) نہ (کہو) بلکہ مسلمان (کہو) میں خاموش ہو گیا لیکن نہ رہا گیا تو کچھ دیر کے بعد پھر وہی بات عرض کی اور حضور نے وہی جواب لوٹا دیا۔ اس کے بعد پھر فرمایا سعد میں (کبھی) ایسے لوگوں کو بھی دیتا ہوں کہ ان سے زیادہ مجھے دوسرے لوگ محبوب ہوتے ہیں میں ڈرتا ہوں کہ (کہیں) خدا ان کو دوزخ میں نہ ڈال دے (یعنی کچھ نہ ملنے کی وجہ سے یہ مرتد ہو جائے اور دوزخ میں ڈال دیا جائے)

۲۶۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا مجھے دوزخ دکھائی گئی اس میں زیادہ تعداد عورتوں کی تھی جو ناشکری کرتی تھیں عرض کیا گیا کیا خدا کی نافرمانی کرتی تھیں فرمایا خاوند کی نافرمانی کرتی تھیں اور احسان کا انکار کرتی تھیں (ان کا قاعدہ ہے) کہ اگر تمام عمر تم ان کے ساتھ احسان کرو اور ایک بات تم سے ان کو ناگوار گذرے تو کہنے لگتی ہیں کہ میں نے تجھ سے کبھی نیک سلوک نہیں دیکھا۔

۲۷۔ ابو ذرؓ (غفاری) کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ایک شخص سے میری گالم گلوچ ہوئی۔ میں نے اس کو ماں کی گالی دی اس پر حضورؐ نے فرمایا ابو ذر کیا تو نے اس کو ماں کی گالی دی ہے۔ تجھ میں جاہلیت (کی بو) ہے تمہارے خدمتگار تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے قبضہ میں کر دیا ہے لہذا جس شخص کا بھائی اس کے قبضہ میں ہو اس کو چاہیئے کہ جو کچھ خود کھائے وہ اس کو بھی کھلائے جو خود پہنے اس کو بھی پہنائے اور ایسے کام کی اس کو تکلیف نہ دو جو اس کے بس کا کام نہ ہو اگر ایسا کام کہو تو اس میں ان کی مدد کرو۔

۲۸۔ ابو بکرؓ کہتے ہیں میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا جب دو مسلمان تلواریں لے کر باہم بھڑ جائیں تو قاتل و مقتول دونوں دوزخی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ قاتل تو خطاوار ہے لیکن مقتول کی کیا خطا ہے فرمایا وہ اپنے مقابل (مسلمان) کے قتل کرنے کی حرص کرتا تھا۔

۲۹۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب آیت الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا ہم میں سے تو کسی نے ظلم نہیں کیا۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے نازل فرمایا کہ شرک یقیناً بڑا ظلم ہے۔

۳۰۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں جب وعدہ کرے تو خلاف کرے بات کرے تو جھوٹ بولے (اس کے پاس) امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

۳۱۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ایک بات ہو اس میں نفاق کی ایک عادت ہے یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے (۱) جب (اس کے پاس) امانت رکھی جائے

تو خیانت کرے (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) جب معاہدہ کرے تو عہد شکنی کرے (۴) جب جھگڑا ہو تو گالی بکے۔

۳۲۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ طلب ثواب کے لئے قیام کرے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۳۳۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا جو شخص راہ خدا میں (جہاد کے لئے) نکلے ایمان باللہ اور رسولوں پر تصدیق کے سوا اور کسی چیز نے اس کو (گھر سے باہر) نہ نکالا ہو تو خدا نے اس کے لئے مقرر فرما دیا ہے کہ یا تو اجر ثواب اور غنیمت دیکر اس کو اصل ہم واپس کروں گا یا اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ اگر مجھ کو اپنی امت پر بارڈ النے کا خوف نہ ہوتا تو میں (مجاہدین کے) کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا اور اس کو پسند کرتا کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں۔

۳۴۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا جو شخص رمضان میں ایمان کے ساتھ طلب ثواب کے لئے قیام کرتا ہے اس کے سابق گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

۳۵۔ ابوہریرہؓ سے مروی ہے حضورؐ نے فرمایا دین یقیناً آسان ہے۔ جو شخص دین میں تشدد اختیار کرتا ہے دین اس پر غالب آجاتا ہے (دین میں دشواری اور سختی اختیار کرنے والا آسان اور دشوار دونوں سے محروم رہ جاتا ہے) لہٰذا تم درمیانی چال چلو اور اس کے قریب قریب رہو۔ بشارت حاصل کرو اور صبح شام اور تڑکے کے اوقات میں اعانت (خدا) طلب کرو۔

۳۶۔ براؓ (بن عازبؓ) سے مروی ہے کہ حضورؐ جب پہلی بار مدینہ تشریف لائے تو انصار میں اپنی ننھیال میں فروکش ہوئے اور سولہ سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی (مگر) آپ کو یہ بات پسند تھی کہ آپکا قبلہ بیت اللہ ہو۔ سب سے اول آپ نے نماز عصر پڑھی۔ نماز میں ایک جماعت آپ کے ساتھ شریک تھی۔ شرکا جماعت میں سے نماز کے بعد) ایک شخص (مسجد سے) نکلا اور ایک اور مسجد کی طرف سے گذرا تو وہاں لوگ رکوع میں تھے (اور بیت المقدس کی طرف رُخ تھا) یہ شخص کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں نے (ابھی) رسول اللہ صلعم کے ساتھ مکہ کی طرف نماز پڑھی ہے یہ سن کر) لوگ اسی حالت میں کعبہ کی طرف گھوم گئے۔ جب آپ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے تو یہود اور دیگر اہل کتاب کو پسند تھا لیکن جب بیت اللہ کی طرف متوجہ ہوگئے تو انھوں نے اس کا انکار کردیا۔

۳۷۔ ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بندہ مسلمان ہوجاتا ہے اور اس کا اسلام درست ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی ہر سابق برائی کا کفارہ کردیتا ہے اور اس جبر و نقصان کے بعد اس کی ہر نیکی کا بدلہ دس گنے سے سات سو گنے تک ہوتا ہے اور برائی کا عوض بقدر برائی کے ہوتا ہے مگر یہ کہ خدا تعالیٰ اس سے درگذر فرمائے۔

۳۸۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضورؐ (ایک مرتبہ) میرے ہاں تشریف لائے۔ میرے پاس ایک عورت موجود تھی حضورؐ نے فرمایا یہ کون ہے میں نے عرض کیا فلاں عورت ہے جس کی کثرت نماز کا چرچا ہو رہا ہے فرمایا ٹھہرو اپنے اوپر اسی قدر بار اٹھاؤ جتنا تمہاری طاقت میں ہو کیونکہ خدا کی قسم جب تک تم خود اپنے کو تکلیف میں نہ ڈالو خدا تم کو تکلیف میں نہیں ڈالتا (حضرت ام المومنین فرماتی ہیں کہ حضورؐ کو وہی دینی بات پسند تھی

جس پر انسان ہمیشہ کار بند رہ سکے۔

۳۹۔ انسؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا جو شخص لا الہ الا اللہ کا قائل ہو اور اس کے دل میں جو برابر نیکی ہو وہ دوزخ سے نکال لیا جائے گا اور جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اور اور اس کے دل میں گیہوں برابر نیکی ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔

۴۰۔ حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے مجھ سے کہا اے امیر المومنین تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے جس کی تم تلاوت کرتے ہو اگر وہ ہمارے پر (یہود) پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے۔ میں نے کہا کون سی آیت ہے وہ کہنے لگا الیوم اکملت لکم دینکم میں نے کہا ہم بھی اس دن اور اس مقام کو جانتے ہیں جبکہ حضور پر اس آیت کا نزول ہوا تھا آپ جمعہ کے روز (اس وقت) مقام عرفہ میں کھڑے ہوئے تھے۔

۴۱۔ طلحہ بن عبید اللہؓ کہتے ہیں کہ حضور کی خدمت میں ایک نجدی حاضر ہوا اس کے بال بکھرے تھے ہم کو اس کی آواز کی بھنبھناہٹ تو سنائی دیتی تھی مگر سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا جب وہ قریب ہوا تو (معلوم ہوا) کہ اسلام کے متعلق دریافت کر رہا ہے حضور نے فرمایا ایک دن رات میں پانچ نمازیں ہیں۔ اس نے عرض کیا کیا مجھ پر ان کے سوا کوئی اور (نماز) بھی ہے آپ نے فرمایا نہیں، مگر تم اگر نفلیں پڑھو (تو خیر) پھر آپ نے فرمایا اور رمضان کے روزے بھی ہیں۔ اس نے عرض کیا کیا مجھ پر ان کے سوا اور (روزے) بھی ہیں آپ نے جواب دیا نہیں۔ مگر یہ کہ تم نفلی روزے رکھو (تو خیر) راوی کا بیان ہے اس کے بعد وہ شخص پیٹھ پھیر کر یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ خدا کی قسم نہ اس پر زیادتی کروں گا نہ کمی (یہ سن کر) حضور نے فرمایا اگر اس نے سچ کہا ہے تو اس کو فلاحیت حاصل ہو گئی۔

۴۲۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور نے فرمایا جو شخص ایمان کے ساتھ بامید ثواب کسی مسلمان کے جنازہ کا اتباع کرے اور نماز و دفن سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ہر قیراط احد کے برابر ہوگا۔ اور جو شخص نماز پڑھ کر دفن سے قبل لوٹ آتے گا وہ ایک قیراط لے کر واپس آئے گا۔

۴۳۔ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے حضور نے فرمایا مسلمان کو گالی دینی فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر

۴۴۔ عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ شب قدر کی خبر دینے کے لئے (مکان سے) برآمد ہوتے۔ دو مسلمان باہم جھگڑا کر رہے تھے آپ نے فرمایا میں تم کو شب قدر کی خبر دینے کے لئے نکلا تھا۔ مگر فلاں فلاں باہم جھگڑا کر رہے تھے لہٰذا وہ اٹھالی گئی اور امید ہے کہ وہ تمہارے لئے بہتر ہوگی۔ اس کو ستائیسویں، پچیسویں، انتیسویں تاریخوں میں تلاش کرو۔

۴۵۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ایک روز لوگوں کے سامنے برآمد ہوئے ایک شخص نے آکر دریافت کیا ایمان کیا چیز ہے آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم خدا پر اس کے فرشتوں پر (اور قیامت میں) اس کے وصل پر اور اس کے رسولوں پر دل سے یقین رکھو اور مر کر زندہ ہونے کو سچ جانو۔ اس نے عرض کیا اسلام کیا چیز ہے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اسی کی عبادت کرو۔ نماز ٹھیک ٹھیک پڑھو۔ فریضہ زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا خوبی کیا ہے فرمایا خوبی یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا خدا کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو اتنا تو ہو کہ [illegible]

دیکھ رہا ہے اس نے عرض کیا قیامت کب ہوگی فرمایا جس سے دریافت کیا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ قیامت کے متعلق علم نہیں رکھتا۔ ہاں میں تم کو اس کی علامات سے مطلع کرتا ہوں جب باندی اپنے مالک کو جنے گی۔ جب اونٹوں کے چرواہے اونچی اونچی عمارتیں بنائیں گے۔ (اس وقت قیامت قریب ہوگی (قیامت کا علم منجملہ ان پانچ چیزوں کے ہے جن کو سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی ان اللہ عندہ علم الساعۃ الخ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا آپ نے فرمایا اس کو واپس بلاؤ لیکن لوگوں کو وہ نہ ملا۔ آپ نے فرمایا یہ جبرئیل تھے جو لوگوں کو دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔

۴۶۔ نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا، حلال بھی کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہات ہیں جن سے اکثر لوگ ناواقف ہیں۔ جو شبہات سے بچتا رہا اس نے اپنے دین و آبرو کو بچا لیا اور جو شبہات میں پڑ گیا وہ مثل اس جانور کے ہے جو (چراگاہ) باڑہ کے پاس چرتا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ اس باڑہ میں گھس جائے۔ تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہر بادشاہ کے قوانین (احکام) کا ایک باڑہ ہوتا ہے اور خدا کا باڑہ ممنوعات ہیں۔ یہ بھی یاد رکھو کہ جسم میں ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ وہ اگر درست ہے تو سب بدن درست ہے اور اگر وہ بگڑ گیا تو سب بدن بگڑ جاتا ہے۔ سنو وہ ٹکڑا دل ہے۔

۴۷۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب حضورؐ کی خدمت میں عبد القیس کا وفد آیا آپ نے فرمایا خوش آمدید تمہارے لئے نہ تم رسوا ہو نہ پشیمان۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہمارے اور حضورؐ کے درمیان خاندان مضر کے کفار حائل ہیں اس لئے ہم سوائے اس ماہ حرام کے اور لوحاضر ہو نہیں سکتے آپ ہم کو ایسی ٹھیک بات بتا دیجئے کہ ہم اپنے اور لوگوں کو اس کی اطلاع دے دیں اور سب جنت میں داخل ہو سکیں (یعنی آخرت میں ہماری نجات ہو جائے) اس کے بعد انھوں نے شراب کے متعلق دریافت کیا حضورؐ نے ان کو چار چیزوں کے کرنے کا حکم دیا اور چار چیزوں سے ممانعت فرما دی ان کو خدائے واحد پر ایمان لانے کا۔ نماز ٹھیک ٹھیک پڑھنے کا زکوٰۃ ادا کرنے کا۔ رمضان کے روزے رکھنے کا اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ دینے کا حکم دیا اور فرمایا تم جانتے ہو کہ ایمان کے کیا معنی ہیں۔ انھوں نے عرض کیا خدا اور رسول خدا خوب واقف ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایمان نام ہے اس بات کی شہادت دینے کا کہ سوائے خدا کے کوئی قابل عبادت نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں جن چار چیزوں سے ممانعت فرمائی وہ یہ ہیں حنتم (روغنی سبز گھڑے میں) دباء (کدو کی تونبی میں) نقیر (کھودی ہوئی لکڑی) میں اور مزفت (رال کا پالش کئے ہوئے گھڑے) میں (پانی یا نبیذ ڈال کر پینے سے منع فرمایا) پھر فرمایا ان کو یاد کر لو اور اپنے لوگوں کو اس کی اطلاع کر دو۔

۴۸۔ ابو مسعودؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر آدمی اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) پر نیک نیتی سے باعث ثواب خرچ کرے تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

۴۹۔ جریر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضورؐ کے ہاتھ پر نماز پڑھنے زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کی بیعت کی۔

۵۰۔ جریر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں حضورؐ کی

اسلام پر بیعت کرتا ہوں آپ نے ہر مسلمان کی بھی خواہی کی بھی شرط لگائی اور میں نے ان شرطوں پر بیعت کرلی

باب ۳
كِتَابُ العِلم

۵۱۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ مجلس میں لوگوں کے سامنے حدیث بیان فرما رہے تھے ایک دہقانی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا قیامت کب ہوگی (مگر) آپ برابر حدیث بیان کرتے رہے بعض لوگوں نے خیال کیا کہ حضورؐ نے سُن تو لیا مگر آپ کو ناگوار ہوا (اس لئے جواب نہیں دیا) بعض کا خیال تھا کہ حضورؐ نے سُنا ہی نہیں۔ خیر جب آپ بات ختم کر چکے تو فرمایا قیامت کے متعلق دریافت کرنے والا کہاں ہے؟ دہقانی نے عرض کیا میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا جب امانت ضائع ہونے لگے تو قیامت کا انتظار رکھو۔ دہقانی نے عرض کیا امانت کا ضائع ہونا کیسا۔ فرمایا جب (دین کا) کام نا اہلوں کے سپرد ہونے لگے تو قیامت کے منتظر ہو جاؤ۔

۵۲۔ عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہؐ ہم سے پیچھے رہ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ ہم لوگوں تک آ پہنچ گئے نماز کا وقت چونکہ قریب آ گیا تھا اس لئے ہم وضو کر رہے تھے (جلدی کی وجہ سے) ہم پاؤں کو چپڑنے لگے آپ نے بآواز بلند دو بار ارشاد فرمایا کہ ایڑیوں کے لئے دوزخ کا طبقہ ویل ہے (یعنی ایڑیاں اگر خشک رہ جائیں تو دوزخ میں جلائی جائیں گی۔

۵۳۔ ابن عمرؓ سے مروی ہے حضورؐ نے فرمایا درختوں میں ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے ہیں اور یہی مثال مسلمان کی ہے۔ بتاؤ وہ کون سا درخت ہے (یہ سن کر) لوگ جنگل کے درختوں (کی سوچ) میں پڑ گئے ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے مگر (کہتے ہوئے) مجھے شرم آئی۔ آخر لوگوں نے کہا حضورؐ ہی بتلا دیں آپ نے فرمایا کھجور کا درخت ہے۔

۵۴۔ انسؓ کہتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص اونٹ پر آیا اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر کسی چیز سے باندھ دیا اور پھر کہنے لگا تم میں سے محمدؐ کون ہیں حضورؐ اس وقت تکیہ لگائے بیٹھے تھے ہم نے بتایا کہ یہ شخص جو سفید تکیہ لگائے ہوئے ہیں (محمدؐ ہیں) وہ کہنے لگا اے ابن عبدالمطلب۔ حضورؐ نے فرمایا جی میں سُن رہا ہوں۔ اس نے کہا میں آپ سے کچھ دریافت کروں گا اور دریافت کرنے میں سختی سے کام لوں گا آپ میری طرف سے دل میں کچھ خیال نہ کرنا آپ نے فرمایا نہیں جو کچھ پوچھنا ہو پوچھو۔ وہ کہنے لگا آپ کو آپ کے پروردگار اور پہلے لوگوں کے پروردگار کی قسم مجھے بتایئے کہ کیا خدا تعالیٰ نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے خدا تعالیٰ کو شاہد بنا کر فرمایا، ہاں۔ پھر اس نے کہا میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو دن رات میں پانچ نمازوں کا حکم دیا ہے۔ آپ نے خدا کو گواہ کر کے فرمایا۔ ہاں پھر اس نے کہا آپ کو خدا کی قسم کیا آپ کو خدا نے حکم دیا ہے کہ صدقہ مالداروں سے وصول کر کے غرباء کو تقسیم کریں۔ آپ نے خدا کو گواہ کر کے فرمایا، ہاں اس وقت وہ شخص کہنے لگا کہ آپ جو کچھ لے کر آئے ہیں میں سب پر ایمان لایا۔ میں اپنی قوم کا قاصد ہوں اور میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے جو بنی سعد بن بکر کے بھائی ہیں۔

۵۵۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے سردار بحرین کے نام ایک شخص کے ہاتھ خط بھیجا حاکم بحرین نے وہ

خط کسریٰ کو بھیج دیا۔ جب کسریٰ نے اس کو پڑھا تو (غصہ میں آکر) ٹکڑے ٹکڑے کر دیا حضور (ﷺ) کو جب معلوم ہوا تو اس کے لئے بد دعا کی۔ کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں ان یمزقوا کل ممزق (چنانچہ کسریٰ کو اس کے بیٹے نے قتل کر دیا)

۵۶۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک خط لکھا یا لکھنے کا ارادہ فرمایا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ لوگ بلا مہر کے خط کو نہیں پڑھتے ہیں۔ اس لئے آپ نے چاندی کی انگشتری بنوائی مجھے اس کی سپیدی آپ کے دست مبارک میں (اب تک) معلوم ہو رہی ہے۔

۵۷۔ ابو واقد لیثیؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ (ایک مرتبہ) مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے کہ یکایک تین شخص آئے دونوں رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے اور ایک چلا گیا پھر یہ دونوں آپ کے سامنے کھڑے ہوئے ایک تو حلقہ کے اندر کشادگی دیکھ کر بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا۔ باقی تیسرا پیٹھ موڑ کر چلا ہی گیا تھا اس کے بعد آپ جب فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں ان تینوں شخصوں کی حالت سے تم کو مطلع کر دوں (سنو) ایک تو خدا تعالیٰ کی طرف پناہ گیر ہو، خدا نے بھی اس کو پناہ دی دوسرے نے شرم کی خدا نے بھی اس سے شرم کی اور تیسرے نے رو گردانی کی خدا نے بھی اس سے رو گردانی کی۔

۵۸۔ ابو بکرہؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضورؐ اونٹ پر تشریف فرما تھے ایک آدمی اس کی نکیل یا باگ پکڑے ہوئے تھا آپ نے فرمایا آج کیا دن ہے ہم اس خیال سے خاموش رہے کہ شاید آپ اس کے نام کے علاوہ کوئی اور نام بتائیں۔ آپ نے فرمایا کیا آج قربانی کا دن نہیں ہے ہم نے عرض کیا جی ہاں پھر آپ نے فرمایا کون سا مہینہ ہے ہم اس خیال سے خاموش رہے کہ (شاید) آپ دوسرا نام بتائیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا ذالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں اس پر حضورؐ نے فرمایا تمہارا خون۔ مال اور آبرو تمہارے آپس میں اس طرح حرام ہے جس طرح اس دن اس مہینہ اور اس شہر میں حرام ہے (یہ پیام) ضروری ہے کہ حاضر غائب کو پہنچا دے کیونکہ ممکن ہے کہ جس شخص کو پیام پہنچایا جائے وہ حاضرین سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔

۵۹۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ ہم کو کسی کسی دن وعظ فرمایا کرتے تھے کیونکہ آپ ہم پر تکلیف ڈالنے کو برا سمجھتے تھے

۶۰۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا آسانی پیدا کرو دشواری نہ پیدا کرو۔ خوش خبریاں دو اور نفرت نہ لاؤ۔

۶۱۔ معاویہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا خدا تعالیٰ جس شخص کی بہتری چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے میں صرف تقسیم کرنے والا ہوں باقی دیتا خدا ہے۔ یہ امت (محمدیہ) ہمیشہ خدا تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی۔ ان کے مخالفین ان کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔ یہاں تک کہ خدا کا حکم (یعنی روز قیامت) آ جائے گا۔

۶۲۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم حضورؐ کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک کھجور کا درخت لایا گیا اور حضورؐ نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے۔ اس کے بعد ابن عمرؓ نے گذشتہ پوری حدیث بیان کی اور یہاں یہ زیادہ کیا کہ چونکہ میں مجمع میں چھوٹا تھا اس لئے خاموش رہا۔

۶۳۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا اگر حسد (غبطہ) جائز ہوتا تو دو شخصوں پر ہوتا ایک وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ نے مال دیا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو مال کے راہ حق میں خرچ کرنے پر مسلط کیا ہو دوسرا وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہو اور تعلیم دیتا ہو۔

۶۴- ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے مجھے سینہ سے چمٹا کر ارشاد فرمایا الٰہی اس کو قرآن کا علم عطا فرما۔ اللھم علمہ الکتاب۔

۶۵- ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں خچری پر سوار ہو کر (آپ کی خدمت میں) آیا اس وقت جوان ہونے کے قریب تھا حضورؐ اس وقت مقام منیٰ میں بغیر دیوار کی آڑ کے نماز پڑھ رہے تھے میں نے ایک صف کے سامنے ہو کر خچری کو چھوڑ دیا اور خود صف میں داخل ہو گیا (مگر) رسول اللہ نے مجھ پر ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا۔

۶۶- محمود بن ربیعؓ کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے جب میں پانچ سال کا تھا تو حضورؐ نے ڈول سے (پانی لے کر) میرے چہرہ پر کلی ڈالی تھی۔

۶۷- ابو موسیٰؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جس علم و ہدایت کے ساتھ میں مبعوث ہوا ہوں اس کی مثال کثیر بارش کی طرح ہے جو زمین پر پڑتی ہے جو زمین صاف و عمدہ ہوتی ہے وہ پانی کو قبول کر لیتی ہے اور خشک و تر گھاس اگاتی ہے جو زمین سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے اور خدا اس سے لوگوں کو فائدہ بخشتا ہے۔ پیتے ہیں، درختوں وغیرہ کو سیراب کرتے ہیں کھیتی کرتے ہیں اور جو زمین چٹیل بنجر ہوتی ہے وہ نہ پانی کو روکتی ہے نہ گھاس اگاتی ہے۔ یہ مثال اس شخص کی ہے جو دین کا فقیہ ہے جو کچھ میں لے کر آیا ہوں اس سے خدا اس کو نفع پہنچاتا ہے اور وہ خود بھی سیکھتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے باقی جس نے (اس کے حاصل کرنے کے لئے) سر نہ اٹھایا یا وہ خدا کی اس ہدایت کو قبول نہیں کرتا جس کو میں لے کر مبعوث ہوا ہوں۔

۶۸- انسؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا علم کا اٹھ جانا جہالت کا قائم ہو جانا شراب کا پیا جانا۔ زنا کا علی الاعلان ہونا علامات قیامت سے ہے۔

۶۹- انسؓ کا قول ہے کہ میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں میرے بعد تم کو وہ کوئی نہیں سنائے گا میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علامات قیامت سے ہے علم کی کمی جہالت اور زنا کا ظہور عورتوں کی کثرت اور مردوں کی کمی یہاں تک کہ ایک مرد پچاس عورتوں کا سرپرست ہوگا۔

۷۰- ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ (ایک روز) میں سو رہا تھا میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اتنا پیا کہ مجھے اس کی تری اپنے ناخنوں سے نکلتی ہوئی اب تک معلوم ہو رہی ہے پھر میں نے بچا ہوا عمر کو دے دیا لوگوں نے عرض کیا پھر حضورؐ نے اس کی کیا تعبیر دی فرمایا علم۔

۷۱- عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں حضورؐ مقام منیٰ میں لوگوں کو تعلیم دینے کے لئے ٹھہرے رہے۔ لوگ آپ سے کچھ مسائل دریافت کر رہے تھے (چنانچہ) ایک شخص نے عرض کیا میں نے لاعلمی میں ذبح سے پہلے سر منڈوا لیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں اب ذبح کر لو دوسرا آ کر کہنے لگا میں نے لاعلمی میں کنکریاں پھینکنے سے پہلے قربانی کر دی۔ آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں اب رمی کر لو (راوی کا بیان ہے) کہ اس کے بعد حضورؐ سے جس فعل کے متعلق دریافت کیا گیا خواہ وہ مقدم کر دیا گیا ہو یا مؤخر آپ نے یہی فرمایا اب کر لو کچھ نقصان نہیں ہے۔

۷۲- ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا علم قبض کر لیا جائے گا۔ جہالت کھلا ہو جائے گی اور فتنے زیادہ ہو جائیں گے عرض کیا گیا یا رسول اللہ فتنے کیسے حضورؐ نے اپنے دست مبارک سے اشارتاً بتایا جس سے مراد قتال تھا۔

۷۳- **اسماء بنت ابی بکرؓ** کہتی ہیں میں حضرت عائشہؓ کے پاس گئی آپ نماز پڑھ رہی تھیں میں نے
کہا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے (کہ اس قدر گھبرا رہے ہیں) حضرت عائشہؓ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے دیکھا
کہ لوگ نماز (کسوف) پڑھنے کو کھڑے ہیں۔ پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا سبحان اللہ میں نے کہا یہ تو (عذاب کی)
علامت ہے، انھوں نے سر سے اشارہ کر دیا یعنی ہاں۔ میں بھی (نماز پڑھنے کے لئے) کھڑی ہوئی مگر مجھے غشی آگیا
(اس وجہ سے) میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے خدا کی حمد و ثنا کی اور فرمایا جو چیز میں نے پہلے نہ
دیکھی تھی وہ اس مقام میں دیکھ لی۔ یہاں تک کہ جنت دوزخ بھی (دیکھ لی) مجھے وحی ہوئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان
مسیح دجال کے امتحان کی طرح لیا جائے گا اور دریافت کیا جائے گا کہ اس شخص کے بارہ میں کیا جانتے ہو۔ ایماندار یا یقین رکھنے
والا آدمی جواب دے گا یہ محمدؐ رسول اللہ ہیں، ہمارے پاس کھلی کھلی نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تھے۔ ہم نے
آپ کو قبول کیا اور آپ کا اتباع کیا تھا یہ محمدؐ ہیں یہ لفظ تین بار کہے گا) اس وقت اس شخص سے کہا جائے گا۔ آرام
و چین سے سوتے رہو باقی منافق اور شک کرنے والا کہے گا مجھے کچھ علم نہیں لوگوں کو جو کہتے ہوئے سُنا تھا میں نے بھی وہی کہہ دیا تھا

۷۴- **عقبہ بن حارثؓ** کہتے ہیں کہ میں نے ابواہاب بن کی بیٹی سے نکاح کیا اس کے بعد مجھ سے ایک عورت
آکر کہنے لگی کہ میں نے تم کو اور اس لڑکی کو دودھ پلایا ہے جس کے ساتھ تم نے نکاح کیا ہے میں نے جواب دے دیا مجھے
معلوم نہیں کہ تم نے مجھے دودھ پلایا تھا اور نہ (اس سے پہلے) تم نے مجھے اس کی اطلاع دی اس کے بعد میں سوار ہو کر
مدینہ طیبہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے (مسئلہ) دریافت فرمایا کیونکر (نکاح باقی رہ سکتا ہے) حالانکہ تم سے کہہ
دیا گیا (کہ تم اس کے رضاعی بھائی ہو) میں نے اس کو جدا کر دیا اور اس لڑکی نے ایک اور شخص سے نکاح کر لیا۔

۷۵- **حضرت عمرؓ** کہتے ہیں کہ میں اور میرا ایک انصاری ہمسایہ جو قبیلہ امیہ بن زید میں سے تھا اور عوالی
مدینہ کا رہنے والا تھا باری باری سے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے ایک دن وہ جاتا تھا اور ایک دن میں جاتا
تھا جس روز میں حاضر ہوتا تھا تو اس روز کی وحی کی خبر لاتا تھا (اور اس سے کہہ دیتا تھا) اور جب وہ جاتا تو وہ بھی
ایسا ہی کرتا تھا۔ ایک روز میرا انصاری دوست اپنی باری کے دن آیا اور زور زور سے میرے دروازے کو
پیٹنے لگا اور کہنے لگا کیا عمرؓ ہیں۔ میں گھبرا کر نکلا تو وہ بولا بڑا حادثہ ہو گیا وہ یہ کہ میں حفصہؓ (حضرت عمرؓ کی صاحبزادی)
کے پاس گیا تھا تو وہ رو رہی تھیں میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا تم کو رسول اللہ صلعم نے طلاق دے دی انھوں
نے کہا مجھے معلوم نہیں (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) یہ سُن کر میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کیا آپ نے عورتوں
کو طلاق دے دی آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ اکبر (چونکہ چند روز کے لئے حضور عورتوں سے جدا ہو گئے تھے اس لئے
انصاری سمجھے کہ آپ نے طلاق دے دی کیونکہ جاہلیت کے زمانہ میں چند روز کے لئے عورت سے قطع تعلق کر لینے سے بھی طلاق ہو جاتی تھی)

۷۶- **ابومسعود انصاریؓ** کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلعم فلاں امام
نماز کو طویل کرتا ہے اس لئے میں نماز جماعت میں شریک نہیں ہوتا (کیونکہ میں کمزور ہوں)۔ (راوی کا بیان ہے) کہ میں
نے وعظ کے اندر اس روز سے زیادہ کبھی آپ کو غصہ میں نہیں دیکھا آپ نے فرمایا لوگو تم یقیناً نفرت پیدا کراتے ہو جو شخص
لوگوں کو نماز پڑھائے اس کو چاہیے کہ (نماز) ہلکی کرے کیونکہ ان میں بیمار ضعیف اور ضرورتمند سبھی ہوتے ہیں۔

۷۷- **زید بن خالد جہنیؓ** کہتے ہیں کہ ایک شخص نے لقطہ (پڑی ہوئی چیز) کے متعلق حضورؐ سے دریافت کیا

آپ نے فرمایا اس کے بندھن یا برتن کو پہچان لو اور پھر ایک سال تک اس کو شہرت دو اس کے بعد اس کو کام میں لے آؤ (اس اثنا میں) اگر اس کا مالک آجائے تو دیدو اس نے عرض کیا اور گمشدہ اونٹ (یہ سن کر) آپ غصے ہوئے یہاں تک کہ آپ کا رخسار یا چہرہ سرخ ہوگیا پھر فرمایا تم کو کیا غرض ہے اس کا مشکیزہ اور جوتیاں اس کے ساتھ ہیں پانی پر اترے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا۔ لہٰذا اس کو چھوڑ دو۔ اس نے عرض کیا اور گمشدہ بکریاں (کیا کی جائیں) آپ نے فرمایا وہ تیرے لئے ہیں یا تیرے بھائی کے لئے یا بھیڑیئے کے لئے۔

۷۸۔ **انسؓ** کہتے ہیں کہ جب حضورؐ کوئی بات کرتے تھے تو تین مرتبہ لوٹاتے تھے تاکہ سمجھ لی جائے اور جب (کہیں) مجمع میں جاتے تھے تو تین بار سلام کرتے تھے۔

۷۹۔ **ابو بردہؓ** اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا تین شخصوں کے لئے دوہرا اجر ہے ایک تو وہ کتابی شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور پھر محمدؐ پر بھی ایمان لایا (دوسرا) وہ غلام جس نے خدا کا بھی حق ادا کیا اور اپنے مالکوں کا بھی (تیسرے) وہ شخص جس کے پاس کوئی باندی ہو اور اس نے اس کو خوب ادب سکھایا ہو تعلیم دی ہو پھر آزاد کرکے اس سے نکاح کر لیا ہو تو اس کے لئے بھی دوہرا اجر ہے۔

۸۰۔ **ابن عباسؓ** کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورؐ (عید کے دن صفوں کے درمیان سے) نکلے اور آپ نے خیال کیا کہ عورتیں (آپ کا وعظ) نہیں سن سکیں۔ اس لئے آپ نے اُن کو نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم دیا (حسب الحکم) کوئی عورت تو (کان کی) بالی ڈالنے لگی اور کوئی انگوٹھی اور حضرت بلالؓ دامن میں لیتے جاتے تھے۔

۸۱۔ **ابو ہریرہؓ** کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کون شخص بروز قیامت بہ نسبت اور لوگوں کے آپ کی شفاعت سے زیادہ کامیاب ہوگا فرمایا" ابو ہریرہ" میرا خیال تھا کہ اس بات کو تجھ سے پہلے کوئی دریافت نہ کرے گا کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تو حدیث حاصل کرنے کا بڑا حریص ہے۔ میری شفاعت بہ نسبت اور لوگوں کے وہ شخص زیادہ کامیاب ہوگا جس نے سچے دل یا جان سے لا الہ الا اللہ کہا۔

۸۲۔ **عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ** کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا علم کو اس طرح تو نہ قبض کرے گا جس طرح بندوں (کے دلوں) سے نکال لیتا ہے۔ بلکہ علماء کو اٹھالے گا اور جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے اور ان سے (مسائل) دریافت کئے جائیں گے۔ وہ بغیر جانے بوجھے فتوے دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے۔ اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۸۳۔ **ابوسعید خدریؓ** سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مرد تو حضورؐ کی خدمت میں بہ نسبت ہمارے زیادہ آتے ہیں۔ ہمارے لئے بھی کوئی دن مقرر فرما دیجئے آپ نے ان سے ملاقات کرنے کے لئے ایک دن مقرر فرما دیا اور (اس روز) آپ نے ان کو نصیحت فرمائی احکام بتلائے منجملہ ان باتوں کے جو آپ نے تعلیم فرمائیں ایک یہ بھی تھی کہ اگر تم میں سے کوئی عورت پہلے سے تین بچے بھیج دے تو اس کے لئے دوزخ سے آڑ ہو جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا اگر دو ہوں فرمایا اگر دو ہوں (جب بھی یہی حکم ہے) ابو ہریرہ کی روایت میں ہے بشرطیکہ وہ بچے بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔

۸۴۔ **حضرت عائشہؓ** سے روایت ہے حضور نے فرمایا جس سے حساب لیا گیا وہ عذاب میں مبتلا ہوا عائشہ نے کہا کیا خدا تعالیٰ نے نہیں فرمایا ہے کہ عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا (پھر کس طرح)۔
آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد اعمال کا پیش کرنا ہے لیکن جس کے حساب میں نکتہ چینی کی گئی وہ ہلاک ہو جائے گا۔

۸۵۔ **ابو شریح** کہتے ہیں کہ حضورؐ نے ایسی بات فرمائی جس کو میرے کانوں نے سنا میرے دل نے یاد کیا اور میری آنکھوں نے دیکھا فتح مکہ کے دن جب حضور نے کلام فرمانا شروع کیا تو خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر ارشاد فرمایا کہ مکہ کو خدا نے باحرمت بنایا ہے مگر لوگوں نے باحرمت نہیں سمجھا لہذا جو شخص خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ وہاں نہ خونریزی کرے نہ وہاں کے درخت کاٹے اور اگر کوئی شخص رسول اللہؐ کے قتال کرنے سے (اس کے) جواز پر استدلال کرلے تو اس سے کہدو کہ خدا نے اپنے رسولؐ کو اجازت دی تھی تم کو اجازت نہیں دی اور میرے لئے بھی ایک دن میں صرف ایک ساعت کے لئے اجازت تھی اب اس کی حرمت ویسی ہی ہے جیسے پہلے تھی اور چاہیئے کہ حاضر غائب کو (یہ حکم) پہنچا دے۔

۸۶۔ **ابو موسیٰؓ** کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورؐ سے کچھ خلاف منشا باتیں دریافت کی گئیں (حضور خاموش رہے) جب زیادہ دریافت کیا گیا تو آپ غصہ ہوئے اور فرمایا اب جو چاہو مجھ سے دریافت کرو ایک شخص نے پوچھا میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر دوسرا آدمی کھڑا اور بولا میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم شیبہ کا غلام ہے۔ حضرت عمرؓ نے جب آپ کے چہرہ پر غصہ دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ ہم خدا سے توبہ کرتے ہیں۔

۸۷۔ **حضرت علیؓ** کہتے ہیں میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا مجھ پر جھوٹ نہ بولو جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے اس کو دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لینا چاہیئے۔

۸۸۔ **سلمہ بن اکوعؓ** کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے میری طرف سے وہ بات کہی جو میں نے نہیں کہی تو اس کو اپنا ٹھکانا دوزخ میں کر لینا چاہیئے۔

۸۹۔ **ابو ہریرہؓ** کہتے ہیں حضور نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر کنیت نہ رکھو جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میرا ہم صورت نہیں بن سکتا جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے اس کو اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیئے۔

۹۰۔ **ابو ہریرہؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا خدا نے اصحاب فیل کو مکہ سے باز رکھا اور ان پر اپنے رسولؐ کو مسلط فرمایا اے ایماندارو آگاہ ہو جاؤ کہ مکہ مجھ سے پہلے نہ کسی کے واسطے حلال ہوا نہ آئندہ ہو سکتا ہے سو مکہ میرے لئے صرف ایک دن میں ایک ساعت کے لئے حلال ہوا مگر یاد رکھو کہ وہ اب حرام ہے نہ وہاں کے کانٹے کاٹے جائیں نہ درخت۔ وہاں کی گری ہوئی چیز اشتہار دینے والے کے سوا کوئی اور نہ اٹھائے۔ اگر کسی کا کوئی عزیز مارا جائے تو اس کو دو باتوں کا اختیار ہے یا دیت دلائی جائے یا بدلہ۔ اس کے بعد ایک یمنی شخص آکر کہنے لگا یا رسول اللہؐ مجھے یہ لکھ دیجئے آپ نے فرمایا فلاں کے باپ (مسائل) کو یہ لکھ کر دے دو اس پر ایک قریشی آدمی بولا (حضورؐ) مگر اذخر (گھاس) کو اس سے مستثنیٰ رکھئے کیونکہ ہم لوگ اس کو اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں اذخر (مستثنیٰ ہے)۔

۹۱- ابن عباسؓ کہتے ہیں جب نبی کریمؐ کے درد میں شدت ہوئی تو آپ نے فرمایا میرے پاس کاغذ لاؤ تاکہ میں تم کو ایسی تحریر لکھدوں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو حضرت عمرؓ بولے حضور پر درد کی زیادتی ہے اور ہمارے پاس خدا کی کتاب ہے جو ہمارے لئے کافی ہے اس پر لوگوں میں اختلاف پیدا ہوگیا اور خوب شور مچا آپ نے (یہ دیکھکر) فرمایا میرے پاس سے چلے جاؤ میرے پاس جھگڑا نہ کرو۔

۹۲- حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ ایک رات حضورؐ بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ آج رات کس قدر عذاب اور رحمت کا نزول ہے۔ حجرے والیوں کو جگادو کیونکہ دنیا میں اچھے اچھے لباس پہننے والیاں آخرت میں برہنہ ہوں گی

۹۳- عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ اپنی آخری عمر میں حضورؐ نے ہم کو عشا کی نماز پڑھائی جب سلام پھیر چکے تو فرمایا بھلا دیکھو تو اس رات سے ایک سو برس بعد روئے زمین پر رہنے والوں میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔

۹۴- ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ میمونہؓ بنت حارث زوجہ نبیؐ کے گھر رہا حضور اس رات انہی کے پاس تھے جب آپ عشا کی نماز پڑھ چکے تو مکان میں آکر چار رکعتیں پڑھیں پھر سو گئے پھر اٹھ کر فرمایا لڑکا سو گیا (یا اسی طرح کا اور لفظ فرمایا) اس کے بعد (نماز کے لئے) کھڑے ہوتے میں بھی وضو کرکے آپ کے بائیں جانب کھڑا ہوگیا آپنے مجھ کو دائیں جانب کرلیا۔ پھر پانچ رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو پڑھیں اور پھر اس کے بعد سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی (سونے کے بعد پھر صبح کو) آپ نماز کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے

۹۵- ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں کا قول ہے ابوہریرہؓ حدیثیں بہت بیان کرتے ہیں اگر خدا کی کتاب میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی بیان نہ کرتا اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدیٰ الخ (پھر کہنے لگے) ہمارے مہاجر بھائی بازاروں میں تالیاں بجانے میں مشغول تھے اور انصاری بھائی اپنے کاروبار میں منہمک تھے ابوہریرہؓ ہی رسول اللہؐ کو چمٹا رہتا تھا کیونکہ وہ سیر شکم (یعنی قانع) تھا اس جگہ موجود رہتا تھا جہاں وہ لوگ موجود نہ ہوتے تھے اور اس چیز کو یاد رکھتا تھا جس کو وہ یاد نہ رکھتے تھے۔

۹۶- ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے حضورؐ سے دو برتن (علم) یاد رکھے ایک کو تو میں (لوگوں کے سامنے) کھول چکا اور رہا دوسرا تو اگر اس کو بیان کردوں تو یہ حلق کاٹ دیا جائے (یعنی اسرار معرفت)

۹۷- ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا اور بھولتا جاتا ہوں فرمایا اپنی چادر پھیلا میں نے پھیلا دی آپنے لپ بھر اس میں رکھا پھر فرمایا اس کو بند کرلے میں نے بند کرلیا اس کے بعد کچھ نہ بھولا

۹۸- جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ حج وداع میں حضورؐ نے مجھ سے فرمایا لوگوں کو خاموش کردو پھر فرمایا میرے بعد کفار نہ بن جائیو کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

۹۹- ابی بن کعبؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا موسیٰ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے (اثنا خطبہ میں) ان سے دریافت کیا گیا کہ سب سے بڑا عالم لوگوں میں کون ہے موسیٰ بولے میں سب سے بڑا عالم ہوں۔ خدا تعالیٰ نے اس وجہ سے ان پر عتاب فرمایا کیونکہ انھوں نے علم کی نسبت خدا کی طرف نہ کی۔ اس کے بعد ان کے پاس اللہ نے وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں مجمع البحرین میں ایک بندہ تم سے بڑا عالم ہے۔ موسیٰؑ نے عرض کیا الٰہی میں اس سے کس طرح مل سکتا ہوں حکم ہوا زنبیل میں مچھلی رکھ لو جہاں مچھلی (راستہ میں) گم ہوجائے وہ اسی جگہ ہوگا۔ موسیٰ (حسب الحکم) چلے

دیتے اور اپنے جوان یوشع بن نون کو بھی ہمراہ لیا ایک مچھلی زنبیل میں ڈال لی جب (چلتے چلتے) ایک بڑے پتھر کے پاس پہنچے تو (وہاں ٹھہر کر) اس کو سرہانے رکھ کر دونوں سو گئے مگر مچھلی زنبیل سے غائب ہو چکی تھی اور دریا میں راستہ بنا کر چلدی تھی۔ یہ بات موسیٰؑ اور ان کے جوان کے لئے نہایت عجیب تھی (مگر موسیٰؑ کو اس کا علم نہ ہوا) خیر دونوں دن بھر اور رات کے باقی ماندہ حصہ میں چلتے رہے جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا ناشتہ لاؤ کیونکہ ہم سفر کرنے سے تھک گئے ہیں (اب ذرا کھاپی کر تازہ دم ہو جائیں) حالانکہ موسیٰ نے اس وقت تک کوئی تکلیف نہ اٹھائی تھی۔ جب تک جاتے مقررہ سے گزر نہ گئے۔ بہرحال ان کے جوان (یوشع) نے کہا سنئے ہم جب بڑے پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو مچھلی تو میں وہاں بھول گیا۔ موسیٰؑ نے کہا اسی جگہ کی تو ہم تلاش میں تھے لہٰذا نشان قدم پر پیچھے لوٹو چنانچہ جب بڑے پتھر پر پہنچے تو ایک شخص کپڑا اوڑھے ملا دبیٹھا ہے) حضرت موسیٰؑ نے سلام کیا حضرت خضرؑ نے کہا آپ کے ملک میں سلام کا رواج کیا ہے۔ موسیٰؑ بولے میں موسیٰ ہوں۔ حضرت خضر بولے کیا بنی اسرائیل کے موسیٰؑ انھوں نے کہا جی ہاں۔ پھر موسیٰ کہنے لگے کیا میں آپ کے ہمراہ چل سکتا ہوں بشرطیکہ آپ مجھے وہ ہدایت و حق سکھائیں جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔ خضرؑ بولے تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے کیونکہ جو علم مجھ کو خدا نے عطا کیا ہے۔ وہ آپ کو نہیں دیا اور جو علم آپ کو دیا ہے اس سے میں ناآشنا ہوں۔ موسیٰؑ بولے انشاء اللہ آپ مجھ کو صابر پائیں گے میں آپ۔۔ کی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ خیر دونوں سمندر کے کنارے چل دیئے۔ کوئی کشتی ان کے پاس نہ تھی۔ ایک کشتی اِدھر سے گذری تو کشتی والوں سے انھوں نے سوار کر لینے کو کہا خضرؑ پہچان لئے گئے اور بلا کر دونوں کو سوار کر لیا گیا (اتفاق سے) ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارہ پر بیٹھ گئی اور چونچ دو چونچ سمندر سے پانی لیا (یہ دیکھ کر) خضرؑ بولے موسیٰؑ میرے اور آپ کے علم سے خدا کے علم میں کوئی بھی کمی نہیں ہوتی (میرا اور آپ کا علم خدا کے علم کی بہ نسبت) صرف اتنا ہے جتنا اس چڑیا کی چونچ میں پانی ہے۔ اس کے بعد حضرت خضرؑ نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ نکال دیا۔ موسیٰؑ کہنے لگے کہ ان لوگوں نے تو ہم کو بلا کرایہ سوار کر لیا اور آپ نے کشتی والوں کو ڈبونے کے لئے کشتی ہی کو توڑ دیا۔ خضر بولے (دیکھو) کیا میں نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا کہ میرے ساتھ آپ کو صبر نہ ہوگا موسیٰؑ بولے (میں بھول گیا) آپ بھول کا مواخذہ مجھ سے نہ کیجئے اور اپنی ہمراہی میں مجھ پر دشواریاں نہ ڈالئے یہ موسیٰؑ سے پہلی بار بھول ہوئی تھی خیر پھر دونوں چلتے رہے اتفاقاً ایک لڑکا اور لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا حضرت خضرؑ نے اس کا سر پکڑا اور مروڑ کر توڑ ڈالا۔ موسیٰؑ کہنے لگے آپ نے ایک معصوم جان کو بے گناہ قتل کیا۔ خضرؑ بولے (دیکھو) میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں رہ سکیں گے خیر پھر دونوں چل دیئے۔ ایک گاؤں میں پہنچے گاؤں والوں سے کھانا مانگا مگر انھوں (نے نہ دیا) مہمان نوازی سے انکار کیا۔ موسیٰؑ و خضرؑ نے دیکھا کہ وہاں شکستہ ہونے کے قریب ایک دیوار ہے۔ حضرت خضرؑ نے ہاتھ کے اشارے سے اس کو سیدھا کر دیا۔ موسیٰ (یہ دیکھ کر) بولے کہ (یہ ممکن تھا) اگر آپ دیوار کے سیدھا ہی کرنے کی اجرت چاہتے تو لے لیتے خضرؑ نے کہا (اب بس) یہی میری اور آپ کی جدائی کا سبب ہے (رسول اللہ فرماتے ہیں کہ خدا موسیٰؑ پر رحمت نازل کرے کاش وہ کچھ اور صبر کرتے کہ ہم کو ان دونوں کے واقعات معلوم ہوتے

۱۰۰۔ ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ قتال فی سبیل اللہ کسے کہتے ہیں کیونکہ ہم میں سے کچھ لوگ تو غصہ کی وجہ سے لڑتے ہیں اور کچھ حمیت کے لئے آپ نے فرمایا جو شخص

اعلاء کلمۃ اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لئے لڑے وہ راہِ خدا میں قتال ہے۔

۱۰۱۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ مدینہ کے کھنڈروں میں پھر رہا تھا آپ کے پاس کھجور کی لکڑی تھی جس کو آپ ٹیکتے جاتے تھے (اتفاقاً) آپ یہود کے ایک گروہ کی طرف سے گذرے یہودی باہم کہنے لگے کہ ان سے روح کے متعلق دریافت کرو ایک بولا نہیں مت پوچھو کہیں ایسا جواب نہ دے دیں تم کو بُرا معلوم ہو۔ دوسرا بولا ہم تو ان سے ضرور پوچھیں گے۔ اس کے بعد ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا ابوالقاسمؐ روح کیا چیز ہے آپ خاموش ہوگئے میں نے خیال کیا کہ آپ کے پاس وحی آرہی ہے چنانچہ میں کھڑا رہا جب وحی سے فارغ ہو چکے تو فرمایا یسالونک عن الروح قل الروح من امر ربی۔ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا۔

۱۰۲۔ انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے ردیف (ساتھی) حضرت معاذ (اونٹ کے) کجاوہ پر سوار تھے حضورؐ نے ان سے فرمایا۔ معاذ انھوں نے جواب دیا حاضر ہوں یا رسول اللہ پھر آپ نے فرمایا۔ معاذؓ انھوں نے کہا حاضر ہوں موجود ہوں۔ پھر آپ نے تیسری بار یہی فرمایا اور معاذؓ نے یہی جواب دیا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا جو شخص سچے دل سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے گا اس پر خدا تعالیٰ دوزخ کا حرام کردے گا۔ معاذ نے عرض کیا۔ رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کی اطلاع نہ دے دوں کہ وہ بھی خوش ہو جائیں۔ فرمایا وہ اطمینان سے بیٹھ رہیں گے۔ حضرت معاذؓ نے موت کے وقت گناہ کے خوف سے یہ واقعہ بیان کیا۔

۱۰۳۔ ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ ام سلیمؓ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ خدا حق بات سے نہیں شرماتا اگر عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا غسل لازم ہے آپ نے فرمایا جب عورت پانی دیکھ لے (غسل لازم ہے) میں نے (یہ سن کر) اپنا چہرہ چھپا لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو (اگر احتلام نہ ہوتا) تو اس کا بچہ اس کے مشابہ کس طرح ہوتا۔

۱۰۴۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے مذی بہت ہوتی تھی اس لئے میں نے مقداد کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ سے اس کی بابت دریافت کریں چنانچہ انھوں نے دریافت کیا، آپ نے فرمایا مذی میں وضو لازم ہے۔

۱۰۵۔ عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے مسجد میں کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو کہاں سے احرام باندھنے کا حکم ہے آپ نے فرمایا اہل مدینہ (جب حج کرنے جائیں) تو مقام ذو الحلیفہ سے احرام باندھیں اور اہل شام حجفہ سے اور اہل نجد قرن سے۔ ابن عمر نے کہا کہ لوگوں کا یہ گمان ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اور اہل یمن یلملم سے مگر میں رسول اللہؐ کے کلام سے یہ نہیں سمجھا۔

۱۰۶۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور سے دریافت کیا احرام باندھنے والا کیا پہنے آپ نے فرمایا کرتا عمامہ۔ پاجامہ اور باراں کوٹ نہ پہنا جائے اور درس (ایک یمنی زرد گھاس) و زعفران میں رنگا ہوا کپڑا بھی نہ پہنے۔ اگر اس کو جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہن لے مگر ان کو کاٹ لے تاکہ ٹخنوں میں سے نیچے ہو جائیں۔

باب ۴
کتاب الوضو

۱۰۷۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضور نے فرمایا جب تک بے وضو، وضو نہ کرلے اس وقت تک اس کی نماز مقبول نہیں

قبیلہ حضر موت کے ایک شخص نے (ابوہریرہ سے دریافت کیا ابوہریرہ حدث بے وضوئی کیا چیز ہے؟ آپ نے جواب دیا گوز با آواز یا بے آواز۔

۱۰۸- **ابوہریرہؓ** کہتے ہیں کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا میری اُمت قیامت کے دن بلائی جائے گی وضو کی وجہ سے وہ روشن پیشانی اور پنج کلیاں ہوگی۔ تم میں سے جو شخص پیشانی کی روشنی بڑھا سکتا ہے وہ بڑھائے

۱۰۹- **عبداللہ بن یزیدؓ انصاری** کہتے ہیں کہ میں نے حضور سے اس شخص کی حالت بیان کی جس کو خیال ہو جاتا ہے کہ نماز میں کچھ ہوا وغیرہ (خارج ہوتی ہوئی) پاتا ہوں آپ نے فرمایا وہ نماز نہ لوٹائے جب تک آواز نہ سن لے۔ یا بدبو نہ محسوس کرے۔

۱۱۰- **ابن عباسؓ** کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ سو گئے[له] اور آپ کے سانس کی آواز آنے لگی۔ پھر آپ نے نماز پڑھ لی۔ راوی کا یہ بھی قول ہے کہ حضور لیٹ گئے اور سانس کی آواز آنے لگی۔ پھر آپ نے اٹھ کر نماز پڑھ لی۔

۱۱۱- **اُسامہ بن زیدؓ** کہتے ہیں کہ حضور مقام عرفہ سے چلے جب مقام شعب میں پہنچے تو اتر کر پیشاب کیا پھر خفیف وضو کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز (کہاں پڑھیں گے) فرمایا نماز آگے چل کر پھر آپ سوار ہو گئے جب مزدلفہ میں پہنچے تو اتر کر پورا وضو کیا نماز کے لئے تکبیر کہی گئی آپ نے مغرب کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد ہر شخص نے اپنے اپنے اونٹ اپنی اپنی جگہ پر بٹھائے اور عشا کے لئے تکبیر کہی گئی آپ نے اس کو بھی ادا کیا۔ اور مغرب وعشا کے درمیان کوئی اور نماز نہیں پڑھی۔

۱۱۲- **ابن عباسؓ** کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نے وضو اس طرح کیا کہ منہ دھویا اور چلو میں پانی لے کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر دوسری مرتبہ چلو میں پانی لے کر دوسرا ہاتھ ملا کر منہ دھویا۔ اس کے بعد ایک چلو پانی لے کر دایاں ہاتھ دھویا پھر چلو میں پانی لے کر بایاں ہاتھ دھویا۔ اس کے بعد سر کا مسح کیا پھر چلو میں پانی لے کر دائیں پاؤں پر چھڑکا اور اس کو دھویا آخر میں چلو پانی لے کر بایاں پاؤں دھویا میں نے رسول اللہ کو اس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۱۳- **انسؓ** کہتے ہیں کہ حضور جب پاخانہ جاتے تو فرماتے اللھم اعوذ بک من الخبث والخبائث۔

۱۱۴- **ابن عباسؓ** کہتے ہیں کہ حضور بیت الخلاء میں داخل ہوئے میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا کس نے رکھا ہے۔ آپ سے عرض کر دیا گیا اس پر آپ نے فرمایا الٰہی اس کو دین کا فقیہ بنا۔

۱۱۵- **ابو ایوبؓ انصاری** کہتے ہیں حضور نے فرمایا جب تم پاخانہ میں جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ کرو نہ پشت۔ بلکہ مشرق یا مغرب کو منہ کرو (مدینہ مکہ سے شمال کی طرف ہے)

۱۱۶- **عبداللہ بن عمرؓ** کہتے ہیں کہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ جب قضاء حاجت کے لئے بیٹھو تو نہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھو نہ بیت المقدس کی طرف۔ ایک روز میں اپنی کوٹھڑی کی چھت پر چڑھا تو میں نے حضور کو بیت المقدس کی طرف رُخ کئے ہوئے قضاء حاجت کے لئے بیٹھے ہوئے دیکھا

۱۱۷- **حضرت عائشہؓ** فرماتی ہیں کہ حضور کی ازدواج جب پیشاب پاخانہ کو جاتی تھیں تو جنگل کو رات

له دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آپ کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل بیدار رہتا ہے۔ ۱۲

کو جاتی تھیں اور وہ جنگل صاف و فراخ تھا اس پر حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے کہ یا رسول اللہؐ اپنی بیویوں کا پردہ کرائیے مگر آپ نہیں کراتے تھے ایک رات حضرت سودہؓ زمعہ زوجۂ نبی (قضاء حاجت کے لئے) نکلیں اِن کا قد دراز تھا عمرؓ نے جو دیکھا) تو پکار کر کہا دیکھو سودہؓ ہم نے تم کو پہچان لیا۔ اس کہنے کی غرض یہ تھی کہ حضرت عمرؓ کو پردہ کا حکم نازل ہونے کی بہت زیادہ خواہش تھی اس وقت پردہ کی آیت اتری۔

۱۱۸۔ انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب قضاء حاجت کو جاتے تو میں اور ایک دوسرا لڑکا پانی کا برتن لے کر آتے تھے کیونکہ آپ پانی سے استنجا کرتے تھے ایک روایت میں ہے کہ ہم (مٹی توڑنے کی) بیساکھی لے کر آتے تھے۔

۱۱۹۔ ابوقتادہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص (کچھ) پئے تو (اس) برتن میں پھونک نہ مارے اگر پاخانہ جائے تو پیشاب گاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے صاف کرے۔

۱۲۰۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ قضاء حاجت کو نکلے میں پیچھے ہو لیا مگر آپ نے توجہ نہیں فرمائی میں خود آپ کے نزدیک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا میرے لئے پتھر تلاش کر لاؤ۔ استنجا کروں گا مگر ہڈی اور گوبر نہ لانا میں آپ کے پاس ایک کپڑے کے کونہ میں بہت سے پتھر لایا اور آپ کی برابر رکھ دیئے اور آپ کی طرف سے منہ پھیر لیا اور جب آپ فارغ ہو چکے تو ان کو بعد میں استعمال کیا

۱۲۱۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ پاخانہ کو تشریف لے گئے اور مجھے حکم دیا کہ تین پتھر لاؤ۔ مجھکو دو پتھر تو مل گئے اور تیسرا تلاش کیا تو نہ ملا (اس کی بجائے) میں نے گوبر لیا اور لے کر خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دونوں پتھروں کو تو لے لیا اور گوبر کو پھینک دیا اور فرمایا یہ پلیدی ہے۔

۱۲۲۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے وضو ایک ایک بار کیا (یعنی ہر عضو ایک ایک بار دھویا)

۱۲۳۔ عبداللہ بن زید انصاریؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے دو دو بار وضو کیا (یعنی ہر عضو دو دو دفعہ دھویا)

۱۲۴۔ حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے (پانی) کا ایک برتن منگایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈال کر دھویا۔ پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈال کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر ناک کو صاف کیا اس کے بعد تین بار منہ کو اور تین بار کہنیوں سمیت ہاتھوں کو دھویا۔ پھر سر پر مسح کیا اور تین بار دونوں ٹخنوں تک دھویا اس کے بعد کہا حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے جس میں کچھ خیال دل میں نہ لائے اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۲۵۔ ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کیا میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں کہ کتاب اللہ کی اگر ایک آیت (ان الذی یکتمون ما انزلنا الخ) نہ ہوتی تو میں بیان کرتا میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص ٹھیک ٹھیک وضو کرے نماز پڑھتا ہے اس کے وضو اور نماز کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس نماز کو ادا کر چکے۔

۱۲۶۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جو شخص وضو کرے اس کو ناک صاف کرنا چاہیئے اور جو استنجا کرے وہ طاق کرے (تین بار یا پانچ بار)

۱۲۷۔ ابوہریرہؓ کا قول ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ضرور ڈالے۔ اور اس کو صاف کرے اور جب پتھر وغیرہ سے استنجا کرے تو طاق کرے اور جب نیند سے بیدار ہو تو برتن میں ہاتھ

ڈالنے کے پہلے دھولے کیونکہ اس کو علم نہیں کہ رات کو ہاتھ کہاں کہاں رہا۔

۱۲۸- عبداللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا گیا کہ آپ (حج کے موقعہ پر) صرف دونوں رکن یمانی (یعنی رکن اسود اور رکن یمانی) چھوتے ہیں اور بغیر بالوں کا جوتہ پہنتے ہیں اور زرد رنگ استعمال کرتے ہیں اور لوگ تو چاند دیکھ کر احرام باندھ لیتے ہیں. مگر آپ مکہ میں ہوتے ہیں تو آٹھویں تاریخ سے پہلے احرام نہیں باندھتے حضرت عبداللہؓ نے جواب دیا کہ رکنوں کے متعلق تو یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ صرف اُن ہی دونوں رکنوں کو چھوتے تھے. باقی جوتیوں کے متعلق یہ ہے کہ میں نے حضورؐ کو بغیر بالوں کی جوتیاں پہنے ہوئے دیکھا جن میں آپ وضو کیا کرتے تھے اس لئے میں بھی ان ہی کے پہننے کو پسند کرتا ہوں اور ہی زردی تو میں نے حضورؐ کو زرد رنگتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس لئے میں بھی اس رنگ کو پسند کرتا ہوں۔ احرام کی بابت یہ ہے کہ جب تک حضورؐ کی سواری آپ کو نہ اُٹھالیتی تھی (یعنی سوار نہ ہوجاتے تھے) اس وقت تک میں نے آپ کو احرام باندھتے نہیں دیکھا۔

۱۲۹- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ کو جوتہ پہننے کنگھا کرنے طہارت حاصل کرنے اور تمام (اچھے) کاموں کو دائیں طرف سے شروع کرنا پسند تھا۔

۱۳۰- انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نماز عصر کا وقت آچکا تھا لوگوں نے (وضو کے لئے) پانی تلاش کیا لیکن نہ ملا۔ اس وقت حضورؐ کے پاس (پانی کا) ایک برتن لایا گیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھ دیا اور لوگوں کو وضو کرنے کا حکم دیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی نکل رہا تھا یہاں تک کہ سب نے وضو کرلیا۔

۱۳۱- انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ نے اپنا سر منڈوایا تو ابوطلحہؓ پہلے شخص تھے جنہوں نے آپ کے مبارک بال لئے۔

۱۳۲- ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا اگر کتا کسی کے برتن میں سے (منہ ڈال کر) پی لے تو اس کو سات بار دھونا چاہیئے۔

۱۳۳- عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے عہد میں مسجد میں کتے آتے جاتے تھے اور لوگ اس کی وجہ سے پانی نہیں چھڑکتے تھے۔

۱۳۴- ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جب تک بندہ مسجد میں رہ کر نماز کا انتظار کرتا ہے نماز میں ہی رہتا ہے بشرطیکہ بے وضو نہ ہوجائے۔

۱۳۵- زید بن خالدؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ بن عفان سے دریافت کیا کہ اگر جماع کرے اور منی نہ نکلے (تو کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے ویسے ہی وضو کرے اور پیشاب گاہ کو دھولے کیونکہ میں نے رسول اللہ سے یہی سنا ہے (راوی) کا بیان ہے کہ پھر میں نے حضرت علیؓ سے حضرت زبیرؓ سے حضرت طلحہؓ سے اور ابی بن کعبؓ سے یہی بات دریافت کی تو انھوں نے یہی حکم دیا۔[1]

۱۳۶- ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضورؐ نے ایک انصاری کو بلوایا وہ آیا تو اس کے سر سے

---

[1] کتاب الغسل بخاری شریف کی حدیث نمبر ۱۹۶ نیز ترمذی شریف کی حدیث اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل کی بنا پر میاں بیوی کے باہم ملنے اور محض دخول سے غسل واجب ہوجاتا ہے ۱۲ منہ

پانی ٹپک رہا تھا (فوراً غسل کر کے آرہا تھا) آپ نے فرمایا شاید ہم نے تم پر جلدی کی اس نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب (کسی وجہ سے) تم پر جلدی کی جائے یا انزال نہ ہو تو تم پر وضو لازم ہے۔

۱۳۷۔ **مغیرہ بن شعبہؓ** کہتے ہیں کہ ایک سفر میں حضورؐ کے ہمرکاب تھا حضور قضاء حاجت کو تشریف لے گئے میں نے آپ پر پانی ڈالنا شروع کیا حضور نے وضو کیا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے سر کا مسح کیا اور دونوں موزوں پر بھی مسح کیا۔

۱۳۸۔ **ابن عباسؓ** کہتے ہیں کہ ایک رات میں حضرت میمونہؓ زوجۂ نبیؐ کے پاس رہا (میمونہ ابن عباس کی خالہ تھیں) میں بچھونے کے عرض میں سوگیا اور حضورؐ اور آپ کی گھر والی اس کے طول میں سوئے۔ آدھی رات کے وقت یا کچھ بعد یا کسی قدر پہلے آپ سونے سے بیدار ہوئے اور بیٹھ کر آنکھیں ملیں پھر سورۃ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت کی اس کے بعد کھڑے ہو کر اس مشکیزہ سے جو وہاں لٹکا ہوا تھا خوب اچھی طرح وضو کیا اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوگئے میں بھی کھڑا ہوگیا اور جیسے آپ کرتے تھے میں بھی کرتا تھا اس کے بعد میں چل کر آپ کے برابر جا کر کھڑا ہوگیا۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر ملنے لگے۔ پھر دو رکعتیں ادا کر کے دو اور پڑھیں پھر دو اور پڑھیں پھر دو اور پڑھیں پھر دو اور پڑھیں پھر وتر پڑھے (نماز سے فارغ ہو کر) اس کے بعد آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ آپ کے پاس موذن آیا تو آپ نے اٹھ کر دو رکعتیں خفیف پڑھیں اور نکل کر صبح کی نماز پڑھی۔ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے مگر ہر ایک میں دوسری سے علیحدہ مضمون ہے۔ اس لئے درج کر دیا۔

۱۳۹۔ **عبداللہ بن زیدؓ** کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے کہا کیا تم مجھے دکھا سکتے ہو کہ رسول اللہؐ کس طرح وضو کرتے تھے میں نے کہا ہاں (یہ کہہ کر) میں نے پانی منگایا اور اپنے ہاتھ پر ڈالا اور اس کو دوبارہ دھویا پھر کلی کی اور ناک میں تین بار پانی ڈالا اس کے بعد تین بار منہ دھویا اور دو بار کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے پھر سر کا مسح اس طرح کیا کہ سر کے اگلے حصہ سے دونوں ہاتھوں کو پیچھے لے لیا اور گدی تک ختم کر کے دوبارہ اسی جگہ واپس لایا جہاں سے ابتداء کی تھی اس کے بعد دونوں پاؤں دھوئے۔

۱۴۰۔ **ابو جحیفہؓ** کہتے ہیں کہ دوپہر کے وقت حضورؐ ہمارے پاس تشریف لائے پانی کا برتن لایا گیا۔ آپ نے وضو کیا لوگ آپ کے بچے ہوئے پانی کو اپنے بدن پر ملنے لگے پھر آپ نے ظہر کی دو اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اس وقت آپ کے سامنے (سترہ کے لئے) لاٹھی گڑی ہوئی تھی۔

۱۴۱۔ **سائب بن یزیدؓ** کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میری خالہ مجھے رسول اللہؐ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا میرے بھانجے کے پاؤں میں درد ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کیا۔ میں نے آپ کا بچا ہوا پانی پیا اور پیچھے کھڑا ہوگیا۔ میں نے آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو پردہ کی گھنڈی کی مانند تھی۔

۱۴۲۔ **ابن عمرؓ** کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں مرد عورتیں اکٹھے وضو کیا کرتے تھے۔

۱۴۳۔ **جابرؓ** کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں بیمار تھا مجھے ہوش نہ تھا کہ رسول اللہ میری عیادت کو تشریف لائے آپ نے وضو کیا اور وضو کا بقیہ پانی میرے اوپر ڈال دیا تو مجھے ہوش آگیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میراث کس کے لئے ہے نہ میرا بیٹا ہے نہ باپ تو اس وقت فرائض کی آیت نازل ہوئی۔

۱۴۴۔ انسؓ کہتے ہیں کہ (ایک دفعہ) نماز تیار ہوئی جو لوگ مسجد کے قریب تھے وہ کھڑے ہو گئے اور کچھ لوگ باقی رہ گئے (اس وقت) آپ کے پاس ایک پتھر کا برتن لایا گیا جس میں پانی تھا چونکہ وہ چھوٹا تھا اس لئے آپ ہاتھ پھیلا کر نہ داخل کر سکے (اسی برتن سے سب نے وضو کر لیا انسؓ سے پوچھا گیا کہ آپ لوگ کتنے تھے تو فرمایا اسّی سے کچھ زائد

۱۴۵۔ ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک پیالہ منگایا پیالہ میں پانی تھا۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اور منہ اس میں دھو لیا۔ اور کلی بھی اس میں کی۔

۱۴۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب رسول اللہؐ کو گرانی بڑھ گئی اور درد سخت ہو گیا تو آپ نے ازواج سے اجازت مانگی کہ زمانہ بیماری حضورؐ میرے گھر میں رہیں اجازت دے دی گئی آپ عباسؓ اور ایک اور شخص کے بیچ میں (سہارے سے کھڑے ہو کر) نکلے آپ کے قدم (ضعف کی وجہ سے) گھسٹتے جاتے تھے، حضورؐ جب میرے گھر تشریف لے آئے تو فرمایا کہ مجھ پر سات مشکیزے پانی بہاؤ جن کے بند بھی نہ کھولے گئے ہوں (یعنی بالکل بھرے ہوئے ہوں) تا کہ (مجھے کچھ افاقہ ہو اور) میں لوگوں کو وصیت کر سکوں چنانچہ آپ کو حضرت حفصہؓ کے طشت میں بٹھایا گیا۔ اور ہم آپ پر (بھرے ہوتے) مشکیزے ڈالنے لگے۔ یہاں تک کہ حضورؐ نے ہماری طرف اشارہ کر کے فرمایا تم ڈال چکیں پھر حضورؐ باہر تشریف لے گئے۔

۱۴۷۔ انسؓ کہتے ہیں کہ (ایک دفعہ رسول اللہؐ نے پانی کا ایک برتن منگایا چنانچہ ایک بڑا پیالہ لایا گیا پیالہ میں کچھ پانی موجود تھا آپ نے اس میں اپنی انگلیاں ڈال دیں میں دیکھ رہا تھا کہ پانی آپ کی انگلیوں سے نکل رہا تھا۔ اس سے وضو کرنے والوں کو جو میں نے شمار کیا تو ستر اسی آدمی تھے۔

۱۴۸۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حضور ایک صاع سے پانچ مُد تک پانی غسل میں صرف کرتے تھے اور ایک مُد سے وضو کرتے تھے

۱۴۹۔ سعد بن ابی وقاصؓ کا قول ہے کہ حضور نے موزوں پر مسح کیا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے جب حضرت عمرؓ سے یہ بات دریافت کی تو فرمایا ہاں ٹھیک ہے) جب سعدؓ تم سے کوئی بات بیان کردے تو اور کسی سے دریافت نہ کرو

۱۵۰۔ عمرو بن امیہ ضمریؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۵۱۔ عمرو بن امیہ ضمریؓ ہی کا بیان ہے کہ حضور صلعم کو میں نے دیکھا کہ آپ عمامہ اور موزوں پر مسح کرتے تھے۔

۱۵۲۔ مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضورؐ کے ہمرکاب تھا آپ کے موزے اتارنے کے لئے جو میں جھکا تو آپ نے فرمایا ان کو رہنے دے میں نے طہارت پر پہنے ہیں۔ پھر آپ نے ان پر مسح کیا۔

۱۵۳۔ عمرو بن امیہ ضمریؓ کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا حضور بکری کا شانہ کاٹ رہے تھے کہ آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا۔ آپ نے چھری پھینک دی اور بغیر (جدید) وضو کئے نماز پڑھ لی۔

۱۵۴۔ سوید بن نعمانؓ کہتے ہیں کہ میں خیبر کے سال حضورؐ کے ہمراہ نکلا جب ہم مقام صہبا میں (جو خیبر سے نیچے ہے) پہنچے تو آپ نے عصر کی نماز پڑھی اور کھانا منگایا لیکن سوا ستو کے آپ کو کسی نے کچھ اور نہ دیا۔ آپ نے حکم دیا پانی میں ستو کھولے گئے آپ نے خود بھی کھائے اور ہم نے بھی کھائے۔ پھر کلی کر کے آپ مغرب کی نماز کو کھڑے ہوتے اور ہم نے بغیر (جدید) وضو کئے ہوتے نماز پڑھی۔

۱۵۵۔ حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ حضور نے میرے پاس (بکری کے) شانہ (کا گوشت) کھا کر بغیر جد(ید)

وضو کئے نماز پڑھی۔

۱۵۶- ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے دودھ پی کر کلی کی اور فرمایا اس میں چکناہٹ ہے۔

۱۵۷- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا تم میں سے اگر کسی کو نماز پڑھتے ہیں اونگ آجائے تو سو جانا چاہیئے تاکہ نیند (کی حالت) جاتی رہے کیونکہ اگر نماز کی حالت میں اونگتا رہے گا تو معلوم نہیں کہ بجائے مغفرت طلب کرنے کے اپنے آپ کو گالیاں دینے لگے۔

۱۵۸- انسؓ کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو اونگ آجائے تو سو جائے تاکہ اس کو معلوم تو ہو کہ نماز میں کیا پڑھ رہا ہوں۔

۱۵۹- انسؓ کہتے ہیں کہ حضور ہر نماز کے لئے (تازہ) وضو کرتے تھے اور ہم لوگوں کے لئے جب تک حدث نہ ہو ایک ہی وضو کافی ہوتا تھا۔

۱۶۰- ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضور مدینہ یا مکہ کے کسی باغ کی طرف سے گذرے (وہاں) دو شخصوں کی آواز سنی جن کو قبر میں عذاب دیا جارہا تھا آپ نے فرمایا (یہاں) دو آدمیوں کو عذاب ہو رہا ہے مگر کسی بڑی بات پر نہیں۔ عرض کیا گیا پھر کیونکر فرمایا ایک شخص تو پیشاب کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا (اس وجہ سے ان پر عذاب ہو رہا ہے) پھر آپ نے سبز شاخ منگائی۔ دو ٹکڑے کر کے ایک ایک ٹکڑا ہر ایک کی قبر پر رکھ دیا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ حضورؐ نے ایسا کیوں کیا فرمایا شاید جب یہ لکڑیاں خشک نہ ہوں۔ ان پر عذاب کی تخفیف رہے۔

۱۶۱- انسؓ کہتے ہیں کہ جب حضورؐ قضاء حاجت کو تشریف لے جاتے تھے تو میں آپ کے لئے پانی لے کر جاتا تھا۔ آپ اس سے استنجا کرتے تھے۔

۱۶۲- ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ایک دیہاتی مسجد میں کھڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا۔ لوگوں نے اس کو پکڑ لیا۔ حضورؐ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ تم آسانی کرنے والے (بنا کر) بھیجے گئے ہو نہ دشواری ڈالنے والے۔

۱۶۳- ام قیس بنت محصنؓ کہتی ہیں کہ میں اپنے چھوٹے بچے کو لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی بچہ ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا حضورؐ نے اس کو اپنی گود میں بٹھایا۔ اس نے پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگا کر کپڑوں پر چھڑک لیا اور دھویا نہیں۔

۱۶۴- حذیفہؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضورؐ کا لوگوں کے کوڑا جمع ہونے کے مقام (کوڑی) پر گذر ہوا آپ نے (وہاں) کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر پانی مانگا میں پانی لے کر حاضر ہوا آپ نے وضو کیا۔

۱۶۵- حذیفہؓ سے دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ میں آپ کے پاس سے ہٹ گیا آپ نے مجھے اشارہ کیا تو میں حاضر ہوا اور آپ کی ایڑیوں کے پاس کھڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ آپ فارغ ہو گئے۔

۱۶۶- اسماءؓ کہتی ہیں کہ ایک عورت خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اگر کسی عورت کو کپڑوں میں حیض ہو جائے تو بتائیے وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا مل کر کھرچ ڈالے۔ پھر پانی سے چھینٹا دے کر نچوڑے

اور ان ہی کپڑوں میں

۱۶۷- حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابوحبیش حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مجھے استحاضہ کا مرض ہے پاک ہی نہیں ہوتی ہوں کیا نماز کو ترک کر دوں؟ فرمایا نہیں یہ ایک رگ (کا خون ہے) حیض نہیں ہے۔ جب تم کو حیض ہو تو نماز چھوڑ دو جب جاتا رہے تو خون دھو کر نماز پڑھو اور ہر نماز کے لئے وضو کرو۔ یہاں تک کہ دوسرا وقت آجائے۔

۱۶۸- حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں حضورؐ کے کپڑوں پر سے (مادہ) جنابت دھویا کرتی تھی اور پانی کا نشان آپ کے کپڑے پر ہوتا تھا تو آپ نماز کو تشریف لے جاتے تھے۔

۱۶۹- انسؓ کہتے ہیں کہ مقام عکل یا عرینہ کے چند آدمی آئے اور مدینہ میں ان کو پیٹ کی بیماری ہو گئی۔ رسول اللہؐ نے ان کو اونٹنیوں میں جانے اور ان کا پیشاب و دودھ پینے کا حکم دیا چنانچہ وہ گئے اور جب تندرست ہو گئے تو حضور کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹنیوں کو ہانک کر لے گئے جب صبح کو یہ خبر آپ کو ہوئی تو آپ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے۔ سورج چڑھتے ہی وہ لوگ (گرفتار کر کے) لائے گئے آپ نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور سیسہ پگھلا کر ان کی آنکھوں میں ڈالا جائے اور مقام حرہ میں ان کو پھینک دیا جائے وہ لوگ (شدت پیاس سے) پانی مانگتے تھے لیکن ان کو نہیں دیا جاتا تھا۔

۱۷۰- انسؓ کہتے ہیں کہ مسجد کی تعمیر سے پہلے حضور بکریوں کی بندھنے کی جگہ میں نماز پڑھتے تھے۔

۱۷۱- حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ حضور سے اس گھی کے بارہ میں دریافت کیا گیا جس میں کوئی چوہا گر جائے آپ نے فرمایا اس کے آس پاس کے گھی کو پھینک دو اور باقی گھی کھا لو۔

۱۷۲- ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا مسلمان جو زخم راہ خدا میں کھاتا ہے وہ قیامت کے دن اس شکل پر ہوگا جس صورت سے لگنے کے وقت تھا اس سے خون بہتا ہوگا اور مشک کی خوشبو اس سے آتی ہوگی۔

۱۷۳- ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے اور نہ جاری ہونے والے پانی میں پیشاب کرے اور پھر اس میں غسل بھی کرے۔

۱۷۴- عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے ابوجہل اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک شخص بولا کہ فلاں قبیلہ کے اونٹوں کا اوجھ کون لا کر سجدہ کی حالت میں ان کی پشت پر رکھ سکتا ہے؟ (یہ سن کر) ایک بدبخت اٹھا اوجھ لا کر انتظار کرتا رہا جب آپ سجدے میں گئے تو آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان پشت پر اس کو رکھ دیا میں دیکھ رہا تھا اور کچھ نہیں کر سکتا تھا کاش مجھ میں (مدافعت کی) طاقت ہوتی۔ پھر (کفار) آپس میں ہنسنے لگے اور (استہزاً) ایک دوسرے پر اوجھ ڈالنے کی نسبت باتیں کرتے رہے اور حضورؐ سجدے ہی میں پڑے تھے۔ سر نہیں اٹھا سکتے تھے اتنے میں حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں اور آپ کی پشت سے اس کو گرایا۔ آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا خداوندا قریش کی گرفت کر تین مرتبہ یہی فرمایا ان کو (کفار کو) یہ بات شاق ہوئی کیونکہ ان کو اس کا تو علم تھا ہی کہ اس شہر میں دعا مقبول ہوتی ہے پھر آپ نے نام لے کر فرمایا الٰہی ابوجہل کو عتبہ بن ربیعہ کو شیبہ بن ربیعہ کو ولید بن عتبہ کو امیہ بن خلف

تو اور عقبہ بن ابی معیط کو پکڑ سا تویں شخص کا نام راوی بھول گیا۔ راوی کہتا ہے کہ اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جن لوگوں کو حضورؐ نے شمار کیا تھا وہ سب ہلاک ہوئے اور بدر کے کنوئیں میں پھینک دیئے گئے۔

انس رضؓ کہتے ہیں کہ حضور نے اپنے کپڑے میں تھوکا ہے۔

۱۷۵۔ سہل بن سعد ساعدیؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ رسول اللہؐ کے زخم کی کیا دوا کی گئی میں نے کہا کہ مجھ سے زیادہ جاننے والا اس بات کو کوئی نہیں رہا۔ حضرت علی اپنی مشک لاتے تھے جس میں پانی بھرا ہوتا تھا اور حضرت فاطمہؓ چہرۂ مبارک سے خون دھوتی جاتی تھیں اور ایک چٹائی کو جلا کر آپ کے زخم کو اس سے بھرا گیا۔

۱۷۶۔ ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا آپ اپنے ہاتھ سے مسواک کرتے جاتے تھے اور اُع اُع کرتے تھے۔ مسواک آپ کے دہن مبارک میں تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ استفراغ فرمائیں گے۔[1]

۱۷۷۔ حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب رات کو اُٹھتے تو منہ میں مسواک کرتے تھے۔

۱۷۸۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضور نے فرمایا مجھے علم ہے کہ میں مسواک کر رہا تھا اتنے میں دو آدمی آئے جن میں ایک شخص بڑا تھا۔ میں نے چھوٹے کو مسواک دی تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دیجئے۔ میں نے بڑے کو دے دی۔

۱۷۸۔ براء بن عازبؓ کہتے ہیں حضور نے فرمایا جب تم خواب گاہ میں جاؤ تو نماز کے وضو کی طرح وضو کرو پھر دائیں کروٹ سے لیٹ کر پڑھو اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ (حضور نے فرمایا) اگر تم اُسی رات کو مر جاؤ گے تو اسلام پر مرو گے اور ان کو (سونے وقت) آخری کلام بنانا (یعنی اس دعا کے پڑھنے کے بعد کلام نہ کرنا) راوی کہتا ہے کہ میں نے اس کو آپ کے سامنے دوہرایا۔ آمنت بکتابک الذی انزلت کے بعد ورسولک پڑھا۔ آپ نے فرمایا نہیں وبنبیک الذی ارسلت کہو۔

باب ۵
کتاب الغسل

۱۷۹۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ جب غسل جنابت کرتے تو پہلے ہاتھ دھوتے پھر وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔ پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے اس کے بعد تین لپ پانی بہا کر تمام بدن پر پانی ڈالتے۔

۱۸۰۔ حضرت میمونہؓ زوجہ رسول اللہؐ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا لیکن پاؤں نہ دھوئے۔ پیشاب گاہ کو دھویا جہاں نجاست لگی تھی اس کو دھویا۔ پھر اپنے اوپر پانی بہا لیا۔ آخر میں ہٹ کر پاؤں دھوئے حضورؐ کا یہ غسل جنابت تھا۔

۱۸۱۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں اور رسول اللہؐ ایک برتن میں ایک پیالہ سے (پانی لے کر) غسل کیا کرتے تھے اس پیالہ کو فرق کہتے ہیں۔

۱۸۲۔ حضرت عائشہؓ سے رسول اللہؐ کے غسل کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ایک برتن منگایا جس کی مقدار تقریباً ایک صاع (پونے تین سیر) تھی پھر خود غسل کیا اور اپنے سر پر پانی ڈالا سائل کے اور حضرت

عائشہؓ کے درمیان اس وقت پردہ حائل تھا۔

۱۸۳۔ جابرؓ سے غسل کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا تجھ کو ایک صاع پانی کافی ہے سائل کہنے لگا کہ مجھے تو ایک صاع پانی کس طرح کافی ہو سکتا ہے۔ جابرؓ نے فرمایا اس کے لئے تو ایک صاع پانی کافی ہو جاتا تھا جو تجھ سے زیادہ بالوں والا اور تجھ سے بہتر تھا (تجھے کیوں کافی نہ ہوگا) پھر حضرت جابرؓ نے سب کو ایک کپڑے میں نماز پڑھائی

۱۸۴۔ جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین بار (پانی) بہاتا ہوں اور حضورؐ نے اپنے ہاتھوں سے بتایا (کہ کس طرح بہاتا ہوں)

۱۸۵۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ جب غسل جنابت کرتے تو کوئی برتن مثلاً حلاب (تقریباً ہوا تین سیر پانی آجانے کے لائق برتن) منگاتے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر سر کی داہنی جانب سے شروع کرتے پھر بائیں جانب دھوتے) اور دونوں ہاتھوں سے لے کر بیچ سر پر (پانی) ڈالتے۔

۱۸۶۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہؐ کے خوشبو لگا دیا کرتی تھی پھر آپ اپنی بیویوں میں گھومنے چلے جاتے تھے اور صبح ہوتی تو آپ احرام کی حالت میں ہوتے اور خوشبو (کی چیز) چھٹا دیتے تھے)

۱۸۷۔ انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ رات دن کے ایک ہی گھنٹہ میں تمام بیویوں کا چکر لگا لیتے تھے اور آپ کی بیویاں گیارہ تھیں۔ روایت میں ہے کہ نو تھیں۔ حضرت انس سے دریافت کیا گیا کہ حضورؐ کو اتنی عورتوں کی طاقت تھی تو آپ نے جواب دیا کہ ہم آپس میں تذکرہ کرتے تھے کہ حضورؐ کو تیس آدمیوں کی طاقت دی گئی ہے۔

۱۸۸۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ احرام کی حالت میں جو حضور کی مانگ میں خوشبو کی چمک (نشان) ہوتی تھی وہ میری نظر میں اب تک ہے۔

۱۸۹۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضورؐ غسل جنابت کرتے تو دونوں ہاتھ دھوتے۔ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے۔ پھر غسل کرتے۔ اس کے بعد بالوں میں خلال کرتے۔ پھر جب حضورؐ کو خیال ہوتا کہ تمام جلد پر تری پہنچ جائے تو تین بار پانی بہاتے آخر میں بقیہ بدن کو دھوتے۔

۱۹۰۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) جماعت تیار ہو گئی۔ کھڑے کھڑے ہماری صفیں درست ہو گئیں حضورؐ تشریف لائے مصلے پر جا کر کھڑے ہوتے اس وقت آپ کو یاد ہوا کہ میں جنب ہوں تو ہم سے فرمایا اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو خود لوٹ کر غسل کیا اور پھر تشریف لائے اس وقت آپ کے بالوں سے ٹپک رہا تھا۔ تکبیر کہی گئی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔

۱۹۱۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا بنی اسرائیل برہنہ غسل کیا کرتے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھتے جاتے تھے مگر موسیٰؑ تنہا غسل کرتے تھے اسی وجہ سے بنی اسرائیل کہنے لگے کہ موسیٰؑ کے فوطے بڑے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہمارے ساتھ نہیں نہاتے۔ اتفاقاً ایک بار موسیٰؑ غسل کرنے لگے۔ پتھر پر کپڑے اتار کر رکھے۔ پتھر کپڑے لے کر بھاگا۔ موسیٰؑ اس کے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑے میرے کپڑے پتھر میرے کپڑے۔ جب بنی اسرائیل نے موسیٰؑ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ خدا کی قسم موسیٰؑ میں تو خرابی نہیں ہے۔ موسیٰ نے اپنے کپڑے لے لئے اور پتھر کو پیٹنے لگے۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ تمہارے مارنے سے پتھر میں چھ سات نشان پڑ گئے تھے۔

۱۹۲- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور نے فرمایا کہ حضرت ایوب (ایک مرتبہ) برہنہ غسل کر رہے تھے اتفاق سے سونے کی ٹڈیاں گریں۔ ایوب لپوں سے کپڑے میں بھرنے لگے اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی او ایوب کیا ہم نے تم کو ان چیزوں سے جو تمہارے پیش نظر ہیں غنی نہیں کر دیا ہے۔ حضرت ایوب نے عرض کیا جی ہاں قسم ہے تیری عزت کی لیکن تیری برکت سے مجھے سیری نہیں ہے۔

۱۹۳- ام ہانی بنت ابوطالب کہتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ کو میں نے غسل کرتے ہوئے پایا۔ فاطمہؓ آپ کی آڑ کئے ہوئے تھیں۔ آپ نے فرمایا کون ہے۔ میں نے عرض کیا میں ام ہانی ہوں۔

۱۹۴- ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور مجھکو مدینہ کے ایک راستہ میں ملے۔ مجھے غسل کی حاجت تھی اس لئے میں آپ سے ہٹ کر چلا گیا۔ اور غسل کر کے حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا ابو ہرہ تم کہاں تھے میں نے عرض کیا۔ میں ناپاک تھا۔ اس لئے حضور کے پاس بیٹھنے کو مکروہ خیال کیا۔ آپ نے فرمایا اے سبحان اللہ ایمان دار آدمی ناپاک نہیں ہوتا ہے

۱۹۵- حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ ہم نے حضور سے دریافت کیا کہ کیا ہم میں سے کوئی ناپاکی کی حالت میں سو سکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں جب وضو کرے تو ناپاکی کی حالت میں سو رہے۔

۱۹۶- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور نے فرمایا جب مرد عورت کے چار اعضاء کے درمیان بیٹھے اور عورت کو خفقت میں ڈالے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

باب ۶
کتاب الحیض

۱۹۷- حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہم فقط حج کے ارادہ سے (مدینہ) نکلے جب مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض ہو گیا۔ رسول اللہ تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا کیا ہوا کیا تم کو حیض ہو گیا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا یہ چیز تو خدا نے تمام آدم زادیوں پر مقرر فرما دی ہے طواف بیت اللہ کے علاوہ جو کام اور حاجی کریں تم بھی کرنا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

۱۹۸- حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں حضور کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھی۔

۱۹۹- ایک اور روایت میں ہے کہ حضور (اعتکاف کی حالت میں) مسجد میں ہوتے تھے اور حضرت عائشہ اپنے حجرہ میں ہوتی تھیں حضور اپنا سر حضرت عائشہ کی طرف بڑھا دیتے تھے اور وہ حائضہ ہونے کے باوجود آپ کے سر میں کنگھی کر دیا کرتی تھیں۔

۲۰۰- حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور حضور میری گود کا سہارا لگا کر قرآن پڑھتے تھے۔

۲۰۱- حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض ہو گیا میں چپکے سے علیحدہ ہو گئی اور حیض کے کپڑے لے لئے۔ آپ نے فرمایا کیا حیض ہو گیا میں نے کہا جی ہاں آپ نے مجھے بلا لیا میں آپ کے ساتھ پھندنے دار چادر یا کسی سیاہ کپڑے میں لیٹ گئی۔

۲۰۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں اور رسول اللہﷺ جنب ہوتے تھے اور دونوں ایک برتن سے وضو کرتے تھے میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی کہ آپ مجھے حکم دیتے تھے میں پائجامہ پہن لیتی تھی اور مجھ سے (بغیر دخول کے) مباشرت کرتے تھے۔ میں حائضہ ہوتی تھی اور آپ بحالت اعتکاف اپنا سر میری طرف کر دیتے تھے اور میں اسکو دھو تی تھی

۲۰۳۔ حضرت عائشہؓ کی ایک روایت میں آیا ہے کہ ہم میں سے جب کسی کو حیض ہوتا تو اس وقت بھی حضورؐ مباشرت کا ارادہ فرماتے مگر تم میں سے کون شخص اپنے نفس پر اس قدر قابو رکھتا ہے جتنا حضورؐ کو اپنے نفس پر تھا

۲۰۴۔ ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) عید الضحیٰ یا عید الفطر میں حضور عیدگاہ کی طرف تشریف لے چلے۔ جب عورتوں کی طرف سے گذر ہوا تو آپ نے ان کو صدقہ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ مجھ کو دکھایا گیا ہے کہ تم میں سے اکثر دوزخی ہیں انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ کیوں فرمایا تم لعنت بہت کرتی ہو اور خاوند کی نافرمانی کرتی ہو، ہوشیار مرد کی عقل کو زائل کرنے والا کم فہم اور کوتاہ دین گروہ میں سے تم سے زیادہ میں نے کسی اور کو نہیں دیکھا۔ انھوں نے عرض کیا ہمارے دین اور عقل میں کیا کمی ہے؟ فرمایا کیا ایک عورت کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر نہیں ہے انھوں نے عرض کیا جی ہاں ہے تو۔ فرمایا یہ عقل کی کمی کی وجہ سے ہے (پھر فرمایا) کیا یہ بات نہیں ہے کہ جب عورت کو حیض ہوتا ہے تو وہ نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے انھوں نے عرض کیا جی ہاں ہے تو۔ فرمایا یہ دین میں کمی ہے۔

۲۰۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ کی ایک بیوی نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا یہ بیوی استحاضہ کی حالت میں تھیں اور اس قدر خون دیکھتی تھیں کہ کبھی خون کی وجہ سے نیچے طشت رکھ لیتی تھیں۔

۲۰۶۔ ام عطیہؓ کہتی ہیں ہم کو ممانعت کی گئی ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ کریں۔ ہاں خاوند پر چار ماہ دس روز (سوگ کرنے کا حکم ہے) کہ نہ سرمہ لگائیں نہ خوشبو (ملیں) نہ عصب (ایک قسم کی یمنی چادر) کے سوا رنگا ہوا کپڑا پہنیں۔ اور ہم کو اجازت دی گئی ہے کہ پاک ہو جانے کے وقت جب کوئی حیض سے فارغ ہو کر غسل کرے تو تھوڑا قسط اظفار (عطر کی ایک خاص قسم) استعمال کرے نیز ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے سے بھی ممانعت کی جاتی تھی۔

۲۰۷۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے حضورؐ سے غسل حیض کی بابت دریافت کیا آپ نے اس کو طریقہ غسل بتا دیا اور فرمایا مشک کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کر اس نے عرض کیا پاکی کس طرح حاصل کروں؟ فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کر (یہ سن کر) میں نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور بتایا کہ خون کی جگہ اسکو استعمال کر

۲۰۸۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حج وداع میں میں نے حضورؐ کے ساتھ احرام باندھا منجملہ دیگر حج تمتع کرنے والوں کے میں بھی تھی اور میں نے حج تمتع کی نیت کی اور ہدی نہ بھیجی (اتفاقاً) مجھے حیض ہو گیا حتیٰ شب عرفہ تک پاک نہ ہوتی میں نے حضورؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ شب عرفہ ہے اور میں نے تمتع کیا ہے آپ نے فرمایا سر کھولو اور کنگھی کرو اور عمرہ سے رک جاؤ۔ چنانچہ میں نے یہی کیا جب حج کر چکی تو آپ نے عبد الرحمٰنؓ کو حکم دیا انھوں نے مجھے بجائے اس عمرہ کے جس کا میں نے احرام باندھا تھا۔ مقام تنعیم سے عمرہ کرایا۔

۲۰۹۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہم ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے وقت نکلے۔ حضورؐ نے فرمایا جو شخص عمرہ کرنا چاہے

وہ احرام باندھ لے کیونکہ اگر میں ہدی نہ لایا ہوتا تو عمرہ کے بعد احرام کھول دیتا (یہ سن کر) بعض شخص تو عمرہ کے بعد حلال ہوگئے اور بعض حج کے بعد۔ حضرت عائشہؓ نے یہاں پوری حدیث ذکر کی اور اپنے حائضہ ہو جانے کو بھی بیان کیا اور فرمایا میرے بھائی عبدالرحمٰنؓ کو حضورؐ نے مقام تنعیم تک میرے ہمراہ بھیجا اور میں نے (وہاں سے) عمرہ کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی چیز کے لئے نہ ہدی تھی نہ صدقہ نہ روزہ۔

۲۱۰۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے ان سے دریافت کیا کیا کسی عورت کو اس کی نماز کافی ہو سکتی ہے (یعنی حالت حیض کی قضا ہے) آپ نے فرمایا کیا تو مقام حروراکی رہنے والی ہے ہم تو رسول اللہؐ کے زمانہ میں حائضہ ہوتی تھیں اور آپ ہم کو قضاء و قضا نماز کی ادا) کا حکم نہیں دیتے تھے۔

۲۱۱۔ حضرت ام سلمہؓ نے اپنے حائضہ ہونے اور رسول اللہؐ کے ساتھ یمنی چادر میں ہونے کا واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ میرا روزہ ہوتا تھا اور حضور میرا بوسہ لیتے تھے۔

۲۱۲۔ حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سُنا جوان عورتیں پردہ والی عورتیں اور حیض والی عورتیں نکلیں۔ نیکی (کے مقام) میں اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہوں۔ ہاں حیض والی عورتیں عیدگاہ سے علیحدہ رہیں۔ عرض کیا گیا کہ کیا حیض والی عورتیں (مقامات خیر میں حاضر ہو سکتی ہیں) آپ نے فرمایا ہاں کیا عرفہ میں فلاں فلاں مقام پر حاضر نہیں ہوتی ہیں۔

۲۱۳۔ ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ ہم زرد اور مٹیالے رنگ (کے حیض) کو کچھ نہیں شمار کرتے تھے۔

۲۱۴۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے حضور سے عرض کیا کہ صفیہؓ کو حیض آنے لگا آپؐ نے فرمایا شاید وہ ہم کو روکے گی۔ کیا وہ تمہارے ساتھ طواف نہیں کر چکی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں کر چکی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ بس چلی چلو۔

۲۱۵۔ سمرہ بن جندبؓ۔ کہتے ہیں کہ ایک عورت کا وضع حمل کی حالت میں انتقال ہو گیا۔ حضورؐ نے اس کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

۲۱۶۔ حضرت میمونہ زوجہ نبی فرماتی ہیں کہ میں حائضہ ہوتی تھی تو نماز نہیں پڑھتی تھی اور حضور کی سجدہ گاہ کے سامنے لیٹی رہتی تھی آپ سامنے مصلے پر نماز پڑھتے ہوتے تھے جب آپ سجدہ کرتے تھے تو مجھے آپ کا کپڑا لگ جاتا تھا۔

باب
کتاب التیمم

۲۱۷۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کے ہمرکاب ایک سفر میں گئے جب مقام بیدار یا ذات الجیش میں پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر نکل گیا رسول اللہ اس کو تلاش کرنے کے لئے ٹھہر گئے اور دوسرے آدمیوں کو بھی اپنے ساتھ ٹھہرالیا۔ مگر پانی پر نہ ٹھہرے تھے لوگ حضرت ابوبکرؓ سے آکر کہنے لگے کہ دیکھو تو حضرت عائشہؓ نے کیا کیا رسول اللہؐ کو بھی روکا اور دوسرے آدمیوں کو بھی نہ پانی پر ٹھہرا ہوا ہے اور نہ ساتھ پانی ہے حضرت ابوبکرؓ (یہ سن کر میرے پاس) آئے۔ رسول اللہؐ میری ران پر سر رکھ کر سوگئے تھے اور آکر کہا تو نے رسولؐ خدا کو اور تمام لوگوں کو روک دیا۔ باوجودیکہ نہ یہاں پانی ہے نہ ساتھ میں ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر مجھ پر ناراض

ہوتے اور جو کچھ خدا کی مرضی تھی وہ کہا اور میرے گد گدی کرنے لگے مگر چونکہ رسول اللہؐ کا سر میری ران پر تھا اس لئے میں نہ ہل سکتی تھی۔ پھر رسول اللہ صبح ہوتے ہی اٹھے مگر پانی نہ تھا اس وقت فتیمموا آیت نازل ہوئی اسید بن حضیرؓ بولے اے آل ابوبکرؓ تمہاری یہ پہلی ہی برکت نہیں ہے (بلکہ اس سے پیشتر تمہاری وجہ سے اور بھی برکات ہو چکی ہیں) عائشہؓ کہتی ہیں کہ جس اونٹ پر میں سوار تھی جب ہم نے اس کو اٹھایا تو اس کے نیچے ہار ملا۔

۲۱۸- جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں ایسی مرحمت ہوئی ہیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں۔ ایک ماہ کی مسافت تک میرے رعب سے میری مدد کی گئی ہے (یعنی ایک ماہ کی مسافت تک میرا رعب لوگوں کے دلوں پر ہے) تمام زمین میرے لئے مسجد اور ذریعہ طہارت بنادی گئی ہے لہذا میری اُمت میں سے جس شخص کو کسی جگہ) نماز کا وقت آجائے تو وہ نماز پڑھ لے میرے لئے اموال غنیمت حلال کئے گئے ہیں مجھ سے قبل کسی کے لئے حلال نہیں کئے گئے مجکو شفاعت (کا حق) عنایت کیا گیا۔ مجھ سے قبل ہر نبی مخصوص طور پر اپنی قوم کے لئے مبعوث ہوتا تھا۔ اور میں تمام عالم کے لئے نبی بنایا گیا ہوں۔

۲۱۹- ابوجہیم بن حارث انصاریؓ کہتے ہیں کہ حضور چاہ جمل کی جانب تشریف لائے راستہ میں ایک شخص ملا اور آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا اور دیوار کی طرف جاکر آپ نے چہرہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا اس کے بعد سلام کا جواب دیا۔

۲۲۰- عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے (ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا کیا تم کو یاد نہیں کہ ہم اور تم ایک سفر میں تھے۔ تم نے (پانی نہ ملنے کی وجہ سے) نماز نہ پڑھی اور میں نے زمین میں لوٹ لگا کر نماز پڑھ لی تھی۔ اور رسول اللہؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تجھ کو (صرف) اتنا کافی تھا۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے ان کو پھونکا اور چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر پھیر لیا۔

۲۲۱- عمران بن حصین خزاعیؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے ہمرکاب ایک سفر میں تھے اور رات کو چلے تھے جب پچھلی رات ہوئی تو خوب گہری نیند سے سوگئے اور مسافر کے لئے اس سے زیادہ خوش گوار کوئی اور چیز ہوتی بھی نہیں ہے (خیر) آفتاب کی گرمی سے صبح کو بیدار ہوئے پہلے فلاں شخص بیدار رہا پھر فلاں پھر فلاں پھر چوتھے نمبر پر حضرت عمر تھے۔ اور (یہ قاعدہ تھا) کہ جب نبی کریمؐ خواب میں ہوتے تو ہم آپ کو نہیں جگاتے تھے تاوقتیکہ آپ خود نہ جاگ جائیں کیونکہ معلوم نہیں نیند میں کیا نئی بات پیدا ہوتی ہے حضرت عمرؓ چونکہ سخت آدمی تھے جب وہ جاگ گئے اور لوگوں کی حالت دیکھی تو بلند آواز سے تکبیر پڑھی اور زور زور سے تکبیر پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ اُن کی آواز سے حضورؐ بیدار ہوگئے جب حضورؐ بیدار ہوگئے تو لوگوں نے حضورؐ سے اپنی تکلیف بیان کی (یعنی نماز کا قضا ہوجانا ظاہر کیا) آپ نے فرمایا کچھ ہرج نہیں ہے یا یہ فرمایا کہ کچھ نقصان نہ ہوگا۔ اس کے بعد لوگ چل دیئے کچھ ہی دور چلے ہوں گے کہ آپ اتر پڑے۔ وضو کا پانی منگایا نماز کی اذان دی گئی اور آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوتے تو آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی نے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا کیوں کیا سبب تو نے جماعت کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی۔ اس نے عرض کیا میں ناپاک ہوگیا ہوں اور پانی نہیں ہے حضورؐ نے فرمایا پاک مٹی کو استعمال کرو وہی تیرے لئے کافی ہے اس کے بعد لوگوں نے آپ سے پیاس کی شکایت کی

تو آپ نے اتر کر حضرت علیؓ کو اور ایک اور آدمی کو بلایا اور فرمایا جاؤ پانی تلاش کرو۔ دونوں حضرات چل دیئے۔ (راستہ میں) ایک عورت ملی جس کے پاس اونٹ پر پانی کے دو مشکیزے تھے۔ انھوں نے اس سے دریافت کیا پانی کہاں ہے۔ اس نے جواب دیا کہ کل اسی وقت میں پانی پر تھی اور ہمارے آدمی پیچھے ہیں۔ انھوں نے کہا اچھا چلو تو وہ بولی کہاں انہوں نے کہا رسول اللہؐ کی خدمت میں۔ اس نے کہا کیا اس کے پاس جن کو صابی کہتے ہیں یہ بولے ہاں ان ہی کے پاس چلی چل جن کو تو سمجھ رہی ہے۔ بالآخر دونوں حضرات اس کو حضورؐ کی خدمت میں لائے اور آپ سے پورا قصہ بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا اس عورت کو اونٹ سے اتار لو۔ اس کے بعد آپ نے ایک برتن منگایا مشکیزوں کے دہانوں سے تھوڑا سا (پانی) لے کر ان کے دہانے بند کر دیئے اور نیچے کے منہ کھول دیئے۔ پھر لوگوں میں منادی کرادی کہ پیو اور پلاؤ۔ جس کو پینا تھا اس نے پی لیا اور جس نے پلانا چاہا پلا دیا آخر میں جس کو غسل کی حاجب تھی اس کو پانی کا ایک برتن (بھر کر) دیا اور فرمایا جا اس کو اپنے اوپر ڈال لے۔ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کا کیا ہو رہا ہے۔ عورت کا پانی تو روک لیا گیا تھا۔ مگر خدا کی قسم ہمارا خیال تھا کہ شاید پانی اپنی ابتدائی حالت سے بھی زائد ہے اس کے بعد حضور نے فرمایا اس کے لئے (چندہ) جمع کرو۔ لوگوں نے کھجوریں آٹا اور ستو اکٹھے کئے جب سب کھانا جمع ہو گیا اور اس کو ایک کپڑے میں باندھ کر اس کے سامنے رکھ دیا تو حضورؐ نے فرمایا تجھ کو علم ہے کہ ہم نے تیرا پانی کچھ بھی کم نہیں کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہم کو سیراب کر دیا۔ وہ عورت (اس کے بعد) اپنے گھر والوں کے پاس چلی گئی مگر چونکہ اس کو دیر ہو گئی تھی اس لئے اس کے گھر والوں نے اس سے پوچھا کہ کہاں رکی رہی تھی۔ اس نے جواب دیا ایک عجیب بات مجھے پیش آئی تھی۔ مجھے دو آدمی (راستہ میں) ملے اور ایک شخص کے پاس لے گئے جس کو صابی کہا جاتا ہے اور اس نے ایسا ایسا کیا خدا کی قسم وہ آسمان وزمین میں سب سے زیادہ جادو جاننے والا ہے (آسمان وزمین کی طرف اس عورت نے اپنی بیچ کی اور شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کیا تھا جس سے مراد آسمان وزمین تھی لفظوں میں آسمان وزمین نہ کہا تھا۔ یا اس کی مراد یہ تھی کہ وہ خدا کا سچا رسول ہے اس کے بعد مسلمانوں نے آس پاس کے مشرکوں کو لوٹنا شروع کیا مگر جن مکانات میں وہ عورت تھی اس کے پاس تک نہ جاتے تھے ایک روز اس عورت نے اپنی قوم سے کہا میرا خیال ہے کہ یہ لوگ تم کو قصداً چھوڑ دیتے ہیں تو کیا تم اسلام کے خواہشمند ہو ان لوگوں نے عورت کے قول کو مان لیا اور مسلمان ہو گئے۔

باب ۸
کتاب الصلوٰۃ

۲۲۲۔ انس بن مالکؓ کہتے ہیں۔ ابوذرؓ بیان کرتے تھے کہ حضورؐ نے فرمایا میں مکہ میں تھا کہ میرے کوٹھے کی چھت شق ہو گئی۔ جبرئیل نازل ہوئے۔ میرا سینہ چاک کیا اس کو آب زمزم سے دھویا پھر سونے کا ایک طشت حکمت و ایمان سے لبریز لائے۔ اس کو میرے سینہ پر بہایا اور بعد کو سینہ کو ملا کر بند کر دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان دنیا کی طرف لے چلے جب میں آسمان دنیا تک پہنچا تو جبرئیلؑ نے اس آسمان کے داروغہ سے کہا کھولو۔ داروغہ بولا کون ہے انھوں نے کہا میں جبرئیل ہوں اور میرے ساتھ محمد رسول اللہؐ ہیں داروغہ نے کہا کیا وہ رسولؐ بنائے گئے ہیں جبرئیل بولے۔ ہاں داروغہ نے کھول دیا ہم آسمان دنیا پر چڑھے وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جس کے دائیں بائیں روحیں تھیں جب وہ دائیں جانب دیکھتا تھا تو ہنستا تھا اور بائیں جانب دیکھتا تھا تو روتا تھا (مجھے دیکھ کر) وہ شخص بولا خوش آمدید اے نیک نبی

اور اے نیک بیٹے میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہے۔ جبرئیل نے کہا یہ آدمؑ ہیں ان کے دائیں بائیں جانب روحیں ہیں جو ان کی اولاد ہیں دائیں جانب والی جنتی ہیں اور بائیں جانب والی دوزخی۔ اسی لئے جب یہ دائیں طرف کو دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور بائیں طرف کو دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ اس کے بعد مجھے دوسرے آسمان کی طرف لے گئے اور جس طرح پہلے کہا تھا یہاں بھی کہا داروغہ نے کھول دیا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا میں نے آسمانوں میں حضرت آدمؑ کو ادریسؑ کو موسیٰؑ کو عیسیٰؑ کو اور ابراہیمؑ کو پایا مگر آپ نے یہ نہیں بتایا کہ ان کے مراتب کیا کیا تھے صرف اتنا فرمایا کہ آدمؑ کو اول آسمان میں پایا اور ابراہیمؑ کو چھٹے آسمان میں۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا جب جبرئیل مجھ کو لے کر ادریسؑ کی طرف گذرے تو ادریسؑ نے کہا خوش آمدید اے نیک نبی اور نیک بھائی۔ میں نے کہا یہ کون ہیں۔ جبرئیلؑ بولے یہ موسیٰؑ ہیں اس کے اور عیسیٰؑ کی طرف سے گذر ہوا تو وہ بھی یہی بولے کہ خوش آمدید اے نیک نبی اور نیک بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں جبرئیلؑ نے کہا یہ عیسیٰ ہیں پھر میرا گذر ابراہیمؑ کی طرف سے ہوا تو انھوں نے کہا خوش آمدید اے نیک نبی اور نیک بیٹے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں جبرئیلؑ نے جواب دیا یہ ابراہیمؑ ہیں۔ ابن عباس اور ابوحبہؓ انصاری کہا کرتے تھے کہ حضورؐ نے فرمایا جبرئیل مجھ کو اوپر چڑھا کر لے گئے اور ہم ایک اونچے ہموار مقام میں پہنچے جہاں مجھے قلموں کے چلنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ انسؓ بن مالک کا قول ہے کہ آپ نے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کی تھیں لیکن جب میں (واپس ہوکر) موسیٰؑ کی طرف سے گذرا تو انھوں نے دریافت کیا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے میں نے کہا پچاس وقت کی نمازیں وہ کہنے لگے اپنے پروردگار کے پاس جاؤ کیونکہ تمہاری امت میں اس کی طاقت نہ ہوگی میں نے (جاکر) اپنے رب سے کمی کرائی تو خدا تعالیٰ نے آدھی ساقط کردیں۔ جب میں موسیٰؑ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آدھی ساقط کردی گئیں تو انھوں نے کہا دوبارہ اپنے رب کے پاس جاؤ تمہاری امت میں اس کی بھی طاقت نہ ہوگی میں نے خدا سے اور کمی کرائی خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ پانچ وقت کی (نمازیں) فرض رہیں اور وہ ثواب میں پچاس کے برابر ہیں میرے ہاں حکم میں تغیر نہیں ہوتا ہے اس کے بعد جب موسیٰؑ کی طرف لوٹا تو انھوں نے کہا اب کے پھر اپنے رب کے پاس جاؤ میں نے کہا اب مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے بعد ازاں جبرئیل مجھے (اور اوپر) لے چلے یہاں تک کہ مقام سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے مختلف قسم کے رنگ اس کو محیط کئے تھے مجھے نہیں معلوم وہ کیا تھے پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو میں نے وہاں موتیوں کے ہار اور مشک کی مٹی دیکھی۔

۲۲۳۔ **حضرت عائشہؓ** کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب نماز فرض کی تو دو دو رکعتیں سفر و حضر میں فرض کی تھیں سفر کی نماز تو بدستور رہی اور حضر کی نماز میں زیادتی کردی گئی۔

۲۲۴۔ **عمرو بن ابی سلمہؓ** کہتے ہیں کہ حضورؐ نے (ایک مرتبہ) ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھی جس کے دونوں کنارے (کندھوں) پر ادھر ادھر ڈال لئے تھے۔

۲۲۵۔ **ام ہانی بنت ابوطالب** سے فتح مکہ کے دن کی گذشتہ حدیث مروی ہے مگر انھوں نے اتنی اور زیادہ کی ہے کہ آپ نے ایک کپڑا پہن کر آٹھ رکعتیں پڑھیں جب فارغ ہوتے تو میں نے عرض کیا کہ میری ماں کے بیٹے علیؓ بن ابی طالب کا خیال ہے کہ میں پناہ دے چکی ہوں وہ اس کو قتل کردیں۔ آپ نے فرمایا ام ہانیؓ جس کو تم پناہ دے چکیں اس کو ہم نے بھی پناہ دی۔ ام ہانی کہتی ہیں کہ یہ چاشت کے وقت کا ذکر ہے۔

۲۲۶۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضورؐ سے ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔

۲۲۷۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے تاوقتیکہ اس کے کاندھے پر کچھ نہ ہو۔

۲۲۸۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سُنا جو شخص ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھے اس کو چاہیئے کہ اس کے دونوں کنارے اِدھر اُدھر ڈال لے۔

۲۲۹۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ میں حضورؐ کے ہمرکاب ایک سفر میں نکلا ایک رات جب میں کسی کام کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو میں نے نماز پڑھتے دیکھا میں (اس وقت) ایک کپڑا اوڑھے ہوئے تھا میں اس کو لپیٹ کر آپ کی ایک طرف کھڑا ہو گیا اور نماز شروع کر دی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا جابرؓ رات کو کیوں آیا ہے۔ میں نے اپنی ضرورت بتائی فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا یہ کپڑے میں لپٹا ہوا مجھے دکھائی دے رہا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ایک ہی کپڑا تھا۔ فرمایا اگر فراخ ہو تو اسی میں لپٹ جایا کرو (یعنی سمیٹ لیا کرو) اور اگر تنگ ہو تو تہبند بنا لیا کرو۔

۲۳۰۔ سہلؓ کہتے ہیں کہ چند آدمی اپنی گردنوں میں لنگیاں باندھے حضورؐ کے ساتھ بچوں کی طرح نماز پڑھا کرتے تھے اور عورتوں سے کہا جاتا تھا کہ (اس وقت تک) سر نہ اُٹھاؤ جب تک مرد سیدھے نہ بیٹھ جائیں۔

۲۳۱۔ مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں میں حضورؐ کے ہمرکاب تھا آپ نے فرمایا مغیرہؓ برتن تھام لے میں نے تھام لیا۔ آپ (وہاں سے) چلے یہاں تک کہ میری نظروں سے چھپ گئے (وہاں جاکر) قضاء حاجت کی چونکہ آپ شامی جبہ پہنے ہوتے تھے۔ اس لئے ہاتھ آستینوں سے نکالنے لگے مگر آستین تنگ تھی۔ اسی لئے آپ نے ہاتھ نیچے سے نکالا۔ میں نے آپ کے ہاتھ پر پانی ڈالا۔ آپ نے نماز کی طرح وضو کیا۔ موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

۲۳۲۔ جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ تہبند اوڑھے ہوئے لوگوں کے ساتھ کعبہ کے پتھر اُٹھا رہے تھے آپ کے چچا عباسؓ بولے بھتیجے اگر تم اپنا تہبند کھول کر مونڈھے پر پتھروں کے نیچے رکھ لو (تو اچھا ہی) آپ نے تہبند کھول کر مونڈھوں پر رکھ لیا فوراً آپ بیہوش ہو گئے مگر اس کے بعد آپ کو برہنہ نہیں دیکھا گیا۔

ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے اس طرح کپڑا لپیٹنے سے منع فرمایا ہے جس سے ہاتھ پاؤں نکالنے کو راستہ نہ رہے یا انسان ایک کپڑا پہن کر اس طرح گٹھڑی بن کر بیٹھے کہ اس کی شرم گاہ کا پردہ نہ ہو۔

۲۳۳۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے دو قسم کی فروخت سے منع فرمایا ہے بیع الماس اور بیع نباذ بیع لماس یہ ہے کہ خریدار کسی چیز کو چھوڑ دے تو اس پر قبول کرنا لازم ہو جائے بیع نباذ یہ ہے کہ بائع مشتری کی مطلوبہ چیز اس کی طرف پھینک دیتا تو اس کا قبول کرنا لازم ہو جاتا تھا) اور اس طرح کپڑا لپیٹنے سے (منع فرمایا ہے) جس سے ہاتھ پاؤں نکالنے کو راستہ نہ رہے اور اس سے بھی (منع فرمایا ہے) کہ آدمی ایک کپڑے میں گٹھڑی بن بیٹھے۔

۲۳۴۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے حج کے زمانہ میں مجھے منادی کرنے والوں کے ساتھ

ملا کر بھیجا جو یہ اعلان کرتے تھے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ خانہ کعبہ کا طواف کرے اس کے بعد رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ کو سوار کر کے پیچھے بھیجا اور حکم دیا کہ سورۃ برأت کا اعلان کریں۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ دسویں ذی الحجہ کو حضرت علیؓ نے اہل منیٰ میں اعلان کیا کہ اس سال کے بعد نہ کوئی مشرک حج کرے اور نہ کوئی برہنہ خانہ کعبہ کا طواف کرے

۲۳۵۔ انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ غزوہ خیبر میں تھے اور ہم نے موقع جنگ کے قریب ہی اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد رسول اللہؐ سوار ہوتے میں آپ کے پیچھے بیٹھا تھا۔ حضورؐ خیبر کے کوچوں میں (اپنی سواری) چلاتے جاتے تھے اور میرا زانو آپ کی ران میں لگتا جاتا تھا آپ نے اپنا تہہ بند کھول دیا اور میں آپ کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا جب آپ گاؤں میں داخل ہوئے تو فرمایا اللہ اکبر خیبر ویران ہوگیا۔ ہم جب کسی قوم کے صحن میں داخل ہوتے تو ڈرائے ہوؤں (خوفزدہ لوگ) کی صبح بری ہو جاتی ہے (یعنی کفار تباہ ہو جاتے ہیں) یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ فرمائے راوی کہتا ہے کہ لوگ اپنے کاموں کو جا رہے تھے (دیکھ کر کہنے لگے محمدؐ اور (ان کا) لشکر ہے اس طرح ہم نے خیبر کو زبردستی حاصل کیا اس کے بعد قیدی اکٹھے کئے گئے دحیہ نے آ کر کہا یا رسول اللہؐ قیدیوں میں سے ایک لونڈی مجھے عنایت فرمائے آپ نے فرمایا جا ایک لونڈی لے لے انھوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ اس پر ایک شخص نے خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نے صفیہ بنت حیی مرحمت کر دی وہ تو قریظہ اور نضیر کی سردار ہے اور صرف آپ کے لئے مناسب ہے۔ فرمایا دحیہ کو بلاؤ جب دحیہ حاضر ہوئے اور آپ نے صفیہ کو دیکھا تو فرمایا اس کے سوا اور لونڈی لے لے اس کے بعد حضورؐ نے صفیہؓ کو آزاد کر کے ان کے ساتھ نکاح کر لیا اور ان کی آزادی کو مہر قرار دیا۔ حضورؐ راستہ ہی میں تھے کہ ام سلیمؓ نے حضرت صفیہؓ کو بنا سنوار کر شب کو حضور کی خدمت میں پیش کیا صبح ہوئی تو حضورؐ نوشہ تھے آپ نے فرمایا اگر کسی کے پاس کچھ ہو تو لے کر آ جائے اور دستر خوان بچھوا دیا لوگ کھجوریں اور گھی لانے لگے۔ میرا خیال ہے کہ راوی نے ستو کا بھی ذکر کیا ہے۔ غرض لوگوں نے حیس (ایک طرح کا کھانا ہوتا ہے) تیار کیا۔ بس رسول اللہؐ کا یہی ولیمہ ہوا۔

۲۳۶۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ فجر کی نماز پڑھا کرتے تھے اور ایماندار عورتیں وہاں چادروں میں چھپی ڈھکی آتی تھیں اور (نماز سے فارغ ہو کر) گھروں کو لوٹ جاتی تھیں کہ کوئی ان کو پہچانتا نہ تھا۔

۲۳۷۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضورؐ نے ایک نقشین چادر اوڑھ کر نماز پڑھی اور (نماز میں) نقوش کو ایک دفعہ دیکھا جب فارغ ہوئے تو فرمایا اس چادر کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور ایک بے نقش چادر لے آؤ ان نقوش نے مجھے اس وقت نماز سے غافل کر دیا۔

۲۳۸۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک پردہ تھا جس کو آپ نے اپنے مکان کے ایک طرف لگا دیا تھا حضورؐ نے فرمایا اپنا یہ پردہ میرے سامنے سے ہٹا دو نماز میں اس کی تصویریں میرے سامنے آتی ہیں۔

۲۳۹۔ عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ایک ریشم کا چغہ بطور ہدیہ کے حضورؐ کی خدمت میں آیا۔ آپ نے اس کو پہن کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس کو اس سختی کے ساتھ اتار پھینکا جس سے اس کا ناگوار ہونا معلوم ہوتا تھا۔ اور فرمایا پرہیزگاروں کے ملئے یہ مناسب نہیں ہے۔

۲۴۰۔ ابوجحیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو چمڑے کے سرخ قبا میں دیکھا۔ بلال آپ کے وضو کا پانی لئے ہوئے اور لوگ اس پانی کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے تھے جس شخص کے ہاتھ کچھ پانی لگ جاتا تھا وہ اس کو

بدن پر مل لیتا تھا اور جس کے ہاتھ کچھ نہ آتا تھا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھوں کی تری لے لیتا تھا بلالؓ کو میں نے دیکھا کہ انھوں نے ایک چھوٹا نیزہ لے کر (زمین میں) گاڑ دیا اور حضورؐ سرخ لباس پہنے ہوئے دامن اُٹھائے ہوئے نکلے لکڑی کی طرف منہ کرکے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی (اس وقت) میں دیکھ رہا تھا کہ آدمی اور چوپائے نیزے کے آگے سے گذر رہے تھے۔

۲۴۱- سہل بن سعدؓ سے دریافت کیا گیا کہ (حضورؐ کا) ممبر کس چیز کا تھا کہنے لگے کہ اب لوگوں میں اس بات کا مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہ رہا۔ ممبر مقام غابہ کے جھاؤ کا بنا ہوا تھا جس کو فلاں شخص نے جو فلاں عورت کا غلام تھا حضورؐ کے لئے تیار کیا گیا۔ جب تیار ہو گیا تو اس وقت آپ قبلہ رُخ کھڑے ہوئے اللہ اکبر کہا لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے آپ نے قرآت پڑھی رکوع کیا لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے رکوع کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر اُٹھایا پیچھے کو لوٹے یہاں تک کہ زمین پر سجدہ کیا۔ ممبر کا یہ قصہ ہے۔

۲۴۲- انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میری دادی مُلیکہؓ نے رسول اللہؐ کی دعوت کی کھانا تیار کیا آپ نے نوش فرمایا اس کے بعد ارشاد فرمایا اٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں انسؓ کہتے ہیں ایک چٹائی تھی جو کثرت استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو گئی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا اور کھڑا ہو گیا رسول اللہؐ آگے کھڑے ہوئے میں نے اور ایک یتیم لڑکے نے صف باندھی اور ہمارے پیچھے بوڑھی عورتیں تھیں۔ حضورؐ نے ہم کو دو رکعتیں پڑھائیں اور واپس تشریف لے گئے۔

۲۴۳- حضرت عائشہؓ زوجہ نبی کہتی ہیں کہ میں رسول اللہؐ کے سامنے سو جاتی تھی میرے دونوں پاؤں آپ کے قبلہ کی طرف ہوتے تھے جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے اشارہ فرماتے میں پاؤں سمیٹ لیتی۔ جب آپ کھڑے ہو جاتے تو پھر پھیلا دیتی۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ان دنوں میں گھروں کے اندر چراغ نہ تھے۔

۲۴۴- حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہؐ نماز پڑھتے ہوتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے بیچ میں جنازہ کی طرح چوڑان میں آپ کے گھر والوں کے بستر پر پڑی ہوتی تھی۔

۲۴۵- انسؓ کہتے ہیں کہ ہم حضورؐ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے تو بعض لوگ سخت گرمی کی وجہ سے کپڑے کا دامن سجدہ کی جگہ رکھ لیتے تھے۔

۲۴۶- انسؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا حضورؐ جوتیوں سمیت نماز پڑھ لیتے تھے تو بولے ہاں۔

۲۴۷- جریر بن عبد اللہؓ نے پیشاب کرکے وضو کیا۔ موزوں پر مسح کیا پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی دریافت کیا گیا تو کہنے لگے، میں نے رسول اللہ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے لوگوں کو اس بات سے تعجب ہوا کیونکہ جریر متاخرین مسلمانوں میں سے ہیں۔

۲۴۸- عبد اللہ بن بحینہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ جب نماز پڑھتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سپیدی معلوم ہونے لگتی تھی۔

استقبال قبلہ

۲۴۹- انس بن مالکؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جو شخص ہماری سی نماز پڑھے ہمارے قبلہ کو رُخ کرے اور ہمارے ذبیحہ کو کھائے وہ مسلمان ہے اس کے لئے خدا و رسولؐ کا ذمہ ہے۔ لہذا تم خدا کے ذمہ کو نہ توڑو

۲۵۰- **ابن عمرؓ** سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے طواف عمرہ کر لیا۔ لیکن صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کی کیا وہ اپنی بیوی کے پاس آ سکتا ہے کہنے لگے کہ رسول اللہؐ (ایک بار) تشریف لائے سات بار طواف کعبہ کیا مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ تمہارے لئے رسول اللہؐ کے اتباع (میں ایک بہترین طریقہ ہے۔

۲۵۱- **ابن عباسؓ** کہتے ہیں کہ نبی خانہ کعبہ میں داخل ہوتے اس کے ہر گوشہ میں دعا کی مگر نماز نہیں پڑھی جب باہر نکل آئے تو کعبہ کی طرف (منہ کر کے) دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا یہی قبلہ ہے۔

۲۵۲- **براءؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے سولہ سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھی یہ روایت پہلے بھی گذر چکی ہے دونوں میں صرف لفظی اختلاف ہے۔

۲۵۳- **جابرؓ** کہتے ہیں کہ حضورؐ سواری پر بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے خواہ سواری کا رُخ کسی طرف ہو لیکن جب فرض نماز کا ارادہ کرتے تو اُتر آتے تھے اور قبلہ کی طرف رُخ کرتے تھے۔

۲۵۴- **عبداللہ بن مسعودؓ** کہتے ہیں کہ حضورؐ نے (ایک مرتبہ) نماز پڑھی جب سلام پھیرا تو آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی بات پیدا ہو گئی ہے فرمایا وہ کیا عرض کیا آپ نے اتنی رکعات پڑھی ہیں (یعنی زیادہ یا کم) آپ نے فوراً اپنے دونوں پاؤں موڑے قبلہ کی طرف منہ کیا۔ دو سجدے کئے اور سلام پھیر دیا۔ جب ہماری طرف منہ کیا تو فرمایا اگر نماز میں کوئی نئی بات ہوئی ہوتی تو میں تم کو بتا دیتا۔ لیکن میں تمہاری طرح انسان ہوں۔ جس طرح تمہیں بھول ہو جاتی ہے مجھے بھی ہو جاتی ہے اگر میں بھول جایا کروں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔ اگر تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جایا کرے تو چاہئے کہ امر حق کو سوچے اور اسی کے مطابق (نماز) پوری کرے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کرے۔

۲۵۵- **حضرت عمرؓ** کہتے ہیں کہ میں نے اپنے پروردگار کی تین باتوں میں موافقت کی ہے (اول یہ) کہ میں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کاش ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ مقرر کر لیتے اس وقت آیت **وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى** نازل ہوئی (دوسرے یہ) کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کاش حضورؐ اپنی بیویوں کو پردہ کر لینے کا حکم دیتے کیونکہ ان سے اچھے برے (ہر قسم کے آدمی) کلام کرتے ہیں۔ اس وقت آیت حجاب نازل ہوئی (تیسرے یہ) کہ رسول اللہؐ کی تمام بیویوں نے آپ سے اعراض کر لیا۔ میں نے ان سے کہا اگر حضورؐ تم کو طلاق دے دیں تو امید ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو تم سے بہتر بیویاں عطا فرمائے کہ جو مسلمان ہونگی اس وقت یہی آیت نازل ہوئی۔

۲۵۶- **انسؓ** کہتے ہیں کہ حضورؐ نے قبلہ کی طرف تھوک پڑا دیکھا تو آپ کو یہ بات شاق گذری اور یہ ناگواری آپ کے چہرہ سے معلوم ہونے لگی۔ پھر آپ نے اٹھ کر دست مبارک سے اس کو کھرچا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے پروردگار سے مخاطب ہوتا ہے اور پروردگار اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے لہذا تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی طرف نہ تھوکے ہاں دائیں بائیں یا قدموں کے نیچے تھوک لے پھر آپ نے اپنی چادر کا کونہ لے کر اس میں تھوکا اور مل دیا اور فرمایا ایسا کر لیا کرے۔

۲۵۷- **ابوہریرہؓ اور (ابو سعید خدریؓ)** سے یہ تھوک والی حدیث مروی ہے مگر اس میں اتنی

زیادتی ہے کہ دائیں جانب بھی نہ تھوکے

۲۵۸- انسؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کو دفن کردینا اس کا کفارہ ہے

۲۵۹- ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا تم یہ سمجھتے ہو کہ میری توجہ ادھر ہے خدا کی قسم مجھ سے تمہارا خشوع اور رکوع پوشیدہ نہیں ہے میں تم کو اپنی پشت کے پیچھے سے دیکھ لیتا ہوں۔

۲۶۰- ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے ان گھوڑوں کو شرطیہ دوڑایا جن کو دبلا کیا جانا غرض تھا دوڑ کی ابتدا مقام حفیاء سے ہوئی اور انتہا مقام ثنیۃ الوداع پر اور جن گھوڑوں کو دبلا کرنا مقصود نہ تھا ان کو مقام ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا اور آگے نکل جانے والے لوگوں میں سے عبداللہ (یعنی میں) بھی تھا۔

۲۶۱- انسؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہر دفعہ سے زیادہ مال بحرین سے حضورؐ کے پاس آیا فرمایا اس کو مسجد میں بکھیر دو۔ جب آپ نماز کو نکلے تو اس کی طرف توجہ بھی نہ کی۔ نماز ادا کر چکے تو تشریف لاکر پاس بیٹھ گئے اور جس شخص کو دیکھتے اس کو عطا فرماتے تھے۔ اتنے میں حضرت عباسؓ آتے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے بھی دیجئے کیونکہ میں نے اپنا بھی فدیہ دیا ہے اور عقیلؓ کا بھی آپ نے فرمایا لو اور لپ بھر کر ان کے کپڑے میں ڈال لیا۔ مگر ان کی نظر میں یہ کم تھا۔ اس لئے رک نہ سکے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ ان میں سے کسی کو حکم دیجئے کہ (اپنا حصہ) اٹھا کر لائے فرمایا نہیں۔ عباسؓ نے عرض کیا پھر آپ ہی اٹھا کر لائیے فرمایا نہیں۔ اس کے بعد آپ نے ان کو کچھ اور دیا مگر ان کی نظر میں کم ہی تھا اس لئے کہنے لگے یا رسول اللہؐ ان میں سے کسی کو حکم دیجئے کہ (اپنا حصہ) میرے پاس اٹھا کر لائے فرمایا نہیں۔ اس کے بعد آپ نے عباس کو اتنا دیا کہ اُن پر لاد دیا اور ان کے کندھے پر ڈال دیا۔ عباسؓ چل دیئے حضورؐ ان کی حرص کی وجہ سے تعجب کے ساتھ ان کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ نظر سے غائب ہو گئے۔ رسول اللہؐ اس جگہ سے اس وقت اٹھے جب ایک درم باقی نہیں رہا۔

۲۶۲- محمود بن ربیع انصاریؓ کہتے ہیں کہ عتبان بن مالکؓ (یہ بدری صحابی ہیں) حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نابینا ہو گیا ہوں اور اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں لیکن جب بارش ہونے لگتی ہے تو وہ نالہ بہنے لگتا ہے جو میرے ان کے درمیان ہے اس لئے ان کو نماز پڑھانے میں ان کی مسجد میں نہیں جا سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ حضورؐ میرے گھر تشریف لا کر نماز ادا کریں تاکہ میں حضورؐ کے مصلے کو مصلے قرار دوں آپ نے فرمایا میں عنقریب ایسا کردوں گا انشاء اللہ عتبانؓ کہتے ہیں کہ صبح کو رسول اللہؐ اور ابوبکرؓ میرے ہاں تشریف لائے۔ آفتاب اونچا ہو گیا تھا آکر اجازت طلب کی۔ میں نے اجازت دی۔ آپ گھر میں داخل ہوئے مگر بیٹھے نہیں اور فرمایا تم مجھ سے کہاں نماز پڑھوانا چاہتے ہو میں نے مکان کا ایک گوشہ بنا دیا۔ آپ نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی ہم نے بھی کھڑے ہو کر صف بنالی۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا۔ میں نے آپ کو خزیرہ (ایک قسم کا کھانا) کھانے کے لئے روک لیا جو آپ کے لئے تیار کیا تھا اس کے بعد چند اور گھر والے آگئے اور سب اکٹھے ہو گئے ان میں سے کسی شخص نے کہا مالک بن دخشن کہاں ہے دوسرا بولا وہ منافق ہے خدا اور رسولؐ سے اس کو محبت نہیں ہے آپ نے فرمایا ایسا نہ کہو کیا تم کو معلوم نہیں کہ اس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا ہے اور اس سے خدا کی ذات کے سوا کچھ اور مقصود نہیں ہے، وہ بولے خدا اور رسول خوب واقف ہیں۔ پھر انہوں نے عرض کیا ہم دیکھتے ہیں کہ اس کا رخ

اور خیر خواہی منافقوں کی طرف ہے آپ نے فرمایا جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اور اس سے رضا الٰہی کے سوا کچھ اور مطلوب نہ ہو اس کو خدا نے دوزخ پر حرام کردیا ہے۔

۲۶۳۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ نے حضورؐ سے ایک گرجا کا تذکرہ کیا جس میں تصویریں تھیں اور حبش میں دونوں حضرات نے اس کو دیکھا تھا۔ آپ نے فرمایا ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی مرجاتا تھا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے تھے اور یہ تصویریں بناتے تھے قیامت کے دن یہ لوگ خدا کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ بد ہوں گے۔

۲۶۴۔ انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم ایک قبیلہ میں جس کو بنو عمرو بن عوف کہا جاتا تھا مدینہ میں تشریف لائے اور چودہ رات وہاں قیام فرمایا۔ پھر قبیلہ بنی نجار کے پاس کسی کو بھیجا وہ لوگ تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے (مجھے معلوم ہو رہا ہے) کہ آپ سواری پر تھے۔ ابوبکرؓ آپ کے پیچھے سوار تھے اور بنی نجار کا گروہ آپ کے آس پاس تھا (اس کے بعد آپ چل دیئے) ابو ایوبؓ کے صحن میں آپ نے سامان اتارا آپ کو یہ بات پسند تھی کہ جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لیں اور بکریوں کے بندھنے کی جگہ پڑ میں آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ بنو نجار کو بلا کر فرمایا تم میرے ہاتھ اپنا باغ فروخت کردو۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم سوائے رضائے الٰہی کے اس کی اور قیمت نہیں چاہتے۔ انسؓ کہتے ہیں تم کو بتاؤں اس میں کیا کیا تھا۔ مشرکوں کی قبریں اکھاڑ دی گئیں کھنڈر ہموار کردیئے گئے کھجور کے درخت کاٹ کر ترتیب وار قبلہ کی جانب کھڑے کردیئے گئے۔ ان کے دونوں طرف پتھر لگا دیئے گئے اور لوگوں نے بڑے بڑے پتھر لانے شروع کئے اور اشعار پڑھتے جاتے تھے۔ حضورؐ بھی ان کے ساتھ تھے اور فرماتے جاتے تھے الٰہی آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں (الٰہی) انصار و مہاجرین کو بخش دے۔

۲۶۵۔ ابن عمرؓ کے متعلق روایت ہے کہ وہ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ لیتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

۲۶۶۔ انسؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز پڑھو مگر ان میں قبریں نہ بناؤ۔

۲۶۷۔ حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب حضورؐ کا وقت وفات قریب ہوا تو آپ چہرۂ مبارک پر سیاہ چادر ڈالنے لگے مگر جب ناگوار ہوا تو کھول دیا اور فرمایا یہود و نصاری پر خدا کی لعنت انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا رکھا ہے (حضورؐ اس فعل سے لوگوں کو بچانا چاہتے تھے)

۲۶۸۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ عرب کے ایک قبیلہ کی ایک حبشی باندی تھی۔ انھوں نے اس کو آزاد کردیا مگر وہ پھر بھی ان کے ساتھ رہتی رہی (اتفاقاً) ان لوگوں کی ایک چھوٹی لڑکی باہر نکلی۔ لڑکی چمڑے کے تسموں کی بنی ہوئی ایک سرخ حمیل پہنے تھی۔ حمیل (یہیں) نے کہیں پھینک دی یا خود کہیں گر گئی چیل آئی اور گوشت سمجھ کر اٹھا کر لے گئی۔ لوگوں نے (ہر چند) تلاش کیا مگر نہ ملی لوگوں نے اسی باندی کو متہم کیا اور تلاشی لینے لگے اور بالآخر اس کے مقام مخصوص میں تلاش کیا (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ مجھ سے باندی نے کہا) خدا کی قسم میں وہیں کھڑی تھی کہ چیل آئی اور حمیل ڈال گئی۔ میں نے کہا لو وہ یہ ہے جس کی تہمت تم لوگوں نے مجھ پر لگائی تھی حالانکہ

گمان (باطل) ہوتا میں اس سے بری تھی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر وہ لڑکی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئی۔ مسجد میں اس کا خیمہ تھا میرے پاس آ کر باتیں کرتی رہتی تھی لیکن جب میرے پاس آ کر بیٹھتی تو یہ شعر پڑھتی (مضمون شعر) جمیل والا دن بھی خدا کی عجائبات میں سے تھا خدا نے مجھ پر کفر کی آبادی سے نجات دی۔ میں نے اس سے (ایک روز) کہا کہ آخر یہ کیا بات ہے کہ جب تو میرے پاس آ کر بیٹھتی ہے تو یہ شعر ضرور پڑھتی ہے۔ تو اس نے یہ قصہ سنایا

۲۶۹۔ سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ حضور (ایک دفعہ) حضرت فاطمہؓ کے مکان میں تشریف لے گئے حضرت علیؓ کو نہیں پایا تو فرمایا تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے۔ حضرت فاطمہؓ نے جواب دیا میرے ان کے درمیان کچھ بات ہو گئی تھی وہ مجھ پر غصے ہوتے اور باہر چلے گئے میرے پاس قیلولہ بھی نہیں کیا آپ نے ایک شخص سے فرمایا دیکھو تو کہاں ہیں وہ شخص (لوٹ کر) آیا اور عرض کیا مسجد میں سو رہے ہیں حضورؐ مسجد میں تشریف لائے حضرت علیؓ لیٹے ہوئے تھے پہلو سے چونکہ چادر سرک گئی تھی اس لئے مٹی پہلو کو لگ گئی تھی رسول اللہؐ مٹی پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے تھے ابوترابؓ اٹھو

ابوقتادہ سلمیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔

۲۷۰۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں مسجد کچی اینٹوں کی تھی کھجور کی شاخوں کی چھت تھی اور کھجور کی لکڑی ہی کے ستون تھے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے بھی اس میں کوئی زیادتی نہیں کی حضرت عمرؓ نے (اس) میں زیادتی کی لیکن اس کی بنیاد وہی رہنے دی جو حضورؐ کے زمانہ میں تھی کچی اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے اس کو تعمیر کیا اور ستون لکڑی ہی کے رکھے۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اس کو بدل دیا۔ اس میں بہت زیادتی کی۔ دیواریں نقشین پتھروں کی اور گچ کی بنوائیں ستون نقشین پتھروں کے اور چھت سال کی بنوائی۔

۲۷۱۔ ابوسعید خدریؓ ایک دن حدیث بیان کر رہے تھے اتفاقاً مسجد کی تعمیر کا ذکر آیا تو کہنے لگے کہ ہم ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے اور عمارؓ دو دو اینٹیں نبیؐ نے عمارؓ کو دیکھا تو آپ ان کی مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا افسوس عمارؓ کو ایک باغی فرقہ قتل کرے گا یہ ان کو جنت کی طرف بلائے گا اور وہ اس کو دوزخ کی طرف عمارؓ کہنے لگے کہ میں فتنوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

۲۷۲۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں کہ میں نے مسجد بنوائی تو لوگ مجھ پر کچھ اعتراضات کرنے لگے میں نے کہا کہ تم لوگ بہت کچھ اعتراضات کرتے ہو حالانکہ میں نے رسولؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص رضاء الٰہی تلاش کرنے کے لئے مسجد بنائے اس کے لئے خدا تعالیٰ ویسا ہی جنت میں (مکان) بنائے گا۔

۲۷۳۔ جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں ایک شخص تیر لے کر مسجد میں گذرا حضورؐ نے فرمایا ان کی دھاروں کو روک لے۔

۲۷۴۔ ابوموسیٰؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جو شخص ہماری کسی مسجد میں یا بازار میں تیر لے کر گذرے تو اس کو دھاریں پکڑ لینا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو زخمی کر دے۔

۲۷۵۔ حضرت حسان بن ثابتؓ نے (ایک مرتبہ) ابوہریرہؓ کو گواہ بنا کر کہا تم کو خدا کی قسم دیکر میں دریافت کرتا ہوں کہ تم نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے حسان اللہ کے رسولؐ کی طرف سے جواب دے

اے خدا روح القدس سے اس کی تائید فرما۔ ابو ہریرہؓ بولے ہاں (ٹھیک ہے)

۲۷۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک روز رسول اللہؐ کو اپنے حجرہ کے دروازہ پر دیکھا حبشی لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے۔ رسول اللہؐ مجھ کو اپنی چادر سے چھپا رہے تھے اور میں ان کے کھیل کو دیکھ رہی تھی دوسری روایت میں ہے کہ میں ان کی مصنوعی جنگ دیکھ رہی تھی۔

۲۷۷۔ کعبؓ بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میرا کچھ قرض ابن ابیؓ حدرد پر چاہیئے تھا۔ میں نے مسجد میں ان پر تقاضا کیا یہاں تک کہ میری اور اُن کی آوازیں بلند ہوئیں اور رسول اللہؐ نے اپنے دولت خانہ میں اس کو سن لیا۔ آپ اپنے حجرہ کا پردہ اُٹھا کر باہر نکلے اور فرمایا کعبؓ میں نے کہا لبیک یا رسول اللہؐ فرمایا اپنے قرض میں سے اس قدر معاف کردے اور اس مقدار کی طرف اشارہ کیا یعنی نصف۔ میں نے عرض کیا کہ حضورؐ میں نے معاف کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا (ابو حدردؓ) اٹھ اور بقیہ قرض ادا کردے۔

۲۷۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک سیاہ مرد یا عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا اس کا انتقال ہوگیا۔ جب حضورؐ نے اس کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے عرض کیا اس کا انتقال ہوگیا۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔ مجھے اس کی قبر بتاؤ آپ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس پر نماز پڑھی

۲۷۹۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب سود کے بارہ میں سورۂ بقر کی آیتیں نازل ہوئیں تو حضور مسجد کی طرف نکلے اور لوگوں کے سامنے وہ آیتیں پڑھیں اس کے بعد شراب کی تجارت کو حرام فرمایا۔

۲۸۰۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا گذشتہ رات ایک شیطان جس نے مجھ سے تعرض کیا تاکہ میری نماز قطع کردے مگر خدا نے مجھکو اس پر قدرت دی۔ میں نے ارادہ کیا کہ مسجد کے کسی ستون سے اس کو باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم بھی اس کو دیکھ لو۔ لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمانؑ کا قول یاد آیا کہ اے خدا مجھے بخش دے اور مجھے ایسی حکومت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو مناسب نہ ہو۔

۲۸۱۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جنگ خندق میں سعدؓ کے ہاتھ کی رگ میں کچھ چوٹ لگی اس لئے حضورؐ نے مسجد میں خیمہ لگوایا تاکہ قریب رہ کر ان کی عیادت کرتے رہیں مگر لوگوں کو کچھ گھبراہٹ نہ تھی مسجد میں قبیلہ بنی غفار کا ایک اور خیمہ تھا جس میں (حضرت سعدؓ کا) خون بہہ کر پہنچا تھا اس پر وہ لوگ بولے اور خیمہ والو یہ کیا ہماری طرف تمہارے پاس سے آتا ہے۔ (لوگوں نے دیکھا) تو ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا جس کی وجہ سے اس خیمہ میں ان کا انتقال ہوگیا۔

۲۸۲۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ کے دو صحابی ایک اندھیری رات میں آپ کے پاس سے واپس ہوئے دونوں کے ساتھ دو چراغوں کی طرح (قدرتی روشنی) تھی جب (راستہ میں) ایک دوسرے سے علیحدہ ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک ہوگیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر پہنچ گیا۔

۲۸۳۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے اپنی بیماری کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کرلو۔ میں نے طواف کرلیا (اس وقت) آپ بیت اللہ کے گوشہ میں نماز میں مشغول تھے اور سورۂ طور پڑھ رہے تھے۔

۲۸۴ - ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا خدا تعالےٰ نے اپنے ایک بندہ کو دنیا میں اور ان چیزوں میں اختیار دیا جو اس کے پاس موجود ہیں کہ جن کو چاہے وہ پسند کرے اس نے خدا کے پاس کی چیزیں پسند کر لیں۔ ابو بکرؓ (یہ سن کر) رو دیئے میں نے اپنے دل میں کہا اس بڈھے کے رونے کی کیا وجہ اگر ایک بندہ کو دنیا میں اور اپنے پاس کی چیزوں میں اختیار دے دیا اور اس نے خدا کے پاس کی چیزوں کو پسند کر لیا (تو اس کا کیا نقصان ہوا) مگر بعد کو معلوم ہوا کہ وہ بندے تو رسول اللہؐ ہیں اور ابو بکرؓ چونکہ ہم سے زیادہ جاننے والے تھے (اس لئے وہ سمجھ گئے کہ حضورؐ کی وفات قریب ہے) پھر آپ نے فرمایا ابو بکرؓ مت رو (جس کی صحبت اور جس کے مال کا سب سے زیادہ احسان مجھ پر ہے وہ ابو بکرؓ ہیں اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو دوست بناتا لیکن اسلامی اخوت و مودت کافی ہے۔ ابو بکر کے دروازہ کے سوا مسجد میں کوئی دروازہ نہ رہے سب بند کر دیئے جائیں۔

۲۸۵ - ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مرض الموت میں رسول اللہ سر کو پٹی باندھے نکلے (منبر پر بیٹھے) اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثنا کی پھر فرمایا لوگوں میں کوئی ایسا شخص نہیں جس کی رفاقت اور جس کے مال کا احسان مجھ پر ابو بکرؓ بن قحافہ سے زیادہ ہو اگر میں لوگوں میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابو بکرؓ کو دوست بناتا لیکن اسلامی اخوت اس سے بہتر ہے۔ ابو بکرؓ کی کھڑکی کے سوا مسجد میں جو کھڑکی ہے میری جانب سے بند کر دو

۲۸۶ - ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ مکہ میں تشریف لائے اور عثمانؓ بن طلحہ کو بلایا دروازہ کھولا تو رسول اللہ حضرت بلال، اسامہ بن زیدؓ و عثمان بن طلحہؓ (کعبہ میں) داخل ہوئے پہلا دروازہ بند کر دیا گیا۔ تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد سب لوگ نکل آئے۔ میں نے آگے بڑھ کر بلال سے دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ وہاں نماز پڑھی۔ میں نے کہا کہاں تو کہا دونوں ستونوں کے درمیان۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں مجھ سے یہ بات رہ گئی کہ میں ان سے دریافت کرتا کتنی رکعتیں پڑھیں

۲۸۷ - ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ ممبر پر تھے ایک شخص نے دریافت کیا رات کی نمازوں کے متعلق حضورؐ کا کیا حکم ہے فرمایا دو رکعت ہونی چاہئیں۔ اور جب صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھے تاکہ یہ رکعت پڑھی ہوئی (دونوں رکعتوں) کو وتر بنا دے۔ ابن عمر کہا کرتے تھے کہ سب کے وقت آخری نماز وتر پڑھا کرو۔ کیونکہ حضورؐ نے اسکا حکم دیا ہے

۲۸۸ - عبداللہ بن زید انصاریؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو مسجد میں لیٹے ہوئے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے دیکھا۔

۲۸۹ - ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا جماعت کی نماز گھر کی اور بازار کی نماز سے پچیس درجہ بڑھی ہوتی ہے۔ اگر تم سے کوئی شخص ٹھیک ٹھیک وضو کرے صرف نماز کے ارادہ سے مسجد میں آئے تو جو قدم اٹھائے گا تو خدا تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرے گا۔ اور ایک گناہ کم کرے گا پھر جب مسجد میں داخل ہوگا تو جب تک نماز کی وجہ سے رکا رہے گا نماز ہی میں ہوگا اور جب تک نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے گا فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہیں گے کہ الٰہی اس کو بخش دے الٰہی اس پر رحم فرما۔ اور یہ حالت واپسی کے وقت تک ہوگی۔

۲۹۰ - ابو موسیٰؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا ایماندار دوسرے ایماندار کے لئے عمارت کی طرح ہوتا ہے جس کا بعض حصہ بعض حصہ کو روکے رہتا ہے۔ پھر حضورؐ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھائیں

۲۹۱- ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور نے ہم کو مغرب یا عشا کی دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر اس لکڑی کے پاس جاکر کھڑے ہوگئے جو مسجد میں رکھی تھی اس پر ٹیک لگائی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ غصہ کی حالت میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں داہنا رخسارہ بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا۔ جلد باز آدمی مسجد کے دروازے سے نکلے لگے اور کہنے لگے نماز مختصر ہوگئی۔ لوگوں میں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ بھی موجود تھے مگر رسول اللہؐ سے گفتگو کرنے سے ان کو ڈر معلوم ہوا (اس لئے کچھ عرض نہ کرسکے) لیکن جماعت میں ایک شخص دراز دست تھی جس کو ذوالیدین کہا جاتا تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھول گئے یا نماز گھٹ گئی فرمایا نہ میں بھولا نہ نماز کم ہوئی۔ پھر فرمایا کیا واقعی اسی طرح ہے جیسا کہ ذوالیدین کہتا ہے (یعنی کیا واقعی میں نے دو رکعتیں پڑھی ہیں) لوگوں نے عرض کیا جی ہاں (یہ سن کر) آپ آگے بڑھے چھوٹی ہوئی نماز ادا کی معمولی سجدہ کی طرح یا اس سے کسی قدر دراز سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اللہ اکبر کہا اور معمولی سجدہ کی طرح یا اس سے کسی قدر بڑا سجدہ کیا اس کے بعد سر اٹھایا اللہ اکبر کہا اور سلام پھیر دیا۔

۲۹۲- عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق روایت ہے کہ وہ چند مقامات پر راستہ میں نماز پڑھا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کو ان مقامات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۹۳- عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ جب عمرہ یا حج کرتے تو مقام ذوالحلیفہ میں اس جگہ جہاں مسجد ہے ببول کے درختوں کے نیچے نزول فرمایا کرتے تھے اور جب حج یا عمرہ یا اس جنگ سے واپس ہوتے جو ادھر ہوتی تھی تو لطن وادی سے نکل کر بطحا میں قیام کرتے جو وادی شرقیہ کے کنارہ پر ہے۔ یہاں تک کہ وہاں صبح ہوجاتی مگر حضور نہ اس مسجد کے پاس نماز ادا کرتے جو مقام حجارہ میں ہے نہ اس ٹیلہ پر جس پر مسجد ہے بلکہ وہاں ایک نالہ ہے جس کے اندر ریت کے تودے ہیں اس جگہ رسول اللہؐ نماز پڑھا کرتے تھے (عبداللہ بھی اس کے پاس نماز پڑھتے تھے) مگر چونکہ سیلاب آیا تھا اس لئے وہ جگہ چھپ گئی جہاں عبداللہؓ نماز پڑھتے تھے۔ عبداللہؓ کا بیان ہے کہ نبی نے اس جگہ بھی نماز پڑھی ہے جہاں مقام شرف روحا کی مسجد کے علاوہ ایک اور چھوٹی مسجد ہے۔ عبداللہؓ اس جگہ سے واقف تھے جہاں حضورؐ نے نماز پڑھی ہے اور کہتے تھے کہ جب مسجد میں نماز پڑھنے کھڑے ہو تو وہ جگہ تمہاری داہنی جانب ہوگی اور جب تم مکہ کو جاؤ تو وہ مسجد راستہ کے داہنی جانب ہوگی اس کے اور بڑی مسجد کے درمیان تقریباً ایک پتھر پھینکنے کی مسافت ہے عبداللہؓ اس عرق (ایک پہاڑی ہے) کے پاس بھی نماز پڑھتے تھے جو انتہاء روحاء کے قریب ہے اس عرق کا آخری کنارہ راستہ کے کنارہ سے ملا ہوا ہے اور اس مسجد سے ورے ہے جو مکہ کو جاتے ہوئے روحا اور منصرف کے درمیان پڑتی ہے اب وہاں ایک مسجد بنی ہوئی ہے عبداللہؓ اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کو بائیں اور پیچھے کی طرف چھوڑ کر عرق کی طرف ہوکر نماز پڑھتے تھے۔ جب عبداللہؓ مقام روحا سے چلتے تو اسی جگہ پہنچ کر ظہر پڑھتے تھے اور جب مکہ سے آتے تھے تو اگر اس مقام میں صبح سے کچھ قبل پہنچ جاتے تو وہیں اتر کر نماز صبح ادا کرتے تھے۔ عبداللہؓ کا بیان ہے کہ رویثیہ گاؤں سے ورے ایک موٹے درخت کے نیچے راستہ کے دائیں اور سامنے کی طرف کشادہ اور نرم جگہ میں رسول اللہؐ نزول فرما ہوتے تھے یہاں تک کہ اس ٹیلے سے نکل جاتے تھے جو زید الرویثیہ نامی گاؤں کے راستہ سے دو میل قریب ہے اس درخت کا (جس کے نیچے حضور فروکش ہوتے تھے) اوپر کا حصہ ٹوٹا ہوا ہے اور بیچ میں مڑا ہوا ہے اس کے تنہ میں ریت کے تودے بھرے ہیں۔ عبداللہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے عروج گاؤں کے پیچھے ایک نالے کے کنارہ پر نماز پڑھی اگر

پہاڑ کی طرف جاؤ تو وہاں ایک مسجد ہے جس کے پاس دو تین قبریں ہیں۔ قبروں پر بڑے بڑے پتھر رکھے ہیں ان پتھروں اور ببول کے درختوں کے درمیان عروج گاؤں ہے جب آفتاب ڈھل چکتا تھا تو عبداللہ عرج گاؤں سے چلا کرتے تھے اور ظہر کی نماز اسی مسجد میں پڑھتے تھے۔ عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ ہرشیٰ نامی ٹیلہ کے نیچے راستہ کے بائیں جانب درختوں کے پاس ایک وادی میں بھی فروکش ہوتے ہیں۔ اس وادی اور ہرشیٰ ٹیلہ کے درمیان ایک تیر کی مسافت ہے عبداللہؓ اس درخت کی طرف بھی نماز پڑھا کرتے تھے جو راستہ سے بہت زیادہ قریب اور سب درختوں سے لمبا ہے۔ اور کہتے تھے کہ نبیؐ جب صفراء سے نکلتے تھے تو اس نالہ پر قیام کرتے تھے جو مقام مرالظہران سے قریب ترین اور مدینہ کی سمت میں واقع ہے حضور کی فرودگاہ مکہ کو جاتے ہوئے راستہ کے بائیں جانب ہوتی تھی۔ فرودگاہ اور راستہ میں صرف ایک پتھر پھینکنے کی مسافت ہوتی تھی۔ حضورؐ جب مکہ کی طرف آتے ہوتے تھے تو مقام ذی طوی میں نزول فرماتے تھے۔ رات یہیں بسر کرتے تھے صبح کو نماز فجر یہیں پڑھتے تھے۔ حضورؐ کا مصلے اس مسجد میں نہ تھا جو وہاں بنی ہوئی ہے۔ بلکہ اس سے نیچے سخت ٹیلہ پر تھا۔ عبداللہؓ بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پہاڑ کے دونوں رستوں کی طرف متوجہ ہوتے جو اس کے اور لانبے پہاڑ کے درمیان ہے کعبہ کی جانب پس آپ نے اس مسجد کو جو وہاں بنائی گئی ہے اس مسجد کی بائیں جانب رکھا جو ٹیلے کے کنارے پر ہے اور نبی کی نماز گاہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلہ پر تھی (پہلے ٹیلہ سے دس گز چھوڑ کر یا اس کے قریب قریب تو) تم کو اس پہاڑ کے دونوں رستوں کی طرف نماز پڑھنی چاہیئے جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہیں۔

۲۹۴- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب حضورؐ عید کی نماز کو نکلتے تھے تو ہم کو لاٹھی لینے کا حکم دیتے۔ ہم لاٹھی لے کر حضورؐ کے سامنے رکھ دیتے۔ آپ اس کی جانب نماز پڑھ لیتے تھے اور تمام لوگ آپ کے پیچھے ہوتے تھے سفر میں آپ اسی طرح کرتے تھے اسی وجہ سے امراء نے لاٹھی بنوانی اختیار کی۔

ابوجحیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے مقام بطحا میں لوگوں کو دو رکعتیں ظہر کی اور دو عصر کی پڑھائیں اس وقت آپ کے سامنے عصا (بطور سترہ) تھا۔ عورت اور گدھے آپ کے سامنے سے گذر جاتے تھے۔

۲۹۵- سہیلؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ کی جا نماز اور دیوار کے درمیان بکری کے گذرنے کے لائق بعد تھا۔

۲۹۶- انسؓ کہتے ہیں کہ جب حضورؐ قضاء حاجت کو تشریف لے جاتے تو میں اور ایک دوسرا لڑکا پیچھے پیچھے جاتے تھے۔ ہمارے ساتھ ایک لاٹھی اور (پانی کا) برتن ہوتا تھا۔ جب آپ فارغ ہوجاتے تو پانی کا برتن ہم آپ کو دیدیتے تھے۔

۲۹۷- سلمہ بن اکوعؓ اس ستون کے پاس (مسجد نبوی میں) نماز پڑھا کرتے تھے جو مصحف کے پاس ہے ان سے دریافت کیا گیا کہ ابو مسلم کیا بات ہے۔ تم قصداً اس ستون کے پاس نماز پڑھتے ہو جواب دیا میں نے رسول اللہؐ کو قصداً اس ستون کے پاس نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

۲۹۸- ابن عمرؓ نے رسول اللہؐ کے کعبہ میں داخل ہونے کا واقعہ کہا پھر فرمایا جب بلالؓ اندر سے نکل آئے تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ حضور نے اندر کیا کیا۔ انھوں نے جواب دیا کہ حضورؐ نے ایک ستون اپنی دائیں طرف چھوڑا اور ایک بائیں جانب اور تین ستون پیچھے کئے (خانہ کعبہ اس وقت چھ ستونوں پر قائم تھا) دوسری روایت میں ہے کہ دو ستون دائیں جانب کئے۔

۲۹۹۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ اپنی اونٹنی کو عرض میں کر لیتے اور اس کی طرف نماز پڑھ لیتے نافعؒ سے کہا گیا کہ جب سامنے سوار یاں چل رہی ہوتی تھیں (تو حضورؐ نماز کس طرح پڑھتے تھے) فرمایا کہ حضورؐ کجاوہ کو سامنے کو ہموار کر لیتے تھے۔ پھر اس کے پچھلے حصہ کی طرف نماز پڑھ لیتے تھے۔ ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۳۰۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ تم نے ہم کو کتوں اور گدھوں کی برابر کر دیا حالانکہ مجھے یاد ہے کہ میں تخت پر لیٹی ہوتی تھی حضورؐ تشریف لاتے تھے۔ تخت کے وسط میں نماز کو کھڑے ہو جاتے تھے مجھے یہ بُرا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے سامنے میں پڑی رہوں۔ اس لئے میں آہستہ آہستہ تخت کے دونوں پچھلے پایوں کی طرف سرک کر لحاف سے نکل جاتی تھی۔

۳۰۱۔ ابو سعید خدریؓ (ایک مرتبہ) جمعہ کے روز ایک ایسی چیز کی طرف رُخ کئے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے جو لوگوں سے ان کو چھپاتے ہوئے تھی (یعنی سترہ تھا) اس وقت قبیلہ ابو معیطؓ کے ایک جوان نے آپ کے سامنے سے گذرنے کا ارادہ کیا۔ مگر ابو سعید نے اس کو سینے کے بل دھکیل دیا۔ اس جوان نے (ادھر اُدھر) دیکھا مگر سامنے کے سوا گذرنے کی اور کوئی جگہ نہ پائی (مجبوراً پھر پلٹا۔ ابو سعید نے اس کو پہلی بار سے زیادہ دھکیلا۔ اس پر وہ ابو سعیدؓ سے رنجیدہ ہو کر مروان کے پاس آیا اور ابو سعیدؓ سے جو تکلیف پائی تھی اس کی شکایت کی۔ ابو سعیدؓ جب مروان کے پاس آئے تو مروان نے کہا ابو سعید آپ کا اور آپ کے بھتیجے کا کیا معاملہ ہے فرمایا کہ میں نے رسولؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی کسی شے کی طرف رُخ کئے نماز پڑھ رہا ہو (یعنی سترہ کی طرف) اور کوئی شخص سامنے سے گزرنے کا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ اس کو دھکیل دے اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے مقابلہ کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۳۰۲۔ ابو جہیمؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس پر کیا کچھ گناہ ہے تو چالیس (روز یا ماہ یا سال) ٹھہرے رہنا سامنے گذرنے سے (اس کے خیال میں) بہتر ہوتا۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے یاد نہیں حضورؐ نے چالیس روز فرمایا چالیس ماہ یا چالیس سال۔

۳۰۳۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں اپنے بستر پر سوتی ہوتی تھی اور حضورؐ نماز پڑھتے ہوتے تھے جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تھے تو مجھے جگا دیتے تھے میں بھی آپ کے ساتھ وتر پڑھتی تھی

۳۰۴۔ ابو قتادہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نماز پڑھنے میں اپنی نواسی امامہ بنت زینب کو جو ابو العاصؓ بن ربیع بن عبد شمس کی بیٹی تھیں اٹھائے ہوئے ہوتے تھے جب سجدہ کا ارادہ کرتے تو اُتار دیتے پھر کھڑے ہوتے تو ان کو اُٹھا لیتے تھے۔

باب ۹
کتاب مواقیت الصلوٰۃ

۳۰۵۔ ابو مسعود انصاریؓ کہتے ہیں (ایک مرتبہ) مغیرہ بن شعبہؓ نے عراق میں تاخیر کر کے نماز پڑھی۔ میں نے اُن سے جا کر کہا مغیرہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ (ایک بار) حضرت جبرئیلؑ نازل ہوتے اور نماز پڑھی حضورؐ نے نماز پڑھی پھر (چوتھی بار) دونوں نے نماز پڑھی۔ پھر (پانچویں بار بھی) دونوں حضرات نے نماز ادا کی اس کے بعد جبرئیل نے فرمایا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے

۳۰۶۔ حذیفہؓ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا تم میں سے کس کو رسول اللہ

وہ فرمان دیا ہے جو حضورؐ نے فتنہ کے متعلق فرمایا تھا۔ میں نے کہا مجھے بعینہٖ وہ فرمان یاد ہے جس طرح حضورؐ نے فرمایا تھا حضورؐ نے فرمایا تھا کہ مال اہل وعیال اور پڑوسیوں کی وجہ سے جس فتنہ میں آدمی مبتلا ہوتا ہے اس کو نماز روزہ صدقہ اور امر و نہی کی بجا آوری یعنی (نیکی کا حکم اور بدی سے ممانعت) مٹا دیتی ہے اور تو اس کے مقابلہ میں جری ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میری مراد یہ نہیں ہے بلکہ وہ فتنہ مراد ہے جو سمندر کی طرح جوش زن ہوگا۔ میں نے جواب دیا امیر المومنین آپ کو تو اس سے بھی نقصان نہ ہوگا۔ آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان تو بند دروازہ ہے۔ حضرت عمرؓ بولے وہ دروازہ ٹوٹ جائے گا یا کھل جائے گا۔ میں نے کہا ٹوٹ جائے گا فرمایا تو کبھی بند نہ ہوگا۔ حذیفہؓ سے پوچھا دریافت کیا گیا کہ کیا حضرت عمرؓ اس دروازے کو جانتے تھے تو جواب دیا جس طرح آج رات کے بعد کل صبح کا ہونا (یقینی ہے) اسی طرح حضرت عمرؓ اس کو جانتے تھے میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی جو غلط نہیں ہے۔ تو جواب میں انھوں نے کہا تھا کہ وہ دروازہ عمرؓ ہے۔

۳۰۷۔ **ابن مسعودؓ** کہتے ہیں کہ ایک شخص نے (ایک مرتبہ کسی اجنبی) عورت کا بوسہ لیا پھر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کر دیا۔ اس وقت آیت اقم الصلوٰۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات نازل ہوئی اور اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ حکم صرف میرے ہی لئے ہے فرمایا (نہیں بلکہ) میری تمام امت کے لئے۔ دوسری روایت میں ہے یہ حکم اس کے لئے ہے جو میری امت میں سے اس پر کاربند ہو۔

۳۰۸۔ **ابن مسعودؓ** کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ خدا کو سب سے زیادہ کون سا عمل ہے۔ فرمایا وقت کی پابندی کے ساتھ نماز میں نے عرض کیا اس کے بعد کون کون سا فرمایا والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا۔ فرمایا راہ خدا میں جہاد کرنا راوی کہتا ہے کہ یہ سب فرمان رسول اللہ کا ہے میں نے اس کے آگے رسول اللہؐ سے کچھ دریافت نہیں کیا) اگر میں اور کچھ دریافت کرتا تو آپ اور زیادہ فرماتے۔

۳۰۹۔ **ابو ہریرہؓ** کہتے ہیں میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا (لوگو) تم کو معلوم ہے اگر کسی کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ بار غسل کرے تو کیا کچھ میل کچیل باقی رہ سکتا ہے لوگوں نے عرض کیا نہیں فرمایا یہی پنجگانہ نمازوں کی مثال ہے۔

۳۱۰۔ **انسؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا سجدہ میں اعتدال رکھو (کوئی شخص کتے کی طرح بازو نہ پھیلائے اگر تھوکنا ہو تو سامنے یا داہنی جانب نہ تھوکے کیونکہ (نماز میں) خداوند تعالیٰ ختم کرتا ہے۔

۳۱۱۔ **ابو ہریرہؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جب گرمی سخت پڑنے لگے تو نمازوں کو ٹھنڈا کرو (ٹھنڈے وقت میں پڑھو) کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی ایک لپٹ ہے۔ آگ نے پروردگار سے شکایت کی تھی اور عرض کیا تھا کہ خداوندا میرا بعض حصہ بعض حصے کو کھائے جاتا ہے تو اس کو دو سانسوں کی اجازت دی گئی ایک سانس سردی میں اور ایک گرمی میں وہ سخت گرمی جس کا تم کو احساس ہوتا ہے جہنم کی ہے اور وہ سخت سردی جو تم کو لگتی ہے زمہریر کی ہے۔

۳۱۲۔ **ابوذر غفاریؓ** کہتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم حضورؐ کے ہمرکاب تھے جب موذن نے ظہر کی اذان دینے کا ارادہ کیا تو حضورؐ نے فرمایا ٹھنڈک ہو جانے دے (دوبارہ) جب اس نے پھر اذان کا ارادہ کیا تو حضور

نے فرمایا ٹھنڈک ہوجانے دے (دوبارہ) جب اس نے پھر اذان کا ارادہ کیا تو آپ نے پھر فرما دیا ٹھنڈک ہوجانے دے یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا اس وقت اذان ہوئی۔

۳۱۳۔ انسؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ سورج ڈھلنے کے بعد نکلے۔ ظہر کی نماز پڑھی پھر منبر پر کھڑے ہوکر قیامت کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ قیامت میں بڑی بڑی باتیں ہوں گی جو شخص کچھ دریافت کرنا چاہے دریافت کرلے کیونکہ جو کچھ تم دریافت کروگے میں تم کو اس وقت تک بتاؤں گا جب تک اس جگہ کھڑا ہوں لوگ خوب روئے مگر آپ بار بار یہی فرماتے رہے کہ دریافت کرو۔ چنانچہ عبداللہؓ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہوکر عرض کیا یارسول اللہؐ میرا باپ کون ہے۔ فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ اس کے بعد پھر حضورؐ نے فرمایا دریافت کرو حضرت عمرؓ نے دوزانو بیٹھ کر عرض کیا ہم خداوند تعالیٰ کی ربوبیت کا اسلام کے دین (حق) ہونے کا اور محمدؐ کی نبوت کا دل سے اعتراف کرتے ہیں۔ آپ خاموش ہوگئے پھر کچھ دیر کے بعد فرمایا ابھی اس باغ کے صحن میں میرے سامنے جنت و دوزخ کو پیش کیا گیا میں نے (جنت کی) طرح خیر اور (دوزخ کی) طرح شر نہیں دیکھی۔ اس حدیث کا کچھ حصہ کتاب العلم میں بروایت ابوموسیٰؓ گذر چکا ہے لیکن اس روایت میں کچھ زیادتی اور مغائرت الفاظ ہے۔

۳۱۴۔ برزہؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ صبح کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے ساتھی کو پہچان سکتا تھا آپ اس میں ساٹھ آیتوں سے سو تک پڑھتے تھے اور ظہر کی نماز سورج ڈھل جانے کے بعد پڑھتے تھے باقی عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے جب کہ ہم میں سے کوئی شخص (نماز پڑھ کر) اطراف مدینہ میں چلا جاتا تھا۔ اور واپس بھی آجاتا تھا۔ پھر بھی آفتاب باقی رہتا تھا۔ مغرب کے متعلق راوی بھول گیا (عشا کے بارہ میں راوی نے کہا کہ حضورؐ عشا کو تہائی رات تک موخر کرنے میں کچھ حرج نہ سمجھتے تھے بلکہ نصف رات تک۔

۳۱۵۔ ابو برزہؓ کی ایک اور روایت میں ہے کہ ابو برزہؓ نے عشا کا تذکرہ کرنے کے بعد کہا کہ حضور اکرمؐ عشا سے قبل سونے کو اور (عشا کے بعد باتیں کرنے کو برا سمجھتے تھے۔

۳۱۶۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے (ایک مرتبہ) مدینہ میں عصر و ظہر اور مغرب و عشا کی سات اور آٹھ رکعتیں پڑھیں (یعنی ظہر و عصر کی ملاکر آٹھ اور مغرب و عشا کی جمع کرکے سات)

۳۱۷۔ انسؓ کہتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز (ایسے وقت میں) پڑھتے کہ نماز کے بعد آدمی قبیلۂ بنی عمر بن عوف کی طرف چلا جاتا تھا اور ان کو نماز عصر پڑھتے پاتا تھا۔

۳۱۸۔ انسؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہؐ عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھاتے تھے کہ آفتاب بلند ہوتا تھا۔ اور جانے والا عوالی مدینہ تک چلا جاتا تھا اور ایسے وقت پہنچ جاتا تھا کہ سورج بلند ہی ہوتا تھا۔ عوالی مدینہ کا کچھ حصہ مدینہ سے تقریباً چار میل فاصلہ پر ہے۔

۳۱۹۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز جاتی رہی گویا اس کا اہل و مال لوٹ لیا گیا۔

۳۲۰۔ بریدہؓ نے ایک ابر کے دن فرمایا عصر کی نماز جلدی پڑھ لو کیونکہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا جس نے عصر کی نماز ترک کی اس کے اعمال برباد ہوگئے۔

۳۲۱۔ جریرؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک شب حضور کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے چاند کو دیکھ کر فرمایا تم عنقریب اپنے

پروردگار کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو تم کو اس کے دیکھنے میں کیا شک نہ رہے گا اگر تمہارے لئے ممکن ہو کہ کوئی نماز تم سے نہ رہے نہ طلوع آفتاب سے قبل اور نہ غروب سے پیشتر تو ایسا کرو اس کے بعد حضور نے تلاوت فرمائی وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا ۔

۳۲۲۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضورؐ نے ارشاد فرمایا رات دن کے فرشتے تمہارے پاس یکے بعد دیگرے رہتے ہیں۔ نماز عصر و فجر میں سب اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ رات کو رہنے والے فرشتے جب (آسمان کی طرف) چڑھتے ہیں تو خدائے تعالیٰ ان سے دریافت فرماتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ عرض کرتے ہیں ہم نے ان کو نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز میں مشغول تھے ۔

۳۲۳۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا تم میں سے اگر کسی کو نماز عصر کا ایک سجدہ غروب آفتاب سے پہلے مل جائے تو چاہیے کہ نماز پوری کرلے۔ اسی طرح اگر نماز صبح میں طلوع آفتاب سے قبل ایک سجدہ مل جائے تو نماز پوری کرے ۔

۳۲۴۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا (لوگو) گذشتہ قوموں کی بہ نسبت تمہاری زندگی بالکل عصر و مغرب کے درمیانی وقت کی طرح ہے ۔ اہل تورات کو تورات دی گئی اور انھوں نے اس پر عمل کیا جب دوپہر ہوگئی تو وہ لوگ عاجز ہوگئے اس لئے ان کو ایک ایک قیراط (ثواب) عطا کیا گیا پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی اور انھوں نے نماز عصر تک عمل کیا لیکن وہ بھی عاجز ہوگئے اور ان کو بھی ایک قیراط (ثواب) دیا۔ اس کے بعد ہم کو قرآن مجید دیا گیا اور ہم نے غروب آفتاب تک عمل کیا مگر ہم کو دو دو قیراط (ثواب) عطا کیا ان پر ان دونوں کتاب والوں نے عرض کیا۔ خداوندا ان کو تو نے دو دو قیراط (ثواب) عطا کیا اور ہم کو ایک ایک قیراط حالانکہ ہمارے عمل ان سے زائد تھے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہارے اجر میں سے کچھ کم کرلیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا نہیں حکم ہوا تو یہ میرا فضل ہے جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

۳۲۵۔ رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضورؐ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ کر ایسے وقت میں واپس ہوتے تھے کہ اپنے تیروں کے گرنے کی جگہ ہم کو معلوم ہو سکتی تھی ۔

۳۲۶۔ جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ ظہر کی نماز دوپہر کو اور عصر کی ایسے وقت ادا فرماتے تھے کہ آفتاب صاف ہوتا تھا اور مغرب کی اس وقت جب آفتاب غروب ہو جاتا اور عشا کی کبھی جلدی کبھی دیر سے پڑھتے تھے جب آپ دیکھتے کہ لوگ جمع ہو چکے ہیں تو جلدی پڑھتے اور جب دیکھتے کہ لوگوں کو دیر ہو گئی ہے تو آپ بھی دیر کر دیتے۔ باقی صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے ۔

۳۲۷۔ عبداللہ مزنیؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا دیہاتی لوگ لفظ مغرب میں تمہارے (محاورہ) غالب نہ ہو جائیں کیونکہ وہ مغرب کی نماز کو عشا کی نماز کہتے ہیں۔ (یعنی لفظ مغرب کہتے ہیں) سے تم دھوکے میں نہ پڑ جانا دیہاتی لوگ مغرب بول کر عشار مراد لیتے ہیں۔ اور اسی لئے وہ دیر میں پڑھتے ہیں۔

۳۲۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اسلام شائع ہونے سے پہلے ایک مرتبہ حضورؐ نے عشا کی نماز میں تاخیر کی اور (باہر) تشریف نہ لائے۔ آخر حضرت عمرؓ نے کہا عورتیں اور بچے تو سو گئے۔ آپ نے اہل مسجد سے فرمایا۔

تمام اہل زمین میں تمہارے سوا اس نماز کا انتظار اور کوئی نہیں کرتا۔

۳۲۹۔ ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ میں اور میرے وہ ساتھی جو میرے ہمراہ کشتی میں آئے تھے صحرا بطحے کے ایک میدان میں فروکش ہوئے تھے۔ حضورؐ اس وقت مدینہ میں تھے اور روزانہ عشا کی نماز کے وقت آپ کی خدمت میں ہر گروہ نوبت بنوبت حاضر ہوتا تھا۔ میں اور میرے ساتھی بھی خدمت والا میں پہنچے آپ کسی کام میں مشغول تھے اس لئے آپ نے عشا کی نماز میں تاخیر کی تھی جب نصف شب گذر گئی تو حضورؐ برآمد ہوئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز ختم کر چکے تو حاضرین سے فرمایا ٹھہرے رہو تم کو خوش ہونا چاہئے۔ تم پر یہ خدا کی نعمت ہے کہ اس وقت تمہارے سوا کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا یا کسی شخص نے نماز نہیں پڑھی (راوی کو شک ہے کہ حضورؐ نے کیا لفظ فرمایا) ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ ہم یہ سُن کر خوش خوش گھر کو لوٹے۔

۳۳۰۔ حضرت عائشہ رضؓ نے مذکورہ بالا تاخیر عشا کی روایت میں اتنی اور زیادتی کی ہے کہ لوگ غروب شفق سے ثلث لیل تک نماز پڑھتے تھے۔

۳۳۱۔ ابن عباس رضؓ نے روایت کی ہے کہ مجھے اب تک وہ واقعہ سامنے نظر آرہا ہے کہ حضورؐ برآمد ہوئے آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا ایک ہاتھ آپ سر پر رکھے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا تھا کہ اگر مجھکو امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا ـــ تو میں ان کو حکم دیتا کہ عشا کی نماز اسی وقت پڑھا کریں۔

۳۳۲۔ ابن عباس رضؓ نے حضورؐ کے سر پر ہاتھ رکھنے کی ہیئت، بیان کر کے کہا کہ حضورؐ نے اپنی انگلیاں کشادہ کر کے سر کے طرف اُن کے پوردے رکھے پھر بند کر کے پھرتے ہوئے اس حصہ تک لے گئے جہاں چہرہ ڈاڑھی اور کان کی جڑ متصل ہوتی ہے۔ ڈاڑھی کے کنارے آپ اسی طرح پکڑتے اور نچوڑتے تھے۔

۳۳۳۔ ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جو شخص (دو ٹھنڈی نمازیں) یعنی فجر و عصر کی نماز پڑھے گا۔ جنت میں داخل ہوگا۔

۳۳۴۔ انس رضؓ کہتے ہیں کہ زید رضؓ بن ثابت نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے حضورؐ کیساتھ سحری کھائی پھر ہم نماز کو کھڑے ہوگئے۔ انس رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا نماز اور سحری کھانے میں کتنا فصل تھا۔ زید رضؓ نے جواب دیا بقدر پچاس ساٹھ آیتوں کے۔

۳۳۵۔ سہل بن سعد رضؓ کہتے ہیں کہ میں اپنے گھر سحری کھاتا تھا مگر مجھے حضورؐ کیساتھ نماز فجر میں شریک ہونیکی جلدی ہوتی تھی

۳۳۶۔ ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ میرے سامنے اچھے اچھے لوگوں نے شہادت دی اور سب سے زیادہ معتبر میرے نزدیک حضرت عمر رضؓ ہیں کہ رسول اللہؐ نے فجر کے بعد طلوع آفتاب سے قبل نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح عصر کے غروب آفتاب سے قبل نماز سے بھی منع فرمایا ہے)

۳۳۷۔ ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا طلوع و غروب کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرو۔ جب آفتاب کا کنارہ نکلنے لگے تو اس وقت تک دیر کرو جب تک آفتاب بلند ہو جائے اور جب آفتاب کا کنارہ ڈوب جائے اس وقت تک تاخیر کرو کہ بالکل غائب ہو جائے۔

۳۳۸۔ ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے دو وقت نمازوں سے منع فرمایا ہے اول نماز فجر کے بعد طلوع

آفتاب سے قبل نماز پڑھنے سے دوسرے نماز عصر کے بعد غروب آفتاب سے قبل نماز پڑھنے سے۔

۳۳۹۔ معاویہؓ کہتے ہیں کہ تم لوگ یہ نماز پڑھتے ہو ہم رسول اللہؐ کے ساتھ رہتے تھے۔ لیکن ہم نے حضورؐ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ بلکہ آپؐ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ یعنی نماز عصر کے بعد دو رکعتیں۔

۳۴۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں قسم ہے اس ذات کی جو حضورؐ کو دنیا سے لے گئی آپ نے ان دونوں کو خدا سے ملنے کے وقت تک ترک نہیں کیا اور خدا سے حضورؐ کی ملاقات اس وقت ہوئی (یعنی وفات اس وقت ہوئی) کہ نماز کی وجہ سے آپ کے پاؤں پر ورم آگیا تھا اور آپ ان دونوں رکعتوں کو اکثر بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے لیکن مسجد میں اس وجہ سے نہ پڑھتے تھے کہ لوگوں کو دقت ہوگی (یعنی ان دو رکعتوں کی پابندی لوگوں کے لئے مشکل ہوگا) کیونکہ حضورؐ لوگوں پر ہلکا بار ڈالنے کو پسند فرماتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کی مراد اس سے عصر کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔

۳۴۱ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ دو رکعتیں ہیں جن کو رسول اللہؐ نہ پوشیدگی میں چھوڑتے تھے نہ علانیہ نماز فجر سے قبل دو رکعتیں اور نماز عصر کے بعد دو رکعتیں۔

۳۴۲۔ ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ ایک رات ہم حضورؐ کے ہمراہ چلے (جب آخر رات ہوگئی تو) ایک شخص نے کہا کاش حضورؐ آخر رات میں آرام فرما لیتے آپؐ نے فرمایا مجھے خوف ہے کہ تم لوگ نماز کے وقت سوتے رہو بلالؓ بولے میں تم سب کو جگا دوں گا خیر سب لیٹ گئے بلالؓ نے اپنی پشت اونٹنی سے لگالی اور وہ بھی (اتفاق) سے سو گئے جب حضورؐ بیدار ہوئے تو سورج کا کنارہ نکل چکا تھا آپ نے فرمایا بلالؓ تم نے اپنا قول کیوں پورا نہیں کیا بلالؓ نے عرض کیا (جیسی نیند مجھے رات آئی) ایسی نیند کبھی نہیں آئی فرمایا خداوند تعالیٰ جب چاہتا ہے تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے اور جب چاہتا ہے واپس کر دیتا ہے بلالؓ اٹھو اور نماز کے لئے اذان دو انھوں نے وضو کیا جب سورج بلند ہوگیا اور خوب روشن ہوگیا اس وقت آپ اٹھے اور نماز پڑھی۔

۳۴۳۔ جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ جنگ خندق کے دن حضرت عمرؓ غروب آفتاب کے بعد کفار قریش کو برا بھلا کہتے ہوئے آئے اور عرض کیا یارسول اللہؐ میں نے ابھی عصر کی نماز نہیں پڑھی اور آفتاب قریب قریب غروب ہوگیا۔ آپؐ نے فرمایا میں نے بھی ابھی نہیں پڑھی پھر حضورؐ نے وضو کیا ہم نے بھی وضو کیا اور غروب آفتاب کے بعد صحرا بطحان میں عصر کی نماز پڑھی اور اس کے بعد مغرب پڑھی۔

۳۴۴۔ انس بن مالکؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا اگر کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آجائے اس کو پڑھ لے اس کا کفارہ صرف یہی ہے واقم الصلوٰۃ لذکری میری یاد کے وقت نماز پڑھو۔

۳۴۵۔ انسؓ سے مروی ہے حضورؐ نے فرمایا جبتک نماز کے انتظار میں رہوگے نماز میں ہی رہوگے۔

۳۴۶۔ ابن عمرؓ سے منقول ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جو لوگ آج سطح زمین پر موجود ہیں سو سال میں خدا تعالیٰ ان کو ختم کر دے گا۔

۳۴۷۔ عبدالرحمٰن بن ابو بکرؓ کہتے ہیں اصحاب صُفّہ فقیر لوگ تھے حضورؐ نے فرما دیا تھا کہ جس شخص کے پاس دو آدمیوں کو کھانا ہو وہ تیسرے کو لیجائے اگر چار کا ہو تو پانچویں کو لیجائے اور اگر پانچ کا ہو تو چھٹے کو لیجائے ایک بار حضرت ابو بکرؓ تین آدمیوں کو اپنے گھر لیکر آئے اور خود حضورؐ کی خدمت میں چلے گئے اور آپ کے پاس ہی انھوں

نے شام کا کھانا پھر وہیں ٹھہر کر عشار کی نماز پڑھی جب نماز ہو چکی تو (حضور کیسا تھ) لوٹے اور اس وقت تک ٹھہر رہے جب تک حضور نے کھانا کھا لیا رات کا کچھ حصہ گذر جانے کے بعد (گھر) آئے ان کی بیوی بولیں تم اپنے مہمانوں سے یا مہمان سے کیوں (اتنک) علیحدہ رہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کیا تم نے ان کو کھانا نہیں کھلایا بیوی نے جواب دیا کھانا تو ان کے سامنے پیش کیا گیا تھا مگر انھوں نے اس وقت تک (کھانے سے) انکار کیا جب تک تم نہ آجاؤ۔ راوی کہتا ہے (یہ سن کر) میں جا کر (خوف کی وجہ سے) چھپ گیا ابوبکرؓ نے کہا او جاہل (کہاں ہے) اور مجھے برا بھلا کہا اور فرمایا کھانا کھاؤ مگر خوشگوار نہ ہو اس کے بعد فرمایا خدا کی قسم میں نہیں کھاؤں گا۔ (راوی کا بیان ہے) ہم جو لقمہ لیتے جاتے تھے اس کے نیچے سے اس سے زائد اور پیدا ہوتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا پہلے سے زائد بچ رہا۔ ابوبکرؓ نے جب دیکھا کہ کھانا اتنا بلکہ اس سے زائد باقی ہے تو بیوی سے فرمایا یہ کیا بات ہے انھوں نے کہا مجھے اپنی آنکھ کی ٹھنڈک کی قسم یہ کھانا تو اب پہلے سے سہ چند ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس میں سے کچھ کھایا اور فرمایا وہ قسم شیطان کی جانب سے تھی اس کے بعد ایک لقمہ اور کھایا اور پھر اٹھا کر حضورؐ کی خدمت میں لے گئے (راوی کہتا ہے) ہمارے اور ایک قوم کے درمیان کچھ معاہدہ تھا اور مدت معاہدہ ختم ہو گئی اس لئے ہم نے بارہ آدمی علیحدہ کئے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ (کھانا کھانے کے لئے) کئی کئی آدمی ہو گئے اور سبھوں نے مل کر وہ کھانا کھایا۔

باب ۱۰

بدء الاذان

۳۴۸۔ **ابن عمرؓ** فرمایا کرتے تھے مسلمان جب مدینہ میں آئے تھے تو سب اکٹھے ہو کر اوقات نماز کا اندازہ لگا لیا کرتے تھے۔ اذان نہیں دی جاتی ایک روز سب نے اس کے متعلق گفتگو کی۔ کسی نے کہا نصاریٰ کی طرح ناقوس بنا لو کوئی بولا یہود کے سینگ کی طرح پھونکنے کے لئے کچھ اور بنا لو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کسی شخص کو مقرر کیوں نہیں کر دیتے کو نماز کے لئے ندا کر دیا کرے۔ حضورؐ نے فرمایا بلالؓ اٹھ اور لوگوں کو نماز کے لئے ندا کر۔

۳۴۹۔ **انسؓ** کہتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کہ اذان دو دو بار کہے اور سوائے لفظ قد قامت الصلوٰۃ کے اقامت ایک ایک بار کہے۔

۳۵۰۔ **ابوہریرہؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیچھے کو بھاگتا ہے تاکہ اذان نہ سنے اور اس کا گوز نکلتا جاتا ہے جب اذان پوری ہو چکتی ہے تو پھر آجاتا ہے لیکن جب نماز کے لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے تو پیچھے کو بھاگتا جاتا ہے اور پھر جب اعلان ختم ہو جاتا ہے تو دوبارہ آجاتا ہے اور انسان کے دل میں وسوسے پیدا کرتا ہے کہ فلاں بات یاد کرو اس کو وہ تمام باتیں یاد دلاتا ہے) جو اس کو یاد نہیں ہوتی ہیں یہاں تک کہ آدمی کو خبر نہیں رہتی کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔

۳۵۱۔ **ابوسعید خدریؓ** کہتے ہیں میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ موذن کی اذان کی آواز کا پھیلاؤ جب کوئی جن یا انسان سنتا ہے یا اور کوئی چیز سنتی ہے بہر صورت قیامت کے دن یہ سب اس کے شاہد ہوں گے۔

۳۵۲۔ **انسؓ** کہتے ہیں کہ نبیؐ جب ہم کو لے کر کسی قوم سے جہاد کرتے تھے تو صبح سے قبل جہاد نہ کرتے تھے

جب صبح ہو جاتی اور اذان کی آواز آپ سن لیتے تو جہاد سے رک جاتے اور اگر اذان کی آواز نہ سنتے تو ان کو غارت کر دیتے۔

۳۵۳۔ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے حضور ؐ نے فرمایا جب تم اذان سنو جس طرح موذن کہتا ہے تم بھی کہو۔

۳۵۴۔معاویہ ؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے مگر (اتنا فرق ہے کہ) جب موذن حی علی الصلوٰۃ کہے تو تم لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہو۔ معاویہ ؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلعم سے اسی طرح سنا ہے۔

۳۵۵۔جابر بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں حضور ؐ نے فرمایا جس شخص نے اذان سن کر یہ (دعا) پڑھی اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ آت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ والبعثہ مقاماً محمود ان الذی وعدتہ تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوگئی۔

۳۵۶۔ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ؐ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان میں اور اول صف میں کس قدر ثواب ہے (تو ضرور وہ اذان دیتے اور اول صف میں شریک ہوتے) اور اگر سوائے قرعہ اندازی کے یہ بات میسر نہ ہو سکتی تو ضرور قرعہ اندازی کرتے اور اگر لوگ واقف ہوتے کہ اول وقت نماز پڑھنے میں کس قدر ثواب ہے تو ضرور اس کی رغبت کرتے اور اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ عشاء و فجر کی نمازوں میں کتنا ثواب ہے تو ضرور آتے چاہے گھٹنوں یا چوتڑوں کے بل (گھسٹکر ہی آنا ہوتا)

۳۵۷۔ابن عمر ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ؐ نے فرمایا بلال ؓ رات سے اذان دیتا ہے تم ابن مکتوم کے اذان دینے تک کھایا پیا کرو۔ ابن مکتوم ؓ نابینا تھے اس وقت اذان نہ دیتے تھے جبتک ان سے یہ کہہ دیا جاتا کہ بھائی صبح ہوگئی صبح ہوگئی

۳۵۸۔حضرت حفصہ ؓ فرماتی ہیں کہ جب صبح نمودار ہو جاتی اور موذن اذان دینے کھڑا ہوتا رسول اللہ جماعت کے کھڑے ہونے سے قبل دو خفیف رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

۳۵۹۔عبداللہ بن مسعود ؓ کہتے ہیں حضور ؐ نے فرمایا بلال ؓ کی اذان سے کوئی شخص سحری کھانے سے نہ رکے کیونکہ وہ رات سے اذان دیتا ہے تاکہ تہجد گذار آدمی اپنے گھر واپس چلا جائے اور سوتے ہوؤں کو بیدار کر دے اور یہ کہنے لگے کہ فجر یا صبح (ہوگئی) حضور ؐ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا اوپر کی طرف اٹھایا پھر نیچے کو جھکایا (صبح کاذب کیطرف اس سے اشارہ تھا) بلکہ اس طرح کہے کہ (صبح صادق ہوگئی) حضور ؐ نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیاں ایک دوسری کے اوپر رکھیں اور پھر پھیلاتے ہوتے دائیں بائیں لیکر گئے (اس سے صبح صادق کیطرف اشارہ ہے)

۳۶۰۔عبداللہ بن مغفل ؓ سے روایت ہے حضور ؐ نے تین مرتبہ فرمایا خواہشمند کے لئے ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے دوسری روایت میں اس طرح آیا ہے ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے پھر تیسری بار فرمایا جو (چاہے) اس کے لئے۔

۳۶۱۔مالک بن حویرث ؓ کہتے ہیں میں اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ساتھ حضور ؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم بیس روز تک مقیم رہا چونکہ آپ نرم دل اور رحیم تھے اور اہل و عیال کا شوق حضور ؐ نے ہم میں ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا تم لوگ واپس چلے جاؤ ان لوگوں کو تعلیم دو نماز پڑھو جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی شخص اذان دے اور تم میں جو سب سے بڑا ہو امامت کرے۔

۳۶۲۔مالک بن حویرث ؓ سے روایت ہے دو شخصوں کا سفر کا ارادہ تھا وہ حضور ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے

آپ نے فرمایا جب تم باہر چلے جاؤ تو اذان کہا کرو تکبیر پڑھا کرو اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کیا کرے۔

۳۶۳- ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ موذن کو اذان دینے کا حکم دیتے تھے پھر اس کے بعد فوراً فرماتے تھے سفر میں جس رات سردی یا بارش ہو کجاوؤں میں نماز پڑھ لیا کرو۔

۳۶۴- ابو قتادہؓ کہتے ہیں ہم حضورؐ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ اتفاقاً لوگوں کو کچھ شور وغل سنائی دیا جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کیا بات ہے لوگوں نے عرض کیا ہم نماز کے لئے جلدی کر رہے تھے فرمایا ایسا نہ کیا کرو۔ جب نماز کو آیا کرو اطمینان و سکون رکھا کرو جتنی نماز مل جائے پڑھ لیا کرو جو رہ جائے اس کو بعد میں پورا کیا کرو۔

۳۶۵- ابو قتادہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو

۳۶۶- انسؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) نماز کے لئے تکبیر کہی گئی حضورؐ اس وقت مسجد کے ایک طرف ایک شخص سے باتیں کر رہے تھے آپ نماز کو نہ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ لوگ سو گئے۔

۳۶۷- ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ (اول) لکڑیاں جلانے کا حکم دونگا پھر نماز پڑھنے کا حکم دوں گا۔ جب اذان ہو جائے گی تو ایک شخص کو مقرر کر دونگا کہ امامت کرے اس کے بعد (ان) لوگوں کے پاس جاؤں گا (جو گھر بیٹھے رہے اور نماز میں شریک نہ ہوئے اور گھروں سمیت ان کو جلا دوں گا اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر (لوگوں کو) معلوم ہوتا کہ ایک خالی ہڈی یا بکری کے دو کھر ملیں گے تو ضرور عشاء کی نماز میں موجود ہوتے۔

۳۶۸- ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے پچیس حصہ فضیلت رکھتی ہے۔ رات و دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں اس کے بعد ابوہریرہؓ نے فرمایا جتنا چاہو قرآن پڑھو۔ ان قرآن الفجر کان مشھودا۔

۳۶۹- ابوموسیٰؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا نماز کا سب سے زیادہ اجر پانے والا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ دور ہو اور اس کے بعد وہ جو اس سے کم ہو اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا رہے تاکہ امام کے ساتھ نماز پڑھے اس کا ثواب اس شخص سے بڑا ہے جو (تنہا) نماز پڑھ کر سو جائے۔

۳۷۰- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا اگر آدمی راستہ میں جاتا ہو اور کوئی کانٹے دار شاخ راستے سے ہٹا دے تو خدا اس کا شکر گذار ہوتا ہے اور اس کو بخش دیتا ہے۔ اس کے بعد فرمایا شہید ہیں طاعون میں مرنے والا۔ ہیضے سے مرنے والا۔ ڈوب کر مرنے والا دب کر مرنے والا راہ خدا میں شہید ہونیوالا۔ باقی حدیث آؤ پر گذر گئی۔

۳۷۱- انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی سلمہ نے چاہا کہ اپنے مکانوں سے اٹھ کر رسول اللہ کے قریب سکونت اختیار کریں آپ کو یہ بات بری معلوم ہوئی کہ وہ لوگ مدینہ کو خالی کر دیں آپؐ نے فرمایا کیا قدموں کے نشانات کو تم لوگ ثواب نہیں سمجھتے ہو۔

۳۷۲- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا منافقوں پر نماز فجر و عشاء سے زیادہ کوئی نماز بار نہیں ہے۔ اگر ان کو ان دونوں نمازوں کے ثواب کا علم ہوتا تو دونوں وقت ضرور آتے خواہ سینوں کے بل۔

۳۷۳- ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا جس روز سوائے خدا کے سایہ (عاطفت) کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اس روز سات شخص کو خدا تعالیٰ اپنے سایہ (رحمت) میں رکھے گا۔ منصف حاکم وہ جوان آدمی جس نے عبادت الٰہی میں

پرورش پائی ہو۔ وہ شخص جس کا دل مسجد میں پڑا ہو۔ وہ دو شخص جن میں باہمی دوستی صرف خدا کے لئے ہو اسی محبت کی بنا پر اکٹھے ہوں اور اسی پر علیحدہ ہوتے ہوں وہ باعزت آدمی جس کو کسی خوبصورت عورت نے بلایا ہو۔ مگر اس نے یہ کہدیا ہو کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ وہ آدمی جو اس قدر پوشیدہ طور پر خیرات کرتا ہو کہ اس کے بائیں ہاتھ تک کو خبر نہ ہو کہ اس نے دائیں ہاتھ سے کیا صرف کیا۔ وہ شخص جو تنہائی میں خدا کا ذکر کرتا ہے تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

۳۷۴۔ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص صبح و شام مسجد کو جاتا ہے۔ تو جس قدر وہ صبح شام جاتا ہے اتنی ہی خدا تعالیٰ اس کے لئے جنت کی مہمانی تیار رکھ چھوڑتا ہے۔

۳۷۵۔عبداللہؓ بن مالک بن بحینہ ازدی کہتے ہیں کہ جماعت کھڑی ہوگئی مگر حضورؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ دو رکعتیں پڑھ رہا ہے۔ جب آپ نے نماز ختم کی تو لوگوں نے اس کو گھیر لیا حضورؐ نے فرمایا صبح کی چار پڑھ صبح کی چار پڑھ

۳۷۶۔حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ مرض الموت میں مبتلا تھے اتنے میں نماز کا وقت آیا اذان دیگئی آپ نے فرمایا ابوبکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں عرض کیا گیا ابوبکرؓ نہایت نرم دل آدمی ہیں حضورؐ کے مقام پر کھڑے ہوکر نماز نہ پڑھا سکیں گے لیکن آپ نے پھر وہی فرمایا اور لوگوں نے وہی عرض کر دیا پھر آپ نے وہی پہلا قول اعادہ کرکے فرمایا کہ عورتو تم بیشک یوسفؑ کی ساتھ والیاں ہو، اس کے بعد ابوبکرؓ نکلے نماز شروع کی۔ اتنے میں رسول اللہ کو مرض میں کچھ تخفیف معلوم ہوئی تو آپ دو شخصوں پر سہارا دیکر نکلے اب تک وہ منظر میرے سامنے ہے کہ حضورؐ تکلیف کی وجہ سے دونوں پاؤں کھینچتے ہوئے چل رہے تھے ابوبکرؓ نے پیچھے ہٹ جانے کا ارادہ کیا مگر آپ نے ان سے اشارہ سے کہدیا کہ اپنی جگہ پر رہو جب آپ وہاں تک پہنچ گئے تو ابوبکرؓ کی ایک جانب بیٹھ گئے اور نماز پڑھنے لگے ابوبکرؓ حضورؐ کی نماز کے موافق نماز پڑھتے تھے اور دوسرے لوگ ابوبکرؓ کی نماز کا اتباع کرتے تھے دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ حضرت ابوبکرؓ کے بائیں جانب بیٹھ گئے اور ابوبکرؓ کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہے تھے۔

۳۷۷۔حضرت عائشہؓ کی ایک روایت میں ہے کہ جب حضورؐ ثقیل مند ہو گئے اور آپ کے مرض میں شدت ہوگئی تو آپ نے اپنی بیویوں سے اجازت چاہی کہ میرے ہی گھر میں بیماری گذاریں آپ کو اجازت مل گئی۔ باقی حدیث ابھی اوپر گذر گئی۔

۳۷۸۔ابن عباسؓ نے ایک مرتبہ لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا پھر موذن کو اذان دینے کا حکم دیا دن بارش کا تھا جب موذن حی علی الصلوٰۃ پر پہنچا تو آپ نے فرمایا (آج) گھروں پر نماز ہوگی (یہ سنکر) لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے گویا یہ بات ان کو پسند نہ آئی ابن عباسؓ نے فرمایا شاید تم کو ناگوار ہو۔ یہ بات تو اس شخص نے کی ہے جو مجھ سے بہتر تھا یعنی نبیؐ نے یہ فعل واجب ہے اور مجھے پسند نہیں کہ تم کو دقت میں مبتلا کروں۔

۳۷۹۔انسؓ سے مروی ہے کہ ایک انصاری شخص فربہ اندام تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دساتھ (جماعت میں حاضر ہوکر) نماز نہیں پڑھ سکتے انھوں نے حضورؐ کے لئے کھانا تیار کیا۔ اور آپ کو مکان کے اندر بلایا آپ کے لئے ایک چٹائی بچھادی اور چٹائی کے ایک طرف پانی چھڑک دیا آپ نے اس پر دو رکعت نماز پڑھی۔

قبیلہ جارود کے ایک شخص نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ کیا حضورؐ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے آپ نے فرمایا میں نے حضورؐ کو اسی دن پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۳۸۰۔حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے لایا جائے تو مغرب کی نماز

پڑھنے سے قبل اس کو کھانا شروع کر دو۔ شام کا کھانا چھوڑ کر نماز کی جلدی نہ کرو۔

۳۸۱۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں مجھ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہؐ مکان کے اندر کیا کیا کرتے تھے۔ میں نے جواب دیا گھر والوں کا کام کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوجاتا تو نماز کو تشریف لیجاتے تھے۔

۳۸۲۔ مالک بن حویرثؓ کہا کرتے تھے کہ میں تمہارے ساتھ صرف نماز ہی نہیں پڑھتا ہوں بلکہ اس طرح پڑھتا ہوں جس طرح رسول اللہؐ کو میں نے دیکھا ہے (حضورؐ کا اتباع بھی میرا مقصود ہے)۔

۳۸۳۔ حضرت عائشہؓ کی وہ حدیث اوپر گذر چکی جس میں رسول اللہؐ نے ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا اس روایت میں اتنا اور بھی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ ابوبکرؓ جب آپ کے مقام پر کھڑے ہونگے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو قرأت نہیں سنا سکیں گے لہذا حضورؐ حضرت عمرؓ کو حکم دیدیں کہ وہ نماز پڑھا دیں حضرت حفصہؓ نے یہ عرض کر دیا اس پر آپؐ نے فرمایا تم یوسف کی ساتھ والیاں ہو۔ ابوبکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حفصہؓ مجھ سے کہنے لگیں کہ تم سے (کبھی) بھلائی نہیں پاسکتی۔

۳۸۴۔ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کی اس درد کی حالت میں جس میں آپؐ نے وفات پائی حضرت ابوبکرؓ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے جب پیر کا دن ہوا اور لوگ نماز میں صف بستہ کھڑے تھے کہ رسول اللہؐ نے حجرہ کا پردہ کھولا اور ہم کو کھڑے ہو کر دیکھنے لگے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کا چہرہ (سپید ہو جانے کی وجہ سے) ورق مصحف ہے پھر حضورؐ (خوشی سے ہنس دیے ہم نے بھی حضور کو دیکھنے کی خوشی میں نماز کو توڑ دینے کا ارادہ کیا ابوبکرؓ ایڑیوں پر سرک کر لوٹے تاکہ صف سے آکر مل جائیں۔ اور ان کو خیال ہوا کہ حضورؐ نماز کے لئے برآمد ہوتے ہیں حضورؐ نے اشارہ کیا کہ نماز پوری کرلو یہ کہہ کر پردہ چھوڑ دیا اور اُسی روز آپ کی وفات ہوگئی۔

۳۸۵۔ سہل بن سعد ساعدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ قبیلہ بنی عمر بن عوف کے پاس اُن کی باہمی اصلاح کے لئے تشریف لے گئے۔ موذن نے حضرت ابوبکر کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ کیا تکبیر پڑھی جائے آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں حضرت ابوبکرؓ نماز ادا کرنے لگے اتنے میں رسول اللہؐ اور بعض دیگر اشخاص نماز میں آئے تو ابوبکر ہٹ کر پہلی صف میں آکر کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں بجائیں مگر ابوبکرؓ ادھر ادھر ملتفت نہ ہو جائے جب تالیوں کی کثرت ہوئی اور حضرت ابوبکرؓ نے منہ پھیرا اور رسولؐ کو (کھڑے) دیکھا حضورؐ نے ابوبکر کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ حضرت ابوبکر نے ہاتھوں کو اٹھایا اور خدا کی احمد کہی جیسا کہ رسول اللہ نے ان کو حکم دیا تھا پھر پیچھے ہٹ کر پہلی صف کے برابر ہوگئے اور رسول اللہؐ آگے ہوگئے۔ نماز ادا کی ختم کر چکے تو فرمایا ابوبکرؓ جب میں نے تم کو حکم دیا تھا تو پھر کس شے نے تم کو اپنی جگہ پر قائم رہنے سے منع کیا۔ ابن ابی قحافہ کو مناسب نہ تھا کہ رسول اللہؐ کے سامنے نماز پڑھا پھر حضورؐ نے فرمایا یہ کیا بات ہے کہ نماز میں تم لوگ (امام کو جتانے کے لئے تالیاں زیادہ بجاتے ہو اگر نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو چاہیئے کہ سبحان اللہ کہے جب سبحان اللہ کہا جائیگا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی تالیاں بجانا تو عورتوں کے لئے ہے۔

۳۸۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب (بیماری) کی وجہ سے رسول اللہؐ بہت زیادہ کسلمند ہوگئے تو ایک روز فرمانے لگے کیا لوگ نماز کو پڑھ چکے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ابھی تو نہیں۔ آپ کے انتظار میں ہیں فرمایا میرے لئے

طشت میں پانی رکھو ہم نے حکم کی تعمیل کی آپ نے غسل کیا۔ لیکن جب اٹھنے کا ارادہ کیا تو بے ہوشی طاری ہو گئی کچھ دیر کے بعد افاقہ ہوا تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ابھی تو نہیں آپ کا انتظار کر رہے ہیں (یہ سنکر) فرمایا میرے لئے طشت میں پانی رکھو (ہم نے حکم کی تعمیل کی) آپ بیٹھے غسل کیا لیکن اٹھنے کا ارادہ کیا تو ضعف آگیا کچھ دیر کے بعد ہوش آیا تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے عرض کیا نہیں حضورؐ کے منتظر ہیں فرمایا میرے لئے طشت میں پانی رکھو (طشت میں پانی رکھدیا گیا۔ آپ نے بیٹھ کر غسل کیا مگر جب اٹھنے لگے تو بیہوش ہو گئے۔ ہوش آیا تو فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہم نے عرض کیا نہیں (حضور کے منتظر ہیں اور (واقعی لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے نماز عشاء کے لئے حضورؐ کے انتظار میں تھے۔ اس وقت حضورؐ نے ابوبکرؓ کو کہلا بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔

قاصد نے حضرت ابوبکرؓ سے جا کر کہدیا کہ رسول اللہ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ نماز پڑھائیں حضرت ابوبکرؓ رقیق القلب آدمی تھے انھوں نے حضرت عمرؓ سے کہا عمرؓ تم نماز پڑھاؤ عمرؓ بولے تم اس کے زیادہ سزاوار ہو لہذا اس زمانہ میں حضرت ابوبکرؓ نے نماز پڑھائی۔ باقی حدیث اوپر گذر چکی۔

۳۸۷ حضرت عائشہؓ سے وہ حدیث تو اوپر گذر چکی جس میں مریض ہونے کی حالت میں گھر میں نماز پڑھانا مروی تھا اس میں آتا اور ہے کہ جب (امام) بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

۳۸۸۔ براءؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہیں تو ہم میں سے کوئی سر نہ جھکائے رہتا تھا جب آپ سجدہ میں چلے جاتے تو ہم بھی آپ کے بعد سجدہ میں جاتے۔

۳۸۹۔ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہؐ نے فرمایا تم میں سے جو شخص بھی امام سے پہلے (سجدہ سے) سر اٹھاتا ہے کیا اس کو اس کو خوف نہیں کہ خدا تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سا کر دے یا اس کی صورت گدھے کی سی صورت بنا دے

۳۹۰۔ انسؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا (حاکم کی بات) سنو اور (اس کے احکام کی) اطاعت کرو۔ اگرچہ تم پر کسی حبشی کو حاکم بنا دیا جائے جس کا سر (سیاہی میں) انگور کی طرح معلوم ہوتا ہو۔

۳۹۱۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ کا ارشاد ہے لوگ نماز پڑھاتے ہیں اگر وہ ٹھیک پڑھائیں تو ان کے اور تمہارے دونوں کے لئے مفید ہے اور اگر غلطی کریں تو تمہارے لئے مفید ہے اور ان کے لئے مضر۔

۳۹۲۔ ابن عباسؓ کی روایت کردہ وہ حدیث پہلے گذر چکی جس میں بیان کیا گیا تھا کہ ابن عباسؓ نے اپنی خالہ کے گھر شب بسر کی تھی اس حدیث میں اتنی بات اور ہے کہ حضورؐ سو گئے اور آپ کے سانس کی آواز ہونے لگی اور (یہ قاعدہ بھی تھا) کہ جب حضورؐ سو جاتے تھے تو آپ کے سانس کی آواز ہوا کرتی تھی۔ اتنے میں موذن آیا حضورؐ (بیدار ہو کر) برآمد ہوئے نماز پڑھی مگر وضو نہیں کیا۔

۳۹۳۔ جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل رسول اللہؐ کے ساتھ نماز پڑھکر واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے (ایک روز) عشاء کی نماز پڑھی اور سورہ بقر کی قرآت کی ایک شخص جماعت سے علیحدہ ہو گیا حضرت معاذ اس پر نکتہ چینی کرنے لگے یہ خبر رسول اللہؐ کو پہنچی آپ نے فرمایا وہ فتنہ گر ہے۔ وہ فتنہ گر ہے۔ فتنہ انگیز بنے گا۔ فتنہ انگیز بنے گا۔ فتنہ انگیز بنے گا۔ پھر آپ نے ان کو اوسط آیات (نہ بڑی نہ چھوٹی) کی دو سورتوں کے پڑھنے کا حکم دیا۔

۳۹۴۔ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے (حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر) عرض کیا یا رسول اللہؐ میں

بخدا فلاں شخص (امام) کی وجہ سے نماز فجر سے رہ جاتا ہوں کیونکہ وہ قرأت لمبی کرتا ہے ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس روز سے زیادہ حضورؐ کو غضب ناک نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا بعض لوگ تم میں سے نفرت پیدا کراتے ہیں تم میں سے جو شخص نماز پڑھاتے تو چاہیئے کہ اختصار کرے کیونکہ ان میں کمزور اور بوڑھے اور ضرورت مند (سبھی) ہوتے ہیں

۳۹۵۔ جابرؓ کی روایت کردہ حدیث سابق گذر چکی اس میں اتنا زیادہ ہے کہ (حضورؐ نے فرمایا) تو نے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور والشمس وضحاھا اور واللیل اذا یغشیٰ کیوں نہ پڑھی۔

۳۹۶۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو مختصر (مگر) مکمل پڑھا کرتے تھے۔

۳۹۷۔ ابو قتادہ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا میں کھڑا ہوتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ نماز کو طویل کروں لیکن بچہ کی رونے کی آواز سنتا ہوں تو مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ماں کو تکلیف دوں۔ اس لئے نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

۳۹۸۔ نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے رسول اللہؐ نے فرمایا تم صفوں کو ضرور برابر کر لیا کرو ورنہ خدا تعالیٰ تمہاری صورتوں میں اختلاف پیدا کر دے گا۔

۳۹۹۔ انسؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا صفوں کو درست کر لو اور باہم مل کر کھڑے ہو میں تم کو پشت کے پیچھے سے بھی دیکھ لیتا ہوں۔

۴۰۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اللہؐ رات کو نماز اپنے حجرہ میں پڑھا کرتے تھے حجرہ کی دیواریں چونکہ چھوٹی تھیں اس لئے (ایک روز) لوگوں نے حضور والا کے جسم مبارک کو (نماز میں) دیکھ لیا تو نماز میں آپ کا اقتدا کرنے لگے۔ صبح ہوئی لوگوں نے یہ قصہ بیان کیا دوسری رات بھی حضورؐ نماز کو کھڑے اور لوگ آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے دو یا تین راتیں لوگوں نے اسی طرح کیا اس کے بعد رسول اللہؐ بیٹھ رہے اور نہ نکلے جب صبح ہوئی اور لوگوں نے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا مجھے خوف ہوا کہ کہیں تم پر رات کی نماز نہ فرض ہو جائے۔

بروایت زید بن ثابتؓ اس حدیث میں اتنا اور اضافہ ہے کہ حضورؐ نے فرمایا میں نے تم لوگوں کا جو فعل دیکھا اس کو سمجھ گیا تم اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ سوائے فرض نماز کے اور نمازیں گھر میں پڑھنی بہتر ہیں۔

۴۰۱۔ عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ نماز شروع کرتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھاتے تھے اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے تھے یا رکوع سے سر اٹھاتے تھے تب بھی اسی طرح ہاتھ اٹھاتے تھے اور سمع اللہ لمن حمدہ۔ ربنا لک الحمد فرماتے تھے مگر سجدہ میں یہ کام نہیں کرتے تھے۔

۴۰۲۔ انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نماز کو الحمد للہ رب العلمین سے شروع کرتے تھے۔

۴۰۳۔ سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ اپنا دایاں ہاتھ نماز میں بائیں ہاتھ پر رکھیں

۴۰۴۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ قرأت اور تکبیر تحریمہ کے درمیان قدرے سکوت فرماتے تھے میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضورؐ پر فدا ہوں حضورؐ قرأت اور تکبیر تحریمہ کے درمیان جو سکوت فرماتے ہیں اس میں کیا پڑھتے ہیں فرمایا یہ پڑھتا ہوں۔ اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج و

البرد - یعنی الٰہی میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا کردے جتنی مشرق و مغرب کے درمیان دوری ہے۔ الٰہی مجھے گناہوں سے ایسا صاف کردے۔ جیسا سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہوتا ہے۔ الٰہی میری خطاؤں کو پانی سے برف سے اور اولوں سے (یعنی اپنی رحمت سے) دھو ڈال۔

۴۰۵۔ بروایت اسماء بنت ابوبکرؓ گذشتہ حدیث کسوف میں اتنی اور زیادتی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا مجھ سے جنت اتنی قریب ہوگئی کہ اگر میں جرأت کرتا تو وہاں کے خوشوں میں سے ایک خوشہ تمہارے پاس لے آتا۔ اور دوزخ بھی اتنی قریب ہوگئی کہ میں نے عرض کیا الٰہی کیا میں بھی اُن کے ساتھ ہوں۔ اتنے میں ایک عورت دیکھی (راوی کا بیان کہ غالباً حضورؐ نے فرمایا کہ اس عورت کو ایک بلی نوچ رہی تھی) میں نے کہا اُس عورت کا کیا حال ہے فرشتوں نے جواب دیا اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا بلی بھوکی مرگئی نہ تو اس نے اُس کو کچھ کھانے کو دیا نہ چھوڑا کہ حشرات الارض میں سے کچھ کھاتی پھرتی۔

۴۰۶۔ جنابؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہؐ ظہر و عصر کی نماز میں کچھ پڑھتے تھے بولے ہاں پوچھا گیا تم کو کیسے علم ہوا کہنے لگے حضور کی ڈاڑھی ہلنے سے۔

۴۰۷۔ انس بن مالکؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ نماز میں نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھاتے ہیں۔ اس کے بعد آپ کا قول اس بارہ میں بہت سخت ہوگیا۔ یہاں تک کہ آپؐ نے فرمادیا لوگوں کو اس حرکت سے باز آجانا چاہیے ورنہ اُن کی نظر چھین لی جائے گی۔

۴۰۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے نماز میں ادھر اُدھر دیکھنے کے متعلق رسول اللہؐ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا یہ ایک جھپٹا ہے کہ شیطان آدمی کی نماز میں اسے جھپٹ کرلے جاتا ہے۔

۴۰۹۔ جابر بن سمرۃؓ کہتے ہیں کہ اہل کوفہ نے سعدؓ کی حضرت عمرؓ سے شکایت کی حضرت عمر رضی اللہ نے سعدؓ کو معزول کردیا۔ اور حضرت عمارؓ کو حاکم بنا کر بھیجا۔ کوفیوں نے اُن کی بھی شکایت کی بلکہ یہاں تک کہا کہ یہ نماز ٹھیک نہیں پڑھتے ہیں حضرت عمرؓ نے اُن کے پاس کسی کو بھیج کر کہلوایا کہ ابو اسحٰقؓ اُن لوگوں کا خیال ہے تم نماز اچھی نہیں پڑھتے ہو حضرت عمارؓ نے جواب دیا خدا کی قسم میں اُن کو رسول اللہؐ کی ایسی نماز پڑھاتا ہوں اُس میں کوئی کمی نہیں کرتا عشا کی نماز پڑھتا ہوں تو پہلی دو رکعتیں دیر میں پڑھتا ہوں اور آخری دونوں رکعتیں ہلکی کردیتا ہوں (حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا تو) فرمایا ابو اسحٰق میرا بھی تمہارے متعلق یہی خیال تھا۔ اُس کے بعد حضرت عمرؓ نے کوفہ میں ایک آدمی کو یا چند آدمیوں کو بھیجا تاکہ حضرت عمارؓ کے حالات کی تفتیش کریں، اُن لوگوں نے جاکر کوفہ والوں سے حضرت عمارؓ کے حالات دریافت کئے کوئی مسجد بغیر دریافت کے نہیں چھوڑی لیکن سب نے آپ کی خوبی ہی بیان کی۔ جب قبیلۂ بنو عبس کی مسجد میں یہ لوگ داخل ہوئے تو ایک شخص اُٹھا جس کا نام اسامہ بن قتادہ تھا اور کنیت ابو سعدہ تھی کہنے لگا جب تم نے ہم کو قسم دی ہے تو سعدؓ کی حالت (بتاتے ہیں کہ) سعد نہ تو کسی لشکر کے ساتھ (جنگ پر) جاتے تھے نہ مساوات کے ساتھ (مال) تقسیم کرتے تھے اور نہ انصاف کے ساتھ مقدمہ فیصل کرتے تھے۔ سعد ہمراہ تھے غصہ میں آگئے بولے آگاہ ہوجائیں تین (بد) دعائیں کرتا ہوں الٰہی اگر یہ تیرا بندہ جھوٹا ہے اور نہ صرف ریاکاری اور طلب شہرت کے لئے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز کر اس کا افلاس زیادہ کر اور فتنوں کے سامنے اس کو پیش کر اس کے بعد جب اسامہؓ بن قتادہ سے دریافت کیا جاتا (کہ تمہارا کیا حال ہے) تو جواب دیتے ہیں میں بہت بوڑھا ہوں مبتلائے فتنہ ہوں مجھے سعدؓ کی بددعا لگ گئی حضرت جابرؓ سے روایت کرنے والے نے بیان کیا کہ میں نے آخر میں اسامہ کو دیکھا بوڑھاپے کی وجہ سے اُن

کی بھویں تک (سپید ہوگئیں تھیں) آنکھوں پر آپڑی تھیں وہ راستہ میں پڑے تھے چھوکریاں ان کے انگلیاں چبھویا کرتی تھیں۔

۴۱۰۔ **عبادہ بن صامت**رضؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہے۔

ابوہریرہرضؓ کہتے ہیں رسول اللہ مسجد میں تشریف لائے ایک اور شخص بھی آیا اور نماز پڑھ کر حضورؐ کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیکر فرمایا لوٹ جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تونے (ٹھیک) نماز نہیں پڑھی۔ اس نے لوٹ کر پھر نماز پڑھی اور آکر سلام کیا۔ آپ نے جواب دیکر فرمایا لوٹ جا پھر نماز پڑھ۔ تونے (ٹھیک) نماز نہیں پڑھی۔ اسی طرح حضورؐ نے تین مرتبہ فرمایا آخر اس شخص نے عرض کیا اس خدا کی قسم جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے مجھے اس سے بہتر نماز معلوم نہیں آپ مجھے تعلیم دیجئے فرمایا جب نماز کے لئے کھڑا ہوا کرے تو تکبیر کہہ جتنا قرآن ہوسکے پڑھ پھر رکوع کر جب ٹھیک رکوع کرے تو اٹھ اور سیدھا کھڑا ہو جا اس کے بعد ٹھیک ٹھیک اطمینان کے ساتھ سجدہ کر پھر اٹھ اطمینان کے ساتھ بیٹھ اور اسی طرح تمام نماز میں کر۔

۴۱۱۔ **ابوقتادہ**رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں دوسری پڑھا کرتے تھے پہلی رکعت میں طول کرتے تھے اور دوسری میں اختصار کبھی کوئی آیت سنائی بھی آجاتی اور نماز عصر میں سورۂ فاتحہ دو سورتیں اور پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت دراز پڑھتے تھے اور دوسری چھوٹی اسی طرح) نماز فجر کی پہلی رکعت میں طول کرتے تھے اور دوسری میں قصر

۴۱۲۔ **ابن عباس**رضؓ کہتے ہیں کہ ام فضل (میری ماں) نے مجھے والمرسلات عرفا پڑھتے سنا تو کہا بیٹے تونے تو خدا کی قسم یہ سورت پڑھکر مجھے رسول اللہؐ کی یاد دلادی یہ سورت ان سورتوں میں سے آخری سورت ہے جو میں نے نماز مغرب میں رسول اللہؐ کو پڑھتے سنی ہیں۔

۴۱۳۔ **زید بن ثابت**رضؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ آپ نماز مغرب میں دو طویل (سورتوں کی دو طویل آئتیں) پڑھتے تھے (اس سے مراد سورۂ اعراف ہے)

۴۱۴۔ **جبیر بن مطعم**رضؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہؐ کو نماز مغرب میں سورۂ طور پڑھتے سنا

۴۱۵۔ **ابوہریرہ**رضؓ کہتے ہیں میں نے ابوالقاسم صلعم کے پیچھے عشار کی نماز پڑھی آپ نے اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ پھر میں اس کی وجہ سے ہمیشہ سجدہ کرتا رہا۔

۴۱۶۔ **براء**رضؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ ایک سفر میں تھے عشا کی نماز میں آپ نے ایک رکعت میں والتین والزیتون پڑھی۔

دوسری روایت میں اتنا اور ہے کہ آپ سے بہتر میں نے اچھی آواز والا اور بہتر قرأت والا اور کوئی نہیں دیکھا۔

۴۱۷۔ **ابوہریرہ**رضؓ کہتے تھے کہ ہر نماز میں قرأت کی جاتی جس نماز میں رسول اللہؐ نے ہم کو قرأت سنائی ہم بھی تم کو سنائیں گے اور جس نماز میں حضورؐ نے قرأت کی ہم بھی آہستہ پڑھیں گے۔ اگر تم نے سورۂ فاتحہ پر زیادتی نہ کی تو کافی ہے اور اگر زیادتی کی تو بہتر ہے۔

۴۱۸۔ **ابن عباس**رضؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ مع جماعت اصحابؓ کے بازار عکاظ کے ارادہ سے (ایک مرتبہ) چلے اس وقت شیطانوں کے اور آسمانی خبروں کے درمیان آڑ ہوگئی تھی اور ان پر تارے ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے تھے شیاطین نے اپنی قوم سے جاکر پوچھا کیوں کیا بات ہے وہ بولے ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ہوگئی اور ہم پر شہاب چھوڑے جانے لگے شیاطین بولے ہو نہ ہو کچھ نئی بات ہے اچھا مشرق و مغرب میں پھر چل کر آئے تو دیکھا کہ رسول اللہؐ اور آپ کے اصحابؓ بازار عکاظ کے ارادہ سے نکلے ہیں اور مقام نخلہ میں فجر کی نماز پڑھ رہے ہیں انھوں نے جو قرآن سنا تو کان لگا دیئے اور

گئے یہی بات ہے کہ ہم میں اور آسمانی خبروں میں رکاوٹ ہو گئی اس کے بعد جب اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے تو جا کر کہا اے قوم ہم نے عجیب قرآن سُنا جو نیکی کی ہدایت کرتا ہے ہم اس پر ایمان لے آئے اب اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اس وقت خدا نے حضورؐ پر وحی نازل فرمائی قل اوحی الیّ انہ استمع اور واقعی حضورؐ پر قول جن کی وحی بھیجی گئی تھی۔

۴۱۹- ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جو کچھ پڑھنے کا حکم تھا رسول اللہؐ نے پڑھا اور جہاں خاموشی کا حکم تھا وہاں آپ نے سکوت فرمایا تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے تمہارے لئے رسول اللہؐ کے اندر بہت اچھی پیروی ہے۔

۴۲۰- ابن مسعودؓ کے پاس ایک شخص حاضر ہو کر کہنے لگا میں نے آج رات ایک رکعت میں منفصل پڑھی آپ نے فرمایا تم شعر کی طرح جلد جلد پڑھتے ہو میں ان ہمشکل سورتوں کو جانتا ہوں جن میں رسول اللہؐ اتصال کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ نے بیس سورتیں ذکر کیں ہر رکعت میں دو دو سورتیں ہیں۔

۴۲۱- ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں اور پڑھا کرتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ (فقط) پڑھتے تھے کوئی آیت بھی سنا دیتے تھے اور پہلی رکعت میں دوسری رکعت سے زیادہ طول کرتے تھے اور اسی طرح عصر و فجر میں کرتے تھے۔

۴۲۲- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا جب امام آمین کہے تو ہم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے گی۔ اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۴۲۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آمین کہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہیں اور اس کی آمین ان کی آمین کے موافق ہو جائے تو اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۴۲۴- ابو بکرہؓ کہتے ہیں کہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رکوع کی حالت میں تھے میں صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع میں ہو گیا اور بعد کو حضورؐ سے اس کا تذکرہ کیا آپؐ نے فرمایا خدا تمہیں تیری حرص زیادہ کرے ایسا پھر مت کرنا۔

۴۲۵- عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ میں نے بصرہ میں حضرت علیؓ کے ساتھ نماز پڑھی حضرت علیؓ نے فرمایا اس شخص نے ہم کو وہ نماز یاد دلائی جو ہم رسول اللہؐ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے پھر ذکر فرمایا کہ رسول اللہؐ اٹھتے وقت اور جھکتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔

۴۲۶- ابو ہریرہؓ کہتے ہیں جب رسول اللہؐ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے تھے۔ اس کے بعد رکوع کرتے کے وقت تکبیر کہتے تھے پھر جب رکوع سے پشت سیدھی کرتے تھے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے اور سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں ربنا لک الحمد کہتے تھے۔

۴۲۷- سعد بن ابی وقاصؓ کے بیٹے مصعبؓ نے حضرت سعدؓ کے پہلو کی طرف ایک بار نماز پڑھی مصعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے ہتھیلیاں بند کر لیں پھر دونوں ہاتھوں کو دونوں زانوں کے درمیان رکھا۔ (اور قعدہ میں بیٹھ گیا) میرے والد نے مجھ کو اس فعل سے منع کیا اور فرمایا ہم ایسا کرتے تھے لیکن ہم کو اس سے منع کر دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ (قعدہ میں) ہاتھوں کو گھٹنے پر رکھیں۔

۴۲۸- براءؓ کہتے ہیں کہ قیام و قعدہ کے علاوہ رسول اللہؐ کا رکوع سجدہ دونوں سجدوں کے درمیان کا وقفہ رکوع سے اٹھنے کے بعد کا قیام تقریباً سب برابر ہوتے تھے۔

۴۲۹۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم رکوع و سجدہ میں فرمایا کرتے تھے سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی حضرت عائشہؓ سے ایک اور روایت میں آیا ہے کہ حضورؐ قرآن پر عمل کرتے تھے۔

۴۳۰۔ ابوہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے مطابق ہو جائے گا اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۴۳۱۔ ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں تم کو رسول اللہؐ کی نماز کے قریب قریب (پڑھکر) بنا دوں گا حضرت ابوہریرہؓ عشاء۔ اور صبح کی نماز میں سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد قنوت پڑھتے تھے پھر مومنوں کے لئے دعا اور کفار پر لعنت کرتے تھے

۴۳۲۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مغرب وفجر کی نماز میں (دعاء) قنوت پڑھتے تھے۔

۴۳۳۔ رفاعہ بن رافع زرقی کہتے ہیں کہ ایک روز ہم رسول اللہؐ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ (پیچھے سے ایک شخص نے کہا ربنا لک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ نماز ختم کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کلام کرنے والا کون تھا۔ اس شخص نے عرض کیا میں، فرمایا میں نے دیکھا کہ تیس سے زائد فرشتے ان کلمات کو لکھنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت کر رہے تھے۔

۴۳۴۔ انسؓ رسول اللہ صلعم کی نماز کی کیفیت بیان کر رہے تھے کہ آپ نماز میں رکوع کے بعد جب سر اٹھا کر کھڑے ہوتے تھے تو ہمارا خیال ہوتا تھا کہ (شاید) آپ بھول گئے کہ کھڑے ہیں اور سجدہ نہیں کرتے)

۴۳۵۔ ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد فرماتے تھے۔ لوگوں کے لئے دعا کرتے تھے اور ان کے نام لیتے تھے اور کہتے تھے الٰہی ولید بن ولیدؓ سلمہؓ بن ہشامؓ عیاش بن ابی ربیعہ اور ضعیف مومنوں کو نجات دے الٰہی قبیلۂ مضر کو سخت پامال کر اور ان پر یوسف علیہ السلام کے سے سالہائے قحط مسلط فرما۔ اس زمانہ میں قبیلہ مضر کے مشرق لوگ آپ کے مخالف تھے۔

۴۳۶۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں (ایک مرتبہ) لوگوں نے حضورؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے فرمایا کیا اس چودہویں رات کے چاند میں جس پر ابر نہ ہو تم کو کچھ شک ہے لوگوں نے عرض کیا نہیں تو یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا کیا اس سورج میں تم کو کچھ کلام ہو سکتا ہے جس پر ابر نہ ہو عرض کیا نہیں یا رسول اللہؐ فرمایا بلاشک اسی طرح تم اس کو دیکھو گے۔ جب لوگ قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے تو خدائے تعالیٰ فرمائے گا۔ جو جس کسی کی پرستش کرتا ہو اس کو اسی کا اتباع کرنا چاہیئے چنانچہ بعض تو آفتاب کے تبع ہو جائیں گے بعض چاند کے اور کچھ شیاطین کے باقی یہ امت رہے گی۔ جن میں منافق بھی ہوں گے ان پر خدا تعالیٰ تشریف لائے گا اور فرماتے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے کہ ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب ہمارے پاس آجائے گا وہ جب ہمارے پاس آجائے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے اس وقت خدا عزوجل ان کے پاس تشریف لائے اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ عرض کریں گے تو ہمارا رب ہے خدا تعہ ان کو (پل صراط کی طرف) بلائے گا جہنم کی پشت پر پل رکھا جائے گا۔ سب سے پہلے میں اپنی امت کے ساتھ اس پر سے گذروں گا۔ اس روز سوائے رسولوںؑ کے (خدا تعہ سے) اور کوئی کلام نہ کر سکے گا رسول کہیں گے الٰہی سلامتی دے سلامتی دے۔ دوزخ میں آنکڑے ہوں گے جو سعدان گھانس کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ تم نے سعدان کا کانٹا تو دیکھا ہے لوگوں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا بس وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح

ہوں گے مگر ان کی درازی سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا ہے یہ سب آنکڑے لوگوں کو ان کے اعمال کے موافق دیکھ کر گھسیٹیں گے بعض شخص تو اپنی بداعمالی کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور بعض کا قیمہ ہو جائے گا اور پھر اس سے نجات مل جائے گی جب خدا تعالیٰ دوزخیوں میں سے کسی پر رحمت کرنی چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دیگا کہ خدا تعالیٰ کی پرستش کرنیوالوں کو نکال لو فرشتے سجود کے نشانات پہچان کر نکالے جائیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ نے آگ کے لئے حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدہ کے نشانات کو کھا سکے۔ لہٰذا وہ آگ سے نکل آئیں گے سوائے نشانات سجود کے آدمی کا ہر چیز کو آگ کھائے گی۔ جب لوگ دوزخ سے نکلیں گے تو سوختہ ہوں گے ان پر آب حیات چھڑکا جائے گا اور وہ اس طرح (تروتازہ) اُگ جائیں گے جس طرح نالہ کی کیچڑ میں تخم سے سبزی اُگ آتی ہے۔ اس کے بعد جب خدا تعالیٰ بندوں کے فیصلہ سے فارغ ہوگا تو اس وقت ایک شخص جنت و دوزخ کے درمیان باقی رہے گا اور سب سے اخیر میں جنت میں جائیگا (اس وقت) اس کا چہرہ آگ کی طرف ہوگا اور (خدا تعم سے) عرض کرے گا الٰہی میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے مجھے اس کی بدبو نے ہلاک کر دیا اور لپیٹ نے جلا دیا خدا تعالیٰ فرمائیگا اگر تیرے ساتھ ایسا کر دیا جائے تو عنقریب تو کچھ اور سوال کرنے لگے گا وہ عرض کرے گا نہیں تیری عزت کی قسم خدا تعالیٰ اس سے عہد و پیمان لے کر اس کی خواہش پوری کر دے گا۔ اور اس کا منہ دوزخ سے پھیر دیگا۔ جب اس کا منہ جنت کی طرف ہو جائے گا تو اس کی سرسبزی و شادابی دیکھ کر کچھ دن تو چپ رہے گا۔ پھر عرض کرے گا الٰہی مجھے جنت کے دروازہ کے قریب پہنچا دے۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ اس سوال کے بعد کوئی اور سوال نہ کروں گا۔ وہ عرض کرے گا (یہ اس لئے عرض کر رہا ہوں تاکہ) تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدبخت نہ رہوں۔ خدا تعم فرمائیگا اگر تجھے یہ دیدیا جائے تو ممکن نہیں کہ اس کے علاوہ تو اور کچھ سوال نہ کرے وہ عرض کرے گا تیری عزت کی قسم اور کچھ نہیں مانگونگا خدا تعالےٰ اس سے جس قدر عہد و پیمان چاہے گا لے گا اور جنت کے دروازہ تک بڑھا دے گا۔ جب وہ جنت کے دروازہ پر پہنچ جائے گا تو کسی قدر خاموش رہے گا۔ لیکن جنت کی بہار اور موجودہ تروتازگی و سرور دیکھ کر عرض کرے گا الٰہی مجھے جنت میں داخل کر دے خدا تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم تیری حالت پر افسوس ہے تو کس قدر دھوکہ باز ہے کیا تو نے اس بات کا عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ جو کچھ دیدیا جائے گا اس کے سوا اور کچھ نہ مانگوں گا وہ عرض کرے گا خداوندا تو مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدبخت نہ بنا اس وقت خدا تعالےٰ ہنسے گا (خدا تعالیٰ کی غضبی حالت نہ رہے گی) اور اس کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دیدے گا اور فرمائیگا اپنی آرزوئیں بیان کر وہ وہ تمنائیں بیان کرے گا جب اس کی سب تمنائیں ختم ہو جائیں گی۔ خدا تعالیٰ اس کو یاد دلائے گا۔ اور فرمائے گا۔ یہ تمنائیں اور کر جب کل آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو ارشاد ہوگا تیرے لئے یہ بھی ہیں اور اتنی اور بھی۔ ابوسعید خدریؓ نے ابوہریرہؓ سے کہا کہ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ خدا تعم فرمائے گا تیرے لئے یہ بھی ہے۔ اور اس سے دس چند اور بھی حضرت ابوہریرہؓ نے جواب دیا مجھے تو صرف اتنا یاد ہے کہ خدا تعالےٰ فرمائے گا تیرے لئے یہ بھی ہے اور اتنی اور بھی ابوسعیدؓ بولے میں نے حضرتؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تیرے لئے یہ بھی ہے اور دس گنا اور بھی۔

۴۷۶۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں۔ پیشانی

پر اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ ناک کی طرف کیا (اور فرمایا) ناک پر دونوں ہاتھوں پر دونوں گھٹنوں پر اور پنجوں پر اور حکم دیا گیا ہے کہ ہم کپڑوں اور بالوں کو اکٹھا نہ کریں۔

۴۳۸۔ حضرت انسؓ نے فرمایا جیسی نماز میں نے نبی کو پڑھتے دیکھا ہے ویسی پڑھوں گا۔ اس میں کمی نہ کروں گا۔ باقی حدیث اوپر گذر گئی۔

۴۳۹۔ انسؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا سجدہ میں اعتدال رکھو تم میں سے کوئی شخص سجدے میں کتے کی طرح کہنیاں نہ بچھائے۔ (یعنی کتے کی بیٹھک نہ بیٹھے)

۴۴۰۔ مالکؓ بن حویرثؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے جب حضورؐ نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تھے تو اٹھتے تھے بلکہ برابر ٹھیک بیٹھ جاتے تھے۔

۴۴۱۔ ابوسعید خدریؓ نے ہم کو نماز پڑھائی تو سر کو سجدہ سے اٹھاتے وقت سجدہ کرتے وقت اور دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہونے کے وقت آواز سے تکبیر کہی اور فرمایا میں نے رسول اللہ کو اسی طرح (کرتے) دیکھا ہے۔

۴۴۲۔ عبداللہ بن عمرؓ نماز میں چار زانو بیٹھتے تھے جب انھوں نے اپنے بیٹے کو اس طرح کرتے دیکھا تو منع کیا اور فرمایا نماز میں یہی سنت ہے کہ تو اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بائیں پاؤں کو موڑے بیٹے نے کہا آپ جو ایسا کرتے ہیں فرمایا میرے پاؤں مجھ کو اٹھا نہیں سکتے۔

۴۴۳۔ ابوحمید ساعدیؓ نے فرمایا مجھے نبی صلعم کی نماز تم لوگوں سے زیادہ یاد ہے حضورؐ کو میں نے نماز پڑھتے دیکھا ہے جب آپ تکبیر (تحریمہ) کہتے تھے تو دونوں ہاتھ دونوں زانوؤں کے مقابل لے آتے تھے جب رکوع کرتے تھے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے اور پشت کو موڑتے تھے جب سر اٹھاتے تھے تو اتنے سیدھے ہو جاتے تھے کہ ہر عضو اپنی جگہ پر لوٹ جاتا تھا پھر سجدہ کرتے تھے دونوں ہاتھ (زمین پر رکھتے تھے نہ بچھا دیتے تھے نہ مٹھی کی طرح بند رکھتے تھے۔ دونوں قدموں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہوتا تھا۔ جب دونوں رکعتوں کے بعد بیٹھتے تھے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے تھے ——— اور داہنے پاؤں کو کھڑا رکھتے تھے اور جب آخیری رکعت میں بیٹھتے تھے تو بائیں پاؤں کو آگے بڑھا کر دوسرے کو کھڑا کر کے نشستگاہ پر بیٹھتے تھے۔

۴۴۴۔ عبداللہؓ بن بحینہ (یہ قبیلہ ازو شنواہ سے ہیں قبیلہ ازو بنو عبد مناف کا حلیف تھا آپ صحابی ہیں) کہتے ہیں ہم کو رسول اللہؐ نے نماز پڑھائی پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھے نہیں۔ بلکہ کھڑے ہو گئے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب آپ نماز پوری کر چکے اور لوگوں نے سلام کا انتظار کیا تو آپ نے بیٹھے بیٹھے تکبیر کہی سلام سے پہلے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

۴۴۵۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم جب رسول اللہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو قعدہ میں السلام علی جبرئیل و میکائیل السلام علی فلاں السلام علی فلاں کہا کرتے تھے (یہ سن کر) حضورؐ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو یہ کہنا چاہیئے التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین۔ کیونکہ

جب تم یہ کلمات کہو گے تو آسمان و زمین میں ہر جگہ خدا کے ہر نیک بندے کو یہ پہنچ جائیں گے (مذکورہ کلمات کا آخری حصہ یہ ہے) اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمدا عبدہٗ و رسولہ۔

۴۴۶۔ حضرت عائشہ رضؓ زوجہ رسول اللہ فرماتی ہیں حضورؐ نماز میں یہ دعا کرتے تھے۔ اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا وفتنۃ الممات اللھم انی اعوذ بک من الماثم والمغرم۔ یعنی آلہی میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ میں گناہوں سے اور قرضداری سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ایک شخص نے عرض کیا آپ قرضداری سے کتنی زیادہ پناہ چاہتے ہیں فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو بات کہتے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اس کے خلاف کرتا ہے۔

۴۴۷۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے (ایکبار) رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے کہ میں نماز میں کیا کروں آپ نے فرمایا (یہ) کہا کرو۔ اللّٰھمّ انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم یعنی آلہی میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا لہذا تو اپنی طرف سے مجھے بالکل بخشدے اور مجھ پر رحم فرما تو غفور رحیم ہے۔

۴۴۸۔ تشہد کے متعلق ابن مسعود رضؓ کی روایت کردہ حدیث اوپر گذر چکی دوسری روایت میں اتنا اور اضافہ ہے کہ اشھد ان محمدا عبدہٗ و رسولہٗ کہنے کے بعد اپنے لئے جو دعا بہترین سمجھے وہ کرے۔

۴۴۹۔ حضرت ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ سلام پھیر دیتے تو عورتیں کھڑی ہو کر (چلی) جاتی تھیں اور حضورؐ اٹھنے سے قبل کچھ دیر ٹھہرے رہتے تھے۔

۴۵۰۔ عتبان رضؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھی اور جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی پھیرا

۴۵۱۔ ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے زمانہ میں جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوتے تھے تو بلند آواز سے ذکر ہوتا تھا اور میں اس سے (اختتام نماز کو) جان لیتا تھا۔

۴۵۲۔ ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ (ایک بار) چند مفلس آدمی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ بڑے بڑے مالدار آدمی تو اونچے اونچے درجوں کو پہنچ گئے اور لازوال نعمت ان کو حاصل ہوگئی ہماری طرح نماز بھی پڑھتے ہیں ہماری طرح روزے بھی رکھتے ہیں (اس کے علاوہ) اُن کو مال کی وجہ سے یہ فضیلت حاصل ہے کہ حج اور عمرہ بھی کرتے ہیں جہاد کرتے ہیں صدقہ اور خیرات کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتادوں کہ جس پر اگر تم کاربند ہو جاؤ تو گذشتہ لوگوں کا (مرتبہ) تم کو مل جائے اور آئندہ تمہارے مرتبہ تک کوئی نہ پہنچ سکے گا اور سوائے ان لوگوں کے جو اس کے عامل ہوں تمام ان اشخاص سے تم بہتر ہو جاؤ گے جن میں تم موجود ہو تم ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھا کرو۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد ہم میں آپس میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ کیونکہ ایک شخص نے کہا کہ میں سبحان اللہ اور الحمد للہ تو تیس تیس بار پڑھونگا اور اللہ اکبر چونتیس بار پھر ہم آپ کی خدمت میں لوٹ کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر ہر ایک تیس بار پڑھو۔

۴۵۳۔ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ہر فرض نماز کے بعد کہا کرتے تھے۔ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ

لا شریک لہ لہ الملک و الحمد وھو علی کل شئ قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد یعنی سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں تمام حکومت اور ستائش اسی کے لئے سزاوار ہے وہ ہر شے پر قادر ہے الٰہی جو کچھ تو عطا کرے اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور اگر نہ دے تو کوئی دے نہیں سکتا اور دولت والے کو اس کی دولت تجھ سے بچا نہیں سکتی۔

۴۵۴۔ سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ نماز پڑھ چکتے تو ہماری طرف منہ پھیر کر متوجہ ہوتے تھے۔

۴۵۵۔ زید بن خالد جہنیؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کو بارش ہوئی تھی صبح کو (فجر کی) نماز حضورؐ نے مقام حدیبیہ میں ہم کو پڑھائی جب نماز ختم کی تو لوگوں کی طرف رُخ کر کے فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا خدا اور اس کا رسولؐ خوب واقف ہے آپ نے فرمایا (خدا تعالیٰ فرماتا ہے) کہ میرے بندوں میں کچھ لوگ مومن ہوئے اور کچھ لوگ کافر ہوئے جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کے فضل اور رحمت سے بارش ہوئی وہ ستاروں (کی حقیقی تاثیر) کے منکر ہیں اور مجھ پر ان کا ایمان ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستاروں کی وجہ سے بارش ہوئی اُن کا ستاروں پر ایمان ہے اور میرے منکر ہیں۔

۴۵۶۔ عقبہؓ کہتے ہیں کہ (ایک بار) میں نے مدینہ میں عصر کی نماز حضورؐ کے پیچھے پڑھی آپ نے سلام پھیرا اور فوراً جلدی سے اُٹھ کر لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے کسی بیوی کے حجرہ کی طرف تشریف لائے ——— لوگ اس عجلت سے کچھ سراسیمہ ہوگئے کچھ دیر بعد آپ برآمد ہوئے اور لوگوں کو اس عجلت کی وجہ سے متعجب دیکھ کر فرمایا (نماز میں) مجھے کچھ سونا یاد آگیا (کہ میرے پاس رکھا ہے) مجھے اچھا نہیں معلوم ہوا کہ (خدا کے ذکر میں) اس (کے خیال) سے کچھ روک ہو اس لئے میں نے اس کو فوراً تقسیم کر دینے کا حکم دے دیا۔

۴۵۷۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے (ایک بار) کہا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں شیطان کا کوئی حصہ مقرر نہ کرے یعنی یہ گمان نہ کرے کہ (نماز کے بعد) داہنی جانب کو پھرنا واجب ہے اور دوسری جانب نہ پھرنا چاہئے کیونکہ میں نے بارہا رسول اللہؐ کو بائیں طرف کو بھی پھیرتے دیکھا ہے۔

۴۵۸۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اس درخت یعنی لہسن کو کھائے وہ ہمارے پاس ہماری مسجدوں میں نہ آئے حضرت جابر سے دریافت کیا گیا کہ اس سے مراد ہے فرمایا میرا خیال ہے کہ آپ کی مراد کچے (لہسن) سے ہوگی بعض کہتے ہیں کہ آپ نے بدبو مراد لی ہے۔

۴۵۹۔ جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے یا ہماری مسجدوں سے دور رہے اور اپنے گھر بیٹھ رہے اور واقعی (ایک بار) حضورؐ کی خدمت میں ایک ہانڈی لائی گئی جس میں کچھ سبز ترکاریاں تھیں آپ کو اس میں کچھ بو معلوم ہوتی تو دریافت فرمایا (اس میں کیا ہے) اس میں جو کچھ ساگ وغیرہ تھا لوگوں نے آپ سے عرض کر دیا آپ نے فرمایا فلاں صحابی کو دیدو جب آپ نے اس کو (کھول کر) دیکھا تو اس کی کھانے سے کراہیت کی (اور) فرمایا تم کھاؤ کیونکہ میں اس ذات سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تم نہیں کرتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ کے پاس ایک طباق لایا گیا تھا جس میں کچھ سبزیاں تھیں۔

۴۶۰۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) حضورؐ ایک (بڑے لاوارث بچے کی قبر پر سے گذرے

ہوجب علیحدہ تھی (وہاں) آپ امام بنے اور لوگوں نے اس پر صف باندھی۔

۴۶۱۔ ابوسعید خدری ؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جمعہ کے روز ہر بالغ پر غسل واجب ہے۔

۴۶۲۔ ابن عباس ؓ سے ایک شخص نے دریافت کیا رسول اللہؐ کے باہر تشریف لے جانے کے وقت کیا آپ کبھی موجود رہے ہیں۔ فرمایا ہاں اگر میرا مرتبہ آپ کی نظر میں نہ ہوتا تو میں صغیر السن ہونے کی وجہ سے (سفر میں) موجود نہ ہوسکتا (ایک بار) حضورؐ اس نشان کے پاس تشریف لائے جو کثیر بن صلتؓ کے گھر کے پاس ہے (وہاں) آپ نے خطبہ پڑھا پھر عورتوں کے پاس تشریف لے جاکر ان کو کچھ وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم دیا عورتیں اپنے ہاتھ اپنی بالیوں کی طرف لے جاکر (ان کو نکال کر بلالؓ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں اس کے بعد حضورؐ مع بلالؓ کے گھر میں تشریف لے گئے۔

۴۶۳۔ ابن عمر ؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا اگر تمہاری عورتیں مسجد جانے کیلئے شب کو تم سے اجازت طلب کریں تو اجازت دیدو۔

باب ۱۱
کتاب الجمعہ

۴۶۴۔ ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم (دنیا میں) سب سے پیچھے ہیں لیکن قیامت کے روز سب سے سابق ہیں۔ صرف اتنی بات ہے کہ ہم سے پیشتر ان کو کتاب دی گئی ہے اور آج جمعہ خدا کا مقررہ کردہ دن ہے جس میں وہ لوگ تو باہم مختلف ہوگئے ہیں اور ہم کو خدا تعالیٰ نے ہدایت فرمادی کیونکہ اور لوگ ہم سے پیچھے رہ گئے یہود ایک روز اور اور نصاریٰ دو روز۔

۴۶۵۔ ابوسعید خدری ؓ کہتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل اور مسواک کرنی واجب ہے اور اگر مل سکے تو خوشبو لگانی بھی واجب ہے۔

۴۶۶۔ ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے روز غسل جنابت کیا اور نماز کے ارادہ سے مسجد کو) چلا تو گویا ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری گھڑی میں گیا اس نے گائے کی قربانی کی اور اگر تیسری گھڑی میں گیا تو گویا سینگدار مینڈھے کی قربانی کی اور اگر چوتھی گھڑی میں گیا تو اس نے گویا مرغی کی قربانی کی اور جب پانچویں گھڑی میں چلا تو گویا انڈے کی قربانی کی اس کے بعد جب امام (خطبہ کے لئے) نکلتا ہے تو فرشتے حاضر ہوکر ذکر سنتے ہیں اور پھر سوائے نماز کے ثواب کے اور ثواب نہیں ملتا۔

۴۶۷۔ سلمان فارسی ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور بقدر امکان پاکی حاصل کرے پھر اپنا تیل یا گھر کی خوشبو لگائے اس کے بعد (نماز کو) نکلے اور دو شخصوں میں تفریق نہ کرے (یعنی دو آدمیوں کے بیچ میں گھس کر نہ بیٹھے) پھر جب امام بولنے لگے تو خاموش بیٹھ جائے تو اس کے دوسرے جمعہ سے اس جمعہ تک کے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں۔

۴۶۸۔ ابن عباس ؓ کہتے ہیں مجھ سے لوگوں نے بیان کیا کہ حضورؐ نے فرمایا ہے تم اگرچہ ناپاک نہ ہو لیکن غسل کرو۔ سروں کو دھوؤ اور خوشبو لگاؤ۔ میں نے جواب دیا غسل کے بارہ میں تو ٹھیک ہے لیکن خوشبو کا حکم مجھے

معلوم نہیں۔

۴۶۹۔ حضرت عمرؓ نے مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی جوڑا (فروخت ہوتے ہوئے) دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہؐ کاش اس کو آپ خرید لیتے اور جمعہ کے روز نیز اس روز جبکہ وفد آیا کریں پہن لیا کرتے آپ نے فرمایا اس کو وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہ ہو اس کے بعد حضورؐ کی خدمت میں کچھ ریشمی جوڑے آئے اور آپ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کو دیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا آپ نے عطارد کے جوڑے کے بارے میں جو فرمایا تھا وہ کیا تھا (اب) آپ یہ مجھے پہناتے ہیں فرمایا میں نے تم کو اس لئے نہیں دیا کہ تم خود پہنو حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا (اپنے) مشرک بھائی کو دیدیا جو مکہ میں تھا۔

۴۷۰۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا اگر مجھ کو اپنی امت یا لوگوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وقت ان کو مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

۴۷۱۔ انسؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے مسواک کرنے کی بہت تاکید کی ہے۔

۴۷۲۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ جمعہ کے روز فجر کی نماز میں الم تنزیل اور ھل اتی علی الانسان پڑھا کرتے تھے۔

۴۷۳۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ امام (خلیفہ) حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کا سوال کیا جائے گا۔ مرد اپنے گھر میں حاکم ہے اور اُس کی رعایا کا اس سے سوال کیا جائے گا۔ نوکر اپنے مالک کے مال کا حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ راوی کہتا ہے میرا خیال ہے حضورؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کا سوال کیا جائے گا اور تم میں سے ہر ایک حاکم ہے جس سے رعایا کے متعلق سوال ہوگا۔

۴۷۴۔ ابوہریرہؓ کی روایت کردہ وہ حدیث (جس میں بیان کیا گیا تھا کہ ہم (دنیا میں) پچھلے ہیں اور آخرت میں سب سے آگے) ابھی گذر چکی یہاں اتنا اور اضافہ ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ہفتہ میں ایک دن غسل کرے اور سر و بدن دھوئے۔

۴۷۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جمعہ کے روز لوگ یکے بعد دیگرے اپنے اپنے مکانوں سے اور عوالی (مدینہ سے مشرقی جانب کے گاؤں) سے آیا کرتے تھے (چونکہ) گرد و غبار میں ہو کر آتے تھے اس لئے دھول ان پر پڑی ہوتی تھی اور پسینہ آتا ہوتا تھا (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ کی خدمت میں ایک شخص آیا۔ آپ اس وقت میرے پاس تشریف رکھتے تھے آپ نے فرمایا کاش تم لوگ آج کے دن کے لئے خوب طہارت کر لیا کرتے۔

۴۷۶۔ حضرت عائشہؓ۔ فرماتی ہیں کہ لوگ محنتی مزدور تھے جمعہ میں بھی جب جاتے تو اسی حالت میں ہوتے تھے اور ان سے کہا جاتا تھا کاش تم نہا دھو لیتے (تو خوب ہوتا)

۴۷۷۔ انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ جمعہ کی نماز آفتاب ڈھلنے کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

۴۷۸۔ انسؓ کہتے ہیں کہ جب سردی زیادہ ہوتی تو رسول اللہؐ (ظہر) کی نماز میں جلدی کرتے تھے اور اگر

گرمی سخت ہوتی تھی تو نماز میں (تاخیر کرتے تھے اور) ٹھنڈک کر لیتے تھے اس سے مراد جمعہ کی نماز ہے۔

۴۷۹- **ابو عبس** کہتے ہیں میں جمعہ (کی نماز) کو جا رہا تھا میں نے سُنا کہ حضورؐ فرما رہے تھے جس کے دونوں قدم خدا تعالیٰ کے راستہ میں غبار آلود ہو جائیں اس کو خدا تعالیٰ دوزخ حرام کر دے گا۔

۴۸۰- **ابن عمرؓ** کہتے ہیں رسول اللہؐ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی اپنے بھائی کو تو بیٹھے سے اٹھادے اور خود اس کی جگہ بیٹھ جائے (دریافت کیا گیا یہ حکم) جمعہ میں ہے فرمایا جمعہ اور غیر جمعہ (سب) میں۔

۴۸۱- **سائب بن یزیدؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے زمانہ میں اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام ممبر پر بیٹھتا تھا جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے اور لوگوں کی کثرت ہونے لگی تو آپ نے مقام زورا (مدینہ میں مسجد کے قریب ایک جگہ تھی) ایک تیسری اذان زیادہ کرائی۔

۴۸۲- **سائب بن یزیدؓ** کہتے ہیں نبیؐ کا صرف ایک موذن تھا اور جمعہ کے روز جب امام ممبر پر بیٹھتا تھا تو اس وقت اذان دی جاتی تھی۔

۴۸۳- **حضرت معاویہؓ** بن ابو سفیان جمعہ کے روز ممبر پر بیٹھے موذن نے اذان دی اور کہا اللہ اکبر اللہ اکبر معاویہ نے (بھی) کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر موذن نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ معاویہ نے کہا میں بھی (یہی کہتا ہوں) موذن نے کہا اشہد ان محمد رسول اللہؐ معاویہ نے کہا میں بھی (یہی کہتا ہوں) جب موذن اذان پوری کر چکا تو معاویہؓ بولے لوگو اسی طرح کی مجلس میں جب موذن نے اذان دی تھی تو میں نے حضورؐ کو وہی (کلمات) فرماتے سا منا جو تم نے میری زبان سے سُنے۔

۴۸۴ **سہل بن سعدؓ** کی روایت کردہ حدیث جو ممبر اور درود پڑھنے کے متعلق تھی وہ پہلے بیان کر دی گئی اس میں دوسری روایت کے اعتبار سے اتنا اور اضافہ ہے کہ حضورؐ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف رُخ کر کے فرمایا لوگو میں نے تم سے یہ اس لئے کہا ہے کہ تم میری نماز سیکھ لو اور میری پیروی کرو۔

۴۸۵- **جابر بن عبداللہؓ** کہتے ہیں ایک ستون تھا جس سے لگ کر رسول اللہ صلعم کھڑے ہوا کرتے تھے جب آپ کے لئے ممبر بنا دیا گیا تو ہم نے ستون کی ایسی آواز سنی جیسی دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کی (کراہٹ) ہوتی ہے۔ آخر رسول اللہؐ ممبر سے اترے اور اس ستون پر دست مبارک رکھا۔

۴۸۶- **ابن عمرؓ** کہتے ہیں کہ حضورؐ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھ جاتے تھے پھر کھڑے ہو جاتے تھے جس طرح کہ تم اب کرتے ہو۔

۴۸۷- **عمر بن تغلبؓ** سے مروی ہے کہ حضورؐ کی خدمت میں (ایک مرتبہ کچھ) مال یا قیدی لائے گئے آپؐ نے اس طور پر تقسیم کی کہ بعض لوگوں کو تو دیا اور بعض کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد آپ کو اطلاع ملی کہ جن کو آپ نے چھوڑ دیا وہ ناراض ہو گئے ہیں (یہ سُن کر) حضورؐ نے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے کے بعد فرمایا خدا کی قسم میں بعض لوگوں کو تو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا وہ مجھے زیادہ محبوب ہوتے ہیں لیکن بعض لوگوں کے دلوں میں مجھے بے چینی اور گھبراہٹ نظر آتی ہے اس لئے ان کو دیتا ہوں اور کچھ لوگوں کو میں اس غنا و خیر کے سپرد کر دیتا ہوں جو خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں میں پیدا کی ہے انہی میں عمر بن تغلب ہے۔ عمر بن تغلب نے کہا میں رسول اللہ کے ایک کلمہ کے بدلے میں سرخ اونٹ لینا پسند نہیں کرتا۔

۴۸۸- **ابن عباسؓ** کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضورؐ ممبر پر تشریف لے گئے اور یہ آخری دفعہ تھی کہ حضورؐ مونڈھوں پر

ایک بڑی چادر ڈالے ہوئے سر پر سیاہ پٹی باندھے ہوئے اس جگہ بیٹھے تھے آپ نے حمد و ثنا کی پھر فرمایا لوگو میرے قریب جمع ہو جاؤ لوگ پاس آ کر جمع ہو گئے آپ نے فرمایا اور لوگ تو بڑھتے جائیں گے مگر یہ قبیلہ انصار کم ہوتے جائیں گے۔ امت محمدیہ میں سے جو شخص کسی چیز کا متولی ہو تو جہاں تک نفع یا نقصان پہنچانے کی طاقت ہو محسن کے احسان کو قبول کرے اور خطا واروں کی خطاؤں سے درگذر کرے۔

۴۸۹۔ جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں حضورؐ (ایک بار) جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے اتنے میں ایک آدمی آیا آپؐ نے فرمایا اے شخص کیا تو نے نماز پڑھ لی اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اٹھ نماز پڑھ لے۔

۴۹۰۔ انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں (ایک مرتبہ) لوگ قحط میں مبتلا ہوئے (رسول اللہ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے (اثنائے خطبہ میں ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ مال تمام (یعنی جانور) ہلاک ہو گئے ورنچے بھوکوں مر گئے ہمارے لئے خدا سے دعا کر دیجئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے (اس وقت) آسمان پر ابر کا کوئی ٹکڑا نہیں دکھائی دیتا تھا۔ لیکن قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آپؐ نے اپنے ہاتھ نیچے نہیں کئے تھے کہ پہاڑوں کی طرح ابر اٹھا اور ممبر پر سے بھی آپ اترنے نہ پائے تھے کہ آپ کی داڑھی سے بارش (کا پانی) ٹپکنے لگا۔ تمام دن بارش ہوئی پھر دوسرے تیسرے اور چوتھے روز تک ہوتی رہی یہاں تک کہ دوسرے جمعہ تک ہوئی اس کے بعد وہی اعرابی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ عمارتیں گرنے لگیں اور مال غرق ہو گئے خدا تعالیٰ سے دعا کیجئے (کہ بارش بند ہو جائے) اس پر آپؐ دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا الٰہی ہمارے آس پاس بارش کر ہم پر نہ کر حضورؐ ہاتھ سے جس طرف اشارہ فرماتے تھے ادھر کا ابر کھل جاتا تھا مدینہ بالکل فضا کی طرح کشادہ ہو گیا اور صحرائے قنات میں ایک ماہ تک پانی بہتا رہا اور جس طرف سے جو شخص آتا تھا بارش کی کثرت بیان کرتا تھا۔

۴۹۱۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت اگر تم اپنے ساتھی سے یہ کہو کہ خاموش ہو جاؤ تو یہ لغویات ہے (یعنی یہ بھی ناجائز ہے)

۴۹۲۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے جمعہ کے دن کا تذکرہ کیا اور فرمایا اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر ٹھیک اس گھڑی میں کوئی مسلمان بندہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور خدا تعالیٰ سے کچھ مانگے تو خدا تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرماتا ہے۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ وہ گھڑی بہت تھوڑی ہے۔

۴۹۳۔ جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں ہم رسول اللہؐ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک قافلہ غلہ کا لدا ہوا آیا سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہؐ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ واذا راوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما۔

۴۹۴۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ظہر سے قبل دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور مغرب کے بعد دو رکعتیں گھر میں پڑھتے تھے عشاء کے بعد بھی دو رکعتیں پڑھتے تھے اور جمعہ کے بعد نماز نہیں پڑھتے تھے جب گھر واپس آتے تھے تو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

باب ۱۲

ابواب صلوٰۃ الخوف

۴۹۵۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں حضورؐ کے ہمرکاب نجد کی طرف جہاد میں گیا جب ہم لوگ دشمن کے مقابلہ پر کھڑے ہوئے اور

صفیں ہموار کیں تو اس وقت رسول اللہ ؐ نے ہم کو نماز پڑھائی ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ پر رہا رسول اللہ ؐ نے اپنے ہمراہی گروہ کی معیت میں رکوع کیا اور دو سجدے کئے اس کے بعد یہ لوگ چلے گئے اور وہ گروہ جس نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ کیا آپ نے اس کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے اور سلام پھیر دیا (مقتدیوں میں سے ہر آدمی کھڑا ہوا اور اپنی اپنی رکعت پوری کی۔

۴۹۶۔ عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر لوگ اس سے زیادہ ہوں تو کھڑے ہوکر اور سواری کی حالت میں نماز پڑھیں۔

۴۹۷۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ جب جنگ احزاب سے واپس تشریف لا رہے تھے تو فرمایا کہ ہر شخص قبیلہ بنو قریظہ میں پہنچ کر عصر کی نماز پڑھے جب عصر کا وقت راستہ میں ہو گیا تو بعض لوگ بولے کہ ہم تو وہاں پہنچ کر نماز پڑھیں گے بعض کہنے لگے کہ ہم تو پڑھے لیتے ہیں۔ حضورؐ کی یہ مراد تو نہ تھی (کہ عصر کی نماز کا وقت ہو جائے جب بھی ہم وہیں پہنچ کر پڑھیں) لوگوں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا لیکن آپ نے کسی پر ترش روئی کا اظہار نہیں فرمایا۔

باب ۱۳
ابواب العیدین

۴۹۸۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضورؐ میرے پاس تشریف لائے (اس وقت) میرے پاس دو باندیاں بعاث کا گانا گا رہی تھیں (بعاث ایک قلعہ کا نام ہے جہاں قبیلہ اوس و خزرج میں ایکسو بیس سال تک لڑائی جاری رہی اور بالآخر حضورؐ کی برکت سے ان میں اتحاد و اتفاق ہوا) آپ بستر پر لیٹ گئے اور منہ پھیر لیا (اتنے میں) حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے اور مجھے جھڑک کر فرمایا کہ شیطان کا راگ اور رسولؐ کے سامنے آپ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ان کو رہنے دو اس کے بعد جب حضورؐ غافل ہو گئے تو میں نے باندیوں کو اشارہ کیا اور وہ نکل کر چلی گئیں۔

۴۹۹۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ عید الفطر کی صبح کو (نماز کو) چند کھجوریں کھانے سے پہلے نہیں جاتے تھے حضرت انسؓ سے دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضور کھجوریں طاق عدد میں کھاتے تھے (یعنی تین یا پانچ یا سات)

۵۰۰۔ براءؓ کہتے ہیں میں نے حضورؐ کو عید الضحٰی کے دن خطبہ پڑھتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے آج ہم سب سے پہلے جو کام کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں گے پھر واپس ہو کر قربانی کریں گے جو شخص ایسا کرے گا وہ ہمارے طریقہ کو صحیح طور پر پائے گا۔

۵۰۱۔ براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ؐ نے عید الضحٰی کے روز نماز کے بعد خطبہ سنایا آپ نے فرمایا جو شخص ہماری نماز پڑھے اور ہماری طرح ذبح کرے تو اس کا فریضہ پورا ہو گیا اور جس نے نماز سے قبل ذبح کیا تو اس کا فریضہ ادا نہ ہوا براء کے ماموں حضرت ابوبردہؓ بن نیار نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کر دی اور یہ خیال کیا کہ آج کھانے پینے کا دن ہے اس لئے میں نے اس بات کو پسند کیا کہ گھر میں سب سے پہلے بکری ذبح کی جائے اس لئے میں نے بکری ذبح کر کے نماز سے پیشتر کھانا کھا لیا آپ نے فرمایا تمہاری بکری صرف گوشت کی بکری ہے (فریضہ ادا نہ ہوا) انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے جو دو بکریوں سے بھی مجھے زیادہ پسند ہے کیا میری طرف سے وہ کافی ہوگا فرمایا ہاں تیرے لئے کافی ہوگا) مگر تیرے بعد اور کسی کے لئے کافی نہ ہوگا۔

۵۰۲۔ ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ عید الضحیٰ اور عید الفطر کے روز عید گاہ تشریف لے جاتے تھے اور سب سے پہلے جو کام کرتے تھے وہ نماز ہوتی تھی پھر واپس آکر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے لوگ صفیں باندھے بیٹھے ہوتے تھے۔ آپ ان کو وعظ و نصیحت فرماتے اور احکام الٰہی کی تعمیل کا حکم دیتے۔ اگر کسی لشکر کا انتخاب کرنا چاہتے تو کر لیتے یا کسی (اور) بات کا حکم دینا چاہتے تو دیدیتے پھر واپس تشریف لے جاتے، ابو سعیدؓ کہتے ہیں لوگ (مروان کے زمانہ تک) اسی حالت پر رہے یہاں تک کہ عید الضحیٰ یا عید الفطر (کی نماز کے لئے) میں مروان کے ساتھ نکلا (اس وقت) مروان مدینہ کا حاکم تھا جب ہم عید گاہ میں آئے تو دیکھا کہ کثیر بن صلت کا بنایا ہوا ایک ممبر ہے اور مروان اس پر نماز پڑھنے سے پہلے چڑھنا چاہتا ہے میں نے اس کا کپڑا پکڑ لیا مگر اس نے جھٹک کر اور (ممبر پر) چڑھ کر نماز سے پہلے خطبہ شروع کر دیا میں نے کہا تم نے (رسول اللہؐ کا طریقہ) بدل دیا۔ مروان بولا ابو سعیدؓ جو تمہارا علم تھا وہ اب جاتا رہا میں نے کہا خدا کی قسم جو میں جانتا ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس سے میں واقف نہیں۔ اس نے جواب دیا (بات یہ ہے) کہ لوگ صرف ہماری وجہ سے نماز کے بعد نہیں بیٹھتے اس لئے میں نے خطبہ کو نماز سے مقدم کر دیا۔

۵۰۳۔ ابن عباس رضؓ اور **جابر بن عبد اللہ** رضؓ کہتے ہیں کہ عید الضحیٰ اور عید الفطر کے روز اذان نہیں دی جاتی تھی۔

۵۰۴۔ ابن عباس رضؓ اور کہتے ہیں کہ میں عید کے روز رسول اللہؐ ابو بکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ رہا اور یہ سب خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

۵۰۵۔ ابن عباس رضؓ سے مروی ہے حضورؐ نے فرمایا کوئی عمل کسی زمانہ میں اس (قربانی) سے اس عشرہ میں زیادہ افضل نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا اور نہ جہاد فرمایا نہ جہاد ہاں جو شخص خطرہ میں جان و مال ڈال کر نکلا ہو اور کسی طرح واپس نہ آیا ہو (اس کا مرتبہ زیادہ ہے)

۵۰۶۔ انس بن مالک رضؓ سے روایت کیا گیا کہ تم رسول اللہؐ کے ساتھ لبیک کس طرح کہا کرتے تھے فرمایا لبیک کہنے والا لبیک کہتا تھا اور تکبیر کہنے والا تکبیر اور اس پر ناگواری کا اظہار نہیں کیا جاتا تھا۔

۵۰۷۔ ابن عمر رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم عید گاہ میں نحر بھی کرتے تھے اور ذبح بھی۔

۵۰۸۔ جابر رضؓ سے مروی ہے کہ عید کے دن رسول اللہ صلعم (واپسی کا) راستہ بدل دیتے تھے۔

۵۰۹۔ حضرت عائشہ رضؓ کی روایت کردہ حدیث حبشہ گذر چکی یہاں اتنی اور زیادتی ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے ان لوگوں کو جھڑکا اس پر حضورؐ نے فرمایا اے بنو ارفدہ چین سے کھیلو (اے عمر بنی ارفدہ کو رہنے دے)

باب ۱۴

ابواب الوتر

۵۱۰۔ ابن عمر رضؓ کہتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہؐ سے رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا۔ رات کی نماز دو دو رکعت (پڑھنی چاہئے ہاں) اگر کسی کو صبح نکلنے کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھے تاکہ پڑھی ہوئی نماز

وتر بن جائے

۵۱۱۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے پس یہ آپ کی (رات کی) نماز تھی اور آپ اتنا لمبا سجدہ کرتے تھے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے اور اتنی دیر تک (اپنا سر) سجدہ میں رہتے تھے اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے پڑھتے تھے اس کے بعد دائیں کروٹ پر اس وقت تک لیٹے رہتے تھے کہ مؤذن نماز کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔

۵۱۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضورؐ نے تمام رات وتر پڑھے اور صبح کو آپ کے وتر ختم ہوئے۔

۵۱۳۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا رات کے وقت وتروں کو آخری نماز بناؤ۔

۵۱۴۔ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ (سفر میں) اونٹ پر وتر پڑھتے تھے۔

۵۱۵۔ انسؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہؐ نے صبح کی نماز میں (دعاء) قنوت پڑھی فرمایا ہاں پھر دریافت کیا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے قنوت پڑھی فرمایا رکوع سے تھوڑی دیر بعد۔

۵۱۶۔ انسؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا (نبیؐ کے زمانہ میں دعاء) قنوت (پڑھی جاتی) تھی فرمایا ہاں (پڑھی جاتی) تھی دریافت کیا گیا کہ کیا رکوع سے قبل یا بعد فرمایا پہلے عرض کیا گیا فلاں شخص تو کہتا ہے کہ آپؐ نے رکوع کے بعد فرمایا ہے فرمایا۔ جھوٹ کہا رسول اللہؐ نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور میرا خیال ہے کہ آپ نے مشرق کی طرف تقریباً ستر آدمی بھیجے۔ جن کو قاری کہا جاتا تھا یہ مشرک ان مشرکین کے علاوہ تھے جن سے معاہدہ تھا رسول اللہؐ دعائے قنوت پڑھی اور ایک ماہ تک ان کے لئے بددعا کرتے رہے دوسری روایت میں ہے کہ حضورؐ نے ایک ماہ تک دعائے قنوت پڑھی اور رعل وذکوان کیلئے بددعا کرتے رہے

۵۱۷۔ حضرت انسؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ قنوت مغرب وفجر میں ہے۔

باب ۱۵

ابواب الاستسقاء

۵۱۸۔ عبداللہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ (ایک روز) نبی صلعم استسقاء (کی دعا کرنے) کے لئے نکلے اور چادر کو پلٹ لیا عبداللہؓ کی دوسری روایت میں ہے کہ حضورؐ نے دو رکعت نماز پڑھی۔

۵۱۹۔ ابوہریرہؓ کی روایت کردہ وہ حدیث او پر گذر چکی جس میں نبیؐ نے ضعیف مومنوں کے لئے دعا اور قبیلہ مضر کے لئے بددعا کی تھی یہاں اتنی اور زیادتی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا قبیلہ غفار کی خدا مغفرت کرے اور قبیلہ اسلم کو خدا اسلام پر رکھے

۵۲۰۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے جب لوگوں کو اسلام سے سرتابی دیکھی تو کہا الٰہی ان پر یوسفؑ کے سالوں کی طرح سات سال مسلط فرما (اس بددعا کی وجہ سے) ان پر ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز کو فنا کر دیا یہاں تک کہ چمڑا اور مردار کھانے لگے (اور یہاں تک نوبت پہنچی) کہ بھوک کی وجہ سے آسمان پر دھواں نظر آنے لگا۔ اس وقت حضورؐ کی خدمت میں ابوسفیان حاضر ہوئے اور عرض کیا محمدؐ آپ اللہ کی اطاعت اور صلۂ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم ہلاک ہلاک ہو چکی ان کے لئے خدا سے دعا کیجئے (اس کے جواب میں) خدا تعالیٰ نے فرمایا اس دن کا انتظار کرو۔ کہ آسمان پر کھلا ہوا دھواں آجائے (یعنی روز قیامت) اس دن کا انتظار کرو جب ہم سخت گرفت کریں گے (اس سے مراد جنگ بدر ہے باقی (آیت) لزام اور آیت روم باقی رہی (لزام سے جنگ بدر یا قیامت مراد ہے)

۵۲۱۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں حضورؐ کے چہرۂ مبارک کو دیکھتا تھا کہ آپ بارش طلب کرتے تھے بارش اس وقت نہیں ہوتی تھی (آپ کی دعا سے اتنی بارش ہوئی کہ) تمام پرنالے جوش زن ہوگئے اس پر مجھے ابوطالب کا شعر یاد آیا شعر یہ ہے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ　　　ثمال الیتامی عصمۃ للارامل

یعنی آپ سپید رو ہیں کہ آپ کی صورت مبارک کی بدولت ابر سے بارش طلب کی جاتی ہے اور آپ یتیموں کے فریادرس اور بیواؤں کے محافظ ہیں۔

۵۲۲۔ حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہو جاتے تھے تو حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کے طفیل سے بارش طلب کیا کرتے تھے اور کہتے تھے آلہی ہم تیرے پاس اپنے نبیؐ کا وسیلہ لاتے تھے۔ تو تو ہم کو بارش دیتا تھا اب ہم تیرے پاس اپنے نبی کے چچا کا وسیلہ لاتے ہیں ہم کو بارش عطا فرما لوگوں کے لئے بارش ہو جاتی تھی۔

۵۲۳۔ حضرت انسؓ کی روایت کردہ وہ حدیث اوپر گذر چکی جس میں بیان کیا گیا تھا کہ حضورؐ کے خطبہ پڑھتے میں ایک آدمی آیا تھا اور حضورؐ سے بارش کی دعا کرانے کا خواستگار ہوا تھا دوسری روایت کے بموجب اس میں اتنا اور اضافہ ہے کہ لوگ کہتے تھے ہم نے چند روز تک آفتاب نہیں دیکھا آیندہ جمعہ کو اسی دروازہ سے ایک آدمی داخل ہوا آپ کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہؐ جانور ہلاک ہوگئے اور راستے بند ہوگئے حضورؐ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس (بارش) کو روک دے۔ آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا آلہی ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہیں آلہی ٹیلوں پر پہاڑوں پر جنگلوں میں درختوں کے پیدا ہونے کے مقامات میں تو برسا راوی کہتا ہے (آپ کی دعا سے) بارش بند ہوگئی اور ہم دھوپ میں پھرنے لگے۔

۵۲۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں رسول اللہؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور کہا اے خدا ہم کو بارش عطا فرما اے خدا ہم کو بارش عطا فرما اے خدا ہم کو بارش عطا فرما۔

۵۲۵۔ استسقاءؓ کے بارہ میں عبداللہؓ بن زید کی روایت کردہ حدیث ذکر کر دی گئی۔ اس روایت میں اتنا اور ہے کہ حضورؐ قبلہ کی طرف رخ کر کے دعا کرنے لگے پھر اپنی چادر کو لوٹ لیا اس کے بعد ہم کو دو رکعت نماز پڑھائی

۵۲۶۔ انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی کسی دعا میں دونوں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ ہاں استسقا میں اٹھاتے تھے اور آپ کی بغلوں کی سپیدی نظر آجاتی تھی۔

۵۲۷۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہؐ جب ابر دیکھتے تو فرماتے (آلہی) منافع بارش (مرحمت فرما)

۵۲۸۔ انسؓ کہتے ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تھی تو اس سے حضورؐ کے چہرہ پر ایک اثر نمودار ہو جاتا تھا۔

۵۲۹۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا پروا ہوا سے میری مدد کی گئی۔ اور پچھوا ہوا سے قوم عاد کو ہلاک کیا گیا۔

۵۳۰۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا اے خدا ہمارے ملک شام و یمن میں برکت عطا کر نجدیوں نے کہا اور ہمارے نجد میں آپ نے (پھر) فرمایا اے خدا ہمارے ملک شام و یمن میں برکت عطا کر (نجدی بولے) اور ہمارے نجد میں۔ آپ نے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

۵۳۱۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جن کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا

کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا کوئی نہیں جانتا کہ رحموں کے اندر کیا ہے۔ (لڑکی) ہے یا (لڑکا) کوئی نہیں جانتا کہ کل کو وہ کیا کرے گا کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی۔

باب ۱۶

کتاب الکسوف

۵۳۲۔ ابوبکرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورج گرہن ہوا۔ آپ فوراً کھڑے ہوگئے اور چادر کھینچتے ہوئے مسجد میں داخل ہوگئے ہم بھی مسجد میں آ گئے آپ نے ہم کو دو رکعتیں پڑھائیں اور پڑھاتے آفتاب روشن ہوگیا اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کسی کی موت کی وجہ سے چاند سورج گرہن نہیں ہوا کرتے ہیں اگر تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھو دعا کرو یہاں تک کہ تاریکی جاتی رہے۔ ابوبکرہؓ کی دوسری روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ دونوں کو گرہن میں لا کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے مغیرہ بن شعبہ کی روایت اس طرح ہے کہ رسول اللہ کے عہد (حیات) میں جب (آپ کے) صاحبزادہ حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا اس روز آفتاب گرہن ہوا لوگوں نے خیال کیا کہ حضرت ابراہیمؑ کی وفات کی وجہ سے سورج گرہن ہوگیا آپ نے فرمایا کسی کے مرنے جینے سے چاند سورج گرہن نہیں ہوا کرتے تم جس وقت گرہن دیکھو تو نماز پڑھو اور خدا سے دعا کرو۔ ایک روایت میں حضرت عائشہؓ سے یوں منقول ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی چنانچہ پہلے قیام بہت طویل کیا پھر رکوع بھی بہت لمبا کیا اس کے بعد بہت طویل رکوع کیا مگر یہ رکوع بھی پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا اور بہت طویل سجدہ کیا دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت کی طرح کیا اور سلام پھیر دیا (پڑھتے پڑھتے) سورج روشن ہوچکا تھا اس کے بعد لوگوں کو خطبہ سنایا خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا چاند سورج خدا کی (آثار قدرت میں سے) دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے جینے سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جس وقت ایسا دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تکبیر کہو نماز پڑھو اور صدقہ دو خدا کی قسم اے امت محمدیہ اس معاملہ میں خدا تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں ہے کہ اس کا بندہ یا بندی زنا کرے اے امت محمدؐ یہ خدا کی قسم اگر تم کو وہ علم ہوتا جو مجھ کو ہے تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

۵۳۳۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے جب رسول اللہﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو ندا کی گئی کہ نماز تیار ہے۔

۵۳۴۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک یہودی عورت مجھ سے کچھ دریافت کرنے آئی (اثنائے گفتگو میں) کہنے لگی خدا تم کو عذاب قبر سے بچائے میں نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا کہ کیا (لوگوں پر) قبروں میں عذاب ہوگا آپ نے فرمایا ہاں) حضورؐ عذاب قبر سے بہت زیادہ پناہ مانگا کرتے تھے پھر میں نے حضورؐ سے سورج گرہن ہونے کا تذکرہ کیا اخیر میں آپؐ نے فرمایا کہ لوگ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

۵۳۵۔ ابن عباسؓ نے سورج گرہن کا لمبا واقعہ ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ لوگوں نے عرض کیا رسول اللہ ہم نے حضور کو دیکھا کہ اپنے اپنی جگہ پر کوئی چیز لی پھر آپ پیچھے کو ہٹے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور اس میں سے ایک خوشہ انگور لینا چاہا اگر مجھے وہ مل جاتا تو جب تک دنیا باقی ہے تم اس کو کھاتے رہتے پھر میں نے دوزخ کو دیکھا تو آج تک دوزخ کی طرح) کوئی ہولناک منظر میرے سامنے نہیں آیا اہل دوزخ میں میں نے زیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ اس کی کیا وجہ ہے فرمایا ان کی ناشکری کی وجہ سے عرض کیا گیا وہ خدا کی ناشکری کرتی ہیں فرمایا خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم ان کے ساتھ تمام عمر احسان

کرو اور پھر تمہاری طرف کوئی ایک ناگواری کی بات نظر آجائے تو کہنے لگتی ہیں کہ تم نے ہم سے کبھی اچھا سلوک نہیں دیکھا۔

۵۳۶۔ اسماءؓ بنت ابوبکرؓ کہتی ہیں کہ سورج گرہن کے وقت حضورؐ نے غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا ہے۔

۵۳۷۔ ابوموسیٰؓ کہتے ہیں (ایک مرتبہ) سورج گرہن ہوا حضور گھبراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے آپ کو خوف ہوا کہیں قیامت نہ ہو پھر مسجد میں تشریف لائے نماز پڑھی رکوع سجود اور قیام اتنا لمبا کیا کہ اس سے قبل میں نے کبھی حضورؐ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا اس کے بعد فرمایا خدا کی یہ نشانیاں کسی کے مرنے جینے کی وجہ سے نہیں ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ (ان آثار قدرت سے) بندوں کو ڈراتا ہے اگر ان میں سے کوئی بات دیکھو تو خوف کرو اور ذکر۔ استغفار اور دعا میں مشغول رہو۔

۵۳۸۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے چاند گرہن (کی نماز) میں آواز سے قرأت پڑھی قرأت سے فارغ ہو کر تکبیر کہہ کے رکوع کیا رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد۔ کہا سورج گرہن کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ قرأت کرتے تھے دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کرتے تھے۔

باب ۱۷

ابواب سجود القرآن

۵۳۹۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبیؐ نے مکہ میں سورہ نجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا آپ کے ساتھ جو لوگ (نماز میں شریک) تھے انھوں نے بھی سجدہ کیا ہاں ایک بڈھے نے نہیں کیا اور مٹھی بھر کنکریاں یا مٹی اٹھا کر پیشانی سے لگائی اور کہنے لگا میرے لئے یہی کافی ہے (راوی کہتا ہے) میں نے دیکھا وہ کفر کی حالت میں مقتول ہوا۔

۵۴۰۔ ابن عباسؓ کا قول ہے کہ (سورۂ) صٓ (کا سجدہ) واجب سجدوں میں سے نہیں ہے۔ میں نے نبیؐ کو اس میں سجدہ کرتے (بھی) دیکھا ہے۔ ابن مسعودؓ کی روایت کردہ وہ حدیث تو ابھی گذر چکی ہے جس میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے سورۂ نجم میں سجدہ کیا دوسری روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ آپ کے ساتھ مسلمان نے مشرکوں نے اور جن وانس نے سجدہ کیا۔

۵۴۱۔ زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کے سامنے والنجم پڑھی اور اس میں سجدہ نہیں کیا۔

۵۴۲۔ ابوہریرہؓ کے متعلق روایت ہے کہ انھوں نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا اس کے متعلق (کچھ اعتراض) کہا گیا تو فرمایا اگر میں نے نبی کو سجدہ کرتے نہ دیکھا ہوتا تو سجدہ نہ کرتا۔

۵۴۳۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ ہمارے سامنے سجدہ والی کوئی آیت تلاوت فرماتے تھے تو سجدہ کرتے تھے اور ہم بھی کرتے تھے۔

باب ۱۸

ابواب تقصیر الصلوٰۃ

۵۴۴۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ۱۹ روز مقیم رہے اور قصرؔ کرتے رہے۔

ؔ تین دن سے کم مسافت پر قصر نہیں اور ۱۵ دن سے کم ٹھیرنے کی نیت ہو تو قصر کی جا سکتی ہے ورنہ ۱۵ دن یا اس سے زیادہ کی نیت ہو تو پھر قصر نہیں ہے اور اگر کسی کی نیت ۱۵ دن سے کم قیام کی تھی مگر اتفاقی طور پر اور زیادہ ٹھیر گیا تو قصر پڑھ سکتا ہے۔ (دیکھو ذاتی کتب الحنفیہ)

۵۴۵۔ انس رضؓ کہتے ہیں کہ ہم حضورؐ کے ہمرکاب مکہ میں جانے کے لئے مدینہ سے نکلے آپ مدینہ کو واپس آجانے تک دو ہی رکعتیں پڑھتے رہے حضرت انسؓ سے دریافت کیا گیا آپ مکہ میں مقیم رہے تو فرمایا ہاں دس روز وہاں مقیم رہے۔

۵۴۶۔ ابن عمر رضؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ حضرت عمرؓ کے ساتھ مقام منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ ان کی ابتدائے خلافت میں (دو رکعتیں پڑھیں) پھر انھوں نے پوری نماز پڑھی۔

۵۴۷۔ حارثہ بن وہبؓ کہتے ہیں منیٰ میں پہلے بہت زیادہ امن ہوگیا تھا اس وقت (بھی) میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ وہاں دو ہی رکعتیں پڑھیں۔

۵۴۸۔ ابن مسعودؓ سے جب کہا گیا کہ حضرت عثمان نے مقام منیٰ میں چار رکعتیں پڑھیں تو انا للّٰہ پڑھ کر بولے میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں پس کاش چار رکعتوں میں سے میرے حصہ میں دو مقبول رکعتیں میں سے میرے حصہ میں دو مقبول رکعتیں آجائیں۔

۵۴۹۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جس عورت کا ایمان خدا اور روز قیامت پر ہو اس کے لئے حلال نہیں کہ بغیر محرم کی ہمراہی کے ایک دن رات کی مسافت کا سفر کرے۔

۵۵۰۔ عبداللہؓ ابن عمر کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ جب حضورؐ کو جلد چلنا ہوتا تھا تو مغرب کی نماز موخر کردیتے اور تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر کر کچھ دیر توقف فرماتے تھے پھر عشاء کے لئے اٹھتے تھے اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے عشاء کے بعد نفل نہ پڑھتے تھے۔ اس کے بعد وسط شب میں قیام فرماتے تھے۔

۵۵۱۔ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ بغیر قبلہ رو ہوئے سواری پر نفل نماز پڑھ لیتے تھے۔

۵۵۲۔ حضرت انسؓ کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے گدھے پر سواری کی حالت میں نماز پڑھی اور گدھے کا رخ قبلہ کی بائیں طرف تھا جب ان سے دریافت کیا گیا تو فرمایا اگر میں نبی کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھتا تو ہرگز ایسا نہ کرتا۔

۵۵۳۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں حضورؐ والا کی صحبت میں رہا مگر (کبھی) حضورؐ کو سفر میں نفلیں پڑھتے نہیں دیکھا اور خدا تعالیٰ کا فرمان ہے کہ رسول اللہ (کی سنت) کے اندر تمہارے لئے اچھی پیروی ہے۔

۵۵۴۔ عامر بن ربیعہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو سفر میں سواری پر نفل پڑھتے دیکھا سواری کا رخ خواہ جدھر بھی ہو۔

۵۵۵۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں جب حضورؐ برسر سفر ہوتے تھے تو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں اکٹھی کر لیا کرتے تھے۔

۵۵۶۔ عمران بن حصین کہتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی میں نے رسول اللہؐ سے نماز کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر (پڑھو اتنی بھی) اگر طاقت نہ ہو تو پہلو پر (لیٹ کر پڑھو)

۵۵۷۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضورؐ کو رات کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا جب آپ سن رسیدہ ہوگئے تو (اس وقت) بیٹھ کر قرآت کرلیتے تھے اور رکوع کرنا چاہتے تھے تو کھڑے ہو جاتے تھے اور تقریباً تیس چالیس آیتیں پڑھ کر رکوع کرتے تھے۔

۵۵۸۔ حضرت عائشہؓ سے دوسری روایت میں اتنا اور ہے کہ حضورؐ اسی طرح دوسری رکعت میں

بھی کرتے تھے۔ جب نماز پوری کر چکتے اور میں جاگتی ہوتی تو میرے ساتھ باتیں کرتے تھے اور سوتی ہوتی تھی تو آپ لیٹ جاتے تھے۔

باب ۱۹

باب التہجد باللیل

۵۵۹۔ ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ جب رات کو تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو کہتے تھے

اللّٰھم لک الحمد انت قیم السمٰوٰت والارض ومن فیھن ولک الحمد انت نور السمٰوٰت والارض ومن فیھن ولک الحمد انت ملک السمٰوٰت والارض ومن فیھن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقاءک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار حق والساعۃ حق اللّٰھم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر لا الٰہ الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

الٰہی تیرے لئے حمد سزاوار ہے تو آسمانوں کی زمینوں کی اور ان چیزوں کی جو ان میں ہیں تدبیر کرنے والا ہے تیرے ہی لئے حمد سزاوار ہے تو آسمانوں کو زمینوں کو اور ان چیزوں کو جو ان میں ہیں روشن کرنے والا ہے تیرے ہی لئے حمد سزاوار ہے تو آسمانوں کا زمینوں کا اور ان چیزوں کا جو ان میں ہے بادشاہ ہے تیرے ہی لئے حمد سزاوار ہے تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیری ملاقات حق ہے تیرا قول حق ہے جنت حق ہے دوزخ حق ہے تمام انبیاء حق ہیں محمدؐ حق ہیں قیامت حق ہے آلہی میں تیرا تابعدار ہوں تجھ پر ایمان لایا ہوں تجھی پر میرا توکل ہے۔ تیری ہی طرف میں رجوع کرتا ہوں (تیری ہی مدد سے میں دشمنوں پر) خصومت میں غالب آیا ہوں تیرے ہی سامنے محاکمہ پیش کرتا ہوں میرے اگلے پچھلے پوشیدہ ظاہر گناہ معاف فرما دے تو ہی مقدم کرنیوالا ہے اور تو ہی موخر کرنیوالا تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بس خدا ہی سے ساری قوت و طاقت ہے۔

۵۶۰۔ ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی حیات میں جب لوگ کوئی خواب دیکھتے تو آپ کے سامنے بیان کرتے مجھے بھی خواہش پیدا ہوئی کہ کوئی خواب دیکھوں اور رسول اللہؐ سے بیان کروں (اس زمانہ میں) نوجوان لڑکا تھا۔ اور حضورؐ کے زمانہ میں مسجد میں سویا کرتا تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑے ہوئے دوزخ کو لئے جا رہے ہیں یکایک دوزخ کی ایسی مینڈ بن گئی جیسی کنوئیں کی ہوتی ہے اور پھر فوراً اس میں وہ سینگ لگ گئے اس میں میں نے کچھ جان پہچان کے آدمی دیکھے میں یہ دیکھ کر کہنے لگا کہ دوزخ سے میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں پھر ایک فرشتہ ملا اور مجھ سے کہنے لگا تجھے ڈرنا نہ چاہیئے میں نے یہ خواب حضرت حفصہ رضؓ سے بیان کر دیا اور انہوں نے رسول اللہؐ سے عرض کر دیا آپ نے فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے کاش رات کی نماز پڑھا کرتا اس کے بعد میں رات کو بس تھوڑی دیر سوتا تھا

۵۶۱۔ جندب بن عبداللہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ کی طبیعت (ایک بار) ناساز ہو گئی اور آپ ایک

دو رات (تہجد کے لئے) نہ اٹھے۔

۵۶۲۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب فرماتے ہیں (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ رات کے وقت میرے پاس اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا نماز نہیں پڑھتے ہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہماری جانیں خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں جب وہ ہم کو اٹھانا چاہتا ہے تو اٹھا دیتا ہے جب ہم نے یہ کہا تو آپ واپس ہو گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا میں دیکھ رہا تھا کہ آپ واپسی میں (اپنی رانوں کو تعجب سے) پیٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

۵۶۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ باوجودیکہ رسول اللہؐ کو کوئی عمل پسند ہوتا تھا لیکن اس خوف سے آپ اس کو چھوڑ دیتے تھے کہ (شاید) لوگ اس پر کاربند ہو جائیں اور وہ ان پر فرض ہو جاتے رسول اللہؐ نے چاشت کی نماز کبھی نہیں پڑھی مگر میں اس کو پڑھتی ہوں۔

۵۶۴۔ مغیرہؓ ابن شعبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کھڑے ہو کر نوافل اس قدر پڑھتے تھے کہ آپ کے دونوں پانوؤں یا پنڈلیاں ورم کر آتی تھیں۔ جب آپ سے عرض کیا جاتا کہ اس قدر کثرت عبادت کیوں کرتے ہیں تو فرماتے کہ کیا میں شکر گذار بندہ نہ بنوں؟

۵۶۵۔ عبداللہ بن عمرؓ (بن عاص) کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب نماز حضرت داؤدؑ کی تھی اور خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزے بھی حضرت داؤدؑ کے تھے حضرت داؤدؑ نصف شب سوتے تھے تہائی رات نماز پڑھتے تھے پھر چھٹے حصہ شب میں سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک روز افطار سے رہتے تھے۔

۵۶۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہؐ کو سب سے زیادہ پسند وہ عمل تھا جو ہمیشہ (پابندی کے ساتھ) ہو حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا گیا کہ حضورؐ کب اٹھا کرتے تھے تو فرمایا جب مرغ کی آواز سنتے تھے اور دوسری روایت میں ہے جب مرغ کی آواز سنتے تھے تو اٹھتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے۔

۵۶۷۔ حضرت عائشہؓ سے ایک روایت میں منقول ہے کہ جب صبح کا وقت ہوتا تھا تو حضور خواب میں ہوتے تھے۔

۵۶۸۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) جو میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ رات کو نماز پڑھی تو آپ کھڑے ہی رہے یہاں تک کہ میں نے ایک برا ارادہ کیا دریافت کیا گیا آپ نے کیا ارادہ کیا تھا فرمایا میں نے ارادہ کیا تھا کہ خود بیٹھ جاؤں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دوں۔

۵۶۹۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی رات کی نماز تیرہ رکعات ہوتی تھی۔

۵۷۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رات کی نماز رسول اللہؐ تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔ انہیں میں وتر اور صبح کی دو رکعتیں (شامل) ہوتی تھیں۔

۵۷۱۔ انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ مہینہ میں اتنے دنوں تک روزے نہ رکھتے تھے کہ ہمارا خیال ہو جاتا تھا کہ (شاید اب) آپ روزے نہ رکھیں گے پھر اتنے متواتر روزے رکھتے تھے کہ ہمارا خیال ہو جاتا تھا کہ اس میں (شاید) آپ ایک روز بھی روزہ نہ چھوڑیں گے اور اگر کوئی چاہتا کہ حضورؐ کو رات کے وقت نماز پڑھتے دیکھ لے تو دیکھ سکتا تھا

اور اگر چاہتا کہ سوتے ہوتے دیکھ لے تو دیکھ سکتا تھا۔

۵۷۲۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں جب تم میں سے کوئی شخص سوجاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے ہر گرہ لگاکر (کہتا) تو لمبی رات میں سوتا رہو اب اگر بیدار ہوکر آدمی خدا کی یاد کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وضو کرتا ہے تو دوسری کھلتی ہے اور نماز پڑھتا ہے تو تیسری بھی کھل جاتی ہے اور صبح کو پاک صاف اٹھتا ہے ورنہ صبح کو کسلمند سست اور خبیث النفس اٹھتا ہے۔

۵۷۳۔ عبداللہؓ کہتے ہیں (ایک بار) رسول اللہؐ کے سامنے ایک شخص کا تذکرہ کیا گیا وہ برابر سوتا رہتا ہے اور صبح کو نماز نہیں پڑھتا ہے آپ نے فرمایا شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

۵۷۴۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہر شب جبکہ رات کا اخیری تہائی حصہ باقی رہتا ہے ہمارا رب آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ کون شخص ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کرلوں کون شخص ہے جو مجھ سے (کچھ) سوال کرے اور میں اس کو عطا کروں کون شخص ہے جو مجھ سے مغفرت کا خواستگار ہو اور میں اس کی بخشش کروں۔

۵۷۵۔ حضرت عائشہؓ سے (ایکبار) حضورؐ کی رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا رسول اللہؐ شروع رات میں سوتے تھے اور آخر شب میں اٹھتے نماز پڑھتے اور پھر اپنے بستر پر چلے جاتے تھے پھر اس وقت اٹھتے تھے جب مؤذن اذان کہتا تھا اگر ضرورت ہوتی تو غسل فرماتے تھے ورنہ صرف وضو کرکے برآمد ہوجاتے تھے۔

۵۷۶۔ حضرت عائشہؓ سے حضورؐ کی رمضان کی نماز کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا رسول اللہؐ رمضان اور غیر رمضان (سب) میں گیارہ رکعت سے زیادتی نہیں کرتے تھے (پہلے) چار رکعتیں پڑھتے تھے جن کی خوبی اور درازی نہ پوچھو پھر چار اور پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کا سوال بھی مت کرو اس کے بعد تین رکعتیں پڑھتے تھے میں نے عرض کیا رسول اللہؐ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوجاتے تھے فرمایا عائشہؓ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

۵۷۷۔ انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ حضورؐ تشریف لائے تو دیکھنے کیا ہیں ایک رسی دو ستونوں کے درمیان لمبی بندھی ہوئی ہے فرمایا یہ کیسی رسی ہے عرض کیا گیا یہ حضرت زینبؓ کی رسی ہے (جب نماز پڑھتے پڑھتے) حضرت زینب کو کچھ سستی ہوجاتی ہے تو اس کو پکڑ کر لٹک جاتی ہیں اور سستی دور ہوجاتی ہے) فرمایا نہیں اس کو کھول دو تم میں سے ہر شخص اس وقت تک نماز پڑھے جب تک چست رہے جب سست ہوجائے تو بیٹھ جائے۔

۵۷۸۔ عبداللہؓ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا عبداللہ تو فلاں شخص کی طرح نہ ہوجانا جو تمام رات قیام کرتا ہے۔ میں نے (یہ سن کر) رات کا قیام ترک کر دیا۔

۵۷۹۔ عبادہؓ روایت ہے حضورؐ نے فرمایا جو شخص رات سے بیدار ہوکر (یہ دعا) کہے سوائے خدائے واحد کے کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی حکومت ہے اور اسی کے لئے تمام حمد سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہر تعریف خدا ہی کے لئے ہے خدا (تمام عیوب سے) پاک ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے سب طاقت و قوت خدا ہی سے ہے اس کے بعد کہے الٰہی مجھے بخشدے یا کوئی اور دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوجاتی ہے اور اگر وضو کرکے نماز پڑھے گا تو وہ بھی مقبول ہوگی۔"

۵۸۰ ۔ ابوہریرہؓ (ایک مرتبہ) اپنا قصہ بیان کرتے ہوئے رسول اللہﷺ کا ذکر کر کے کہہ رہے تھے کہ تمہارا بھائی یعنی رواحہؓ غلط اشعار نہیں کہتا ہے (اشعار کا ترجمہ یہ ہے) ہم میں اللہ کے رسولؐ ہیں جب روشن فجر نکل آتی ہے تو وہ اپنی کتاب (قرآن) تلاوت کرتے ہیں۔ انھوں نے ہم کو گمراہی کے بعد راہ ہدایت دکھائی ہمارے قلوب اُن کا یقین رکھتے ہیں جو کچھ انھوں نے فرمایا وہ واقع ہونے والا ہے وہ رات بھر اپنے پہلو کو بستر سے دور رکھتے ہیں اور مشرکوں کی خواب گاہ میں مشرکوں کے وزن سے بستر بھاری ہوتے ہیں۔

۵۸۱ ۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں مجھے نظر آرہا تھا کہ رسول اللہ کے زمانہ میں میرے ہاتھ میں دیبا کا ایک ٹکڑا تھا میں جنت کے جس مقام میں (جانے کا) ارادہ کرتا تھا وہ ٹکڑا مجھے وہاں اڑا کر لے جاتا تھا میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے باقی حدیث اوپر گذر چکی۔

۵۸۲ ۔ جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ جس طرح رسول اللہؐ ہم کو قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے اسی طرح تمام اُمور میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے آپ فرماتے تھے کہ جس وقت تم میں سے کوئی کسی امر کا ارادہ کرے تو چاہئے کہ دو رکعتیں فرض کے علاوہ پڑھے پھر کہے آلہی میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ خیر کا خواستگار ہوں اور تیری قدرت سے (اس کام کے) اصلی اندازہ کا طالب ہوں میں تجھ سے تیرے فضل عظیم کا خواہاں ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور مجھے قدرت نہیں تو جانتا ہے اور میں واقف نہیں تو علام الغیوب ہے آلہی اگر تیری دانست میں یہ امر میرے لئے دین دنیا اور انجام کار میں اچھا ہو تو میرے لئے اس کو مقدر کر دے۔ اس کو میرے لئے آسان فرما دے اور اس میں مجھے برکت عطا کر اور تیری دانست میں یہ امر میرے لئے دین دنیا اور انجام کار میں برا ہو تو اس کو مجھ سے ہٹا دے اور اس سے مجھ کو روک دے اور جہاں بھی ہو میرے لئے بھلائی مقرر فرما اور مجھے اس سے خوش کر۔ یہاں اپنی حاجت کا نام لے۔

۵۸۳ ۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ کسی نفل کی پابندی میں سخت نہ تھے۔

۵۸۴ ۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نماز صبح سے پہلے کی دونوں رکعتیں رسول اللہ بہت خفیف پڑھتے تھے یہاں تک کہ میرا خیال ہوتا تھا جانے آپ سورہ حمد بھی پڑھیں (یا نہیں)

۵۸۵ ۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں مجھے میرے دوست نے تین باتوں کی مرتے دم تک کرنے کی نصیحت کی ہے ہر مہینہ میں تین دن کے روزے۔ چاشت کی نماز۔ وتر پڑھ کر سونا۔

۵۸۶ ۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے قبل دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔

۵۸۷ ۔ عبداللہؓ مزنی سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا نماز مغرب سے پہلے نماز پڑھو پھر تیسری بار میں فرمایا یہ (حکم) اس کے لئے ہے جس کو یہ بات بُری معلوم ہو کہ لوگ اس کو سنت بنا لیں (یہ حکم منسوخ ہے ابتدائے اسلام کا واقعہ ہے)۔

باب ۲۰

باب فضل الصلوٰۃ فی مسجد مکۃ و المدینۃ

۵۸۸۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کجاوے صرف تین مسجدوں کی طرف (جانے کے لئے) کسے جائیں مسجد حرام مسجد رسول مسجد بیت المقدس۔

۵۸۹۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز دیگر جگہ کی ہزاروں نمازوں سے بہتر ہے مگر کعبہ اس سے مستثنیٰ ہے۔

۵۹۰۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم صرف دو روز چاشت کی نماز پڑھتے تھے (ایک اس روز) جس دن مکہ میں آتے تھے وہاں چونکہ چاشت کے وقت داخل ہوتے تھے اس لئے طواف کرکے دو رکعتیں مقام ابراہیمؑ کے پیچھے پڑھتے تھے۔ دوسرے اس روز جب مسجد قبا میں آتے تھے کیونکہ حضورؐ وہاں ہفتہ کے روز آتے تھے اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد مکروہ سمجھتے تھے کہ نماز پڑھنے کے بغیر نکل کر چلے جائیں راوی کا بیان ہے کہ حضورؐ مسجد قبا کی سوار اور پیادہ (بہر صورت) زیارت کرنے تھے اور کہتے تھے میں ویسے ہی کرتا ہوں جیسے میں نے اپنے اصحاب کو کرتے دیکھا میں کسی کو رات دن کے کسی وقت میں نماز پڑھنے سے نہیں روکتا مگر طلوع و غروب کے وقت (نماز پڑھنے کا) قصد نہ کرو۔

۵۹۱۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا میرے مکان اور میرے منبر کے درمیان (کی زمین) جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

باب ۲۱

باب الاستعانۃ فی الصلوٰۃ

۵۹۲۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں ہم رسول اللہؐ کو سلام کرتے تھے اور آپ اس وقت نماز میں ہوتے تھے اور آپ جواب دیدیا کرتے تھے۔ لیکن جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹے اور آکر حضورؐ کو سلام کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا اور فرمایا (اس لئے) نماز میں شغل ہوتا ہے۔

۵۹۳۔ زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ (پہلے) ہم نماز میں اپنے ساتھی سے کلام کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ و قوموا للہ قانتین اس کے بعد ہم کو (نماز میں) خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

۵۹۴۔ معیقیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے اس شخص سے جو سجدہ گاہ کی مٹی ہموار کر رہا تھا فرمایا اگر تو کرنا ہی چاہے تو صرف ایک بار۔

۵۹۵۔ مروی ہے کہ ابوبرزہؓ نے کسی جہاد میں ایک روز نماز پڑھی اور چوپایہ کی لگام آپ کے ہاتھ میں تھی چوپایہ بگڑنے لگا اور آپ اس کے پیچھے ہوگئے جب آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ چھ سات یا آٹھ غزوے کئے ہیں اور آپ کی سہولت فرمائی دیکھی ہے بخدا اگر میں چوپایہ کے ساتھ واپس چلا جاؤں تو اس سے میرے نزدیک بہتر ہے کہ اس کو چھوڑ دوں اور وہ بتان پر چلا جائے اور پھر مجھ پر اس کا بار پڑے۔

۵۹۶۔ حضرت عائشہؓ نے سورج گرہن کا قصہ ذکر کرکے فرمایا کہ آپؐ نے آگ کو دیکھا تھا کہ اس کے بعض

بعض کو کھاتے جاتا تھا اور اس میں عمرو بن لحی بھی تھا جس نے بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑنے کی ابتدا کی تھی۔

۵۹۷۔ جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں (ایک روز) مجھے رسول اللہؐ نے کسی کام پر بھیجا۔ میں نے جا کر وہ کام پورا کیا اور واپس آ کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپ کو سلام کیا مگر آپ نے جواب نہیں دیا میرے دل میں اس سے وہ (صدمہ) پیدا ہوا جس کو خدا خوب جانتا ہے میں نے خیال کیا کہ شاید رسول اللہؐ میرے دیر میں آنے کی وجہ سے ناراض ہو گئے اس لئے میں نے آپ کو پھر سلام کیا مگر آپ نے جواب نہیں دیا اس سے میرے دل میں پھر وہی پہلی بات آئی اور پھر میں نے سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا چونکہ میں نماز پڑھ رہا تھا صرف اسی لئے پس تم کو سلام کا جواب نہ دے سکا اس وقت آپ اونٹنی پر سوار تھے جس کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔

۵۹۸۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی اپنی کوک پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔

باب ۲۴
ابواب السہو

۵۹۹۔ عبد اللہؓ بن مسعود کہتے ہیں (ایک بار) رسول اللہؐ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا نماز میں زیادتی ہو گئی ہے تو فرمایا یہ کیونکر عرض کیا گیا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے فوراً سلام پھیر کر دو سجدے کئے۔

۶۰۰۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہؐ کو عصر کے بعد دو رکعتیں (پڑھنے) سے منع فرماتے ہوئے سنا مگر پھر آپ کو ہی وہ رکعتیں پڑھتے دیکھا اس وقت میرے پاس انصار کی چند عورتیں تھیں میں نے آپ کے پاس ایک کو بھیجکر کہا کہ آپ کی برابر کھڑی ہو کر کہنا کہ ام سلمہؓ کہتی ہیں میں نے آپ کو ان دو رکعتوں سے منع فرماتے سنا ہے مگر میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ پڑھ رہے ہیں اب اگر حضور تجھ کو ہاتھ سے اشارہ کر دیں تو ہٹ آنا چنانچہ لڑکی نے ویسا ہی کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ پیچھے ہٹ گئی جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا اے ابو امیہ کی بیٹی تو نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق دریافت کیا ہے میرے پاس قبیلہ عبد القیس کے چند آدمی آئے تھے جن کی وجہ سے میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکا چنانچہ وہ دونوں رکعتیں یہی تھیں۔

(نوٹ) احناف کے نزدیک یہ حضورؐ کے ساتھ مخصوص تھا دوسرے کو بعد نماز عصر کی نماز پڑھنا درست نہیں۔

باب ۲۳
باب فی الجنائز

۶۰۱۔ حضرت ابوذرؓ (غفاری) کہتے ہیں حضورؐ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا ایک آنے والے نے پروردگار کے پاس سے آ کر مجھے خبر دی کہ جو شخص میری امت میں سے مر جائے (اور) خدا کے ساتھ کسی چیز کو (ذات یا صفات میں) شریک نہ بناتا ہو وہ بہشت میں داخل ہو گا میں نے عرض کیا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو (جب بھی وہ جنت میں داخل ہو گا) فرمایا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو (جنت میں ضرور داخل ہو گا)

۶۰۲۔ حضرت عبد اللہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ کا (ذات وصفات میں) کسی چیز کو شریک بنائے وہ دوزخ میں داخل ہو گا میں کہتا ہوں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا کسی چیز کو شریک نہ بنائے اور

مر جاتے تو جنت میں (ضرور) داخل ہوگا۔

۶۰۳۔ حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے ہم کو سات باتوں (کے کرنے کا) حکم دیا جنازوں کے ساتھ جانے کا مریض کی عیادت کرنے کا دعوت کرنے والے کی (دعوت) قبول کرنے کا مظلوم کی مدد کرنے کا قسم پوری کرنے کا سلام کا جواب دینے کا اور چھینک والے کو دعا دینے کا باقی چاندی کے ظروف (کے) استعمال) سے سونے کی انگوٹھی سے ریشمی کپڑے سے دیبائی سے مصری اطلس سے اور کمخواب سے ممانعت فرمائی ہے۔

۶۰۴۔ حضرت ام علاء انصاریہؓ فرماتی ہیں کہ مہاجرین کی (مہمانی کے بارہ) میں قرعہ پڑا ہمارے حصہ میں عثمانؓ بن مظعون کی مہمانی آئی اس لئے ہم نے ان کو اپنے ہاں ٹھیرایا۔ جب وہ مرض الموت میں مبتلا ہو کر انتقال کر گئے تو غسل دے کر انہی کے کپڑوں کا ان کو کفن دیدیا گیا اتنے میں رسول اللہؐ تشریف لائے میں (اس وقت) کہہ رہی تھی ابو سائب (عثمانؓ بن مظعون کی کنیت) تم پر خدا کی رحمت ہو میں شہادت دیتی ہوں کہ خدا نے تم کو عزت عطا فرمائی (یہ سن کر) رسول اللہؐ نے فرمایا تجھے یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ خدا کے سامنے معزز ہوگا میں نے عرض کیا (اگر خدا تعالیٰ اس کی عزت افزائی نہ فرمائے گا) تو اور کس کی عزت افزائی فرمائے گا۔ آپ نے فرمایا اس کو تو موت آچکی اور خدا کی قسم میں اس کے لئے خیر کی امید (بھی) کرتا ہوں لیکن بخدا مجھے باوجود رسول خدا ہونے کے اس کا علم نہیں کہ خدا تعالیٰ اس کے ساتھ کیا کرے گا العلاء فرماتی ہیں کہ حضورؐ کے اس ارشاد کے بعد میں کبھی کسی کو بے گناہ خیال نہیں کرتی تھی۔

۶۰۵۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جب میرے باپ مقتول ہوئے تو میں روتا ہوا ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا لوگ مجھے اس فعل سے روکنے لگے مگر حضورؐ نے منع نہیں کیا میری پھوپی فاطمہ بھی رو رہی تھیں آخر حضورؐ نے فرمایا اب روؤ مت روؤ فرشتے اس پر برابر سایہ کئے ہوئے تھے مگر تم نے ان کو الگ کر دیا۔

۶۰۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں جس روز حضرت نجاشی کا (حبش میں) انتقال ہوا اسی روز رسول اللہ صلعم نے اس کی اطلاع دی۔ خود باہر تشریف لا کر مسجد میں آئے صف درست کرائی اور (نماز کو کھڑے ہو کر) چار تکبیریں پڑھیں۔

۶۰۷۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ (ایک بار) رسول اللہ صلعم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور آپ نے فرمایا تھا کہ زید نے جھنڈا لیا مگر وہ کام آگئے اس کے بعد جعفر نے جھنڈا لے لیا۔ مگر وہ بھی کام آگئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے وہ پھریرا پکڑ لیا لیکن وہ بھی شہید ہوگئے آخر میں خالد بن ولید نے بغیر حاکم ہونے کے لیا تو اس سے فتح حاصل ہوئی۔

۶۰۸۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا جس مسلمان کے تین نابالغ بچے مر جائیں اس کو خدا تعالیٰ اپنی رحمت کے طفیل میں جنت میں ضرور داخل کرے گا۔

۶۰۹۔ حضرت ام عطیہؓ انصاریہ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہؐ کی صاحبزادی کی وفات ہوئی تو حضورؐ نے ہمارے پاس تشریف لا کر فرمایا اس کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا بقدر ضرورت اس سے زیادہ بار پانی اور بیری (کے پتوں) سے نہلاؤ آخری بار میں کافور بھی ڈال لینا۔ اور فارغ ہو کر مجھے اطلاع کر دینا چنانچہ جب ہم

(غسل سے) فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دیدی آپ نے ہم کو اپنا تہہ بند عنایت فرمایا اس کو تہہ بند کی طرح پہنا دو دوسری روایت میں ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ غسل دائیں جانب سے وضو کے اعضاء سے شروع کرنا ام عطیہؓ کہتی ہیں ہم نے صاحبزادی کے بالوں کے کنگھی سے تین حصے کر دیے تھے۔

۶۱۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ کو تین سپید سوتی یمنی کپڑوں کا کفن دیا گیا جنمیں نہ کرتہ تھا نہ عمامہ

۶۱۱۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہؐ کے ساتھ مقام عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا کہ ایک سواری سے گر کر اس کی گردن ٹوٹ گئی حضورؐ نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیکر دو کپڑوں کا کفن دو دیگر حنوط (ایک مرکب خوشبو) نہ لگانا اور نہ سر کو ڈھانکنا کیونکہ قیامت کے دن یہ لبیک کہتا ہوا اٹھے گا

۶۱۲۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جب عبداللہ بن ابی (منافق) کا انتقال ہوا تو اس کا بیٹا رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ اس کے کفن کے لئے اپنا کرتہ عنایت فرما دیجئے اور اس کی نماز پڑھ کر اس کے گناہ معاف ہو جانے کی دعا کر دیجئے آپ نے اپنا کرتہ دیدیا (یعنی وعدہ فرمایا) اور فرمایا جب جنازہ تیار ہو جائے تو مجھے اطلاع کر دینا میں اس کی نماز پڑھوں گا۔ (چنانچہ جب جنازہ تیار ہو گیا تو) اس نے آپ کو اطلاع دی جب آپ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمرؓ نے آپ کو ہٹا لیا اور عرض کیا کیا حضورؐ منافقوں (کے جنازہ) کی نماز پڑھنے سے خدا تعالیٰ نے منع نہیں فرما دیا ہے آپ نے فرمایا مجھے (نماز پڑھنے اور نہ پڑھنے) دونوں باتوں کا اختیار دیدیا گیا ہے (خدا تعالیٰ کا فرمان ہے تم ان کے لئے طلب مغفرت کرو یا نہ کرو (دونوں برابر ہیں) اگر ستر بار ان کے گناہوں کی معافی چاہو گے تو خدا ان کو ہرگز معاف نہیں فرمائے گا۔ اس کے بعد حضورؐ نے اس کی نماز پڑھی مگر نماز کے بعد یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر (منافق) مرجائے تو اس پر کبھی نماز نہ پڑھو۔

۶۱۳۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن ابی کے دفن ہونے کے بعد رسول اللہؐ (وہاں) تشریف لے گئے قبر میں سے نکلوا کر کسی قدر لعاب دہن اس پر ڈالا اور اپنا کرتہ اس کو پہنا دیا۔

۶۱۴۔ حضرت خبابؓ کہتے ہیں کہ ہم نے خوشنودی خدا کی جستجو میں رسول اللہؐ کے ہمراہ ہجرت کی لہذا ہمارا اجر خدا کے پاس یقینی ہو گیا اب ہم میں سے بعض اشخاص کو بغیر (دنیوی) اجر حاصل کئے ہوئے مر گئے اور بعض کے اعمال کا (دنیوی) پھل پختہ ہو گیا اور (دنیا میں ہی فتوحات اسلامیہ کے بعد) انھوں نے اس پھل کو توڑنا شروع کر دیا جب مصعب بن عمیرؓ جنگ احد میں شہید ہو گئے تو اس وقت سوائے ایک چادر کے ہم کو اور کچھ میسر نہ آیا اور چادر (بھی) اتنی تھی کہ ان کا سر ڈھانکتے تھے تو پاؤں نکل جاتے تھے اور پاؤں کو ڈھانکتے تھے تو سر رہ جاتا تھا (مجبوراً) حضورؐ نے حکم دیا کہ سر تو ڈھانک دو اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو

۶۱۵۔ حضرت سہلؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت کناری دار چادر رسول اللہؐ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا میں نے حضورؐ کو پہنانے کے لئے یہ چادر اپنے ہاتھ سے بنی ہے آپکو چونکہ ضرورت تھی اس لئے لیلی اور اس کا تہہ بند باندھ کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ ایک شخص کو وہ چادر بہت اچھی معلوم ہوئی اور عرض کیا چادر تو بہت اچھی ہے مجھے پہننے کو مرحمت فرما دیجئے (حضورؐ نے وہ چادر اس کو دیدی) یہ دیکھ کر لوگ اس شخص سے کہنے لگے یہ تو نے اچھا نہیں کیا رسول اللہؐ نے تو بوجہ ضرورت اس کو پہنا تھا اور تو نے مانگ

لی کیونکہ یہ تو مجھ کو معلوم ہی تھا کہ حضورؐ سوال رد نہیں کریں گے وہ کہنے لگا میں نے پہننے کے لئے نہیں لی ہے بلکہ اپنا کفن بنانے کے لئے لی ہے حضرت سہلؓ کہتے ہیں کہ اسی چادر سے اس شخص کا کفن بنا۔

۶۱۶۔ حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے سے ممانعت کر دی گئی تھی لیکن زور دے کر منع نہیں کیا گیا تھا۔

۶۱۷۔ حضرت ام المومنینؓ ام حبیبہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس عورت کا خدا اور قیامت پر ایمان ہو اس کو کسی مردہ کا تین دن سے زائد سوگ کرنا حلال نہیں ہے ہاں شوہر کا صرف چار ماہ دس روز سوگ کرے۔

۶۱۸۔ حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ ایک عورت کسی قبر کے پاس (بیٹھی ہوئی) رو رہی تھی رسول اللہؐ کا اس طرف سے گذر ہوا تو آپ نے اس سے فرمایا خدا سے ڈر اور صبر کر اس نے حضورؐ کو شناخت نہیں کیا اور جواب دیا مجھ سے الگ ہو تجھ پر میری ایسی مصیبت نہیں پڑی ہے (ورنہ ایسی بات نہ کہتا) اس کے بعد جب اس کو بتلایا گیا کہ رسول اللہؐ تھے تو وہ حضورؐ کے در اقدس پر حاضر ہوئی چونکہ دروازے پر دربان نہیں تھے (اس لئے اندر آگئی) اور عرض کیا (یا رسول اللہؐ) میں نے حضورؐ کو پہچانا نہ تھا اس وجہ سے مجھ سے گستاخی ہوئی اب صبر کروں گی۔ آپ نے فرمایا صبر صرف شروع صدمہ کے وقت (معتبر) ہوتا ہے۔

۶۱۹۔ حضرت اسامہؓ بن زید کہتے ہیں کہ حضورؐ کی ایک صاحبزادی نے خدمت اقدس میں پیام بھیجا کہ میرا لڑکا قریب انتقال ہے حضورؐ (ذرا) تشریف لے آئیں آپ نے سلام کے بعد کہلا بھیجا کہ جو کچھ خدا نے لیا یا عنایت کیا۔ سب اسی کا ہے اور ہر چیز (کی زندگی) خدا کے پاس سے ایک مقررہ مدت تک ہے تم کو صبر کرنا چاہئے اور ثواب کی امید رکھنی چاہئے۔ صاحبزادی نے دوبارہ قسم دیکر پیام بھیجا کہ حضورؐ تشریف لائیں یہ سن کر حضورؐ کھڑے ہو گئے۔ سعدؓ بن عبادہ معاذؓ بن جبل ابیؓ بن کعب زیدؓ بن ثابت اور بعض دیگر اشخاص ہمرکاب تھے۔ (جب آپ وہاں پہنچے تو) بچہ آپ کی خدمت میں لایا گیا اس وقت اس کے سانس کی آمد و رفت پرانے مشکیزہ کی طرح تھی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے یہ دیکھ کر حضرت سعدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ کیا فرمایا یہ رحمت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کیا ہے اور خدا بھی صرف انہی بندوں پر رحم فرماتا ہے جو (دوسروں پر) رحم کرتے ہیں۔

۶۲۰۔ حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ ہم (اس وقت) حضورؐ کی صاحبزادی کے ہاں موجود تھے حضور (زچہ کی) قبر پر بیٹھے ہوئے تھے اور دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور ارشاد فرمایا تھا کہ کیا تم میں کوئی شخص ہے جس نے آج رات ہم بستری نہ کی ہو ابو طلحہؓ نے عرض کیا میں ہوں آپ نے فرمایا (قبر میں) اترو ابو طلحہؓ قبر میں اترے۔

۶۲۱۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے حضورؐ کا ارشاد ہے کہ میت پر گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد جب خبر ام المومنین حضرت عائشہؓ کو پہنچی تو فرمایا عمرؓ پر خدا رحم کرے رسول اللہؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ مومن کو گھر والوں کے رونے کی وجہ سے خدا عذاب میں مبتلا کرتا ہے بلکہ صرف یہ فرمایا تھا کہ کافر پر گھر والوں کے بعض گریہ وزاری کی وجہ سے عذاب بڑھا دیتا ہے تمہارے لئے (اس قول کے ثبوت کے واسطے) قرآن کافی ہے ارشاد ہوا ہے کہ کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

۶۲۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک یہودی عورت پر اس کے گھر والے رو رہے تھے اُدھر سے حضورؐ

کا گذر ہوا تو فرمایا لوگ اس پر رو رہے ہیں اور قبر میں اس پر عذاب ہو رہا ہے۔

۶۲۳۔ حضرت مغیرہ رضؓ کہتے ہیں میں نے حضورؐ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ پر جھوٹ باندھنا اور لوگوں پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں ہے۔ جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ باندھے اس کو اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لینا چاہیے حضورؐ یہ بھی فرماتے تھے کہ جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے اس کو اس نوحہ کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

۶۲۴۔ حضرت عبداللہ رضؓ کہتے ہیں حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص رخسارے پیٹے گریبان پھاڑے اور عہد جاہلیت کی طرح چیخے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۶۲۵۔ حضرت سعد رضؓ بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ مجھے سخت بیماری تھی حضور میری عیادت کو حج وداع میں تشریف لاتے میں نے عرض کیا کہ میری بیماری کی انتہائی شدت کو تو حضورؐ ملاحظہ فرما ہی رہے ہیں میں مالدار آدمی ہوں مگر ایک بیٹی کے سوا میرا اور کوئی وارث نہیں ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر سکتا ہوں فرمایا نہیں میں نے عرض کیا آدھا مال (خیرات کر سکتا ہوں) فرمایا نہیں۔ صرف ایک تہائی مال (خیرات کر سکتے ہو) اور ایک تہائی بھی زائد ہے وارثوں کو مالدار چھوڑ جانا تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو فقیر چھوڑ کر (مرجاؤ) اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ تم خوشنودی خدا کے لئے جو کچھ صرف کرو گے اس کا اجر تم کو ضرور ملے گا۔ خواہ بیوی کے منہ میں لقمہ ہی دو میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی ہجرت نہ کرسکوں گا اور مکہ ہی میں رہوں گا) آپ نے فرمایا تم ہرگز پیچھے نہ رہو گے جو نیک اعمال کرو گے ان سے تمہارے درجہ اور مرتبہ میں زیادتی ہوتی جائے گی اور شاید تم بعد تک رہو کہ بعض لوگوں کو تم سے فائدہ پہنچے اور بعض کو نقصان (اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا) الٰہی میرے صحابہ کی ہجرت پوری کر ان کو ایڑیوں کے بل نہ لوٹا۔ رسول اللہ صلعم بیچارہ سعدؓ بن خولہ پر رنج کیا کرتے تھے ان کا انتقال مکہ ہی میں ہو گیا (اور ہجرت نہ کر سکے)۔

۶۲۶۔ حضرت ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں بیمار ہوا اور غشی طاری ہو گئی۔ میرا سر گھر کی ایک عورت کی گود میں رکھا ہوا تھا اور وہ رو رہی تھی۔ مگر میں (بیہوشی اور غفلت کی وجہ سے) اس کو کسی طرح روک نہیں سکتا تھا جب مجھے ہوش آیا تو میں نے کہا جس سے رسول اللہؐ نے بیزاری ظاہر فرمائی ہے میں بھی اس سے بیزار ہوں۔ حضورؐ نے مصیبت کے وقت پیٹنے والی سر منڈانے والی اور گریبان پھاڑنے والی عورتوں سے بیزاری ظاہر فرمائی ہے۔

۶۲۷۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ کے پاس جب ابن حارثہؓ اور جعفرؓ اور ابن رواحہؓ کی شہادت کی خبر آئی تو آپ (صدمہ کی وجہ سے) بیٹھ گئے۔ میں دروازوں کی درزوں سے دیکھ رہی تھی کہ آپ پر غم کے آثار معلوم ہو رہے تھے۔ ایک شخص نے آکر جعفرؓ کی عورتوں کے رونے کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا اُن کو (رونے سے) منع کر دو وہ شخص چلا گیا اور دوبارہ حاضر ہو کر کہا کہ عورتیں کہنا نہیں مانتیں آپ نے فرمایا پھر ان کو منع کرو۔ وہ شخص چلا گیا اور تیسری بار حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ وہ ہم سے زبردست ثابت ہوئیں (انھوں نے ہمارا کہنا نہیں مانا) ام المومنین کا خیال ہے کہ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا تھا کہ ان کے منہ میں خاک ڈال دے۔

۶۲۸۔ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ابو طلحہؓ کے بیٹے کا انتقال ہوا تو طلحہ کہیں باہر (گئے ہوئے) تھے ان کی بیوی

نے ایک بات بنائی اور بیٹے کو ایک کونہ میں علیحدہ رکھدیا۔ جب ابو طلحہؓ گھر میں آئے اور لڑکے کی حالت دریافت کی تو بیوی نے کہا اب اس کی سانس کو سکون ہے اور امید ہے کہ آرام ہو جائے گا ابو طلحہ نے (یہ سُن کر اطمینان سے) رات بسر کی اور صبح کو غسل کر کے جب باہر جانا چاہا تو بیوی نے لڑکے کی انتقال کی خبر بیان کی ابو طلحہؓ نے رسول اللہؐ کے ہمراہ اس کی نماز پڑھی اور پھر اپنا اور بیوی کا واقعہ بیان کیا حضورؐ نے فرمایا امید ہے کہ خدا تعالیٰ دونوں کو اس رات میں برکت عطا فرمائے گا۔ ایک انصاری شخص کا بیان ہے کہ (حضور کی اس دعا کی تاثیر سے) میں نے دیکھا کہ ابو طلحہؓ کے نو بچے ہوئے اور سب نے قرآن پڑھا۔

۶۲۹۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کے ہمرکاب ابو سیف لوہار کے ہاں گئے ابو سیفؓ حضرت ابراہیم کے رضاعی باپ تھے حضورؐ نے (اپنے صاحبزادہ ابراہیم کو لے کر پیار کیا اور سونگھا پھر واپس آگئے) اس کے بعد (ایک مرتبہ اور) ہم ابو سیفؓ کے ہاں گئے تو ابراہیمؑ حالت نزع میں تھے یہ دیکھکر حضورؐ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ (روتے ہیں) فرمایا اے ابن عوفؓ یہ رحمت ہے اس کے بعد حضور صلعم اور روئے پھر فرمایا آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے مگر ہمارے منہ سے وہی بات نکلتی ہے جو ہمارے مالک کو پسند ہو اے ابراہیمؑ ہم تمہاری جدائی سے رنجیدہ ہیں۔

۶۳۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ سعدؓ بن عبادہ کسی مرض میں مبتلا ہوئے حضورؐ عیادت کو تشریف لے گئے ہمرکاب عبدالرحمٰنؓ بن عوف سعدؓ بن ابی وقاص اور عبداللہ بنؓ مسعود تھے۔ جب سعدؓ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ سعد کے چاروں طرف خدمتگار ہیں آپ نے دریافت) فرمایا کیا سعد گذر گئے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں۔ حضورؐ رونے لگے لوگوں نے جو حضورؐ کو روتے دیکھا تو خود بھی رونے لگے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے نہیں سُنا کہ خدا تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر عذاب نہیں دیتا ہے بلکہ اس کا (بیان کرنے کی وجہ سے) عذاب دیتا ہے یا رحم فرما دیتا ہے (یعنی زبان سے بیان کرنے سے خدا تعالیٰ عذاب دیتا ہے اور اگر چاہتا ہے تو معاف کر دیتا ہے) مردہ پر گھر والوں کے پیٹنے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے

۶۳۱۔ حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے ہم سے بیعت لیتے وقت اس بات کا عہد لے لیا تھا کہ ہم میت پر نوحہ نہ کریں۔ مگر سوائے پانچ عورتوں کے ہم میں سے کسی نے اس کو پورا نہیں کیا ام سلیمؓ۔ ام علاءؓ انصاریہ۔ بنت ابی سبرہ جو حضرت معاذ کی بیوی تھیں۔ اور دو عورتیں اور تھیں یا ام سلیمؓ۔ ام علاء ابی سبرہ کی بیٹی۔ حضرت معاذؓ کی بیوی۔ اور ایک عورت اور تھی۔

۶۳۲۔ حضرت عامر بن ربیعہؓ کہتے ہیں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ اگر تم کسی جنازہ کو آتا ہوا دیکھو اور اس کے ساتھ نہ جاؤ تو ٹھیر جاؤ تاکہ جنازہ تم سے پیچھے ہو جائے یا تم جنازہ سے پیچھے ہو جاؤ یا جنازہ آگے بڑھانے سے قبل نیچے اُتار کر رکھدیا جائے۔

۶۳۳۔ حضرت ابوہریرہؓ اور مروان دونوں ایک جنازہ میں شریک تھے ابوہریرہؓ مروان کا ہاتھ پکڑے جا رہے تھے (قبر کے پاس پہونچکر) دونوں جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے اتنے میں حضرت ابو سعیدؓ بھی آگئے اور مروان کا ہاتھ پکڑ کر کہا اُٹھ خدا کی قسم اس کو بھی معلوم ہے کہ نبیؐ نے

اس بات سے (یعنی جنازہ اتارنے سے قبل بیٹھ جانے سے) منع فرمایا ہے ابوہریرہؓ بولے (ہاں) سچ ہے۔

۶۳۴۔ **حضرت جابرؓ** بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے ایک جنازہ کا گذر ہوا۔ رسول اللہ صلعم کھڑے ہوگئے اور ہم بھی کھڑے ہوگئے مگر بعد کو ہم نے دریافت کیا یا رسول اللہ وہ تو یہودی کا جنازہ تھا فرمایا تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہوجایا کرو۔

۶۳۵۔ **حضرت ابوسعید خدریؓ** فرماتے ہیں۔ حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب جنازہ (تیار کرکے) رکھدیا جاتا ہے اور لوگ اس کو کندھوں پر اٹھالیتے ہیں تو اگر مردہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے بڑھائے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا ہے تو کہتا ہے ہائے افسوس مجھ کو کہاں لئے جاتے ہو۔ اس کی آواز انسان کے سوا ہر چیز سنتی ہے اگر انسان سن لے تو بیہوش ہوجائے۔

۶۳۶۔ **حضرت ابوہریرہؓ** سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا جنازہ کو جلد لے جاؤ کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو اس کو بہتری کی جانب لے جاؤ اور اگر ایسا نہیں ہے تو شر ہے جس کو تم اپنے کندھوں سے (جلد) اتار دو۔

۶۳۷۔ **حضرت ابن عمرؓ** سے کہا گیا کہ ابوہریرہؓ کا قول ہے کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے اس کے لئے ایک قیراط ثواب ہے ابن عمرؓ بولے ابوہریرہؓ نے زیادتی کی۔ لیکن حضرت عائشہؓ نے ابوہریرہؓ کی تصدیق کی اور فرمایا میں نے رسول اللہ کو یہی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ابن عمر بولے تو ہم نے بہت سے قیراط (ثواب کے) کھو دیئے۔

۶۳۸۔ **حضرت عائشہؓ** فرماتی ہیں کہ حضور اکرمؐ مرض الموت میں مبتلا تھے اور آپ نے فرمایا تھا خدا یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا رکھا ہے حضرت ام المومنین فرماتی ہیں کہ اگر یہ خوف نہ ہوتا تو لوگ حضورؐ کی قبر مبارک بالکل ظاہر کردیتے مگر مجھ کو اسی کا ڈر ہے کہ روضۂ مبارک کو مسجد بنا لیا جائے گا

۶۳۹۔ **حضرت سمرہ** بن جندبؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت نفاس کی حالت میں مرگئی تھی میں نے اس کی نماز رسول اللہ کے پیچھے پڑھی آپ جنازہ کے وسط میں کھڑے ہوئے۔

۶۴۰۔ **حضرت ابن عباسؓ** نے ایک جنازہ کی نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھی تاکہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ (نماز جنازہ میں) سورۂ فاتحہ پڑھنی سنت ہے۔

۶۴۱۔ **حضرت انسؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بندہ کو جب قبر میں رکھ کر اس کے ساتھی منہ موڑ کر اتنی دور چلے آتے ہیں کہ وہ ان کی جوتیوں کی آواز فقط سن سکتا ہے۔ (اس وقت) اس کے پاس دو فرشتے (منکر و نکیر) آتے ہیں اور مردہ کو بٹھا کر کہتے ہیں تو اس شخص یعنی محمدؐ کے متعلق کیا کہا کرتا تھا وہ اگر مومن ہے تو) کہتا ہے میں شہادت دیتا تھا کہ وہ خدا کے بندے اور رسول ہیں لہذا اس سے کہہ دیا جاتا ہے کہ اپنے دوزخ کے ٹھکانے کو دیکھ کہ خدا تعالیٰ نے اس کے عوض میں تیرے لئے جنت میں جگہ عطا فرمائی ہے۔ بندہ دونوں مقامات کو دیکھتا ہے۔ باقی کافر اور منافق (فرشتوں کو) جواب دیتا ہے۔ مجھے اور تو کچھ علم نہ تھا جو لوگ کہتے تھے میں بھی کہہ دیتا تھا (دل سے میرا یقین نہ تھا اس وقت اس سے کہا جاتا ہے تیرا یقین نہ تھا اور نہ (دل سے کلمۂ توحید) تو پڑھتا تھا اس کے بعد اس کے دونوں کانوں کے بیچ میں ہتھوڑے مارے جاتے ہیں اور وہ اس قدر چیختا ہے کہ سوائے جن و

لہ۔ قبروں کو مسجد بنانے کا یہ مطلب ہے کہ وہاں جاکر سجدہ غیر کرنا اس سے مسلمانوں کو احتراز کرنا چاہیئے۔

انسان کے اس کے آس پاس کی ہر چیز سنتی ہے۔

۶۴۲۔ **حضرت ابو ہریرہؓ** سے روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت کو بھیجا گیا۔ ملک الموت جب ان کے پاس (آدمی کی شکل میں ہو کر) آئے تو موسیٰؑ نے اُن کے طمانچہ مارا (جس سے ملک الموت کی ایک آنکھ پھوٹ گئی) فرشتہ موت نے واپس آ کر بارگاہ الہیٰ میں عرض کیا کہ تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا ہے خدا تعالیٰ نے ان کی آنکھ واپس دیکر فرمایا کہ موسیٰ کے پاس لوٹ کر جا اور اس سے کہدے کہ بیل کی پشت پر ہاتھ رکھے جتنے بال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں ہر بال کے عوض ایک سال کی عمر اس کے لئے) ہے (حسب الحکم ملک الموت نے جا کر موسیٰؑ کو پیام الہیٰ پہنچا دیا) حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا الہیٰ اس کے بعد کیا ہوگا فرمایا آخرت موت ہے۔ موسیٰؑ نے عرض کیا تو پھر اسی وقت (میری جان) قبض کرلے مگر اتنی خواہش ہے کہ ایک پتھر پھینکنے کی مقدار کے برابر مجھے ارض مقدس (وادی ایمن) سے قریب کردے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو موسیٰؑ کی قبر سرخ ٹیلہ کے پاس راستہ کے کنارہ پر میں تم کو دکھا دیتا۔

۶۴۳۔ **حضرت جابرؓ** بن عبداللہ کہتے ہیں کہ شہدائے اُحد میں سے دو دو کو ایک کپڑے میں رسول اللہؐ اکٹھا کرکے دریافت فرماتے تھے کہ ان میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد تھا۔ جس کو قرآن زیادہ یاد ہوتا اس کو قبر میں پہلے اُتارتے اور فرماتے قیامت کے دن میں ان کی گواہی دوں گا پھر معہ خون کے بغیر غسل (نماز) کے ان کو دفن کرنے کا حکم دیدیتے تھے۔

۶۴۴۔ **حضرت عقبہ** بن عامرؓ کہتے ہیں کہ ایک روز حضورؐ باہر تشریف لائے اور جنازہ کی نماز کی طرح شہدائے احد کی نماز پڑھی پھر لوٹ کر ممبر کے پاس تشریف لاکر فرمایا میں تمہارا ہراول ہوں اور تمہاری گواہی دونگا۔ خدا کی قسم میں اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کو خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں بخدا مجھے تمہارے مشرک ہوجانے کا تو خوف نہیں ہے بلکہ اس کا ڈر ہے کہ میرے بعد تم زمین کے خزانوں کی حرص کرنے لگو گے۔

۶۴۵۔ **حضرت عبداللہؓ** بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت عمر حضورؐ کے ہمرکاب ایک گروہ میں سے ہو کر ابن صیاد کے پاس گئے جب وہاں پہنچے تو اس کو بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتا پایا ابن صیاد اس وقت قریب بلوغ ہوچکا تھا رسول اللہؐ نے اس کو ہاتھ سے مارا اور فرمایا کہ تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسولؐ ہوں ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا (ہاں) میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بے پڑھے لکھے لوگوں کے لئے رسولؐ ہیں اس کے بعد ابن صیاد نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ آپ نے یہ سُن کر اس کے سوال کا جواب نہیں دیا اور فرمایا میرا خدا پر اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان ہے پھر آپ نے فرمایا (اس بارہ میں) تیری کیا رائے ہے بولا میرے پاس سچے اور جھوٹے دونوں آتے ہیں آپ نے فرمایا تیرے لئے معاملہ میں گڑبڑ ہوگئی (سچ جھوٹ کا تجھے امتیاز نہیں ہوتا) میں نے تجھ سے دریافت کرنے کے لئے ایک بات (دل میں) چھپائی ہے (حضورؐ نے یہ آیت دل میں چھپائی تھی (یوم تاتی السماء بدخان) ابن صیاد بولا آپ نے دُخ کا لفظ چھپایا ہے حضورؐ نے فرمایا دور ہو تو اپنے مرتبہ سے ہرگز نہیں بڑھ سکتا (یہ گفتگو سُن کر) حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا یہ اگر وہی (دجال) ہے تو تم اس کو قتل کر نہیں سکتے اور اگر نہیں ہے تو قتل کرنے سے کچھ فائدہ

نہیں ہے اس کے بعد رسول اللہؐ اور ابی ابن کعب کھجور کے درخت کی طرف کو چلے جس کے نیچے ابن صیاد موجود تھا ابن صیاد نے نہیں دیکھا اور آپ چپکے سے اس کی باتیں سننے لگے حضورؐ نے دیکھا کہ وہ ایک چادر اوڑھے لیٹا ہے اور کچھ گنگنا رہا ہے۔ ابن صیاد کی ماں نے حضورؐ کو دیکھ لیا تو کہنے لگی اے صاف (ابن صیاد کا نام ہے) یہ محمدؐ موجود ہیں (یہ سن کر) ابن صیاد اٹھ گیا حضورؐ نے فرمایا اگر یہ عورت ابن صیاد کو چھوڑے رکھتی (اطلاع نہ دیتی) تو وہ ضرور کچھ کرتا۔

۶۴۶۔ **حضرت انس**رضؓ کہتے ہیں ایک یہودی لڑکا حضورؐ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ جب وہ بیمار ہوا تو حضورؐ اس کی عیادت کو تشریف لے گئے اور سرہانے بیٹھ کر فرمایا مسلمان ہوجا اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو پاس ہی بیٹھا تھا۔ باپ نے کہا۔ ابوالقاسمؐ کا کہنا مان لے وہ مسلمان ہوگیا حضورؐ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے الحمد للہ خدا نے اس کو دوزخ سے نجات دی۔

۶۴۷۔ **حضرت ابوہریرہؓ** سے روایت ہے حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس طرح چوپایہ کے پیدائش کے وقت تمام اعضاء درست ہوتے ہیں اور تم ان کو نہ کنکٹا دیکھتے ہو نہ نکٹا اسی طرح ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ مگر بعد کو اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ ابوہریرہؓ کہا کرتے تھے یہ فطرت الٰہی ہے جس پر سب لوگوں کو خدا نے پیدا کیا ہے اور خدائی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی قائم رہنے والا دین ہے۔

۶۴۸۔ **حضرت مسیب**رضؓ بن حزن سے روایت ہے کہ جب ابوطالبؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہؐ ان کے پاس تشریف لائے (اس وقت) ابوجہل بن ہشام عبداللہ بن ابی اور امیہ بن مغیرہ ان کے پاس موجود تھے رسول اللہؐ نے فرمایا چچا لا الہ الا اللہ کہدو میں اس کلمہ کی شہادت تمہارے لئے خدا کے سامنے دوں گا۔ ابوجہل اور عبداللہ بولے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے منہ موڑتے ہو مگر رسول اللہؐ برابر یہی الفاظ پیش کرتے رہے اور وہ دونوں بھی مذکورہ قول مکرر سہ کرر کہتے رہے بالآخر ابوطالب نے اختتام کلام یہ کہا میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کردیا حضورؐ نے فرمایا خدا کی قسم جب تک مجھے ممانعت نہ ہوجائے میں تمہارے لئے برابر خدا سے معافی مانگوں گا اس کے بعد خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ما کان للنبی الخ

۶۴۹۔ **حضرت علی**رضؓ فرماتے ہیں ایک بار ہم ایک جنازہ کی شرکت میں قبرستان بقیع میں آئے رسول اللہؐ بھی ہمارے پاس تشریف لاکر بیٹھ گئے آپ کے پاس اس وقت ایک لکڑی تھی آپ نے سر جھکا کر لکڑی سے زمین کریدنی شروع کی اور فرمایا تم میں سے ہر شخص کی جگہ جنت یا دوزخ میں لکھی ہوئی ہے اور ہر شخص کا سعید یا شقی ہونا بھی لکھا ہوا ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ پھر ہم اس لکھے ہوئے پر بھروسہ کیوں نہ کرلیں اور عمل کیوں نہ چھوڑ دیں ہم میں سے جو شخص سعید ہوگا وہ سعادتمندوں کے ایسے اعمال کی جانب متوجہ ہوگا۔ اور جو شقی ہوگا وہ اہل شقاوت کے اعمال کی طرف راغب ہوگا آپ نے فرمایا سعادتمندوں کو سعیدوں کے اعمال کی توفیق عطا کی گئی ہے اور اہل شقاوت کو بدبختوں کے ایسے اعمال کی توفیق ملی ہے اس کے بعد حضورؐ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطیٰ واتقی۔

۶۵۰۔ **حضرت ثابت** بن ضحاک کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جس شخص نے اسلام کے سوا دوسرے دین کی عمداً جھوٹی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور جس شخص نے اپنے آپ کو لوہے سے قتل کیا تو اس کو دوزخ کی آگ میں اسی لوہے سے عذاب دیا جائے گا۔ حضرت جندب کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا کہ ایک شخص

کے پاؤں میں زخم تھا اس نے خودکشی کرلی اس پر خدا تعالیٰ نے فرمایا میرے بندہ نے مجھ سے پہلے اپنی جان لے لی۔ میں نے اس پر جنت حرام کردی۔

۶۵۱۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے جو خود اپنا گلا گھونٹ لے وہ دوزخی ہے جو خود اپنے نیزہ مارے (وہ بھی دوزخی ہے)

۶۵۲۔ **حضرت انسؓ** کہتے ہیں (ایک مرتبہ صحابہ کا) ایک جنازہ کی طرف سے گذر ہوا اور سب نے اس کی تعریف کی حضورؐ نے فرمایا لازم ہو گئی دوسری بار ایک اور جنازہ کی طرف سے گذرے اور اس کی برائی کی حضورؐ نے فرمایا لازم ہو گئی اور جس کی تم نے برائی کی۔ اس کے لئے دوزخ لازم ہو گئی تم لوگ زمین پر خدا کے گواہ ہو۔

۶۵۳۔ **حضرت عمرؓ** کہتے ہیں رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا ہے جس مسلمان کی نیکی کی چار آدمی گواہی دیں۔ خدا اس کو جنت میں داخل کر دیتا ہے ہم نے عرض کیا اگر تین آدمی (گواہی دیں) فرمایا تین گواہی دیں (تب بھی خدا اس کو جنت میں داخل کر دے گا) ہم نے عرض کیا اگر دو دیں فرمایا خواہ دو ہوں ایک شخص کے متعلق ہم نے دریافت نہیں کیا۔

۶۵۴۔ **حضرت براء بن عازبؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا جب مسلمان کو قبر میں بٹھایا جاتا ہے اور اس کے پاس فرشتے آتے ہیں تو وہ توحید و رسالت کی گواہی دیتا ہے خدا تعالیٰ کے قول یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت سے یہی مروی ہے۔

۶۵۵۔ **حضرت ابن عمرؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے اہل قلیب (قلیب ایک کنواں تھا جس میں ابوجہل امیہ عتبہ اور شیبہ وغیرہ مرے پڑے تھے) کو جھانک کر فرمایا خدا تعالیٰ نے جو تم سے وعدہ کیا تھا وہ تم کو مل گیا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ آپ مردوں کو خطاب فرماتے ہیں۔ فرمایا تمہارے کان ان سے بڑھ کر نہیں ہیں مگر فرق یہ ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔

۶۵۶۔ **حضرت عائشہؓ** فرماتی ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا اب ان لوگوں (مقتولین بدر) کو معلوم ہوا کہ میں جو کچھ ان سے کہتا تھا وہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کا فرمان ہے کہ تم مردوں کو نہیں سنا سکتے۔

۶۵۷۔ **حضرت اسماءؓ** بنت ابوبکر کہتی ہیں رسول اللہؐ ایک بار خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے آپ نے فتنہ قبر کا تذکرہ کیا جس میں آدمی مبتلا ہوتا ہے۔ تمام مسلمان سن کر چیخ پڑے۔

۶۵۸۔ **حضرت ابوایوبؓ** کہتے ہیں رسول اللہؐ غروب آفتاب کے بعد باہر تشریف لائے اور آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا یہود پر قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

۶۵۹۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ دعا کیا کرتے تھے الٰہی میں قبر اور دوزخ کے عذاب سے زندگی و موت کے فتنوں سے اور مسیح دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۶۶۰۔ **حضرت عبداللہ بن عمرؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا مرنے کے بعد تم میں سے ہر ایک کے سامنے صبح و شام اس کی رہنے کی جگہ پیش کی جائے گی اگر جنتی ہوگا تو جنتیوں میں اس کا ٹھکانا ہوگا اور اگر دوزخی ہوگا تو دوزخیوں میں اس کی جگہ ہوگی اور اس سے کہہ دیا جائے گا کہ جب تک خدا تعالیٰ قیامت کے دن تجھے اٹھائے

تیرا یہی ٹھکانا ہے۔

۶۶۱۔ حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ کے صاحبزادہ حضرت ابراہیمؑ کا جب انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا اس کو دودھ پلانے والی جنت میں ملے گی (وفات کے وقت حضرت ابراہیمؑ کی عمر ۱۸ ماہ کی تھی۔

۶۶۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں حضورؐ سے مشرکوں کی اولاد کی حالت دریافت کی گئی کہ کیا وہ جنتی ہیں یا دوزخی) فرمایا خدا تعالیٰ نے جب ان کو پیدا کیا تھا تو خوب واقف تھا کہ یہ بڑھ کر کیا عمل کریں گے۔

۶۶۳۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ فجر کی نماز پڑھ کر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کرتے تھے کیا آج رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو عرض کر دیتا تھا اور آپ اس کی تعبیر دیدیتے تھے ایک روز حسب معمول دریافت کیا کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے ہم نے عرض کیا نہیں فرمایا آج میں نے دو شخصوں کو خواب میں دیکھا کہ میرے پاس آ کر میرا ہاتھ پکڑ کر ایک مقدس زمین لے گئے دیکھتا کیا ہوں کہ وہاں ایک شخص بیٹھا ہے اور ایک کھڑا ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کا زنبور ہے اور بیٹھے ہوئے آدمی کے کلے کو گدی تک چیر ڈالتا ہے پھر دوسرے کلے کو بھی اسی طرح چیرتا ہے اتنے میں پہلا جبڑا درست ہوجاتا ہے اور وہ اس کو چیرنے لگتا ہے۔ میں نے ان دونوں شخصوں سے دریافت کیا یہ کیا معاملہ ہے بولے آگے چلو ایک شخص پر گذر ہوا تو چت لیٹا تھا اس کے سر کے پاس پاس ایک شخص بڑا بھاری پتھر لئے کھڑا تھا اور زور سے مارتا تھا کہ پتھر لڑھک کر (دور) چلا جاتا تھا وہ پتھر لینے جاتا تھا تو اس کا سر پھر اصلی حالت پر ہو جاتا تھا۔ اور پھر وہ اس کو مارتا تھا کہ پتھر لڑھک کر (دور) چلا جاتا تھا وہ پتھر لینے جاتا تھا تو اس کا سر پھر اصلی حالت پر ہوجاتا تھا اور پھر وہ اس کو مارتا تھا میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے وہ دونوں بولے آگے چلو ہم آگے چلدیئے اور چلتے چلتے ایک غار پر پہنچے جو تنور کی طرح اوپر سے تنگ اور اندر سے فراخ تھا آگ اس کے اندر بھڑک رہی تھی اور اس میں برہنہ مرد و عورتیں موجود تھیں جب آگ اوپر کو اٹھ آتی تو وہ بھی اوپر کو اتنے اٹھ آتے کہ نکلنے کے قریب ہو جاتے اور جب آگ نیچے کو دب جاتی تو وہ بھی دب جاتے تھے میں نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونوں شخص بولے آگے چلو ہم آگے چلدیئے یہاں تک کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے اس میں ایک آدمی کھڑا تھا اور کنارہ پر ایک اور آدمی تھا جس کے سامنے بہت سے پتھر رکھے تھے نہر کے اندر والا آدمی جب نہر کے باہر نکلنے کے ارادہ سے آتا تھا تو کنارہ والا شخص اس زور سے اس کے منہ پر پتھر مارتا تھا کہ وہ پھر اپنی جگہ لوٹ جاتا تھا اور اگر پھر نکلنا چاہتا تھا تو یہ شخص پھر پتھر مار کر اس کو لوٹا دیتا تھا میں نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونوں بولے آگے چلو ہم چلدیئے چلتے چلتے ایک نہایت سرسبز باغ میں پہنچے اس میں ایک درخت تھا جس کی جڑ میں ایک بوڑھا آدمی اور کچھ بچے بیٹھے تھے اور درخت کے قریب ایک شخص بیٹھا آگ دھونک رہا تھا ہم درخت کے اوپر چڑھ گئے اور ایسے مکان میں پہنچ گئے جس سے بہتر مکان میں نے کبھی نہیں دیکھا وہاں بہت سے مرد عورتیں بوڑھے جوان اور بچے سب ہی موجود تھے اس کے بعد اس سے اور اوپر گئے اور پہلے گھر سے بھی زیادہ عمدہ ایک گھر دیکھا جس میں بوڑھے اور جوان سب موجود تھے آخر میں نے کہا کہ تم نے رات بھر مجھے پھرایا اب میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی حقیقت بتاؤ۔ انھوں نے جواب دیا بہت اچھا جس شخص کا جبڑا چیرا جا رہا تھا وہ جھوٹا آدمی تھا جو جھوٹی باتیں کہا کرتا تھا اور وہ دنیا میں مشہور ہو جاتی تھیں قیامت تک اس کے ساتھ اسی طرح معاملہ ہوتا رہے گا اور جس شخص کا

سر کچلا جا رہا تھا اس کو خدا تعالیٰ نے قرآن کی تعلیم دی تھی مگر وہ قرآن کو چھوڑ کر رات بھر سوتا رہتا تھا اور دن میں بھی اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ قیامت تک اس کے ساتھ یونہی ہوتا رہے گا باقی وہ شخص جو آپ نے نہر میں دیکھا تھا وہ سود خوار تھا اور آگ کے گڑھے میں زنا کار لوگ تھے اور درخت کی جڑ میں بوڑھے آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے پاس جو بچے تھے وہ لوگوں کی اولادیں تھیں اور جو آگ دہکا رہا تھا وہ دوزخ کا داروغہ تھا اور پہلا مکان جس میں آپ داخل ہوئے تھے وہ عام مومنوں کا گھر تھا اور دوسرا مکان شہیدوں کا تھا اور میں جبرئیلؑ ہوں یہ میکائیل ہیں آپ اپنا سر اٹھائیے میں نے سر اٹھایا تو میرے اوپر کچھ ابر سا تھا جبرئیلؑ و میکائیلؑ نے کہا یہ آپ کا مکان ہے میں نے کہا مجھے چھوڑ دو میں اپنے گھر میں چلا جاؤں وہ کہنے لگے ابھی تمہاری عمر باقی ہے پوری نہیں ہوئی پوری ہو جائے گی تو اپنے گھر میں آجاؤ گے۔

۶۶۴۔ حضرت ام المومنین صدیقہؓ فرماتی ہیں ایک شخص نے رسول اللہﷺ سے عرض کیا میری ماں کا انتقال ہو گیا اور میرا خیال ہے کہ اگر اس کو بولنے کا موقعہ ملتا تو وہ خیرات کرتی تو کیا اگر میں اس کی طرف سے خیرات کر دوں تو اس کو ثواب ملے گا فرمایا ہاں۔

۶۶۵۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم مرض کی حالت میں دنوں کا اندازہ کرتے تھے کہ آج میں کہاں ہوں گا اور کل کہاں (یعنی کس بیوی کے ہاں) ہوں گا اور میری باری کو بہت دور خیال کرتے تھے بالآخر جب میری باری کا دن آیا تو خدا نے روح مبارک میرے ہی پہلو اور سینے کے درمیان قبض کی۔ اور حضورؐ میرے ہی گھر میں دفن ہوئے۔

۶۶۶۔ حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ وفات کے وقت حضورؐ چھ آدمیوں سے (لازمی) خوش تھے۔ عثمانؓ۔ طلحہؓ۔ زبیرؓ۔ علیؓ۔ عبدالرحمٰنؓ بن عوف۔ اور سعدؓ بن ابی وقاص

۶۶۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ مُردوں کو گالیاں نہ دو اور برا نہ کہو کیونکہ وہ اپنے کئے کو پہنچیں گے۔

باب ۲۴
باب وجوب الزکوٰۃ

۶۶۸۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا تاکہ دعوتِ توحید و رسالت کریں اگر لوگ کہنا مان لیں تو ان کو بتا دیں کہ خدا تعالیٰ نے مال پر زکوٰۃ بھی فرض کی ہے جو مالداروں سے لے کر فقراء کو دی جائے گی۔

۶۶۹۔ حضرت ابو ایوب (انصاریؓ) کہتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جس کے ذریعہ میں جنت میں چلا جاؤں۔ لوگ کہنے لگے اس کو کیا ہو گیا ہے۔ (یہ کیسی چیز مانگ رہا ہے) حضورؐ نے فرمایا اس کو بڑی ضرورت ہے اچھا تم خدا کی پرستش کیا کرو کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ نماز پابندی سے ٹھیک ٹھیک پڑھو زکوٰۃ ادا کرو رشتہ داروں سے مہربانی کا برتاؤ کرو۔

۶۷۰۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے ایک دیہاتی نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جس کو کرنے سے میں جنت میں چلا جاؤں فرمایا خدا کی پرستش کرو کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ۔

فرض نماز ٹھیک ٹھیک ادا کرو اور نماز کے روزے رکھو وہ کہنے لگا اس خدا کی قسم ہیں جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں اس سے زیادہ نہیں کروں گا جب وہ پشت موڑ کر چلتا ہوا تو آپ نے فرمایا جس کو جنتی شخص کو دیکھنا پسند ہو وہ اس کو دیکھ لے۔

۶۷۱۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب حضورؐ کی وفات ہو گئی اور حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے۔ اور اہل عرب میں سے جو کافر ہوئے ہوئے تھے ہو گئے تو حضرت عمرؓ نے (حضرت ابوبکرؓ سے) کہا کہ لوگوں سے کس طرح قتال کر سکتے ہو حضور کا تو ارشاد تھا کہ مجھے لوگوں سے لڑنے کا اس وقت تک حکم ہے جب تک لا الہ الا اللہ نہ کہیں جو شخص توحید کا قائل ہو گیا اس نے سوائے جائز خون کے (قصاص وغیرہ) اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچالی اور حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کی میں اس سے ضرور قتال کر دوں گا کیونکہ زکوٰۃ مالی حق ہے خدا کی قسم اگر لوگ مجھ سے ایک بھیڑ کے بچہ کو بھی روک لیں جو رسول اللہؐ کو ادا کرتے تھے تو میں ان سے ضرور قتال کروں گا۔ عمرؓ بولے بخدا اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے قتال کے لئے ابوبکرؓ کا سینہ کشادہ کر دیا ہے اس لئے میرا بھی خیال ہے کہ قتال درست اور ٹھیک ہے۔

۶۷۲۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضورؐ نے ارشاد فرمایا اگر اونٹوں کے مالک نے اونٹوں کا حق ادا نہیں کیا تو (قیامت کے دن) اونٹ دنیوی حالت سے زیادہ قوی اور چاق وچست ہو کر آئیں گے اور سموں سے اس شخص کو روند ڈالیں گے اور اگر بکریوں والے نے بکریوں کا حق ادا نہیں کیا تو قیامت کے دن) بکریاں پہلے سے زیادہ قوی ہو کر آئیں گی اور اس کو کھروں سے پامال کریں گے اور سینگوں سے ماریں گے۔ ان جانوروں کے حقوق میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی کے (گھاٹ پر) ان کو دوہا جائے (تاکہ مسافروں کو) اور راہگیروں کو ان کا دودھ دیا جا سکے) ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی قیامت کے دن بکری کو گردن پر لادے ہوئے آئے بکری چلاتی ہو اور وہ مجھے پکارتا ہو اور میں کہتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے تم کو کسی طرح نہیں چھڑا سکتا کیونکہ پیام خداوندی پہنچا چکا ہوں ایسا بھی نہ ہو کہ اونٹوں والا قیامت کے دن اونٹ کو گردن پر لادے ہوئے آئے اونٹ چلا رہا ہو اور وہ شفاعت کے لئے مجھے پکارتا ہو اور میں کہتا ہوں کہ خدا کے سامنے تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا کیونکہ تبلیغ احکام کر چکا ہوں۔

۶۷۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا جس کو خدا نے مال دیا ہو اور وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہو قیامت کے دن اس کا مال گنجے اژدہے کی شکل میں لایا جائے گا جس کی چار آنکھیں ہوں گی دونوں جبڑوں میں جھاگ بھرے ہوں گے اور طوق کی طرح آدمی کی گردن میں پڑا ہوگا اور دونوں جبڑے پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں اور تیرا خزانہ ہوں اس کے بعد حضورؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ولا یحسبن الذین یبخلون الخ

۶۷۴۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے ایک صاع تقریباً دو سیر تین پاؤ کا۔

ل صاع ۸۰ کے سیر (انگریزی) سے ساڑھے تین سیر کا ہوتا ہے۔

۶۷۵۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص پاک کمائی سے چھوارے کے برابر خیرات کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کو داہنے ہاتھ سے قبول فرماتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ اچھی کمائی کا مال ہی قبول فرماتا ہے۔ اور پھر اس کو مالک کے لئے اس طرح بڑھاتا ہے جس طرح تم اپنے بچہ کو (پال کر) بڑھاتے ہو بالآخر وہ پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے

۶۷۶۔ **حضرت حارثہؓ** بن وہب کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ اکرم کو ارشاد فرماتے سُنا ہے کہ لوگو خیرات کرو کیونکہ ایک بار زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ آدمی خیرات کا مال لئے لئے پھرے گا اور لینے والا نہیں ملے گا ہر شخص کہے گا کہ اگر کل لے آتے تو میں لے لیتا آج مجھے ضرورت نہیں ہے۔

۶۷۷۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ بہا بہا پھرے گا اور مال والے کو فکر ہوگی کہ اس کو کون قبول کرے اگر کسی کے سامنے پیش کرے گا تو وہ کہے گا مجھے حاجت نہیں ہے اس وقت کے بعد قیامت ہوگی۔

۶۷۸۔ **حضرت عدیؓ** بن حاتم کہتے ہیں میں رسول اللہؐ کی خدمت میں موجود تھا کہ دو آدمی حاضر ہوئے ایک کو افلاس کی شکایت تھی اور دوسرا چونکہ مالدار تھا اور مال لے جانا چاہتا تھا لیکن راستہ میں امن نہ تھا۔ اس لئے) راستہ بند ہو جانے کا شاکی تھا حضورؐ نے فرمایا راستہ بند ہو جانے کا تو یہ جواب ہے کہ کچھ ہی زمانہ کے بعد قافلے بغیر محافظ کے مکہ تک جایا کریں گے رہی محتاجی تو قیامت اس کے بعد قائم ہوگی جب کہ آدمی خیرات کا مال لئے پھریگا اور لینے والا نہیں ملے گا پھر (قیامت کے دن) خدا کے سامنے جا کر کھڑا ہوگا۔ خدا کے اور اس کے درمیان نہ کوئی پردہ ہوگا نہ ترجمان اس وقت خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا میں نے تیرے پاس اپنا رسولؐ نہیں بھیجا تھا وہ جواب دے گا جی ہاں بھیجا تھا اس کے بعد وہ اپنی داہنی طرف دیکھے گا تو آگ کے ٹکڑے نظر آئیں گے اور بائیں طرف دیکھے گا تب بھی آگ ہی نظر آئے گی۔ لہٰذا چاہیئے کہ تم آگ سے بچو اگرچہ چھوارہ کا ایک ٹکڑا دے کر ہی۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو صرف اچھی ہی بات کہہ کر۔

۶۷۹۔ **حضرت ابوموسیٰؓ** کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ آدمی خیرات کے لئے سونا لئے پھرے گا اور لینے والا کوئی نہیں ملے گا مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کی یہ حالت ہوگی کہ ایک ایک شخص کے پیچھے چالیس چالیس عورتیں پھریں گی اور اس کی سرپرستی میں آئیں گی۔

۶۸۰۔ **حضرت ابومسعود انصاریؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب ہم کو خیرات کرنے کا حکم دیتے تھے تو ہم بازار جا کر بار برداری کی مزدوری کرتے تھے اور ایک آدھ سیر (غلہ وغیرہ) کماتے تھے (اور پھر خیرات کرتے تھے) اور آج کل بعض لوگوں کے پاس لاکھوں (روپیہ) ہیں) (اور وہ خیرات نہیں کرتے۔)

۶۸۱۔ **حضرت عائشہؓ** فرماتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو لے کر سوال کرنے آئی مگر میرے پاس سے اس کو ایک کھجور کے سوا اور کچھ نہ ملا اس نے کھجور لے کر دونوں بیٹیوں کو تقسیم کر دی اور خود نہ کھائی جب وہ چلی گئی تو رسول اللہؐ تشریف لائے میں نے واقعہ بیان کیا تو فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کی وجہ سے کسی تکلیف میں مبتلا ہوگا۔ اس کے لئے یہ لڑکیاں آگ سے پردہ بن جائیں گی۔

۶۸۲۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں ایک شخص نے حضور اقدسؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا

یا رسول اللہ کس خیرات کا سب سے زیادہ ثواب ہے فرمایا جو خیرات تم ایسی حالت میں کرو کہ تم تندرست بھی ہو۔ مال کی تم کو خواہش بھی ہو۔ نادار کا خوف بھی ہو وہ خیرات سب سے بہتر ہے) ایسا نہ ہو کہ آخیر وقت میں جب دم حلق میں آجاتے تو کہو کہ فلاں کو اس قدر دینا فلاں کو اس قدر دینا

۶۸۳۔ حضرت عائشہرض فرماتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ سے کسی بیوی نے دریافت کیا کہ ہم میں سے آپ سے پہلے کون ملے گی؟ فرمایا سب سے زیادہ لمبے ہاتھ والی بیویاں ہاتھ ناپنے لگیں حضرت سودہؓ کا سب سے لمبا ہاتھ نکلا لیکن بعد میں ہم کو معلوم ہوا کہ ہاتھ کی لمبائی سے حضورؐ کی مراد خیرات تھی چنانچہ حضرت سودہؓ ہی سب سے پہلے حضورؐ سے ملیں اور اُن کو خیرات کرنا پسند بھی تھی۔

۶۸۴۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص نے کہا میں خیرات کروں گا چنانچہ جب خیرات کا مال لے کر چلا تو کسی چور کے ہاتھ میں دیدیا لوگ صبح کو باتیں بنانے لگے کہ چور کو خیرات دی گئی وہ شخص کہنے لگا الٰہی تیرا شکر ہے اب میں (پھر) خیرات کروں گا چنانچہ (دوبارہ) خیرات کا مال لے کر چلا تو زانیہ عورت کو دے آیا لوگ صبح کو باتیں بنانے لگے کہ آج رات زانیہ عورت کو خیرات دی گئی وہ شخص کہنے لگا الٰہی تیرا شکر ہے کہ زانیہ کو خیرات دلوائی اب میں پھر خیرات دونگا چنانچہ (تیسری بار) خیرات کے لئے مال لے کر چلا تو کسی مالدار کے ہاتھ میں مال پہنچ گیا۔ لوگ پھر تذکرہ کرنے لگے کہ آج ایک دولت مند کو صدقہ دیا گیا اس شخص نے کہا الٰہی تیرا شکر ہے کہ تو نے (انجان پن میں) چور زانیہ اور دولت مند کو صدقہ دلوا دیا خدا تعالیٰ نے اس کے پاس پیام بھیجوایا کہ (تیری) خیرات بیکار نہیں گئی، چور کو خیرات دینے میں تو یہ حکمت ہے کہ شاید اس کی وجہ سے وہ چوری سے باز آجائے اور شاید زانیہ بھی زنا سے توبہ کرلے رہا دولتمند آدمی تو شاید اس کو بھی اس سے عبرت حاصل ہو اور وہ بھی خیرات کرنے لگے۔

۶۸۵۔ حضرت معن بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ خود میں نے میرے باپ نے اور میرے دادا نے رسول اللہ صلعم سے بیعت کی اور حضورؐ نے خود پیام بھجوا کر میرا نکاح کردیا (ایک روز) میں حضورؐ کی خدمت میں شکایت لے کر پہنچا کیونکہ میرے باپ نے کچھ صدقہ کی اشرفیاں نکالی تھیں اور مسجد میں کسی کے پاس رکھوائی تھیں (کہ جسے چاہنا دے دینا) مجھے اطلاع ملی تو میں جا کر لے آیا۔ باپ نے کہا خدا کی قسم میرا تو ارادہ تجھے دینے کا نہ تھا میں یہ قبضہ لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا یزید تو نے نیت کی اس کا ثواب تجھے ملے گا اور معین تو نے جو لے لیا وہ تیرا ہی ہے۔

۶۸۶۔ حضرت عائشہرض کہتی ہیں حضور اکرم صلعم کا ارشاد ہے کہ عورت جب اعتدال کے ساتھ اپنے گھر کا کھانا خرچ کرتی ہے اور اس میں سے صدقہ دیدیتی ہے بشرطیکہ اس کی نیت گھر بگاڑنے کی نہ ہو تو خرچ کرنے کا ثواب عورت کو ملتا ہے اور کمائی کرنے کا مرد کو ایسی ہی خزانچی کو بھی ثواب ملتا ہے ان میں سے کوئی کسی کے ثواب کو کم نہیں کرسکتا۔

۶۸۷۔ حضرت حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں حضور اکرم نے ارشاد فرمایا اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے (خیرات دینے کی) ابتدا ان لوگوں سے کرو جن کی پرورش تم سے متعلق ہو جو پاکدامن بننا چاہتا ہے خدا اس

کو پاک دامن بنا دیتا ہے۔ جو غنی بنتا ہے خدا اس کو غنی کر دیتا ہے۔

۶۸۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ نے ممبر پر تشریف لے جا کر خیرات کا پاک دامنی کا اور سوال کرنے کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر کا ہاتھ دینے والا اور نیچے کا مانگنے والا ہے۔

۶۸۹۔ حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ کے پاس جب کوئی سائل آتا اور آپ کا ہی سے کسی ضرورت کا سوال کیا جاتا تو آپ فرماتے کہ اس کی امداد کرو تم کو اجر ملے گا۔ خدا تعالیٰ اپنے نبیؐ کی زبان سے جو فیصلہ یا حکم چاہتا ہے کراتا ہے۔

۶۹۰۔ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کہتی ہیں رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا (خیرات سے ہاتھ) نہ بند کرو۔ ورنہ تجھ سے بھی بندش کر لی جائے گی دوسری روایت میں ہے مال کو جوڑ جوڑ کر نہ رکھ ورنہ خدا بھی تجھ سے روک رکھے گا جس قدر ممکن ہو خرچ کرتی رہ۔

۶۹۱۔ حضرت حکیمؓ ابن حزام کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے عہد جاہلیت میں جو عبادت خیرات صلۂ رحمی کی ہے اور غلاموں کو آزاد کیا ہے کیا اس کا ثواب ملے گا۔ فرمایا گذشتہ نیکیوں پر پابند رہنے کے لئے ہی تو مسلمان ہوا ہے (یعنی اس کا ثواب ملیگا)

۶۹۲۔ حضرت ابوموسیٰؓ اشعری کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا امانتدار مسلمان خزانچی اگر خوشی سے بلا کم و کاست کامل طور پر (مالک کے) حکم کے موافق (خیرات کی مد میں) صرف کرے تو یہ بھی خیرات کرنے والے کی طرح ہے۔

۶۹۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضورؐ نے ارشاد فرمایا جب لوگ صبح کو نکلتے ہیں تو دو فرشتے اترتے ہیں ایک کہتا ہے الٰہی خرچ کرنے والے کو بدلا عطا کر دوسرا کہتا ہے الٰہی کنجوس کو ہلاکت نصیب کر۔

۶۹۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کنجوس اور سخی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جو سینے سے گردن تک لوہے کا لباس پہنے ہوں۔ سخی آدمی جتنا کم خرچ کرتا ہے اس کا لباس بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ تمام بدن کو ڈھانک کر پوری کو بھی چھپا لیتا ہے اور بخیل چونکہ کچھ خرچ کرنا نہیں چاہتا اس لئے اس کے لباس کی ہر کڑی اپنی جگہ جمی رہتی ہے وہ ہر چند اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر وہ کشادہ نہیں ہوتا۔

۶۹۵۔ حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ کرنا واجب ہے لوگوں نے عرض کیا اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو فرمایا اپنے ہاتھ سے مزدوری کرے اور اپنے آپ کو نفع پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ لوگوں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ ہو سکے فرمایا محتاج مظلوم کی مدد کرے لوگوں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ ہو سکے فرمایا نیکی کا حکم کرے اور برائی سے (لوگوں کو) منع کرے کیونکہ اس کے لئے یہی صدقہ ہے۔

۶۹۶۔ حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ نسیبہؓ انصاریہ کے پاس (صدقہ) کی ایک بکری بھیجی گئی۔ انھوں نے اس میں سے کچھ (گوشت) حضرت ام المومنین عائشہؓ کے پاس بھیج دیا۔ جب رسول اللہ صلعم (اندر تشریف لائے) تو حضرت عائشہؓ سے فرمایا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے ام المومنین نے عرض کیا۔ وہی

نسیبہ کا بھیجا ہوا بکری (کا گوشت) ہے فرمایا لاؤ وہ اپنے مقام پر پہنچ گیا (وہ ہمارے لئے صدقہ نہیں ہے)

۶۹۷۔ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھ کو وہ احکام لکھے جو خدا تعالیٰ نے اپنے نبی پر نازل فرمائے تھے یعنی اگر کسی شخص کے اونٹوں میں زکوٰۃ بقدر یکسالہ مادہ بچہ کے واجب ہو اور اس کے پاس یکسالہ اونٹ کا مادہ بچہ نہ ہو بلکہ دوسالہ مادہ بچہ ہو تو اس سے دوسالہ مادہ بچہ لے لیا جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں واپس دیدے۔ (دوسری صورت یہ ہے کہ) اگر یکسالہ مادہ بچہ نہ ہو بلکہ دوسالہ نر بچہ ہو تو وہی لے لیا جائے اور کچھ واپس نہ دیا جائے۔

۶۹۸۔ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے مجھے وہ احکام لکھے جو رسول اللہؐ نے فرض فرماتے تھے کہ شریکوں سے اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا زکوٰۃ برابر لے اور اونٹ دونوں کے مشترک ہوں مگر ایک کے زائد اور دوسرے کے کم ہوں تو) ایک شریک (کم اونٹوں والا) دوسرے شریک (زائد اونٹوں والے) سے واپس لے لے تاکہ مساوات ہو جائے۔

۶۹۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ہجرت کے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا ارے یہ تو سخت چیز ہے کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں جس کی زکوٰۃ ادا کرنی ہے) اس نے عرض کیا جی ہاں فرمایا تو دریاؤں کے اس پار (احکام آلہی کے موافق عمل کیے جا خدا تعالیٰ نے تیرے اعمال کے ثواب میں (کہیں) کمی نہیں کرے گا۔

۷۰۰۔ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے مجھے صدقہ کے فرائض لکھ دیئے تھے جو خدا تعالیٰ نے رسول اللہؐ پر مقرر فرمائے تھے کہ اگر کسی کے اونٹوں پر زکوٰۃ بقدر چہار سالہ بچہ کے فرض ہو اور اس کے پاس چہار سالہ بچہ نہ ہو بلکہ سہ سالہ ہو تو اس سے سہ سالہ بچہ اور دو بکریاں لی جائیں اور اگر (بجائے بکریوں کے) بیس درہم دینا کہ اس کو آسان ہوں تو بیس درہم دے اور اگر زکوٰۃ بقدر سہ سالہ بچہ کے فرض ہو اور سہ سالہ بچہ نہ ہو بلکہ چہار سالہ ہو تو چہار سالہ بچہ لے لیا جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں واپس دیدے اور اگر زکوٰۃ میں سہ سالہ بچہ فرض ہو اور سہ سالہ موجود نہ ہو دوسالہ مادہ بچہ ہو تو وہی لے کر ۲۰ درہم یا دو بکریاں واپس کی دی جائیں اور اگر زکوٰۃ میں دوسالہ مادہ بچہ واجب ہو اور سہ سالہ بچہ موجود ہو تو سہ سالہ بچہ لے کر ۲۰ درہم یا دو بکریاں واپس کردی جائیں۔ اگر زکوٰۃ میں دوسالہ مادہ بچہ واجب ہو اور دوسالہ مادہ بچہ نہ ہو بلکہ یک سالہ مادہ بچہ موجود ہو تو یہ ہی لے لیا جائے اور اس کے ساتھ ۲۰ درہم یا دو بکریاں لی جائیں۔

۷۰۱۔ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے مجھے بحرین میں یہ خط بھیجا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مذکورہ ذیل زکوٰۃ رسول اللہؐ نے مسلمانوں پر فرض کی ہے اور خدا نے اپنے رسولؐ کو اس کا حکم دیا ہے جس شخص سے اس کے موافق مانگا جائے وہ ادا کرے اگر اس سے زائد طلب کیا جائے تو نہ دے ۲۴ اونٹ یا اس سے کم میں ہر پانچ پر ایک بکری (زکوٰۃ کی) فرض ہے ۲۵ سے ۳۵ تک یکسالہ مادہ بچہ ۳۶ سے ۴۵ تک دوسالہ مادہ بچہ ۴۶ سے ۶۰ تک ایک سالہ مادہ بچہ جو قابل جفتی ہو ۶۱ سے ۷۵ تک چار سالہ ۷۶ سے ۹۰ تک دو اور اس دوسالہ مادہ ۹۱ سے ۱۲۰ تک دو اور اس سہ سالہ مادہ قابل جفتی ۱۲۰ سے زائد میں ہر ۴۰

پر ایک راس دو سالہ مادہ اور ہر ۵۰ پر ایک سالہ بچہ ہے۔ اگر کسی کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اگر مالک کی خواہش ہو تو بطور صدقہ کچھ دے دے ورنہ زکوٰۃ واجب نہیں ہے ہاں پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ ایک بکری ہے۔

اگر بکریاں ۴۰ ہو جائیں اور زیادہ تر جنگل میں (مفت چرتی ہوں تو ۴۰ سے ۱۲۰ تک ایک بکری لی جائے ۱۲۰ سے ۲۰۰ تک دو راس بکری ۲۰۰ سے ۳۰۰ تک تین راس اس کے بعد ہر سیکڑہ پر ایک بکری فرض ہے اگر بکریاں ۴۰ سے کم ہوں تو زکوٰۃ نہیں ہے۔ (مالک چاہے تو بطور صدقہ کچھ دیدے) چاندی میں زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے بشرطیکہ ۲۰۰ (درہم ہوں) اگر ایک سو نوے درہم ہوں تو زکوٰۃ نہیں ہے۔ (ہاں اگر مالک چاہے تو بطور صدقہ کچھ دے دے)

۷۰۳۔ **حضرت ابن عباسؓ** کہتے ہیں کہ حضورؐ نے جب حضرت معاذؓ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تھا تو یہ بھی آپ نے فرمایا تھا کہ تم کتابی فرقوں کی طرف جا رہے ہو۔ ان کی عمدہ عمدہ باتوں سے پرہیز کرنا۔

۷۰۴۔ **حضرت انسؓ** کہتے ہیں کہ مدینہ میں تمام انصار سے زیادہ حضرت ابو طلحہؓ کے باغ تھے اور ان کے تمام باغوں میں بیرحار کا نامی باغ زیادہ پسند تھا کیونکہ یہ مسجد نبوی کے سامنے سے رسول اللہؐ (کبھی کبھی) تشریف لیجا کر وہاں نہایت لطیف پانی پیا کرتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی کہ لن تنالوا البرّ حتیٰ تنفقوا مما تحبّون تو ابو طلحہؓ نے رسول اللہ کی خدمت میں کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ خدا تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جب تک اپنا پسندیدہ اور بہترین مال خرچ نہ کرو گے ثواب (پورا پورا) نہیں ملے گا۔ اور مجھے تمام مال سے زیادہ بیرحار کا باغ پسند ہے لہذا میں خدا کے واسطے اس کو خیرات کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس کا ثواب خدا کے ہاں جمع رہے گا۔ آپ حسب الحکم الٰہی جہاں چاہیں اس کو خرچ کریں حضورؐ نے فرمایا واہ واہ مال تو بہت ہی فائدہ کا ہے تم نے جو کچھ کہا میں نے سن لیا میرا خیال ہے کہ تم اس کو اپنے رشتہ داروں کے لئے وقف کر دو۔ ابو طلحہؓ بولے (بہت خوب) میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ چنانچہ ابو طلحہؓ نے وہ باغ اپنے چچازاد بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کو تقسیم کر دیا

۷۰۵۔ **حضرت ابو سعید خدریؓ** کہتے ہیں کہ ابن مسعودؓ کی بیوی حضرت زینبؓ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ مکان میں تشریف فرما تھے انھوں نے اطلاع کرائی عرض کیا گیا زینبؓ آئی ہے فرمایا کون زینب عرض کیا گیا ابن مسعودؓ کی بیوی فرمایا ہاں۔ بلاؤ ان کو بلا لیا گیا (اندر آکر) انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ حضورؐ نے آج صدقہ دینے کا حکم دیا ہے میرے پاس کچھ زیور ہے میں اس کو خیرات کرنا چاہتی ہوں۔ ابن مسعود بولے ہیں اور میرا بیٹا سب سے زیادہ خیرات لینے کے مستحق ہیں آپ نے فرمایا ابن مسعودؓ نے سچ کہا تیرا شوہر اور لڑکا اور صدقہ لینے والوں سے زیادہ حقدار ہیں۔

۷۰۶۔ **حضرت ابو ہریرہؓ** کہتے ہیں رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان پر اس کے (سواری کے) گھوڑے اور (خدمت کے) غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۷۰۷۔ **حضرت ابو سعید خدریؓ** کہتے ہیں ایک روز رسول اللہؐ ممبر پر تشریف لے گئے ہم لوگ آپ کے ارد گرد بیٹھے تھے آپ نے فرمایا میں اپنے بعد تمہارے حق میں دنیا کی اس شادابی اور زیبائش و آرائش

سے ڈرتا ہوں جس کا دروازہ تمہارے لئے کھول دیا جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا خیر (ایمان) سے بھی شر (کفر) پیدا ہو سکتا ہے۔ آپ خاموش ہو گئے لوگوں نے اس شخص سے کہا تجھ سے حضورؐ کلام نہیں فرماتے اور تو ہے کہ بولے جاتا ہے اس کے بعد جو ہم نے (نظر اٹھا کر) دیکھا تو حضورؐ پر نزول وحی (کے آثار تھے) آپؐ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا سوال کرنے والا کہاں ہے گویا آپ نے اس کی تحسین کی پھر فرمایا بیشک خیر حصول شر کا ذریعہ نہیں ہے لیکن ربیع کی بعض پیداوار (کبھی قتل بھی کر دیتی یا (کم از کم) قریب الموت کر دیتی ہے مگر انہی جانوروں کو جو سبزی خور ہیں کہ جب کھاتے ان کی کوکیں پھول جاتی ہیں تو دھوپ میں آ کر لیٹ جاتے ہیں اور کھائے ہوئے کو ڈال دیتے (قضائے حاجت کے طور پر نہیں) اور پیشاب کرتے ہیں پھر (جب ذرا پیٹ خالی ہو جاتا ہے تو) چرنے لگتے ہیں مال بھی سبز و شیریں ہے اور مسلمان کا بہترین ساتھی ہے مگر اس وقت جب کہ اس میں سے مسکینوں کو یتیموں کو اور مسافروں کو دیا جائے جو شخص حق (لوگوں کا) مال لیتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کھاتا تو ہو اور سیری نہ ہوتی ہو ایسا مال قیامت کے دن اس شخص کے برخلاف گواہی دے گا۔

۷۰۸۔ **حضرت عبداللہ** ابن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ کی حدیث اوپر گذر چکی اسی میں حضرت زینبؓ اتنا اور بیان کرتی ہیں کہ میں جب حضورؐ کے پاس گئی تو دروازہ پر ایک اور عورت میری طرح ضرورتمند موجود تھی اتنے میں حضرت بلالؓ ہمارے پاس آئے تو میں نے کہا ذرا رسول اللہؐ سے دریافت کر دو کہ یہ کافی ہے کہ میں اپنے شوہر پر اور اپنے یتیم بچوں پر جو میری ہی پرورش میں ہیں خرچ کر دوں حضرت بلالؓ نے جا کر دریافت کیا آپؐ نے فرمایا ہاں ایسا کر سکتی ہے زینبؓ کیلئے دو ثواب ہیں ایک رشتہ داری کا دوسرا خیرات کا۔

۷۰۹۔ **حضرت ام المومنینؓ** ام سلمہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ابوسلمہؓ کے بیٹوں پر خرچ کر سکتی ہوں کیونکہ وہ میرے ہی بیٹے ہیں فرمایا (ہاں) ان پر خرچ کر جو کچھ تو ان پر خرچ کرے گی اس کا ثواب تجھے ملیگا

۷۱۰۔ **حضرت ابوہریرہؓ** سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ نے خیرات کرنے کا حکم دیا لوگوں نے آ کر عرض کیا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نہیں دیتے منع کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا ابن جمیلؓ تو وہاں اس لئے منع کرتا ہوگا کہ وہ بالکل نادار تھا خدا اور رسولؐ خدا نے اس کو دولتمند بنا دیا (بیشک اس کا نہ دینا سرکشی پر دلالت کرتا ہے) رہے خالدؓ تو تم ان پر ظلم کرتے ہو انھوں نے تو اپنی زرہیں اور آلات جنگ راہ خدا میں وقف کر رکھے ہیں۔ باقی عباس بن عبدالمطلب رسولِ خدا کے چچا ہیں اُن پر دوچند صدقہ واجب ہے۔

۷۱۱۔ **حضرت ابوسعید خدریؓ** کہتے ہیں کہ چند انصاریوں نے رسول اللہؐ سے کچھ مانگا آپ نے ان کو دیدیا انھوں نے پھر مانگا آپ نے ان دونوں کو پھر دیدیا اُنھوں نے پھر سوال کیا آپ نے ان کو پھر دے دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ موجود) تھا وہ ختم ہو گیا آخیر میں حضورؐ نے فرمایا میرے پاس جو بہترین چیز ہوگی میں تم سے بچا کر نہ رکھوں گا۔ جو شخص پاکدامن بننا چاہے گا خدا اُسے پاکدامن بنا دے گا جو غنی بنے گا خدا اس کو غنی کر دیگا جو صابر بنے گا اس کو خدا صابر کر دے گا اور کسی شخص کو صبر سے بہتر اور وسیع تر چیز نہیں دی گئی۔

۷۱۲۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں کوئی شخص اسی میں لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر پشت پر لاد کر لائے تو دوسرے کے پاس جا کر سوال کرنے

سے یہ بہتر ہے (معلوم نہیں) وہ اس کو دے یا نہ دے۔

۷۱۳۔ **حضرت زبیرؓ** کی ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ جو شخص لکڑیوں کا گٹھا پشت پر لاد کر بازار میں لاکر فروخت کرے اور خدا تعالیٰ اس وجہ سے اس کی آبرو محفوظ رکھے یہ اس بات سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے لوگ اس کو دیں یا نہ دیں۔

۷۱۴۔ **حضرت حکیمؓ** بن حزام کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے کچھ مانگا آپ نے مجھے دیدیا میں نے پھر سوال کیا آپ نے (اور) دیدیا میں نے سہ بارہ پھر مانگا آپؐ نے پھر دیا آخیر میں فرمایا حکیمؓ یہ مال سبز و شیریں ہے جو شخص اس کو سخاوت نفس کے ساتھ لیتا ہے اس کو برکت عطا ہوتی ہے اور جس کو انتظار کرنے اور تکتے رہنے کے بعد ملتا ہے اس کو برکت نہیں ملتی اور ایسا آدمی اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو کھاتا تو ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ اوپر ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے حکیمؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے آپ کو ہادی بنا کر بھیجا ہے اب میں دنیا کو چھوڑتے وقت تک آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز نہ لوں گا چنانچہ حضرت ابوبکرؓ اپنے دور خلافت میں حکیمؓ کو کچھ دینے کے لئے بلاتے رہے اور وہ برابر قبول کرنے سے انکار کرتے رہے حضرت عمرؓ نے بھی (اپنے دورِ خلافت میں) حکیم کو کچھ دینا چاہا مگر انھوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا مسلمانوں میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اس مال غنیمت میں سے حکیمؓ کو اس کا حق دے رہا ہوں اور وہ لینے سے انکار کر رہا ہے۔ رسول اللہؐ کے بعد حکیمؓ جب تک زندہ رہے کسی سے کچھ نہ لیا۔

۷۱۵۔ **حضرت عمر بن خطابؓ** فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب مجھے کچھ عطیہ عنایت فرماتے تھے تو میں عرض کر دیا کرتا تھا کہ یہ اس شخص کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ حاجتمند ہو آخر آپؐ نے فرمایا کہ اگر بلا سوال کئے بغیر انتظار کے تمہارے پاس مال آجائے تو لے لیا کرو۔ ورنہ اس کے پیچھے نہ پڑا کرو۔

۷۱۶۔ **حضرت عبداللہؓ** بن عمر کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہمیشہ مانگتا رہتا ہے جب قیامت کا دن آئے گا تو اس کے منہ پر گوشت کی بوٹی نہ ہوگی۔ قیامت کے دن آفتاب اتنا قریب ہوگا کہ (اس کی گرمی سے) لوگوں کے آدھے کانوں تک پسینہ پہنچ جائے گا۔ اس حالت میں لوگ حضرت آدمؑ اور حضرت موسیٰؑ سے فریاد کریں گے اور آخیر میں محمدؐ سے مدد مانگیں گے۔

۷۱۷۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کے لئے لوگوں کے پاس مارا مارا گھومتا پھرتا ہے مسکین وہ ہے جس کو بقدر ضرورت چیز نہ ملے نہ تو لوگوں کو ہی اس کی حالت معلوم ہو کہ اس کو خیرات دے سکیں اور نہ خود کسی سے سوال کرنے پر آمادہ ہو۔

۷۱۸۔ **حضرت ابو حمید ساعدیؓ** کہتے ہیں کہ ہم میں رسول اللہؐ کے ہم رکاب جنگ تبوک میں شریک ہونے کے لئے چلے جب آپ وادی قریٰ میں تشریف لائے تو ایک عورت کو ایک باغ میں کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھا دیکھا آپؐ نے صحابہ سے فرمایا اندازہ کرو (اس میں کتنی کھجوریں ہونگی) خود آپؐ نے اس کو دس وسق اندازہ کیا اور اس عورت سے فرمایا کہ جتنی کھجوریں پیدا ہوں ان کو وزن کر لینا خیر وہاں سے چل کر ہم تبوک میں پہنچے حضورؐ نے فرمایا آج رات بہت سخت ہوا چلے گی جس کے پاس اونٹ ہو اس کو باندھ دے (رات کو) نہ

آئے سب حکم ہم نے اُونٹ باندھ دیئے رات کو سخت ہوا چلی ایک آدمی جو کھڑا ہوا تو ہوا نے اس کو ایک طے نامی پہاڑ پر جا گرایا شاہ ایلہ نے حضورؐ کی خدمت میں ایک سفید خچری اور اُوڑھنے کے لئے ایک چادر بطور ہدیہ ارسال کی آپؐ نے اس کو اس کے جزیرہ پر برقرار رکھا (جنگ سے فارغ ہو کر) جب حضورؐ وادی قریٰ میں تشریف لائے تو اس عورت سے معلوم کیا کہ کتنی کھجوریں ہوئیں۔ عرض کیا دس وسق۔ یہی اندازہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا۔ اس کے بعد حضورؐ نے ہم سے فرمایا مجھے مدینہ جلد جانا ہے جو میرے ہمراہ جلد چلنا چاہے تو چلے (ہم حضورؐ کے ہمرکاب جلد دیئے) جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا یہ طیبہ ہے کوہ اُحد کو دیکھا تو فرمایا یہ پہاڑی ہم سے محبت کرتی ہے اور ہمیں اس سے محبت ہے۔ کیا میں تم کو بتاؤں کہ انصار میں سے کس کا مکان بہترین ہے لوگوں نے عرض کیا جی ہاں ارشاد فرمایا بنی نجار کے مکانات اس کے بعد بنی عبد الاشہل کے پھر بنی ساعدہ کے اور انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے۔

۷۱۹۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جو چیزیں آسمان کے یا چشموں کے یا تالابوں کے پانی سے سیراب ہو کر (پیدا ہوتی ہوں) ان میں دسواں حصہ (زکوٰۃ) ہے اور جو کنوئیں کے پانی سے سیراب ہو کر (پیدا ہوتی ہوں) ان میں بیسواں حصہ (زکوٰۃ) ہے۔

۷۲۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ کھجوریں ٹوٹنے کے موسم میں رسول اللہؐ کی خدمت میں کھجوریں لائی جاتی تھیں ہر شخص اپنی اپنی صدقے کی کھجوریں لا کر حاضر کرتا تھا۔ کھجوروں کا ایک ڈھیر لگ جاتا تھا اور حسنینؓ ان سے کھیلا کرتے تھے (ایک روز) حضرت حسنؓ یا امام حسینؓ نے ان میں سے ایک کھجور منہ میں رکھ لی اور رسول اللہؐ نے دیکھا پایا فوراً ان کے منہ سے نکالی اور فرمایا تم کو معلوم نہیں کہ اولاد محمدؐ صدقہ نہیں کھاتے۔

۷۲۱۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں نے ایک شخص کو ایک گھوڑا فی سبیل اللہ سواری کے لئے دیا مگر اس نے اس گھوڑے کو بالکل خراب اور بیکار کر دیا مجھے خیال ہوا کہ یہ ارزاں فروخت کر دیگا اس لئے میں خرید لوں (یہ مسئلہ) میں نے حضورؐ سے دریافت کیا آپؐ نے فرمایا اس کو نہ خریدو اور اپنی صدقہ کی ہوئی چیز خواہ ایک درہم میں ملے پھر واپس نہ لو کیونکہ صدقہ کو واپس لینے والا قے کو لوٹانے والے کی طرح ہے۔

۷۲۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت میمونہؓ کی لونڈی کو ایک بکری صدقہ کی ملی اور وہ مر گئی نبیؐ نے اس کو پڑا دیکھا تو فرمایا تم اس کی کھال کیوں نہ کام میں لائیں انھوں نے عرض کیا یہ مردہ ہے فرمایا مردار کا صرف کھانا حرام ہے۔

۷۲۳۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں وہ گوشت پیش کیا گیا جو بریرہؓ کو صدقہ میں ملا تھا آپ نے اس کو لے لیا اور) فرمایا یہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

۷۲۴۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ جب کوئی قوم اپنا صدقہ حضورؐ کی خدمت میں پیش کرتی تو آپ فرماتے الٰہی ان کی اولاد پر رحمت نازل فرما۔ ایک بار میرے والد حضورؐ کی خدمت میں اپنا صدقہ لائے آپ نے فرمایا الٰہی ابو اوفیٰؓ کی اولاد پر رحمت نازل فرما۔

۷۲۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں کہ قوم بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے کسی دوسرے اسرائیلی سے ہزار دینار قرض مانگے اس نے دیدیئے (واپسی میں چونکہ دریا پڑتا تھا اس لئے دریا کو عبور

کرنے کے لئے اس کو کشتی وغیرہ کی ضرورت پڑی مگر) دریا کے پار آنے کے لئے اس سے کوئی سواری نہ ملی مجبوراً ایک لکڑی لے کر اس کو کھوکھلی کر کے دینار اس میں بھر دیئے اور دریا میں اس کو ڈال دیا (اور خدا سے دعا کی کہ یہ لکڑی قرض خواہ کو پہونچا دے) اتفاقاً یہ لکڑی اس کے ہاتھ لگ گئی جس نے قرض دیا تھا اس نے گھر میں جلانے کے لئے لکڑی کو اٹھا لیا اور اس کو کھولا تو مال برآمد ہوا (نیک نیتی کا ثمرہ)

۷۲۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا (اگر کوئی کسی کے چوپایہ کو زخمی کر دے تو) چوپائے کے زخم کا معاوضہ نہیں ہے چوپایہ کنوئیں میں گر کر مر جائے تو معاوضہ نہیں۔ معدن میں کچھ ٹیکس نہیں۔ دفینہ (مل جائے تو اس) میں پانچواں حصہ سرکاری ہے۔

۷۲۷۔ حضرت ابوحمیدؓ ساعدی کہتے ہیں کہ بنو اسد کے ایک شخص مسمی ابن لتبیہؓ کو رسول اللہؐ نے بنو سلیم کے صدقات وصول کرنے پر مقرر فرمایا ابن لتبیہ جب (واپس) آئے تو ان سے حساب فہمی کی۔

۷۲۸۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ صبح کے وقت میں ابوطلحہؓ کے بچہ عبداللہؓ کو رسول اللہؐ کی خدمت میں لے گیا تاکہ آپ اس کی تحنیک کر دیں (کھجور چبا کر بچہ کے منہ میں دیکر کلمہ کی انگلی سے اس کے تالو سے ملی جاتی ہے تاکہ بچے کو کھانے کا ذائقہ معلوم ہو اور کچھ کھانے لگے۔ اس کو تحنیک کہتے ہیں) آپ اس وقت داغنے کا آلہ اپنے ہاتھ میں صدقہ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

باب ۲۵
ابواب صدقۃ الفطر

۷۲۹۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ہر مسلمان مرد۔ عورت۔ چھوٹے۔ بڑے آزاد۔ غلام پر صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا جو فرض کیا ہے اور نماز کو جانے سے قبل اس کے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

۷۳۰۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں ہم حضورؐ کے زمانہ میں عید الفطر کے دن اپنے کھانے میں سے ایک صاع ادا کیا کرتے تھے اس وقت ہماری خوراک جو کشمش پنیر اور کھجوریں تھیں۔

۷۳۱۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا جو فرض کیا ہے۔

باب ۲۶
کتاب الحج

۷۳۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ فضل بن عباس رسول اللہ صلعم کے پیچھے سواری پر بیٹھے تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے وہ فضل کو دیکھنے لگی۔ نبی نے فضل کے منہ کو دوسری طرف پھیر دیا اس عورت نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ بہت بوڑھا ہے سواری پر ٹھیک نہیں بیٹھ سکتا اور اس زمانہ میں اس کو فرضیت حج کا موقع ملا ہے کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں آپ نے فرمایا ہاں (یہ واقعہ حج وداع کا ہے۔

۷۳۳۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ مقام ذوالحلیفہ میں اونٹنی پر سوار ہو رہے تھے پھر احرام باندھ رہے تھے اور اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو رہی تھی۔

۷۳۴۔ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے اونٹنی پر سوار ہونے کی حالت میں حج کیا اور اسی پر آپ کے کھانے پینے کا سامان تھا۔

۷۳۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم جہاد کو سب سے بہتر عمل خیال کرتے ہیں کیا ہم جہاد نہ کریں فرمایا نہیں بلکہ حج مقبول بڑا جہاد ہے۔

۷۳۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے حضورؐ کو فرماتے سنا کہ جو شخص اللہ کے واسطے حج کرے نہ اس میں ہمبستری کرے نہ فحش گوئی کرے نہ اور کوئی گناہ کا کام کرے تو وہ ایسا (پاک و صاف ہو کر) لوٹے گا جیسا پیدائش کے دن تھا

۷۳۷۔ حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے (حج و عمرہ کے لئے) میقات (جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے) مقرر فرما دیئے ہیں۔ اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ نجدیوں کے لئے قرن المنازل شامیوں کے لئے جحفہ اہل یمن کے لئے یلملم۔ ان مقامات کے باشندوں کے لئے بھی یہی میقات ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو ادھر سے ہو کر گذریں باقی ان کے اندر رہنے والوں کے لئے میقات وہ جگہ ہے جہاں سے چلنا شروع کریں چنانچہ مکہ والوں کے لئے مکہ میقات ہے۔

۷۳۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے مقام بطحیٰ میں (جو مقام ذو الحلیفہ میں داخل ہے) قیام کیا اور وہیں نماز پڑھی۔ عبد اللہ بن عمرؓ بھی یونہی کرتے تھے۔

۷۳۹۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب کہ تشریف لے جاتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے تھے اور جب واپس ہوتے تھے تو ذو الحلیفہ کے اندر بطن وادی میں نماز پڑھتے تھے اور وہیں شب بسر کرتے تھے جاتے میں راہ شجرہ سے جاتے تھے اور واپسی میں معرس سے آتے تھے۔

۷۴۰۔ حضرت عمر رضؓ کہتے ہیں میں نے وادی عقیق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ رات ایک آنے والے (جبرئیل) نے مجھ سے آ کر کہا اس مبارک جنگل میں نماز پڑھو اور (احرام کے وقت) کہو کہ میں نے حج کے ساتھ عمرہ کی بھی نیت کی ہے۔

۷۴۱۔ حضرت ابن عمر رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ (ایک دفعہ) پچھلی رات کو ذو الحلیفہ کے اندر مقام بطن وادی میں فروکش تھے کہ آپ سے خواب کی حالت میں کسی (فرشتے) نے کہا کہ آپ برکت والے بطحیٰ میں ہیں۔

۷۴۲۔ یعلی بن امیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے کہا جس وقت حضورؐ پر وحی نازل ہوتی ہو آپ مجھے دکھانا چنانچہ (ایک روز) حضورؐ مقام جعرانہ میں تھے صحابہ کا گروہ بھی حاضر تھا اتنے میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ حضورؐ اس شخص کے بارہ میں کیا حکم دیتے ہیں جس نے عمرہ کا احرام باندھا مگر خوشبو اس نے اتنی ملی تھی کہ بالکل آلودہ ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر آپ خاموش رہے اور آپ پر وحی نازل ہونے لگی۔ حضرت عمرؓ نے مجھے اشارہ کیا میں جا پہنچا آپ کے سر پر اس وقت ایک کپڑا پڑا ہوا تھا جس سے سر مبارک ڈھکا ہوا تھا میں نے جھک کر دیکھا تو آپ کا چہرہ سرخ تھا اور آپ ہانپ رہے تھے رفتہ رفتہ یہ حالت آپ کی جاتی رہی تو آپ نے فرمایا عمرہ کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے وہ شخص حاضر کیا گیا۔ فرمایا جو خوشبو لگی ہوئی ہے اس کو تین بار دھو ڈالو۔ جبہ کو اتار دو اور عمرہ میں وہی افعال کرو جو حج میں کرتے ہو۔

۷۴۳۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب حضور احرام باندھتے تھے تو میں حضورؐ کے خوشبو لگاتی تھی اور طواف بیت اللہ سے قبل احرام کھولتے تھے تو اس وقت بھی خوشبو لگاتی تھی۔

۷۴۴۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ بالوں کو گوند سے جمائے ہوئے تھے اور اس وقت آپ احرام باندھتے تھے۔

۷۴۵۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ہمیشہ مسجد (ذوالحلیفہ) سے احرام باندھا۔

۷۴۶۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (ایک بار) حضرت اسامہؓ مقام عرفہ سے مزدلفہ تک رسول اللہ کے پیچھے (اونٹنی پر) سوار رہے اس کے بعد مزدلفہ سے منیٰ تک فضل سوار رہے اور دونوں نے (بالاتفاق) کہا کہ آخری پتھری پھینکنے تک حضورؐ برابر لبیک کہتے رہے۔

۷۴۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ کنگھی کر چکے تیل ڈال چکے اور آپ نے نیز صحابہ نے تہبند اور چادریں پہن لیں تو آپ مدینہ سے تشریف لے چلے اور زعفرانی رنگ کی چادر کے سوا جس کا رنگ چھوٹ کر بدن کو لگتا ہو اور کسی طرح کے تہبند یا چادر پہننے سے منع نہیں فرمایا۔ صبح کو اونٹنی پر سوار ہو کر مقام ذوالحلیفہ سے بیداء ہو کو پہنچے وہاں پہنچکر آپ نے اور صحابہ نے سیدھے کھڑے ہو کر احرام باندھا اور (قربانی کے) جانوروں کے گلے میں قلاوہ لٹکایا (یہ واقعہ ۲۵ ذیقعدہ کا ہے) پھر ذی الحجہ کی چار راتیں گذرنے کے بعد مکہ میں پہنچے بیت اللہ کا طواف کیا صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور چونکہ جانوروں کے قلاوہ باندھ کر لے گئے تھے اس لئے احرام نہیں کھولا اس کے بعد حجوں کے پاس بالائی مکہ میں فروکش ہوئے اس وقت آپ احرام باندھے تھے طواف اوّل کرنے کے بعد آپ پھر کعبہ کے پاس نہیں گئے۔ جب عرفہ سے واپس ہوتے تو اصحاب کو حکم دیا کہ جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اور پہلے سے اس نے قلاوہ نہ باندھ دیا ہو وہ جا کر خانہ کعبہ کا طواف کرے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے پھر سر کے بال کتروا کر احرام کھولدے اگر بیوی کے ساتھ ہو تو بیوی سے مقاربت اور خوشبو لگانی اور کپڑے پہننے اس کے لئے حلال ہیں۔

۷۴۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ اس طرح لبیک کہتے تھے۔ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لبيك لَاشَرِيكَ لَكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

۷۴۹۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں پھر ذوالحلیفہ میں (پہنچکر) عصر کی دو رکعتیں پڑھیں رات کو آپ وہیں رہے صبح کو سوار ہو کر مقام بیداء میں آئے (یہاں پہنچکر) آپ نے خدا کی حمد پڑھی سبحان اللہ (اللہ اکبر کہا) اور حج و عمرہ کا احرام باندھا (جب ہم طواف وسعی وغیرہ سے فارغ ہو کر آئے تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولدینے کا حکم دیا لوگوں نے احرام کھول دیا پھر ذی الحجہ کی سات تاریخ کو حج کا احرام باندھا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضورؐ نے بہت سے جانور اپنے دست مبارک سے ذبح کئے چنانچہ مدینہ میں کبرے رنگ کے دو مینڈھے ذبح کئے تھے۔

۷۵۰۔ ابن عمرؓ ذوالحلیفہ سے لبیک شروع کرتے تھے اور حرم میں پہنچ کر لبیک موقوف کرتے تھے۔ مقام طوی کے پاس پہنچ کر شب بسر کرتے تھے صبح کی نماز پڑھنے کے بعد ہی غسل کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ

رسول اللہ نے یہی کیا ہے۔

۷۵۱۔ حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے (ایک مرتبہ) ارشاد فرمایا گویا میرے پیش نظر ہے کہ موسیٰ وادی میں داخل ہو رہے ہیں اور لبیک پڑھ رہے ہیں۔

۷۵۲۔ حضرت ابو موسیٰ (اشعری) کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ نے مجھے یمن کی طرف اپنی قوم کے پاس بھیجا تھا میں واپس آیا تو آپ مقام بطحیٰ میں تھے مجھ سے فرمایا کس چیز کا احرام باندھا ہے میں نے عرض کیا میں نے اس کا جس کا حضرت محمد رسول اللہ نے باندھا ہے فرمایا تیرے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) بھی ہے میں نے عرض کیا نہیں آپ نے مجھے حکم دیا کہ طواف کر کے صفا و مروہ کے درمیان سعی کروں میں نے کعبہ کا طواف کر کے صفا و مروہ کا چکر لگایا پھر آپ نے احرام کھول دینے کا حکم دیا میں نے احرام کھول دیا اور اپنے گھر والوں میں سے ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے بالوں میں کنگھی کی یا سر دھویا۔ جب حضرت عمرؓ آئے (یعنی ان کا دور خلافت آیا) تو فرمانے لگے اگر ہم کتاب اللہ پر عمل کرتے ہیں تو ہم کو صرف عمرہ کر کے بغیر حج کے احرام نہ کھول دینا چاہیئے کیونکہ خدا تعالیٰ حکم دیتا ہے وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰہِ الخ کہ حج اور عمرہ کو پورا کرو اور اگر ہم سنت نبوی پر عمل کریں (تب بھی بغیر قربانی کئے احرام نہ کھولنا چاہیئے۔ کیونکہ آپ قربانی کرنے کے بعد احرام کھولتے تھے۔

۷۵۳۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایام حج میں حضرت محمد رسول اللہؐ کے ہمرکاب ہم رات کو چلے مقام سرف میں پہونچکر فروکش ہوتے حضورؐ صحابہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا جس کے پاس ہدی نہ ہو اور عمرہ کرنا چاہے تو کرلے اور جس کے پاس ہدی ہو وہ ایسا نہ کرے چنانچہ بعض صحابیوں نے عمرہ کیا بعض نے نہ کیا اکثر کو چونکہ (ہدی لانے کی طاقت تھی (یعنی مالدار تھے) اور ان کے پاس قربانی کا جانور موجود تھا اس لئے عمرہ نہ کر سکے۔

۷۵۴۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم صرف حج کرنے کا خیال لے کر حضورؐ کے ہمرکاب چلے (مکہ) پہنچکر ہم نے کعبہ کا طواف کیا حضورؐ نے حکم دیا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے چنانچہ جو لوگ ہدی نہیں لے گئے تھے انھوں نے بھی احرام کھول دیا حضرت صفیہؓ بولیں میرا خیال ہے کہ میری وجہ سے لوگوں کو رک جانا پڑے گا آپ نے فرمایا عقری حلقی (مونڈی کاٹی) کیا تو نے دسویں تاریخ کا طواف نہیں کیا انھوں نے عرض کیا کر تو چکی ہوں فرمایا کچھ حرج نہیں ہے چلی چل۔

۷۵۵۔ حضرت عائشہؓ کی دوسری روایت میں ہے کہ ہم حج وداع کے سال رسول اللہؐ کے ہمرکاب چلے ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام کیا تھا بعض نے حج کا بعض نے حج و عمرہ دونوں کا رسول اللہؐ نے حج کا احرام باندھا تھا۔ جنہوں نے صرف حج یا حج و عمرہ دونوں کا احرام کیا تھا۔ انھوں نے دس تاریخ سے پہلے احرام نہیں کھولا۔

۷۵۶۔ حضرت عثمانؓ (لوگوں کو) متعہ کرنے اور حج و عمرہ اکٹھا کرنے سے منع کرتے تھے حضرت علیؓ نے جب یہ دیکھا تو حج و عمرہ دونوں کا ساتھ احرام باندھا اور کہا لبیک بعمرۃ و حج پھر فرمایا میں حضرت محمد رسول اللہؐ کی سنت کو کسی کے کہنے سے نہیں چھوڑوں گا۔

۷۵۷۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ لوگ (زمانہ جاہلیت میں) خیال کرتے تھے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا سب سے بڑا گناہ ہے اور کہا کرتے تھے کہ جب زخم (جو بار کشی کی وجہ سے اونٹ کی پشت پر ہوگیا ہو)

اچھا ہو جائے نشان مٹ جائیں ماہ صفر گذر جائے تو عمرہ کرنے والے کے لئے عمرہ کرنا حلال ہے چنانچہ جب چار تاریخ کو صبح کے وقت حضورؐ حج کا احرام باندھکر تشریف لائے اور دیگر صحابہ نے بھی حج کا احرام باندھا تو حضورؐ نے صحابہ کو حکم دیا کہ عمرہ کا احرام کر لو لوگوں کو یہ بات شاق گذری اس لئے عرض کرنے لگے کہ (ہمیں) حلال ہے (حج یا عمرہ) فرمایا سب کچھ حلال ہے۔

۷۵۸۔ حضرت ام المومنین حفصہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے کہ عمرہ کرنے کے بعد لوگوں نے احرام کھولدیا اور آپ نے نہیں کھولا فرمایا میں نے ہدی کے قلاوہ باندھا ہے اور سر میں گوند لگا ہوا ہے میں ذبح کرنے کے بعد احرام کھولوں گا۔

۷۵۹۔ حضرت ابن عباسؓ سے ایک شخص نے حج تمتع کے متعلق دریافت کیا اور کہا لوگ مجھے اس سے منع کرتے ہیں آپ نے اس کو تمتع کرنے کا حکم دیا اس شخص نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک شخص کہہ رہا ہے حج بھی مقبول ہے اور عمرہ بھی ابن عباسؓ نے فرمایا حضورؐ کی یہی سنت ہے۔

۷۶۰۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ جس روز رسول اللہؐ اپنے ہمراہ ہدی کا جانور لیکر گئے تھے تو میں نے حضورؐ کے ساتھ حج (کا احرام) کیا اور لوگوں نے حج افراد کے احرام باندھے تھے آپ نے ان کو حکم دیا کہ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے کھول دو اور بال کترواکر ٹھیرے رہو۔ ۷. ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھو اور جس نیت سے تم آئے ہو اس کو بدل کر تمتع کر لو۔ لوگوں نے عرض کیا ہم تمتع کس طرح کر سکتے ہیں ہم نے تو صرف حج کی نیت کی ہے فرمایا میں جو کچھ تم کو حکم دوں وہ کرو میں بھی اگر ہدی نہ لاتا تو جو حکم تم کو دیا ہے وہی میں بھی کرتا مگر میرے ساتھ کا کوئی محرم اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک ہدی کو ٹھکانے نہ لگادے لوگوں نے تعمیل حکم کی۔

۷۶۱۔ حضرت عمرانؓ کہتے ہیں کہ قرآن نازل ہو رہا تھا اور ہم نے عہد رسالت میں تمتع کیا تھا (نہ قرآن میں اس کے خلاف کوئی حکم نازل ہوا اور نہ حضورؐ نے ممانعت فرمائی) (باقی) ایک شخص (حضرت عمرؓ) نے اپنی رائے سے جو چاہا کہا۔

۷۶۲۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ (حج کرنے کے زمانے میں) رسول اللہؐ مقام کداء کی طرف سے اس بلند پہاڑی کے راستے سے مکہ میں داخل ہوئے جو بطحاء میں واقع ہے اور نچلی پہاڑی سے نکل آئے۔

۷۶۳۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا کہ کیا دیواریں کعبہ کے اندر داخل ہیں فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا کہ پھر لوگ اس کو کعبہ کے اندر کیوں داخل نہیں کر لیتے۔ فرمایا تیری قوم کے پاس خرچ کی کمی ہے میں نے عرض کیا دروازہ کیونکہ اونچا ہے فرمایا یہ تیری قوم نے کیا ہے تاکہ جس کو چاہیں داخل ہونے دیں جس کو چاہیں نہ داخل ہونے دیں اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگوں کا دور جاہلیت ابھی قریب ہی گذرا ہے تو میں دیوار کو کعبہ کے اندر داخل کر لیتا اور دروازہ (نیچا کر کے) زمین سے ملا دیتا مگر مجھے خوف ہے کہ ان کے دلوں کو ناگوار گذرے گا۔

۷۶۴۔ حضرت عائشہؓ کی دوسری روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اگر تیری قوم کا زمانہ عہد جاہلیت سے قریب نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ کعبہ کو ڈھا کر جو حصے خارج ہو گئے ہیں اس میں داخل کر لئے جائیں (دیواریں

کھود کر) بنیاد ابراہیم تک پہنچا دی جائیں اور دروازہ (توڑ کر) زمین سے ملا دیا جائے اور (از سر نو) دو دروازے مشرقی اور مغربی لگا دیئے جائیں۔

۷۶۵۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مکہ میں اپنے کون سے مکان میں قیام فرمائیں گے آپ نے فرمایا عقیلؓ نے کونسا مکان چھوڑا ہے (یعنی جو مکان عقیلؓ نے چھوڑا ہے۔ میں اس میں اتروں گا) عقیل کو ابوطالب کا ورثہ ملا تھا کیونکہ عقیل طالبؓ جعفر اور حضرت علیؓ ابوطالب کے بیٹے تھے عقیل اور طالب تو کافر تھے اس لئے ان کو ابوطالب کی میراث ملی اور حضرت علیؓ و جعفرؓ چونکہ مسلمان ہو گئے تھے اس لئے ان کو میراث نہیں ملی۔

۷۶۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضور نے جب مکہ میں تشریف لانے کا ارادہ کیا تو فرمایا انشاء اللہ کل کو خیف بنی کنانہ (محصب) میں ہمارا قیام ہوگا جہاں کفار نے بیٹھ کر کفر پر (متحد رہنے کی) قسمیں کھائیں تھیں۔ اس واقع کی تفصیل یہ ہے کہ قریش و کنانہ نے قسمیں کھائیں تھیں کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب سے نہ نکاح کریں گے نہ ان سے خرید فروخت کریں گے اور اس وقت تک یہ (ترک موالات) جاری رہے گی جب تک کہ رسول اللہ کو ہمارے حوالہ نہ کردیں۔

۷۶۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہؐ نے فرمایا ایک حبشی چھوٹی پنڈلیوں والا کعبہ کو ویران کرے گا۔

۷۶۸۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رمضان شریف کے روزے فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشورہ (۱۰ محرم) کا روزہ رکھتے تھے اور اسی روز کعبہ پر پردہ ڈالا جاتا تھا جب خدا تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کر دیئے تو حضور نے فرمایا اب جو چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے اور نہ چاہے نہ رکھے۔

۷۶۹۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد بھی خانہ کعبہ کا ضرور حج کیا جائے گا اور ضرور عمرہ ہوا کرے گا۔

۷۷۰۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا مجھے دکھائی دے رہا ہے کہ ایک حبشی (ٹانگیں) کشادہ یا کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا۔

۷۷۱۔ حضرت عمرؓ نے سنگ اسود پر آ کر بوسہ دیا اور فرمایا میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع اگر میں رسول اللہ کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

۷۷۲۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد رسول اللہؐ نے عمرہ کیا (اول) کعبہ کا طواف کیا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اس وقت آپ صحابیوں (کے اژدہام) میں چھپے ہوئے تھے۔ یہ سن کر ایک شخص نے حضرت عبداللہؓ سے دریافت کیا۔ کیا حضورؐ کعبہ میں داخل ہوئے تھے فرمایا نہیں۔

۷۷۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ جب (مکہ) میں تشریف لائے تو کعبہ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا کیونکہ وہاں بت موجود تھے (اول) بتوں کے نکال دینے کا حکم دیا بت نکال دیئے حضرت ابراہیم و اسمٰعیلؑ کی تصویریں بھی وہاں موجود تھیں جن کے ہاتھوں میں تیر تھے حضورؐ نے ان کو بھی نکلوا دیا پھر کعبہ میں داخل ہوئے ہر گوشہ میں تکبیر پڑھی مگر نماز نہیں پڑھی۔

۷۷۴۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ اور آپ کے اصحاب مکہ میں تشریف لائے تو مشرک آپس میں کہنے لگے (دیکھو تو) رسول اللہؐ اور ان کے ساتھی آرہے ہیں مدینہ کے بخار نے ان کو کیسی کمزور حالت کر دی ہے یہ سن کر حضورؐ نے صحابہ کو حکم دیا کہ (طواف کے وقت) تین چکر خوب اکڑ اکڑ کر لگائیں لیکن دونوں رکنوں کے درمیان معمولی چال سے چلیں۔ حضور نے لوگوں پر رحم کھا کر صحابہ کو اکڑ کر چلنے سے منع فرمایا ورنہ ہر چکر میں اکڑ کر چلنے کا حکم دیتے۔

۷۷۵۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں جب حضرت محمد رسول اللہؐ مکہ میں تشریف لاتے اور سنگ اسود کا بوسہ دے چکتے تو سات چکروں میں سے تین چکر دوڑ کر لگاتے (باقی طواف معمولی چال سے کرتے)

۷۷۶۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں ہم کو اکڑ کر چلنے سے مطلب ہی کیا تھا ہم نے تو صرف مشرکوں کو یہ اکڑ دکھائی تھی۔ اب خدا تعالیٰ نے مشرکوں کو ہلاک کر دیا (اس لئے اب اکڑ کر چلنا فضول ہے) مگر چونکہ یہ رسول اللہؐ کا فعل ہے۔ اس لئے ہم اس کو چھوڑنا نہیں پسند کرتے۔

۷۷۷۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے جب سے رسول اللہؐ کو ان دونوں رکنوں کو بوسہ دیتے دیکھا ہے اس وقت سے میں نے ان کو بوسہ کو ترک نہیں کیا خواہ وقت ہو یا سہولت۔

۷۷۸۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حج وداع میں رسول اللہؐ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا آپ لکڑی سے رکن کو چھوتے جاتے تھے (بوسہ نہیں دیتے تھے)

۷۷۹۔ حضرت ابن عمرؓ سے ایک شخص کے سنگ اسود کے استلام (چھونا یا بوسہ دینا) کے متعلق دریافت کیا فرمایا رسول اللہؐ اس کو (کبھی) چھوتے بھی تھے اور کبھی بوسہ بھی دیتے تھے اس نے عرض کیا اگر اتنا اژدہام ہو کہ میں دبا جاتا ہوں تو کیا کروں فرمایا استلام ضرور کرو میں نے رکن یمانی کے پاس سے حضور کو استلام کرتے یا بوسہ دیتے دیکھا ہے۔

۷۸۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت رسول اللہ جب (حج) کو تشریف لائے تو سب سے پہلے آپ نے وضو کیا پھر طواف کیا۔ مگر صرف اسی سے تکمیل عمرہ نہیں ہوتی) اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ نے بھی اسی طرح حج کیا

۷۸۱۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ طواف (قدوم) کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر صفا و مروہ کے درمیان سعی کیا کرتے تھے۔

۷۸۲۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ (ایک دفعہ) دوران طواف میں حضورؐ کا گذر ایک شخص پر ہوا جو طواف کر رہا تھا مگر اس نے دوسرے شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ تسمیہ یا ڈورے وغیرہ سے باندھ رکھا تھا حضورؐ نے اپنے ہاتھ سے اُس کا ڈورا کاٹ دیا اور فرمایا اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچو۔

۷۸۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حج وداع سے قبل حضرت محمد رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو ایک سال امیر حج بنایا۔ انھوں نے مجھے منیٰ کو بھیجا تاکہ لوگوں میں اعلان کردوں کہ کوئی مشرک اس سال کے بعد حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ ہو کر طواف کعبہ کرے (عہد جاہلیت میں برہنہ ہو کر طواف کرتے تھے)

۷۸۴۔ حضرت عبداللہؓ بن عباس کہتے ہیں کہ حضورؐ مکہ میں تشریف لائے آپ نے پہلے

کعبہ کا طواف کیا صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور پھر عرفہ سے واپسی کے وقت تک کعبہ کے پاس نہ گئے۔

۷۸۵۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عباسؓ بن عبدالمطلب نے حضورؐ سے بجائے منیٰ کے مکہ میں رات کو رہنے کی اجازت چاہی کیونکہ عباسؓ (حاجیوں کو) پانی پلانے کا کام انجام دیتے تھے آپ نے اُن کو اجازت دیدی

۷۸۶۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ پانی کی سبیل پر تشریف لائے اور پانی طلب کیا حضرت عباسؓ نے کہا فضلؓ جاؤ حضورؐ کے لئے اپنی والدہ کے پاس سے پانی لاؤ حضورؐ نے فرمایا مجھے یہی پانی پلا دو۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ لوگ اس میں ہاتھ ڈالتے ہیں (آپ کے لئے یہ مناسب نہیں ہے (فرمایا) نہیں یہ ہی دیدو چنانچہ آپ نے وہی پانی پیا اور (وہاں سے) چاہ زمزم پر تشریف لائے لوگ پانی پلانے میں مشغول تھے۔ فرمایا کام میں لگے رہو تم نیک کام کر رہے ہو (تعظیم تکریم) کی ضرورت نہیں ہے) اگر (کثرت ازدہام کی وجہ سے) تمہارے دب جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں بھی (ڈول کی) رسی اپنے اس مقام (کاندھے) پر رکھ کر (لوگوں کو پانی پلاتا)

۷۸۷۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے حضرت محمد رسول اللہؐ کو زمزم کا پانی دیا آپ نے کھڑے کھڑے پی لیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس وقت حضورؐ اونٹ پر (سوار) تھے۔

۷۸۸۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ کے بھانجے عروہؓ بن زبیر نے ام المومنین سے ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما کے معنی دریافت کئے اور کہا (اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ) اگر کوئی صفا و مروہ کا طواف (سعی) نہ کرے تو کچھ حرج نہیں ہے ام المومنینؓ نے فرمایا بھانجے یہ قول ٹھیک نہیں ہے جو معنی تم نے بیان کئے اگر آیت کے یہی معنی ہوتے تو طواف نہ کرنے میں کوئی حرج نہ تھا (لیکن یہ مطلب غلط ہے) یہ آیت انصار کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔ انصار مسلمان ہونے سے قبل منات بت کے لئے احرام باندھتے تھے اور مقام مشلل میں پہنچکر اس کی پرستش کرتے تھے اس لئے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ان پر بار ہوتا تھا۔ لیکن جب مسلمان ہو گئے تو رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہم پہلے صفا و مروہ کے طواف کو برا سمجھتے تھے اب کیا حکم ہے اس وقت مذکورہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہؐ نے صفا و مروہ کے درمیان چکر لگانے کو مسنون قرار دیا ہے۔ اس لئے کسی کے لئے اس کو ترک کرنا جائز نہیں ہے۔

۷۸۹۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہؐ جب پہلا طواف کرتے تھے تو اول تین بار اکڑ کر چکر لگاتے تھے پھر چار بار معمولی رفتار سے صفا و مروہ کے درمیان گھومتے تھے تو بطن مسیل میں دوڑتے تھے۔

۷۹۰۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں (ایکبار) حضرت محمد رسول اللہؐ اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا مگر کسی کے پاس ہدی نہ تھی صرف رسول اللہؐ اور طلحہؓ کے پاس تھی اور چونکہ حضرت علیؓ یمن سے آئے تھے اس لئے ان کے پاس بھی قربانی کا جانور تھا لہذا حضرت بولے کہ میں نے اسی کا احرام باندھا ہے جس کا رسول اللہؐ نے باندھا ہے حضورؐ نے تمام صحابہ کو حکم دیا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ عمرہ کی نیت کرلے اور طواف کعبہ کے بعد بال کترواکر احرام کھول دے اور حج نہ کرے۔ لوگوں نے عرض کیا) ہم تو منیٰ جائیں گے حضورؐ نے فرمایا

جو بات مجھے آخر میں معلوم ہوئی اگر اول سے معلوم ہوتی تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے پاس ہدی ہوتی تو میں احرام کھول دیتا۔

۷۹۱۔ حضرت انس بن مالکؓ سے ایک شخص نے عرض کیا اگر آپ کو معلوم ہو تو مجھے بتا دیجئے کہ رسول اللہؐ نے ۸ ذی الحجہ کو ظہر و عصر کی نماز کہاں پڑھی آپ نے فرمایا منیٰ میں اس نے کہا واپسی کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی فرمایا مقام ابطح میں اخیر میں حضرت انسؓ نے فرمایا تمہارے حکام جیسا کریں تم بھی ویسے ہی کرو۔

۷۹۲۔ ام فضلؓ کہتی ہیں کہ لوگوں کو عرفہ کے دن شک ہوا کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ کا روزہ ہے یا نہیں اس لئے میں نے حضورؐ کی خدمت میں پینے کے لئے ایک چیز بھیجی آپ نے اس کو پی لیا۔

۷۹۳۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ زوال آفتاب کے بعد میں نے حجاج (ابن یوسف ثقفی) کے (دروازہ) پر پردہ کے پاس جا کر آواز دی حجاج کسم رنگی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے باہر نکلا اور کہنے لگا ابو عبدالرحمٰن کیا بات ہے میں نے کہا اگر سنت کی پیروی مقصود ہے تو چل وہ بولا کیا ابھی چلوں میں نے کہاں ہاں (ابھی) حجاج بولا مجھے اتنی مہلت دو کہ سر پہ پانی بہالوں اس کے بعد آتا ہوں (سواری سے) اتر پڑا تھوڑی دیر کے بعد حجاج باہر نکلا اور چل دیا سالمؒ بن عبداللہ بھی اس وقت موجود تھے فرمانے لگے اگر اتباع سنت چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھنا اور وقوف میں جلدی کرنا حجاج نے میری طرف دیکھا میں نے کہا سچ تو ہے۔ عبدالملکؒ نے حجاج کو لکھدیا تھا کہ افعال حج میں ابن عمرؓ کی مخالفت نہ کرنا۔

۷۹۴۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ میرا اونٹ گم ہو گیا تھا عرفہ کے دن میں اس کی تلاش کو نکلا دیکھتا کیا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہؐ مقام عرفہ میں کھڑے ہیں۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ یہ تو قریشی ہیں ان کا یہاں کیا کام ہے۔

۷۹۵۔ حضرت اسامہؓ بن زید سے دریافت کیا گیا کہ حج وداع میں واپسی کے وقت حضورؐ کی رفتار کیسی تھی فرمایا (راستہ تنگ ہوتا تھا تو) معمولی چال سے چلتے تھے اور کشادگی مل جاتی تھی۔ تو تیز چال سے چلنے لگتے تھے۔

۷۹۶۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ عرفہ کے دن میں حضورؐ کے ہمرکاب واپس آیا آپ کو اپنے پیچھے سخت ڈانٹنے اور اونٹوں کے مارنے کی آواز آئی تو فرمایا لوگو آہستہ آہستہ سکون کے ساتھ چلو تیز چلنا کچھ اچھا نہیں ہے۔

۷۹۷۔ حضرت اسماءؓ بنت ابو بکر نے شب مزدلفہ میں مقام مزدلفہ کے پاس قیام کیا اور نماز پڑھنے کھڑی ہو گئیں کھوڑی دیر نماز پڑھی پھر فرمایا بیٹے کیا چاند چھپ گیا۔ جواب ملا جی۔ ہاں فرمایا بس تو چلو لوگ چل دیئے حضرت اسماءؓ رمی جمرہ (کنکریاں پھینکنا) کرنے کے بعد واپس آئیں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ پر پڑھی۔ ایک شخص نے عرض کیا میرا خیال ہے کہ ہم بہت اندھیرے میں چل پڑے تھے فرمایا بیٹے حضرت محمد رسول اللہؐ نے عورتوں کو اس کی اجازت دیدی ہے۔

۷۹۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم مزدلفہ میں فروکش ہوئے تو حضرت سودہؓ نے لوگوں کے

اژدحام سے پہلے چلدینے کی حضورؐ سے اجازت مانگی کیونکہ حضرت سودہؓ دیر میں چلا کرتی تھیں حضورؐ نے اجازت دے دی چنانچہ وہ لوگوں کے ہجوم سے قبل چلدیں اور ہم وہیں ٹھیرے رہے صبح کو ہم حضورؐ کے ہمرکاب ہوئے (مگر اتنی تکلیف ہوتی کہ) اگر میں بھی حضرت سودہؓ کی طرح حضورؐ سے اجازت لے لیتی تو تمام خوش کن چیزوں سے مجھے یہ بات زیادہ پسند تھی۔

۷۹۹۔ حضرت عبداللہؓ نے مقام جمع میں آکر دو نمازیں (مغرب وعشاء) علیحدہ علیحدہ ایک اذان اور ایک ہی تکبیر سے پڑھیں اور دونوں نمازوں کے بیچ میں شام کا کھانا کھایا پھر صبح صادق نکلنے کے بعد فجر کی نماز ایسے وقت میں پڑھی کہ کوئی تو کہتا تھا کہ صبح ہوگئی ہے کوئی کہتا تھا ابھی نہیں ہوئی۔ نماز سے فارغ ہوکر حضرت عبداللہؓ نے فرمایا کہ اس جگہ پر مغرب وعشا کی نمازیں اپنے اپنے وقت سے ہٹادی گئی ہیں لہذا لوگوں کو اندھیرا پڑے مقام میں جمع ہو جانا چاہیئے اور فجر کی نماز اسی وقت پڑھنی چاہیئے یہ کہنے کے بعد حضرت عبداللہ نے کسی قدر توقف کیا جب اُجالا ہوگیا تو فرمایا اگر امیر المؤمنین اسی وقت واپس ہو جاتے تو سنت کی موافقت ہوجاتی۔ بالآخر (۱۰ ذی الحجہ تک) لبیک کہتے رہے اور ۱۰ تاریخ کو جمرۂ اخیری کی رمی کی۔

۸۰۰۔ حضرت عمرؓ نے مقام جمع میں نماز فجر پڑھنے کے بعد کسی قدر توقف کرکے فرمایا کہ مشرکین طلوع آفتاب کے بعد واپس ہوتے تھے اور کہتے تھے (کوہ) ثبیر روشن رہ حضور صلعم نے ان کی مخالفت کی اور طلوع آفتاب سے پہلے واپس ہوئے۔

۸۰۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ایک شخص ہدی کا اونٹ لئے جا رہا تھا رسول اللہؐ نے دیکھ کر فرمایا اس پر سوار ہوجا۔ اس نے عرض کیا یہ ہدی کا جانور ہے آپ نے فرمایا سوار ہوجا اس نے پھر عرض کیا یہ ہدی کا جانور ہے فرمایا ارے اس پر سوار ہوجا۔

۸۰۲۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حج وداع میں رسول اللہؐ نے عمرہ ادا کرکے حج کو تمتع بنالیا (تمتع بھی ایک خاص قسم کا حج ہے) اور مقام ذو الحلیفہ سے جو ہدی ہمراہ لے گئے تھے اس کو ذبح کیا آپ نے اول عمرہ کا احرام باندھا تھا پھر حج کا احرام لوگوں نے بھی عمرہ کرکے حج کو تمتع بنالیا مگر بعض لوگوں کے پاس قربانی کا جانور تھا بعض کے پاس نہ تھا اسلئے حضرت محمد رسول اللہؐ جب مکہ میں تشریف لاتے تو فرمایا جو شخص ہدی لایا ہو اس کے لئے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہے (یعنی اس کا احرام بدستور باقی ہے) اور جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ کعبہ کا طواف کرکے صفا ومروہ میں سعی کرے پھر بال کترواکر احرام کھولدے اس کے بعد حج کا احرام باندھے ہاں جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ تین دن کے روزے تو ایام حج میں رکھے اور سات دن کے گھر کو واپسی کے وقت۔

۸۰۳۔ حضرت مسورؓ بن مخرمہ اور مروان بن حکم کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ جنگ حدیبیہ کے زمانہ میں کچھ اوپر ایک سو دس صحابیوں کی جماعت کے ساتھ مدینہ سے تشریف لیجے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو آپ نے ہدی کی گردن میں قلادہ ڈالا اس کا اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا۔

۸۰۴۔ حضرت عائشہؓ حضرت عائشہؓ کو خبر ملی کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں جو شخص پہلے سے مکہ کو ہدی بھیجدے تو اس پر وہ تمام چیزیں حرام ہوجاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہیں ہاں قربانی کرنے کے بعد یہ حرمت جاتی رہتی

ہے (آپ نے فرمایا ابن عباسؓ کا قول صحیح نہیں ہے میں نے اپنے ہاتھ سے حضرت محمد رسول اللہؐ کی قربانی کے جانوروں کے قلادے بٹے ہیں اور آپ نے خود ان کو پہنایا ہے اور میرے والد کے ساتھ ان کو بھیجا ہے مگر ہدی کے ذبح ہونے تک رسول اللہؐ کے لیے حلال چیزوں میں سے کوئی چیز حرام نہیں ہوئی۔

۸۰۵۔ حضرت عائشہؓ کی دوسری روایت میں ہے کہ نبیؐ نے ایک بکری کی گردن میں قلادہ ڈالا اس کو ذبح ہونے کو بھیجا اور خود گھر میں احرام کھول کر مقیم رہے۔

ایک اور روایت میں آیا ہے میں نے قربانی کے جانوروں کے پٹے اُون کے بٹے تھے۔

۸۰۶۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں حضورؐ نے مجھ سے فرمایا جو جانور تم نے ذبح کر دیئے ہوں ان کی جھولیں اور کھالیں خیرات کر دو۔

۸۰۷۔ حضرت عائشہؓ کی روایت کردہ وہ حدیث اوپر مذکور ہو چکی جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ ۲۵ ذلیقعدہ کو چلے تھے اس روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ ۱۰ ذی الحجہ کو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا میں نے کہا یہ گوشت کیسا ہے جواب ملا حضرت محمد رسول اللہؐ نے اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی کی ہے۔

۸۰۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ جہاں رسول اللہؐ ذبح کرتے تھے میں بھی وہیں قربانی کرتا تھا۔

۸۰۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے دیکھا کہ ایک شخص اونٹ کو بٹھا کر ذبح کر رہا ہے فرمایا اس کو اٹھا کر ایک پاؤں باندھ کر تین پاؤں پر کھڑا کر کے سنت محمدیؐ کی پیروی کر۔

۸۱۰۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں مجھ کو حضرت محمد رسول اللہؐ نے قربانی کے جانوروں پر مقرر فرمایا اور حکم دیا کہ قصاب کو ان کی کوئی چیز (کھال وغیرہ) اُجرت میں نہ دوں۔

۸۱۱۔ جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں ہم مقام منیٰ میں قربانی کا گوشت تین دن کے بعد نہیں کھاتے تھے حضرت محمد رسول اللہؐ نے ہم کو رخصت دیدی اور فرمایا (قربانی کا گوشت) کھاؤ اور (باقی کو) جمع رکھ چھوڑو چنانچہ پھر کھانے لگے اور (باقیماندہ گوشت) جمع رکھنے لگے۔

۸۱۲۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے (ایک) حج میں سر منڈایا تھا۔

۸۱۳۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا الٰہی سر منڈانے والوں پر رحم فرما لوگوں نے عرض کیا اور کتروانے والوں پر بھی (پھر وہی) فرمایا الٰہی سر منڈانے والوں پر رحم فرما لوگوں نے (پھر) عرض کیا اور کتروانے والوں پر (بھی) آپ نے فرمایا اور کتروانے والوں پر بھی۔

۸۱۴۔ حضرت ابوہریرہؓ نے بھی یہ روایت بیان کی ہے مگر لفظ رحم کی بجائے اغفر تین مرتبہ نقل کیا ہے۔

۸۱۵۔ حضرت معاویہؓ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال قینچی سے کترے۔

۸۱۶۔ ابن عمرؓ سے ایک شخص نے دریافت کیا میں رمی جمار (کنکریاں پھینکنا) کس وقت کروں فرمایا جب امام کنکریاں پھینکے تم بھی پھینکو اس نے دوبارہ پھر یہی سوال کیا تو فرمایا دھوپ ڈھلنے کے بعد ہم رمی جمار کیا کرتے تھے۔

۸۱۷۔ حضرت عبداللہؓ وادی کے اندر سے (کھڑے ہو کر) رمی کیا کرتے تھے لوگوں نے کہا اور لوگ تو وادی کے اوپر سے کنکریاں پھینکتے ہیں (اور آپ وادی کے اندر سے) فرمایا خدائے وحدہ لاشریک کی قسم اس شخص کی یہی جگہ ہے جس پر سورۃ بقر نازل ہوئی ہے۔

۸۱۸۔ حضرت عبداللہؓ جمرۂ کبریٰ کے پاس جا کر پہنچے۔ کعبہ کے بائیں جانب اور منیٰ کو داہنی جانب چھوڑا پھر سات کنکریاں پھینکیں اور فرمایا اس نے اسی طرح رمی کی ہے جس پر سورۃ بقر نازل ہوئی ہے۔

۸۱۹۔ ابن عمرؓ نے قریب کے جمرہ کے پاس پہنچکر سات کنکریاں مارتے تھے اور ہر کنکری کے بعد تکبیر پڑھتے تھے پھر آگے بڑھتے بڑھتے آبادی میں پہونچ جاتے تھے وہاں دیر تک قبلہ کی طرف منہ کئے کھڑے رہتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہتے تھے اس کے بعد آخری جمرہ کی رمی وادی کے اندر سے کھڑے ہو کر کرتے تھے مگر اس کے پاس ٹھہرتے نہ تھے اور (فوراً) لوٹ کر فرماتے تھے میں نے رسولؐ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۸۲۰۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ لوگوں کو حکم تھا کہ (اوقات حج کا) اخیری حصہ کعبہ میں گذاریں مگر حائضہ عورت کے لئے اس حکم میں تخفیف کر دی گئی تھی۔

۸۲۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ محصب میں رسول اللہؐ نے ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی پھر کچھ دیر سو کر سوار ہو کر کعبہ کو گئے اور طواف کیا۔

۸۲۲۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں حائضہ عورتوں کو اجازت تھی کہ عرفات سے لوٹ کر (اخیری طواف کئے بغیر) سیدھی چلی جائیں (شروع میں) ابن عمرؓ اس سے انکار کرتے تھے لیکن اخیر میں سنا ان کو کہتے تھا کہ رسول اللہ نے حائضہ عورتوں کو اس کی اجازت دیدی ہے"

۸۲۳۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ محصب صرف ایک (معمولی) مقام ہے وہاں ٹھہرنا کچھ (فائدہ بخش) نہیں مگر رسول اللہؐ نے چونکہ وہاں نزول فرمایا ہے (اس لئے ٹھہرنا چاہیئے)

۸۲۴۔ ابن عمرؓ جب (حج کو) آتے تھے تو مقام ذی طویٰ میں شب بسر کرتے تھے صبح کو (مکہ میں) داخل ہوتے تھے۔ واپس آنے وقت اس بطحا میں اترتے (جو ذوالحلیفہ میں ہے) اور رات کو رہتے تھے اور صبح کو بیان فرماتے تھے کہ نبیؐ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

باب ۲۷
ابواب العمرۃ

۸۲۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے باقی حج مقبول کا عوض سوائے جنت کے اور کچھ نہیں ہے۔

۸۲۶۔ ابن عمرؓ سے حج سے قبل عمرہ کرنے کا حکم دریافت کیا گیا فرمایا کچھ ہرج نہیں ہے حضورؐ نے حج سے پہلے عمرہ کیا ہے۔

۸۲۷۔ ابن عمرؓ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہؐ نے (تمام عمر میں) کتنے عمرے کئے ہیں فرمایا چار جن میں سے ایک رجب کے مہینے میں کیا تھا۔ سائل نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا آمان

سنتی ہو ابو عبد الرحمٰن کیا کہتے ہیں فرمایا کیا بات ہے میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے (تمام عمر میں) چار عمرے کئے ہیں جن میں سے ایک رجب کے مہینے میں کیا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ خدا عبد الرحمٰنؓ پر رحم کرے حضورؐ نے کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا کہ جس میں وہ ہمراہ نہ ہوں (باوجود اس کے وہ ایسا بھول گئے) آپ نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا۔

۸۲۸۔ **حضرت انسؓ** سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہؐ نے (تمام عمر میں) کتنے عمرے کئے فرمایا چار حدیبیہ کا عمرہ ماہ ذیقعدہ میں کیا تھا جبکہ مشرکوں نے آپ کو (حج کرنے سے) روک لیا تھا دوسرا عمرہ آئندہ سال ماہ ذیقعدہ میں کیا جبکہ مشرکوں سے صلح ہوئی تھی۔ تیسرا عمرہ جعرانہ کا جب کے جنگ حنین کی غنیمت آپ نے تقسیم کی تھی سائل نے دریافت کیا کہ حج کتنے کئے فرمایا ایک۔

۸۲۹۔ دوسری روایت حضرت انسؓ سے ہے کہ حضورؐ نے ایک عمرہ اس وقت کیا جب کفار نے آپ کو لوٹا دیا تھا پھر آئندہ سال عمرۂ حدیبیہ (کیا) پھر ایک عمرۂ ذیقعدہ میں (کیا) اور ایک عمرہ حج کے ساتھ کیا۔

۸۳۰۔ **حضرت براء** بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ماہ ذیقعدہ میں حج کرنے سے قبل دوبار عمرہ کیا۔

۸۳۱۔ **حضرت عبد الرحمٰن** بن ابوبکرؓ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ نے حکم دیا کہ حضرت عائشہؓ کے پیچھے سوار ہو کر مقام تنعیم سے ان کو عمرہ کرا دوں۔

۸۳۲۔ **مقام عقبہ** میں سراقہ بن مالک بن جعشم رسول اللہؐ سے ملے حضورؐ اس وقت رمی کر رہے تھے سراقہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا یہ رمی حضورؐ ہی کے ساتھ مخصوص ہے فرمایا نہیں ہمیشہ کے لئے ہے۔

۸۳۳۔ **حضور رسول اکرمؐ** نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے عمرہ کرنے کے لئے فرمایا مگر یہ فرمایا کہ عمرہ تمہارے خرچ یا برداشت تکلیف کے موافق ہے۔

۸۳۴۔ **حضرت اسماءؓ** بنت ابوبکر جب مقام حجون کی طرف سے گذرتیں تو فرماتی تھیں خدا تعالیٰ محمدؐ پر رحمت نازل فرمائے ہم جب آپ کے ہمراہ اس جگہ ٹھیرے تھے تو اس وقت ہم ہلکے پھلکے تھے۔ ہماری سواریاں اور توشے کم تھے۔ میں نے اور میری بہن عائشہ نے زبیر نے اور فلاں فلاں شخصوں نے عمرہ کر کے طواف کیا تھا اور احرام کھول دیئے تھے پھر شام کے وقت حج کا احرام باندھا تھا۔

۸۳۵۔ **حضرت عبد اللہ** بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب کسی جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر اونچی زمین پر (گذرتے وقت) اول تین بار تکبیر پڑھتے پھر فرماتے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔

۸۳۶۔ **حضرت ابن عباسؓ** فرماتے ہیں جب حضورؐ مکہ میں تشریف لائے تو خاندان عبد المطلب کے چھوٹے بچے آپ کے سامنے آئے آپ نے ایک کو گود میں اٹھا لیا اور دوسرے کو پیچھے سوار کر لیا

۸۳۷۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم رات کو اپنے گھر (سفر سے) تشریف نہیں لاتے تھے بلکہ ہمیشہ یا صبح کے وقت تشریف لاتے تھے یا شام کے وقت۔

۸۳۸۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں حضورؐ نے ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی آدمی رات کو اپنے گھر (سفر سے) آئے

۸۳۹۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم کسی سفر سے تشریف لاتے تو جب مدینہ کے (مکانوں کے) دروازے دیکھنے لگے اونٹنی کو تیز کر دیتے اگر گھوڑا (سواری) میں ہوتا تو اس کی باگ اوٹھا دیتے تھے۔

۸۴۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے آدمی کو (چین سے) ساتھ کھانے پینے اور سونے سے روکتا ہے اس لئے چاہیئے کہ آدمی کی ضرورت جب پوری ہو جائے فوراً گھر واپس آجائے

باب ۲۸
ابواب المحصر

۸۴۱۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں جب (حدیبیہ کے زمانہ میں) نبیؐ کو (حج سے) روک دیا گیا تو آپ نے (احرام کھول دیا) سر منڈوا دیا بیویوں سے مقاربت کی قربانی کا جانور ذبح کر دیا اور پھر دوسرے سال عمرہ کیا۔

۸۴۲۔ ابن عمرؓ کہا کرتے تھے (لوگو تم کو کیا رسول اللہ کی سنت کافی نہیں ہے اگر کوئی شخص (احرام کرنے کے بعد) بیماری یا دشمن وغیرہ کی وجہ سے) حج نہ کر سکے تو کعبہ کا طواف کر کے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور احرام بالکل کھول دئے پھر آئندہ سال ہدی لے جائے اور حج کرے اگر ہدی نہ ملے تو روزے رکھے

۸۴۳۔ حضرت مسورؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے سر منڈانے سے قبل قربانی کی اور اصحاب کو بھی یہی حکم دیا

۸۴۴۔ حضرت کعب بن عجرہؓ کہتے ہیں کہ مقام حدیبیہ میں رسول اللہؐ نے میرے پاس تشریف لاکر قیام فرمایا (اس زمانہ میں) میرے سر سے جوئیں گرتی تھیں (یعنی سر میں جوئیں بکثرت ہوگئیں تھیں) آپ نے فرمایا جوئوں سے تجھے تکلیف ہے میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا سر منڈا دے حضرت کعبؓ کہتے ہیں کہ آیت فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا الخ میرے ہی متعلق نازل ہوئی ہے اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا تین دن کے روزے رکھ یا سولہ رتل (غلہ وغیرہ) خیرات کو یا کچھ ہوسکے تو قربانی کر۔

۸۴۵۔ حضرت کعبؓ بن عجرہ سے دوسری روایت میں آیا ہے کہ آیت مذکورہ خصوصیت کیساتھ میرے ہی متعلق نازل ہوئی ہے اگرچہ (بلحاظ حکم) تم سبھوں کے لئے عام ہے۔

باب ۲۹
باب جزاء الصید

۸۴۶۔ حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ جنگ حدیبیہ کے سال ہم لوگ حضورؐ کے ہمرکاب چلے اور لوگوں نے تو احرام باندھ لیا تھا۔ (صرف) میں نے احرام نہیں باندھا تھا اسی اثناء میں ہم کو خبر ملی کہ دشمن مقام غیقہ میں موجود ہے چنانچہ ہم نے اس طرف رخ کر دیا (راستہ میں) لوگوں نے ایک نیل گائے دیکھی اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے میں نے جو دیکھا تو اس کے پیچھے گھوڑا ڈال دیا نیزہ مار کر (بھاگنے سے تو) اسکو

روک دیا مگر ساتھیوں نے میری مدد بالکل نہ کی (صرف میں نے تنہا اس کو شکار کیا) سبھوں نے مل کر (اس کا گوشت کھایا اور رسول اللہؐ سے مل جانے کے ارادے سے ہم سب چلدئیے مگر یہ خوف لگا ہوا تھا کہیں دشمن کی وجہ سے ہم رسول اللہؐ سے علیحدہ نہ رہ جائیں کچھ دور تک میں گھوڑا اٹھاتے ہوئے چلا گیا اخیر میں معمولی چال سے چلنے لگا رات کو قبیلہ بنو غفار کے ایک آدمی سے ملاقات ہوئی میں نے پوچھا تم نے رسول اللہؐ کو کہاں چھوڑا؟ اس نے جواب دیا رسول اللہؐ مقام تعہن (نامی چشمہ) میں تھے مگر فرماتے تھے کہ مقام سقیا کو چلو (یہ سن کر) میں رسول اللہ صلعم کے پیچھے چل دیا اور خدمت اقدس میں پہنچ کر عرض کیا یا رسول اللہؐ صحابہ نے مجھے حضورؐ کی خدمت میں بھیجا ہے اور سلام عرض کیا ہے ان کو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں دشمن کے درمیان میں حائل ہوجانے کی وجہ سے آپ ان سے علیحدہ نہ رہ جائیں اس لئے حضورؐ کچھ انتظار فرمائیں (تو بہتر ہے) دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے (راستہ میں) نیل گائے کا شکار کیا تھا اس میں سے کچھ گوشت بچا ہوا موجود ہے حضور نے صحابہ سے فرمایا کھاؤ۔

دوسری روایت میں ہے کہ ابوقتادہؓ نے فرمایا ہم مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر حضور کے ساتھ مقام قاحہ میں موجود تھے ہم میں سے بعض احرام باندھے ہوئے تھے اور بعض کا احرام نہ تھا اس سے آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

۸۴۷۔ **حضرت ابوقتادہؓ** کہتے ہیں کہ جب صحابہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوگئے تو آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی نے اس کو شکار پر حملہ کرنے کا مشورہ دیا تھا یا اشارہ کیا تھا صحابہ نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا تو باقی گوشت تم کھا سکتے ہو۔

۸۴۸۔ **حضرت ابن عباسؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم مقام ابواء یا ودانؐ میں فروکش تھے کہ مصعبؓ بن جثامہ لیثی نے تحفہ میں ایک نیل گائے پیش کی مگر آپ نے واپس کردی لیکن جب مصعبؓ کے چہرہ پر کچھ کبیدگی کے (آثار) دیکھے تو فرمایا ہم چونکہ محرم ہیں اس لئے ہم نے تمہاری نیل گائے واپس کردی۔

۸۴۹۔ **حضرت عائشہؓ** کہتی ہیں رسول اللہ صلعم کا ارشاد ہے کہ پانچ جانور ٹھیک نہیں ہیں حرم کے اندر (بھی) ان کو مارا جائے کوا، بچھوؔ، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

۸۵۰۔ **حضرت عبداللہؓ** فرماتے ہیں ہم رسول اللہؐ کے ساتھ مقام منیٰ میں ایک غار میں (بیٹھے ہوئے) تھے کہ سورۂ والمرسلات نازل ہوئی آپ تلاوت فرماتے جاتے تھے اور میں (آپ کی زبان سے سن کر) یاد کرتا جاتا تھا حضورؐ خوب مزے لے کر پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک سانپ (اوپر سے) گرا حضورؐ نے فرمایا مار ڈالو ہم لپکے مگر وہ چلا گیا آپ نے فرمایا جس طرح تم اس کی شر سے محفوظ رہے اسی طرح وہ تمہاری شر سے محفوظ رہا۔

۸۵۱۔ **ام المومنین** حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور کا ارشاد ہے چھپکلی کسی قدر برا جانور ہے مگر مارنے کا حکم دیتے ہوئے میں نے حضورؐ سے نہیں سنا۔

۸۵۲۔ **حضرت ابن عباسؓ** کہتے ہیں جس روز مکہ فتح ہوگیا تو حضورؐ نے فرمایا اب ہجرت نہیں البتہ جہاد اور (جہاد کی) نیت (باقی ہے) لہذا اگر تم کو (جہاد کے لئے) بلایا جائے تو (گھروں سے) نکل کھڑے ہو۔

۸۵۳۔ **حضرت ابن بحینہؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے بحالت احرام مقام لحی جمل میں اپنے سر کے وسط

پچھنے لگواتے گئے تھے۔
۸۵۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہؐ نے بحالت احرام ام المومنین حضرت میمونہؓ کے ساتھ نکاح کیا تھا۔
۸۵۵۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہؐ احرام کی حالت میں کس طرح دھوتے تھے۔ آپ نے (سر پر) ہاتھ لے جا کر کپڑا اُتارا جب سر بالکل کھل گیا تو ایک شخص سے کہا پانی ڈالو اس نے آپ کے سر پر پانی ڈالا آپ نے ہاتھوں سے سر کو (کسی قدر) حرکت دی ہاتھوں کو سر پر آگے سے پیچھے لے گئے اور واپس لائے پھر فرمایا رسول اللہؐ کو میں نے یونہی کرتے دیکھا ہے۔
۸۵۶۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے ایام میں رسول اللہؐ سر پر خود اوڑھے ہوئے (مکہ میں) داخل ہوئے (کعبہ کے اندر داخل ہو کر) اسے اُتار رہی تھا کہ ایک شخص نے آ کر اطلاع دی کہ ابن خنظل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔
۸۵۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری ماں نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن حج کرنے سے پہلے مر گئی کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں۔ آپ نے فرمایا ہاں اس کی طرف سے حج کر لے دیکھ اگر تیری ماں پر کچھ قرض ہوتا تو اس کی طرف سے تو ادا کرتی (یا نہیں) لوگو! خدا کا حق ادا کرو۔ خدا تعالیٰ حق پورا کرنے کا بہت زیادہ مستحق ہے۔
۸۵۸۔ حضرت سائبؓ بن یزید فرماتے ہیں میری عمر سات سال کی تھی کہ رسول اللہؐ کے ہمراہ مجھے حج کرانے کے لئے لے جایا گیا۔
۸۵۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ حج سے واپس تشریف لائے تو ام سنان انصاریہ سے فرمایا تو نے (ہمارے ساتھ) حج کیوں نہ کیا انھوں نے عرض کیا سنان کے باپ (یعنی خاوند) کی وجہ سے کیونکہ ان کے دو اونٹ تھے ایک پر تو وہ خود حج کو چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین میں سینچا کرتا ہے آپ نے فرمایا رمضان شریف میں عمرہ کرنا ہمارے ساتھ حج کرنے کی برابر ہے۔
۸۶۰۔ حضرت ابو سعیدؓ جنھوں نے رسولؐ کے ہمرکاب رہ کر بارہ جہاد کئے تھے فرماتے ہیں کہ چار باتیں میں نے رسول اللہؐ سے سُنی ہیں جن سے مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی (۱) کوئی عورت بغیر شوہر یا محرم کی ہمراہی کے دو روز کی مسافت کا سفر نہ کرے (۲) دو روز یعنی عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن کوئی روزہ نہ رکھے (۳) دو نمازوں کے بعد اور کوئی نماز پڑھی جائے عصر کے بعد غروب سے قبل اور فجر کے بعد طلوع سے پہلے (۴) تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی مسجد کی طرف (جانے کے لئے) کجاوے نہ کسے جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے) تین مسجدیں یہ ہیں مسجد حرام یعنی کعبہ۔ مسجد نبوی۔ مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس۔
۸۶۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں حضورؐ نے دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی اپنے دو بیٹوں پر سہارا دے کر جا رہا ہے آپ نے فرمایا یہ شخص ایسا کیوں کر رہا ہے لوگوں نے عرض کیا اس نے پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانی ہے فرمایا خدائے تعالیٰ کو اس کی جان عذاب میں ڈالنے کی کوئی پرواہ نہیں ہے اس کے بعد حضورؐ نے

اس کو سوار ہو جانے کا حکم دیا۔

۸۶۲۔ حضرت عقبہؓ بن عامر کہتے ہیں کہ میری بہن نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی اور مجھے یہ مسئلہ دریافت کرنے کا حکم دیا میں نے حضورؐ سے دریافت کیا فرمایا اس کو پیدل بھی چلنا چاہیئے اور سوار ہو کر بھی۔

باب ۳۰
فضائل المدینہ

۸۶۳۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں حضور اقدس کا ارشاد ہے کہ فلاں مقام سے فلاں مقام تک مدینہ حرم ہے نہ وہاں کے درخت کاٹے جائیں نہ اس میں کوئی نئی بات (بدعت) ایجاد کی جائے جو شخص وہاں کوئی نئی بات کرے اس پر خدا کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت۔

۸۶۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا مدینہ کی دونوں پتھریلی زمینوں کے درمیان جو جگہ ہے وہ حرم ہے (خداوند تعالیٰ نے) میری زبان سے (اسکو) حرم کہلوایا ہے راوی کہتا ہے کہ بنی حبب حارث کے پاس تشریف لائے تو فرمایا بنی حارثہ میں جانتا ہوں تم حرم سے خارج ہو گئے اس کے بعد منہ لوٹا کر دیکھا تو فرمایا نہیں ابھی تم لوگ حرم ہی میں ہو۔

۸۶۵۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں ہمارے پاس سوائے کتاب اللہ کے اور اس تحریر نبوی کے اور کچھ نہیں ہے تحریر میں موجود ہے کہ مقام عائر (نامی پہاڑ) سے فلاں جگہ تک مدینہ حرم ہے جو شخص اس جگہ کوئی بدعت کرے یا بدعتی کو ٹھکانا دیگا اس پر خدا کی فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے اس کے نوافل مقبول ہیں نہ فرائض اس کے بعد فرمایا تمام مسلمانوں کے معاہدے ایک سے ہیں جو شخص کسی مسلمان کے معاہدے کی خلاف ورزی کرے گا اس پر خدا کی فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے نہ اس کے نفل مقبول ہیں نہ فرض اور اگر کوئی (مسلمان) کسی قوم (کفار) کا بغیر سرداروں کی اجازت دلی دوست بنا اس پر بھی خدا کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو نہ اس کے فرائض مقبول ہیں نہ نوافل۔

۸۶۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا مجھے ایسے قریہ میں (رہنے کا) حکم ملا ہے جو تمام قریوں پر غالب آئے گا لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں اسی کا نام مدینہ ہے وہ (شریر) لوگوں کو (اپنے اندر رہنے سے) ایسا دور کرے گا جس طرح بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے۔

۸۶۷۔ حضرت ابو حمیدؓ کہتے ہیں ہم لوگ رسول اللہؐ کے ہمرکاب (جنگ) تبوک سے واپس آکر جب مدینہ کے سامنے پہنچے تو آپ نے فرمایا یہ طیبہ ہے۔

۸۶۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا مدینہ کی حالت بہت ہی اچھی ہوگی (یعنی نیکی اور دولت وغیرہ کے لحاظ سے) مگر لوگ وہاں رہنا چھوڑ دیں گے بھوکے درندوں اور پرندوں کے سوا اس میں کوئی نہیں رہے گا سب سے آخر میں قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے مدینہ کے ارادہ سے چلیں گے چلا چلا کر بکریاں ہنکا کر لاتے ہوں گے (مدینہ میں پہونچیں گے تو) سوائے وحشی جانوروں کے وہاں اور کسی کو نہ پائیں گے (اس لئے مدینہ سے چلے جائیں گے) جب مقام ثنیۃ الوداع تک پہنچیں گے تو اوندھے

ہو کر گر پڑیں گے۔

۸۶۹۔ **حضرت سفیان** بن ابو زہیرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سُنا جب یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنے جانوروں کو ہانکتے ہوئے (مدینہ میں) آئیں گے یہاں سے گھر والوں کو اور تمام ان لوگوں کو جو ان کا کہنا مانیں گے (سوار کر کے یمن کو لے جائیں گے کاش ان کو علم ہوتا کہ مدینہ (کی سکونت ہی) ان کے لئے بہتر تھی اس طرح شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ اونٹ ہنکا کر لائیں گے اور (مدینہ سے) گھر والوں کو اور (اپنے چیلوں کو (ملک شام کو لیجائیں گے کاش ان کو علم ہوتا کہ مدینہ (کی سکونت ہی) ان کے لئے بہتر تھی، عراق فتح ہوگا تب بھی لوگ اونٹ لاکر اپنے اہل خانہ اور طرفداروں کو (عراق لیجائیں گے اے کاش ان کو معلوم ہوتا کہ مدینہ (کی سکونت ہی) ان کے لئے بہترین تھی

۸۷۰۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ کر آجاتا ہے اسی طرح ایمان مدینہ میں سمٹ کر آجائے گا۔

۸۷۱۔ **حضرت سعدؓ** کہتے ہیں میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا اہل مدینہ میں سے جو شخص مکاری کرے گا۔ وہ نمک کی طرح پگھل کر فنا ہو جائے گا۔

۸۷۲۔ **حضرت اسامہؓ** کہتے ہیں رسول اللہؐ نے مدینہ کے کسی ٹیلہ پر کھڑے ہو کر فرمایا مجھے جو کچھ دکھائی دے رہا ہے کیا تم کو بھی دکھائی دے رہا ہے مجھے دکھائی دے رہا ہے کہ تمہارے گھروں میں بارش کی طرح فتنے پیدا ہوں گے۔

۸۷۳۔ **حضرت ابوبکرہؓ** فرماتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا دجال کا خوف مدینہ میں نہ ہوگا کیونکہ اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ پر دو فرشتے۔

۸۷۴۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں حضورؐ اقدس نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں نہ اس میں طاعون آسکتا ہے نہ دجال۔

۸۷۵۔ **حضرت انسؓ** کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہر شہر کو دجال ضرور پامال کرے گا مگر مکہ اور مدینہ میں نہ آسکے گا ان دونوں شہروں کے ہر راستہ پر فرشتے صف بستہ کھڑے ہونگے پھر مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا جسکی وجہ سے تمام کافر اور منافق نکل کر دجال کے پاس چلے جائیں گے۔

۸۷۶۔ **حضرت ابوسعید خدریؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے ہم سے دجال کے (حالات کے) بارہ میں ایک طویل حدیث بیان فرمائی جس کے ذیل میں فرمایا دجال مدینہ کے کسی ٹیلہ پر آکر اترے گا مدینہ کے راستوں میں آنا اس کے لئے ممنوع ہوگا سب سے اول اس کے پاس ایک بہترین شخص جا کر کہے گا۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق ہم سے رسول اللہؐ ارشاد فرما گئے ہیں دجال (لوگوں سے) کہے گا اگر میں اس شخص کو مار کر پھر اس کو زندہ کر دوں تو کیا پھر بھی تم میری خدائی میں شک کرو گے لوگ کہیں گے نہیں دجال اس شخص کو قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا جب وہ زندہ ہو جائے گا تو کہے گا واللہ آج سے زیادہ تیرے حالات پر واقفیت مجھے کبھی نہیں ہوئی (یہ سن کر) دجال پھر اس کو قتل کرنے کو کہے گا۔ مگر قادر نہ ہو سکے گا۔

۸۷۷۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں ایک اعرابی نے حاضر ہو کر حضورؐ سے بیعت اسلام کی مگر دوسرے روز بخار میں جلتا ہوا آیا اور عرض کیا میری بیعت کر دیجئے آپ نے تین بار انکار فرمایا اخیر میں ارشاد فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح ہے اپنے اندر کی خباثت اور میل دور کر دے گا اور پاکیزہ ہی پاکیزہ (حصہ) باقی چھوڑے گا۔

۸۷۸۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا الٰہی مدینہ میں مکہ سے دو چند برکت عطا کر۔

۸۷۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضورؐ جب مدینہ میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ بیمار ہو گئے حضرت ابوبکرؓ کو جب بخار آتا تھا تو یہ شعر پڑھتے تھے ہر آدمی صبح کو اپنے گھر والوں میں مزے اڑاتا ہوتا ہے اور موت اس کی جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہوتی ہے حضرت بلالؓ کا جب بخار دور ہوتا تو بلند آواز سے پڑھتے (لوگو) سنو کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ میں (زندگی کی) کوئی ایک رات جنگل میں (رہ کر) گزار سکوں اور میرے آس پاس اذخر وغیرہ گھانس ہوگی یا میں کسی دن مقام مجنہ کے پانی پر اتر سکوں گا یا میرے سامنے طفیل اور شامہ (پہاڑیاں) ہونگی (یہ سن کر) حضورؐ نے فرمایا الٰہی جس طرح شیبہ بن ربیعہ عقبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف نے ہم کو ہماری زمین (مکہ) سے نکال کر مدینہ کی زمین میں لاڈالا ہے تو بھی ان پر لعنت اس کے بعد فرمایا الٰہی جس طرح ہمارے دل میں مکہ کی محبت ہے اسی قدر یا اس سے بھی زیادہ ہم کو مدینہ کی محبت عطا فرما الٰہی ہمارے صاع اور مد (غلہ کے وزن کے پیمانے ہوتے تھے) میں برکت عطا کر الٰہی مدینہ کو ہمارے لئے مقام صحت گاہ بنا دے اور اس کا بخار مقام جحفہ کو منتقل فرما دے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں مدینہ کی زمین بہت ہی وباء والی تھی مگر اب وادیوں سے صاف پانی جاری رہتا ہے۔

باب
کتاب الصوم

۸۸۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ کا ارشاد ہے روزے (تمام گناہوں کے لئے سپر ہیں لہٰذا فحش اور جہالت کی باتیں نہ کی جائیں اگر کوئی شخص لڑائی جھگڑائی یا گالم گلوچ کرے تو اس سے دو بارہ کہہ دینا چاہئے کہ ہمارا روزہ ہے اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو خدا تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ دار) کھانا پینا اور دیگر خواہشات صرف میرے لئے ترک کرتا ہے اس لئے روزے خاص میرے ہی لئے ہیں اور میں ہی اس کی سزا دوں گا اور ایک نیکی کا دس گنا ثواب دیا جائے گا۔

۸۸۱۔ حضرت سہلؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ریان ہے قیامت کے دن صرف روزہ دار ہی اس سے داخل ہو سکیں گے کوئی اس سے نہ جا سکے گا جب روزہ دار داخل ہو جائیں گے تو بند کر دیا جائے گا کوئی دوسرا اس میں نہ گھس سکے گا۔

۸۸۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے دو جوڑے راہ خدا میں خرچ کئے۔ اس کو جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا اے بندۂ خدا یہ (دروازہ) بہتر ہے (ادھر سے جنت میں داخل ہو) لہٰذا جو نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازہ سے جو جہاد کرنے والا ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے

سے جو روزہ دار ہوگا وہ باب ریان سے اور جو خیرات کرنے والا ہوگا وہ صدقات والے دروازے سے پکارا جائے گا (اور ہر شخص اپنے مخصوص دروازے سے بہشت میں داخل ہوگا حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والدین حضورؐ پہ فدا ہوں جس شخص کو ان دروازوں سے ندا کی جائے گی تو یہ تو اس کے لئے اچھا ہے ہی مگر کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے فرمایا ہاں ہے اور مجھے امید ہے کہ تم ایسے ہی لوگوں میں سے ہوگے۔

۸۸۳۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئیے جاتے ہیں دوسری روایت میں ہے کہ رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

۸۸۴۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا (جو روزہ دار) جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی بھی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا ترک کردے۔

۸۸۵۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کی روایت کردہ حدیث میں یہ اور زیادہ ہے کہ (خدا تعالیٰ فرماتا ہے) آدمی کا ہر عمل اس کے لئے ہے مگر روزے میرے لئے ہیں میں ہی اس کی جزا دوں گا روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ (۱) افطار کے وقت خوش ہوتا ہے (۲) جب خدا سے ملے گا تو خوش ہوگا۔

۸۸۶۔ **حضرت عبداللہؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص نکاح کرسکتا ہے وہ کرلے اور جو نہیں کرسکتا وہ ضرور روزہ رکھے کہ روزہ قوت شہوانیہ کو کمزور کرتا ہے۔

۸۸۷۔ **حضرت عبداللہؓ** بن عمر کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا مہینہ انتیس راتوں کا ہوتا ہے لہذا تم چاند دیکھ کر روزہ رکھو اگر چاند ابر میں پوشیدہ ہو تو پورے تیس دن شمار کرلو۔

۸۸۸۔ **حضرت ام سلمہؓ** فرماتی ہیں (ایکبار) رسول اللہؐ نے اپنی بیویوں سے ایک ماہ کے لئے ترک تعلق کیا جب انتیس دن گزر گئے تو صبح کے وقت یا شام کے وقت تشریف لائے عرض کیا گیا کہ آپ نے ایک ماہ تک گھر میں داخل نہ ہونے کی قسم کھائی تھی فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۸۸۹۔ **حضرت ابن عمرؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا عید کے دونوں مہینے (ثواب میں) کم نہیں ہوتے (خواہ ۲۹ دن کے ہوں یا ۳۰ دن کے) یعنی رمضان اور ذی الحجہ۔

۸۹۰۔ **حضرت ابن عمرؓ** راوی ہیں حضورؐ نے فرمایا ہم ان پڑھ لوگ ہیں نہ لکھ سکتے ہیں نہ حساب جانتے ہیں مہینہ اتنا بھی ہوتا ہے اور اتنا بھی یعنی کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے کبھی تیس دن کا۔

۸۹۱۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا کوئی شخص رمضان سے ایک دو روز پیشتر روزہ نہ رکھے ہاں اگر روزہ رکھنے کا عادی ہو تو رکھ لے۔

۸۹۲۔ **حضرت براءؓ** ابن عازب کہتے ہیں کہ صحابہ میں سے جب کوئی شخص افطار کے وقت سوتا ہوتا تھا تو پھر تمام رات اور پورا دن بغیر افطار کے گزار دیتا تھا اور دوسرے روز شام کو افطار کرتا تھا۔ (ایک روز) قیسؓ بن صرم انصاری کا [illegible] ہوا تو اپنی بیوی کے پاس آکر کہا۔ کیا

تمہارے پاس کچھ کھانا ہے بیوی نے کہا میرے پاس کھانا موجود تو نہیں ہے لیکن میں جاتی ہوں (شاید) تمہارے لئے مل جائے) چونکہ قیسؓ تمام دن مزدوری کیا کرتے تھے اس لئے (تھک کر) اُن کی آنکھیں بند ہوگئیں۔ بیوی واپس آئی تو ان کو سوتا دیکھ کر بولی اب تمہارا بڑا نقصان ہوگیا خیر (دوسرے روز) دوپہر کے وقت قیسؓ کو غش آنے لگے اس کا تذکرہ رسول اللہ کے سامنے بھی ہوا (آپ خاموش ہوگئے) اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَاۗىِٕكُمْ الخ یعنی روزوں کی رات میں ہمبستری کرنی تمہارے لئے حلال ہے لوگ یہ سُن کر خوب خوش ہوئے یہ حکم بھی اسی وقت نازل ہوا کہ جب تک (فجر صادق کا) سپید ادوڑا (رات کی تاریکی کے) سیاہ دورے سے برآمد نہ ہو جائے اس وقت تک کھاؤ پیو۔

۸۹۳۔ **حضرت عدی** بن حاتمؓ کہتے ہیں جب آیت حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ الخ نازل ہوئی تو میں نے اونٹ کے دو زانو بند ایک سپید دوسرا سیاہ لے کر تکیہ کے نیچے رکھ لئے اور رات کو ان کو دیکھتا رہا لیکن مجھے سپیدی معلوم نہ ہوسکی صبح کو رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوکر واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا تو رات کی سیاہی اور دن کی سپیدی مراد ہے۔

۸۹۴۔ **حضرت زید**ؓ بن ثابت کہتے ہیں ہم نے (ایک روز) رسول اللہؐ کے ساتھ سحری کھائی سحری کے بعد آپ نماز کو کھڑے ہوگئے۔ راوی سے دریافت کیا گیا کہ اذان اور سحری کے درمیان کتنا فاصلہ تھا جواب دیا پچاس آیتیں پڑھنے کی برابر۔

۸۹۵۔ **حضرت انسؓ** کہتے ہیں ارشاد گرامی ہے سحری کھاؤ اس میں برکت ہے۔

۸۹۶۔ **حضرت سلمہؓ** بن اکوع کہتے ہیں رسول اللہؐ نے عاشورہ کے دن ایک شخص کو اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ جو شخص دن میں کچھ کھا چکا ہو وہ (وہ شام تک روزہ پورہ کرلے (شام تک کچھ نہ کھائے) اور اگر کچھ کھایا ہو (تو شام تک کچھ نہ کھائے) (روزہ رکھ لے)

۸۹۷۔ **حضرت عائشہؓ** (و ام سلمہؓ) فرماتی ہیں (کبھی حضرت محمد رسول اللہؐ بیویوں) کی مقاربت کی وجہ سے صبح تک جنب رہتے تھے پھر غسل کرکے روزہ رکھ لیتے تھے۔

۸۹۸۔ **حضرت عائشہؓ** فرماتی ہیں روزہ دار ہونے کی حالت میں (کبھی) بوسہ لیتے تھے اور تم لوگوں سے زیادہ حضور کو اپنی خواہش پر قابو تہا۔

۸۹۹۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں حضورؐ کا ارشاد ہے جب (روزہ دار) بھول کر کچھ کھا پی لے تو روزہ پورا کرے (یہ نہ خیال کرے کہ روزہ ٹوٹ گیا) کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اس کو کھلایا پلایا ہے

۹۰۰۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں ہم حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہؐ میں تباہ ہوگیا فرمایا کیسے عرض کیا میں رمضان شریف میں اپنی بیوی سے بحالت روزہ ہم بستری کر بیٹھا آپ نے فرمایا کیا تجھے کوئی غلام میسر ہے۔ عرض کیا نہیں فرمایا کیا پے در پے ۲ ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے عرض کیا نہیں فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے عرض کیا نہیں راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص حضورؐ کے پاس تھوڑی ہی دیر ٹھہرا تھا کہ آپ کی خدمت میں ایک زنبیل پیش کی گئی جس میں کھجوریں بھری ہوئی تھیں

آپ نے فرمایا سائل کہاں گیا۔ اس نے عرض کیا حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ لے اور صدقہ کر دے اس نے عرض کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو۔ دیدوں یا رسول اللہؐ خدا کی قسم مدینہ کا کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے آپ ہنس پڑے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے پھر فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

۹۰۱۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ احرام باندھے ہوئے رسول اللہؐ نے پچھنے لگوائے اور روزہ کی حالت میں بھی پچھنے لگوائے۔

۹۰۲۔ حضرت ابن ابی اوفیٰؓ کہتے ہیں ایک سفر میں ہم رسول اللہؐ کے ہمرکاب تھے حضورؐ نے ایک شخص سے فرمایا اتر کر میرے واسطے ستو گھول اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ (ابھی) آفتاب موجود ہے فرمایا اتر میرے واسطے ستو گھول حسب الحکم اس شخص نے اتر کر ستو گھولے اور آپ نے پیئے پھر مشرق کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا جب تم دیکھ لو کر رات اس طرف سے آنے لگی تو روزہ داروں کے لئے افطار کا وقت ہو گا۔

۹۰۳۔ ام المومنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (ایک بار) حمزہؓ بن عمرو اسلمی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں (حمزہؓ بن عمرو روزے بہت رکھا کرتے تھے) فرمایا چاہے رکھو چاہے نہ رکھو۔

۹۰۴۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رمضان شریف میں بحالت روزہ رسول اللہؐ مکہ کو تشریف لے گئے جب مقام کدید (ایک چشمہ) میں پہنچے تو روزہ کھول لیا باقی لوگوں نے بھی اسی وقت افطار کیا۔

۹۰۵۔ حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ گرمی کے زمانہ میں ایک سفر میں ہم رسول اللہؐ کے ہمرکاب تھے گرمی کی یہ کیفیت تھی کہ تیزی کی وجہ سے لوگ سروں پر ہاتھ رکھ لیتے تھے اس وقت رسول اللہؐ اور ابن رواحہ کے علاوہ ہم میں سے اور کسی کا روزہ نہ تھا۔

۹۰۶۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کے ہمرکاب ایک سفر میں تھے آپ نے دیکھا کہ لوگوں کے ہجوم میں ایک شخص پر سایہ کیا جا رہا ہے فرمایا یہ کیا بات ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یہ شخص روزہ دار ہے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کچھ اچھی بات نہیں ہے۔

۹۰۷۔ حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں ہم رسول اللہؐ کے ہمرکاب سفر کیا کرتے تھے مگر نہ روزے دار بے روزہ شخص پر نکتہ چینی کرتا تھا نہ بے روزہ شخص روزہ دار پر۔

۹۰۸۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں حضورؐ کا ارشاد ہے جو شخص مر جائے اور اس پر روزے (فرض) رہ جائیں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھ لے۔

۹۰۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں ایک شخص نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا یا رسول اللہؐ میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور ایک ماہ کے روزے اس پر رہ گئے ہیں کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھ سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں خدا کا قرض ادا کئے جانے کا زیادہ مستحق ہے۔

۹۱۰۔ حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں حضرت محمد رسول اللہؐ نے فرمایا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے اچھے رہیں گے۔

۹۱۱۔ ربیع بنت معوذ کہتی ہیں حضورؐ نے عشرہ محرم کی صبح کو انصار کے دیہات میں یہ خبر بھیجی

کہ جس شخص نے (آج) صبح کو کچھ کھا پی لیا ہو وہ (دن کا) بقیہ حصہ پورا کرے (شام تک کچھ نہ کھائے) اور اگر کچھ نہ کھایا پیا تو روزہ رکھ لے۔ حضرت ربیعؓ فرماتی ہیں اس کے بعد ہم عاشورہ کا روزہ رکھتے رہے اور بچوں کو بھی رکھواتے رہے اور صوف کی گڑیاں بچوں کے سامنے ڈال دیا کرتے تھے اگر کوئی بچہ کھانے کے لئے روتا تھا تو ہم اس کے سامنے گڑیا ڈال دیتے تھے تاکہ کھانا افطار کے وقت کام آوے۔

۹۱۲۔ حضرت ابو سعیدؓ (خدری) کہتے ہیں حضرت محمد رسول اللہؐ کو میں نے ارشاد فرماتے سُنا پے در پے روزے نہ رکھو (یعنی روزہ پر بغیر کھائے پیئے روزہ نہ رکھو) اگر روزہ رکھنا چاہو تو (زائد سے زائد) صرف سحری تک کھانے پینے سے رُکے رہو۔

۹۱۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے روزہ پر روزہ رکھنے سے منع فرمایا تو ایک مسلمان نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ تو روزہ' روزہ پر رکھتے ہیں فرمایا تم میں سے کون شخص میری طرح ہو سکتا ہے۔ مجھے تو میرا پروردگار رات کو کھلاتا پلاتا ہے آخر کار جب لوگ روزہ پر روزہ رکھنے سے باز نہ آئے تو آپ نے ان کو ایک دن روزہ پر روزہ رکھوایا اور دوسرے روز بھی ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد چاند ہو گیا تو فرمایا میں تم سے اور زیادہ (روزہ پر روزہ رکھواتا) مطلب یہ کہ لوگوں نے چونکہ اتصال صوم نہ کرنے سے انکار کر دیا تھا اس لئے آپ ان کو (اس فعل کی) سزا دینی چاہیئے تھے پھر فرمایا کام اتنا ہی اُٹھاؤ جتنی طاقت ہو۔

۹۱۴۔ حضرت ابو جحیفہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے حضرت سلمانؓ (فارسی) اور حضرت ابو درداءؓ کے درمیان بھائی چارہ کرایا۔ تو حضرت سلمانؓ ابو درداءؓ کے مکان پر گئے ام دردا پھٹے پرانے کپڑے پہن کر سامنے آئیں سلمانؓ بولے کیوں یہ کیا حال ہے ام داداء کہنے لگیں تمہارے بھائی ابو درداءؓ کو دنیا کی ضرورت نہیں ہے اتنے میں ابو درداءؓ آ گئے اور سلمانؓ کے لئے کھانا تیار کر کے کہا کھاؤ سلمانؓ بولے میرا روزہ ہے ابو درداء نے کہا جب تک تم نہ کھاؤ گے میں بھی نہ کھاؤں گا جب رات ہوئی (اور دونوں نے کھانا کھایا) تو ابو درداءؓ (نماز کے لئے) اُٹھنے لگے سلمانؓ بولے سو جاؤ ابو درداء سو گئے (رات کو پھر کسی وقت) اُٹھے اور (نماز کے لئے جانے لگے سلمان نے کہا سو جاؤ! ابو دارء پھر سو گئے اخیر رات میں سلمانؓ نے کہا اب اٹھو (چنانچہ دونوں نے اُٹھ کر نماز (تہجد) ادا کی پھر سلمانؓ کہنے لگے تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے اور نفس کا بھی اور گھر والوں کا بھی لہذا ہر حقدار کا حق ادا کیا کرو۔ (صبح کو) جب ابو درداء حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا سلمانؓ نے سچ کہا۔

۹۱۵۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں حضرت محمد رسول اللہؐ نے روزے (برابر) رکھے جاتے تھے کہ ہمارا خیال ہو جاتا تھا کہ شاید) آپ اب روزہ نہ چھوڑیں گے اور روزہ نہ رکھتے تھے (تو اتنے دنوں تک) کہ ہمارا خیال ہو جاتا تھا کہ شاید اب روزہ رکھیں گے ہی نہیں مگر میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ سوائے رمضان کے آپ نے کبھی پورے مہینہ کے روزے رکھے ہوں اور شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے بھی میں نے آپ کو نہیں دیکھا۔

۹۱۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا بقدر طاقت کام شروع کرو کیونکہ

جب تک تم (کسی عمل کے کرنے سے) نہ اکتا جاؤ خدا بھی ملول نہیں ہوتا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضورؐ کو وہی نماز پسند تھی جو اگرچہ تھوڑی ہی ہو مگر پابندی کے ساتھ ہو چنانچہ آنحضرتؐ جب کوئی نماز پڑھتے تھے تو اس کی پابندی کرتے تھے۔

۹۱۷۔ **حضرت انسؓ** سے رسول اللہؐ کے روزوں کے متعلق استفسار کیا گیا تو فرمایا میں جب حضور کو روزہ دار کسی مہینہ میں دیکھنا چاہتا تھا تو دیکھ لیتا تھا بے روزہ دیکھنا چاہتا تھا تو دیکھ لیتا رات کو تہجد پڑھتے دیکھنا چاہتا تھا تو دیکھ لیتا تھا رات کو سوتے دیکھنا چاہتا تھا تو دیکھ لیتا تھا میں نے حضورؐ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہ کوئی ریشم دیکھا نہ مخمل اور حضورؐ کے پسینہ کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار کوئی مشک سونگھا نہ عنبر۔

۹۱۸۔ **حضرت عبداللہ** بن عمرؓ کی روایت کردہ وہ حدیث اوپر گزر چکی جس میں اتصال صیام کی ممانعت تھی اس کے آخر میں حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کاش میں رسول اللہؐ کی اس اجازت (عدم صوم) کو قبول کر لیتا۔

۹۱۹۔ **حضرت عبداللہؓ** کی دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہؐ نے داؤدؑ کے روزے کی حالت کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤدؑ جب دشمن سے بھڑ جاتے تھے تو پھر بھاگتے نہ تھے حضرت عبداللہ نے عرض کیا مجھے اعمال داؤدؑ میں سے کسی خصلت کا اتباع کرنا چاہیئے فرمایا جس شخص نے متواتر دو روزے رکھے اُس نے دو حقیقت روزہ نہ رکھا) (یعنی تم بھی داؤدؑ کی طرح روزے رکھو ایک دن ناغہ ایک دن روزہ)

۹۲۰۔ **حضرت انسؓ** کہتے ہیں رسول اللہؐ حضرت ام سُلیمؓ کے پاس تشریف لے گئے انھوں نے کچھ کھجوریں اور گھی خدمت میں پیش کیا آپ نے فرمایا اپنا گھی کپّی میں اور کھجوریں ان کے برتن میں واپس ڈال دو میرا روزہ ہے اس کے بعد حضورؐ نے گھر کے ایک گوشہ میں کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھی اور ام سلیم اور ان کے گھر والوں کے لئے دعا فرمائی ام سلیم نے عرض کیا میرا ایک خاص عزیز ہے۔ اس کے لئے دعا فرما دیجئے) فرمایا کون ہے انھوں نے عرض کیا حضورؐ کا خادم انس۔ حضرت انس کہتے ہیں حضورؐ نے میرے لئے دنیا و دین کی بہتری کی دعا کی اور فرمایا الٰہی اس کو مال و اولاد عطا فرما اور برکت دے چنانچہ (حضورؐ کی دعا کی وجہ سے) میں تمام انصار سے زیادہ مالدار ہوں اور میری بیٹی آمنہؓ بیان کرتی تھی کہ حجاج کے بصرہ میں آنے کے وقت تک تمہاری خاص اولاد میں ایک سو بیس سے کچھ زیادہ مدفون ہو چکی تھیں۔

۹۲۱۔ **حضرت عمران** بن حصینؓ کہتے ہیں حضورؐ نے ایک شخص سے دریافت فرمایا اے شخص تو نے اس مہینہ کے آخیر دنوں کے روزے نہیں رکھے اس نے عرض کیا نہیں فرمایا اب چونکہ تو نے روزے نہیں رکھے لہٰذا دو دن کے روزے رکھنا۔

۹۲۲۔ **حضرت جابرؓ** سے دریافت کیا گیا کہ کیا حضرت محمد رسول اللہؐ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے فرمایا ہاں۔

۹۲۳۔ **حضرت جویریہؓ** بنت حارث کہتی ہیں حضور اکرمؐ میرے ہاں تشریف لائے میرا روزہ تھا۔ آپ نے فرمایا تو نے کل روزہ رکھا تھا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا کل کو روزہ رکھنے کا ارادہ ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں فرمایا تو افطار کر لے۔

۹۲۴۔ **حضرت عائشہؓ** سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہؐ (عبادت وغیرہ کے لئے) کوئی دن مخصوص

فرما لیتے تھے فرمایا نہیں بلکہ حضورؐ کے اعمال پابندی کے ساتھ ہوتے تھے مگر تم میں سے کس میں رسول اللہؐ کی ایسی طاقت ہے (کہ ہر عمل پابندی کے ساتھ کرے)

۹۲۵۔ حضرت عائشہؓ اور ابن عمرؓ نے کسی کو ایام تشریق (۹ ذی الحجہ لغایت ۱۳ ذی الحجہ) کے روزے رکھنے کی اجازت نہیں دی ہاں جس کے پاس ذبیحہ نہ ہو اس کو اجازت دیدی۔

۹۲۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں دور جاہلیت میں قریش عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور حضرت محمد رسول اللہؐ بھی رکھتے تھے جب مدینہ میں تشریف لائے تو خود بھی رکھا اور لوگوں کو بھی رکھنے کا حکم دیا۔ لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو پھر عاشورہ کا روزہ ترک کر دیا اب جو چاہے رکھے چاہے نہ رکھے۔

۹۲۷۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہؐ جب مدینہ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ یہود عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے انھوں نے عرض کیا یہ دن بزرگی والا ہے خدا تعالےٰ نے اسی دن بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دی تھی اس لئے اس روز موسیٰؑ روزہ رکھتے تھے (اور ہم بھی رکھتے ہیں) فرمایا تمہاری بہ نسبت میں موسیٰؑ کے اعمال کا زیادہ حقدار ہوں پھر اس روز حضورؐ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی رکھنے کا حکم دیا۔

باب ۳۲
کتاب صلوٰۃ التراویح

۹۲۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک رات رسول اللہؐ بوقت نصف شب تشریف لے گئے اور مسجد میں (جاکر) نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی پڑھی اور وفات تک (حضورؐ کا) یہی طریقہ رہا۔

باب ۳۳
باب فضیلۃ لیلۃ القدر

۹۲۹۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں چند صحابیوں کو (مہینہ کے) آخیری ہفتہ میں خواب میں شب قدر دکھائی دی حضور اکرمؐ نے فرمایا چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تم سبھوں کے خواب آخیری ہفتہ میں ہی واقع ہوتے ہیں اس لئے جو شب قدر کو تلاش کرنا چاہیئے وہ اخیر ہفتہ میں تلاش کرے۔

۹۳۰۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں ہم نے حضرت محمد رسول اللہؐ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا ۲۰ تاریخ کو صبح کے وقت حضورؐ نے (اعتکاف یا مسجد سے) برآمد ہوکر ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا شب قدر مجھے دکھائی گئی تھی مگر میں بھول گیا (کہ کس تاریخ دکھائی گئی) لیکن تم لوگ اس کو اخیر عشرہ میں طاق تاریخوں میں تلاش کرو۔ (میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ میں کیچڑ اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں لہذا اب جس نے رسول اللہؐ کے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ چلا جائے کیونکہ اعتکاف ہو چکا اور بارش ہونیوالی ہے) حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں ہم لوگ حسب الحکم واپس آگئے اس وقت آسمان پر ابر کا باریک ٹکڑا بھی دکھائی نہ دیتا تھا لیکا یک ابر اٹھا اور برس پڑا مسجد کی چھت چونکہ کھجور کی شاخوں کی تھی اس لئے ٹپکنے لگی جب لوگ نماز کو کھڑے ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ رسول اللہؐ پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہے ہیں اور پیشانی مبارک پر کیچڑ کا نشان ہو گیا ہے

۹۳۱- حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ارشاد گرامی ہے کہ شب قدر کو ۲۱-۲۳- اور ۲۵ کی شب میں تلاش کرو۔

۹۳۲- حضرت ابن عباسؓ کی دوسری روایت میں ہے حضورؐ نے فرمایا ہے شب قدر عشرۂ آخیری میں ہے لہذا ۲۹ یا ۲۳ کی شب کو تلاش کرو۔

۹۳۳- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب آخیری عشرہ آتا تھا تو حضورؐ تہہ بند کو خوب کس لیتے تھے پھر خود بھی جاگتے تھے۔ اور گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے تھے۔

باب ۳۴

ابواب الاعتکاف فی المساجد کلہا

۹۳۴- ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ رمضان کے اخیر عشروں میں ہمیشہ وفات تک اعتکاف کیا کرتے تھے اور آپ کے بعد ازواج مطہرات کرتی ہیں۔

۹۳۵- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ مسجد میں بیٹھے بیٹھے (اعتکاف کی حالت میں) میری طرف (دریچہ سے) سر مبارک جھکا دیتے تھے میں زلفوں میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔ آپ اعتکاف کے وقت بغیر (ضروری) حاجت کے گھر میں تشریف نہ لاتے تھے۔

۹۳۶- حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایام جاہلیت میں میں نے مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔

۹۳۷- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک (مرتبہ) حضورؐ نے اعتکاف کرنے کا ارادہ کیا جب اعتکاف کرنے چلے تو جاکر دیکھتے کیا ہیں کہ مختلف خیمہ لگے ہوئے ہیں عائشہؓ کا علیحدہ حضرت حفصہؓ کا علیحدہ زینبؓ کا علیحدہ آپ نے فرمایا کیا تم لوگ ازدواج کا یہ فعل اچھا سمجھتے ہو (یعنی ممکن ہے یہ فعل اخلاص سے نہ ہو۔ بلکہ صرف فخر مقصود ہو) اس کے بعد حضورؐ لوٹ آئے اس وقت اعتکاف نہ کیا بلکہ ماہ شوال کے عشرہ میں کیا۔

۹۳۸- ام المومنین حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں رمضان کے اخیر عشرہ میں حضورؐ مسجد میں معتکف تھے میں صرف زیارت کے لئے خدمت میں حاضر ہوتی تھوڑی دیر بیٹھ کر باتیں کر کے واپس ہونے کے لئے کھڑی ہو گئی حضورؐ بھی مجھے واپس کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے میں مسجد کے اس دروازہ تک پہنچی تھی جو حضرت ام سلمہ کے دروازہ کے پاس تھا کہ اتنے میں دو انصاری آگئے اور رسول اللہؐ کو سلام کیا آپ نے فرمایا رک جاؤ یہ صفیہؓ بنت حیی ہے ان کو یہ حکم بار گذرا! اور بولے سبحان اللہ آپ نے فرمایا انسان کے (بدن میں) جہاں جہاں خون پہنچتا ہے شیطان بھی وہاں پہنچتا ہے اس لئے مجھے خوف ہوا کہ کہیں شیطان تمہارے دلوں میں کچھ فاسد خیال نہ پیدا کر دے۔

۹۳۹- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضرت محمد رسول اللہؐ ہر رمضان میں دس روز اعتکاف کیا کرتے تھے اور وفات کا سال آیا تو آپ نے بیس روز اعتکاف کیا۔

باب ۳۵
کتاب البیوع

۹۴۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف فرماتے ہیں کہ ہم جب مدینہ میں آئے تو حضرت محمد رسول اللہؐ نے میرے اور سعدؓ بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا سعدؓ بولے چونکہ میں تمام انصار سے زیادہ مالدار ہوں لہٰذا میں اپنا آدھا مال تجھے دیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں ان میں سے جو تجھے پسند ہو میں اس کو طلاق دیدوں۔ عدت گذرنے کے بعد تو اس سے نکاح کر لینا میں نے جواب دیا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے (ہاں یہ بتاؤ کہ) کوئی تجارتی منڈی بھی ہے سعد نے جواب دیا بازار قینقاع ہے میں منڈی کو گیا اور وہاں سے پنیر اور گھی لایا۔ (اور اس کو فروخت کیا) پھر کثرت سے وہاں آنا جانا شروع کر دیا کچھ ہی دن گذرے ہوں گے (کہ میں مالدار ہو گیا اور) ایک انصاری عورت سے شادی کر لی اور رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے (میرے کپڑوں پر) کچھ زرد رنگ کے نشان دیکھے فرمایا کیا تم نے نکاح کیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا کس سے میں نے عرض کیا ایک انصاری عورت سے فرمایا مہر کیا دیا میں نے عرض کیا گٹھلی برابر سونا فرمایا ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری کا ہو۔

۹۴۱۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ (مخفی) چیزیں ہیں جو شخص مشتبہ گناہ کو ترک کر دیتا ہے وہ ظاہری گناہ کو ضرور ترک کر دے گا اور اگر مشتبہ گناہ پر جرأت کی تو عنقریب وہ ظاہری گناہ میں بھی پڑ جائے گا ممنوع امور خدا کے (مقرر کردہ) باڑے ہیں جو ان کے پاس آ کر چریگا وہ عنقریب ان میں بھی گھس آئے گا۔

۹۴۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ عتبہ بنؓ ابی وقاص نے اپنے بھائی سعدؓ بن ابی وقاص کو وصیت کی کہ زمعہ کی باندی کا بچہ میرا ہے اس کو لے لینا چنانچہ فتح مکہ کے ایک سال بعد سعدؓ بن ابی وقاص نے بچہ لے لیا اور کہنے لگے یہ میرا بھتیجا ہے مجھے میرے بھائی نے اس کی وصیت کی تھی (یہ سُن کر) عبداللہؓ بن زمعہ کھڑے ہو گئے اور کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی چھوکری کا بیٹا ہے جو میرے والد کے زیر فراش ہوا ہے بالآخر دونوں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے سعد بولے یہ میرا بھتیجہ ہے بھائی نے مجھے اس کی وصیت کر دی تھی۔ عبداللہؓ بن زمعہ کہنے لگے یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے میرے باپ کے زیر فراش پیدا ہوا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا عبداللہؓ لڑکا تو لے لے کیونکہ بچہ بچھونے والے کا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں اس کے بعد حضورؐ نے جب لڑکے میں عتبہؓ کی مشابہت دیکھی تو ام المومنین حضرت سودہؓ بنت زمعہ سے فرمایا اس سے پردہ کرو۔ چنانچہ اس لڑکے نے مرتے دم تک حضرت سودہؓ کو نہیں دیکھا۔

۹۴۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں چند لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ ہمارے پاس لوگ گوشت لاتے ہیں اور ہم کو اس کا علم نہیں ہوتا کہ انھوں نے (ذبح کے وقت) اس پر خدا کا نام لیا ہے یا نہیں (ہمارے لئے کیا حکم ہے) فرمایا تم اس پر خدا کا نام لے کر کھا لو۔

۹۴۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضرت محمد رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے

کا کہ اُن کو پرواہ بھی نہ ہوگی کہ کس ذریعہ سے (مال حاصل) ہوا حلال طریقہ سے یا حرام طریقہ سے۔

۹۴۵۔ حضرت زید رضؓ بن ارقم اور حضرت براءؓ بن عازب فرماتے ہیں ہم رسول اللہؐ کے عہد میں تجارت کیا کرتے تھے اس لئے ہم نے حضورؐ سے بیع صرف (سونے چاندی کی بیع) کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا اگر ہاتھ در ہاتھ ہو تو کچھ ہرج نہیں ہے اور اُدھا ہو تو ناجائز ہے۔

۹۴۶۔ حضرت ابوموسیٰ رضؓ کہتے ہیں میں نے حضرت عمرؓ کے پاس جانے کی اجازت چاہی مگر انھوں نے مجھے اجازت نہ دی معلوم ہوتا تھا کہ وہ (کسی کام میں) مشغول تھے میں لوٹ آیا جب آپ کام سے فارغ ہوئے تو فرمایا عبداللہؓ بن قیس کی میں نے آواز سُنی تھی اس کو بلا لو لوگوں نے کہا وہ واپس چلے گئے آپ نے مجھے بلایا میں پہونچا تو میں نے عرض کیا (رسول اللہ کے زمانہ میں) ہم کو یہ حکم تھا کہ اندر آنے کی اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلے جائیں) حضرت عمرؓ نے فرمایا اس پر کوئی حدیث پیش کر سکتے ہو۔ میں نے کہا جی ہاں چنانچہ میں انصار کی مجلس میں گیا اور گواہی دینے والے کو طلب کیا انصار نے کہا ہم سب میں چھوٹے ابوسعیدؓ خدری ہیں یہ گواہی دیں گے میں ابوسعید خدریؓ کو ہمراہ لے کر پہونچا (اور ابوسعیدؓ نے میرے قول کی گواہی دی حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے رسول اللہ کا یہ حکم اس وقت تک) معلوم ہی نہ تھا کیونکہ تجارت کے لئے بازار کی آمد و رفت نے مجھے مشغول کر دیا۔

۹۴۷۔ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں میں نے حضورؐ کو فرماتے سُنا جو شخص چاہتا ہو کہ اس کا رزق کشادہ اور عمر دراز ہو وہ رشتہ داروں سے میل ملت کرے۔

۹۴۸۔ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں جو کی روٹی اور کچھ بودار چربی لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ نے مدینہ میں ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ گرو رکھی تھی اور گھر والوں کے لئے جو خریدے تھے میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ محمدؐ کے گھر والوں کے پاس نہ کسی رات کو صاع بھر گیہوں رہے نہ صاع بھر کوئی اور غلہ حالانکہ حضورؐ کی نو بیویاں تھیں۔

۹۴۹۔ حضرت مقدام رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ کا ارشاد ہے کوئی شخص اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھاتا ہے حضرت داؤد جو نبی اللہ تھے وہ بھی اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔

۹۵۰۔ حضرت جابر رضؓ بن عبداللہ کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا خدا اُس بندہ پر رحم فرمائے جو اپنے حق کا تقاضا کرنے اور خرید و فروخت کرنے میں سہولت برتتا ہے۔

۹۵۱۔ حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا گذشتہ لوگوں میں سے ایک شخص کی روح سے فرشتوں نے ملاقات کی اور کہا تو نے کوئی نیک عمل بھی کیا ہے روح بولی میں اپنے آدمیوں کو حکم دیتی تھی کہ وہ تنگدست (قرضداروں) کو مہلت دیں اور مالداروں سے چشم پوشی کریں حضورؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے اس وجہ سے اس روح سے درگذر فرمائی

۹۵۲۔ حضرت حکیم رضؓ بن حزام کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا خرید و فروخت کرنے والے جب تک (مقام بیع سے) الگ ہو جاویں ان کو لینے یا نہ لینے کا اختیار رہے اگر دونوں سچ بولیں گے اور چیز کی (اچھی بُری بات) بیان کر دیں گے تو بیع میں ان کو برکت حاصل ہوگی اور اگر چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو بیع کی برکت ملیا میٹ کر دی جائیگی

۹۵۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں ہم کو گڈا (اچھی بری مخلوط کی) کھجوریں ملتی تھیں اور ہم دو کھجوریں

کھجوروں کے ایک صاع کے بدلے میں ان کے دو صاع فروخت کرتے تھے اس لئے حضورؐ نے فرمایا دو صاع ایک صاع کے بدلے میں اور دو درہم ایک درہم میں فروخت نہ کئے جائیں۔

۹۵۴۔ حضرت ابو جحیفہؓ کہتے ہیں۔ میں نے ایک پچھنے لگانے والے غلام کو خریدا اور اس کی سینگیاں توڑوا پھینکیں کیونکہ رسول اللہؐ نے کتے اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے سود لینے دینے سے اور گودنے گدوانے سے بھی ممانعت فرمائی ہے اور تصویر کھینچنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

۹۵۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے حضورؐ کو فرماتے سنا کہ جھوٹی قسم کھانے سے مال تباہ اور برکت ملیامیٹ ہوتی ہے

۹۵۶۔ حضرت خبابؓ کہتے ہیں میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہاری کا پیشہ کرتا تھا عاص بن وائل پر داسی وقت کا) میرا کچھ قرض آتا تھا (مسلمان ہوجانے کے بعد) میں اس کے پاس قرض کا تقاضہ کرنے لگا تو اس نے کہا کہ جب تک تو محمدؐ کی (نبوت کا انکار نہ کریگا میں تیرا قرض نہ دوں گا میں نے کہا کہ حضور صلعم کی نبوت کا تو میں اس وقت تک بھی انکار نہ کروں گا جب تک کہ خدائے تعالیٰ تجھے مار کر پھر زندہ کر کے اٹھائے وہ بولا کہ اچھا تو اس وقت تک ٹھہرا رہ کہ میں مروں اور پھر زندہ کر کے اٹھایا جاؤں (اس وقت) مجھے مال اور اولاد ملے گا تو تیرا قرض ادا کر دوں گا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ افرایت الذی کفر بآیاتنا وقال لاوتین مالا و ولدا۔

۹۵۷۔ حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں ایک درزی نے کھانا تیار کیا اور رسول اللہؐ کی دعوت کی میں بھی رسول اللہؐ کے ہمراہ کھانے گیا درزی نے رسول اللہؐ کے سامنے کچھ روٹی اور شوربہ پیش کیا شوربہ میں کدو اور قیمہ پڑا تھا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے اندر ادھر ادھر کدو تلاش کر رہے ہیں اسی دن مجھے کدو سے محبت ہوگئی۔

۹۵۸۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ کہتے ہیں ایک جہاد میں رسول اللہؐ کے ہمرکاب تھا مگر اونٹ (کی سست رفتاری) نے مجھے (اور دل سے) پیچھے بھی کردیا اور تھکا بھی دیا حضورؐ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا جاؤ میں نے کہا جی۔ فرمایا۔ کیوں کیا ہوا میں نے عرض کیا اونٹ نے مجھے پیچھے بھی کردیا اور تھکا بھی دیا اسی وجہ سے میں سب سے اخیر میں رہ گیا۔ آپ نے اتر کر اپنی لکڑی سے اونٹ کو مارا اور فرمایا سوار ہوجاؤ سوار پھر تو میں نے اونٹ کی یہ کیفیت دیکھی کہ بمشکل رسول اللہؐ کے آگے ہونے سے اس کو روکتا تھا آپ نے فرمایا کیا تم نے نکاح کرلیا میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا دوشیزہ سے بیاہی ہوئی سے میں نے عرض کیا بیاہی ہوئی سے فرمایا نوجوان لڑکی سے کیوں نہیں کیا تم اس سے دل لگی کرتے اور وہ تم سے کرتی میں نے عرض کیا میری کئی چھوٹی بہنیں ہیں میں نے چاہا کسی ایسی عورت سے شادی کروں جو ان کو گھیر رکھے ان کے بالوں میں کنگھی کرے اور سرپرستی رکھے فرمایا دیکھو تم (گھر) پہنچنے والے ہو احتیاط سے کام لینا پھر فرمایا اپنا اونٹ بیچتے ہو میں نے عرض کیا جی ہاں حضورؐ نے ایک اوقیہ کے عوض خرید لیا پھر آپ مجھ سے پہلے تشریف لے گئے (اخیر رات کو مدینہ پہنچ گئے) میں صبح کو پہونچا تو مسجد کے دروازہ پر آپ کو پایا فرمایا اب آئے ہو میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا اونٹ (یہیں) چھوڑ دو اور مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھو میں نے مسجد کے اندر جاکر دو رکعت نماز پڑھی حضورؐ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ ان کو ایک اوقیہ چاندی تولدو بلالؓ نے مجھے چاندی تولدی اور جھکتی تول کردی میں پشت پھیر کر (چاندی لیکر) چل دیا آپنے فرمایا جابرؓ کو بلاؤ میں سمجھ گیا کہ آپ اونٹ واپس کریں گے اور مجھے یہ بات بہت ہی ناپسند تھی فرمایا اپنا اونٹ لے لو اور قیمت بھی تم ہی لے لو۔

۹۵۹۔ حضرت ابن عمرؓ نے ایک شخص سے چند اونٹ پیٹ کے بیمار خریدے اس شخص کا ایک شریک تھا (اس کو معلوم

ہو (تو) وہ ابن عمرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے شریک نے آپ کے ہاتھ پیٹ کے بیمار اونٹ فروخت کر ڈالے ہیں اور آپ کو اطلاع نہیں دی ابن عمرؓ نے فرمایا رہنے دے ہم کو حضورؐ کا یہ فرمان تسلیم ہے کہ ایک کا مرض دوسرے کو نہیں ہوتا ہے

۹۶۰۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ابو طیبہؓ نے رسول اللہؐ کے پچھنے لگائے آپ نے اس کو ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم دیا اور (چونکہ ابو طیبہ غلام تھا اس لئے آپ) اس کے مالکوں سے اس ٹیکس میں کمی کرادی (جو مالکوں نے اس پر ادا کرنا مقرر کر رکھا تھا مثلاً ایک روپیہ روز دینا ہوگا۔

۹۶۱۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے پچھنے لگوائے اور لگانے والے کو (اس کی اجرت) عطا کی اگر پچھنے لگانے کی اجرت حرام ہوتی تو حضورؐ نہ دیتے۔

۹۶۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے ایک توشک خریدی جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں رسول اللہؐ نے اس کو دیکھا تو دروازہ پر کھڑے رہے اندر تشریف نہ لائے میں چہرہ سے ناگواری کے آثار دیکھ کر سمجھ گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں خدا اور رسولؐ خدا کی طرف رجوع کرتی ہوں مجھ سے کیا قصور ہو گیا فرمایا یہ توشک کیسی ہے میں نے عرض کیا آپ کے لئے میں نے خریدی ہے تاکہ اس کو بچھا کر اس پر آپ بیٹھیں۔ فرمایا ان تصویروں کے بنانے والے قیامت کے دن عذاب میں مبتلا ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اپنے پیدا کئے ہوؤں میں اب جان بھی ڈالو جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں اس میں (رحمت کے فرشتے) نہیں آتے۔

۹۶۳۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہؐ کے ہمرکاب تھے حضرت عمرؓ کا ایک سرکش اونٹ تھا میں اس پر سوار تھا اونٹ مجھ سے نہ رک سکتا تھا اور سب سے آگے ہی بڑھے جاتا تھا حضرت عمرؓ اس کو ڈانٹ کر (پیچھے) لوٹا دیتے تھے مگر وہ آگے ہی بڑھے جاتا حضرت عمرؓ پھر اس کو ڈانٹ کر لوٹاتے تھے یہ دیکھ کر رسول اللہؐ نے فرمایا عمرؓ اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یہ حضورؐ ہی کا ہے مگر آپ نے فرمایا۔ ایسے نہیں میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ حضرت عمرؓ نے رسول اللہؐ کے ہاتھ اس کو فروخت کر دیا۔ جب خرید و فروخت ہو گئی تو حضورؐ نے فرمایا عبداللہ (ابن عمر) اب یہ تیرا ہی ہے جو چاہے کر۔

۹۶۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں ایک شخص نے حضور صلعم کی خدمت میں عرض کیا۔ میں خریداری میں دھوکا کھا جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا جب تم خرید و فروخت کیا کرو۔ تو کہہ دیا کرو کہ (دین میں) دھوکا نہیں ہے۔

۹۶۵۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کعبہ (ڈھانے کا ارادہ کرنے والا) لشکر لڑائی کرتا ہوا جب زمین پر پہنچے گا تو وہاں سب کے سب اول سے آخر تک زمین میں دھنس جائیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ سب کیوں زمین میں دھنس جائیں گے ان میں تو بازاری لوگ اور غیر جنگی آدمی بھی ہوں گے فرمایا دھنسیں گے تو سب کے سب باقی اپنی اپنی نیتوں کے موافق (قیامت کے دن) اٹھائے جائیں گے۔

۹۶۶۔ حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں (ایک روز) رسول اللہؐ بازار میں تھے کہ ایک شخص نے کہا۔ ابوالقاسم آپ نے اس طرف منہ پھیر کر دیکھا۔ اس شخص نے عرض کیا میں نے (آپ) کو نہیں بلایا تھا) اس شخص کو بلایا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا میرے نام پر نام تو رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو۔

۹۶۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ایک روز حضورؐ (ایک طرف کو) تشریف لے چلے (میں ہمراہ تھا مگر

وہ آپ مجھ سے بات کرتے تھے نہ میں آپ سے بالآخر آپ بنو قینقاع کے بازار میں پہونچے اور حضرت فاطمہؓ کے مکان کے صحن میں بیٹھ گئے اور فرمایا کیا یہاں ننھا ہے کیا یہاں ننھا ہے (یعنی حضرت حسنؓ بن علیؓ) مگر حضرت فاطمہؓ نے حضرت حسنؓ کو کچھ دیر روکے رکھا میں نے خیال کیا شاید آپ ان کو نہلا دھلا رہی ہوں گی یا ہار وار پہنا تی ہوں گی (تھوڑی دیر کے بعد) حضرت حسنؓ دوڑے ہوئے آئے حضورؐ نے ان کو گلے لگایا اور پیار کیا پھر فرمایا الٰہی اس سے محبت فرما۔ اور جو شخص اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما۔

۹۶۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ کے زمانہ میں لوگ بنجاروں سے غلہ خرید لیتے تھے حضورؐ ان کے پاس آدمی بھیج کر ان کو فعل سے منع کراتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ جہاں غلہ (خریدا ہو) وہیں فروخت نہ کرو یعنی ایسا نہ کرو کہ غلہ خرید کر بائع کے پاس چھوڑ دو اور گھر بیٹھے بیٹھے دوسرے شخص کے ہاتھ (فروخت کر دو) ہاں (قبضہ کر کے فروخت کرنے کی جگہ لے جا کر فروخت کر دو۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ غلہ جس وقت خریدا جائے اسی وقت (وہیں فروخت کر دیا جائے، تب تک اس پر پورا پورا قبضہ نہ کر لیا جائے۔

۹۶۹۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر بن عاص سے رسول اللہؐ کے وہ اوصاف دریافت کئے گئے جو توریت میں مذکور تھے فرمایا ہاں جو اوصاف قرآن میں ہیں ان میں سے بعض اوصاف توریت میں بھی مذکور ہیں قرآن شریف میں ہے اے نبیؐ ہم نے تم کو شاہد بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ تم ان پڑھوں کے نگراں ہو میرے بندے اور رسول ہو میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے تم بد اخلاق اور سخت دل نہیں ہو۔ نہ بازاروں میں چیختے پھرتے ہو تم برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے ہو بلکہ معاف کر دیتے ہو اور درگذر کرتے ہو خدا تعالیٰ تمہارے ذریعے سے کج رو قوم کو سیدھا کرائے گا وہ توحید کی قائل ہو جائے گی اور اس ملت کی وجہ سے اندھے بینا ہو جائیں گے بہرے شنوا ہو جائیں گے اور بستہ دل کھل جائیں گے اس وقت تمہاری وفات ہو گی۔

۹۷۰۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن حرام پر کچھ قرض تھا اسی حالت میں ان کا انتقال ہو گیا میں نے حضورؐ سے سفارش کرائی کہ قرض خواہ کچھ قرضہ معاف کر دیں۔ آپ نے سفارش کی مگر قرضخواہوں نے نہ مانا حضورؐ نے مجھ سے فرمایا جاؤ اپنی کھجوروں کو چھانٹ کر ہر قسم علیحدہ علیحدہ کر لو عجوہ الگ رکھ دو اور غدق زید الگ (جب چھانٹ چکو تو) مجھے اطلاع دینا حسب الحکم میں نے سب کھجوروں کو علیحدہ علیحدہ کر کے حضورؐ کو اطلاع دی آپ تشریف لائے کھجوروں کے ڈھیر کے درمیان بیٹھ گئے مجھ سے فرمایا لوگوں (قرض خواہوں) کو ناپ ناپ کر دو میں نے ناپ کر سب کے حصے پورے کر دیئے اور پھر بھی اس قدر کھجوریں باقی رہیں کہ معلوم ہوتا تھا کہ ذرا سی بھی کم نہیں ہوئی۔

۹۷۱۔ حضرت مقدامؓ بن معدی کرب کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا غلہ کو ناپ لیا کرو۔ اس سے تمہیں برکت حاصل ہو گی۔

۹۷۲۔ حضرت عبداللہؓ بن زیدؓ کہتے ہیں حضورؐ نے (ایک بار) ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس طرح مکہ کو حرم قرار دیا ہے اسی طرح میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کے لئے (خیر و برکت کی) دعا کی تھی۔ میں مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ وہاں کے صاع اور مد میں خدا تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔

۹۷۳۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں عہد رسالت میں میں نے دیکھا کہ جو لوگ غلہ کو اٹکل سے (بغیر ناپ تول

گے، خریدتے تھے ان کو مارا جاتا تھا تاکہ پہلے غلہ کو اپنے مکانوں میں رکھ کر (پورا پورا قبضہ کرلیں) بعد کو فروخت کردیں۔

۹۷۴۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی بغیر پورا پورا قبضہ کرنے کے غلہ کو فروخت کرے ابن عباسؓ سے دریافت کیا گیا اس سے کیا مراد ہے فرمایا روپیہ کے عوض روپیہ اور غلہ اُدھار (یعنی ایک شخص نے غلہ خریدا جو موجود نہ تھا اور پھر اس کو دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کردیا اور روپیہ وصول کرلیا تو گویا روپیہ کے عوض روپیہ کو فروخت کیا۔ کیونکہ غلہ تو قبضہ میں آیا ہی نہ تھا اور تکمیل ملک بغیر قبضہ کے نہیں ہوتی۔

۹۷۵۔ حضرت عمرؓ بن خطابؓ کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا سونے کی بیع سونے کے عوض اگر ہاتھ در ہاتھ نہ ہو تو سود ہے (اسی طرح گیہوں کے بدلے گیہوں جو کے بدلے جو کھجوروں کے عوض کھجوریں اگر ہاتھ در ہاتھ نہ ہوں تو سود ہو جاتا ہے (یعنی بدلے پر طرفین سے قبضہ ضرور ہے ورنہ سود کے حکم میں ہے)

۹۷۶۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا شہری آدمی گاؤں والے کے ہاتھ نہ فروخت کرے (بشرطیکہ شہر والوں کو غلہ نہ ملتا ہو اور بھوکے مر رہے ہوں) نرخ نہ بڑھاؤ (اگر نیت خریدنے کی نہ ہو) آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے (یعنی اگر دوسرا خرید رہا ہو تو جب تک وہ چھوڑ کر الگ نہ ہو جائے اس وقت تک اس چیز کو نہ خریدے) کوئی عورت اپنی بہن کو طلاق دلوانے کی خواہاں اس وجہ سے نہ ہو کہ اُس کا منافع خود حاصل کرے (یعنی خود اس کے شوہر سے نکاح کرے۔)

۹۷۷۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ کہتے ہیں ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کیا تھا۔ (غلام سے کہا تھا کہ میرے انتقال کے بعد تو آزاد ہے) مگر وہ شخص۔ کچھ مدت کے بعد) محتاج ہو گیا (اور غلام کو فروخت کرنا چاہا) رسول اللہؐ نے غلام کو پکڑ کر فرمایا مجھ سے اس کو کون خریدتا ہے حضرت نعیمؓ نے اس غلام کو خرید لیا اور حضورؐ نے وہ غلام ان کو دیدیا۔

۹۷۸۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے حبل حبلۃ کی بیع سے منع فرمایا ہے حبل حبلۃ جاہلیت کے زمانہ میں ایک قسم کی بیع ہوتی تھی۔ صورت یہ ہوتی تھی کہ آدمی اپنی حاملہ اونٹنی کے پیٹ کے اندر کا بچہ فروخت کردیتا تھا اور آئندہ کو اس بچہ کا جو بچہ ہو اس کو بھی فروخت کردیتا تھا حضورؐ نے اس کی ممانعت فرمادی کیونکہ معلوم نہیں بچہ زندہ ہو یا مردہ نر ہو یا مادہ اچھا ہو یا برا ہو واقعی حمل ہو یا بیماری وغیرہ۔

۹۷۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا (اگر کوئی شخص بکری کے تھنوں میں دودھ جمع رکھ چھوڑے اور فروخت کرنے کو لے جائے اور) دوسرا شخص اس دودھ بستہ بکری کو خریدلے اور اس کا دودھ دوہے تو اگر پسند ہو رکھ لے (اور نہ واپس کردے) مگر دودھ کے عوض ایک صاع بھر کھجوریں دینی ضروری ہیں۔

۹۸۰۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا اگر کوئی چھوکری زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو (اس کا مولا) اس کے کوڑے لگائے صرف جھڑکنے ڈانٹنے پر اکتفا نہ کرے اگر پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگائے زجر و تنبیہ پر اکتفا نہ کرے ہمیشہ یا بار بار زنا کرے تو اُس کو فروخت کردے (جس قیمت پر ہو) خواہ بالوں کی رسی ہی کے عوض ہو۔

۹۸۱ ۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ بنجاروں سے ملنے میں پیش قدمی نہ کرو۔ کوئی شہری کسی گاؤں والے کے ہاتھ فروخت نہ کرے۔ ابن عباسؓ سے دریافت کیا گیا اس کا کیا مطلب ہے کہ شہری گاؤں والے کے ہاتھ نہ فروخت کرے فرمایا مطلب یہ کوئی شہری کسی گاؤں والے کے خریدنے کا دلال نہ بنے (کہ دلال بن کر گاؤں والے کو نقصان پہنچاوے)

۹۸۲ ۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور جب تک سودا بازار میں لا کر ڈال دیا جائے۔ اس وقت تک (اس کو لینے کے لئے) پیش قدمی نہ کرے۔

۹۸۳ ۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ تر کھجوروں کو خشک خرموں کی برابر فروخت کرنا یا کشمش کو تر انگوروں کے عوض برابر ناپ کر بیچنا مزابنہ کہلاتا ہے۔

۹۸۴ ۔ حضرت مالکؓ بن اوس کہتے ہیں میں نے سو دینار کی چاندی بھنانی چاہی تو طلحہ بن عبید اللہ نے مجھے بلایا ہم آپس میں نرخ کے متعلق گفتگو کرنے لگے بالآخر ایک نرخ پر دونوں رضامند ہوگئے طلحہؓ نے سونا لے کر ہاتھ میں الٹ پلٹ کر دیکھنا شروع کیا اور مجھ سے کہا اتنی دیر ٹھہر جاؤ کہ میرا خزانچی غابہ سے آجائے حضرت عمرؓ (بھی) اس قول کو سن رہے تھے آپ نے (مجھ سے) فرمایا جب تک تو وصول نہ کرے اس سے جدا نہ ہونا کیونکہ خدا کی قسم رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (قبضہ) ہاتھ در ہاتھ نہ ہو تو سونا سونے کے عوض فروخت کرنا (یا چاندی چاندی کے عوض بیچنا) سود ہے الخ

۹۸۵ ۔ حضرت ابو بکرہؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ کا ارشاد مبارک ہے کہ سونا سونے کے برابر چاندی چاندی کے برابر فروخت کرو۔ (کمی وبیشی نہ کرو) ہاں سونے کے عوض چاندی یا چاندی کے عوض سونا جس طرح چاہو (جنس) فروخت کرو۔

۹۸۶ ۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا سونا سونے کے بدلہ میں برابر برابر فروخت کرو کمی بیشی نہ کرو اور چاندی کو چاندی کے بدلہ میں ہموزن فروخت کرو۔ کمی بیشی نہ کرو اور سونا چاندی اگر غائب ہو تو اس کو نقد قیمت پر بھی فروخت نہ کرو۔

۹۸۷ ۔ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے تھے کہ دینار کی بیع دینار کے بدلہ میں درہم کی بیع درہم کے بدلے میں جائز ہے لوگوں نے کہا ابن عباسؓ تو اس کے خلاف کہتے ہیں (ابو سعیدؓ خاموش ہوگئے اور ہم ابن عباسؓ سے دجاکر) دریافت کیا کہ کیا تم نے یہ بات نبیؐ سے سنی ہے یا قرآن میں دیکھی ہے۔ ابن عباسؓ بولے ان دونوں باتوں میں سے تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا کیونکہ حضورؐ کے اقوال کا تم کو مجھ سے زیادہ علم ہے مجھ سے تو اسامہؓ نے کہا تھا کہ نبیؐ نے فرمایا ہے سود صرف ادھار میں ہوتا ہے یعنی نقد سونے چاندی کی بیع ادھار ناجائز ہے۔

۹۸۸ ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا کھجوروں کو اس وقت تک نہ بیچو۔ جب تک ان کی درستی (پختگی) نمودار نہ ہو جائے اور کھجوروں کو کھجوروں کے بدلہ میں بھی فروخت نہ کرو۔ حضرت عبد اللہؓ بحوالہ زیدؓ بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے اس کے بعد عریّہ کو تازہ یا خشک کھجوروں کے بدلہ میں فروخت کرنے کی اجازت دیدی تھی اور اس کے علاوہ اجازت نہیں دی۔

۹۸۹ ۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے درخت پر لگی ہوئی کچی کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

اور سوائے عرایا کے دیگر کھجوروں کی بیع سے بھی منع فرمایا ہے۔ ہاں اگر درہم و دینار کے مقابل ہو تو خیر۔

۹۹۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے پانچ وسق یا اس سے کم کی بیع عرایا کرنے کی اجازت دی ہے۔

۹۹۱۔ حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے زمانہ میں لوگ (کچے) پھل خرید لیتے تھے اور جب کاٹ لیتے تھے اور ان سے روپیہ کے تقاضے کا وقت آتا تھا تو کہتے تھے کہ پھلوں میں دمان۔ قشام امراض اور دیگر آفتیں پیدا ہو گئی تھیں اور خواہ مخواہ) جھگڑا ہوتا تھا اور جب رسول اللہؐ کے پاس اس طرح کے زیادہ جھگڑے آنے لگے تو آپ نے اس جھگڑے کو دور کرنے کے لئے بطور مشورہ کے ارشاد فرمایا کہ اگر جھگڑوں سے باز نہیں آتے) تو جب تک پھلوں میں صلاحیت نہ پیدا ہو جائے اس وقت تک ان کی خرید و فروخت نہ کیا کرو۔

۹۹۲۔ حضرت جابرؓ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے پھلوں کی بیع کی ممانعت فرمادی ہے تاوقتیکہ سرخ یا زرد اور کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔

۹۹۳۔ حضرت انسؓ بن مالکؓ کہتے ہیں حضورؐ نے پھلوں کی بیع کی ممانعت فرمائی ہے تاوقتیکہ پک نہ جائیں۔

۹۹۴۔ حضرت انسؓ سے دریافت کیا گیا کہ پھل کیسے پک جائیں۔ فرمایا کہ سرخ ہو جائیں۔ (کیونکہ اگر کچے پھلوں کی بیع کروگے اور خدا نے پھل نہ دیئے تو بتاؤ کس طرح اپنے بھائی سے روپیہ وصول کر سکتے ہو۔

۹۹۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک شخص کو خیبر کا کلکٹر بنا کر بھیجا وہاں سے یہ شخص رسول اللہؐ کی خدمت میں عمدہ عمدہ کھجوریں لایا آپ نے فرمایا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ عرض کیا نہیں تو یا رسول اللہ ہم یہ کھجوریں ایک صاع بھر (ردی کھجوروں کے) دو صاع میں لیتے ہیں اور ان کے دو صاع تین صاع میں فرمایا ایسا نہ کرو بلکہ اچھی بُری ملی ہوئی کو روپیہ کے عوض فروخت کر دیا کرو پھر کھری کھجوریں روپیہ سے خرید کرو۔

۹۹۶۔ حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں حضورؐ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی اناج کی بالوں کو غلہ کے عوض فروخت کرے یا بیع ملامسہ یا منابذہ کرے (منہ سے کچھ نہیں کہا) صرف مشتری نے مبیعہ کو چھو دیا یہ ملامسہ کہلاتا ہے اگر بغیر کچھ کہے بیع پر کنکر پتھر یا کچھ پھینک ماری تو یہ منابذہ ہو گئی۔ جاہلیت میں یہ دونوں طریقے رائج تھے۔

۹۹۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت معاویہ کی والدہ ہندہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ابوسفیان بخیل آدمی ہے (خرچ پورا نہیں دیتا) اگر میں کچھ خفیہ لے لیا کروں تو کچھ حرج ہے؟ فرمایا تو اور تیرے بچے اتنا لے سکتے ہیں جو نیک چلنی سے صرف کرنے کے بعد تیرے لئے کافی ہو جائے۔

۹۹۸۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے اس جائداد وغیرہ میں شفعہ لازم کر دیا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو اور اگر حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ بنا دیئے جائیں تو شفعہ نہیں ہے۔

۹۹۹ - حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ ابراہیمؑ حضرت سارہؓ کو ہمراہ لے کر ترک وطن کر کے ایک گاؤں میں پہنچے وہاں ایک بادشاہ ظالم شخص موجود تھا اس کو خبر لگی کہ ابراہیمؑ ایک حسین عورت کو لے کر آئے ہیں چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس قاصد بھیکر دریافت کرایا تمہارے ساتھ یہ عورت کون ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا یہ میری بہن ہے اس کے بعد حضرت سارہؓ کے پاس آئے فرمایا تم میری بات جھوٹی نہ کرنا میں نے ان لوگوں سے کہدیا ہے کہ تم میری بہن ہو کیونکہ روئے زمین پر (اس زمانہ میں) میرے اور تمہارے سوا کوئی اور ایما ندار نہیں ہے یہ کہہ کر حضرت سارہؓ کو بادشاہ کے پاس بھیجدیا (سارہؓ وہاں پہنچیں تو) اس ظالم بادشاہ نے ان کی طرف دست درازی کرنی چاہی حضرت سارہ نے وضو کر کے دعا کی کہ آلہی اگر تجھ پر اور تیرے رسول پر میرا ایمان ہے اور میں نے اپنا ستر سوائے خاوند کے سبوں سے محفوظ رکھا ہے تو مجھے اس کافر کے قابو میں نہ دے (یہ دُعا حضرت سارہؓ کے منہ سے نکلنی تھی کہ) بادشاہ کا دم گھٹنے لگا اور زمین پر پاؤں پیٹنے لگا۔ یہ دیکھ کر حضرت سارہؓ نے دُعا کی کہ آلہی اگر یہ مرگیا تو لوگ کہیں گے اُسی نے قتل کیا ہے۔ (حضرت سارہؓ کی اس دعا سے) خدا تعالیٰ نے بادشاہ کو آزادی مرحمت فرمائی مگر اس نے پھر دست درازی کرنی چاہی حضرت سارہؓ نے دوبارہ وضو کر کے دعا کی کہ آلہی اگر تجھ پر اور تیرے رسول پر میرا ایمان ہے اور میں باعصمت ہوں تو اس کافر کو مجھ پر دسترس نہ دے فوراً بادشاہ کا سانس گھٹنے لگا اور وہ زمین پر پاؤں پیٹنے لگا حضرت سارہؓ نے پھر دعا کی کہ آلہی اگر یہ مرگیا تو لوگ کہیں گے کہ میں نے اس کو قتل کیا ہے خدا تعالیٰ نے بادشاہ کو پھر رہائی دی اخیر میں بادشاہ کہنے لگا کہ تم نے تو میرے پاس شیطان کو بھیج دیا اس کو آجر[۱] لونڈی دیدو اور ابراہیمؑ کے پاس پہنچا دو چنانچہ حضرت سارہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس واپس آئیں اور کہنے لگیں کیا آپ کو اطلاع ہوئی کہ خدا تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور اس نے ایک چھوکری خدمت کے لئے دی۔

۱۰۰۰ - حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور کریمؐ نے فرمایا عنقریب (عیسیٰؑ) ابن مریم تم میں آجائیں گے انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ موقوف کردیں گے مال بہا پھرے گا کوئی اس کو قبول کرنیوالا نہ ہوگا۔

۱۰۰۱ - حضرت ابن عباسؓ کے پاس ایک شخص نے کہا میں (پیشہ ور) آدمی ہوں میرا گذارا دستکاری پر ہے تصویریں بنایا کرتا ہوں آپ نے فرمایا میں تجھ سے وہی کہوں گا جو رسول اللہؐ سے میں نے سنا ہے میں نے حضورؐ کو فرماتے سنا ہے کہ مصور کو خدا تعالیٰ عذاب میں مبتلا کرے گا تاکہ (اپنی بنائی ہوئی تصویروں میں روح بھی پھونکے اور تصویروں میں جان کبھی نہ ڈال سکے گا (لہذا اس پر عذاب ہمیشہ ہوتا رہے گا) یہ سُن کر وہ شخص بہت کبیدہ خاطر ہوا کہ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا یہ دیکھ کر ابن عباسؓ نے فرمایا افسوس اگر تو نہیں مانتا اور تصویریں ہی بنانی چاہتا ہے تو ان درختوں وغیرہ کی تصویریں بنا جن میں جان نہیں ہے۔

۱۰۰۲ - حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے میں قیامت میں

[۱] آجر حضرت ہاجرہ کو کہتے ہیں۔ یہ جناب اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہ ہیں۔

کے دن تین شخصوں سے جھگڑا کروں گا۔ ایک وہ شخص جس نے کسی سے کسی بات کی قسم کھائی یا کچھ ذمہ داری کی اور یہ کام میرا واسطہ دے کر کیا لیکن پھر اس کے خلاف کیا دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد مرد کو فروخت کر کے قیمت کھائی تیسرا وہ شخص جس نے کسی مزدور کو مزدوری پر رکھا اور پورا پورا کام لے کر مزدوری نہ دی۔

۱۰۰۳۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ مکہ میں تھے اور فتح مکہ والا سال تھا کہ میں نے حضورؐ کو فرماتے سنا خدا اور اس کے رسولؐ نے شراب مردار خنزیر اور مورتیوں کی بیع حرام کی ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ مردار کی چربی کا کیا حکم ہے اس سے تو کشتیاں اور کھالیں چکنی کی جاتی ہیں اور لوگ چراغوں میں جلاتے ہیں فرمایا۔ نہیں یہ حرام ہی ہے یہودیوں پر خدا کی مار باوجودیکہ خدا نے اس کو حرام کر دیا مگر انھوں نے اس کو پگھلا کر فروخت کرنا اور قیمت کھانی اختیار کی۔

۱۰۰۴۔ حضرت ابو مسعودؓ انصاری کہتے ہیں رسول اللہؐ نے کتے کی قیمت زنا کی اجرت اور کاہن کی مٹھائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۳۶
کتاب السلم

۱۰۰۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگ ایک ایک دو دو سال کے۔ پھلوں کی بیع مسلم کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص بیع مسلم کرے وہ ناپ تول پہلے سے ٹھہرائے۔

۱۰۰۶۔ حضرت ابن ابی ادنیٰؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں اور حضرت عمرؓ کے عہد میں گیہوں جو کشمش اور کھجوریں بطور بیع مسلم کے فروخت کرتے تھے۔ دوسری روایت ہے کہ ہم شامی کاشتکاروں سے گیہوں جو اور کشمش میں پیمانہ معین کر کے مقررہ مدت ٹھیرا کر بیع مسلم کرتے تھے دریافت کیا گیا کہ جن چیزوں کی تم بیع مسلم کرتے تھے وہ چیزیں کاشتکار کہاں سے لاتے (کیا انہی کے ہاں پیدا ہوتی تھیں یا کہیں اور سے لاتے تھے) فرمایا ہم ان سے یہ دریافت نہیں کرتے تھے۔

باب ۳۷
کتاب الشفعہ

۱۰۰۷۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام ابو رافعؓ کہتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے جا کر کہا کہ تمہارے گھر میں جو میری دو کوٹھریاں جو تمہارے مکان میں ہیں مجھ سے ان کو خرید لو سعدؓ بولے چار ہزار درہم قسط وار تو میں دے سکتا ہوں اس سے زیادہ نہیں دے سکتا ہوں میں نے کہا پانسو اشرفیاں تو مجھے ان کی (اور لوگوں سے) مل رہی ہے مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ پڑوسی قرب کی وجہ سے (مال خریدنے کا) زیادہ حقدار ہے۔ (اس لئے میں چار ہزار درہم میں تم کو دیتا ہوں) ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ پانسو اشرفیاں مل رہی ہیں اور میں چار ہزار درہم میں تم کو دے دیتا۔

۱۰۰۸۔ حضرت عائشہؓ نے (ایک بار) رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میرے دو ہمسائے ہیں میں ہدیہ کس کو دوں فرمایا جس کا دروازہ تمہارے (گھر) سے نزدیک ہو۔

باب ۳۸
کتاب الاجارۃ

۱۰۰۹۔ حضرت ابو موسیٰ الشعریؓ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو آدمی اور بھی تھے (جو عامل بننا چاہتے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے اس کا علم نہ تھا کہ دونوں حاکم مال بننے کے خواہشمند ہیں فرمایا جو شخص خود حکومت مال چاہتا ہے ہم اس کو مقرر نہیں کر سکتے۔

۱۰۱۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں (ایک روز حضورؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے جس نبی کو مبعوث فرمایا اس سے (نبوت سے قبل بکریاں ضرور چروائیں صحابہ نے عرض کیا حضورؐ نے بھی بکریاں چرائی ہیں فرمایا ہاں میں اہل مکہ کی بکریاں کچھ قیراط لے کر چراتا تھا۔ (قیراط بہت چھوٹا سا سکہ ہوتا تھا)

۱۰۱۱۔ حضرت ابو موسیٰؓ اشعری سے روایت ہے حضورؐ نے (ایک روز) ارشاد فرمایا کہ یہود نصاریٰ اور مسلمانوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کچھ مزدور صبح سے شام تک کام کرنے کے لئے مزدوری پر مقرر کر کے رکھے مزدوروں نے آدھے دن تو کام کیا پھر کہنے لگے ہم مزدوری لینا نہیں چاہتے اور جس قدر ہم کام کر چکے وہ مفت ہوا تم نے جو مزدوری مقرر کی وہ تمہیں رکھ لو (ہم جاتے ہیں) وہ شخص بولا باقی کام پورا کر دو اور مزدوری پوری پوری لے لو مگر مزدوروں نے نہ مانا اور انکار کر کے چلدیئے مالک نے اور مزدور رکھ لئے اور ان سے کہہ دیا کہ باقی دن کام کرو اور جو مزدوری میں نے پہلے مزدوروں سے ٹھہرائی تھی وہ سب کی سب تم کو ملے گی مزدوروں نے عصر تک کام کیا عصر کا وقت ہوا تو یہ بھی کہنے لگے ہم نے جس قدر کام کیا وہ مفت ہوا اور مزدوری جو تم نے ٹھہرائی تھی وہ تم ہی لے لو اس نے ہر چند کہا کہ تھوڑا سا دن باقی ہے رہا ہے کام پورا کر کے پورے دن کی مزدوری لے لو مگر انھوں نے انکار کر دیا بالآخر اس نے بقیہ دن کے لئے اور مزدور رکھ لئے ان مزدوروں نے دن کے باقی حصہ میں کام کیا اور غروب آفتاب کے بعد دونوں گروہوں کی پوری پوری مزدوری لے کر چلتے ہوئے۔ یہ ہے یہود نصاریٰ اور نور (اسلام) قبول کرنے والوں کی مثال۔

۱۰۱۲۔ حضرت عبد اللہؓ بن عمر کہتے ہیں میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سُنا ہے کہ تین آدمی (کہیں) جا رہے تھے راستہ میں بارش نے آ دبایا وہ پناہ گزینی کے خیال سے پہاڑ کے ایک غار میں چلے گئے جب اس کے اندر بیٹھ گئے تو غار کے منہ پر پہاڑ کے اوپر سے ایک پتھر آ گرا اور قبر کی طرح بند کر دیا اس وقت وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ (بھائی) سوچو اگر خاص خدا کے واسطے تم نے کوئی عمل کیا ہو تو اس کا واسطہ دے کر دعا مانگو کیونکہ اس کے بغیر رہائی نہیں مل سکتی۔ چنانچہ ایک شخص بولا میرے ماں باپ زندہ تھے اور بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے جن کے گذران کا بار مجھ پر تھا میں (محنت مزدوری) کر کے جب شام کو گھر آتا تھا تو جانوروں کا دودھ دوہ کر اوّل والدین کے پاس جاتا اور بچوں سے پہلے ان کو پلایا کرتا تھا ایک روز مزدوری کے کاروبار میں (دیر ہو گئی اور رات گئے تک میں نہ آ سکا والدین سو گئے میں نے (گھبرا کر دودھ دوہا اور والدین کے سرہانے جا کر کھڑا ہو گیا (دودھ کا) پیالہ ہاتھ میں تھا کچے پاؤں پر لوٹے پھرتے تھے مگر والدین سے پہلے ان کو پلانا بھی مجھ

ناگوار تھا اور ان کو جگانا بھی ٹھیک نہ تھا اسی حالت میں صبح ہوگئی آلہی اگر یہ کام میں نے خاص تیرے ہی واسطے کیا ہو تو غار کا اتنا دہانہ کھولدے کہ ہم کو آسمان نظر آنے لگے خدا تعالیٰ نے اتنا دہانہ کھولدیا کہ ان کو آسمان نظر آنے لگا۔ اس کے بعد دوسرے نے کہنا شروع کیا میری ایک چچازاد بہن تھی مجھے اس سے اتنی محبت تھی جتنی زیادہ سے زیادہ کسی شخص کو عورت سے ہوسکتی ہے۔ میں نے اس سے وصال کی خواہش کی مگر اس نے انکار کردیا اور کہا جب تک ایک سو بیس دینار نہ دے گا کامیاب نہ ہوگا بالآخر میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس شرط پر دے دیئے کہ وہ مجھ سے خلوت کرے اس نے کہنا مان لیا جب مجھے اس پر پوری قدرت ہوگئی تو اس نے کہا میرے نزدیک یہ بات حلال نہیں کہ بغیر جائز طریقہ (نکاح) کے تو مہر توڑے چنانچہ مجھے اس کے ساتھ ہم خوابی کچھ اچھی نہ معلوم ہوئی اور باوجودیکہ اس سے مجھے بے انتہا محبت تھی مگر لوٹ کر چلا آیا اور اشرفیاں بھی اسی کے پاس چھوڑ دیں۔ آلہی اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا جوئی کے لئے کیا ہے تو اس پتھر کو کھولدے پتھر کھل گیا مگر اتنا نہ کھلا کہ یہ لوگ اس سے نکل سکتے۔ تیسرا شخص کہنے لگا میں نے (کسی کام کے لئے) چند مزدور رکھے تھے۔ سب لوگوں کو میں نے مزدوری دیدی مگر ایک شخص اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا اس کی مزدوری (کے داموں) سے میں نے تجارت کی اور اس سے خوب ترقی کی میرے پاس مال بہت ہوگیا۔ مدت کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہا اللہ کے بندے میری مزدوری دیدے میں نے کہا یہ تمام اونٹ گائیں بکریاں اور غلام جو تجھے نظر آرہے ہیں تیری ہی مزدوری کے ہیں۔ اس نے کہا اللہ کے بندے مجھ سے ہنسی مت کر (میری مزدوری دیدے) میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کررہا ہوں (یہ) (یہ تیری ہی مزدوری کے ہیں ان کو لے لے) وہ لے کر چلتا ہوا۔ اور کچھ نہ چھوڑا آلہی میں نے یہ کام تیری ہی ذات کے لئے کیا تو جس مصیبت میں ہم مبتلا ہیں اس کو دور کر پتھر ہٹ گیا اور یہ لوگ نکل آئے۔

۱۰۱۳۔ **حضرت ابوسعید خدریؓ** کہتے ہیں چند صحابی کسی سفر کو گئے (راستہ میں) عرب کے کسی قبیلہ کے ہاں اترے اور ان سے مہمانی کے خواہشمند ہوئے مگر انھوں نے مہمانی نہ کی۔ اتفاق سے اس قبیلہ کے سردار کو کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہر چند کوشش کی کسی (علاج) سے فائدہ نہ ہوا بالآخر ایک شخص بولا ان نوارد لوگوں کے پاس شاید کچھ علاج ہو۔ (چلو ان کے پاس چلیں) چنانچہ وہ لوگ صحابہ کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمارے سردار کو کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہے اور ہم نے اس کے علاج میں ہر طرح کی کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا کیا تمہارے پاس کوئی علاج ہے ایک صحابی بولے ہاں میں منتر جانتا ہوں۔ مگر چونکہ ہم نے تم سے مہمانی طلب کی تھی اور تم نے انکار کردیا اس لئے ہم تمہارے لئے منتر نہ پڑھیں گے تاوقتیکہ تم ہماری اجرت مقرر نہ کردو بالآخر بکریوں کے ایک گلہ پر تصفیہ ہوا صحابی الحمد للہ رب العالمین پڑھتے جاتے تھے اور تفل تفل کرتے جاتے تھے (یہ منتر پڑھنا تھا) کہ اس کو اس طرح آرام ہوگیا جیسے رسی کے بل کھل گئے وہ چلنے پھرنے لگا اور کوئی بے چینی نہ رہی لوگوں نے (حسب معاہدہ) مزدوری دیدی صحابہ آپس میں کہنے لگے اس کو باہم بانٹ لو۔ لیکن منتر پڑھنے والے نے کہا ابھی نہ بانٹو تاوقتیکہ ہم رسول اللہ کی خدمت میں پہنچکر اس واقعہ کا تذکرہ کرلیں اور دیکھیں کہ حضورؐ کیا حکم دیتے ہیں چنانچہ سب رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا تم کو کس نے بتایا کہ یہ منتر ہے پھر فرمایا تم نے ٹھیک کیا تقسیم کرلو بلکہ اپنے

ساتھ میرا حصہ بھی مقرر کر لو یہ فرما کر حضورؐ ہنس پڑے۔

۱۰۱۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں حضورؐ نے نر کو مادہ پر ڈالنے کی اجرت لینے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۳۹
کتاب الحوالۃ

۱۰۱۵۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا مالدار کا (قرض ادا کرنے میں) تاخیر کرنا ظلم ہے اگر تم میں سے کوئی شخص کسی مالدار کے پیچھے لگا دیا جائے (یہ کہہ دیا جائے کہ فلاں شخص تمہارا قرض ادا کر دیگا اور وہ شخص بھی تسلیم کرے) تو پیچھے لگ جانا چاہیئے مان لینا چاہیئے اور اصل قرضدار کا پیچھا چھوڑ دینا چاہیئے۔

۱۰۱۶۔ حضرت سلمہؓ بن اکوعؓ کہتے ہیں ہم نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوتے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور آپ سے عرض کیا گیا اس کی نماز پڑھ دیجئے آپ نے دریافت فرمایا اس پر کچھ قرض تو نہیں۔ فرمایا کچھ چھوڑ بھی مرا ہے عرض کیا گیا نہیں۔ آپ نے اس پر نماز پڑھی تھوڑی دیر کے بعد ایک اور جنازہ لایا گیا اور لوگوں نے حضورؐ سے نماز پڑھنے کو کہا فرمایا اس پر کچھ قرض تو نہیں ہے عرض کیا گیا ہاں ہے فرمایا کچھ چھوڑا مرا ہے عرض کیا گیا تین دینار آپ نے اس کی بھی نماز پڑھی پھر تیسرا جنازہ لایا گیا اور حضورؐ سے نماز پڑھنے کے لئے عرض کیا گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا یہ کچھ چھوڑ مرا ہے عرض کیا گیا نہیں فرمایا اس پر کچھ قرض ہے عرض کیا گیا۔ تین دینار۔ فرمایا تم لوگ اپنے آدمی پر خود نماز پڑھو (میں نہیں پڑھوں گا) ابوقتادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس پر جو کچھ قرض ہے وہ میں اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ آپ نماز پڑھیں۔ تو آپ نے اس کی نماز پڑھی۔

باب ۴۰
کتاب الکفالۃ

۱۰۱۷۔ حضرت انسؓ بن مالک سے دریافت کیا گیا کیا آپ کو رسول اللہؐ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ اسلام میں معاہدہ (بھائی چارہ) نہیں ہے فرمایا (نہیں ہے) میرے گھر میں بیٹھ کر حضورؐ نے قریش و انصار میں معاہدہ (بھائی چارہ) کرایا تھا۔

۱۰۱۸۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے مجھ سے (وعدہ) فرمایا ہے کہ بحرین سے مال آجائے تو میں تجھے اتنا اتنا دوں گا مگر حضورؐ کی وفات کے بعد بحرین سے مال آیا حضرت ابوبکرؓ نے اعلان کرایا کہ اگر رسول اللہؐ پر کسی کا کچھ قرض ہو یا آپ نے اس سے وعدہ کیا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے ہم ایفاء کریں گے چنانچہ میں نے حضرت ابوبکرؓ کے پاس جا کر کہا کہ حضورؐ نے مجھے اتنا اتنا دینے کا وعدہ فرمایا تھا حضرت ابوبکرؓ نے لپ بھر کر مجھے دیا اور فرمایا شمار کر میں نے شمار کیا تو پانسو (درہم) تھے آپ نے فرمایا اتنے اتنے دو جگہ اور لے لے

باب ۴۱
کتاب الوکالۃ

۱۰۱۹۔ حضرت عقبہؓ بن عامر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو تقسیم کرنے کے لئے مجھے کچھ بکریاں دیں (میں نے تقسیم کر دیں) ایک بچہ باقی رہ گیا میں نے اس کا ذکر حضورؐ سے کیا فرمایا اس کو تو ہی

ذبح کرے۔

۱۰۲۰۔ حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ مقام سلع نامی پہاڑ میں لوگوں کی بکریاں چرتی تھیں ایک روز ہماری ایک بکری مرنے لگی (چرانے والی) لونڈی نے جو یہ دیکھا تو ایک پتھر توڑ کر اس سے بکری کو ذبح کر لیا میں نے کہا ابھی اس کو نہ کھاؤ حضور رسول اللہؐ سے جا کر خود مسئلہ معلوم کر لیں یا کسی کو بھیجکر معلوم کرا لیں لوگوں نے مسئلہ معلوم کرایا۔ آپ نے کھا لینے کی اجازت دیدی۔

۱۰۲۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر قرض کا تقاضا کرنے لگا اور تقاضہ کرنے میں اس نے سختی کی صحابہؓ نے اس کو مارنے کا قصد کیا آپ نے فرمایا یہ جو کچھ کہے اس کو کہنے دو کیونکہ حقدار کو کہنے کی گنجائش ہے پھر فرمایا جیسا اس کا نوجوان اونٹ تھا ویسا ہی نوجوان اونٹ اس کو دے دو۔ صحابہ نے عرض کیا ہمارے پاس تو اس سے بہتر اونٹ موجود ہے ویسا نہیں ہے فرمایا وہی دیدو کیونکہ تم میں سے بہتر آدمی وہی ہے جو ادائے قرض میں بہتر ہو۔

۱۰۲۲۔ حضرت مسورؓ بن مخرمہ کہتے ہیں کہ قبیلہ ہوازن کا وفد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا مال اور قیدی واپس طلب کئے آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا سچائی میرے نزدیک اچھی بات ہے دونوں چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کر لو یا قیدی لے لو یا مال۔ میں تو مدت سے تمہارا منتظر تھا (حضورؐ جب سے طائف تشریف لائے تھے گیارہ بارہ روز سے منتظر تھے) جب وفد کو یقین ہو گیا کہ حضورؐ دو میں سے صرف ایک چیز واپس کریں گے تو عرض کیا ہم قیدی مانگتے ہیں۔ اس کے بعد حضورؐ نے گروہ اسلام میں کھڑے ہو کر اول خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا سنو تمہارے بھائی تائب ہو کر آئے ہیں میں ان کو قیدی واپس دینے کا خیال کر چکا ہوں۔ لہٰذا جو شخص (بلا عوض) صرف قیدی واپس کرنے سے اپنے نفس کو خوش کر سکتا ہے وہ کرے اور جو (بدلہ میں) اپنا حصہ قائم رکھنا چاہتا ہے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ سب سے پہلے جو مال غنیمت آئے گا میں اس میں سے اس کا حصہ دے دوں گا۔ سب نے بالاتفاق کہا کہ ہم رسول اللہؐ کی وجہ سے (بلا عوض) قیدی ان کو دینے پسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے (ابھی تک) معلوم نہ ہو سکا کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی۔ لہٰذا تم چلے جاؤ اور ہر گروہ کا سردار ہمارے پاس آ کر ہر شخص کی دلی مرضی سے مطلع کرے لوگ چلے گئے اور سرداروں نے ان سے گفتگو کر کے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ سب کے سب واپس کر دینے پر راضی ہیں اور سبھوں نے اجازت دیدی ہے۔

۱۰۲۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھے صدقۂ فطر کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ (رات کو) ایک شخص نے آ کر لپ بھر بھر کر اناج اٹھانا شروع کر دیا میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا اس نے کہا میں محتاج ہوں عیالداری کا مجھ پر بار ہے سخت ضرورتمند ہوں میں نے اسکو رہا کر دیا صبح ہوئی تو رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا ابوہریرہؓ تمہارا رات والا قیدی کہاں گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس نے سخت محتاج اور عیالداری بیان کی میں نے رحم کھا کر اس کو چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا سُن لو وہ جھوٹا ہے دوبارہ پھر آئے گا مجھے حضورؐ کے فرمانے سے اس کے دوبارہ آنے کا

یقین ہو گیا اور اس کے انتظار میں رہا۔ چنانچہ وہ پھر آیا) اور غلہ لپوں سے بھرنے لگا میں نے پکڑ لیا اور کہا واللہ میں تجھے رسول اللہؐ کی خدمت میں لے چلوں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں فقیر محتاج ہوں مجھ پر عیالداری کا بار ہے اب پھر نہ آؤں گا۔ میں نے رحم کھا کر اس کو پھر چھوڑ دیا صبح ہوئی تو حضورؐ نے فرمایا ابو ہریرہؓ تمہارا رات کا قیدی کہاں گیا۔ میں نے عرض کیا اس نے چونکہ سخت محتاجی اور عیالداری بیان کی تھی اس لئے میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ فرمایا سنو اس نے تم سے جھوٹ بولا پھر آئے گا۔ میں اس کے انتظار ہی میں تھا کہ (وہ آیا اور آتے ہی اناج لپ بھر بھر کر لینے لگا میں نے پکڑ لیا اور کہا یہ تیسری بار ہے تو ہر بار کہہ دیتا ہے کہ اب نہ آؤں گا اور پھر آ جاتا ہے اب کی دفعہ تو ضرور تجھے رسول اللہؐ کی خدمت میں پکڑ لے جاؤں گا۔ وہ بولا مجھے چھوڑ دو میں تم کو چند کلمات بتاتا ہوں جو تمہارے لئے مفید ہوں گے میں نے کہا بتا کیا بات ہے کہنے لگا جب تم (سونے کے لئے) بستر پر لیٹو تو آخر تک آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ تمہارے لئے قائم رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے پاس نہ آ سکے گا۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا صبح کو رسول اللہؐ نے فرمایا ابو ہریرہؓ تمہارا رات والا قیدی کہاں ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس نے مجھ سے کہا میں تجھے چند مفید کلمات سکھاتا ہوں اس لئے میں نے اس کو چھوڑ دیا فرمایا وہ کیا ہیں میں نے عرض کیا اس نے مجھ سے کہا کہ بستر پر جس وقت سونے کو لیٹو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ خدا کی طرف سے ایک محافظ تمہارے لئے مقرر ہو جائے گا کہ صبح تک کوئی شیطان پاس نہ آ سکے گا۔ فرمایا اگرچہ وہ بڑا جھوٹا ہے مگر یہ بات اس نے سچ کہی کیا تمہیں معلوم ہے کہ تین راتوں سے تم کس سے کلام کرتے رہے میں نے عرض کیا نہیں فرمایا وہ شیطان ہے۔

۱۰۲۴۔ **حضرت ابو سعید خدریؓ** کہتے ہیں کہ حضرت بلال حضورؐ کی خدمت میں کچھ برنی (کھجوروں کی اعلیٰ قسم) کھجوریں لے کر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہاں سے لائے بلالؓ نے عرض کیا میرے پاس کچھ ردی کھجوریں تھیں ان کے دو صاع لے کر میں نے یہ ایک صاع لی ہیں تاکہ حضورؐ نوش فرمائیں (یہ سن کر) آپ نے فرمایا توبہ توبہ یہ تو بعینہٖ سود ہے۔ بعینہٖ سود ایسا نہ کیا کرو اگر خریدنا چاہو تو کھجوریں داموں سے فروخت کیا کرو اور ان داموں سے کھری کھجوریں خرید لیا کرو۔

۱۰۲۵۔ **حضرت عقبہؓ** بن حارث کہتے ہیں کہ نعیمان یا نعیمان کا لڑکا شراب پئے ہوئے تھا کہ (پکڑ کر) حضورؐ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ آپ نے حاضرین مکان کو حکم دیا مارو منجملہ مارنے والوں کے میں بھی تھا ہم نے اس کو جوتوں اور کھجور کی شاخوں سے مارا۔

باب ۴۲
ابواب الحرث والمزارعۃ وما جاء فیہ

۱۰۲۶۔ **حضرت انسؓ** بن مالک کہتے ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا مسلمان جو پودا لگائے یا کھیتی بوئے اور پھر اس سے پرندے چوپائے یا انسان کچھ کھالیں تو یہ بونے والے کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔

۱۰۲۷۔ **حضرت ابو امامہؓ** باہلی نے کاشتکاری کا کوئی اوزار دیکھا تو فرمایا میں نے رسول اللہؐ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس گھر میں یہ آلات آتے ہیں اس میں خدا تعالیٰ ذلت داخل کرتا ہے۔

۱۰۲۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص کتا باندھ کر رکھتا ہے روزانہ اس کے اعمال میں سے ایک قیراط کم ہوتا رہتا ہے مگر کھیتی اور چوپایوں کی حفاظت کرنے والے کتے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی دوسری روایت میں ہے کہ کھیتی اور بکریوں کی حفاظت کرنے والے یا شکاری کتے اس سے مستثنیٰ ہیں۔

۱۰۲۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضرت رسول اللہؐ نے (ایک روز) ارشاد فرمایا ایک آدمی بیل پر سوار تھا بیل نے اس کی طرف منہ پھیر کر کہا میں اس لئے نہیں پیدا ہوا ہوں بلکہ کاشتکاری کے لئے پیدا ہوا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ اور عمرؓ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ پھر فرمایا ایک بھیڑیا کسی بکری کو پکڑ کر لے چلا چرواہا اس کے پیچھے چلا بھیڑیا بولا (اب تو چھڑا لوگے لیکن۔ قیامت کے قریب صرف درندے اور چوپائے رہ جائیں گے اسی زمانہ کو یوم سبع کہتے ہیں اس روز تو سوائے میرے کوئی اور نگراں نہ ہوگا۔ حضورؐ نے فرمایا میں ابوبکرؓ اور عمرؓ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ راوی کہتا ہے ابوبکرؓ و عمرؓ وہاں موجود بھی نہ تھے۔

۱۰۳۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہمارے اور ہمارے بھائی مہاجرین کے درمیان کھجور کے باغات تقسیم کر دیجئے فرمایا نہیں (مجبوراً) انصار نے (مہاجرین سے) کہا کہ تم بار برداری میں ہمارا ہاتھ بٹاؤ پھلوں میں ہم تم کو شریک کر لیں گے مہاجرین بولے (ہاں) اس کو ہم مانتے ہیں۔

۱۰۳۱۔ حضرت رافعؓ بن خدیج کہتے ہیں ہم کاشتکاری میں اہل مدینہ سے زاید تھے مدینہ کے ایک سمت میں اس شرط پر زمین کرایہ پر دیدیتے تھے کہ (کھیت کا) ایک معین گوشہ زمین والے کا ہوگا (اتفاق ایسا ہوتا تھا) کہ کبھی تو اس گوشہ میں پیداوار کم ہوتی تھی اور باقی زمین ٹھیک رہتی تھی اور کبھی باقی زمین میں کچھ نہ ہوتا تھا اسی گوشہ میں پیدا ہوتا تھا۔ مگر اخیر میں ہم کو اس کی ممانعت کر دی گئی۔ سونے چاندی کے عوض اس زمانہ میں زمین کا کرایہ نہیں ہوتا تھا۔

۱۰۳۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے اہل خیبر سے نصف پیداوار پر معاملہ کیا۔ پیداوار میں خواہ پھل ہوں یا زراعت (اسمیں سے) حضورؐ ازواج مطہرات کو اسی دسق کھجوریں اور بیس دسق جو (سالانہ) دیا کرتے تھے۔

۱۰۳۳۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے زمین کرایہ پر دینے سے منع نہیں فرمایا ہے ہاں یہ ضرور فرمایا ہے کہ کسی بھائی کو مفت زمین دینے سے یہ بہتر ہے کہ زمین کا کچھ حصہ (یعنی اس کی پیداوار معین کر لی جائے۔

۱۰۳۴۔ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ اگر آخیر زمانہ کے مسلمان نہ ہوتے تو میں جس گاؤں کو فتح کرتا وہاں کے باشندوں کو وہ تقسیم کر دیتا۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کیا تھا۔

۱۰۳۵۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں حضورؐ کا ارشاد ہے جس نے غیر مملوکہ زمین آباد کی وہ اسی کی ہوگئی۔

۱۰۳۶۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو سرزمین حجاز سے باہر

لہ یوم سبع میں بکری کا محافظ کون ہوگا۔ ۱۲

کردیا کیونکہ رسول اللہؐ نے جب خیبر پر تسلط کر لیا تو یہودیوں کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ کر لیا تھا لیکن تکمیل فتح کے بعد جب زمین خیبر رسولؐ خدا اور مسلمانوں کی ہوگئی اور حضورؐ نے یہودیوں کو نکالنا چاہا تو انھوں نے عرض کیا آپ ہم کو یہاں اس شرط پر رہنے دیں کہ کاروبار تو تمام ہم کریں گے اور پیداوار نصف ہماری اور نصف حضورؐ کی ہوگی۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا ہم جب تک چاہیں گے تم کو یہاں رہنے دیں گے (جب چاہیں گے نکال دیں گے) چنانچہ یہود وہیں مقیم رہے حضرت عمرؓ نے (اپنے عہد خلافت میں) ان کو تیماؔ اور اریحاؔ کو بھیج دیا۔

۱۰۳۷۔ حضرت رافعؓ بن خدیج کہتے ہیں کہ میرے چچا زہیرؓ بن رافع کہتے تھے رسول اللہؐ نے ہم کو ایک مفید کام سے روک دیا میں نے کہا رسول اللہ کا فرمان ناحق نہیں ہو سکتا۔ زہیر بولے مجھے رسول اللہؐ نے بلا کر دریافت فرمایا کہ تم اپنی زمین کا کیا کرتے ہو عرض کیا چوتھائی حصہ زمین کی پیداوار اور چند وسق کھجور و جو کے عوض کرایہ پر دیتا ہوں فرمایا ایسا نہ کیا کرو۔ یا تو اس میں خود کاشت کرو یا کسی سے کرایا۔ (خالی) رو کے رکھو۔ رافع کہتے ہیں میں نے (زہیرؓ کو) جواب دیا میں اس حکم کو دل و جان سے مانتا ہوں۔

۱۰۳۸۔ حضرت ابن عمرؓ اپنی زمینیں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمان کے دور خلافت میں نیز حضرت معاویہؓ کے ابتدائی زمانۂ حکومت میں کرایہ پر دیدیا کرتے تھے لیکن جب رافعؓ خدیج کی روایت کردہ یہ حدیث معلوم ہوئی کہ حضورؐ نے زمینوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے تو ابن عمرؓ رافعؓ کے پاس گئے اور (حدیث دریافت کی رافعؓ نے جواب دیا کہ نبیؐ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے (واقعی) منع فرمایا ہے۔ ابن عمر بولے مجھے یاد ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی زمینیں کچھ بھوسے کے اور اس پیداوار کے عوض جو راج بھوں کے کناروں پر پیدا ہوتی تھی کرایہ پر دیدیا کرتے تھے۔

۱۰۳۹۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں مجھے علم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمینیں کرایہ پر دی جاتی تھیں مگر مجھے ڈر ہوا کہ اس بارہ میں شاید نبیؐ نے کوئی جدید حکم (ممانعت کا) صادر فرمایا ہو جس کی مجھے اطلاع نہ ہو اس لئے میں نے کرایہ پر دینا موقوف کر دیا۔

۱۰۴۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں ایک روز حضورؐ کے پاس ایک بدوی بیٹھا ہوا تھا اور حضورؐ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک جنتی آدمی نے اپنے پروردگار سے کھیتی کی اجازت مانگی خدا تعالیٰ نے فرمایا کیا ابھی تیری دلی خواہشیں پوری نہیں ہو چکیں اس نے عرض کیا۔ جی ہاں (پوری تو ہو گئیں) لیکن کھیتی کرنے سے مجھے محبت ہے۔ (حکم ہوا کر لو) اس نے تخم ریزی کی بس پلک جھپکنے سے پہلے ہی اس کا اُگنا اور بڑھنا اور کٹنا ہو جائے گا اور اس کے ڈھیر پہاڑوں کے برابر ہو جائیں گے۔ اس پر خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ اے ابن آدم تجھے کوئی چیز سیر نہیں کر سکتی (بس لے) وہ بدوی بولا خدا کی قسم وہ قریشی یا انصاری ہوگا کیونکہ یہی لوگ کاشتکار ہیں۔ ہم تو کھیتی کرتے ہی نہیں ہیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔

باب ۴۳
باب فی الشرب

۱۰۴۱۔ حضرت سہلؓ بن سعد کہتے ہیں حضورؐ کی خدمت میں (پانی کا پیالہ) پیش کیا۔ آپ نے پانی

پیا آپ کے داہنی طرف ایک بہت تھوڑی عمر کا لڑکا موجود تھا اور بائیں جانب کچھ عمر رسیدہ لوگ تھے۔ حضورؐ نے فرمایا لڑکے کیا تیری اجازت ہے کہ میں (یہ بچا ہوا پانی) ان عمر رسیدہ لوگوں کو دے دوں (بولا حضورؐ کے بچے ہوئے پانی پینے کے لئے تو میں اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ آپ نے وہ پانی اسی کو دیدیا۔

۱۰۴۲۔ حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں میں نے رسول اللہؐ کے لئے گھر کی پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور گھر کے کنوئیں کا پانی اس میں ملا کر پیالہ حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا آپ کے بائیں جانب حضرت ابوبکرؓ تھے اور داہنی طرف ایک گاؤں والا تھا آپ نے دہن مبارک سے یہ پیالہ ہٹایا ہی تھا کہ حضرت عمرؓ نے اس خیال سے کہ کہیں حضورؐ گانوں والے کو بچا ہوا پانی نہ دیدیں عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ کے پاس ابوبکرؓ موجود ہیں ان کو پس خوردہ پانی دے دیجئے۔ لیکن آپ نے گانوں والے کو ہی دے دیا اور فرمایا داہنی ہاتھ کو دیا کرو۔

۱۰۴۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بچا ہوا پانی دینے سے منع نہ کیا جائے کیونکہ اس کی وجہ سے کہیں سبزی پر اثر نہ پڑے نہ (خدا تعالیٰ کی طرف سے) اس کی بھی روک ہوجائے۔

۱۰۴۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھاتا ہے جب وہ خدا تعالیٰ سے ملے گا تو خدا اس پر غضبناک ہوگا اس پر خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنًا قلیلًا الخ (واقعہ اور وجہ نزول یہ ہوئی کہ) ایک مرتبہ حضرت اشعثؓ نے فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰنؓ نے جو حدیث بیان کی ہے (یعنی گذشتہ حدیث) وہ میرے بارہ میں نازل ہوئی ہے کیونکہ چچازاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا میں نے جو رسول اللہؐ کے سامنے اس کا دعویٰ کیا تو آپ نے فرمایا گواہ لاؤ میں نے عرض کیا گواہ تو نہیں ہے فرمایا تو پھر تیرے چچازاد بھائی پر قسم ہوگی۔ میں نے عرض کیا وہ تو قسم کھالے گا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا حدیث سنائی اور خدا تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کی تصدیق میں آیۃ مذکور نازل فرمائی۔

۱۰۴۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا قیامت کے دن تین شخصوں کو دردناک عذاب ہوگا خدا تعالیٰ ان پر نظر رحمت نہ ڈالے گا نہ عذاب سے بری فرمائے گا۔ اول وہ شخص جس کے پاس راستہ میں ضرورت سے بچا ہوا پانی تھا مگر اس نے مسافر کو نہ دیا دوسرا وہ شخص جس نے اپنے امام سے بیعت صرف دنیوی غرض سے کی اگر امام اس کو مال دیتا رہا تو راضی رہا ورنہ ناراض اور غصہ ہوگیا۔ تیسرا وہ شخص جس نے عصر[۱] کی نماز کے بعد سوداگری کا مال سجایا۔ اور کہنے لگا۔ واللہ مجھے اس مال کے اتنے اتنے روپیہ ملتے ہیں کسی (سیدھے آدمی نے اس کو سچا جان کر مال خرید لیا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ان الذین یشترون بعھد اللہ الخ

۱۰۴۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا ایک شخص (راستہ میں) جا رہا تھا اس کو سخت پیاس لگی ایک کنوئیں پر پہنچا اور پانی پی کر پھر چل دیا اتنے میں دیکھا کہ ایک کتا زبان نکالے پیاس کی وجہ سے کیچڑ کھا رہا ہے۔ یہ کہنے لگا۔ جس قدر مجھے پیاس لگی اتنی ہی اس کو بھی ہوگی۔ یہ کہہ کر اپنا

[۱] عصر کی قید اس وجہ سے لگائی کہ وقت دیا وہ متبرک ہوتا ہے ورنہ حکم عام ہے۔

موزہ اتار کر پانی سے بھر کر کتے کے منہ میں ڈالا اور کتے کو پانی پلایا خدائے تعالیٰ نے اس کو اجر عطا فرمایا اور اس کے عوض اس کو بخشدیا (یہ سن کر) لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جانوروں سے سلوک کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہر تر جگری (جاندار) کا ثواب ملتا ہے۔

۱۰۴۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جس طرح (اجنبی) اونٹ جانوروں کے پیاؤ سے دور کیا جاتا ہے اسی طرح میں بھی بعض لوگوں کو حوض کوثر سے دفع کروں گا۔

۱۰۴۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ کلام کرے گا نہ ان پر نظر رحمت فرمائے گا اول وہ شخص جو مال فروخت کرنے کے وقت جھوٹی قسم کھا کر کہتا ہے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت ملتی تھی (مگر تم کو میں رعایت سے دیتا ہوں) حالانکہ وہ جھوٹ بولتا ہے دوسرے وہ شخص جو کسی مسلمان کا مال مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھاتا ہو۔ تیسرے وہ شخص جو اپنی (ضرورت سے) بچا ہوا پانی (مسافروں کو نہیں دیتا تھا قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ جس طرح تو اپنی ضرورت سے زائد چیز کو روک رکھتا تھا۔ حالانکہ تو نے وہ بنائی بھی نہ تھی۔ اسی طرح میں اپنے فضل کو تجھ سے روکتا ہوں۔

۱۰۴۹۔ حضرت صعبؓ بن جثامہ کہتے ہیں حضرت محمد رسول اللہؐ نے فرمایا سوائے خدا و رسولؐ کے باڑہ قائم کرنے کا کسی کو حق نہیں ہوں (یعنی حدود شرعیہ سوائے خدا و رسولؐ کے کوئی نہیں بنا سکتا۔

۱۰۵۰۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلعم نے (ایک روز) ارشاد فرمایا کہ (بعض آدمیوں کے لئے) گھوڑے اجر و ثواب (کا باعث) ہوتے ہیں بعض کے لئے (فقیر و محتاجی سے) پردہ پوشی (کا سبب) اور بعض کے لئے وبال اور بوجھ اول لوگ وہ ہیں جنہوں نے گھوڑوں کو (راہ) خدا میں کام لانے کے لئے باندھ چھوڑا ہے لمبی رسی کر کے کسی سبزہ زار یا مرغزار میں چھوڑ دیا ہے تو جس قدر گھاس تک گھوڑے بندھے بندھے پہونچیں گے اس سب کی برابر اس شخص کے لئے اجر و ثواب لکھا جائے گا اگر رسی توڑ کر میل دو میل گھوڑے بھاگ گئے تو جس قدر اُن کے قدم پڑیں گے اور جس قدر ان کی لید ہوگی سب کی برابر مالک کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی پھر اگر کسی نہر پر پہونچکر گھوڑوں نے پانی پی لیا تو گو مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ ہو تب بھی بقدر پانی کے گھونٹوں کے اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی یہ تو ان گھوڑوں کا تذکرہ ہے جو مالک کے لئے اجر ثواب کے باعث ہیں۔ باقی وہ لوگ جو (اظہار) دولتمندی کے لئے نیز اس لئے گھوڑے پال رکھتے ہیں کہ (بوقت ضرورت) کسی سے مانگنا نہ پڑے اور خداوند تعالیٰ کا حق گھوڑوں سے ادا کرتے ہیں اور اپنی ذات سے تو ایسے لوگوں کے لئے یہ گھوڑے (فقیری و محتاجی سے) پردہ بن جاتے ہیں تیسرے وہ لوگ جنہوں نے محض دکھانے اترانے اور مسلمانوں کی دشمنی کے لئے گھوڑے پالے ہوں ان کے لئے یہ گھوڑے باعث وبال و عذاب ہوں گے۔ اس کے بعد حضورؐ سے خچروں کی بابت دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا خچروں کے بارہ میں مجھ پر (کوئی مخصوص) وحی سوائے اس آیت جامعہ نادرہ کے نہیں نازل ہوئی کہ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ الخ

۱۰۵۱۔ حضرت علیؓ بن ابوطالب کہتے ہیں کہ جنگ بدر کی غنیمت میں حضرت محمد رسول اللہ کے ہمراہ مجھ ایک نوجوان اونٹنی ملی تھی اور ایک اور نوجوان اونٹنی حضورؐ نے مجھے عنایت فرمائی تھی میں نے دونوں کو لیجا کر ایک انصاری کے دروازہ پر بٹھا دیا خیال تھا کہ ان پر اذخر (گھانس) لاد کر فروخت کرنے کے لئے لے جاؤں گا اور اس سے حضرت فاطمہؓ کے ولیمہ میں مدد لوں گا۔ میرے ساتھ اس وقت قبیلہ قینقاع کا ایک سنار بھی تھا اور حمزہؓ بن عبدالمطلب اس مکان کے اندر ایک گانے والی عورت کے ساتھ شراب نوشی میں مشغول تھے عورت نے جب یہ مصرعہ گایا کہ الا یا حمزہ للشرف النواء[۱] تو حمزہ تلوار لے کر اٹھ کھڑے ہوئے اور باہر آکر دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ کر پہلو چاک کر دیئے اور جگر نکال کر لے گئے میں یہ منظر دیکھ کر گھبرا گیا اور حضرت محمد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعہ کی اطلاع دی اس وقت حضورؐ کے پاس زید بن حارثہؓ بیٹھے ہوئے تھے آپ ان کو ساتھ لے کر چل نکلے میں بھی ہمراہ تھا آپ نے حمزہؓ کے پاس تشریف لے جا کر ان پر کچھ غصہ کیا حمزہؓ نے نظر اٹھا کر دیکھا اور بولے تم سب میرے باپ دادا کے خدمتگار رہو حضورؐ (یہ سن کر) الٹے پاؤں لوٹ آئے (یہ واقعہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے)

۱۰۵۲۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے (انصار کو) بحرین میں کچھ جاگیر دینی چاہی انصار نے عرض کیا جس طرح حضورؐ ہم کو جاگیر عطا فرما رہے ہیں جب تک ایسی جاگیر ہمارے بھائیوں مہاجرین کو نہ عطا فرمائیں گے ہم نہ لیں گے) آپ نے فرمایا تم عنقریب میرے بعد زمانہ میں خود غرضی دیکھو گے مگر مجھ سے ملنے تک (یعنی قیامت تک) صبر کرنا

۱۰۵۳۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر فرماتے ہیں میں نے حضورؐ کو ارشاد فرماتے سنا کہ اگر کوئی شخص کھجور کے درخت قلم لگ جانے کے بعد فروخت کرے تو (موجودہ) پھل بائع کے ہیں ہاں اگر مشتری شرط کرے (تو خیر مشتری لے لے) اسی طرح اگر کوئی غلام فروخت کیا اور غلام کے پاس کچھ مال موجود تھا تو یہ بائع کا ہے مگر مشتری اگر اس مال کی بھی شرط کرے (تو مشتری کا ہے)

باب ۴۳

کتاب الاستقراض والحجر والتفلیس

۱۰۵۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں سے قرض ادا کرنے کا ارادہ کر کے لیتا ہے اس کو خدا ادا کر دیتا ہے اور جو مال مارنے کے ارادہ سے لیتا ہے خدا اس کو تباہ کر دیتا ہے۔

۱۰۵۵۔ حضرت ابوذرؓ (غفاری) کہتے ہیں حضورؐ نے کوہ احد کو دیکھ کر فرمایا اگر یہ پہاڑ سونے کا ہو جائے تب بھی مجھے پسند نہیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس تین دن سے زائد باقی رہے ہاں وہ دینار اس سے الگ ہیں جن کو ادائے قرض کے لئے میں رکھ چھوڑوں اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا زیادہ دولت مند (عموماً) ثواب میں کم ہوتے ہیں ہاں جو لوگ مال کو ادھر ادھر خرچ کرتے رہیں (وہ ثواب میں زائد ہیں) مگر ایسے لوگ کم ہیں پھر حضورؐ نے فرمایا ابوذرؓ یہیں ٹھیرے رہو اور آپ کچھ دور آگے بڑھ گئے۔ ابوذر کہتے ہیں (کچھ دیر کے بعد) میں نے ایک آواز سنی اور ارادہ کیا کہ حضورؐ کے پاس پہنچ جاؤں مگر ارشاد اقدس کو یاد کر کے ٹھہرا رہا اتنے میں حضور صلعم تشریف لے آئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آواز کیسی تھی فرمایا کیا تو نے کچھ آواز سنی میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا میرے

---

[۱] ترجمہ۔ خبردار ہو جاؤ اے حمزہ ان موٹی اونٹنیوں کو لو (یعنی ذبح کر دو) ۱۲

پاس جبرئیل آئے تھے اور کہا تھا کہ تمہاری امت میں سے اگر کوئی شخص بغیر شرک کرنے کے مرجائے تو وہ جنتی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ اگرچہ اس نے ایسا ایسا کیا ہو فرمایا ہاں۔

۱۰۵۶۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں چاشت کے وقت میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تھے مجھ سے فرمایا دو رکعت نماز پڑھ (میں نے نماز پڑھی) میرا آپ پر کچھ قرض تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا قرض مع زیادتی کے ادا کیا۔

۱۰۵۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں دنیا دین میں ہر مسلمان کا سب سے زیادہ ولی اور سب سے بڑھ کر قریبی تعلق والا ہوں اگر چاہو تو (یہ آیت) پڑھ لو۔ لہٰذا جو مسلمان مرجائے تو اس کی میراث کے وارث اس کے عصبات ہوں گے اور اگر کچھ قرض یا اولاد چھوڑ کر مرے تو میرے پاس آنا چاہیئے۔ کیونکہ میں اس کا ولی ہوں۔

۱۰۵۸۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں حضرت رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ماں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور کسی کی حق تلفی یا ناحق (مال) لینے سے منع فرمایا ہے ایک روایت میں ہے کہ زیادہ سوال کرنے اور مال برباد کرنے کو بھی منع فرمایا ہے۔

باب ۴۴
کتاب فی الخصومات

۱۰۵۹۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے ایک شخص کو ایک آیت پڑھتے سُنا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خلاف (طریقہ سے) پڑھتے تھے میں اس کا ہاتھ پکڑ کر حضور صلعم کی خدمت میں لے گیا آپ نے فرمایا تم دونوں حق پر ہو اختلاف نہ کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگ اختلاف کرنے سے ہی تباہ ہو گئے۔

۱۰۶۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں دو آدمی باہم جھگڑا کر رہے تھے ایک مسلمان تھا دوسرا یہودی مسلمان بولا۔ اس خدا کی قسم جس نے محمدؐ کو تمام عالم پر بزرگی عطا فرمائی یہودی بولا اس خدا کی قسم جس نے موسیٰؑ کو تمام دنیا سے برتر بنایا مسلمان نے کھینچ کر یہودی کے منہ پر ایک طمانچہ مارا یہودی نے حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا آپ نے ارشاد فرمایا مجھے موسیٰؑ پر فضیلت مت دو کیونکہ قیامت کے دن جب اور لوگ بیہوش ہوں گے میں بھی بے ہوش ہو جاؤں گا۔ پھر سب سے پہلے مجھے ہی ہوش ہوگا (اور آنکھ اُٹھا کر دیکھوں گا تو) موسیٰؑ کو عرش کا پایہ پکڑے ہوئے پاؤں گا معلوم نہیں کہ مجھ سے پہلے ان کو ہوش آجائے گا یا (بیہوش ہونے سے) مستثنیٰ لوگوں میں ہوں گے۔

۱۰۶۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں میں (رکھ کر) کچل دیا (یا) لڑکی سے دریافت کیا گیا کہ یہ فعل کس نے کیا فلاں نے یا فلاں نے بالآخر یہودی کے نام پر اس لڑکی نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ یہودی پکڑا گیا اور اقرار جرم کر لیا حضورؐ نے حکم دیا کہ اس کا سر بھی دو پتھروں میں رکھ کر کچلا جائے۔ چنانچہ حکم تعمیل کی گئی

باب ۴۵
کتاب اللقطہ

۱۰۶۲۔ حضرت اُبیؓ بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے ایک تھیلی پائی جس میں سو دینار رکھے ہیں حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کیفیت عرض کی) فرمایا ایک سال تک اس کی شہرت کر میں نے ایک سال تک برابر مشہور کیا لیکن کوئی پہچاننے والا نہ ملا۔ دوبارہ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کر دیا۔ فرمایا ایک سال اور اشتہار دے میں نے ایک سال اور شہرت دی مگر شناخت کرنے والا نہ ملا مجبوراً تیسری بار خدمت میں حاضر ہوا فرمایا اشرفیوں کی تھیلی شمار کر اور ڈاٹ محفوظ رکھ اگر اصل مالک آجائے تو خبر ورنہ خود اپنے صرف میں لانا۔

۱۰۶۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں اپنے گھر جا کر بستر پر کوئی کھجور پڑی پاتا ہوں تو کھانے کے لئے اٹھا لیتا ہوں مگر اس خوف سے کہ ممکن ہے یہ صدقہ کی ہو پھر پھینک دیتا ہوں۔

باب ۴۶
کتاب المظالم

۱۰۶۴۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایماندار لوگ جب دوزخ سے نجات مل جائے گی تو ایک پل پر سب کو لے جا کر روک دیا جائے گا جو جنت دوزخ کے درمیان ہوگا۔ وہاں پہنچ کر سب باہم ایک دوسرے پر دنیوی حقوق کا تقاضہ کریں گے اور جب پاک صاف ہو جائیں گے تو اس وقت جنت میں داخلہ کی اجازت ملے گی اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ہر جنتی آدمی جنت میں اپنا اپنا مکان بہ نسبت دنیوی مکان کے زیادہ جانتا ہوگا۔

۱۰۶۵۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے حضورؐ کو فرماتے سنا کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ مومن کو اپنے پاس بلا کر اس کی مدد فرمائے گا اول اس کو (میدان حشر کے لوگوں سے چھپا لے گا پھر فرمائے گا تجھے یاد ہے کہ فلاں فلاں گناہ تو نے کئے تھے وہ عرض کرے گا جی ہاں اقرار گناہ کے بعد جب اس کی ہلاکت یقینی ہو جائے گی تو خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ میں نے تیرے ان گناہوں پر دنیا میں پردہ ڈالا تھا۔ آج معاف کرتا ہوں اس کے بعد اسکو نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی۔ باقی کافروں اور منافقوں پر گواہ گواہی دیں گے کہ انھوں نے ہی خدا تعالیٰ پر بہتان باندھا تھا ظالموں پر خدا کی لعنت۔

۱۰۶۶۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے لہذا نہ کوئی دوسرے پر ظلم کرے اور نہ اس کو تباہی میں ڈالے جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کے درپے ہوگا خدا تعالیٰ اس کی مقصد برآری کے درپے ہوگا جو شخص کسی مسلمان کی مصیبت دور کرے گا۔ خدا تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبتیں دور کر دے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

۱۰۶۷۔ حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ حضورؐ ارشاد مبارک ہے اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ

وہ ظالم ہو یا مظلوم عرض کیا گیا یا حضرت رسول اللہ صلعم مظلوم ہونے کی صورت میں تو ہم اس کی مدد کر سکتے ہیں ظالم ہونے کے وقت کس طرح مدد کریں فرمایا اس کے ہاتھ پکڑ لو (ظلم نہ کرنے دو)

۱۰۶۸۔ **حضرت ابن عمرؓ** کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا قیامت کے دن ظلم (کی وجہ سے ظالم پر مختلف تاریکیاں) چھا جائیں گی۔

۱۰۶۹۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مسلمان کی ظلماً آبرو ریزی کی ہو یا کوئی اور ظلم کیا ہو وہ آج ہی اس سے معاف کرائے ایسا نہ ہو کہ وہ دن آ جائے کہ نہ روپیہ ہو نہ پیسہ اور ظلم کے بدلے اس کی نیکیاں لے لی جائیں نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کے گناہ اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیئے جائیں۔

۱۰۷۰۔ **حضرت سعیدؓ** بن زید کہتے ہیں میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ جس شخص نے کچھ زمین ظلم سے لے لی اس کو سالہاسال زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

۱۰۷۱۔ **حضرت ابن عمرؓ** کہتے ہیں حضور صلعم نے فرمایا جس نے تھوڑی سی زمین بھی ظلم سے لے لی اس کو قیامت کے دن ساتویں زمین تک دھنسایا جائے گا۔

۱۰۷۲۔ **حضرت ابن عمرؓ** کا چند لوگوں کی طرف سے گزر ہوا جو کھجوریں کھا رہے تھے آپ نے دو دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا تاوقتیکہ ایک شخص دوسرے کو اجازت نہ دے۔

۱۰۷۳۔ **حضرت عائشہؓ** فرماتی ہیں خدا کے نزدیک سب سے بڑا مبغوض وہ آدمی ہے جو بہت جھگڑتا رہتا ہو۔

۱۰۷۴۔ **ام المومنینؓ** حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے (ایک روز) حجرہ مبارک کے دروازہ پر کچھ جھگڑا ہوتا سُنا آپ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا میرے پاس اہل مقدمہ آتے ہیں اور ممکن ہے کہ بعض آدمی بہ نسبت دوسرے کے زیادہ چرب زبان ہوں چونکہ میں بھی انسان ہوں اس لئے (اس کی بلاغت دیکھ کر) شاید میں اس کو سچا جاننے لگوں اور اس کے موافق فیصلہ کر دوں لہٰذا (میں کہے دیتا ہوں کہ اگر) کسی مسلمان کے حق کی میں ڈگری کر دوں تو اس کو آگ کا ٹکڑا سمجھنا چاہیئے چاہے لے لے۔ چاہے چھوڑ دے۔

۱۰۷۵۔ **حضرت عقبہؓ** بن عامرؓ نے حضرت محمد رسول اللہؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ حضورؐ ہم کو صدقات وصول کرنے کے لئے) کہیں بھیجتے ہیں تو کبھی ہمارا قیام ایسے لوگوں میں بھی ہوتا ہے جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے (ہم کو کیا کرنا چاہیئے) حضور صلعم اس بارہ میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم لوگ کہیں ٹھیرو اور لوگ تم کو کھانا یا اس کے مناسب قیمت دیدیں تو تم اس کو قبول کر لو۔ ورنہ حق مہمانی بالجبر وصول کرو۔

۱۰۷۶۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو دیوار میں لکڑی (میخ وغیرہ) گاڑنے سے منع نہ کرے۔

۱۰۷۷۔ حضرت ابو سعید خدری ؓ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سرراہ بیٹھنے سے پرہیز رکھو۔ صحابہ نے عرض کیا ہم تو اس پر مجبور ہیں کہ نشست گاہیں ہیں جنہیں بیٹھ کر بات چیت کرتے ہیں فرمایا اگر تم سرراہ بیٹھنا ہی ضرور سمجھتے ہو تو راستہ کا حق پورا کیا کرو صحابہ نے عرض کیا راستہ کا کیا حق ہے فرمایا آنکھ نیچی رکھنی تکلیف دہ چیز کو دور کرنا سلام کا جواب دینا اور بھلائی کا حکم کرنا اور ناجائز بات سے منع کرنا۔

۱۰۷۸۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں حضور ؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب لوگوں میں شارع عام کے متعلق جھگڑا ہو تو راستہ سات گز ہونا چاہیئے (یعنی سات گز سے کم نہ ہونا چاہیئے)

۱۰۷۹۔ حضرت عبداللہ ؓ بن یزید انصاری ؓ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (راستہ وغیرہ) لوٹنے اور آدمی کو) لوچا بنانے سے منع فرمایا ہے۔

۱۰۸۰۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمر ؓ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مال کی حفاظت کرنے کے لئے مارا گیا وہ شہید ہے۔

۱۰۸۱۔ حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ (ایک روز) نبی ؐ کسی بیوی کے پاس تھے کہ کسی دوسری بیوی نے پیالہ میں کچھ کھانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا (صاحب خانہ) بیوی نے ہاتھ مار کر پیالہ توڑ دیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوٹے پیالے کے جوڑ ملا کر اس میں کھانا کھایا۔ اور فرمایا کھاؤ قاصد اور پیالہ کو اتنی دیر تک روکے رکھا۔ جب کھانے سے فارغ ہو گئے تو ٹوٹا ہوا پیالہ رکھ لیا اور بجائے اس کے ثابت پیالہ دے دیا۔

باب ۴۷
باب الشرکۃ فی الطعام والعروض

۱۰۸۲۔ حضرت سلمہ ؓ بن اکوع کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) لوگوں کے پاس (کھانے پینے کا) سامان کم ہو گیا اور (بیچارے) مفلس ہو گئے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اونٹوں کو ذبح کر لینے کے متعلق استفسار کیا حضور ؐ نے ان کو اجازت دیدی لیکن جب حضرت عمر ؓ کی ان سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اونٹوں کو ذبح کرنے کے بعد تمہاری بقاء کا اور کیا ذریعہ ہے (لوگ کچھ جواب نہ دے سکے حضرت عمر ؓ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اونٹوں کے بعد لوگوں کی بقائے (حیات) کا کیا ذریعہ ہے فرمایا لوگوں میں منادی کردو کہ اپنا اپنا بقیہ کھانے پینے کا سامان لے کر میرے پاس حاضر ہوں اس کے بعد ایک دسترخوان بچھا دیا گیا اور تمام سامان دسترخوان پر ڈال دیا گیا حضرت رسول اللہ ؐ نے کھڑے ہو کر برکت کی دعا کی بعد ازاں سب کے برتن منگوائے اور لوگ لپوں سے بھر بھر کرلے گئے جب سب فارغ ہو گئے تو حضور ؐ نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس کا رسول ؐ ہوں۔

۱۰۸۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ کہتے ہیں حضور صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جب اشعری قبیلہ والوں کا جہاد میں توشہ ختم ہو جاتا یا مدینہ میں ان کے اہل و عیال کے پاس کھانا کم ہو جاتا تو سب لوگ اپنا اپنا موجود کھانا ملا کر ایک کپڑے میں اکٹھا کر لیتے تھے پھر اس کو ایک برتن سے برابر برابر بانٹ لیتے تھے (یہ ان کی

مساوات اور عدل کی حالت تھی) لہٰذا وہ مجھ سے ہیں اور میں اُن سے (ہیں اور وہ ایک ہی ہیں)

۱۰۸۴۔ حضرت رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ ہم مقام ذوالحلیفہ میں حضورؐ کے ساتھ تھے کہ لوگوں کو بھوک لگی اور جو کچھ اونٹ بکریاں ملیں انہوں نے جلدی سے ذبح کرکے ہانڈیاں چڑھاویں حضرت رسول اللہ صلعم چونکہ سب پیچھے لوگوں میں تھے (اس لئے آپ کو اطلاع نہ ہوئی جب معلوم ہوا تو) حکم دے کر ہانڈیاں الٹوادیں اور پھر سب کو برابر تقسیم کئے ایک ایک اونٹ کے مقابل دس دس بکریاں دیں۔ اتفاقاً ایک اونٹ بھاگ گیا لوگ پکڑنے چلے مگر تھک گئے (اونٹ ہاتھ نہ آیا) گھوڑے تھوڑے تھے (اس لئے سب لوگ سوار ہو کر اونٹ کو پکڑ نہ سکتے تھے) ایک شخص نے (مجبوراً) اونٹ کے تیر مارنے کا ارادہ کیا اس کی وجہ سے اونٹ رک گیا حضورؐ نے فرمایا وحشی جنگلی جانوروں کی طرح یہ چوپائے بھی وحشت پسند ہیں لہٰذا جو چوپایہ تمہارے قابو میں نہ آئے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ رافعؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا رسول اللہؐ کل کو دشمن کے مل جانے کا خیال ہوتا ہے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (اگر ضرورت پڑی) تو کیا ہم بانس کی کھپچیوں سے ذبح کرسکتے ہیں فرمایا جس چیز سے خون بہ جائے اور خدا کا نام اس پر ذکر کردیا گیا ہو اس کو کھاؤ مگر دانت اور ناخن (کا ذبیحہ نہ کھاؤ) اس کی وجہ میں بتائے دیتا ہوں کہ دانت تو ایک ہڈی ہے[۱] اور ناخن حبش کے کافروں کی چھری ہے اس سے ذبح کرنے میں تشبہ بالکفار ہوگا۔

۱۰۸۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضور صلعم نے فرمایا اگر کسی نے اپنے غلام کا کچھ حصہ آزاد کیا تو غلام پر لازم ہے کہ بقیہ روپیہ ادا کرے مگر آگے اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی انصاف کے ساتھ قیمت لگوائی جائے اور (نصف قیمت) غلام سے کما کر ادا کردی جائے لیکن اتنی ہو کہ اس پر سخت مشقت نہ پڑے۔

۱۰۸۶۔ حضرت نعمانؓ بن بشیر کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا کہ حدود خدا پر قائم رہنے والوں اور قوانین شریعت کی نافرمانی کرنیوالوں کی مثال اُس گروہ کی طرح ہے جنہوں نے جہاز میں اپنی نشستگاہ مقرر کرنے کے لئے قرعہ ڈالا بعض کا نام اوپر کے حصہ میں آیا اور بعض کا نیچے کے حصہ میں نیچے کے لوگ جب پانی لینے اوپر گئے تو اوپر والوں کو ناگوار گذرا اس لئے نیچے کے طبقے والے کہنے لگے کہ اگر ہم نیچے سوراخ کرلیں گے (تو ہمیں پانی بھی مل جائے گا اور) اوپر والوں کو بھی اذیت نہ ہوگی اب اگر اوپر والے ان کے ہاتھ (سوراخ کرنے سے) پکڑلیں گے تو سب بچ جائیں گے ورنہ سب کے سب ہلاک ہوجائیں گے۔

۱۰۸۷۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں چھوٹا بچہ تھا کہ میری والدہ زینبؓ بنت حمید مجھے حضور صلعم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہؐ اس کی بیعت لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا یہ چھوٹا ہے اس کے بعد حضورؐ نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لئے دعا کی۔

۱۰۸۸۔ عبداللہؓ بن ہشام اگر کبھی غلہ خریدنے بازار جاتے اور راستہ میں ابن عمرؓ ابن زبیر مل جاتے تو ان سے کہتے کہ تمہارے لئے حضرت رسول اللہ صلعم نے برکت کی دعا کی ہے اس لئے ہم کو (غلہ کی خریدمیں) شریک کرو۔ ابن ہشام شریک کرلیتے اور اکثر پوری پوری اونٹنی وغلہ کی بہ ہی ہوئی نفع میں مل جاتی اور مکان کو بھجوا دیتے تھے۔

---

[۱] ۔ ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں

باب ۴۸
باب الرہن

۱۰۸۹- حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا اگر کوئی جانور رہن رکھا ہو تو اس کے خرچ کے عوض میں اس پر سوار ہونا جائز ہے اور اگر دودھ والا جانور) گرور رکھا ہو تو اس کے مصارف کے عوض اس کے تھنوں کا دودھ پینا جائز ہے سوار ہونے والے اور دودھ پینے والے پر جانور کے مصارف ہیں

۱۰۹۰- حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں حضورؐ نے یہ فیصلہ فرمادیا ہے کہ مدعا علیہ پر قسم ہے (مدعی کے لئے قسم کھانی ضروری نہیں ہے)

باب ۴۹
کتاب فی العتق

۱۰۹۱- حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مسلمان مرد کو آزاد کردے گا خدا تعالیٰ غلام کے ہر ہر عضو کے مقابل اس کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے نجات بخشے گا۔

۱۰۹۲- حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ سب سے بہتر کونسا عمل ہے فرمایا خدا پر ایمان لانا اور راہ خدا میں جہاد کرنا میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا عمل بہتر ہے فرمایا غلام آزاد کرنا میں نے عرض کیا کس غلام کو آزاد کرنا سب سے بہتر ہے فرمایا جو غلام سب سے بیش قیمت ہو اور مالک کو سب سے زیادہ پسند ہو اس کو آزاد کرنا بھی سب سے افضل ہے میں نے عرض کیا اگر میں یہ نہ کرسکوں فرمایا تو اس حاجتمند کی مدد کرو جو کوئی مزدوری یا پیشہ کر رہا ہو یا کسی بے ہنر کا کام بنادے میں نے عرض کیا اگر میں یہ بھی نہ کرسکوں فرمایا تو لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھ کیونکہ تیرے لئے یہ تمام باتیں صدقہ ہیں۔

۱۰۹۳- حضرت عبداللہؓ بن عمر کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جو شخص غلام کے اندر کا اپنا حصہ آزاد کردے اور اس کے پاس اتنا مال ہو کہ غلام کی (بقیہ) قیمت کو کافی ہو تو انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت لگوائی جائے اور شریکوں کو ان کا حصہ (تخمینہ کے مطابق) دیدیا جائے اور غلام (پورا) اس شخص کی طرف سے آزاد ہوجائے گا اور اگر اس شخص کے پاس قیمت نہ ہو تو غلام جس قدر آزاد ہوگیا ہوگیا (بقیہ حصہ شریکوں کا باقی رہا)

۱۰۹۴- حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے میری امت کے لئے وہ امور معاف کردیئے ہیں جو بطور وسوسہ کے ان کے دلوں میں پیدا ہوتے ہوں بشرطیکہ ان کو عمل میں نہ لائے ہوں اور نہ ان کو زبان سے کہا ہو۔

۱۰۹۵- حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب میں بارادۂ اسلام (مکان سے) چلا تو میرے ساتھ میرا غلام بھی تھا مگر راستہ میں ہم ایک دوسرے سے الگ ہوگئے اور ایک دوسرے سے جدا ہوگیا۔ میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں پہنچ کر بیٹھا ہوا تھا کہ غلام بھی آگیا حضور صلعم نے فرمایا تم ابوہریرہؓ تمہارا غلام تمہارے پاس آگیا میں نے کہا یا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن لیجئے میں آپ کو گواہ بناکر کہتا ہوں کہ یہ آزاد ہے اور اس وقت میں نے یہ شعر پڑھنا شروع کیا۔

شاں اے طویل اور مشقت بھری رات تجھے مبارک ہو کہ تونے دار کفر سے مجھے نجات بخشی"

۱۰۹۶ ۔ حضرت حکیمؓ بن حزام کہتے ہیں کہ میں نے زمانۂ جاہلیت میں سو غلام آزاد کئے تھے اور سو اونٹ (راہ خدا میں) دیئے تھے مسلمان ہونے کے بعد بھی سو غلام آزاد کئے اور سو اونٹ راہ خدا میں دیئے۔

۱۰۹۷ ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ قبیلۂ بنی مصطلق (غفلت کی حالت میں تھے کہ ان) پر رسول اللہ صلعم نے لوٹنے کے لئے حملہ کیا اس وقت چوپایوں کو پانی پلایا جا رہا تھا۔ جنہوں نے قتال کیا حضورؐ نے ان کو قتل کیا اور ان کے بچوں کو قید کیا اسی دن جویریہ (کنیز) حضورؐ کو ملیں۔

۱۰۹۸ ۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں مجھے بنی تمیم سے اسی وقت سے محبت ہے جب سے میں نے حضرت رسول اللہ صلعم سے ان کے متعلق تین باتیں سُنی ہیں حضور صلعم نے فرمایا تھا کہ میری تمام اُمت میں یہ لوگ دجال پر بڑے سخت ہوں گے جب ان کے صدقات (کا مال) آیا تھا تو حضورؐ نے فرمایا تھا۔ ہماری قوم کے صدقات کا مال ہے حضرت عائشہؓ کے پاس ایک تمیمی لونڈی تھی حضورؐ نے فرمایا تھا کہ اس کو آزاد کردو یہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے ہے۔

۱۰۹۹ ۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا عبد میری باندی بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ میرا خادم میری خادمہ اور یہ بھی نہ کہے کہ (اپنے رب کو کھانا کھلاؤ اپنے رب کو وضو کراؤ اپنے رب کو پانی پلاؤ بلکہ اس طرح کہے کہ اپنے سردار کو اپنے آقا کو (پانی پلاؤ کھانا کھلاؤ وغیرہ)

۱۱۰۰ ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضورؐ نے ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کسی کا خدمتگار کھانا لے کر آئے اور اس کو ساتھ (کھانے کو) نہ بٹھائے تو (کم از کم) ایک دو لقمے ہی اس کو دیدے کیونکہ اس نے پکانے کی زحمت برداشت کی ہے۔

۱۱۰۱ ۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص کھانے لڑنے تو اس کے چہرے سے علیحدہ رہے (ناک کان وغیرہ نہ کاٹے۔

باب ۵

کتاب المکاتب

۱۱۰۲ ۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس حضرت بریرہؓ اپنے بدل کتابت میں کچھ مدد مانگنے آئیں (کتابت یا مکاتب کرنا۔ یہ ہے کہ غلام اور آقا باہم رضامندی کے ساتھ یہ تصفیہ کرلیں کہ اگر غلام روپیہ کی مقدار معینہ کہیں سے لاکر یا کما کر آقا کو دیدے تو آزاد ہو جائے گا) میں نے بریرہؓ سے کہا کہ تم اپنے مالکوں سے جاکر کہہ دو کہ اگر تمہاری خوشی ہو تو میں حق کتابت اپنی طرف سے ادا کردوں گی مگر حق ولا میرا ہوگا (آزاد کردہ غلام کی میراث اس کے مرنے کے چند شرائط کے ساتھ آزاد کرنے والے کو ملجاتی ہے یہی حق ولا ہے)" انہوں نے جاکر ذکر کردیا مگر مالکوں نے انکار کردیا اور بولے اگر عائشہؓ تم پر احسان کرنا چاہیں تو کریں ولا کا حق ہمارا ہی رہے گا میں نے یہ قصہ رسول اللہ سے عرض کیا آپ نے فرمایا تم خرید کر اس کو آزاد کردو کیونکہ ولا کا حق اسی کا ہوتا ہے جو آزاد کرتا ہے اس کے بعد حضور (باہر تشریف لے گئے اور خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے (اثناء خطبہ میں) فرمایا کیا وجہ ہے کہ لوگ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کا کتاب اللہ میں کہیں پتہ نہیں ہے اگر کوئی شخص کتاب اللہ کی شرط

سے ملاوہ جو شرطیں لگائے گا تب بھی بیکار ہیں خدا تعالیٰ کی قائم کردہ شرط سب سے مضبوط اور مناسب ہے

باب ۵۱

کتاب الہبہ

۱۱۰۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے (ایک مرتبہ) ارشاد فرمایا اے مسلمان عورتو کوئی ہمسائی دوسری ہمسائی کو حقیر نہ جانے اگرچہ وہ (اپنے افلاس کی وجہ سے) بکری کے کھر کا گوشت ہی تحفہ میں پیش کرے۔

۱۱۰۴۔ حضرت عائشہؓ نے حضرت عروہ سے فرمایا بھانجے ہم تین تین چاند دیکھ لیتے تھے یعنی دو دو ماہ گزر جاتے تھے اور رسول اللہ صلعم کے گھروں میں آگ تک نہ جلتی تھی عروہؓ بولے تو خالہ تم زندہ کیسے رہتی تھیں فرمایا دو چیزوں سے کھجور اور پانی ہاں پڑوس میں چند انصاری ہمسائے رہتے تھے ان کے پاس کچھ اونٹنیاں اور بکریاں تھیں جن کا دودھ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں (کبھی کبھی) بھیج دیتے تھے آپ بھی اس کو پی لیتے تھے اور ہم بھی۔

۱۱۰۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا اگر مجھے (بکری وغیرہ کے) دست دیا پائے کھانے کے لئے بلایا جائے (میں اس کو بھی قبول کر لوں گا اور اگر دست و پائے مجھے ہدیۃً دیتے جائیں تو لے لوں گا۔

۱۱۰۶۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مقام مر الظہران میں ہم نے ایک خرگوش دیکھا اور اس کا پیچھا کیا) وہ بھاگا لوگوں نے اس کے پکڑنے کی کوشش کی تھکی عاجز ہو کر (بیٹھ رہے) میں نے بھی جھک کر پکڑ لیا اور ابو طلحہؓ کے پاس لے آیا ابو طلحہؓ نے اس کو ذبح کیا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو رانیں یا سرین (کا گوشت) بھیجا آپ نے قبول کر لیں ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس کو کھایا بھی۔

۱۱۰۷۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میری خالہ ام حُفید نے حضورؐ کی خدمت میں کچھ پنیر گھی اور گوہ (کا گوشت) بھیجا آپ نے پنیر اور گھی تو کسیقدر نوش فرمایا اور گوہ (کا گوشت) کراہیت کر کے چھوڑ دیا۔
ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے دسترخوان پر گوہ (کا گوشت) کھایا گیا اگر حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا۔

۱۱۰۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں جب حضورؐ کی خدمت میں (کہیں سے) کوئی کھانے کی چیز لائی جاتی تو فرماتے یہ صدقہ ہے یا ہدیہ اگر صدقہ ہوتا۔ تو خود نہ کھاتے صحابہ سے کہہ دیتے کہ تم کھا لو اور ہدیہ ہوتا تو خود ہاتھ بڑھا کر کھانے لگتے۔

۱۱۰۹۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں (ایک بار) کچھ گوشت حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور عرض کر دیا گیا کہ حضرت بریرہ کو یہ صدقہ میں ملا تھا فرمایا اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ۔

۱۱۱۰۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی بیویوں کے دو گروہ تھے ایک میں عائشہؓ حفصہؓ صفیہؓ اور سودہؓ تھیں دوسرے میں ام سلمہؓ اور حضورؐ کی باقی بیویاں تھیں حضورؐ کو حضرت عائشہؓ سے جو محبت تھی مسلمان اس سے واقف تھے اس لئے اگر کسی کو حضورؐ کی خدمت میں کچھ تحفہ بھیجنا ہوتا تو انتظار میں رہتا جب حضورؐ حضرت عائشہؓ کے گھر ہوتے تو اس وقت بھیجتا ایک بار حضرت ام سلمہؓ نے مشورہ کر کے حضرت ام سلمہؓ سے کہا تم رسول اللہ صلعم سے کہہ دو کہ حضورؐ لوگوں کو حکم دے دیں کہ جو شخص آپ کے پاس

ہدیہ بھیجنا چاہے وہ بھیجے خواہ آپ بیویوں میں سے کسی کے گھر ہوں چنانچہ ام سلمہؓ نے حضورؐ سے اس کے متعلق عرض کیا۔ آپ نے ان کو کوئی جواب نہ دیا ام سلمہؓ واپس آگئیں) بیویوں نے دریافت کیا تو ام سلمہؓ بولیں حضورؐ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا بیویوں نے کہا دوبارہ عرض کرو شاید کچھ جواب دیں ام سلمہؓ نے دوبارہ عرض کیا آپ نے فرمایا عائشہؓ کے بارہ میں مجھے تکلیف نہ دو کیونکہ عائشہؓ کے علاوہ اگر میں کسی اور بیوی کے مکان میں ہوتا ہوں تو میرے پاس وحی نہیں آتی۔ ام سلمہؓ نے کہا حضورؐ کو تکلیف دینے سے میں توبہ کرتی ہوں اس کے بعد بیویوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہ کو بلایا اور ان کو حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی خدمت میں یہ کہنے بھیجا کہ آپ کی بیویاں آپ کو خدا کی قسم دیتی ہیں کہ آپ عائشہؓ کے بارہ میں عدل سے کام لیں۔ آپ نے فرمایا بیٹی کیا جس سے مجھے محبت ہے تجھے اس سے محبت نہیں ہے۔ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا۔ جی ہے کیوں نہیں (یہ کہہ کر حضرت فاطمہؓ نے آکر بیویوں کو حضرت رسول اللہؐ کے ارشاد کی اطلاع دیدی بیویوں نے دوبارہ جانے کو کہا مگر حضرت فاطمہ نے انکار کردیا مجبوراً بیویوں نے زینبؓ بنت جحش کو بھیجا زینبؓ نے آکر کچھ درشتی سے کہا کہ آپ کی بیویاں آپ کو خدا کی قسم دیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ عائشہؓ بنت ابن ابوقحافہ (ابوبکر صدیق) کے بارہ میں آپ انصاف سے کام لیں زینبؓ نے چونکہ بلند آواز سے کہا تھا۔ اس لئے حضرت عائشہؓ نے جو آپ کے پاس (قریب) بیٹھی ہوئی تھیں انہیں کے منہ پر ان کو کچھ برا بھلا کہا حضرت محمد رسول اللہ صلعمؐ نے حضرت عائشہؓ کی طرف دیکھ کر کہا کچھ جواب دے سکتی ہو حضرت عائشہؓ نے (اجازت پاکر) زینبؓ کو جواب دینا شروع کیا یہاں تک کہ ان کو خاموش کردیا حضورؐ نے حضرت عائشہؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا آخر وہ ابوبکرؓ کی بیٹی ہیں۔

۱۱۱۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں حضورؐ خوشبو واپس نہیں کیا کرتے تھے۔

۱۱۱۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں حضورؐ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس کا بدلہ (بھی) دیتے تھے۔

۱۱۱۳۔ حضرت نعمانؓ ابن بشیر کہتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھے کچھ عطیہ دیا (میری والدہ) عمرہ بنت رواحہ نے کہا کہ میں تو اس وقت خوش ہوں گی کہ تم حضرت محمد رسول اللہؐ کو اس پر گواہ بنالوگے میرے باپ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہؐ میں نے اپنے بیٹے کو (میری بیوی) عمرہ بنت رواحہ کے بطن سے ہے کچھ عطیہ دیا تھا مگر عمرہ نے کہا کہ میں اس وقت اظہار خوشنودی کروں گی کہ تم حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو اس کا شاہد بنالوگے۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنے سب بچوں کو اتنا ہی اتنا دیا ہے میرے باپ نے جواب دیا نہیں۔ فرمایا خدا سے ڈرو اور اولاد کے درمیان عدل سے کام لو (یہ سن کر) میرے باپ لوٹ آئے اور عطیہ واپس کردیا۔

۱۱۱۴۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کا ارشاد ہے ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس کر لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرکے اس کو واپس (نگل جاتا) ہے۔

۱۱۱۵۔ ام المومنینؓ حضرت میمونہ بنت حارث فرماتی ہیں کہ میں نے حضورؐ کی بلا اجازت ایک لونڈی آزاد کردی میری باری کا دن ہوا تو حضورؐ تشریف لائے میں نے عرض کیا کیا آپ کو خبر ہے میں نے اپنی لونڈی آزاد کردی آپ نے فرمایا کیا (واقعی) تم نے ایسا کیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا سنو اگر وہ لونڈی تم اپنے ماموں کو دے دیتیں تو تمہارا اجر اور زیادہ ہوتا۔

۱۱۱۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ کا جب سفر کا ارادہ ہوتا تو تمام بیویوں کے نام قرعہ ڈالتے

جس کا نام نکل آتا اس کو ساتھ لے جاتے اور حضورؐ نے (سفر کے علاوہ) ہر عورت کی ایک باری مقرر کر دی تھی چنانچہ ایک رات دن اس کا ہوتا تھا مگر سودہؓ کی کوئی باری نہ تھی کیونکہ انھوں نے اپنی باری صرف حضورؐ کی خوشنودی مزاج حاصل کرنے کے لئے عائشہؓ کو دیدی تھی۔

۱۱۱۷۔ حضرت مسورؓ بن مخرمہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے (ایک روز) چغے تقسیم فرمائے مگر مخرمہؓ کو کوئی چغہ نہیں دیا مخرمہؓ نے (مجھ سے) کہا بیٹے مجھے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے پاس لے چل چنانچہ میں ان کو لے گیا (بیت النبی کے دروازہ پر پہنچے تو) مخرمہؓ نے کہا اندر جا کر حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو بلا لاؤ میں نے (اندر جا کر) حضورؐ کو آنے کو تکلیف دی آپ فوراً باہر تشریف لے آئے اس وقت آپ کے اوپر انہی چغوں میں کا ایک چغہ پڑا تھا (باہر آ کر) فرمایا ہم نے تمہارے لئے یہ چغہ (الگ رکھ چھوڑا تھا اس کے بعد فرمایا مخرمہؓ اب تو راضی ہو گئے۔

۱۱۱۸۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ (ایک روز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے مگر باہر ہی سے پھر آئے اندر داخل نہ ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو ان سے حضرت فاطمہ نے اس کا تذکرہ کیا حضرت علی نے آ کر حضورؐ سے واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا فاطمہؓ کے دروازہ پر رنگین دھاریوں کا ایک پردہ تھا میں نے دیکھا تو کہا مجھ سے اور دنیا سے کیا تعلق (اس لئے میں لوٹ آیا) یہ سن کر حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ سیدہؓ کے پاس تشریف لے آئے اور کیفیت [illegible] کر دی سیدہؓ نے فرمایا کہ (اچھا) پردہ کے متعلق رسول اللہ صلعم جو حکم دیں میں اس کی تعمیل کروں گی) چنانچہ حضور نے حکم دیا کہ فلاں گھر والوں کو پردہ بھیج دو کیونکہ ان کو ضرورت ہے (حضرت فاطمہؓ نے بھیج دیا)

۱۱۱۹۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے میرے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفۃً بھیجا۔ میں پہن کر (حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی خدمت میں گیا) لیکن جب حضورؐ کے چہرہ پر غصہ کے آثار دیکھے تو پھاڑ کر عورتوں کو تقسیم کر

۱۱۲۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابوبکر کہتے ہیں کہ (ایک روز) ہم کل ۱۳۰ آدمی حضورؐ کے ہمرکاب تھے آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے اتفاق سے اس وقت ایک شخص کے پاس (صرف) تقریباً تین سیر گیہوں کا آٹا تھا حضورؐ نے لے کر اس کو گوندھنے کا حکم دیا) آٹا گوندھ لیا گیا اتنے میں ایک لمبا چوڑا مشرک شخص اپنی بکریاں ہانکتا ہوا آیا آپ نے (اس سے) فرمایا فروخت کرنے کا ارادہ ہے یا ہدیہ دینے کا اس نے کہا فروخت کرنے کا آپ نے ایک بکری خرید کر تیار کرائی اور کلیجی کو بھونے کا حکم دیا۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی ایک بھی نہیں بچا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کلیجی کا کچھ حصہ نہ دیا ہو جو کوئی موجود تھا اس کو تو (اسی وقت) دے دیا جو موجود نہ تھا اس کے لئے اٹھا رکھا پھر آپ نے بکری کا سالن دو برتنوں میں کیا جس کو تمام لوگوں نے سیر ہو کر کھایا اور دو پیالے بچ رہے جن کو ہم نے اونٹ پر رکھ لیا۔

۱۱۲۱۔ حضرت اسماءؓ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں میری والدہ بحالت شرک میرے پاس آئیں میں نے حضورؐ سے مسئلہ دریافت کیا کہ میری والدہ آئی ہیں اور مجھ سے (میل رکھنے کی) خواہشمند ہیں کیا میں ان سے تعلقات قائم رکھوں فرمایا ہاں اپنی ماں سے رشتہ

قائم رکھو اور سلوک کرو۔

۱۱۲۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنو صہیب کے لئے مروان کے سامنے جا کر شہادت دی کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے حضرت صہیبؓ کو دو کوٹھریاں اور ایک حجرہ عطا کیا تھا آپ کی شہادت پر مروان نے بنو صہیب کو دونوں کوٹھریاں اور حجرہ دے دیا۔

۱۱۲۳۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جس شخص کو مکان ہبہ میں دیا جائے وہ عمر بھر کے لئے اس کا ہو جاتا ہے۔

۱۱۲۴۔ حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا: ایک بار میں یا سوتی چادر اوڑھے ہوئے تھیں جس کی قیمت پانچ درہم تھی اتنے میں حضرت ایمن آئے حضرتؓ نے فرمایا ذرا نظر اٹھا کر میری اس لونڈی کو تو دیکھ کہ گھر میں بھی یہ اس چادر کو اوڑھنے سے ناک چڑھاتی ہے حالانکہ حضرت محمد رسول اللہؐ کے زمانہ میں میرے پاس ایسی چادر تھی اور مدینہ کی کوئی عورت نہ تھی سنگار کے وقت اس کو عاریتہً نہ منگاتی ہو۔

باب ۵
فضل المنیحہ

۱۱۲۵۔ حضرت انسؓ بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تھے تو ان کے پاس کچھ نہ تھا اور انصاری لوگوں کے پاس زمینیں اور جائدادیں تھیں انصار اور مہاجرین کے درمیان یہ شرط قرار پائی کہ انصار تو اپنے مال کی پیداوار مہاجرین کو سالانہ دیتے رہیں گے اور مہاجر تمام کاروبار اور بار برداری کے ذمہ دار ہوں گے میری ماں نے (جن کو ام سلیم بھی کہتے ہیں اور وہ عبداللہؓ بن ابی طلحہ کی بھی والدہ تھیں) اپنے درختوں کی کھجوریں حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو دی تھیں حضورؐ نے وہ کھجوریں اپنی آزاد کردہ باندی ام ایمنؓ یعنے اسامہ بن زید کی والدہ کو دیدیں خیر کچھ دنوں کے بعد جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر سے فارغ ہو کر مدینہ تشریف لائے۔ تو مہاجرین نے انصاری کے وہ تمام عطا کردہ (درخت) واپس کر دیئے جن کے پھل انصار نے مہاجرین کو دے رکھے تھے چنانچہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ام ایمنؓ کو اپنے باغ میں سے اور درخت عطا کر کے ان اور پہلے درخت واپس کرا دیئے۔

۱۱۲۶۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور صلعم نے ارشاد فرمایا کہ چالیس خصلتیں (اچھی) ہیں جن میں سے ایک پر بھی اگر آدمی بامید ثواب عمل کرے اور جزا موعودہ کو دل سے سچ جانے تو خدا تعالیٰ اس کو ضرور بہشت میں داخل فرمائے گا ان خصائل میں سب سے اعلیٰ درجہ کی خصلت یہ ہے کہ آدمی دودھ پینے کے لئے (کسی کو) بکری دے۔

حسان راوی کہتے ہیں کہ ہم نے بکری منیحہ کو چھوڑ کر اور باتوں کو شمار کرنا چاہا ان میں سے سلام کا جواب دینا چھینک کا جواب دینا راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دینا وغیرہ مگر ہم پندرہ باتیں بھی شمار نہ کر سکے۔

باب ۵۳
کتاب الشہادات

۱۱۲۷۔ عبداللہؓ ابن مسعود کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میرے زمانہ کے لوگ بہترین ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جن کا زمانہ ان کے زمانہ سے ملا ہوا ہو اور پھر وہ لوگ بہتر ہیں جن کا زمانہ ثانی زمانے والوں کے قریب ہے اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہی ان کی قسموں سے پہلے ہوگی اور ان کی قسمیں ان کی گواہی سے پہلے ہوں گی۔

۱۱۲۸۔ ابو بکرہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو تین بڑے گناہ بتاؤں۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں ضرور فرمایئے اول خدا کا شریک بنانا۔ دوم والدین کی نافرمانی کرنا پھر آپ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ جوش کے ساتھ سنو۔ تیسرا گناہ جھوٹ بولنا آپ نے اس کو کئی بار دہرایا یہاں تک کہ ہم لوگ دل میں آرزو کی کہ کاش آپ چپ ہو جائے تو بہتر تھا۔

۱۱۲۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسجد میں قرآن کی تلاوت کر رہا ہے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے اس نے مجھ کو فلاں فلاں آیت فلاں فلاں صورت یاد دلائی جی کو میں بھول گیا تھا۔

۱۱۳۰۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں تہجد کی نماز ادا کی تو آپ نے سنا کہ عباد ابن بشیر مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں، فرمایا عائشہؓ کیا یہ عباد کی آواز ہے میں نے عرض کیا جی ہاں یا حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ عباد پر اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

۱۱۳۱۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب حضرت محمد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی ازواج مطہرات میں قرعہ ڈالا کرتے تھے جس کا نام نکل آتا اس کو اپنے ہمراہ لے جاتے ایک مرتبہ آپ کسی غزوہ (جہاد) میں تشریف لے جاتے تھے تو آپ نے قرعہ ڈالا اس میں میرا نام نکل آیا۔ لہذا آپ نے مجھ کو ہمراہ لے لیا اور یہ وہ وقت تھا کہ پردہ کا حکم نازل ہو چکا تھا، اس وجہ سے میں کجاوہ پر سوار کی جاتی تھی اور جہاں مقام کیا جاتا تو میں اسی میں اتاری جاتی تھی، جب حضور جہاد سے فارغ ہو گئے اور واپس ہو کر مدینہ کے قریب پہنچ کر قیام فرمایا پھر اس مقام سے کوچ کا حکم دیا تو میں قضائے حاجت کے لئے اپنے مقام سے بہت دور چلی گئی بعد فراغت قضائے حاجت سے لوٹ کر جب اپنے کجاوہ کے پاس آئی اور اپنے سینہ پر ہاتھ پھیرا تو معلوم ہوا کہ ظفار کا ہار جو میرے گلے میں پڑا ہوا تھا۔ گم (ٹوٹ گیا) ہو گیا لہذا پھر میں مقام قضائے حاجت پر پہونچی اور اس کو ڈھونڈنا شروع کیا اور اسکی تلاش میں مجھکو بہت عرصہ ہو گیا، ادھر لوگوں نے میری سواری کے کجاوہ کو اٹھا کر اونٹ پر کس دیا کیونکہ ان کا یہ خیال تھا کہ میں کجاوہ میں موجود ہوں کیونکہ اس وقت میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں بھاری اور وزنی نہیں ہوتی تھیں۔ کیونکہ کم کھانے کی وجہ سے لحیم وشحیم نہیں ہو سکتی تھیں، اسی وجہ سے ہودج اٹھاتے وقت لوگوں کو معلوم نہ ہوا اور اس کو اٹھا کر اونٹ پر رکھدیا دوسرے یہ بات بھی تھی کہ میں اس وقت میں نو عمر بچی تھی جب وہ کجاوہ کس چکے تو اونٹ کو ہنکا دیا اور کوچ کر چلے۔ جب

لوگ چلے گئے تو مجھ کو ہار ملا، میں لوٹ کر قافلہ کے مقام پر آئی، دیکھا کہ سب چلے گئے ہیں اور اس مقام پر کوئی بھی باقی نہیں رہا، مجبوراً میں اپنے اصلی مقام پر ٹھہر گئی اور یہ خیال کیا کہ جب یہ لوگ مجھ کو کجاوہ میں نہیں پائیں گے تو لامحالہ واپس لوٹ کر ادھر ہی کو آئیں گے) پھر میں بیٹھے بیٹھے سو گئی اور صفوان ابن معطل سلمی جس کو ذکوانی بھی کہتے ہیں۔ لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا جب وہ صبح کے وقت میرے نزدیک پہنچا اور اس نے آدمی کی شباہت معلوم کی تو میرے حکم سے قریب پہنچا اور مجھ کو پہچان گیا کیونکہ وہ مجھ کو پہلے دیکھ چکا تھا، اس نے آیت انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی میں اس کی آواز سے جاگ اٹھی اور اس نے اونٹنی بٹھا کر اپنا ہاتھ اس کے پیر پر رکھا اس کے ذریعہ سے میں اس پر چڑھ گئی پھر ہم وہاں سے چل دیئے اور لشکر تک پہنچ گئے کیونکہ اس وقت گرمی کی وجہ سے لشکر نے مقام کیا تھا اتنے عرصہ میں جس کو بہتان باندھنا مقصود تھا اس نے باندھ لیا اور اپنے ذہنوں میں مسودہ بنا لیا اور اس بہتان کا بانی عبداللہ ابن ابی تھا جب کہ ہم سب لوگ مدینہ میں آ گئے تو میں وہاں پہنچ کر بیمار ہو گئی اور ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگ بہتان والوں کے متعلق آپس میں گفتگو کر رہے تھے اور مجھ کو بھی اس وجہ سے شک ہوتا تھا کہ میں بیماری کی حالت میں حضرتؐ کو دیکھتی تھی کہ آپ کی وہ مہربانی جو سابق سے تھی مجھ پر تھی نہیں رہی تھی بس اتنا تھا کہ آپ جب داخل ہوتے تو اتنا فرمانے کہ تم کیسی ہو اور سلام علیک کہا کرتے تھے اس وقت میں بہت ضعیف اور کمزور تھی مجھ کو جب قضائے حاجت کی ضرورت ہوئی تو میں اور ام مسطح مناصع کی جانب چلے جایا کرتے تھے کیونکہ وہ ہماری قضائے حاجت کی جگہ تھی ۔ اس مقام پر ہم قضائے حاجت کرنے کے بعد دوسری رات کے لئے فارغ ہو جایا کرتے تھے اور یہ اس زمانہ کا واقع ہے کہ پاخانے گھروں میں نہیں بنتے تھے اور ہمارا قاعدہ پہلے عربوں کی طرح کہ قضائے حاجت اور طہارت کے لئے جنگل کو جاتے تھے جب ہم قضائے حاجت سے لوٹ کر چلے تو راستہ میں ام مسطح چادر میں الجھ کر گر پڑی اور کہنے لگی کہ خدا مسطح کا برا کرے میں نے اس کے جواب میں کہا کہ تم نے یہ بہت بری بات کی کیونکہ وہ جنگ بدر میں شریک ہوئے ہیں ایسے شخص کے متعلق برا نہ کہنا چاہیئے ام مسطح نے کہا کہ تم کو اس کی باتوں کی خبر ہے کہ اس نے کیا کہا ہے اور پھر سارا قصہ بہتان میرے سامنے لوٹایا مجھ کو سن کر مرض پر مرض پڑ گیا جب گھر پہنچی تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور سلام کیا اور فرمایا کہ تم کیسی ہو میں نے عرض کیا مجھے میرے ماں باپ کے یہاں چلے جانے کی اجازت دیجئے۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرا ارادہ تھا کہ اپنے والدین کے یہاں جا کر اس کی تحقیق کروں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانے کی اجازت دے دی جب میں ... گئی تو میں نے اپنے ماں باپ سے پوچھا لوگ کیا باتیں کرتے ہیں تو انھوں نے جواب دیا کہ تم اپنی حالت کو درست رکھو یہ قاعدہ ہے کہ جب کسی شخص کی کوئی بیوی خوبصورت ہوتی ہے اور اس کی سوکنیں بھی موجود ہوں اور وہ شخص اپنی اس بیوی سے محبت رکھتا ہو تو وہ عورتیں ضرور اس کی عیب جوئی کرتی ہیں میں نے کہا سبحان اللہ لوگ ایسی باتیں آپس میں کرتے ہیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رات مجھ پر ایسی گذری کہ نہ میں سوئی اور نہ میرے آنسو رکے اور اسی حالت میں صبح نمودار ہو گئی ادھر حضرت علیؓ بن ابی طالب اور اسامہ ابن زیدؓ کو بلایا تاکہ اپنی بیوی کے متعلق مشورہ لیں کیونکہ وحی میں دیری ہو گئی تھی تو اسامہؓ نے آپ کی اپنی اہل کی طرف محبت دیکھتے ہوئے مشورہ دیا جو مناسب تھا اور یوں عرض کیا کہ یا حضرت وہ آپ کی گھر والی ہیں اور ہمارا جہاں تک خیال ہے ان کی طرف نیک ہی ہے ان میں ہم کو کوئی برائی نہیں معلوم ہوئی باقی رہے حضرت علیؓ تو انھوں نے عرض کیا کہ حضور اللہ تعالیٰ نے آپ پر تنگی نہیں کی ہے ان کے علاوہ آپ کو بہت عورتیں مل سکتی ہیں آپ ان کی لونڈی (بریرہ) کو بلا کر دریافت کیجئے وہ آپ سے سچ سچ کہیں گی حضرتؐ نے بریرہؓ

بلایا اور فرمایا بریرہ کیا تم نے عائشہؓ میں کوئی ایسی بات دیکھی ہے جو شک پیدا کرنیوالی ہو، بریرہؓ نے عرض کیا کہ خدا کی قسم جس نے آپ کو رسولؐ برحق مبعوث کیا ہے میں نے ان میں کوئی عیب نہیں دیکھا اتنی بات ضرور ہے کہ آٹا چھوڑ کر بچپن کی وجہ سے سو جاتی ہیں اور بکری آکر کھا لیتی ہے اس کو سن کر حضرت محمد رسول اللہؐ تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اس شخص کی طرف سے مجھے کون معذور سمجھے گا یا میری مدد کرے گا، کہ جس نے میری بیوی پر بہتان تراشی کر کے مجھے تکلیف دی ہے خدا کی قسم اپنی اہل میں کسی قسم کی برائی نہیں دیکھی ہے، اس شخص کے بہتان کا تعلق ایسے شخص سے قرار دیا کہ میری معیت میں بغیر میرے گھر میں کبھی نہیں گیا اور نہ جا سکتا ہے۔ یہ سن کر سعد بن معاذؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا حضرت محمد رسول اللہ صلعم آپ کو اس کی طرف سے معذور جانتا ہوں آپ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص قبیلہ اوس سے ہو تو ہم اس کو مار ڈالنے کے لئے تیار ہیں اور اگر قبیلہ خزرج سے کوئی ہمارا بھائی ہو تو جو حکم آپ ہم کو دیں اس کے مطابق کام کریں گے اس کو سن کر سعدؓ ابن عبادہ کھڑے ہوئے کیونکہ وہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے اور بہت صالح شخص تھے لیکن اس وقت ان کو قبیلہ کی ہمدردی نے ابھارا اور کہنے لگے کہ تم نہ تو قتل کر سکتے ہو اور نہ تم ایسے کام پر قادر ہو سکتے ہو سن کر اسید ابن حضیرؓ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ اے ابن عبادہؓ تم جھوٹے ہو بلکہ ہم ایسے شخص کو ضرور قتل کریں گے اور معلوم ہوا کہ تم ضرور منافق ہو کہ منافقوں کی طرفداری میں لڑتے ہو (اس گفتگو سے) قبیلہ اوس اور خزرج میں لڑائی کی نوبت پہنچی اور قتال کا اندیشہ ہونے لگا، رسول مقبولؐ اس وقت منبر پر تشریف فرما تھے آپ اترے اور ان لوگوں کو خاموش کر دیا بس اس روز تمام دن روتی رہی میرا ایک منٹ کو بھی آنسو نہ تھما اور نہ مجھ کو نیند آئی غرض صبح کے وقت میرے والدین تشریف لائے اور مجھ کو دو راتیں اور ایک دن روتے ہوئے گذر گیا تھا اور اس سے مجھے یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ میرا دل پھٹ جائے گا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرے والدین میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت چاہی اور آ کر میرے ساتھ رونے لگی ہم اسی حالت میں تھے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم تشریف لے آئے اور میرے پاس بیٹھ گئے، بہتان لگنے کے وقت سے لے کر اب تک آپ میرے نزدیک کبھی نہیں بیٹھے تھے اور اس بات کو ایک ماہ کا عرصہ گذر چکا تھا۔ اس عرصہ میں آپ پر کوئی وحی بھی نازل نہ ہوئی تھی حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس روز حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے تشہد پڑھا پھر خطاب کر کے فرمایا کہ اے عائشہؓ مجھ کو تمہارے متعلق فلاں فلاں بات معلوم ہوتی ہے لہٰذا اگر تم اس سے بری ہو اور یہ باتیں جھوٹی ہیں تو عنقریب خدا تعالیٰ بذریعہ وحی کے تمہاری برات کر دے گا اور اگر تم نے ایسے کام کا ارادہ کیا ہے تو خدا سے پناہ مانگو اور توبہ کرو کیونکہ جب کوئی بندہ خدا سے توبہ کرتا ہے اور بخشش چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے، جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ گفتگو ختم کر چکے تو میرے آنسو فوراً ہی بند ہو گئے اور بالکل اثر ہی نہ رہا اور میں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ میری طرف سے حضرتؐ کو جواب دیں، لیکن انھوں نے کہا کہ میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں، اس پر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آپ کچھ جواب دیں تو انھوں نے بھی یہ ہی کہا کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں کیا جواب دوں، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتی ہیں کہ میں چونکہ کم سن لڑکی تھی اور قرآن بھی بہت نہیں پڑھے ہوئے تھی لیکن اس پر بھی میں نے جواب دیا کہ لوگوں کی باتیں آپ نے خوب سن لی ہیں اور آپ کے دل میں خوب گھر کر گئی ہیں اور ان کا یقین بھی کر چکے ہیں، تو میں اگر آپ سے کہوں بھی کہ میں بری ہوں، اور خدا خوب جانتا ہے کہ میں بری ہوں تو آپ میری

بات کا یقین نہیں کریں گے اور اگر میں آپ کے سامنے کسی بات کا اقرار کرلوں (اور خدا خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں) تو آپ اس کا فوراً یقین کریں گے خدا کی قسم مجھ کو اپنی اور تمہاری مثال اس وقت یوسف علیہ السلام کے والد یعقوب علیہ السلام کی سی معلوم ہوتی ہے جس وقت کہ تکلیف کی وجہ سے انھوں نے کہا تھا فصبرٌ جمیلٌ واللہ المستعان علیٰ ما تصفون میرا کام تو صبر جمیل ہے اور اللہ تعالیٰ مدد دینے والا اس پر جس کو تم کہتے ہو یہ کہہ کر میں اپنے بستر پر گئی لیکن مجھے اس کی امید تھی کہ خدا تعالیٰ میری برآت کا حکم ضرور نازل کرے گا۔ ہاں اس کا ضرور خیال تھا کہ میرے متعلق ایسی وحی نازل نہیں ہوگی جس کی تلاوت کی جائے گی کیونکہ میں اپنے آپ کو اس سے حقیر سمجھتی تھی کہ قرآن میں میرے متعلق کوئی آیت بیان کی جائے بلکہ یہ خیال تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کوئی خواب دیکھیں گے جس سے میری برآت آپ پر ظاہر ہو جائے گی (میں اسی خیال میں تھی کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی آپ کہتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلعم اپنے مقام سے اٹھے نہ تھے اور ہر شخص اپنے اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا کہ وحی کا نزول شروع ہوا اور آپ پسینہ میں تر بتر ہونا شروع ہوئے اور پسینہ کے قطرات آپ پر سے مثل موتیوں کے ٹپکنے لگے باوجودیکہ سردی کا دن تھا پھر جب آپ کی یہ حالت جاتی رہی تو آپ ہنستے ہوئے فرمایا کہ عائشہؓ تم خدا تعالیٰ کی حمد کرو کیونکہ تم کو اس نے بری کر دیا۔ اس کے بعد میری والدہ نے کہا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے سامنے کھڑے ہو کر آپ کا شکریہ ادا کرو۔ اس کے جواب میں میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں ہرگز آپ کے سامنے نہیں کھڑی ہوں گی اور سوائے خدا کے کسی کی حمد نہیں کروں گی اور اس کے سوا کسی دوسرے کی تعریف نہیں کروں گی۔ اس وحی میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں (ان الذین جاؤا بالافک الخ) تو جب میرے متعلق یہ آیتیں نازل کر چکا تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا اب میں مسطح پر کبھی کوئی چیز خرچ نہیں کروں گا اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ (ولا یأتل اولوا الفضل منکم الخ) یعنی تم میں سے بزرگی والے اور وسعت والے اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک کرنے سے باز نہ آئیں الخ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ نے کہا مجھے اپنی بخشش منظور ہے اور مسطح کا خرچ بدستور جاری کر دیا اور اس کے پاس گئے ادھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینبؓ سے دریافت کیا اے زینب تم عائشہؓ کے متعلق کیا کہتی ہو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عائشہؓ میں اچھائی کے سوا کوئی برائی نہیں دیکھی، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ یہ وہی بیوی تھیں کہ جو میری برابری کا دعویٰ رکھتی تھیں لیکن خدائے تعالیٰ نے تقویٰ کی وجہ سے ان کو افترا پردازی سے محفوظ رکھا۔

۱۱۳۲۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے سامنے دوسرے کی تعریف کی تو آپ نے فرمایا تجھ پر بڑا افسوس ہے کہ تو نے اپنے ممدوح کی گردن کاٹ دی اور یہ بھی کئی مرتبہ فرمایا اس کے بعد فرمایا کہ جس وقت کسی کی تعریف کرنا مقصود ہو تو یوں کہنا چاہیئے کہ میں اس کو ایسا جانتا ہوں اور اللہ تعالیٰ صحیح علم رکھتا ہے خدا کے سوائے دوسرے کی تطہیر نہیں کرتا - یہ بھی اس وقت کہے جبکہ اس شخص کی دانست میں یہ اوصاف اس میں موجود ہوں۔

۱۱۳۳۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ کو جنگ احد کے روز حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی خدمت میں پیش کیا گیا اس وقت میری عمر ۱۴ سال کی تھی آپ نے مجھ کو اجازت نہیں دی، پھر مجھ کو غزوۂ خندق میں پیش کیا گیا اس وقت میں پندرہ سال کا تھا تو آپ نے مجھ کو جنگ میں شریک ہونے کی اجازت دیدی۔

۱۱۳۴۔ **حضرت ابوہریرہ** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے ایک قوم کو قسم کھانے کے لئے فرمایا تو ہر ایک شخص قسم کھانے میں جلدی کرنے لگا تو آپ نے حکم دیا کہ ان میں قرعہ ڈالو جس کا نام نکل آئے یہی قسم کھائے

۱۱۳۵۔ **ابن عمر** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص قسم کھانا چاہے تو خدا کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

باب ۵۴
کتاب الصلح

۱۱۳۶۔ **ام کلثوم** بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ جو شخص لوگوں کی اصلاح کا سچا خواہشمند ہو وہ بہتر بات جھوٹ بیان کرے۔

۱۱۳۷۔ **سہل ابن سعدؓ** کہتے ہیں کہ قبا کے لوگوں نے آپس میں جنگ اور فساد کیا یہاں تک کہ آپس میں پتھروں سے لڑے یہ خبر حضرت کو ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ہم کو لے چلو ہم صلح کرا دیں گے۔

۱۱۳۸۔ **براءؓ** ابن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ماہ ذی قعدہ میں عمرہ ادا کیا تو مکہ والوں نے آپ کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا بالآخر حضورؐ نے اس بات پر صلح کر لی کہ آپ وہاں تین دن اور قیام کریں پھر جب ان لوگوں نے صلح نامہ لکھا تو اس میں یہ لکھا کہ یہ صلح نامہ وہ ہے جس پر محمد رسول اللہؐ نے صلح کی ہے کفار نے کہا ہم اس کو پسند نہیں کر سکتے کیونکہ اگر ہم آپ کو خدا کا رسول جانتے تو آپ کو مکہ میں آنے سے روکتے ہی کیوں لیکن ہم آپ کو محمد ابن عبداللہ جانتے ہیں، حضورؐ نے فرمایا کہ محمد ابن عبداللہ بھی ہوں اور حضرت محمد رسول اللہ بھی اے علیؓ لفظ حضرت محمد رسول اللہ مٹا دو حضرت علیؓ نے عرض کیا خدا کی قسم! میں نہیں مٹاؤں گا تو آپ نے وہ صلحنامہ لے لیا اور لکھدیا یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد ابن عبداللہ نے صلح کی ہے کہ مکہ میں ہتھیار کے ساتھ داخل نہ ہوں گے اور اگر مکہ کے رہنے والوں میں سے کوئی شخص آپ کے ساتھ جانا چاہے گا تو اس کو اپنے ہمراہ نہیں لے جائیں گے۔ اور اگر آپ کے صحابہ میں سے کوئی شخص مکہ میں اقامت گزیں ہونا چاہے گا تو اس کو منع نہیں کریں گے ہذا جب آپ مکہ میں تشریف لائے اور معیاد مقررہ گذر گئی تو مکہ والوں نے حضرت علیؓ سے آکر کہا کہ آپ اپنے ساتھی سے کہدیجئے کہ معیاد پوری ہو چکی اب مکہ خالی کر دو بالآخر حضرت وہاں سے چلدیئے، حضرت حمزہؓ کی صاحبزادی پیچھے پیچھے دوڑیں اور چچا چچا کہہ کر آواز دی حضرت علیؓ نے پکڑ کر حضرت فاطمہؓ کے سپرد کر دیا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو سنبھالو اور اپنے ہمراہ سوار کر لو) راوی کہتا ہے کہ مدینہ میں پہنچ کر حضرت علی اور زیدؓ اور جعفرؓ کا اس لڑکی کے بارہ میں جھگڑا ہوا حضرت علی نے کہا کہ میں اس کا مستحق ہوں کیونکہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میری بیوی اس کی خالہ بھی ہوتی ہے۔ زیدؓ نے کہا کہ میری بھتیجی ہے لیکن رسولؐ خدا نے خالہ کے متعلق فیصلہ کیا اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں اور جعفرؓ سے فرمایا کہ تم میری عادت اور خلقت ہر دو میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو اور زیدؓ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی ہو اور مولا ہو۔

۱۱۳۹۔ **ابوبکرہؓ** کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول خداؐ ممبر پر تشریف فرما ہیں اور حسن ابن علیؓ آپ کے پہلو میں تشریف رکھتے ہیں اور حضرت کبھی تو حضرت حسنؓ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور کبھی اور لوگوں کی طرف

متوجہ ہو کر فرماتے ہیں کہ میرا بیٹا سردار ہے اور خدائے تعالیٰ اس کے ذریعہ سے دو عظیم الشان فرقوں میں صلح کرائیگا

۱۱۴۰ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسولِ خدا نے سُنا کہ دو شخص دروازے کے باہر بیٹھے دو رو شور سے لڑ رہے ہیں اور پر زور آواز میں ایک دوسرے کو ڈانٹ رہے ہیں ان میں سے ایک یہ چاہتا تھا کہ دوسرا کچھ قرض میں کمی کر دے اور نرمی کرے اور دوسرا یہ کہتا تھا کہ میں ہرگز کمی نہ کروں گا اور قسم کھاتا تھا زیں پس کر حضرت باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جو خدا کی قسم کھا رہا تھا اور کہتا تھا کہ میں اچھائی نہ کرونگا اس شخص نے کہا کہ یا حضرت محمد رسول اللہ میں ہوں آپ کی بات پسندیدہ و محبوب ہے (میں راضی ہوں) فلہٗ ای ذالک احب (بخاری شریف صفحہ ۳۰۲ جلد اول)

باب ۵۵
کتاب الشروط

۱۱۴۱- عقبہ ابن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شرطیں پورا کرنے کی زیادہ مستحق ہیں وہ وہی ہیں جن کے ذریعے سے تم نے شرم گاہوں کو حلال کیا ہے (یعنی شرائط نکاح)

۱۱۴۲- ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا حضرت محمد رسول اللہ صلعم آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آپ میرا فیصلہ کتاب اللہ کے موافق کیجئے اس کے مقابل نے کہا اور وہ سمجھدار بھی تھا کہ ہاں یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی کتاب کے موافق ہی فیصلہ کیجئے آپ نے فرمایا اچھا کہو اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس کا مزدور تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ وہ سنگسار ی کے قابل ہو گیا اس لئے میں نے اس کو ایک سو بکریاں اور ایک باندی اپنے بیٹے کے فدیہ میں دیدی اس کے بعد میں نے علماء سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ تیرے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لئے شہر بدر کرنا لازمی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ کو اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں تم دونوں میں خدا کی کتاب سے ہی فیصلہ کروں گا (لہذا) لونڈی اور بکریاں تجھ کو واپس ملنی چاہئیں اور تیرے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ضروری ہے۔

اے انیس جاؤ اگر اس کی بیوی اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر دینا۔ حسب الحکم جب انیس گئے تو اس نے اقرار کیا اور بحکم حضرت محمد رسول اللہ صلعم اس کو سنگسار کر دیا گیا۔

۱۱۴۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس وقت عبد اللہ ابن عمرؓ کے خیبر والوں نے ہاتھ پاؤں توڑ دیئے تو حضرت عمرؓ خطبہ کے لئے کھڑے ہوتے اور فرمایا کہ ہم ان کو اس معاملہ میں اس وقت تک برقرار رکھیں گے جس وقت تک خدا ان کو برقرار رکھے اور عبد اللہؓ ابن عمر خیبر کو اپنے مال کے لئے گئے تھے وہاں کے لوگوں نے ان کے ہاتھ پاؤں توڑ دیئے۔ اور ان پر زیادتی کی اور وہاں ان کے سوائے ہم لوگوں کا کوئی دشمن نہیں اور نہ کوئی دوسرا تہمت لگانے کے قابل ہے اور میں نے ان کے جلا وطن کرنے کا ارادہ کر لیا ہے حضرت عمرؓ ان کے جلا وطن کرنے پر تل گئے تو بنوا ابو الحقیق میں سے ایک شخص آپ کے پاس آیا اور یوں عرض کی امیر المومنین کیا آپ ہم کو جلا وطن کرنا چاہتے ہیں حالانکہ رسولِ خدا نے ہم کو اپنے مالوں پر برقرار رکھا تھا اور ان ہی مالوں پر ہم سے معاملہ کیا تھا اور اسی کو ہمارے لئے شرط ٹھہرایا تھا حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ تو کیا سمجھتا ہے کہ حضورؐ کا یہ فرمان میں بھول گیا ہوں۔

اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جس وقت تو خیبر سے نکالا جائے گا اور تیری سواری کی اونٹنی بھی تجھ کو لے کر بھاگ راتوں رات بھاگتی ہوگی اس نے کہا (کانت ھذہ ھزیلۃ من ابی القاسم) یہ تو ابوالقاسمؐ کی بکواس تھی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ دشمن خدا تو جھوٹا ہے پھر آپ نے پھلوں کا ٹھیوں اور رسیوں کی قیمت دے کر ان کو جلا وطن کر دیا۔

۱۱۴۴۔ مسور ابن مخرمہؓ اور مروان کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسولؐ خدا جس وقت حدیبیہ کے سفر کو روانہ ہوتے اور کچھ راستہ طے کر لیا تو آپ نے فرمایا کہ خالدؓ ابن الولید مقام غمیم میں قریش کے لشکر کا مقدمۃ الجیش ہے لہٰذا تم کو بھی اسی طرف چلنا چاہیئے خالدؓ کو خدا کی قسم آپ کی خبر بھی نہ تھی فقط ایک سیاہ غبار دیکھ کر حضرت محمد رسول اللہؐ کی آمد کی خبر دے کر قریش کو ڈرا دیا اور حضورؐ بھی تشریف برابر لئے جا رہے تھے۔ یہاں تک جب آپ مقام ثنیۃ میں پہونچے کہ جہاں سے لوگ اُترتے تھے تو آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی لوگوں نے اس کو اُٹھانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ نہیں اُٹھی لوگوں نے کہا کہ حضرت اونٹنی قصواء بڑی ڈھیٹ ہو گئی، فرمایا قصواء ہرگز ایسی نہیں ہوسکتی اور نہ اس کی یہ عادت ہے بلکہ اس کو ہاتھیوں کے روکنے والے نے روک دیا ہے اور میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ کافر مجھ سے اگر ایسی بات چاہیں گے جس میں خدائے تعالیٰ کی حرمات کی تعظیم ہو تو میں اس کو ضرور منظور کر لوں گا پھر آپ نے اونٹنی کو ڈانٹا تو وہ کود پڑی اور چل دی راوی کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم مکہ کی جانب سے پھر کر مقام ثمدؔ میں جو حدیبیہ کی انتہا میں ہے پہنچ گئے اور وہاں آپ نے قیام فرمایا یہ مقام پانی کی قلت بھی رکھتا تھا اسی وجہ سے لوگ وہاں سے بہت تھوڑا پانی لیتے تھے مگر پھر بھی یہانتک نوبت پہنچی کہ پانی ادھر بر آمد ہوا ادھر لوگوں نے نکال لیا اور حضرت محمد رسول اللہ صلعم سے پیاس کی شکایت کرتے تھے، اس شکایت کو سُن کر حضرت نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو اس پانی میں ڈال دیں (راوی کہتا ہے) میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس میں سے اس قدر پانی جوش مار کر نکلنے لگا کہ سب لوگ اس سے سیراب ہوئے اسی حالت میں بدیل ابن ورقا خزاعی اپنے قبیلہ کے کچھ آدمی لئے ہوئے آ پہونچا اور (یہ حضورؐ کے خیر خواہ تھامہ کے لوگوں میں سے تھے) اور آ کر کہنے لگا کہ میں نے کعب ابن لوی اور عامر ابن لوی کو حدیبیہ کے ایسے مقام پر چھوڑا ہے کہ وہاں پانی بکثرت ہے اور ان کے ساتھ دودھ دینے والی اور بچے والی اونٹنیاں بھی ہیں (اور میرا خیال یہ ہے) کہ وہ لوگ آپ سے مقابلہ کا ارادہ کر کے آتے ہیں اور خانہ کعبہ کو جانے سے روکیں گے (یہ سن کر) حضورؐ نے فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے نہیں آتے ہیں ہم تو صرف عمرہ ادا کرنے کے ارادے سے آئے ہیں، قریش کو ان ہی لڑائیوں نے ضعیف کر دیا ہے اور اسی کی وجہ سے ان کو ضرر بھی پہنچا ہے اگر وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ میں کچھ مدت مقرر کر دوں تاکہ وہ لوگ راستہ وغیرہ خالی کر دیں (تو بہتر ہے) اگر میں ان پر غالب آ جاؤں تو ان کو اختیار ہے خواہ وہ اس میں داخل ہو جاویں جس میں اور لوگ داخل ہیں ورنہ وہ لڑائی جھگڑے سے تو آرام میں ہو جاویں گے اور اگر وہ اس میں سے کسی بات کو نہ مانیں تو مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں ان سے اس حد تک لڑوں گا کہ میری گردن جدا ہو جائے یا خدائے تعالیٰ اپنا حکم جاری فرمائے۔ بدیل نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا میں ابھی ان لوگوں تک پہونچاتا ہوں یہ کہہ کر وہ گیا اور قریش سے کہنے لگا کہ میں اس شخص (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس سے آیا ہوں اور ان کی ایک بات نقل کرتا ہوں بشرطیکہ تم کو منظور ہو تو ان میں سے بعض بیوقوفوں نے کہا کہ ہم کو اس کے سننے کی کچھ ضرورت نہیں اور جو لوگ ہوشیار تھے اُنھوں نے کہا کہ تم نے جو کچھ سنا ہو بیان کرو، بدیل نے کہا کہ حضرت محمد رسول اللہؐ

نے فلاں فلاں بات کہی ہے اور جو کچھ آپ نے فرمایا تھا سب ان کے سامنے نقل کیا، یہ سُن کر عروہ ابن مسعود کہنے لگے کہ قوم والو سنو کیا میں تمہارے باپ کے قائم مقام نہیں ہوں۔ سب نے جواب دیا کہ بے شک پھر کہا کہ کیا تم میری اولاد کے قائم مقام نہیں ہو انھوں نے جواب دیا کہ ہیں پھر کہنے لگے کیا تم مجھ کو کسی تہمت کے ساتھ متہم کرتے ہو قوم نے جواب دیا نہیں پھر کہا یہ بھی تم کو معلوم ہے کہ لڑائی میں تمہاری مدد کے لئے میں نے اہل عکاظ والوں نے انکار کیا تو میں اپنی بیوی بچے اور متعلقین کو لے کر تمہارے پاس چلا آیا ان لوگوں نے بھی اس کا اقرار کیا وہ اس کے بعد کہنے لگے اس شخص (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے ایک سیدھا اور صاف راستہ بتایا ہے تم کو چاہیئے کہ اس پر راضی ہو جاؤ اور مجھ کو اس کے پاس جانے دو قوم نے کہا جاؤ (جب ان کو اجازت مل گئی تو یہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے گفتگو شروع کی آپ نے قریب قریب یہ ہی گفتگو کی جو بدیل سے کی تھی اس وقت عروہ نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ قوم عرب کا استیصال کر دیں گے تو کیا آپ نے سُنا ہے کہ کسی نے اپنی قوم کی بیخ کنی کی ہو اور کہیں الٹی بات پڑ گئی تو خدا کی قسم مجھے یہاں ایسے لوگ نظر آرہے ہیں کہ جو تم کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے یہ سُن کر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا جا اپنے معبود لات کی شرم گاہ کو چوس، کیا ہم ایسے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے، عروہ نے یہ سُن کر پوچھا یہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا ابو بکر صدیقؓ ہیں۔ عروہ نے کہا خدا کی قسم اگر مجھ پر تیرے پہلے احسانات نہ ہوتے تو میں تجھ کو ضرور اس کا جواب دیتا (راوی کہتے ہیں) کہ پھر حضورؐ سے باتیں کرنے لگا اور دوران گفتگو میں آپ کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگاتا تھا، مغیرہؓ ابن شعبہ حضور کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے ہاتھ میں تلوار تھی اور سر پر خود رکھا ہوا تھا جب تک عروہ نے یہ سلسلہ جاری رکھا تو ہر مرتبہ مغیرہؓ تلوار کا دستہ اس کے ہاتھ پر مار دیتے تھے اور فرماتے کہ (تو اپنا ہاتھ) حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی ڈاڑھی سے علیحدہ رکھ اس کو دیکھ کر عروہ نے اپنا سر اٹھایا اور پوچھا یہ کون شخص ہے لوگوں نے جواب دیا کہ یہ مغیرہؓ ابن شعبہ ہیں (عروہ بولا) کہ اے دھوکہ باز کیا میں تیری غداری کے شر کے دفعیہ میں سعی کرنے والا نہ تھا (مغیرہ کا واقعہ یہ ہوا تھا کہ جاہلیت کے زمانہ میں مغیرہؓ ایک گروہ کے دوست بن گئے تھے جب موقعہ فرصت دیکھا تو ان کا مال لے کر بھاگ گئے اور ان کو قتل کر دیا۔ اور اس کے بعد آ کر مسلمان ہو گئے مسلمان ہوتے وقت رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ بھائی مسلمان تو میں کر لوں گا اور تمہارے اسلام کو بھی جائز سمجھوں گا لیکن مال غداری میں شرکت نہیں کروں گا (یہ واقعہ مغیرہ کا تھا اب اصل واقعہ کی طرف رجوع کی جاتی ہے) اس گفتگو میں عروہ جب کسی طرف نظر کرتا اس کے سوائے کچھ نظر نہ آتا کہ اگر حضورؐ تھوکتے تو فوراً لوگ ہاتھوں میں لے کر اپنے مونہوں پر مل لیتے اور اگر کوئی حکم آپ کسی کو دیتے تو وہ حکم دینے سے پہلے اس کو بجا لانے کو تیار ہو جاتا اور آپ وضو کرتے تو وضو کے مستعمل شدہ پانی کے لئے آپس میں جنگ کرتے اور ہر ایک یہ چاہتا کہ میں تبرکاً اسے لے لوں) اور آپ کی گفتگو کے وقت بالکل چپ رہتے اور آپ کی طرف تعظیم کے لحاظ سے نظر اٹھا کر نہ دیکھتے (یہ تمام باتیں) دیکھکر عروہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا اور ان سے کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں حبشہ بھی گیا ہوں اور روم وفارس کے بادشاہوں کے پاس بھی گیا ہوں لیکن میں نے کسی بادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے اصحاب اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جس طرح محمد صلعم کی تعظیم ان کے اصحاب کرتے ہیں میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جب وہ تھوکتے ہیں تو وہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ میں ہی گرتا ہے اور وہ اس کو فوراً اپنے بدن اور چہرہ پر مل لیتا ہے۔ اور اگر وہ وضو کرتے

ہیں تو پانی مستعمل پر جھگڑا کرتے اور حکم دینے سے پہلے تعمیل کی تیاری کرتے ہیں اور اگر وہ کسی قسم کی گفتگو کرتے ہیں تو سب کے سب خاموش ہو جاتے ہیں اور کوئی نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا ہے (میری رائے اگر مانو) اس نے تمہارے لئے ایک نہایت مناسب بات سوچی ہے تم کو قبول کرنا چاہئے (یہ سن کر) بنو کنانہ کا ایک شخص بولا کہ اچھا اب مجھے جانے دو قوم کے لوگوں نے کہا کہ جاؤ (تم بھی دیکھو) جب یہ شخص حضرت محمد رسول اللہ صلعم اور آپ کے اصحاب کے پاس پہنچا آپ نے فرمایا کہ یہ شخص اس قوم کا ہے جو ہدی کے جانوروں کی بہت تعظیم کرتے ہیں لہٰذا اس کے سامنے ہدی کے جانور کو چلاؤ۔ چنانچہ ہدی کے جانور اس کے سامنے چلاتے گئے اور لوگوں نے چلا کر لبیک کہنا شروع کیا جب اس شخص نے یہ منظر دیکھا تو کہنے لگا۔ سبحان اللہ ایسے لوگوں کو خانہ کعبہ سے نہ روکنا چاہیئے اور یہیں لوٹ گیا جب اپنے ساتھیوں میں پہنچا تو کہنے لگا کہ میں نے ہدی کے جانوروں کو دیکھا کہ ان کے گلے میں پٹے پڑے ہوتے ہیں اور ان کے کوہان اعلامت کے لئے چیر دیئے گئے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ ان کو خانہ کعبہ سے نہ روکا جائے یہ سن کر ایک شخص جانے کے لئے تیار ہوا اور کہا کہ اب میں جاتا ہوں لوگوں نے کہا کہ اچھا جاؤ جب وہ رسول اللہ صلعم کے سامنے پہنچا تو آپ نے فرمایا یہ ایک بیہودہ شخص ہے اسی اثناء میں سہیلؓ ابن عمر آئے اپنے (ان کے آنے سے نیک شگون حاصل کر کے فرمایا کہ اب تمہارا معاملہ درست ہو جائے گا چنانچہ سہیلؓ نے آتے ہی کہا کہ لاؤ تمہارے اور اپنے درمیان ایک صلحنامہ لکھیں حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے کاتب کو بلایا اور فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سہیل بولا کہ رحمٰن کو تو ہم جانتے نہیں کہ کون ہے۔ ہاں یوں لکھو باسمک اللہم جس طرح کہ تم پہلے لکھا کرتے تھے۔ مسلمان بولے خدا کی قسم ہم تو اسی طرح لکھیں گے کہ بغیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے صلح نامہ نہیں لکھیں گے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ صلعم نے فرمایا کہ اچھا یوں ہی لکھو باسمک اللہم پھر فرمایا کہ یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے سہیل بولا خدا کی قسم اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو خانہ کعبہ سے تم کو کیوں روکتے اور نہ تم سے مقابلہ کرتے اور تم یوں لکھو کہ میں محمد بن عبد اللہ ہوں' حضور نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں خدا کا بلاشک رسول ہوں اگرچہ تم لوگ مجھ کو جھوٹا سمجھتے ہو (خیر) محمد ابن عبد اللہ ہی لکھو اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ یہ اس شرط پر کہ تم خانہ کعبہ کو ہمارے لئے خالی کر دو تاکہ ہم اس کا طواف کر لیں سہیل نے جواب دیا کہ ہم اس وقت یہ نہیں کر سکتے۔ ورنہ لوگ ہم کو کہیں گے کہ یہ دب گئے البتہ آئندہ سال کے لئے ملتوی رکھو چنانچہ یہ ہی لکھا گیا۔ پھر سہیل نے کہا کہ ایک شرط لکھو کہ جب ہم لوگوں میں سے کوئی تمہارے پاس آئے اگرچہ وہ تمہارے ہی دین پر ہو۔ لیکن اس کو ہمارے پاس لوٹا دیا جائے گا مسلمانوں نے جواب دیا۔ سبحان اللہ جو شخص مسلمان ہو کر آئے گا ہم اس کو کافروں میں کیسے لوٹا دیں گے یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ابو جندل ابن سہیل ابن عمر بیڑیاں پہنے ہوئے آہستہ آہستہ مکہ کی جانب سے آتا ہوا معلوم ہوا یہاں تک کہ وہ مسلمانوں کی جماعت میں پہنچ گیا۔ سہیل یہ دیکھ کر بولا کہ اے محمد صلعم سب سے پہلی یہ ہی بات ہے جس پر میں تم سے صلح کر رہا ہوں کہ ابو جندل کو مجھے واپس دیدو آپ نے ابھی تو صلحنامہ پورا بھی نہیں ہوا ہے اس نے جواب دیا اس کے علاوہ ہم کسی بات پر صلح ہی نہ کریں گے آپ نے فرمایا بھائی اس کی اجازت دیدو سہیل بولا میں اس کی تم کو اجازت نہیں دے سکتا آپ نے فرمایا کہ نہیں اس کی اجازت دیدو اس نے پھر انکار کیا ادھر یہ گفتگو ہو رہی تھی ادھر ابو جندل نے کہا کہ اے مسلمانوں کہ کیا میں مسلمان ہونے کے بعد بھی اب کافروں کی طرف پھیر دیا جاؤں گا کیا تم یہ نہیں معلوم کہ میں نے خدا کے دین اختیار کرنے میں کیا کیا تکالیف اٹھائی ہیں اور مجھے کیسا سخت عذاب دیا

دیا گیا ہے عمر ابن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ کیا آپ سچے نبیؐ نہیں ہیں۔
آپ نے فرمایا کہ ہوں پھر میں نے عرض کیا کہ آپ حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں تو میں نے
عرض کیا کہ ہم اپنے دین میں نقص نہیں داخل کرنا چاہتے آپ نے فرمایا کہ میں خدا کا نبیؐ ہوں اور اس کو نا فرمان نہیں ہوں
اور خدا میرا مددگار رہے پھر آپ سے عرض کیا کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم خانہ کعبہ میں داخل ہو کر طواف کریں گے، آپ نے
فرمایا کہ ہاں ہم نے کہا تھا لیکن کیا یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال داخل ہوں گے میں نے عرض کیا کہ نہیں (یہ تو نہیں کہا جاتا) آپ نے
فرمایا کہ تم داخل ہو کر طواف کرو گے حضرت عمرؓ نے کہا کہ پھر میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اے ابو بکرؓ کیا یہ
اللہ کے سچے نبی نہیں انھوں نے کہا کہ ہاں تو میں نے کہا کہ ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں انھوں نے کہا کہ ہیں تو میں نے
کہا کہ پھر ہم اپنے دین میں نقص کیوں داخل کریں، انھوں نے جواب دیا کہ بھائی وہ خدا کے رسولؐ ہیں اپنے خدا کی نافرمانی نہیں
کرتے اور وہ ہی ان کا مددگار بھی ہے۔ لہٰذا ان کے حکم کی تعمیل کرو۔ کیونکہ آپ خدا کی قسم برحق ہیں اس کے۔ میں نے کہا کیا
انھوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم خانہ کعبہ میں داخل ہو کر طواف کریں گے ابو بکرؓ نے فرمایا کہ ہاں یہ تو ٹھیک ہے مگر کیا حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اسی سال داخل ہوں گے اور طواف کریں گے میں نے کہا کہ یہ نہیں فرمایا تھا صدیق اکبرؓ
نے کہا پھر تم ضرور داخل ہو گے اور خانہ کعبہ کا طواف کرو گے، حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد صلعم کے زیر تعمیل ہونے کی معافی
کے لئے بہت سے اعمال صالح کئے راوی نے کہا کہ جب رسول اللہ صلعم نامہ کی تحریر سے فارغ ہوئے تو آپ نے صحابہ سے مخاطب
ہو کر فرمایا کہ اٹھو اور سر منڈوا کر حلال ہو جاؤ اور قربانیاں باقاعدہ کرو لیکن خدا کی قسم کوئی بھی جھگڑا ہوا تو آپ ام سلمہؓ کے پاس
تشریف لے گئے اور ان سے تمام واقعہ صحابہ کا بیان کیا انھوں نے کہا کہ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ یہ سب آپ کے فرمان کے
بموجب کریں تو چپ چاپ جا کر پہلے اپنے جانور ذبح کیجئے اور سر منڈوائیے اور سر منڈوانے والوں کو بلائیے چنانچہ حضورؐ باہر
تشریف لائے اور کسی سے بات چیت نہ کی اور تمام کام انجام دیئے جانور بھی ذبح کئے اور نائی کو بلا کر سر بھی منڈوایا جب صحا
بہ نے یہ دیکھا تو سب تیار ہو گئے اور آپ نے اپنے جانور ذبح کرنا شروع کئے اور سر بھی منڈوانا شروع کئے حتیٰ کہ اتنا اژدہام
ہو گیا کہ ایک دوسرے کو دبائے دیتا تھا پھر کچھ عورتیں مسلمان ہو کر آئیں اس وقت ان آیتوں کا نزول ہوا یا ایھا الذین
آمنوا اذا جاءکم المومنات مہاجرات فامتحنوا ھن حتیٰ بلغ بعصم الکوافر حضرت عمرؓ نے اس روز اپنی
دو بیبیوں کو طلاق دی۔ جو اس وقت تک مشرکہ تھیں ان میں سے ایک کے ساتھ تو معاویہ بن صفیہ ابی سفیان نے نکاح کر
کر لیا اور دوسری کے ساتھ صفوان ابن امیہ نے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کو واپس ہوتے تو قریش میں کا ایک شخص
جس کا نام ابو البصیر تھا حضورؐ کے پاس آیا اور مسلمان ہو گیا قریش نے اس کے واسطے دو آدمی روانہ کئے اور یہ کہلا بھیجا کہ اپنے
عہد کے مطابق اس کو واپس کر دیجئے۔ آپ نے ابو البصیرؓ کو ان دونوں شخص کے حوالہ کیا وہ دونوں اس کو لے کر چلے جب ذوالحلیفہ
کے قریب پہونچے تو وہاں ٹھہر کر کھجوریں کھانے لگے ابو البصیرؓ نے ایک سے کہا کہ تمہاری تلوار بڑی عمدہ معلوم ہوتی ہے دوسرے
نے اس کو نیام سے نکال کر کہا کہ ہاں بے شک بہت عمدہ ہے میں نے اس کو کئی بار آزمایا ہے ابو البصیرؓ بولے مجھے بھی دکھاؤ ذرا
میں بھی دیکھ لوں اس نے وہ تلوار ان کو دے دی ابو بصیر نے موقع پا کر ایک کافر کی گردن اڑا دی وہ ٹھنڈا ہو گیا اور دوسرا
بھاگ کر مدینہ میں واپس آگیا اور دوڑتا ہوا مسجد نبوی میں پہنچا رسولِ خدا نے اس کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ ڈر گیا ہے جب وہ آپ
کے قریب پہنچا تو بولا خدا کی قسم میرا ایک ساتھی تو مارا گیا اور میں بھی مارا جاؤں گا (اگر آپ نے ابو البصیرؓ کو نہ پکڑا) اتنے میں

ابو بصیر بھی آ گئے اور عرض کیا یا حضرت محمد رسول اللہ صلعم خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذمہ کو پورا کر دیا کیونکہ آپ مجھ ان کے سپرد کر چکے لیکن پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ان سے نجات دی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ افسوس یہ لڑائی کا کھٹکا لانے والا ہے۔ اگر مقتول کا کوئی بھی معاون ہو جاتے (تو لڑائی تیار رکھی ہے) جب ابو بصیرؓ نے یہ سنا تو سمجھ لیا کہ پھر آپ مجھ کو کفار کی طرف واپس کر دیں گے تو وہاں سے مقام ساحل پر آ گیا راوی نے کہا کہ کفاروں میں سے ابو جندل بن سہیل بھی نکل آئے اور ابو بصیر کے ساتھ شامل ہو گئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ جو کوئی کافر مسلمان ہو کر مکہ سے نکل کر آتا وہ ابو بصیر کے ساتھ شامل ہو جاتا اسی طرح ایک پوری جماعت ہو گئی اس کے بعد خدا کی قسم قریش کے کسی قافلہ کی بھی خبر اگر یہ سن پاتے تھے تو فوراً اس کو روک لیتے اور ان کا مال لوٹ لیتے تھے (جب یہ صورت ہوئی) تو قریش نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا اور رشتہ داری کی قسم دے کر کہلا بھیجا کہ آپ ابو بصیرؓ کے پاس حکم کہلا بھیجئے کہ وہ قریش کی ایذا رسانی سے باز آئے اور جو شخص آپ کے پاس مکہ سے پہنچے اس کو ہم واپس نہیں لیں گے۔ اور وہ واپسی سے بے غم ہے، تب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت ابو بصیر کی طرف یہ پیغام روانہ کر دیا، خدائے تعالیٰ نے یہ آیت اسی واقعہ میں نازل فرمائی ہے ھوالذی کف ایدیھم الخ کافروں کی یہ ضد تھی کہ آپ کے خدا کے نبی ہونے کا اقرار نہیں کرتے تھے اور نہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انھوں نے لکھنے دی تھی اور حضور اقدس کو کعبہ جانے سے روک دیا تھا۔

۱۱۴۵۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدائے تعالیٰ کے ننانویں نام ہیں ایک کم سو جو شخص ان کو یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔

باب ۵۶
کتاب الوصایا

۱۱۴۶۔ عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وصیت کی چیز موجود ہو اور وہ وصیت لکھے بغیر دو راتیں گذار دے۔ الا وصیة مکتوبة عندہ صفحہ ۳۸۲ بج

۱۱۴۷۔ عمرو بن حارثؓ جو حضورؐ کے سالے تھے کہتے ہیں کہ حضورؐ نے وفات کے وقت روپیہ اشرفی کچھ نہ چھوڑا اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی لونڈی نہ کوئی اور چیز سوائے ایک سفید خچری اور ہتھیار اور زمین کے جن کو صدقہ کر دیا تھا جعلھا صدقة بج صفحہ ۳۸۲

۱۱۴۸۔ عبداللہ ابنؓ ابی اوفی سے پوچھا گیا کہ کیا حضورؐ نے وصیت فرمائی تھی انہوں نے کہا نہیں سائل نے کہا کہ لوگوں پر کیسے وصیت فرض تھی اور کس چیز پر عمل فرض تھا، جواب دیا کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی قال وصی بکتاب اللہ بج صفحہ ۳۸۲

۱۱۴۹۔ ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کونسا صدقہ بہتر ہے آپ نے فرمایا صدقہ بہتر ہے کہ تو تندرستی کی حالت میں ادا کرے اور تجھ کو مالداری کی آرزو بھی ہو اور فقر سے ڈرتا ہو اور بہت جلدی ادا کرے ایسا نہ ہو کہ جب وقت نزع تیرا آن پہنچے او لا تمھل حتی اذا بلغت الحلقوم بج صفحہ ۳۸۳ تو وصیت کرے کہ فلاں کو اتنا مال دینا اور فلاں کو اتنا حالانکہ وہ اس کا اپنے مرنے کے بعد فنا ہی ہو جاتے گا۔

۱۱۵۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جس وقت آیت انذر عشیرتک الاقربین حضورؐ پر نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اے قریش تم اپنے نفسوں کو خرید لو کیونکہ میں خدا کا عذاب ذرا بھی تم سے دفع نہیں کر سکتا اے بنو عبد مناف میں تم سے خدا کا عذاب ذرا سا بھی دفع نہیں کر سکتا۔ اے عباس ابن عبدالمطلب میں تم سے بھی خدا کا عذاب ذرا سا بھی دفع نہیں کر سکتا اے صفیہ رسول اللہ صلعم کی پھوپھی میں تجھ سے خدا کا عذاب بالکل دور نہیں کر سکتا اے فاطمہؓ حضرت محمد رسول اللہ کی بیٹی میرے مال سے جو چاہو لے لو لیکن خدا کے عذاب کا دفعیہ میں نہیں کر سکتا۔ بخ صفحہ ۳۸۵

۱۱۵۱۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میرے والد نے حضورؐ کے زمانہ میں اپنی جائداد کا آٹھواں حصہ اور کھجوروں کا باغ خیرات کرنا چاہا اس لئے حضور والا کی خدمت میں عرض کیا یا حضرت محمد رسول اللہ صلعم میرے پاس کچھ مال ہے جس کو میں نفیس خیال کرتا ہوں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کو خیرات کر دوں فرمایا کہ اصل مال کو فروخت کر دو نہ یہ فروخت ہو سکے اور نہ اس کا ہبہ ہو سکے اور نہ اس میں وراثت جاری ہو۔ حضرت عمرؓ نے وقف کر دیا۔ فاروق اعظمؓ کا یہ وقف مجاہدین کے مصارف غلاموں کی آزادی مساکین اور مہمانوں کے اور مسافروں کے اور رشتہ داروں کے کام میں صرف ہوتا تھا اور جو اس کا متولی ہوتا تو اس کو حسب دستور وقف خود کھانے یا اپنے غریب دوستوں کو کھلانے میں کوئی ممانعت نہ تھی۔ بخ صفحہ ۳۸۷

۱۱۵۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا، سات ہلاکت انگیز چیزوں سے بچو صحابہؓ نے عرض کیا حضورؐ وہ سات چیزیں کون سی ہیں فرمایا کہ (۱) خدا کا شریک بنانا (۲) جادو کرنا (۳) کسی کو ظلماً قتل کر دینا کیونکہ خدا نے قتل ظلماً حرام کر دیا ہے (۴) سود کھانا (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) جہاد میں پیٹھ دکھا کر بھاگنا (۷) اور مسلمان پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔

۱۱۵۳۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میرا کوئی وارث نہیں ہو سکتا۔ میرا ترکہ میری بیویوں کے مصارف اور کارندوں کی تنخواہوں کے بعد جو باقی رہے وہ راہ خدا میں خیرات ہے۔ فھو صدقۃ صفحہ ۳۸۹

۱۱۵۴۔ حضرت عثمانؓ جس وقت محاصرہ میں آ گئے تو وہ بلندی پر چڑھ کر باغیوں کے سامنے آئے اور کہا کہ میں خدا کی قسم صرف صحابہ کرام کو دیتا ہوں کہ تمہیں یہ معلوم نہیں کہ حضور اقدسؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جو شخص دومتہ کنواں کھدوائے وہ جنتی ہے میں نے ہی اس کو کھدوایا، اور حضورؐ نے فرمایا تھا کہ جو شخص جیش العسرۃ (غزوہ تبوک) کا سامان درست کرے وہ جنتی ہے پس میں نے سامان درست کیا تھا پس انھوں نے اس کی تصدیق کی ۱۲ بخ صفحہ ۳۸۹

۱۱۵۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنی سہم کا ایک شخص تمیم داری اور عدی ابن بدار کے ساتھ (سفر) کو نکلا اور وہ آدمی ایسے مقام پر مر گیا جہاں مسلمان کوئی نہ تھا۔ جب یہ لوگ اس کا ترکہ لے کر واپس آئے تو اس کے وارثوں نے ایک چاندی کا کٹورہ جس پر سونے کا ملمع کیا ہوا تھا۔ اس میں نہیں دیکھا اس بنا پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو قسم دی پھر وہ کٹورہ مکہ میں ملا۔ ان سے معلوم کیا گیا کہ کہاں سے آیا تو مکہ والوں نے کہا کہ تمیم اور عدی سے خریدا ہے تو متوفی کے ولیوں میں سے دو شخصوں نے یہ قسم کھائی کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے سچی ہے کہ یہ کٹورہ ہمارے آدمی متوفی کا ہے راوی کہتا ہے کہ یہ آیت یا ایھا الذین امنوا شھادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت الخ صفحہ ۳۹۰ اس وقت نازل ہوئی۔

باب ۵۷
کتاب الجہاد

۱۱۵۶۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ (حضور) مجھ کو ایسا کام تبلائیے جو (ثواب میں) جہاد کی برابر ہو مجھ کو ایسا کوئی کام معلوم نہیں، فرمایا کیا تو اتنا کر سکتا ہے کہ جب مجاہد نکلے تو مسجد میں جا کر نماز پڑھے اس طریقہ پر کہ کوئی اس میں کمی نہ ہو اور روزہ برابر رکھے افطار کبھی نہ کرے اس نے عرض کیا کہ اس کی کون طاقت رکھ سکتا ہے۔

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب مجاہد کا گھوڑا اپنی رسّی میں (بندھا ہوا چرنے کے لئے چلتا پھرتا ہے تو (اس کے ہر ہر قدم پر مجاہد کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ فیکتب لہ حسنات) ۱۲ ج صہ ۳۹۱

۱۱۵۷۔ ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں حضورؐ سے کسی نے عرض کیا کون سا آدمی بہتر ہے فرمایا کہ وہ مومن جو اپنی جان و مال سے خدا کے راستے میں جہاد کرے اس نے عرض کیا پھر کون۔ فرمایا کہ وہ مومن جو کسی گھاٹی میں رہ کر خدا کی عبادت کرے۔ اور دوسرے لوگ اس کی شرارت سے بچے رہیں۔

۱۱۵۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے لئے جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے روزہ دار اور نوافل پڑھنے والا اور (اس حالت) میں خدائے تعالیٰ اس کے لئے جنت کا کفیل ہو جاتا ہے

۱۱۵۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا اور خدا کے رسولؐ پر ایمان لایا ہو اور نماز پڑھتا ہو اور رمضان کے روزے رکھتا ہو تو اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے، اللہ کے لئے اس نے جہاد کیا ہو یا اپنے وطن میں بیٹھا رہا ہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم لوگوں کو اس کی خوشخبری سنا دیں فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار کیا ہے جو خدا کے لئے جہاد کرتے ہیں اور ان میں سے دو درجوں کے درمیان میں اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے جب تم اللہ سے جنت مانگو تو فردوس مانگو کیونکہ وہ اعلیٰ درجہ کی جنت ہے (راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور اسی فردوس سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں

۱۱۶۰۔ انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلعم نے فرمایا کہ دن کے اول یا آخر حصہ میں راہ خدا میں چلنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

۱۱۶۱۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضور اقدسؐ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں کمان برابر جگہ موجودات عالم سے بہتر ہے اور فرمایا کہ دوپہر سے پہلے کسی وقت ایک بار یا دوپہر سے بعد شام تک کسی وقت جہاد کے لئے چلنا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر طلوع اور غروب آفتاب کا ہوتا ہے۔

باب ۵۸
حور عین اور ان کی صفت کا بیان

۱۱۶۲۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے بنو سلیم کے ستر آدمیوں کو قبیلہ بنو عامر کی طرف تبلیغ اسلام کرنے کے لئے روانہ کیا جب یہ لوگ (بیر معونہ) پر پہونچے تو ان سے میرے ماموں (حرام

ابن ملحان انصاری نے کہا کہ میں تم سے پہلے جاتا ہوں اگر اُن لوگوں نے مجھکو امن دے دیا اس وقت تک کہ میں ان کو حضرت محمد رسول اللہ کا پیام پہنچاؤں تو فبہا ورنہ تم لوگ میرے قریب تو ہو ہی چنانچہ وہ آگے ہوگئے اور ان لوگوں نے ان کو امن بھی دے دیا اور اُنھوں نے حضورؐ کی طرف سے احکام پہنچانا شروع کیا لیکن ان لوگوں نے غافل پاکر ایک شخص کو اشارہ کیا اس نے پیچھے سے ایسا نیزہ مارا کہ پار ہوگیا اس وقت ان کے منہ سے نکلا اللہ اکبر خدا کی قسم میں اپنے مقصود کو پہنچ گیا پھر بنو عامر ان کے بقیہ ساتھیوں کی طرف بڑھے اور ان سبھوں کو بھی قتل کرڈالا صرف ایک لنگڑا آدمی (کعب ابن یزید) باقی رہا کیونکہ وہ پہاڑ پر چڑھ گیا تھا ادھر حضرت جبرئیلؑ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبردی کہ وہ حضرات اپنے رب سے مل گئے۔ خدا ان سے راضی ہوا اور وہ خدا سے چنانچہ ہم یہ آیت قرآن میں پڑھا کرتے تھے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہماری قوم کو خبر پہنچا دو کہ ہم اپنے پروردگار سے مل گئے وہ ہم سے راضی ہے۔ اور ہم اس سے راضی ہیں لیکن بعد میں یہ آیت منسوخ ہوگئی اور حضورؐ نے قبیلہ رعل اور ذکوان بن لحیان اور بنی عصیہ پر ۴۰ روز تک بددعا کی کیونکہ انھوں نے خدا کی اور رسولؐ کی نافرمانی کی تھی۔ بخ صفہ ۳۹۳

۱۱۶۳۔ جندب ابن سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد کو تشریف لے گئے تھے وہاں آپ کی انگشت مبارک زخمی ہوکر خون آلود ہوگئی آپ نے انگلی سے مخاطب ہوکر فرمایا تو ایک انگلی ہی ہے جو خون آلود ہوگئی ہے اور جو تکلیف تجھ کو پہونچی ہے وہ خدا کے راستہ میں ہی پہونچی ہے۔

۱۱۶۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے جو شخص خدا کے راستہ میں زخمی ہوا اس کی حالت کو خدا خوب جانتا ہے جب وہ شخص قیامت کے روز آئے گا۔ تو اس کے زخموں سے خون بہتا ہوگا اس کی رنگت سرخ ہوگی اور اس میں خوشبو مشک کی سی ہوگی۔ اللون لون اللدم والریح المسک۔ بخ صفہ ۳۹۳

۱۱۶۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ کسی وجہ سے جنگ بدر میں شریک نہ ہوسکے اور انھوں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں اس لڑائی میں جو اوّل مشرکین سے ہوئی۔ شریک نہ ہوسکا۔ لیکن اب اگر خدائے تعالیٰ نے مجھ کو توفیق عطا فرمائی اور مشرکین سے کسی لڑائی کا اتفاق ہوا تو خدائے تعالیٰ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں، چنانچہ جنگ احد کا دن آیا اور مسلمان میدان سے بھاگے تو انھوں نے کہا! اے اللہ میرے ساتھیوں نے جو فعل کیا ہے میں اس میں بےقصور ہوں یہ کہہ کر آگے بڑھے، اتنے میں سعدؓ بھاگے ہوئے آئے انھوں نے سعدؓ سے کہا کہ سعد بھاگتے کیوں ہو، نضر کے رب کی قسم جنت بہت قریب ہے اور مجھے اس کی خوشبو احد کی پہاڑی کی جانب سے آرہی ہے، سعد کہتے ہیں جو کچھ نضرؓ نے کیا میں نہ کرسکا۔ انس کا قول ہے کہ ہم نے ان کے بدن پر اسی سے کچھ اوپر زخم دیکھے جن میں کچھ تلواروں کے تھے اور کچھ نیزوں کے تھے اور کچھ تیروں کے اور مقتول ہونے کے بعد جب ان کو ہم لوگوں نے دیکھا تو کافروں نے ان کی ناک کان وغیرہ کاٹ ڈالے تھے اور ایسی حالت پر کردیا تھا کہ صرف انگلی کے ذریعے پہچانے گئے تھے وہ بھی ان کو ان کی ہمشیرہ نے ہی پہچانا ہمارا خیال یہ ہے کہ یہ آیتیں ان کے اور ان جیسے لوگوں کی متعلق نازل ہوئی ہیں من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ الخ) انسؓ کہتے ہیں کہ انسؓ بن نضر کی بہن جن کا نام ربیعؓ تھا انھوں نے کسی عورت کا دانت توڑ دیا تھا اور حضرت محمد رسول اللہ

کے انتقام کا حکم دیا تھا۔ تو انسؓ نے کہا۔ یارسول اللہ اس خدا کی قسم جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے ربیع کا دانت نہ توڑا جائے گا (اس کے بعد قصاص ڈالے لوگ تاوان لینے پر راضی ہوگئے اور قصاص کو معاف کر دیا۔ یہ دیکھ کر حضورؐ نے فرمایا کہ خدا کے بعض بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر کسی بات پر خدا کی قسم کھا لیں تو خدا تعالیٰ اس کو پورا کر دیتا ہے

۱۱۶۶۔ **زید ابن ثابت** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں قرآن شریف یکجا لکھا کرتا تھا ایک روز مجھ کو سورۂ احزاب کی ایک آیت نہ ملی جس کو میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا اور آپ اس کو پڑھا کرتے تھے بہت تلاش کے بعد) وہ آیت حضرت خزیمہؓ انصاری کے پاس ملی (یہ وہ شخص ہیں کہ ان کی ایک گواہی) حضور صلعم نے دو کے قائم مقام کی تھی اور وہ آیت یہ تھی۔ من المومنین رجالٌ صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ

۱۱۶۷۔ **برا** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ہتھیاروں میں لدا ہوا آیا اور عرض کی کہ کیا میں پہلے مسلمان ہوجاؤں یا پہلے جہاد کر دوں اور بعد کو مسلمان ہوجاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ پہلے مسلمان ہوجا اور بعد کو جہاد کرنا۔ وہ شخص مسلمان ہوگیا اور پھر جہاد میں شریک ہو کر شہید ہوگیا آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے عمل تو تھوڑا سا کیا لیکن اجر کثیر پایا۔ عَمِلَ قلیلاً واجرا کثیرا م ص ۳۹۴

۱۱۶۸۔ **انس بن مالک**ؓ کہتے ہیں کہ ام ربیع بنت برا، جو حارثہ ابن سراقہ کی ماں تھیں نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پرواز ہوئیں کہ یارسول اللہ مجھے حارثہؓ کا کچھ حال بتائیے جن کے جنگ بدر میں تیر لگ گیا تھا اور شہید ہوگئے تھے اگر وہ جنت میں ہیں تو میں صبر کروں ورنہ دل بھر کر خوب روؤں آپ نے فرمایا کہ اے حارثہ کی جنت کے بہت سے درجے ہیں اور تمہارا بیٹا ان سب درجوں میں سے جو اعلیٰ درجہ کی جنت الفردوس ہے اس میں ہے۔ (تم فکر نہ کرو) وان ابنک اصاب الفردوس الاعلیٰ

۱۱۶۹۔ **ابوموسیٰ**ؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ (لڑنے والے چند قسم کے ہیں) بعض وہ ہیں جو مال حاصل کرنے کے لئے لڑتے ہیں، اور بعض وہ ہیں جو نام پیدا کرنے کے لئے لڑتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو اپنی بہادری دکھانے کے لئے لڑتے ہیں۔ لیکن ان میں سے وہ کون ہے جس کو مجاہد فی سبیل اللہ کہا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اس لئے جنگ کرے خدا کا بول بالا ہو تو وہ مجاہد فی سبیل اللہ کہلائے گا۔

۱۱۷۰۔ **حضرت عائشہ** رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب حضرت محمد رسول اللہ صلعم غزوہ خندق سے واپس تشریف لائے اور اپنے ہتھیار کھول کر غسل کر چکے تو حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے اس وقت ان کا سر غبار آلود تھا اور کہنے لگے آپ نے تو ہتھیار اتار کر رکھ دیئے۔ لیکن میں نے ابھی تک نہیں علیحدہ کئے آپ نے فرمایا کہ (اب) کہاں کا ارادہ ہے حضرت جبرئیلؑ نے بنی قریظہ کی جانب اشارہ کر کے کہا کہ ادھر حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضور پھر بنو قریظہ کی طرف تشریف لے گئے۔

۱۱۷۱۔ **ابوہریرہ** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو شخصوں کی حالت پر اظہار خوشنودی کرتا ہے وہ دونوں آپس میں لڑتے ہیں ایک فی سبیل اللہ لڑ کر شہید ہوجاتا ہے اور دوسرا بعد کو تائب ہو کر (اور مسلمان ہو کر) شہید ہوجاتا ہے۔

۱۱۷۲۔ **ابوہریرہ** رضؓ کہتے ہیں کہ میں حضورؐ کی خدمت میں فتح خیبر کے بعد حاضر ہوا اور عرض کیا کہ

حضورؐ دیجئے۔ (اس وقت) عاص کے بیٹے نے کہا کہ حضرت انہیں نہ دیجئے۔ میں نے کہا یہ ابن نوفل کا قاتل ہے (اس کو سن کر سعدؓ ابن عاص کے بیٹے نے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ربر لینے ایسا شخص جو ہم کو بکری کے بالوں کی طرح لپٹا رہتا ہے اور ضان کی کسی پہاڑی کی گھاٹی میں سے نکل آیا ہے ہم پر ایسے مسلمان مرد کے قتل کا عیب لگاتا ہے جس کو خدا نے میرے ہاتھوں سے عزت دی اور مجھے اس کے ہاتھوں سے بے عزت نہیں کرایا۔

۱۱۷۳ **حضرت انس** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوطلحہ حضورؐ کے زمانہ میں جہاد کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے تھے اور حضورؐ کے زمانہ کے بعد ہم نے دیکھا کہ آپ سوائے عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کے ناغہ ہی نہیں کرتے تھے۔

۱۱۷۴۔ **ابوہریرہ** سے روایت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہداء پانچ طرح کے ہوتے ہیں (۱) جو مسلمان طاعون سے مرتا ہے اور (۲) جو شخص پیٹ کے مرض میں مر جائے (۳) اور جو ڈوب کر مر جائے اور (۴) جو دب کر مر جائے (۵) اور جو خدا کی راہ میں شہید ہو جائے۔

۱۱۷۵۔ **زید ابن ثابت** رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ حضورؐ مجھ کو یہ آیت لکھا رہے تھے کہ لایستوی القاعدون من المومنین الخ اس وقت حضرت ام مکتومؓ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اگر جہاد کی قدرت رکھتا تو ضرور جہاد کرتا یہ (عبداللہ ابنؓ ام مکتوم) نابینا آدمی تھے اور اس وقت حضورؐ کی ران میری ران پر رکھی ہوئی تھی فوراً ہی اتنا بوجھ میری ران پر ہو گیا کہ مجھے یہ خوف ہونے لگا کہ میری ران کہیں پھٹ نہ جائے، لیکن تھوڑی دیر کے بعد یہ حالت جاتی رہی اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (غیر اولی الضرر)

۱۱۷۶۔ **حضرت انس** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورؐ یوم خندق میں (ملاحظہ) کے لئے تشریف لے گئے اور مہاجرین انصار کو دیکھا کہ صبح کے ٹھنڈے وقت کھودنے میں مشغول ہیں کیونکہ اس زمانہ میں ان کے پاس غلام نہ تھے کہ وہ ان کی بجائے کام کرتے آپ نے یہ مشقت اور تکلیف ان لوگوں کی دیکھ کر فرمایا کہ اے خدا زندگی آخرت ہی کی زندگی ہے، تو انصار اور مہاجرین کو بخشدے، اس پر ان لوگوں نے جواب دیا کہ وہ ہم لوگ ہیں جنہوں نے محمدؐ کی بیعت اس شرط پر کی ہے کہ جب تک زندہ رہیں گے جہاد کریں گے۔ نحن الذین بایعوا محمد اعلی الجہاد ما بقینا ابدا۔

۱۱۷۷۔ **برا** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا یوم احزاب میں حضور مٹی اٹھاتے جاتے تھے جس سے شکم مبارک غبار آلود ہو گیا تھا۔ اور یہ فرماتے جاتے تھے۔

اے خدا تیری مدد نہ ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے، اور نہ نماز پڑھتے ہم پر سکون اور امن نازل فرما اور دشمن کے مقابلے کے وقت ہم کو ثابت قدم رکھ، یقیناً ان کافروں نے ہم پر ظلم کیا ہے جب یہ کسی برائی کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم اس کو دفع کرتے ہیں۔

۱۱۷۸ **حضرت انس** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ایک مرتبہ کسی غزوہ کے لیئے سفر کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو شرکت سے رہ گئے ہیں لیکن جب ہم کسی گھاٹی یا کسی جنگل میں گذرتے ہیں (اور مشقت اٹھاتے ہیں) اس کے ثواب میں وہ لوگ بھی ہمارے شریک ہوتے ہیں کیونکہ وہ عذر کی وجہ سے رُک گئے ہیں۔

۱۱۷۹۔ ابی سعیدؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں جو شخص خدا کی رضا مندی کے لئے روزہ رکھتا ہے اس کو خدا تعالیٰ آگ سے ستر سال کے راستہ پر دور کر دے گا۔

۱۱۸۰۔ زید ابن خالدؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے مجاہد کو جہاد کے لئے سامان دیا تو گویا اس نے جہاد کیا اور جو شخص غازی کا خلیفہ بنا تو گویا اس نے خود ہی جہاد کیا۔

۱۱۸۱۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں کسی کے گھر میں نہ جاتے تھے مگر یا تو ام سلیمؓ کے گھر میں یا اپنی بیویوں کے گھر میں آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ میں اس پر رحم کرتا ہوں کیونکہ اس کا بھائی میرے ساتھ مقتول ہو چکا ہے۔

۱۱۸۲۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں یمامہ کے روز ثابت ابنؓ قیس کے پاس آیا ثابتؓ اپنی دونوں رانیں کھولے ہوئے مرکب پر خوشبو لگا رہے تھے میں نے کہا چچا جنگ میں شریک ہونے سے آپ کو کیا عذر رہے۔ فرمایا بھتیجے چلتا ہوں۔ اس کے بعد آپ خوشبو پھر لگانے لگے اور آ کر بیٹھ گئے۔ پھر لوگوں کے بھاگنے کا ذکر کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہمارے سامنے کفار اسی طریقے سے ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ ہماری جماعت ان سے لڑتی تھی۔ ہم ایسا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے ساتھ نہ کرتے تھے۔ تمہارے نے تم کو بگاڑ دیا۔

۱۱۸۳۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ احزاب کے روز فرمایا کافروں کی خبر تجھ کو کون لا کے دے گا۔ حضرت زبیرؓ بولے حضرت محمد رسول اللہؐ میں۔ پھر آپ نے یہی فرمایا۔ حضرت زبیرؓ نے پھر کہا کہ میں اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک مخلص مددگار ہوتا ہے اور میرا مددگار زبیرؓ ہے۔

۱۱۸۴۔ عروۃؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے بہتری لازمی کر دی گئی ایک اجر دوسرے غنیمت۔

۱۱۸۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے جہاد کی تیاری کے لئے گھوڑا باندھ رکھا بشرطیکہ خدا پر اور اس کے وعدہ پر ایمان لایا ہو تو اس گھوڑے کا پیٹ بھرنا اور پانی سے سیراب ہونا اور اس کی لید اور پیشاب قیامت کے روز ترازو میں تلیں گے (یعنی نیکیوں میں شمار کئے جائیں گے)

۱۱۸۶۔ سہیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے باغ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام لُحَیف تھا لحیف خار کے ساتھ تھا۔

۱۱۸۷۔ معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے پیچھے گدھے پر سوار تھا جس کا نام عفیر تھا آپ نے فرمایا کہ معاذؓ تم کو معلوم ہے کہ خدا کا بندوں پر کیا حق ہے اور پھر پہلی حدیث بیان فرمائی کہ اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو شخص اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو اس کو عذاب نہ کرے۔ الخ

۱۱۸۸۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں کوئی کھٹکا معلوم ہوا تو آپ نے ہمارا گھوڑا جو ... کا نام مندوب تھا۔ ...

معلوم ہوتی یہ گھوڑا دریا کی طرح سبک سیر اور تیز رفتار ہے۔

۱۱۸۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی تو تین چیزوں میں ہوتی گھوڑا۔ عورت اور مکان۔

۱۱۹۰۔ ابن عمررض کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے لئے دو حصہ اور سوار کے لئے ایک (مال غنیمت میں) مقرر فرمایا تھا۔

۱۱۹۱۔ براء ابن عازبرض کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے کہا کیا تم حنین کے روز حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے، حضور والا تو نہیں بھاگے تھے بات یہ تھی کہ قوم ہوازن بڑی تیر انداز تھی جب ہم نے ان پر حملہ کیا اور وہ پسپا ہوگئے تو مسلمانوں نے غنیمت کا مال لوٹنا شروع کیا، ان لوگوں نے تیروں سے ہمارا سامنا کیا لیکن میں حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو دیکھتا رہا کہ آپ اپنی سفید خچری پر سوار ہیں اور ابوسفیان اس کی لگام پکڑے ہوئے ہیں اور حضورؐ یہ فرماتے جاتے ہیں جھوٹا نبی نہیں ہوں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ لیس النبی کذب انا ابن عبد المطلب نخ صعانہ

۱۱۹۲۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا کبھی پیچھے نہیں رہتی تھی اتفاقاً ایک اعرابی ایک جوان اونٹ پر آیا اور آپ کی اونٹنی سے آگے نکل گیا صحابہ کو یہ بہت ناگوار گذرا اور اس ناگواری کو حضورؐ بھی سمجھ گئے اور آپ نے فرمایا کہ اللہ پر یہ حق ہے کہ دنیا کی جو چیز بلند ہو اس کو کبھی پست کردے۔

۱۱۹۳۔ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے مدینہ کی عورتوں کو چادریں تقسیم کیں اور ایک عمدہ چادر باقی رہ گئی، ایک شخص نے مجھ سے کہا یا امیرالمومنین یہ (اپنی بیوی یعنی رسول اللہ صلعم کی صاحبزادی (نواسی) ام کلثومؓ کو دیجئے۔ یہ حضرت علیؓ کی بیٹی تھیں۔ (یہ سن کر میں نے جواب دیا ام سلیطؓ ان سے زیادہ مستحق ہیں اور ام سلیط انصار یہ ہیں۔ انھوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلعم سے بیعت کی تھی۔ اور جنگ احد میں ہم لوگوں کے لئے پانی مشکیزہ لئے پھرتی تھیں۔

۱۱۹۴۔ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے (وہ یہ کہ) اپنی قوم کو پانی پلاتے تھے اور ان کی خدمت کرتے تھے اور مقتولین مجروحین کو مدینہ واپس لاتے تھے۔

۱۱۹۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ ایک رات نبیؐ جاگتے رہے، جب مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے صحابہ میں سے آج کی رات کوئی میری پاسبانی کرتا، اس کے بعد ہم نے ہتھیاروں کی (جھن جھن) کی آواز سنی فرمایا کون شخص ہے جواب ملا کہ میں سعدؓ بن ابی وقاص ہوں آپ کی حفاظت کرنے آیا ہوں۔ اس کے بعد آپ سو گئے۔

۱۱۹۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درہم و دینار اور لباس کے پرستار خدا کرے ہلاک ہوجائیں کیونکہ (یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں) کہ اگر ان کو مل جائے تو خوش ہیں
[illegible]

لوگوں کے لئے خوشی ہے جنہوں نے جہاد کے لئے گھوڑے کی باگ پکڑی ہے ان کا سر پراگندہ اور پاؤں چلنے کی وجہ سے خاک آلود ہیں اگر ان کو لشکر کا مقدمۃ الجیش بنا دیا گیا تو وہ ہی بنے رہے اور اگر موخرۃ الجیش بنایا گیا تو اسی کے ہو رہے (اس حد تک کے) اگر کہیں جانے کی اجازت مانگیں تو نہ ملے اور اگر کسی کی سفارش کریں تو قبول نہ کی جائے۔

۱۱۹۷۔ انس ابن مالکرض کہتے ہیں کہ میں نبی صلعم کے ساتھ خیبر کو حضور کا خادم بن کر گیا جب آپ وہاں سے لوٹ کر آئے اور کوہ احد دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ پہاڑ ہے کہ ہم اس کو دوست رکھتے ہیں۔ اور یہ ہم کو دوست رکھتا ہے۔

۱۱۹۸۔ انسرض کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی صلعم کے ساتھ تھے اور ہم لوگوں میں سے سایہ میں وہی شخص تھا جس نے اپنی چادر کا سایہ کر لیا تھا۔ اور بعض لوگ روزہ دار بھی تھے تو جو لوگ روزہ دار تھے ان سے کوئی کام نہ ہو سکا اور جو بغیر روزے والے تھے انھوں نے تمام کام اونٹوں اور روزہ داروں کے انجام دیئے اس کو دیکھ کر حضور نے فرمایا کہ آج غیر روزہ دار روزہ داروں سے ثواب میں سبقت لے گئے۔

۱۱۹۹۔ سہیل ابن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کا خدا کی راہ میں ایک دن پاسبانی کرنا دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہے، اور جو شخص خدا کے لئے صبح و شام راستہ چلے وہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

۱۲۰۰۔ سعد ابن ابی وقاصرض کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ نے فرمایا کہ تمہاری جو کچھ مدد کی جاتی ہے یا تم کو خدائے تعالی رزق دیتا ہے وہ تم کو ضعیف لوگوں کے طفیل میں ملتا ہے۔

۱۲۰۱۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے لوگ آپس میں جہاد کریں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم میں سے کوئی رسول اللہ کا صحبت یافتہ ہے اس کو جواب دیا جائے گا کہ ہے تو اس کے ذریعے سے دعا مانگی جائے گی) تو اسی کی فتح ہو گی۔ پھر اور ایک زمانہ آئے گا کہ اس میں پوچھا جائے گا کہ تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے صحابہ کی صحبت حاصل کی ہو۔ جواب دیا جائے گا کہ ہے تو اس کے ہاتھ پر فتح ہو گی پھر ایک زمانہ آئے گا کہ اس میں پوچھا جائے گا کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے صحابہ کے دیکھنے والوں کو بھی دیکھا ہو جواب دیا جائے گا کہ ہے تو اس کے طفیل میں فتح ہو گی

۱۲۰۲۔ ابو اسیدرض کہتے ہیں کہ بدر کے روز جب ہم کفار کے سامنے صف بندی کر رہے تھے اور وہ ہمارے سامنے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب یہ لوگ تمہارے نزدیک آ جائیں تو ان پر تیر برسانا۔

۱۲۰۳۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنو نضیر کا مال ان مالوں میں سے تھا جس کو اللہ تعالی نے اپنے رسول کیلئے غنیمت قرار دیا تھا۔ اور بغیر گھوڑوں اور اونٹوں کے پامال کئے ہوئے حاصل ہوا تھا لہذا یہ مال حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص تھا آپ اس میں سے اپنے گھر والوں کو ایک سال کا خرچ دیتے تھے اور جو کچھ بچتا تو اس سے گھوڑے اور ہتھیار خرید کر جہاد کے سامان کی تیاری کرتے۔

۱۲۰۴۔ علی علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں سعد رض کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا کہ اس پر حضور نے اپنے ماں باپ قربان کئے ہوں ان ہی سے آپ فرماتے تھے کہ سعد رض تیر مار تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

۱۲۰۵۔ ابوامامہ رضؓ کہتے ہیں کہ صحابۂ کرام نے بہت سی فتوحات کیں لیکن کسی کی تلوار پر سونا یا چاندی کا ملمع نہ تھا بلکہ ان کا زیور فقط رانگ یا سیسا اور لوہا ہوتا تھا۔

۱۲۰۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبہ میں فرما رہے تھے کہ اے خدا میں تجھے تیرے عہد اور وعدہ کی قسم دیتا ہوں اے خدا اگر تیری یہی مرضی ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو (کہ اتنے میں) حضرت ابوبکرؓ نے ہاتھ پکڑ کر عرض کیا کہ بس یا رسول اللہؐ آپ کو یہی کافی ہے کہ آپ نے اپنے خدا سے سخت الحاح کے ساتھ دعا کی۔ آنحضرتؐ زرہ پہنے ہوئے تھے اور کہتے ہوئے باہر نکلے کہ عنقریب (کفار کی) جماعت کو شکست ہوگی اور وہ پیچھے کو بھاگ جائیں گے پھر ان کے لئے وعید مقرر قیامت کے دن آئے گی اور عذاب قیامت بہت تلخ اور سخت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ یہ واقعہ جنگ بدر کا ہے۔

۱۲۰۷۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہؐ نے عبدالرحمٰن ابن عوف اور زبیر رضی اللہ عنہ کو خارش کی وجہ سے ریشم کی (قمیص کی اجازت دے دی تھی۔

۱۲۰۸۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان ہی دونوں صاحبوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلعم سے جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے ان کو ریشم کی (قمیص وغیرہ) کی اجازت دیدی تھی۔

۱۲۰۹۔ ام حرامؓ۔ ام حرام کہتی ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا میری امت میں سے جو لوگ دریائی جہاد کرے گا تو اپنے لئے جنت واجب کرلے گا۔ (یہ سن کر) میں نے عرض کیا یا حضرت محمد رسول اللہ صلعم میں بھی ان ہی لوگوں میں سے ہوں فرمایا کہ ہاں تم بھی ہو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جو لشکر میری امت کا قیصر سے جہاد کرے گا ان کو بخش دیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا یا حضرت محمد رسول اللہ صلعم میں بھی ان میں شریک ہوجاؤں گا فرمایا نہیں۔

۱۲۱۰۔ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری جنگ یہود سے اس طرح ہوگی کہ اگر کوئی یہودی پتھر کے پیچھے پوشیدہ ہوگا تو وہ پتھر تم کو بتادے گا کہ اے خدا کے بندے یہ یہودی یہاں چھپا ہوا ہے اس کو قتل کردے، اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت اس وقت ہی قائم ہوگی جب تم یہود سے لڑوگے۔

۱۲۱۱۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ قیامت اس وقت قائم ہوگی جس وقت تمہاری ترکوں سے جنگ ہوگی جن کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں ہوں گی سرخ چہرے ہوں گے ناکیں بیٹھی ہوئی ہوں گی گویا ان کے چہرے ڈھالیں تو بہ تو ہیں اور قیامت ایسے وقت قائم ہوگی کہ جب تم ایسے لوگوں سے لڑو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے

۱۲۱۲۔ عبداللہؓ بن ابی ادنی کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب میں مشرکین کے لئے بددعا کی اور فرمایا کہ اے کتاب نازل کرنے والے جلدی حساب لینے والے کفار کو شکست دینے والے خدا ان کو شکست دے اور میدان سے ان کے پاؤں اکھاڑ دے۔

۱۲۱۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ نبیؐ کی خدمت میں یہودیوں نے حاضر ہوکر کہا السام علیک میں نے یہ سن کر لعنت کی، آپ نے فرمایا عائشہؓ یہ کیا حرکت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ کے

نہیں سنا کہ انھوں نے کیا کہا؟ آپ نے فرمایا (عائشہؓ) تو نے میرا جواب نہیں سنا کہ میں نے کیا جواب دیا میں نے بھی علیکم کہہ دیا

۱۲۱۴۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ طفیل ابن عمر اور اس کے ہمراہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوم دوس نے نافرمانی بھی کی اور ایمان لانے سے انکار کیا آپ انکے لئے بددعا کیجئے ایک شخص بولا خدا کرے دوس تباہ ہوں حضورؐ نے فرمایا اے خدا قوم دوس کو ہدایت کر اور حق کی جانب لا۔

۱۲۱۵۔ سہیل ابن سعدؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیبر کے دن سنا حضورؐ فرماتے تھے کہ آج میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر خدا فتح کردے گا (اس کو سن کر) تمام صحابہ انتظار میں تھے کہ دیکھئے کس کو جھنڈا دیا جائے جب صبح کو حاضر ہوئے ہر ایک کو یہی آرزو تھی کہ ہم کو ملے اتنے میں حضورؐ نے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا انکو آنکھیں دکھنے کی شکایت ہے حسب الحکم حضرت علیؓ کو بلایا گیا حضور نے حضرت علیؓ کی آنکھوں میں لعاب مبارک لگایا فوراً آنکھیں ایسی اچھی ہوگئیں کہ کبھی دکھی ہی نہیں تھیں اس کے بعد حضرت علی نے عرض کیا کہ کیا اہل خیبر سے اتنا لڑوں کہ وہ ہماری طرح ہوجائیں۔ رسول مقبولؐ نے فرمایا ٹھیرو جس وقت تم ان کے سامنے میدان میں پہونچو تو پہلے ان کو دعوتِ اسلام دو اور تمام واجب باتوں کی خبر دو کہ تم پر فلاں فلاں بات کرنا لازم ہے) کیونکہ خدا کی قسم ان میں سے صرف ایک شخص کا تمہاری باتوں کی وجہ سے ہدایت پانا تمہارے لئے سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

۱۲۱۶۔ کعب ابن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر کا ارادہ کرتے تو جمعرات کے علاوہ دوسرے دنوں میں کم تشریف لے جایا کرتے تھے۔

۱۲۱۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے (ایک مرتبہ) ہم کو کسی لشکر میں روانہ کیا اور ہم سے فرمایا جب تم قریش کے فلاں فلاں آدمیوں کو پاؤ تو ان کو آگ سے جلا ڈالنا۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ پھر ہم لوگ رخصت ہونے کے وقت حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ نے فرمایا میں نے تم سے کہا تھا کہ اگر فلاں فلاں شخص تم کو ملے تو آگ سے جلا دینا کیونکہ آگ سے عذاب دینا سوائے خدا کے دوسرے کے لئے جائز نہیں (اسوجہ سے) انکو قتل کردینا

۱۲۱۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا حاکم کے حکم کو سن کر اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ کسی معصیت کا حکم نہ ہو اور اگر کسی معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ اس کا سننا جائز اور نہ اطاعت لازم ہے۔

۱۲۱۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ہم ہیں تو بعد والے لیکن (قیامت کے دن) سب سے آگے ہوں گے حضورؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی اور جو شخص اپنے حاکم کی تابعداری کرتا ہے وہ میری تابعداری کرتا ہے۔ اور جو شخص حاکم کی نافرمانی کرتا ہے وہ میری نافرمانی کرتا ہے۔ کیونکہ حاکم ایک ڈھال ہے اس کے سایہ میں لڑا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے بچت ہوتی ہے اگر وہ خدا سے ڈرنے کا حکم دے اور انصاف کے ساتھ حکم کرے تو اس کو ثواب ملے گا۔ اور اگر اس نے نافرمانی کا حکم دیا تو اس کا وبال اسی کی گردن پر ہوگا۔

۱۲۲۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم آئندہ سال اس درخت کے مقام پر آئے۔ جہاں ہم سے بیعت لی گئی تھی تو اس کو کوئی نہ پہچان سکا (وہ مخفی ہوگیا) اور اس کا مخفی ہوجانا ایک رحمت تھا۔ ہم سے یہ پوچھا گیا کہ کس شے کے متعلق بیعت کی گئی تھی۔ کیا موت کے متعلق۔ میں نے کہا کہ نہیں بلکہ (جہاد میں) ثابت قدم رہنے پر

۱۲۲۱۔ عبداللہ ابن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب جنگ حرہ کا موقعہ آیا تو میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ ابن حنظلہ لوگوں سے موت کی بیعت لے رہے ہیں میں نے جواب دیا کہ حضرت محمد رسول اللہؐ کے بعد موت پر میں کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔

۱۲۲۲۔ سلمہؓ بن اکوع روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبیؐ سے بیعت کی اور پھر ایک پیڑ کے سایہ میں گیا یہاں تک کہ جب لوگوں کا مجمع کچھ کم ہو گیا تو حضورؐ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ ابن اکوعؓ کیا تم بیعت نہیں کرو گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں تو کر چکا۔ فرمایا پھر کر لو میں نے دوبارہ بیعت کر لی۔ سلمہؓ سے پوچھا گیا کہ اس وقت تم کس چیز پر بیعت کر رہے تھے جواب دیا موت پر۔

۱۲۲۳۔ مجاشع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو اور ہم نے عرض کی یا رسول اللہؐ ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے۔ فرمایا ہجرت کا زمانہ گزر چکا۔ ہم نے عرض کیا کہ پھر کس شئے پر آپ بیعت لیں گے فرمایا اسلام اور جہاد پر۔

۱۲۲۴۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ سے ایک شخص نے آکر سوال کیا کہ میں اس کے جواب سے لاجواب ہو گیا اس نے دریافت کیا کہ ایک حاکم ہتھیار بند ہمارے ساتھ خوشی خوشی جہاد کو نکلے اور ہم پر ایسی باتوں میں تشدد کرے جس کی ہم طاقت نہیں رکھتے ہیں (تو کیا ہم اس کی اطاعت کریں) میں نے کہا خدا کی قسم تیری) بات کا جواب مجھ سے کچھ نہیں بن آتا۔ سوائے اس کے کہ جب ہم لوگ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جہاد میں جاتے تو آپ ہم کو ایک مرتبہ حکم فرماتے جس کو ہم سن لیا کرتے تھے اور تم میں سے وہ شخص بہتری پر ہوگا جو خدائے قدوس سے ڈرتا رہے اور اگر اس کے دل میں کسی بات کا کھٹکا پیدا ہو تو کسی دوسرے سے دریافت کر لیا کرے تاکہ وہ شخص اس کو اطمینان بخش جواب دیدے لیکن تم کو ایسا شخص نہیں ملے گا خدا کی قسم دنیا کا بس اتنا حصہ باقی رہ گیا جس طرح اس تالاب کا پانی جو صاف تھا پی لیا گیا اور گدلا باقی رہ گیا۔

۱۲۲۵۔ عبداللہ ابن ابی ادنیؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کفار سے مقابلہ کر رہے تھے اور اتنی دیر ہو گئی تھی کہ سورج ڈھل گیا اور پھر کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا کہ دشمن سے مقابلہ کرنے میں تم لوگ جلدی نہ کرو بلکہ خدا تعالیٰ سے عافیت مانگو اور مقابلہ کے وقت صبر سے کام لو کیونکہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔

۱۲۲۶۔ الیعلی ابن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مزدور رکھا اس نے ایک اور شخص سے لڑائی کی اور اس کے ہاتھ میں کاٹ لیا اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے نکال کر جھٹکا دیا جس سے اس کے دانت ٹوٹ گئے یہ مزدور حضرت محمد رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کے دانتوں کا بالکل بدلہ نہ دلوایا اور فرمایا کہ کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا کہ تو اس کو اونٹ کی طرح چبا جاتا۔

۱۲۲۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زبیرؓ سے کہا کہ تم کو حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے اس مقام پر جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا تھا۔

۱۲۲۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو جوامع الکلم (پر معنی کلام اور اخلاق کاملہ) عطا کئے گئے ہیں اور رعب و جلال دے کر میری امداد کی گئی ہے۔

ایک مرتبہ جب کہ میں سو رہا تھا تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے ہاتھ میں رکھدی گئیں۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے لیکن تم لوگ اس کے متلاشی ہو۔

۱۲۲۹۔ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ جس وقت نبی صلعم نے ہجرت مدینہ کا ارادہ کیا تو میں نے آپ کے سفر کے لئے کھانا تیار کیا اس کے باندھنے کے لئے مجھ کو کوئی چیز دستیاب نہیں ہوئی صرف میرا ایک کمر بند تھا میں نے صدیق اکبر سے عرض کیا کہ کھانا باندھنے کی کوئی چیز مجھ کو نہیں ملی سوائے اپنے کمر بند کے فرمایا اس کے دو ٹکڑے کر ڈالو ایک میں کھانا باندھ دو اور دوسرے سے پانی کا مشکیزہ باندھ دو اسی وجہ سے حضرت اسماء کا نام ذو النطاقین تھا (یعنی دو کمر بند والی) ہو گیا۔

۱۲۳۰۔ اسامہ بن زید رضی اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس کی پشت پر کاٹھی کھچی ہوئی تھی اور اس کاٹھی پر ایک چادر تھی اور اپنے پیچھے مجھ کو بٹھلا دیا تھا

۱۲۳۱۔ عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ کے بالائی جانب سے تشریف لائے اس وقت آپ کے پیچھے سواری پر اسامہ ابن زید سوار تھے اور ہمراہی میں بلالؓ اور عثمان بن طلحہ کعبہ کے دربانوں میں سے تھے آپ کی سواری مسجد میں بٹھائی گئی اور آپ نے حکم کیا کہ مکہ کی کنجیاں لاؤ۔ پھر اس کو کھول کر اندر داخل ہوئے۔ اور باقی پہلے رہن گذر گئی۔

۱۲۳۲۔ عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں کہ حضورؐ نے قرآن مجید کو ہمراہ لے کر دشمن کی زمین میں لے جانے سے منع فرمایا۔ یعنی ان یسافروا القرآن الی ارض العدو۔

۱۲۳۳۔ ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب کسی بلند مقام پر چڑھتے تو بلند آواز کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے آپ نے (سن کر) فرمایا کہ لوگوں آہستہ سے کہو۔ کیونکہ تم کسی بہرے کو نہیں پکارتے ہو ورنہ کسی غائب کو بلکہ سننے والا تمہارے ساتھ ہے اور تم سے قریب ہے۔ انہ معظم انہ سمیع قریب۔

۱۲۳۴۔ جابر ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ جب ہم کسی بلند مقام پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور کسی مقام سے اترتے تو تسبیح پڑھتے۔

۱۲۳۵۔ ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مریض ہوتا ہے یا سفر میں جاتا ہے تو اس کے اعمال صالحہ اسی طرح لکھے جاتے ہیں جس طرح حالت صحت اور اقامت میں کیا کرتا تھا۔ دیکھئے کہ مثل ما کان یعمل صقیما صحیحاً منہ ۔

۱۲۳۶۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی سوار تنہا چلنے کے (نقصان) کو جانتا جو میں جانتا ہوں تو کبھی رات میں تنہا سفر نہ کرتا۔

۱۲۳۷۔ عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آکر نبی صلعم سے جہاد کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں اس نے عرض کیا جی ہاں فرمایا ان ہی کی خدمت کی تکلیف برداشت کرو۔

۱۲۳۸۔ ابوبشیر انصاریؓ کہتے ہیں کہ میں کسی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا لوگ شب باشی میں تھے کہ آپ نے ایک قاصد اس لئے روانہ کیا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا ہار باقی

نہ رہے سب کو توڑ دینا چاہئے۔ لا یتقین فی رقبۃ بعیر قلادۃ من۔ ترا و قلادۃ الا قطعت. بخاری شریف صہ ۴۲۱

۱۲۳۹۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی غیر محرم شخص اور عورت یکجا تنہا نہ ہوں اور عورت کو بغیر محرم کے سفر نہ کرنا چاہیئے (یہ سنکر) ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی یا حضرت محمد رسول اللہ صلعم میرا فلاں فلاں جہاد میں نام لکھا ہوا ہے اور میری بی بی حج کو جانے کا ارادہ کر رہی ہے فرمایا تو اپنی بیوی کے ہمراہ جا کر حج کر۔

۱۲۴۰۔ صعب ابنؓ جثامہ کہتے ہیں کہ میں مقام ابواء یا مقام ودان میں تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کا ادھر سے گذر ہوا حضورؐ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ صلعم اگر کفار پر شب خون مارا جاتے اور ان کی بیوی بچے قتل ہو جائیں تو (کیا گناہ) ہے فرمایا کہ اس حالت میں ان ہی میں سے ہیں کافروں کے بچے بھی (اس کے بعد فرمایا کہ احاطہ (چراگاہ) خدا اور اس کے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے لئے ہے۔

۱۲۴۱۔ عبد اللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ کسی جہاد میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل کرنا مناسب خیال نہیں فرمایا۔

۱۲۴۲۔ ابن عباسؓ کو جب یہ خبر پہنچی کہ حضرت علیؓ نے کسی قوم کو آگ سے جلایا ہے تو آپ نے کہا کہ اگر میں (ان کی جگہ) ہوتا تو آگ سے عذاب نہ دیتا اس لئے کہ نبیؐ نے فرمایا ہے کہ خدا کا مخصوص عذاب کسی کو نہ دو بلکہ میں ان کو قتل کر دیتا بموجب فرمان رسول اللہ صلعم کے اگر کوئی شخص اپنے دین کو بدل دے تو اس کو قتل کر ڈالو۔

۱۲۴۳۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضرت محمد رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کسی نبی کے ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تھا انھوں نے چیونٹیوں کا ایک ایک دل کا دل جلا دیا خدائے تعالیٰ سے وحی پہنچی کہ تم کو ایک چیونٹی نے تو کاٹ لیا لیکن تم نے چیونٹیوں کا ایک جتھہ جلا دیا جو ہماری تسبیح بیان کرتا تھا۔

۱۲۴۴۔ جریرؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم مقام ذی حلیفہ کو منہدم کر کے مجھے اطمینان بخشی کرو تو بہتر ہے یہ درحقیقت قبیلہ خثعم کا ایک مکان تھا جس کا نام کعبہ یمانیہ تھا جریر کہتے ہیں کہ میں ایک سو پچاس سوار قبیلہ احمس کے لے کر چل دیا یہ لوگ گھوڑوں پر سوار ہونے کے مشتاق تھے اور میں گھوڑے پر ٹھہر نہیں سکتا تھا حضورؐ نے میرے سینہ پر اس زور سے ہاتھ مارا کہ آپ کی انگلیوں کے نشان میرے سینہ پر بن گئے اور فرمایا الٰہی اس کو قائم رکھ اور ہدایت یافتہ رہبر بنا اس کے بعد ہم لوگ چل دیئے اور ذی حلیفہ کو جا کر توڑ ڈالا اور جلا ڈالا اور یہ خبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجدی قاصد نے جا کر عرض کیا کہ خدا کی قسم جس نے آپ کو سچا رسول کر کے بھیجا ہے میں آپ کے پاس اسوقت تک نہیں آیا جب تک ذی حلیفہ کو خارشی اونٹ کی طرح نہ کر دیا راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور سواروں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔

۱۲۴۵۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کسریٰ مر جائیگا تو اس کے بعد دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد دوسرا قیصر نہ ہوگا اور دونوں کے خزانہ فقرا کو تقسیم کئے جائیں گے۔

۱۲۴۶۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے لڑائی کا نام خدعہ (دھوکہ بازی رکھا ہے)

۱۲۴۷۔ ابن عازبؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے جنگ احد کے روز حضرت جبیرؓ کو پچاس پیادوں

پر (افسر مقرر کیا) اور فرمایا کہ اگر تم ہم کو دیکھو کہ ہم شکست کھا گئے تب بھی تم اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنا جب تک میں ان کو اجازت نہ دوں اور اگر تم دیکھو کہ ہم نے اس کو شکست دی اور پسپا کر دیا تو بھی حرکت نہ کرنا تاوقتیکہ میں تم کو حکم نہ بھیجوں چنانچہ لوگوں نے کفار کو شکست دے دی اور میں نے دیکھا کہ کفار کی عورتیں دامن اٹھائے بھاگ رہی ہیں اور ان کے کڑے اور پنڈلیاں چمک رہی ہیں یہ دیکھ کر جبیرؓ کے ساتھیوں نے کہا اے قوم غنیمت کا مال اور تمہارے ہمراہی غالب ہوگئے اب کیا انتظار کر رہے ہو عبداللہ بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ کیا تم کو حضرت محمد رسول اللہ صلعم کا قول یاد نہیں ہے انھوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم ہم اپنے ساتھیوں میں پہنچکر ضرور غنیمت لوٹیں گے چنانچہ یہ لوگ ان کے پاس پہنچے تو پشت پھیر کر بھاگنا پڑا اور یہ سب لوگ شکست کھا کر بھاگ نکلے اس وقت حضورؐ والا لوگوں کو آخری قطار میں کھڑے پکار رہے تھے۔ آپ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے تھے اور کفار نے ہمارے ستر آدمی پکڑے تھے۔ اور مسلمان بدر کے روز ۱۴۰ آدمیوں پر قابض ہوئے تھے جن میں سے ستر قیدی تھے۔ اور ستر مقتول ہو گئے تھے اس واقعہ کے بعد ابوسفیان بولا کہ کیا لوگوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم باقی ہیں آپ نے جواب دینا مناسب نہ خیال کیا پھر اس نے کہا کہ لوگوں میں ابن ابی قحافہ ہیں تب بھی کوئی جواب نہ دیا گیا پھر اس نے کہا کہ لوگوں میں ابن خطاب ہیں تین تین بار اسی طرح کہا اس کے بعد واپس چلا گیا اور وہاں جا کر کہنے لگا کہ یہ (تینوں) تو مقتول ہو گئے اس بات کو سن کر حضرت عمرؓ قابو میں نہ رہے اور بول اٹھے کہ خدا کی قسم اے دشمن خدا تو جھوٹا ہے جس چیز کو تو برا جانتا ہے وہ موجود ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ لڑائی ڈول کی طرح ہے۔ کبھی اس کی فتح اس کی اور تم کو عنقریب معلوم ہوگا کہ ان کے ناک کان کٹے ہوتے ہوں گے۔ لیکن میں نے اس کا حکم نہیں کیا ہے ہاں البتہ مجھ کو اس کا کوئی غم بھی نہ ہوگا پھر کہنے لگا۔ اے ہبل (بت) بلند ہو اے ہبل بلند ہو (یہ سن کر نبیؐ نے فرمایا کہ تم لوگ اس کو جواب نہیں دیتے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسولؐ کیا جواب دیں۔ فرمایا کہو خدا بزرگ و برتر ہے۔ پھر اس نے کہا کہ ہمارے لئے معبود عزیٰ (بت) ہے اور تمہارے لئے کوئی عزت نہیں حضورؐ نے فرمایا کہ تم اس کو جواب نہیں دیتے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا جواب دیں فرمایا کہ ہمارا مولےٰ خدا ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔ اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم بخ صہ ۴۲۶

۱۲۴۸۔ سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ کی جانب سے غابہ کی جانب چلا یہاں تک کہ جب میں غابہ کے ٹیلہ پر پہنچا تو مجھے عبدالرحمن بن عوفؓ کا غلام ملا میں نے اس سے پوچھا ارے تیرا یہ کیا حال ہے اس نے کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پکڑ لی گئی میں نے پوچھا کہ کس نے پکڑی اس نے کہا کہ غطفانی نے تو میں نے تین چیخیں ماریں اور کہا کہ اے قوم دشمن آپہونچا، اور یہ کہتا ہوا دوڑا یہاں تک کہ غطفانی آدمیوں تک پہونچ گیا اور ان کے تیر مارنا شروع کئے اور یہ کہتا جاتا تھا۔ میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج دشمن کی ہلاکت کا دن ہے بالآخر میں نے ان سے اونٹنی چھین لی قبل اس کے کہ وہ لوگ پانی پئیں پھر میں اونٹنی کو ہانکتا لایا اتنے میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی میں نے عرض کیا یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ لوگ پیاسے ہیں۔ اور میں اونٹنی کو لے کر جلدی سے واپس آگیا ہوں لہذا آپ ان لوگوں کے پیچھے ایک دستہ روانہ کر دیجئے۔ فرمایا ابن اکوع تم نے اونٹنی لے لی ان کو جانے دو کیونکہ ان لوگوں کی ان ہی کی قوم میں مہمان نوازی ہوگی۔

۱۲۴۹۔ابوموسیٰ؄ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیدی کو رہا کراؤ اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو۔

۱۲۵۰۔ابوجحیفہ؄ کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا کہ آپ کے پاس کتاب اللہ کے علاوہ کوئی وحی کا اور حکم بھی ہے فرمایا نہیں خدا کی قسم مجھ کو کوئی حکم ان احکام کے علاوہ معلوم نہیں ہاں قرآن فہمی کی ایک قوت دانش عطا ہوئی ہے اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے میں نے کہا اس صحیفہ میں کیا ہے فرمایا دیت (کے احکام) اور قیدیوں کو رہا کرنے کا بیان اور یہ کہ کوئی مسلمان کافر کے بدلہ نہ قتل کیا جائے۔

۱۲۵۱۔انس؄ ابن مالک کہتے ہیں کہ انصار کے کچھ مردوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی یا رسول اللہؐ ہم کو اجازت دیجئے کہ ہم اپنے بھانجے عباس کے بدلے میں فدیہ معاف کردیں فرمایا کہ اس سے ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

۱۲۵۲۔سلمہ ابن اکوع؄ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ مشرکین کا ایک جاسوس آیا اور صحابہ سے باتیں کرنے لگا اور اس کے بعد اٹھ کر چلا گیا آپ نے فرمایا اس کو تلاش کرکے قتل کر ڈالو چنانچہ اس کو قتل کردیا گیا اور اس کا سامان حضورؐ نے اس کے قاتل کو دلا دیا۔

۱۲۵۳۔ابن عباس؄ نے ایک بار فرمایا آہ جمعرات کا دن تھا اور جمعرات کا دن کیسا تھا اتنا کہہ کر آپ خوب روئے کہ آنسوؤں سے بوریا تر ہوگیا پھر آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری جمعرات ہی کے دن شدت پر ہوئی تھی اس وقت حضورؐ نے فرمایا تھا کہ میرے پاس قلم دوات لاؤ تاکہ میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھدوں کہ اس کے بعد کبھی گمراہ نہ ہو یہ سن کر لوگ آپس میں تکرار کرنے لگے حالانکہ کسی نبیؐ کے پاس تکرار کرنی اچھی نہیں (اس غوغا کو سن کر) آپ نے فرمایا کہ مجھ کو (میری حالت پر) چھوڑ دو کیونکہ مجھ کو تم جس بات کی طرف بلا رہے ہو اس سے یہ ہی حالت بہتر ہے جس میں اس وقت ہوں اس کے بعد حضورؐ نے تین باتوں کی وصیت کی۔ (۱) مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو (۲) وفد کی اسی طرح مدارات کرنا جس طرح میں کرتا رہا۔ تیسری بات میں بھول گیا۔

۱۲۵۴۔ابن عمر؄ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے لوگوں میں کھڑے ہوکر تقریر کرنی شروع کی اول خدا تعالیٰ کی ثنا مناسب کی، پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تم کو میں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اس سے ڈرایا ہے حتیٰ کہ نوحؑ نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا لیکن میں تم کو اس کے متعلق ایسی بات بتاتا ہوں کہ کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتلائی دیکھو دجال کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے

۱۲۵۵۔حضرت حذیفہ؄ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو ان لوگوں کے نام لکھدو جو مشرف باسلام ہو چکے ہیں لہذا ہم نے ایک ہزار پانسو آدمیوں کے نام لکھدیئے اور عرض کیا کہ کیا ہم اب بھی ڈریں حالانکہ ایک ہزار پانسو آدمی کی (تعداد) ہے، پھر ہم نے دیکھا کہ ہمارا امتحان لیا گیا اس صورت سے کہ ایک آدمی ہمارا نماز ڈرتے ہوئے ادا کرتا تھا۔

۱۲۵۶۔ابوطلحہ؄ کہتے ہیں کہ جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم پر غالب آجاتے تو (اسی میدان) میں تین رات بکسوئی قیام پذیر رہتے۔

۱۲۵۷۔ عبداللہؓ ابن عمر کہتے ہیں کہ میرا ایک گھوڑا بھاگ گیا تھا اور اس کو دشمن نے پکڑ لیا تھا پھر جب مسلمان (کفار پر) غالب آ گئے تو وہ واپس کر دیا گیا اور میرا ایک غلام بھاگ گیا تھا اور روم میں چلا گیا تھا تو جب مسلمان روم پر غالب ہوئے تو حضرت خالدؓ ابن الولید نے وہ مجھ کو واپس کر دیا (یہ رسول اللہؐ کے بعد کا واقعہ ہے اور اوّل حضورؐ کے زمانہ کا ہی ہے۔

۱۲۵۸۔ جابر ابن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ (خندق کے روز) میں نے عرض کیا یا حضرت محمد رسول اللہ صلعم میں نے ایک بھیڑ کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کی روٹی پکانے کو کہدیا ہے لہذا آپ اور دو چار آدمی تشریف لے چلئے (یہ سُن کر حضورؐ نے آواز دی کہ اے خندق والو جابرؓ نے تمہارے لئے کھانا تیار کیا ہے لہذا سب کے سب چلو

۱۲۵۹۔ ام خالدؓ بنت خالد ابن سعید کہتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ اپنے والد کے ہمراہ حضورؐ کی خدمت میں زرد رنگ کا کرتہ پہنے ہوئے حاضر ہوئی آپ نے فرمایا کہ بڑا ہی خوب صورت ہے اس کے بعد میں آپ کی مہر نبوت سے کھیلنے لگی میرے والد نے مجھ کو ڈانٹا تو آپ نے منع کر دیا اور فرمایا کہ تجھ پر بُرائی ہو تجھ پر بُرائی ہو تجھ پر بُرائی ہو (تین مرتبہ دعا دی)

۱۲۶۰۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک بار حضورؐ نے ہمارے سامنے خیانت کا ذکر فرمایا اور پُرزور الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز میں تم کو اس حال میں نہ دیکھوں کہ کسی کی گردن پر بکری چلاتی ہو اور مجھ سے کہتا ہو کہ میری فریاد رسی کیجئے۔ اور میں جواب دوں کہ اب میں تیری مدد نہیں کر سکتا۔ میں تجھ کو پہلے ہی سے تبلیغ کر چکا۔ یا گھوڑا ہنہناتا ہو اور میں بھی جواب دوں یا اس کی گردن پر اونٹ بلبلاتا ہو اور وہ کہے یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری فریاد رسی کیجئے اور میں جواب دوں کہ میں تیری مغفرت کا مالک نہیں۔ میں نے تم کو تبلیغ کر دی تھی یا اس کی گردن پر (چاندی سونا) ہو اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ صلعم میری فریاد رسی کیجئے اور میں کہوں کہ میں تیری مغفرت پر قادر نہیں میں نے تجھ کو تبلیغ کر دی تھی یا اس کی گردن پر کپڑوں کے ٹکڑے ہل رہے ہوں اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ صلعم میری فریاد رسی کیجئے اور میں وہی جواب دوں کہ میں تیری مغفرت پر قادر نہیں میں تو پہلے ہی تبلیغ کر چکا۔

۱۲۶۱۔ عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب پر ایک محافظ تھا۔ جس کا نام کرکرہ تھا جب وہ مر گیا تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو دوزخ میں سمجھو لوگ اس کا منہ دیکھنے لگے بالآخر معلوم ہوا کہ اس نے ایک جبہ کی خیانت کی تھی۔

۱۲۶۲۔ ابن زبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابن جعفرؓ سے کہا مجھ کو یاد ہے جب میں اور تم اور ابن عباسؓ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے گئے۔ انھوں نے کہا۔ ہاں ہم کو سوار کیا تھا اور تم کو چھوڑ دیا تھا

۱۲۶۳۔ صائبؓ ابن یزید کہتے ہیں کہ ہم لوگ مع بچوں کے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کو ثنیتہ الوداع تک گئے تھے۔

۱۲۶۴۔ انسؓ ابن مالک کہتے ہیں کہ ہم لوگ عسفان سے لوٹ کر حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے ہمراہ آ رہے تھے اور آپ ایک اونٹنی پر سوار تھے اور آپ کے پیچھے صفیہ بنت حیيؓ سوار تھیں (اتفاقاً) آپ کی اونٹنی کا پیر پھسل گیا۔

اور دونوں گر پڑے (یہ دیکھ کر) ابوطلحہؓ اپنے اونٹ پر سے کود پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلعم خدا مجھ کو آپ پر سے قربان کرے آپ نے فرمایا کہ پہلے عورت کی طرف خیال کرو تب ابوطلحہؓ اپنے منہ کو کپڑے سے چھپا کر حضرت صفیہؓ کے قریب گئے اور وہ کپڑا ان کے اوپر ڈال دیا اور ان کے لئے ان کی سواری تیار کی پھر دونوں سوار ہو گئے اور جب مدینہ کے قریب پہونچ گئے تو آپ نے فرمایا آئبون تائبون حامدون لربنا عابدون یہ ہی فرماتے ہوئے مدینہ میں داخل ہو گئے۔

۱۲۶۵۔ کعبؓ کہتے ہیں کہ جب کبھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے چاشت کے وقت واپس آتے بیٹھنے سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتے۔

۱۲۶۶۔ عمر ابن خطابؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور آپ اپنے گھر والوں کو اس مال میں سے جس کو خدائے تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ آپ کے ساتھ آپ کے لئے غنیمت بنا دیا تھا ایک سال کا خرچ دیدیا کرتے تھے اور جو کچھ باقی رہ جاتا اُس کو خدا کے مال کی جگہ خرچ کر دیتے اس کے بعد حضرت عمرؓ نے حاضرین سے فرمایا میں نے جو حدیث بیان کی ہے تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تم کو اس کا علم ہے صحابہ نے کہا ہاں ہم کو معلوم ہے۔ اس وقت علیؓ اور عباسؓ اور عثمانؓ اور عبدالرحمانؓ ابن عوف اور زبیرؓ اور سعد ابنؓ ابی وقاص رضی اللہ عنہم سب موجود تھے۔

۱۲۶۷۔ انسؓ کہتے ہیں میں نے صحابہ کو دو پُرانی جوتیاں تسموں والی نکال کر دکھائیں اور کہا کہ یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں۔

۱۲۶۸۔ حضرت عائشہؓ نے ایک پیوند لگی ہوئی چادر دکھلائی اور کہا کہ حضرت کی روح مبارک اس میں نکلی تھی اور ایک روایت میں یہ ہے کہ انھوں نے ایک موٹا یمنی تہ بند اور ایک چادر نکال کر دکھائی۔

۱۲۶۹۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا، تو آپ نے اس کو چاندی کے تار سے باندھ لیا تھا۔

۱۲۷۰۔ جابرؓ ابن عبد اللہ کہتے ہیں کہ انصار میں سے کسی شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام ابوالقاسم رکھا (انصار کو جب معلوم ہوا) تو انھوں نے کہا کہ ہم لوگ تجھ کو ابوالقاسم نہ نام رکھنے دیں گے۔ اور تیری آنکھیں یہ نام رکھ کر ٹھنڈی نہیں ہونے دیں گے۔ وہ شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام ابوالقاسم رکھا ہے انصار کہتے ہیں کہ ابوالقاسم کنیت نہ رکھنے دیں گے اور (اس نام سے) تیرے دل کو ٹھنڈا نہیں ہونے دیں گے فرمایا انصار نے بہت اچھا کیا میری کنیت کسی دوسرے کی مقرر نہ کرو ہاں میرے نام پر دوسرے کا نام رکھ لیا کرو۔

۱۲۷۱۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ میں تم کو دیتا ہوں اور نہ روکتا ہوں بلکہ جہاں کا حکم ہوتا ہے وہاں مال رکھ دیتا ہوں۔

۱۲۷۲۔ خولہؓ انصاریہ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو لوگ خدا کے مال میں بے جا تصرف کرتے ہیں قیامت میں ان کا مقام دوزخ ہے۔

۱۲۷۳- ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نبی نے جہاد کا ارادہ کیا اور اپنی قوم سے کہا کہ ہمارے ساتھ وہ شخص نہ جائے جس نے نئی شادی کی ہو اور خلوت نہ کی ہو بلکہ خلوت کا ارادہ کر رہا ہو ہاں وہ شخص جائے جس نے مکان بنایا ہو اور اس کی چھت بلند نہ کی ہو۔ اور وہ شخص بھی نہ جائے جس نے حاملہ بکریاں یا اونٹنیاں خریدی ہوں اور اُن کے وضع حمل کا منتظر ہو (یہ کہہ کر وہ) جہاد کے لئے چلے اور نماز عصر کے قریب کسی گاؤں کے نزدیک پہنچے اور آفتاب سے کہا کہ تو بھی محکوم ہے اور میں بھی اے خدا ہمارے لئے اس آفتاب کو روک دے چنانچہ آفتاب روک دیا گیا یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے ان کو فتح نصیب کی پس آگ ان کو کھانے کیلئے آئی لوگوں نے نبیؑ سے عرض کیا نبیؑ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں خیانت ہے لہذا مجھ سے ایک ایک شخص ہر ایک قبیلہ کا بیعت کرے جب سب نے بیعت شروع کی تو ایک آدمی کا ہاتھ نبیؑ کے ہاتھ سے چمٹ گیا نبیؑ نے کہا کہ تیرے ہی قبیلہ میں سے کسی نے خیانت کی ہے لہذا تیرے قبیلہ کا ہر ایک آدمی مجھ سے بیعت کرے (جب سب نے بیعت کی) تو نبیؑ کے ہاتھ سے دو تین آدمیوں کا ہاتھ چمٹ گیا فرمایا کہ تم ہی لوگ چور ہو لہذا وہ لوگ پکڑے گئے سر کی برابر سونا لائے اور اس کو مال غنیمت میں رکھا وہ آگ آئی اور سب کو کھا گئی حضورؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مال غنیمت حلال کر دیا ہے اور صرف ہماری کمزوری اور عاجزی دیکھ کر حلال کیا ہے۔

۱۲۷۴- ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد رسول اللہؐ نے ایک دستہ نجد کی جانب روانہ کیا جس میں ابن عمرؓ بھی تھے وہاں غنیمت میں بہت سے اونٹ ہاتھ آئے اور فی حصہ گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ اور زائد دیا گیا

۱۲۷۵- جابرؓ کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت محمد رسول اللہ صلعم مقام جعرانہ میں مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے ایک شخص کہنے لگا انصاف سے بانٹیے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں انصاف سے نہ بانٹوں تو بدبخت ہو جاؤں (اعاذہ اللہ)

۱۲۷۶- ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو حنین کے قیدیوں میں سے دو لونڈیاں ملیں آپؓ نے ان کو کسی گھر میں بھجوا دیا اتنے میں حضورؐ نے ان قیدیوں پر احسان کیا (یعنی ان کو آزاد کر دیا) اور وہ لوگ گلی کوچوں میں پھرنے لگے حضرت عمرؓ نے یہ دیکھ کر فرمایا عبداللہؓ ذرا دیکھو یہ کیا بات ہے میں نے کہا حضورؐ نے حنین کے قیدیوں پر احسان کر کے ان کو آزاد کر دیا۔ آپ نے فرمایا انکی لونڈیوں کو بھی آزاد کرو۔

۱۲۷۷- عبدالرحمٰنؓ ابن عوف کہتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن میں صف جنگ میں کھڑا ہوا تھا اور دو نوخیز لڑکے اور بھی کھڑے تھے ان میں سے ایک نے مجھ سے اشارہ سے پوچھا کہ چچا کیا تم ابوجہل کو جانتے ہو میں نے کہا بھتیجے ہاں مگر تمہیں اس کی کیا ضرورت ہے اس نے کہا میں نے سُنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلعم کو گالیاں دیتا ہے اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں نے اس کو دیکھ لیا تو میرا جسم اس کے جسم سے اس وقت تک جدا نہ ہوگا جب تک کہ جس کی موت پہلے آئی ہے وہ نہ مرجائے (یعنی جب تک ہم دونوں میں سے ایک کا خاتمہ نہ ہوگا اس وقت تک علیحدہ نہیں ہوں گے) مجھے یہ سن کر بڑا تعجب ہوا اتنے میں دوسرے لڑکے نے بھی آکر وہی باتیں کیں جو پہلے نے کی تھیں۔ تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ میں نے ابوجہل کو لوگوں میں گھومتا ہوا دیکھا میں نے فوراً آواز دی کہ (اے لڑکو) ہوشیار ہو جاؤ جس کو تم تلاش کر رہے ہو وہ ہے دونوں لڑکے اپنی تلواریں سنبھال کر اس پر لپکے اور اس کو قتل کر ڈالا اور پھر حضرت محمد رسول اللہ کی خدمت میں واپس آکر خوشخبری سُنائی اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے ابوجہل

کو قتل کر دیا۔ فرمایا تم دونوں میں سے کس نے قتل کیا ہر ایک نے کہا میں نے آپ سے فرمایا کہ کیا تم دونوں نے اپنی تلواریں صاف کر ڈالیں ان دونوں نے کہا نہیں تو آپ نے دونوں کی تلواریں دیکھ کر فرمایا کہ تم دونوں نے قتل کیا ہے حضورؐ نے اس کا اسباب معاذ بن جموح کو دیا ابو جہل کے قاتلوں کے یہ نام ہیں معاذؓ ابن عضرا اور معاذ ابن عمروؓ بن جموح۔

۱۲۷۸۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قریش کو مال انکے دل مائل کرنے کے لئے دیتا رہتا ہوں کیونکہ یہ نو مسلم ہیں۔

۱۲۷۹۔ انسؓ کہتے ہیں کہ جس وقت ہوازن کا مال آیا اور حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے قریش کو اس میں سے سو اونٹ دیئے تو انصار کے بعض لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم قریش کو تو دیتے ہیں اور ہم کو چھوڑتے ہیں حالانکہ ہماری تلواریں اب تک خون آلود ہیں یہ بات رسول اللہ صلعم کو معلوم ہوئی آپ نے سب کو ایک چمڑہ کا خیمہ کھڑا کرا کر بلوایا اور پھر آپؐ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھ کو تمہاری طرف سے کیا کیا باتیں پہونچی ہیں ان میں سے جو عقلمند تھے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم ہم نے تو کچھ نہیں کہا

۱۲۸۰۔ جبیرؓ ابن مطعم کہتے ہیں کہ حنین سے واپس ہوتے وقت میں بھی حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے ہمراہ تھا اثنا راہ میں دیہاتی رسول اللہ صلعم کو لپٹ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلعم ہم کو بھی کچھ دیجئے اور یہانتک تنگ کیا کہ حضورؐ وا لا کیکر کے ایک درخت تک دبتے ہوئے چلے گئے اور بالآخر حضورؐ کی چادر کھینچ لی آپ ٹھہر گئے اور فرمایا کہ میری چادر دیدو اگر میرے پاس درختوں کی مقدار میں چوپائے ہوتے تو وہ بھی تم ہی میں تقسیم کرتا (تم مجھے آزمالو) انشاء اللہ تم مجھ کو بخیل جھوٹا اور بزدل نہیں پاؤ گے۔

۱۲۸۱۔ انسؓ ابن مالک کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا اس وقت آپؐ کے جسم نجران کی موٹی چادر تھی جس کے چاروں طرف حاشیہ تھا راستہ میں آپ کو ایک اعرابی ملا اور چادر پکڑ کر اس سے کھینچی کہ حاشیہ کے نشان آپ کی گردن مبارک میں پڑ گئے اس کے بعد کہنے لگا کہ اللہ کا مال جو آپ کے پاس ہے اس میں سے مجھے بھی دینے کا حکم فرمایئے آپ نے اس کی طرف منہ پھیرا اور ہنسے اور پھر دینے کا حکم دیا۔

۱۲۸۲۔ عبداللہؓ کہتے ہیں کہ جب حنین کا روز آیا تو حضورؐ نے تقسیم میں چند لوگوں کو منتخب کیا چنانچہ اقرع ابن حابس کو سو اونٹ اور حضرت عینیہ کو سو اونٹ اور عرب کے دیگر سرداروں کو بھی کچھ کچھ دیئے ایک شخص بولا کہ اس تقسیم میں انصاف نہ ہوا یا یہ کہا کہ اس تقسیم میں خدا کی رضا مندی مقصود نہیں میں نے یہ سنکر کہا کہ خدا کی قسم میں اس کی خبر رسول اللہؐ کو ضرور پہنچاؤں گا چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی آپ نے فرمایا جب خدا اور خدا کا رسولؐ انصاف نہیں کرے گا تو دوسرا کون کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ موسیٰ پر رحم فرمائے ان کو اس سے زائد تکلیف دی گئی تھی مگر انھوں نے صبر اختیار کیا۔

۱۲۸۳۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جہاد میں ہم کو انگور اور شہد بھی ملا کرتا تھا تو ہم کھا لیتے تھے اور اس کو نہ رکھتے تھے، فناکلہ ولا نرفعہ

۱۲۸۴۔ عمر ابن خطابؓ نے اپنی وفات سے ایک سال قبل اہل بصرہ کو لکھا کہ مجوسی جس قدر آپس میں جزئیت کلیت کا تعلق رکھنے والے ہوں ان کے نکاح فسخ کرا کر تفریق کر دو حضرت عمرؓ مجوس سے جزیہ نہیں لیا کرتے تھے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن عوف نے شہادت دی کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوس سے جزیہ لیا تھا۔

۱۲۸۵۔ عمروؓ ابن عوف انصاری کہتے ہیں کہ میں بنو عامر بن لوئی کا حلیف تھا اور حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے ابو عبیدہؓ ابن جراح کو بحرین کی جانب روانہ کیا تاکہ وہاں کا جزیہ وصول کر کے لائیں کیونکہ حضورؐ نے بحرین والوں سے صلح کی تھی اور ان پر علاء ابن حضرمی کو مقرر کیا تھا، جب ابو عبیدہؓ بحرین کا مال لے کر واپس ہوئے تو انصار کو ابو عبیدہ کے آنے کی خبر ہوئی سب کے سب صبح کے وقت حضورؐ

پاس پہنچ گئے جب آپ نماز پڑھا چکے تو انصاری آپ کے لئے آگئے حضرت محمد رسول اللہ صلعم انصار کو دیکھ کر ہنسے اور فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ ابو عبیدہؓ کے مال لانے کی خبر تم کو معلوم ہو گئی ہے اُنھوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ صلعم فرمایا اچھا خوش ہو اور خوشی کی آئندہ اُمید رکھو خدا کی قسم میں تمہاری تنگدستی سے اتنا نہیں ڈرتا کہ تمہاری وسعت دنیوی سے مجھ کو خوف ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فراخی کی گئی اور پھر اُنھوں نے اور خواہش کی یہاں تک (اس خواہش) کی وجہ سے وہ ہلاک ہو گئے اسی طرح کہیں تم لوگ خواہش کرنے لگو اور پھر ہلاک ہو جاؤ۔

۱۲۸۶۔ حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو مدائن کے اطراف میں مشرکین سے جہاد کرنے کے لئے روانہ کیا وہاں ہرمزان رستم مسلمان ہو گیا فاروق اعظم نے فرمایا میں تم سے کچھ لڑائیوں کے متعلق مشورہ لیتا ہوں۔ ہرمزان نے عرض کیا امیر المومنین یہ زمین اور اس کے وہ باشندے جو مسلمانوں کے دشمن ہیں ان کی ایسی مثال ہے جیسا کہ ایک پرندہ جس کے ایک سر اور دو بازو اور دو پاؤں ہوں جب اس کا ایک بازو ٹوٹ جاتا ہے تو دونوں پاؤں اور سر اور بازو باقی رہتا ہے اور جب دوسرا بازو بھی ٹوٹ جاتا ہے تو دو پاؤں اور سر باقی رہتے ہیں اور اگر سر ٹوٹ جاتا ہے تو دونوں پاؤں اور دونوں بازو اور سر سب کے سب معدوم ہو جاتے ہیں (اس مثال کے بعد کہنے لگا کہ) سر کسریٰ ہے اور بازو قیصر اور دوسرا بازو فارس لہٰذا مسلمانوں کو حکم دیجئے کہ پہلے کسریٰ کی جانب متوجہ ہوں چنانچہ حضرت عمرؓ نے (اس کے کہنے کے مطابق) ایک جماعت کو بلایا اور ان کا افسر نعمانؓ ابن مقرن کو مقرر کیا جب یہ لوگ دشمن کی زمین میں داخل ہوتے تو کسریٰ کا سپہ سالار ۴۰ ہزار فوج لے کر مقابلہ میں آیا اور ایک ترجمان کو کھڑا کر کے مسلمانوں سے کہا تم لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر مجھ سے بات چیت کرے۔ حضرت مغیرہ نے فرمایا جو چاہو پوچھو اس نے کہا کہ تم کون لوگ ہو۔ مغیرہؓ نے جواب دیا، ہم عرب لوگ ہیں ہم سخت تنگدستی میں تھے، بھوک کی وجہ سے چمڑے اور گٹھلیاں چوستے اور اون اور بالوں کا لباس پہنتے تھے اور درختوں اور پتھروں کی عبادت کرتے تھے اسی حالت میں زمین اور آسمانوں کے مالک نے ہم لوگوں میں سے ایک نبیؐ مبعوث فرمایا جس کے ماں باپ کو ہم خوب پہچانتے ہیں اور اس نبیؐ نے ہم کو تم سے لڑنے کا حکم دیا تاکہ یا تو تم ایک سچے خدا کی عبادت کرو یا جزیہ دینا منظور کرو اور اس نے یہ بھی ہمارے پروردگار کے حکم کی موافق ہم کو اطلاع دی کہ جو شخص مسلمانوں میں سے شہید ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جنت ایک فقید المثال چیز ہے اور جو زندہ رہیں گے وہ کفار کی گردنوں کے مالک ہوں گے (اس کے بعد) نعمانؓ نے مغیرہؓ سے کہا تم کو اکثر مرتبہ خدائے تعالیٰ نے جہاد میں حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے ساتھ شریک ہونے کا موقعہ دیا ہے لیکن میں بھی حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے ہم رکاب بہت مرتبہ لڑا ہوں، جب آپ شروع دن میں لڑائی کی ابتدا نہ کرتے تو اتنا ٹھہرتے کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نمازوں کے اوقات آجاتے۔

۱۲۸۷۔ ابو حمیدؓ ساعدی کہتے ہیں کہ ہم نے نبیؐ کے ہمراہ مقام تبوک میں جہاد کیا ایلہ کے بادشاہ نے آپ کو ہدیتاً ایک سفید خچر پیش کیا آپؐ نے ایک چادر عنایت فرمائی اور اس کا ملک اس کے لئے چھوڑ دینا لکھدیا۔

۱۲۸۸۔ عبد اللہؓ ابن عمر کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے معاہد کو قتل کریگا اس کو جنت کی بو بھی نہیں پہونچے گی حالانکہ جنت کی بو چالیس سال کی مسافت تک پہنچتی ہے

۱۲۸۹۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی خدمت میں زہر آمیز بکری کا گوشت حاضر کیا کیا گیا حضورؐ نے فرمایا کہ اس مقام پر جتنے یہودی ہیں سب کو میرے پاس لاؤ (آپ کے) حکم کے مطابق سب کو جمع کیا گیا، حضورؐ نے فرمایا

میں تم سے ایک بات دریافت کرتا ہوں کیا تم سچ بولو گے انھوں نے کہا ہاں فرمایا تمہارا باپ کون ہے انھوں نے کہا فلاں شخص ہے یہود نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر آپ نے کہا اگر اب تم سے میں کوئی بات دریافت کروں تو تم سچ بولو گے انھوں نے کہا ضرور اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ پہچان لیں گے جس طرح کہ ہمارے باپ کے متعلق آپ کو معلوم ہوگیا آپ نے فرمایا بتاؤ دوزخی کون لوگ ہیں انھوں نے جواب دیا کہ ہم تھوڑی مدت رہ کر (نکل آئیں گے) اس کے بعد ہمارے قائم مقام آپ لوگ ہونگے فرمایا کہ چلتے بنو خدا کی قسم ہم کبھی دوزخ میں نہ جائیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا اچھا تم مجھے ایک اور بات کا جواب سچا دو گے انھوں نے عرض کیا ہاں فرمایا تم نے اس بکری میں زہر ڈالا ہے انھوں نے کہا جی ہاں فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا؟ یہودیوں نے کہا ہمارا یہ خیال تھا کہ اگر آپ جھوٹے نہیں تو آپ ہی جانب سے ہم کو راحت مل جائے گی اور اگر سچے ہیں تو آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔

۱۲۹۰۔ سہیل رض ابن حثمہ کہتے ہیں کہ عبداللہ ابن سہل اور محیصہ ابن مسعود ابن زید صلعم کے زمانہ میں خیبر کو تشریف لے گئے اور وہاں جا کر دونوں علیحدہ ہوگئے پھر جب محیصہ ابن مسعود عبداللہ بن سہل کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ مقتول پڑے ہیں اور خون میں لتھڑے ہوتے ہیں لہذا محیصہ نے عبداللہ کو دفن کیا اور مدینہ واپس آگئے اور عبدالرحمن ابن سہل اور محیصہ اور حویصہ مسعود کے دونوں صاحبزادے نبیؐ کی خدمت میں آئے اور عبدالرحمن نے گفتگو شروع کی حضورؐ نے فرمایا کہ بڑے کی بڑائی کا خیال کر پہلے بڑے کو بولنے دو (کیونکہ یہ نو عمر تھے عبدالرحمنؓ خاموش ہوگئے پھر ان دونوں نے بولنا شروع کیا آپ نے فرمایا کیا تم قسم کھاتے ہو تاکہ اپنے قاتل کے خون کے مستحق ہو جاؤ انھوں نے کہا ہم کیسے قسم کھا سکتے ہیں ہم موجود نہ تھے اور نہ ہم نے دیکھا فرمایا اچھا یہود کے پاس ۵۰ آدمی قسمیں کھا کر برات ظاہر کر سکتے ہیں مذکورہ حضرات نے عرض کیا ہم کو کفار کی قسموں کا کیا اعتبار رہے ۔ یہ سن کر آپ نے مقتولوں کی دیت اپنے پاس سے ادا کی۔

۱۲۹۱۔ عائشہ رض کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی نے جادو کر دیا تھا آپ کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ بن کیے کام کو آپ یہ خیال فرمانے لگے تھے کہ اس کو کر چکا ہوں۔

۱۲۹۲۔ عوف ابن مالک رض کہتے ہیں کہ جنگ تبوک کے زمانہ میں میں حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ایک چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا کہ قیامت کے پہلے چھ باتیں گن لینا میری وفات پھر بیت المقدس کا فتح ہونا۔ بکریوں کی طرح تم لوگوں میں طاعون کا شروع ہونا، پھر کثرت مال کو اگر کسی کو سو اشرفیاں دی جائیں تو وہ ان کو دیکھ کر ناخوش ہو پھر ایسے فتنہ کا ہونا کہ جس سے عرب کا کوئی گھر خالی نہ رہے گا ہر گھر میں وہ فتنہ پہونچے گا پھر وہ صلح جو تمہارے اور بنی اصفر کے مابین ہوگی پھر وہ عہد شکنی کریں گے اور اسی جھنڈوں کے نیچے تمہارے (مقابلہ کو) آئیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار جوانوں کا (لشکر ہوگا)۔

۱۲۹۳۔ ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جس وقت تم کوئی اشرفی یا خراج کا روپیہ نہ لے سکو گے۔ آپ سے کسی نے کہا کیا آپ کو اس کے وجود کا خیال ہے آپ نے کہا ہاں خدا کی قسم یہ اس شخص کا قول ہے جو صادق اور مصدوق ہے پھر لوگوں نے کہا اس کی کیا وجہ ہوگی فرمایا خدا اور اس کے رسولؐ کے حکم کی خلاف ورزی کی جائے گی اور خدائے تعالیٰ جزیہ دینے والوں کے دلوں کو سخت کر دیگا اس وجہ سے وہ اس خراج کو روک لیں گے جو ان کے قبضہ میں ہوگا۔

۱۲۹۴۔ عبداللہ اور انس رض کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ہر عہد شکن کا قیامت میں ایک جھنڈا ہوگا ایک کہتے تھے کہ نصب کیا جائے گا اور دوسرے کا بیان ہے کہ قیامت کے دن دیکھا جائے گا اور اس سے پہچانا جائے گا۔

باب ۵۹
ابتداء پیدائش کے بیان میں

۱۲۹۵۔ عمران رضؓ ابن حصین کہتے ہیں کہ چند لوگ قبیلہ بنی تمیم کے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے فرمایا اے بنو تمیم خوش خبری قبول کرو۔ بنو تمیم نے عرض کیا آپ نے ہم کو خوشخبری تو دیدی کچھ مال بھی تو عطا کیجئے۔ یہ سن کر حضورؐ کا چہرہ متغیر ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد یمن کے لوگ حاضر ہوئے آپ نے کہا اے یمن والو خوشخبری قبول کرو کیونکہ بنی تمیم نے بشارت قبول نہیں کی ان لوگوں نے عرض کیا ہم نے قبول کی پھر حضرت محمد رسول اللہؐ نے ابتداء پیدائش عالم اور عرش کا بیان کیا۔ اتنے میں ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا اے عمران تیری اونٹنی بدک گئی (عمران کہتے ہیں) کاش (اس مجلس سے) نہ اٹھتا۔

۱۲۹۶۔ یہ ہی عمران ابن حصینؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تھا اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس نے لوحِ محفوظ میں ہر چیز کو لکھدیا اور آسمان اور زمینوں کو پیدا کیا اتنے میں ایک شخص نے آواز دی کہ اے ابن حصین تمہاری اونٹنی چلی گئی جب میں باہر آیا تو دیکھا کہ وہ اتنی دور چلی گئی کہ نظر بھی نہیں آتی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے یہ پسند تھا کہ میں اس کو چھوڑ دوں۔

۱۲۹۷۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھ کو گالی دیتا ہے حالانکہ یہ اس کے لئے جائز نہیں اور وہ مجھ کو جھٹلاتا ہے حالانکہ یہ بھی اس کے لئے جائز نہیں اس کا گالی دینا یہ ہے کہ میرے لئے اولاد ثابت کرتا ہے اور اس کا جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ خدا مجھ کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا جس طرح مجھے پیدا کیا تھا۔

۱۲۹۸۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب خدائے تعالیٰ نے مخلوقات پیدا فرمادی تو اس نے اپنی کتاب میں یہ تحریر فرمادیا کہ میری رحمت کی صفت میرے غضب کی صفت پر غالب ہے۔ اِنَّ رَحْمَتِی غَلَبَتْ غَضَبِی

۱۲۹۹۔ ابو بکرہؓ کہتے ہیں۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ اب اسی ہیئت پر لوٹ آیا جس ہیئت پر آسمان اور زمین کے پیدا کرنے کے وقت تھا سال بارہ مہینہ کا ہوتا ہے جس میں چار مہینوں میں قتال حرام ہے ان چار میں سے تین ایسے ہیں کہ جو آپس میں متصل ہیں ذی قعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور قبیلہ مضر کا رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ہے۔

۱۳۰۰۔ ابو ذر کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے آفتاب غروب ہونے کے وقت فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ کہاں جاتا ہے میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ جانتا ہے فرمایا کہ یہ عرش کے نیچے جا کر سجدہ کرتا ہے اور اجازت طلوع کی چاہتا ہے تو اس کو اجازت دی جاتی ہے اور قیامت کے قریب جب وہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ کیا جائے گا اور اجازت چاہے گا تو اجازت طلوع مشرق نہ دیجائیگی بلکہ حکم ہوگا کہ جدھر سے آیا ہے ادھر ہی کو لوٹ جا لہذا وہ مغرب کی جانب سے طلوع کرے گا یہ ہی مطلب خدا کے اس قول کا ہے وَالشَّمْسُ تَجْرِی لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ

۱۳۰۱۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا چاند اور سورج قیامت کے روز لپیٹ دیئے جائیں۔

۱۳۰۲۔ عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر ابر دیکھ لیتے تو اضطراب سے آپ کی حالت ایسی ہو جاتی کہ کبھی آگے کو آتے اور کبھی پیچھے کو جاتے اور کبھی اندر آتے اور کبھی باہر نکلتے اور آپ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا لیکن جب ابر برس جاتا تھا تو آپ کی یہ حالت جاتی رہتی تھی حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے آپ سے اس کا سبب دریافت کیا فرمایا

مجھے کیا معلوم ہے شاید ویسا ابر ہو جیسا کہ قوم (عاد) نے کہا تھا فلما راوہ عارضاً مستقبل اودیتھم الخ

۱۳۰۳۔ عبداللہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ صادق مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کا مادہ پیدائش اپنی ماں کے پیٹ میں جمع رہتا ہے۔ پھر چالیس روز خون بستہ رہتا ہے پھر چالیس روز لوتھڑا رہتا ہے۔ پھر خدائے تعالیٰ ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے اور اس کو چار باتیں لکھنے کا حکم دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس کا عمل اور رزق اور عمر اور بدبخت نیک بخت ہونا لکھ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے لہذا آدمی عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے مابین صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر اس کی نکبت غالب آجاتی ہے تو دوزخیوں کے سے عمل کرنا شروع کر دیتا ہے اور بعض شخص دوزخیوں کے ایسے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے مابین ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے پھر اس پر اس کی تقدیر غالب آجاتی ہے پس وہ جنت کے عمل کرنیوالوں کی طرح عمل کرنے لگتا ہے۔

۱۳۰۴۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ کسی شخص کو دوست رکھتا ہے تو جبرئیل سے فرماتا ہے کہ اے جبرئیل میں فلاں بندہ کو دوست رکھتا ہوں تو بھی دوست رکھ تو جبرئیل بھی اس کو دوست رکھتے ہیں پھر جبرئیل علیہ السلام تمام آسمان میں آواز دیتے ہیں خدا تعالیٰ فلاں بندہ کو دوست رکھتا ہے لہذا تم بھی دوست رکھو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت نازل کیجاتی ہے جسکی وجہ سے وہ لوگوں میں مقبول ہوجاتا ہے

۱۳۰۵۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے آسمان سے اُترتے ہیں اور جن باتوں کا آسمان میں فیصلہ ہوچکا ہوتا ہے اس کے متعلق آپس میں گفتگو کرتے ہیں شیاطین اس کو چوری سے سُن لیتے ہیں۔ اور پھر کاہنوں سے کہہ دیتے ہیں۔ ایک کے ساتھ سو اپنی طرف سے کاہن لوگ لگا لیتے ہیں۔

۱۳۰۶۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی نے فرمایا جب جمعہ کا روز آتا ہے (اور نماز کا وقت آتا ہے) تو فرشتے ہر ایک مسجد کے دروازے پر آجاتے ہیں اور جو شخص نماز کے لئے آتا ہے اس کا نام لکھتے ہیں جب امام خطبہ کو کھڑا ہوجاتا ہے تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور اندر آکر خطبہ سننے لگتے ہیں۔

۱۳۰۷۔ برا ءؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے حسانؓ (ابن ثابت) سے فرمایا تم کفار کی ہجو کرو جبرئیل تمہارے معین ہیں۔

۱۳۰۸۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ جبرئیلؑ ہیں اور تم کو سلام کہتے ہیں میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمتہ اللہ و برکاتہ حضورؐ آپ جو چیزیں دیکھتے ہیں میں نہیں دیکھ سکتی۔

۱۳۰۹۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیلؑ سے فرمایا آپ جتنی مرتبہ میرے پاس آتے ہیں اس سے زیادہ کیوں نہیں آیا کرتے راوی کہتے ہیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی وما نتنزل الا بامر ربک لہ ما بین ایدینا وما خلفنا۔

۱۳۱۰۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیلؑ نے مجھ کو قرآن ایک نعمت (قرأت) پڑھایا میں نے ان سے اور زائد خواہش کرتا رہا تو انھوں نے سات لہجوں تک انتہا کی سات لغت (قرأت) تک انتہا کی نخ صفحہ ۲۵۷

۱۳۱۱۔ یعلیٰؓ کہتے ہیں کہ میں نے سنا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلعم ممبر پر فرما رہے تھے ونادوا یامالک[1]

[1] مالک یا مار داروغہ جہنم کا نام ہے۔

۱۳۱۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے نبیؐ سے پوچھا کہ آپ پر کوئی دن جنگ اُحد سے بھی زیادہ سخت گذرا ہے، فرمایا تیری قوم سے جو تکلیف پائیں وہ پائیں، ان سب میں زیادہ سخت جو تکلیف اُٹھائی عقبہ کا دن تھا جس وقت میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یالیل ابن عبد کلال کے سامنے پیش کیا تھا اور اس نے میری دعوت منظور نہ کی تھی، لہذا میں واپس چلا اور میرے چہرے سے غم کے آثار نمایاں تھے اس غم سے مجھ کو افاقہ مقام قرنؔ ثعالب میں آکر ہوا وہاں پہنچ کر میں نے آنکھ کھول کر دیکھا اور سر اُٹھایا تو مجھے ایک ابر نظر آیا جس نے مجھ پر سایہ کر لیا تھا میں نے غور سے جو دیکھا تو اس میں جبرئیل علیہ السلام کو پایا۔ انھوں نے مجھ کو پکارا اور کہا کہ جو کچھ آپ کی قوم نے آپ سے کہا اور جو کچھ آپ کو جواب دیا سب خدائے تعالیٰ کو معلوم ہے، خدائے تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتوں کو بھیجا ہے تاکہ آپ ان کو جس طرح کا حکم چاہیں دیں اتنے میں اس فرشتے نے جو پہاڑوں کا مالک تھا مجھ کو پکار کر سلام کیا اور کہا اے محمدؐ جبرئیل کا قول صحیح ہے اب آپ کیا چاہتے ہیں اب اگر آپ چاہیں تو ان دونوں پہاڑوں ابوقبیس اور قیقعان کو ان لوگوں پر گرا دوں میں نے کہا کہ نہیں بلکہ مجھے اس کی امید ہے کہ خدائے تعالیٰ انکی نسل سے ایک گروہ پیدا فرمائے گا جو خدائے واحد کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

۱۳۱۳۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں آیت ذیل کے نازل ہونے کے وقت فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحی الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ جبرئیل کے چھ سو پر ہیں۔

۱۳۱۴۔ ابن مسعودؓ آیت ذیل کی تفسیر میں کہتے ہیں لقد رایٰ من ایاتِ ربہِ الکبریٰ کہ آپ نے ایک رفرف (ایک چیز سبز بچھی ہوئی دیکھی جس نے آسمان کے کنارے بند کر دیئے تھے۔

۱۳۱۵۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں جو شخص کہتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو دیکھا اس نے ایک بڑی بات کہی ہاں آپ نے صحیح طریقے پر جبرئیلؑ کو اپنی صورت میں اور اپنی خلقی حالت میں دیکھا جو اطراف آسمان کو بند کئے ہوئے ہے

۱۳۱۶۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جس عورت کو اس کا شوہر اپنے بستر پر بلاوے اور وہ انکار کر دے اور اس کا شوہر صبح تک غصہ کی حالت میں رہے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

۱۳۱۷۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی شب میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ اُن کے بال گھونگر والے تھے گندم گوں رنگ تھا اور قد کشیدہ تھا گویا قبیلہ شنوا کے ایک آدمی تھے اور عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ پست قد معتدل اعضاء اور سرخ مائل بسفیدی لانبے بال والے تھے اور میں نے دوزخ کے مالک اور دجال کو دیکھا ان نشانیوں کے ساتھ جو خدا نے دکھائیں فلا تکن فی مریۃ من لقائہٖ نجم صفحہ ۲۵۹

۱۳۱۸۔ عبداللہؓ ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کا اس کو مقام دکھایا جاتا ہے صبح و شام دونوں وقت اگر وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے تو اس کو جنتیوں کا مقام دکھایا جاتا ہے اور اگر دوزخیوں میں سے ہوتا ہے تو اُس کو دوزخیوں کا مقام دکھایا جاتا ہے۔

۱۳۱۹۔ عمران ابن حصینؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو وہاں کے اکثر باشندے فقیر لوگ دیکھے اور دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اس کے باشندوں میں اکثر عورتیں دیکھیں۔

۱۳۲۰۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضورؐ کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں سو رہا تھا میں نے دیکھا کہ میں جنت میں ہوں اور ایک عورت کو دیکھا کہ ایک محل کی طرف بیٹھی وضو کر رہی ہے میں نے دریافت کیا کہ یہ محل کس کا ہے

لوگوں نے کہا عمر بن خطاب کا ہے مجھ کو عمر کی غیرت یاد آگئی اور میں واپس لوٹ آیا یہ سن کر حضرت عمرؓ رونے لگے اور عرض کی کہ حضور کیا آپ پر بھی میں غیرت کرتا۔

۱۳۲۱۔ **ابوہریرہؓ** کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو گروہ پہلے جنت میں جائے گا اس کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے یہ لوگ یہ جنت میں نہ تھوکیں گے نہ ناک صاف کریں گے اور نہ ان کو پاخانہ کی ضرورت ہوگی ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور ان کی کنگھیاں بھی سونے اور چاندی کی ہوں گی ان کی انگیٹھیاں عود کی ہونگی اور ان کا پسینہ مشک کا ہوگا اور ان کے لئے بی بیاں ایسی ہوں گی کہ جن کی پنڈلیوں کا مغز گوشت کے باہر سے دکھائی دے گا۔ جنتیوں میں مخالفت نہ ہوگی نہ باہم بغض اور حسد سب کے دل ایک شخص کے دل کی مانند ہوں گے صبح وشام خدا کی پاکی بیان کریں گے۔

اور ان ہی سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ لوگ جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ بڑے روشن ستارے کی مانند چمکتے ہوں گے ان سب کے دل ایک شخص کے دل کی طرح متفق ہوں گے اور ان میں کوئی مخالفت نہ ہوگی نہ آپس میں بغض وحسد ہوگا ان میں سے ہر ایک شخص کی دو بی بیاں ہوں گی (اس قدر خوبصورت) کہ ان کی پنڈلی کا مغز گوشت کے باہر سے نظر آئے گا صبح وشام خدا کی تسبیح پڑھتے رہیں گے نہ وہاں بیمار ہوں گے اور نہ ناک صاف کرنے کی ضرورت ہوگی۔

۱۳۲۲۔ **سہلؓ** ابن سعد ذکر کرتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار سات لاکھ آدمی جنت میں داخل ہوں گے ان میں سے پہلے داخل ہونے والے اُس وقت داخل نہ ہوں گے جب تک پچھلے داخل نہ ہوجائیں اور داخل ہونے والوں کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مثل روشن ہوں گے۔

۱۳۲۳۔ **انسؓ** کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے پاس ریشمی کپڑے کا چغہ بغیر ہدیہ کے آیا چونکہ آپ ریشم کے پہننے سے منع فرمایا کرتے تھے اس وجہ سے لوگوں کو تعجب ہوا آپ نے فرمایا اس خدا کی قسم ہے جس کی قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے کہ سعدؓ ابن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بہت بہتر ہوں گے۔

۱۳۲۴۔ **انسؓ** کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ سوار اگر اس کے سایہ میں سو برس بھی چلے تو اس کو ختم نہیں کرسکتا۔

۱۳۲۵۔ **ابوہریرہؓ** نے بھی اس قسم کی روایت بیان کی ہے اور ثبوت میں فرمایا ہے کہ اگر چاہو تو قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ۔

۱۳۲۶۔ **ابوسعید خدریؓ** کہتے ہیں کہ اہل جنت بالاخانہ والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح لوگ چمکتا ہوا ستارہ آسمان کے کنارے مشرق یا مغرب میں دیکھتے ہیں کیونکہ آپس میں فرق مراتب ضرور ہوگا، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلعم نبیوں کے مراتب پر تو کوئی نہیں پہنچ سکے گا آپ نے فرمایا پہنچیں گے کیوں نہیں؟ اس خدا کی قسم ہے جس کی قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے جو لوگ خدا پر ایمان لائے ہیں اور اس کے رسولوں کی تصدیق کی ہے (وہ نبیوں کے مرتبے حاصل کریں گے)۔

۱۳۲۷۔ **عائشہؓ** کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا بخار جہنم کی گرمی سے ہوتا ہے لہذا اس کو پانی سے سرد کردیا کرو (غسل کرلیا کرو)

۱۳۲۸۔ **ابوہریرہؓ** کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا تمہاری دنیا کی آگ سے جہنم کی آگ ستر حصہ زیادہ ہے اور یہ آگ اس کے ستر حصوں میں کا ایک جزو ہے عرض کیا گیا یا حضرت محمد رسول اللہ یہی دنیا کی آگ کافی تھی

آپ نے فرمایا کہ وہ اس سے ۹۹ حصہ زیادہ ہے اور ہر حصہ اس آگ کی برابر گرم ہے۔

۱۳۲۹۔ اسامہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہؐ نے فرمایا قیامت کے روز ایک شخص کو لایا جائے گا۔ اور اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا تو اس کی آنتیں نکل پڑیں گی اور وہ اس طرح گھومتا پھرے گا جس طرح چکی کو لے کر گھومتا ہے (اس کو دیکھ کر) لوگ کہیں گے کہ اے شخص تجھ کو کیا ہوا تو ہم کو نیک کام تلایا کرتا تھا اور بُرے کاموں سے روکتا تھا وہ جواب دیگا کہ میں تم کو ہی نیک کام کرنے کو کہتا تھا اور خود نہیں کرتا تھا اور تم کو بُرے کاموں سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا

۱۳۳۰۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی نے جادو کر دیا تو آپ کی یہ حالت ہوگئی کہ نہ کئے ہوئے کام کو خیال فرماتے کہ میں کر چکا ہوں کہ ایک روز آپ نے مکرر سہ کرر دعا فرمائی اور پھر فرمایا کہ عائشہؓ تم کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آج مجھ کو ایسی چیز بتائی کہ جس میں میری شفا ہے یعنی میرے پاس دو شخص آئے ایک پائنتی بیٹھ گیا اور ایک سرہانے۔ ایک نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا مرض ہے دوسرے نے کہا اس پر جادو کر دیا گیا ہے پہلے نے کہا کس نے جادو کیا ہے اس نے جواب دیا لبید ابن عاصم یہودی نے پہلا بولا اس کے بیچ میں کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی میں اور ردی کے بالوں میں اور تر کھجور کے چھلکے پر پہلے نے کہا۔ کہاں ہے؟ دوسرے نے کہا دوران کے کنوئیں میں ہے اس کے بعد حضورؐ کنوئیں کے پاس تشریف لائے اور جب واپس ہو کر آگئے۔ فرمایا میں نے دیکھا کہ وہاں کی کھجوریں ایسی ہیں جیسے شیطانوں کے سر، میں نے عرض کیا آپ نے جادو کی چیز کو بھی نکلوایا فرمایا نہیں کیونکہ خدائے تعالیٰ نے مجھ کو شفا بخش دی، میں نے یہ خیال کر کے کہ کوئی اور شر پیدا نہ ہو اس کنوئیں کو بند کر دیا۔

۱۳۳۱۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول خداؐ نے فرمایا لوگوں میں سے بعض شخصوں کے پاس شیطان آتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ یہ کس نے پیدا کیا یہ کس نے پیدا کیا یہاں تک کہ یہ سوال کرنے لگتا ہے کہ خدا کو کس نے پیدا کیا۔ (نعوذ باللہ) تو جب شیطان اس سوال پر پہونچے تو انسان کو چاہئے کہ خدا سے پناہ مانگے اور اس کرید کو چھوڑ دے

۱۳۳۲۔ عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرماتے تھے کہ ہوشیار ہو جاؤ فتنہ ادھر سے شروع ہوگا دو مرتبہ فرمایا اور فرمایا کہ ادھر سے شیطان کو سینگ طلوع کرے گا۔

۱۳۳۳۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا جس وقت رات شروع ہو تو اپنے بچوں کو باہر نکلنے سے روکو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں پھر شام کا کچھ حصہ گذر جائے تو ان کو چھوڑ دو اور بسم اللہ کہہ کر دروازہ بند کر دو پھر بسم اللہ پڑھ کر مشکیزہ کا منہ باندھ دو اور خدا کا نام لے کر برتنوں کو ڈھانک دو اگر بند کرنے کو کوئی چیز نہ ملے تو اس کے عوض میں ہی کوئی چیز رکھ دو

۱۳۳۴۔ سلیمان ابن صردؓ کہتے ہیں میں حضرت رسول اللہ صلعم کے ہمراہ تھا کہ دو شخصوں کو آپس میں گالی گلوچ کرتے دیکھا ان میں ایک کا چہرہ سُرخ ہو گیا تھا اور گلے کی رگیں پھول گئی تھیں حضرت محمد رسول اللہؐ نے فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اس کو پڑھ لے تو اس کا غصہ فوراً جاتا رہے یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لے وہ شخص بولا کیا مجھے جنون ہے

۱۳۳۵۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا جمائی شیطان کی حرکات میں سے ہے اگر تم میں سے کسی کو جمائی آجائے تو حتی الامکان اس کو دفع کرے کیونکہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

۱۳۳۶۔ ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا نیک خواب خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے اگر تم لوگوں میں سے کوئی شخص پریشان خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تھوک دے اور خدا کی پناہ مانگے تو یہ خواب اس کو ضرر نہ دیگا

۱۳۳۷۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور وضو کرنا چاہے تو تین مرتبہ ناک صاف کر لیا کرے کیونکہ اس کی ناک میں شیطان رات بسر کرتا ہے

۱۳۳۸۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر خطبہ فرما رہے تھے تو آپ نے فرمایا سانپوں کو قتل کر ڈالا خصوصاً وہ سانپ کہ جو دو دھاری والا ہو اور بالشت کی برابر ہو یا بے دُم ہو یا چھوٹی دم ہو کیونکہ یہ دونوں نابینا کر دیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں۔ عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ میں ایک سانپ مارنے کی تاک میں تھا کہ مجھ سے ابو لبابہ بولے کہ آپ نے بعد کو ان سانپوں کے مارنے سے منع کیا ہے جو گھروں میں رہتے ہیں۔

۱۳۳۹۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کفر کا سرا مشرق کی جانب ہے اور فخر اور تکبر گھوڑوں اور اونٹ والوں میں ہے اور چرواہوں میں جو جنگل کے رہنے والے اور اونٹ کے بالوں سے گھر بنانے والے ہیں اور بکری والوں میں مسکنت ہوتی ہے

۱۳۴۰۔ عقبہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ ایمان یمن والوں میں ہے مگر سخت قلوب اونٹ والوں میں ہے جو کہ اونٹوں کے پاس اس ملک میں رہتے ہیں۔ جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ طلوع کریں گے یعنی قبیلہ مضر اور ربیعہ ہیں۔

۱۳۴۱۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے بہتری کی دعا کرو کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے بذریعہ خدا کے پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے

۱۳۴۲۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں مکھی گر پڑے تو چاہئے کہ اس کو نکال کر پھینک دے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے

۱۳۴۳۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک زنا کار عورت اپنے کتے کی وجہ سے بخش دی گئی، وہ کتا کنوئیں کے کنارے پر تھا پیاس کی وجہ سے زبان نکال رہا تھا اور قریب ہلاکت تھا، اس عورت نے اپنا موزہ نکالا اور اپنا دوپٹہ باندھ کر اس کو پانی پلایا جس کی وجہ سے وہ بخش دی گئی)

باب
انبیاء کی پیدائش

۱۳۴۴۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب خدائے تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو آپ کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا، پھر خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ جاؤ ان فرشتوں کو سلام کرو جو وہ تم کو جواب دیں وہی جواب تمہاری اولاد اور ذریت کا ہے آپ تشریف لے گئے اور السلام علیکم کہا فرشتوں نے جواب دیا۔ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ فرشتوں نے رحمۃ اللہ بڑھا دیا۔ بس جو شخص جنت میں داخل ہوگا آدم علیہ السلام کی صورت میں ہوگا پھر مخلوق کا قد کم ہوتے ہوتے یہاں تک پہنچا

۱۳۴۵۔ انسؓ کہتے ہیں کہ جب عبد اللہ ابن سلام کو نبیؐ کو مدینہ میں تشریف لانے کی خبر پہنچی تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں آپ سے تین باتیں دریافت کرتا ہوں جو سوائے نبی کے کوئی نہیں جانتا، اول یہ کہ قیامت کی علامتوں میں سے پہلی علامت کیا ہے (۲) اور وہ پہلا کھانا جس کو جنتی کھائیں گے کیا ہے (۳) اور کس وجہ سے بچے اپنے (ددھیال) کے مشابہ ہوتے ہیں اور کس وجہ سے ننھیال کے مشابہ ہوتے ہیں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو اس کا جواب ابھی جبرئیل علیہ السلام نے بتایا ہے۔ عبد اللہ بولے کہ یہ فرشتہ یہود کا دشمن ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قیامت

کی پہلی علامت وہ آگ ہے جو تمام لوگوں کو ہانک کر مشرق سے مغرب کو لے جائے گی اور پہلا کھانا جس کو جنتی کھائیں گے مچھلی کے جگر کی نوک ہوگی اور بچہ کے مشابہت کی وجہ یہ ہے کہ مرد جب عورت سے ہمبستر ہوتا ہے تو اگر مرد کا پانی عورت کے پانی میں غالب آتا ہے تو مرد کی مشابہت کا بچہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آتا ہے تو عورت کے مشابہ پیدا ہوتا ہے ابن سلام فوراً بول اٹھے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسولؐ ہیں ان سے آپ کوئی سوال کریں وہ میری تکذیب کریں گے لہذا مناسب ہے کہ حضورؐ پہلے میری حالت ان سے دریافت کریں چنانچہ یہود حاضر ہوئے تو عبداللہؓ گھر کے اندر ہو گئے اور حضورؐ نے ان سے دریافت کیا کہ تم لوگوں میں عبداللہ ابن سلام کیسے ہیں انھوں نے جواب دیا کہ وہ ہم سب سے بڑے عالم اور بڑے عالم کے بیٹے ہیں اور سبھوں سے بہتر اور بہترین باپ کی اولاد ہیں آپ نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جائیں (تو پھر کیا ہوگا) یہودیوں نے کہا خدا ان کو پناہ میں رکھے یہ سن کر حضرت عبداللہؓ فوراً گھر میں سے نکل آئے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہؐ (یہودی کہنے لگے) یہ ہم سب میں زیادہ بدبخت کا بیٹا ہے اور ان کی برائیاں شروع کر دیں۔

۱۳۴۶۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑا کرتا اور حضرت حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی۔

۱۳۴۷۔ حضرت انسؓ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ اس دوزخی سے جو سب میں ہلکے عذاب والا ہوگا، فرمائے گا اگر زمین کی تمام چیزیں تیری ہوتیں تو ان کو عذاب سے رہا ہونے کے لئے دیدیتا وہ عرض کریگا کہ ہاں پروردگار اس وقت فرمان الٰہی ہوگا کہ میں نے اس سے بہت کم چیز تجھ سے مانگی جس وقت تو آدم کی پشت میں تھا میں نے کہا تھا کہ میرا کسی کو شریک نہ بنائیو لیکن تو شرک سے بعض نہ آیا۔

۱۳۴۸۔ عبداللہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص ظلماً قتل کیا جاتا ہے اس کا وبال آدم کے پہلے بیٹے پر ضرور ہوتا ہے کیونکہ پہلے اسی شخص نے قتل کا طریقہ جاری کیا ہے۔

۱۳۴۹۔ زینب بنت جحشؓ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم میرے گھر گھبرائے ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے تشریف لائے افسوس آج یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ کھل گیا ہے حضورؐ نے اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے حلقہ بنا کر دکھایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم کیا ہم لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور حالانکہ ہم لوگوں میں نیک بھی ہیں، فرمایا ہاں جب زنا اور سود خواری کی کثرت ہو جائے گی (تو سب ہلاک ہو جائیں گے)

۱۳۵۰۔ ابی سعیدؓ خدری کہتے ہیں کہ نبی نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ آدمؑ کو بلائے گا آدمؑ آئیں گے آدمؑ عرض کریں گے لبیک وسعدیک یعنی میں حاضر ہوں اور تمام بہتری تیرے ہی قبضہ میں ہے پھر حکم ہوگا کہ دوزخیوں کو نکال آدمؑ عرض کریں گے کتنی مقدار میں جواب دیا جائے گا ایک ہزار نو سو ننانوے سنتے ہی بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور لوگ نشہ میں سرشار نظر آئیں گے حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے بلکہ خدا کا عذاب سخت ہوگا، لوگوں نے عرض کیا یا حضرت محمد رسول اللہؐ وہ ایک شخص کون ہوگا فرمایا خوش ہو جاؤ کیونکہ تم میں سے ایک ہی ہوگا اور یاجوج و ماجوج میں سے ایک ہزار پھر فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے مجھے امید ہے کہ اہل جنت

لہ ایک ٹکڑا جو جگر کے ساتھ متعلق ہوتا ہے صفحہ ۳۱۳ بخاری۔

ربع تم ہی لوگ ہو (یہ سن کر) ہم نے اللہ اکبر کہا، حضور نے فرمایا مجھے اُمید ہے کہ تم ان میں سے ایک تہائی ہو گے ہم نے پھر اللہ اکبر کہا فرمایا مجھے اُمید ہے کہ تم نصف اہل جنت ہو گے ہم نے پھر اللہ اکبر کہا آپ نے فرمایا کہ تم سب کے سب تمام دنیا بھر کے لوگوں میں اتنے ہو گے جس طرح سفید بیل کے چمڑے میں سیاہ بال ہوں یا سیاہ بیل کے چمڑے میں سفید بال ہوں۔

۱۳۵۱۔ ابن عباس رض کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا فرمایا تم (قیامت کے دن) برہنہ سر برہنہ پا اٹھائے جاؤ گے پھر یہ آیت پڑھی۔ کَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ اور قیامت کے روز سب سے پہلے جس کو کپڑا پہنایا جائیگا وہ ابراہیم ہوں گے اور میرے اصحاب میں سے چند لوگوں کو بائیں جانب لے جانے کا حکم ہوگا تو میں عرض کروں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں جواب دیا جائے گا کہ جب سے آپ ان سے جدا ہوتے ہیں یہ لوگ اسلام سے پھر گئے تھے تو میں وہی کہوں گا جو ایک نیک بندے عیسیٰ ع نے کہا ہوگا وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ الآیہ۔

۱۳۵۲۔ ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز ابراہیم علیہ السلام کی اور اُن کے والد آذر کی ملاقات ہوگی۔ ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میری نافرمانی مت کرو تو اُن کے باپ کہیں گے کہ اچھا آج میں تمہاری فرمانبرداری کرتا ہوں پس ابراہیم علیہ السلام درخواست کریں گے کہ اے پروردگار تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کو تو مجھے رسوا نہ کرے گا اور کون سی رسوائی اس سے بڑی ہوگی کہ میرا باپ رحمت سے دور ہے اس وقت خدائے تعالیٰ فرمائے گا میں نے جنت کافروں پر حرام کر دی ہے پھر فرمایا ہوگا کہ اے ابراہیم تمہارے پاؤں کے نیچے کیا چیز ہے۔ حضرت ابراہیم نیچے دیکھیں گے تو ایک بجو (کفتار) خون میں لتھڑا ہوا نظر آئیگا پس اسکے چاروں پاؤں پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا

۱۳۵۳۔ ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ کسی نے حضور سے سوال کیا یا رسول اللہ تمام لوگوں میں عزت والا کون شخص ہے فرمایا جو زیادہ متقی ہو لوگوں نے عرض کیا کہ ہمارا یہ سوال نہیں فرمایا تم سب سے معزز یوسف علیہ السلام ہیں کیونکہ نبی بھی ہیں اور نبی کے بیٹے بھی ہیں اور نبی کے پوتے بھی اور نبی کے پڑپوتے بھی، لوگوں نے عرض کیا کہ ہمارا مطلب نہیں فرمایا تو کیا قبائل عرب کے متعلق سوال کرتے ہو قبائل میں جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھا وہی زمانہ اسلام میں بھی بہتر ہوگا بشرطیکہ فقیہ فی الدین ہو جائے (دین کی باتوں کو بخوبی سمجھنے لگے)

۱۳۵۴۔ سمرہ رض کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ص نے فرمایا کہ آج رات میرے پاس دو شخص آئے (جبرئیل میکائیل) پھر ہم سب مجتمع ہو کر ایک کشیدہ قامت بزرگ کے پاس گئے جن کا سر بڑا تھا اور وہ ابراہیم علیہ السلام تھے۔

۱۳۵۵۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا چاہو تو اپنے نبی کو دیکھ لو رہے موسیٰ علیہ السلام تو وہ ایک گٹھے ہوئے اور گندمی رنگ کے آدم تھے۔ سُرخ اونٹ پر سوار تھے جس کی نکیل کھجور کے پٹھوں کی بٹی ہوئی رسی کی تھی گویا میں اُن کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اُس جنگل میں تکبیر کہتے ہوئے اُتر رہے ہیں۔

۱۳۵۶۔ ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ص نے فرمایا کہ ابراہیم ع نے اسی برس کی عمر میں خود اپنا ختنہ مقام قدوم میں کی تھی۔

۱۳۵۷۔ ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا حضرت ابراہیم نے تین مرتبہ کے علاوہ کبھی جھوٹ نہیں بولا، ایک ان کا یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں (۲) یہ کہ ان بتوں میں سے بڑے بُت نے کیا ہے (اس کے بعد) فرمایا کہ ایک روز ابراہیم اور حضرت سارہ جا رہی تھیں تو ایک ظالم بادشاہ کی طرف سے گذر ہوا اس بادشاہ سے لوگوں نے کہا کہ یہاں ایک شخص آیا ہے اور اس کے ساتھ ایک بہت حسین عورت ہے بادشاہ نے ان کے پاس کسی کو بھیجا اور اُن سے پوچھا گیا

کہ یہ تمہاری کون ہے آپ نے جواب دیا میری بہن ہے اس کے بعد آپ سارہؓ کے پاس تشریف لائے۔

۱۳۵۸۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ عورتوں نے جو کمر کا پٹکا باندھنا سیکھا ہے تو حضرت اسمٰعیلؑ کی والدہ سے کیونکہ سب سے پہلے انہوں نے ہی کمر کا پٹکا باندھا تھا ابراہیمؑ ان کو مع اپنے بیٹے کے لائے تھے حضرت ہاجرہؑ اس وقت ان کو دودھ پلاتی تھیں اور ان دونوں کو خانہ کعبہ کے پاس ایک بڑے درخت کے نیچے چاہ زمزم بر مسجد حرام کی جگہ چھوڑ دیا مکہ میں اس وقت سوائے ان دونوں کے کوئی نہ تھا اور پانی بھی نہ تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے ان دونوں کو وہاں چھوڑ دیا اور ایک چمڑہ کا توشہ دان جس میں کچھ کھجوریں تھیں اور ایک پانی کا مشکیزہ ان کے پاس چھوڑ دیا اور وہاں سے واپس ہوئے اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ آپ کے پیچھے روانہ ہوئیں۔ اور کہنے لگیں آپ ہم کو ایسے جنگل میں کہ جہاں نہ کوئی انسان ہے نہ کوئی اور شئے ہے چھوڑ کر کہاں جاتے ہیں کئی مرتبہ حضرت اسمٰعیلؑ کی والدہ نے یہ ہی کہا لیکن ابراہیمؑ نے ان کو کوئی جواب نہ دیا اور ان کی طرف متوجہ نہ ہوتے۔ اس وقت اسمٰعیلؑ کی والدہ نے ان سے کہا کیا یہ حکم آپ کو خدائے تعالیٰ نے دیا ہے، ابراہیمؑ نے کہا ہاں والدۂ اسمٰعیلؑ نے کہا تو اب خدائے تعالیٰ ہم کو تباہ نہیں کرے گا اور آپ لوٹ آئیں۔ ابراہیمؑ تشریف لے گئے اور جب مقام ثنیہ میں پہنچے اور حضرت اسمٰعیلؑ کی والدہ کی نظر سے غائب ہوگئے تو اس وقت آپ نے کعبہ کی طرف منہ کیا، اور ان کلمات سے دعا کی اور اپنے ہاتھ اٹھائے کہ اے پروردگار میں نے اپنی اولاد ایسے جنگل میں تیرے گھر میں بسائی ہے جہاں بالکل سبزی نہیں ہے اور اسمٰعیلؑ کی والدہ اسمٰعیل کو دودھ پلاتیں اور پانی جو ان کے پاس موجود تھا اس میں سے پی لیتیں یہاں تک کہ جب مشکیزہ کا پانی ختم ہوگیا تو آپ خود بھی پیاسی ہوتیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی، حضرت ہاجرہؑ نے دیکھا کہ حضرت اسمٰعیل شدت پیاس سے بہت پژمردہ ہوئے جاتے ہیں اور زمین پر مچل رہے ہیں تو (پانی کی تلاش میں) چلیں اور صفا پہاڑ کو بہ نسبت اور پہاڑوں کے نزدیک پایا اس وجہ سے اس پر کھڑی ہوگئیں اور جنگل کی طرف نظر کی کہ (شاید) کوئی آدمی نظر آجائے۔ لیکن کوئی نظر نہ آیا (مجبوراً) صفا سے نیچے اتریں اور میدان میں پہنچیں اپنے کرتے کو اٹھا کر بہت شدت کے ساتھ دوڑیں جیسے کوئی جفاکش آدمی دوڑتا ہے اور اس میدان کو طے کر لیا اور مروہ پہاڑی پر چڑھ گئیں اور اس پر کھڑے ہو کر دیکھا کہ کوئی نظر آجائے لیکن وہاں بھی کوئی نظر نہ آیا اسی طرح سات مرتبہ آئیں اور گئیں، ابن عباسؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا کہ اسی وجہ سے مسلمانوں کو صفا مروہ کے درمیان دوڑنے کا حکم ہوا ہے، پھر جب آپ مروہ سے اتر رہی تھیں کہ ایک آواز سنی، خود بخود کہنے لگیں خاموش اور کان لگا کر سننے لگیں پھر ایک آواز سنائی دی تو اس کے بعد کہنے لگیں تو نے آواز تو دی لیکن اگر تیرے پاس فریاد رسی کی کوئی صورت ممکن ہو تو میری فریاد رسی کر (یہ کہہ کر نظر اٹھا کر) دیکھا تو زمزم کی جگہ ایک فرشتہ دیکھا جس نے اپنی ایڑی سے زمین کھود دی یا اپنے پر سے فوراً پانی نکل کر بہنے لگا، حضرت ہاجرہ اس کی مینڈھیں اپنے ہاتھوں سے بنا کر ایک حوض کی شکل بنانے لگیں، حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے اپنے ہاتھوں سے بنا کر دکھایا اور فرمایا اس طرح بناتی تھیں کہ پانی بہہ نہ جاتے اور اپنا مشکیزہ اس سے بھرنا شروع کیا لیکن وہ جتنا بھرتی تھیں اتنا ہی پانی موجزن ہوتا تھا، حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کہ خدا اسمٰعیلؑ کی والدہ پر رحم فرمائے اگر وہ زمزم کو اسی طرح جاری رہنے دیتیں اور اس میں سے چلو کے ذریعے سے پانی نہ لیتیں تو زمزم ایک چشمہ ہوجاتا جو ہمیشہ جاری رہتا راوی کہتے

ہیں کہ پھر ہاجرہ نے پیا اور اپنے بچے اسمٰعیل کو دودھ بھی پلایا، اس کے بعد فرشتے نے کہا جان کا خوف نہ کرو، کیونکہ یہاں خدا کا ایک گھر ہے جس کو یہ لڑکا اور اس کا باپ تعمیر کریں گے اللہ اپنے اہل کو ہلاک نہیں کرتا ہے اس وقت خانہ کعبہ زمین سے کچھ اُٹھا ہوا تھا جب پانی کے نالے اُدھر بہہ کر آتے تو دائیں بائیں ہو کر پانی بہہ جاتا (ایک عرصہ تک) یہ ہی حال رہا کہ اتفاقاً اُدھر سے جرہم کے ایک قبیلہ کا گذر ہوا یا ساکنان جرہم میں سے کچھ لوگ مقام کدا سے آرہے تھے وہ مکہ کی نشیبی زمین میں ٹھہر گئے ان کو وہاں ایک پرند نظر آیا اور اُنھوں نے یہ پہچان لیا کہ یہ پرندہ ضرور پانی پر گھوم رہا ہے جو ہمارے قریب ہے حالانکہ اس زمانہ میں وہاں پانی نہ تھا ان لوگوں نے ایک قاصد ادھر کو روانہ کیا، قاصد آگے بڑھا اور حضرت اسمٰعیلؑ کی والدہ کو پانی کے پاس پاکر دریافت کیا کہ ہم کو اپنے پاس ٹھہرنے کی اجازت آپ دیتی ہیں آپ نے فرمایا کیا مضائقہ ہے لیکن پانی میں تمہارا کوئی حق نہیں یہ بولے کہ ہاں کوئی حق نہیں (راوی کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اس قبیلہ نے حضرت اسمٰعیلؑ کی والدہ کو الفت پسند پایا اس وجہ سے اُنھوں نے اپنے گھر والوں کو بلا کر بود و باش اختیار کرلی یہاں تک کہ جب ان لوگوں کے وہاں چند مکان ہو گئے اور لڑکا بھی جوان ہو گیا اور ان سے عربی زبان سیکھ لی اور ان لوگوں کے نزدیک اسمٰعیلؑ ایک پسندیدہ اخلاق کے آدمی ثابت ہوئے اور کامل طور پر جوان بھی ہو گئے تو ان لوگوں نے اپنے یہاں کی ایک لڑکی سے نکاح کر دیا، جب اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو ابراہیمؑ اپنی چھوڑی ہوئی چیزوں کو دیکھنے آئے لیکن اس وقت اسمٰعیل علیہ السلام نہیں تھے ابراہیم علیہ السلام نے ان کی بیوی سے پوچھا کہ اسمٰعیلؑ کہاں گئے اُنھوں نے جواب دیا کہ ہمارے اسباب معاش کی تلاش میں گئے ہیں پھر آپ نے ان کی زندگی اور حالات کے متعلق دریافت کیا تو بیوی نے کہا کہ ہم سخت مصیبت اور تکلیف میں ہیں اور آپ سے (طرح طرح) کی شکایتیں کیں یہ سُن کر آپ نے فرمایا کہ جب تمہارے شوہر آجائیں تو ان سے میرا سلام کہدینا اور یہ کہدینا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں، چنانچہ جب اسمٰعیل علیہ السلام آئے تو ان کو اپنے باپ کی بو آگئی اس لئے آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا اُنھوں نے کہا کہ ہاں ایک طرح کے بوڑھے آئے تھے اور اُنھوں نے آپ کے متعلق مجھ سے پوچھا میں نے ان کو آپ کی اطلاع کی پھر اُنھوں نے احوال زندگی کے متعلق سوال کیا۔ تو میں نے کہا کہ بڑی تنگی اور مصیبت میں گذر ہوتی ہے، حضرت اسمٰعیلؑ نے فرمایا کہ کیا تم کو کوئی وصیت بھی کر گئے ہیں اُنھوں نے کہا کہ ہاں یہ کہ میں ان کا سلام آپ سے کہدوں اور یہ کہ آپ اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل دیں حضرت اسمٰعیلؑ نے کہا کہ وہ میرے والد تھے اور اُنھوں نے حکم کیا ہے کہ میں تم کو طلاق دیدوں لہذا تم اپنے گھر والوں کے ہاں چلی جاؤ (یہ کہہ کر اس کو) طلاق دیدی پھر اسی قبیلہ کی دوسری عورت سے نکاح کر لیا پھر ابراہیم علیہ السلام یہاں سے واپس ہو کر جب تک خدا نے چاہا غائب رہے (اور کچھ مدت کے) بعد اسمٰعیل علیہ السلام کے یہاں تشریف لائے لیکن مکان پر پھر ان کو نہ پایا تو ان کی بیوی سے دریافت کیا اُنھوں نے کہا کہ ہمارے لئے سامان معاش کی تلاش میں گئے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہاری کیسی گذر ہوتی ہے اور ان کی معاش اور حالات کے متعلق سوالات کئے تو اُنھوں نے جواب میں کہا کہ ہم فراخدستی اور وسعت کے ساتھ بسر کرتے ہیں اور خدائے تعالیٰ کی حمد و ثنا کی تو ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا کہ تم کیا کھاتی ہو تو اُنھوں نے جواب دیا کہ گوشت پھر پوچھا کہ کیا چیز پیتے ہو اُنھوں نے کہا کہ پانی۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اے خدا ان لوگوں کے گوشت اور پانی میں برکت دے نبی صلعم فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کے لئے غلہ اناج وغیرہ میسر نہ تھا اگر ہوتا

ہوتا تو آپ اس میں برکت کی ضرور دعا فرماتے اور آپ نے فرمایا کہ مکہ کے علاوہ جو شخص ان پر مداومت کریگا اس کو یہ دو چیزیں موافق نہیں آئیں گی۔ ابراہیمؑ نے فرمایا کہ جب تمہارے شوہر آجائیں تو ان سے میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ کو باقی رکھنا جب اسمٰعیل علیہ السلام تشریف لائے تو فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی آیا تھا۔ بیوی نے کہا کہ ہاں ہمارے پاس ایک بوڑھے آدمی آئے تھے جن کی شکل خوبصورت تھی اور ان کی خوب تعریف کی۔ پھر انہوں نے مجھ سے آپ کو دریافت کیا۔ میں نے بتا دیا کہ فلاں کام کو گئے ہیں۔ پھر انہوں نے مجھ سے زندگی بسر ہونے کے متعلق سوال کیا تو میں نے ان سے عرض کیا کہ ہم بہتری کے ساتھ بسر کرتے ہیں۔ اسمٰعیل علیہ السلام نے دریافت کیا کہ انہوں نے تجھ کو وصیت بھی کی ہے۔ بی بی نے جواب دیا کہ ہاں انہوں نے تم کو سلام کہا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ قائم رکھنا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ میرے والد تھے اور تو چوکھٹ ہے۔ مجھے میرے باپ نے حکم دیا ہے کہ تجھ کو نکاح میں باقی رکھوں۔ پھر ابراہیمؑ جس قدر خدا نے چاہا غائب رہے اس کے بعد پھر تشریف لائے اس وقت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ایک درخت کے نیچے اپنا تیر درست کر رہے تھے اور زمزم کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ جب اپنے والد کو دیکھا تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور وہ کام کئے جو اولاد باپ کے ساتھ اور باپ اولاد کے ساتھ کرتا ہے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ اے اسمٰعیل اللہ تعالٰی نے مجھ کو ایک کام کا حکم دیا ہے۔ آپ نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ کو آپ کے پروردگار نے حکم دیا ہے وہ کیجئے۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میری اعانت کرو گے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ضرور اعانت کروں گا۔ فرمایا مجھے خدا تعالٰی نے یہ حکم دیا ہے کہ یہاں ایک مکان بناؤں اور ایک ٹیلہ کی طرف اشارہ کیا جو اپنے آس پاس کی چیزوں سے بڑا اونچا تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس وقت دونوں نے بیت اللہ زاد اللہ شرفاً کے ستون بلند کئے اسمٰعیلؑ تو پتھر لاتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب عمارت بلند ہو گئی تو پتھر لائے جسے مقام ابراہیم کہتے ہیں لائے اور اس کو اس جگہ رکھ دیا چنانچہ ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہو کر بناتے جاتے تھے۔ اور اسمٰعیل علیہ السلام ان کو پتھر دئے جاتے تھے اور دونوں کہتے جاتے تھے کہ اے پروردگار ہم سے قبول فرما تو سننے والا اور جاننے والا ہے (ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔)

۱۳۵۹۔ ابو ذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ زمین پر پہلے کون سی مسجد بنائی گئی ہے فرمایا مسجد حرام میں نے عرض کیا اس کے بعد۔ فرمایا بیت المقدس کی مسجد۔ میں نے عرض کیا دونوں میں کتنی مدت کا فرق ہو گا فرمایا چالیس سال کا اور جہاں تجھ کو نماز کا وقت ہو وہیں نماز پڑھ لے کیونکہ اس وقت فضیلت اسی میں ہے۔

۱۳۶۰۔ ابو حمید ساعدی رضؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ پر درود شریف کیسے پڑھیں۔ فرمایا اس طرح پڑھو۔ اللهم صل على محمد وازواجه وذريته كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وازواجه وذريته كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد

۱۳۶۱۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم کلمات ذیل حضرت حسنؓ اور حسین علیہما السلام پر پڑھ کر پھونکنے جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم اسمٰعیل اور اسحٰق علیہما السلام پر بھی یہی پڑھ کر پھونکتے تھے اعوذ بالله بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة۔

۱۳۶۲۔ ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ ہم اس قول کا مستحق تھا اذ قال

ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتیٰ اور خداتعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہوں نے رکن شدید کی طرف اپنا مقام بنایا تھا اور اگر میں یوسف علیہ السلام کی طرح قید خانہ میں جتنے زمانے تک وہ رہے رہتا تو بلانے والے کے بلانے پر ضرور چلا جاتا۔

۱۳۶۳ - سلمہ ابن اکوعؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم کا قبیلہ اسلم کی جانب گذر ہوا وہ لوگ تیر اندازی کر رہے تھے آپ نے فرمایا کہ اے بنی اسمٰعیل تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارے باپ (اسمٰعیل علیہ السلام) بھی تیر انداز تھے اور میں بھی ان میں ایک فریق کی جانب ہوا جاتا ہوں۔ یہ سن کر دوسرے قبیلہ نے اپنے ہاتھ روک دئے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کیوں تیر اندازی نہیں کرتے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کیسے تیر اندازی کریں حالانکہ آپ ان کے ساتھ ہیں فرمایا کہ تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

۱۳۶۴ - ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تبوک کے راستہ میں مقام حجر میں پہنچے تو آپ نے حکم دیا کہ نہ یہاں کے کنوؤں کا پانی پیا اور نہ برتنوں میں بھریں لوگوں نے عرض کیا کہ ہم تو اس سے آٹے گوندھ چکے ہیں اور برتنوں میں بھر چکے ہیں تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ اپنے برتنوں کا پانی گرا دو اور آٹے کو پھینک دو۔

۱۳۶۵ - ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کریم، کریم کا بیٹا کریم کا پوتا کریم کا پرپوتا۔ یوسف ابن یعقوب ابن اسحٰق ابن ابراہیم ہیں۔

۱۳۶۶ - ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ خضر علیہ السلام کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ وہ ایک مرتبہ ایک سفید زمین پر بیٹھے تو وہ ان کے بیٹھنے سے سرسبز ہو گئی۔

۱۳۶۷ - جابرؓ ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہم رسول اللہ کے ساتھ پیلو کے درخت کے پھل چن رہے تھے اور رسول اللہ صلعم یہ فرماتے جاتے تھے کہ سیاہ پھل تلاش کرو کیونکہ وہ اچھا ہوتا ہے لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ نے بکریاں چرائی ہیں۔ فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں کہ جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

۱۳۶۸ - ابی موسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مردوں میں سے تو بہت مرد کامل ہو چکے اور عورتوں میں سے سوائے انکے کوئی عورت کامل نہ ہوئی، آسیہ زوجۂ فرعون حضرت مریم بنت عمران اور عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید (شوربے میں چوری ہوئی روٹی کی) فضیلت اور کھانوں پر۔

۱۳۶۹ - ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اور انکے آبا کی طرف نسبت کرے

۱۳۷۰ - ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام پر زبور سہل کر دی گئی تھی آپ جس وقت اپنے گھوڑوں پر زین کسنے کا حکم کرتے تو زین کے کسے جانے سے پہلے زبور ختم کر لیا کرتے تھے اور اپنے ہاتھ کی مزدوری سے کھاتے تھے۔

۱۳۷۱ - ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میری اور دوسرے لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی آگ جلائے اور اس میں پروانے اور پھچھڑ اور جو پرندے آگ میں گرتے والے ہیں گرنے لگیں اور فرمایا کہ دو عورتیں تھیں جن کے دو بیٹے بھی ان کے ہمراہ تھے ایک بھیڑیا آیا اور ان دونو میں سے ایک کا لڑکا اٹھا کر لے گیا تو ایک نے دوسری ساتھی سے کہا کہ تیرا بیٹا لے گیا دوسری بولی کہ تیرا بیٹا لے گیا پھر دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس مقدمہ لے گئیں، داؤد علیہ السلام نے بڑی کے لئے فیصلہ کیا تو پھر دونوں سلیمان علیہ السلام کے پاس مقدمہ لے گئیں اور ان کو واقعہ کی خبر دی انہوں نے فرمایا کہ ایک چھری لاؤ بچے کو چیر کر دونوں کو دے دیتا ہوں۔ چھوٹی بولی خدا آپ پر رحم کرے ایسا نہ کیجئے یہ اسی کو دیدیجئے تب سلیمان علیہ السلام نے وہ لڑکا چھوٹی کو دلوا دیا۔

۱۳۷۲ - حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مریم بنت عمران اپنے زمانہ کی عورتوں میں بہتر ہیں اور حضرت خدیجہؓ اپنے زمانہ کی عورتوں میں

۱۳۷۳ - ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ قریش کی عورتیں ان تمام عورتوں سے بہتر ہیں۔

جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں کیونکہ یہ عورتیں سب عورتوں سے بچوں پر زیادہ شفقت کرتی ہیں۔

۱۳۷۴۔ عبادہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے یہ کہا کہ سوائے خدا کے کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں محمدؐ اس کے بندہ اور رسول ہیں اور عیسٰیؑ بھی اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور خدا کا وہ حکم ہیں جو حضرت مریمؑ کی جانب خدا نے بھیجا تھا اور جنت دوزخ حق ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ اس کو اس کے عملوں کے مطابق جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۳۷۵۔ ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا گود میں صرف تین شخصوں نے کلام کیا اول عیسٰیؑ نے دوسرے بنی اسرائیل میں سے ایک شخص تھا جس کا نام جریج تھا، وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی ماں نے اس کو آواز دی اس نے اپنے دل میں کہا کہ میں نماز پڑھوں یا والدہ کو جواب دوں (لیکن) اس نے والدہ کو جواب نہ دیا اس وجہ سے والدہ نے بد دعا کی کہ اے خدا اسکو اسوقت تک موت نہ آئے جب تک یہ زناکار عورتوں کے منہ نہ دیکھ لے چنانچہ جریج ایک بار اپنے عبادتخانہ میں تھا کہ ایک عورت اس کے سامنے آئی اور زنا کے متعلق بات کرنے لگی۔ جریج نے انکار کر دیا پھر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی اور اس سے زنا کرایا جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اس عورت نے تہمت لگانے کے لئے کہہ دیا کہ یہ لڑکا جریج کا ہے لوگ جریج کے پاس آئے اور اس کے عبادتخانہ کو توڑ ڈالا اور ذلیل و خوار کیا۔ نکالا اور گالیاں وغیرہ دیں۔ جریج نے وضو کر کے نماز پڑھی پھر لڑکے کے پاس آکر کہا کہ تیرا باپ کون ہے اس نے کہا کہ چرواہا۔ یہ سن کر لوگوں نے کہا کہ تیرا عبادتخانہ سونے کا بنا دیں اس نے کہا کہ مٹی ہی کا بنا دو تیسرے ایک عورت نے بنی اسرائیل کی اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی کہ اس کے پاس سے ایک سوار خوبصورت عمدہ کپڑے پہنے ہوئے گذرا اس عورت نے دعا کی کہ اے خدا میرے بیٹے لڑکے کو ایسا ہی خوبصورت اور مالدار کر دے لڑکے نے کہا کہ اے خدا مجھے اس کی طرح نہ کر پھر وہ عورت کے پستان میں منہ لگا کر دودھ پینے میں مشغول ہو گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ گویا میں رسول اللہ صلعم کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی انگشت مبارک چوس رہے ہیں۔ پھر اس عورت کے پاس سے ایک لونڈی کا گذر ہوا تو عورت نے کہا کہ اے خدا میرے لڑکے کو اس کی طرح نہ کیجیو لڑکے نے دودھ چھوڑ کر کہا کہ اے خدا اس کی طرح کر دینا تب اس عورت نے کہا یہ کیوں؟ لڑکے نے کہا کہ سوار ظالموں میں سے ایک ظالم ہے اور یہ لونڈی متہم ہے کیونکہ لوگ اس کو کہتے ہیں کہ تو نے زنا کیا ہے چوری کی ہے۔ حالانکہ اس بیچاری نے کچھ بھی نہیں کیا ہے

۱۳۷۶۔ ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے عیسٰیؑ اور موسیٰؑ اور ابراہیم علیہما السلام کو دیکھا عیسٰیؑ تو سرخ رنگ والے گھٹے ہوئے بدن اور چوڑے سینے کے آدمی تھے اور موسٰیؑ گندمی رنگ جسم اور قد آور جوان تھے گویا کہ (قبیلہ) زط کے رہنے والے لوگوں میں سے تھے۔

۱۳۷۷۔ ابن عمر رض کہتے ہیں کہ میں نے آج رات دیکھا کہ میں خانہ کعبہ کے نزدیک ہوں اور ایک شخص کو دیکھا جو ایسے گندمی رنگ کا تھا کہ گندمی رنگ والوں میں اس سے بہتر نہیں ہوتا ہے۔ اس کے بال کان کی لَو سے نیچے لٹکے ہوئے مونڈھوں کے مابین پڑے تھے اور بال گھونگر والے نہیں بلکہ سیدھے تھے۔ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور دو شخصوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے کعبہ کا طواف کر رہے تھے میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ مسیح ابن مریم ہیں پھر میں نے ان کے پیچھے ایک اور آدمی دیکھا جس کے بال بہت گھونگر والے تھے اور داہنی آنکھ سے کانا تھا اور ابن قطن کے بہت مشابہ تھا اور اپنے دونوں ہاتھ ایک آدمی کے شانوں پر رکھے ہوئے طواف کر رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے لوگوں نے کہا مسیح الدجال ہے۔

۱۳۷۸۔ ابن عمر رض دوسری روایت میں کہتے ہیں خدا کی قسم رسول اللہؐ نے حضرت عیسٰیؑ کے متعلق لفظ سرخ کا استعمال نہیں کیا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ جب میں طواف کر رہا تھا تو میں نے ایک شخص گندمی رنگ کا جس کے سر کے بال سیدھے

تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا دو آدمیوں پر سہارا دئے ہوئے تھا دیکھا میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے لوگوں نے جواب دیا کہ یہ ابن مریم ہیں میں مڑ کر دیکھنے لگا تو ایک اور شخص کو دیکھا جو سرخ تھا اور جسیم تھا بال گھونگر دالے تھے میں نے دریافت کیا یہ کون ہے لوگوں نے کہا کہ یہ دجال ہے اور وہ داہنی آنکھ سے کانا تھا اس کی آنکھ انگور کے مانند باہر نکلی ہوئی تھی اور ابن قطن سے زیادہ مشابہ تھا۔

۱۳۷۹۔ ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں ابن مریم سے بہت قریب ہوں اور تمام انبیا سوتیلے بھائی ہیں میرے اور ابن مریم کے درمیان میں کوئی نبی نہیں۔

۱۳۸۰۔ ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا میں بہ نسبت تمام لوگوں کے حضرت عیسٰیؑ سے قریب ہوں اور تمام انبیا سوتیلے بھائی ہیں کیونکہ ان کی مائیں مختلف اور دین سب کا ایک ہی ہے۔

۱۳۸۱۔ ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ ابن مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا پھر اس سے فرمایا کہ کیا تو نے چوری کی ہے اس نے کہا ہرگز نہیں آپ نے فرمایا کہ اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی خدا نہیں کہ میں خدا پر ایمان لایا ہوں اور اپنی آنکھ کو جھوٹا بناتا ہوں۔

۱۳۸۲۔ عمر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری تعریف میں مبالغہ مت کرو جس طرح کہ نصاریٰ نے ابن مریمؑ کی تعریف میں مبالغہ کیا کیونکہ میں اس کا بندہ ہوں یوں کہا کرو کہ خدا کے بندے اور اس کے رسولؐ۔

۱۳۸۳۔ ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جس وقت تم لوگوں میں حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ اتریں گے اور امام تمہارا تم ہی لوگوں میں سے ہوگا۔

۱۳۸۴۔ حذیفہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس وقت دجال خروج کریگا تو اس کے ساتھ آگ اور پانی ہوگا جس کو لوگ آگ خیال کریں گے وہ تو ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس کو لوگ سرد پانی خیال کریں گے وہ آگ ہوگی جو جلادیگی۔ لہذا تم میں سے جو شخص اس سے ملاقات کریگا تو آگ کو اختیار کرے کیونکہ وہ شیریں اور سرد پانی ہوگا۔

۱۳۸۵۔ حذیفہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک شخص جب مرنے کے قریب ہوا۔ اور اس کی زندگی کی آس نہ رہی تو اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو میرے لئے بہت سی لکڑیاں جمع کرنا اور پھر ان میں آگ لگا کر مجھ کو جلا دینا اور جب آگ میرا گوشت جلا کر ہڈیوں کو جلانا شروع کرے اور وہ بھی جل چکیں تو ان کو پیسنا پھر آندھی کے روز کے انتظار میں رہنا جب سخت آندھی چلے تو اس آٹے کو ہوا میں اڑا دینا۔ چنانچہ ان سب نے یہی کیا خدائے تعالیٰ نے اس کے تمام اجزا جمع کر کے فرمایا کہ تونے یہ کیوں کیا اس نے عرض کیا کہ تیرے خوف سے خدا تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

۱۳۸۶۔ ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے احوال کی درستی انبیا کرتے رہتے تھے جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کے قائم مقام دوسرا ہو جاتا ہے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ البتہ خلفا ضرور ہونگے اور کثرت سے ہوں گے، لوگوں نے عرض کیا۔ پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان کی تابعداری کرنا۔ اور ان کے حقوق ادا کرنا کیونکہ ان سے خدائے تعالیٰ رعیت کے معاملہ میں سوال کریگا۔

۱۳۸۷۔ ابوسعید رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا تم (اے میری امت) پہلے لوگوں کی ضرور پیروی کروگے حتیٰ کہ کوئی فرق نہ رہے گا۔ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں جائیں گے تو تم بھی ان کے پیچھے جاؤگے۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم کیا یہود اور نصاریٰ کی۔ آپ

۱۳۸۸۔ عبداللہ ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ میری طرف سے تبلیغ کرو۔ خواہ ایک ہی آیت کی ہو

اور بنی اسرائیل کے واقعات بیان کرو۔ کیونکہ اس میں کوئی نقصان نہیں اور جس نے میری طرف جھوٹی حدیث منسوب کی اس نے اپنا ٹھکانا دوزخ میں تیار کیا۔

۱۳۸۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ اپنی ڈاڑھیاں نہیں رنگتے۔ لہذا ان کی مخالفت کے لئے تم لوگ ان کی مخالفت کرو (یعنی مہندی کا خضاب لگاؤ)

۱۳۹۰۔ جندب رضی اللہ عنہ ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا پہلے زمانہ میں ایک شخص تھا جس کے ایک زخم تھا تو وہ بہت لوٹا پیٹا چلایا بالآخر چھری سے کر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا جس سے خون بند نہ ہوا، اور مر گیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندہ نے اپنی جان ہلاک کرنے میں مجھ سے سبقت کی میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

۱۳۹۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بنی اسرائیل کے زمانہ میں تین شخص تھے۔ اندھا، گنجا، جذامی اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوا کہ ان کو آزمادے چنانچہ ان کے پاس ایک فرشتہ آیا۔ پہلے جذامی کے پاس آیا اور کہا کہ تجھے کیا چیز پسند ہے۔ اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور خوب صورت بدن کیونکہ لوگ مجھ سے گھن کھاتے ہیں چنانچہ فرشتہ نے اس پر اپنا ہاتھ پھیر دیا وہ اچھا ہو گیا۔ اور اچھا رنگ اور عمدہ بدن اس کو دیدیا گیا، پھر فرشتہ نے کہا کہ کونسا مال تجھ کو پسند ہے اس نے کہا کہ اونٹ لہذا اس کو ایک حاملہ اونٹنی دیدی گئی۔ پھر فرشتہ نے کہا کہ تجھے اس میں برکت ہوگی۔ پھر گنجے کے پاس آیا اور کہا کہ تجھ کو کیا محبوب ہے۔ اس نے کہا اچھے بال اور گنج کا دور ہو جانا کیونکہ اس کی وجہ سے لوگ مجھ سے گھن کھاتے ہیں، فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ تو اس کا گنج جاتا رہا، اور اچھے بال بھی دیدئے گئے۔ پھر اس سے پوچھا کہ تجھ کو کونسا مال پسند ہے۔ اس نے کہا کہ گائے۔ فرشتہ نے ایک حاملہ گائے دیدی اور کہا کہ خدا تجھے اس میں برکت دے گا۔ پھر اندھے کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ تجھے کیا چیز پسند ہے، اس نے کہا کہ خدائے تعالیٰ مجھے میری بینائی واپس عنایت کر دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھوں راوی نے کہا کہ فرشتہ نے اس کے منہ پر ہاتھ پھیرا تو خدائے تعالیٰ نے اس کی بینائی واپس دیدی۔ پھر فرشتہ نے کہا کہ تجھ کو کون سا مال پسند ہے اس نے کہا کہ بکریاں تو اس کو حاملہ بکری دیدی (اس کے بعد) ان تینوں جانوروں کی نسل پیدا ہوئی تو پہلے کے پاس ایک اونٹوں کا جنگل بھر گیا اور دوسرے کا ایک گایوں کا جنگل اور تیسرے کا بکریوں کا۔ پھر وہ فرشتہ ایک عرصہ کے بعد اپنی پہلی صورت اور شکل میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک مرد مسکین ہوں کہ سفر میں میرے تمام وسائل منقطع ہو گئے۔ لہذا اب خدا ہی مجھ کو وطن پہنچا سکتا ہے۔ اور میں تجھ سے اس دن کا وسیلہ دیکر جس نے تجھ کو عمدہ رنگ اور خوب صورت بدن عنایت فرمایا اور مال بھی دیا یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو ایک اونٹ دیدے جس کے ذریعہ سے میں اپنا سفر طے کر کے مقصود کو پہنچ جاؤں اس نے کہا کہ بہت ہیں، تب فرشتہ نے کہا کہ شاید میں تجھ کو پہچانتا ہوں کیا تو پہلے کوڑھی نہ تھا کہ لوگ تجھ سے گھن کھاتے تھے اور کیا تو محتاج نہ تھا کہ خدائے تعالیٰ نے مال دیا اس نے کہا کہ نہیں یہ مال تو میری پشت ہا پشت سے یوں ہی چلا آیا ہے۔ فرشتہ نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدائے تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو پہلے تھا، پھر وہ فرشتہ اپنی پہلی صورت میں گنجے کے پاس آیا اور اس سے بھی وہی کہا جو پہلے سے کہا تھا۔ اس نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے نے دیا تھا فرشتہ نے کہا کہ خدائے تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا۔ پھر اندھے کے پاس اپنی پہلی شکل اور صورت میں نظر آیا۔ اور اس سے کہا کہ میں ایک مسکین آدمی مسافر ہوں۔ سفر میں تمام ذرائع منقطع ہو چکے ہیں۔ لہذا مقصود کو پہنچنا بذریعہ خدائے تعالیٰ کے ہے۔ اس کے بعد بذریعہ تیرے ہے۔ میں تجھ سے اس ذات کا واسطہ

دے کر جس نے تجھ کو تیری بینائی واپس کی ہے ایک بکری مانگتا ہوں جس کے وسیلہ سے میں اپنے سفر کرنے میں مقصود کو پہونچ جاؤں۔ اس نے جواب دیا کہ بے شک میں پہلے اندھا تھا اس نے میری بینائی واپس دیدی اور میں فقیر و محتاج تھا۔ خدا تعالےٰ نے مجھ کو مالدار بنایا لہذا تو جو چاہے لے جا میں تجھے کسی چیز سے نہ روکونگا۔ فرشتہ نے جواب دیا کہ اچھا مال رکھ لے خدائے تعالےٰ نے تم تینوں کی آزمائش کی تھی، تجھ سے خدائے تعالےٰ راضی ہوا اور تیرے ساتھیوں سے ناخوش۔

۱۳۹۲۔ ابی سعید رضؓ کہتے ہیں کہ نبی ؐنے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا۔ اس نے ننانوے آدمیوں کا خون کیا تھا۔ پھر مسئلہ دریافت کرنے کے لئے نکلا اور راہب کے پاس آیا پوچھا کہ میری توبہ قبول ہو جائے گی راہب نے کہا نہیں اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر ڈالا پھر (لوگوں سے مسئلہ دریافت کرنے لگا کسی نے اس سے کہا کہ فلاں گاؤں میں جاؤ (جب وہ اس گاؤں کی طرف چلا) تو راستہ میں موت آگئی تو نزع کے وقت بھی اس گاؤں کی طرف سرکا (لیکن اس کا دم نکل گیا) عذاب اور رحمت کے فرشتے آپس میں نزاع کرنے لگے تو خدائے تعالےٰ نے اس طرف کی زمین کو حکم دیا کہ قریب ہو جا وہ قریب ہوگئی اور اس طرف کی زمین کو حکم دیا کہ دور ہو جا وہ دور ہوگئی، اسی وقت فرمان الٰہی ہوا کہ اے فرشتو زمین کو ناپو چنانچہ ناپا گیا تو وہ عالم کے گاؤں کی طرف قریب نکلا اس وجہ سے خدا تعالےٰ نے اسے بخش دیا۔

۱۳۹۳۔ ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی ؐنے فرمایا کہ ایک شخص نے دوسرے سے زمین خریدی (جب خرید چکا) تو خریدار نے زمین میں ایک گڑھا پایا جس میں سونا بھرا ہوا تھا بائع سے کہنے لگا کہ بھائی اپنا سونا مجھ سے لے لے کیونکہ میں نے تجھ سے فقط زمین خریدی تھی سونا تجھ سے نہیں خریدا جس کی زمین تھی وہ کہنے لگا کہ میں نے زمین اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب تیرے ہاتھ بیچ ڈالا تب پس وہ دونوں ایک شخص کے پاس فیصلہ کے لئے گئے اس نے کہ تم دونوں کی اولاد بھی ہے تو اس میں ایک نے کہا کہ میرا لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میری لڑکی ہے اس نے حکم دیا کہ لڑکے اور لڑکی کی آپس میں شادی کر دو اور اس مال کو ان دونوں پر خرچ کر دو۔ اور (باقی کا) صدقہ کر دو۔

۱۳۹۴۔ حضرت اسامہ ابن زید رضؓ سے پوچھا گیا کہ تم نے رسول اللہ ؐسے کچھ طاعون کے متعلق بھی سنا ہے جواب دیا کہ رسول اللہ ؐنے فرمایا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا لہذا تم کو اگر معلوم ہو کہ کس جگہ ہے تو وہاں مت جاؤ اور اگر تمہاری جگہ شروع ہو تو وہاں سے بھاگو مت۔

۱۳۹۵۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ خدا کا عذاب ہے، خدائے تعالےٰ جس پر چاہتا ہے اس پر بھیجدیتا ہے لیکن اس کو خدا تعالےٰ نے مومنوں کے لئے رحمت فرمایا ہے۔ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اس کے شہر میں طاعون آئے اور وہ صبر و نیک نیتی سے وہاں بیٹھا رہے اور یہ یقین کرے کہ وہی چیز مجھ کو پہونچے گی جو مقدر ہو چکی ہے اور اسی حالت میں وہ مرجائے تو اس کو شہید کا ثواب ملتا ہے۔

۱۳۹۶۔ ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ گویا میں نبی کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ نبیوں میں سے کسی نبی کا قصہ فرما رہے ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں کہ ایک نبی کی قوم نے ان کو اتنا مارا کہ خون آلود کر دیا تو وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ اے خدا میری قوم کو ہدایت کر کیونکہ یہ لوگ جاہل ہیں۔

۱۳۹۷۔ ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی ؐنے فرمایا ایک شخص تہ بند فخر کے ساتھ زمین پر گھسیٹتا چلتا تھا تو اللہ تعالےٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنسا رہے گا

باب ۶۱
مناقب قریش

۱۳۹۸۔ ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ لوگ (معدن) کانوں کی طرح ہیں جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہ ہی زمانہ اسلام میں بہتر ہیں بشرطیکہ دین کی باتیں سمجھنے لگیں اور ان میں جو امارت اور خلافت سے زیادہ پرہیز کریگا اس کو تم سب سے بہتر پاؤگے اور سب سے شریر اس شخص کو پاؤگے جو منافق ہو جو ان کے پاس ایک منھ سے آتا ہو اور ان کے پاس دوسرے منھ سے جاتا ہو۔

۱۳۹۹۔ ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ لوگ (امارت اور خلافت میں) قریش کے تبع ہوں گے ان میں سے ایک مسلمان قریش کی پیروی کریگا اور جو کافر ہو گا وہ کافروں کی اور لوگ کانوں کی مثل ہیں جو شخص جاہلیت میں بہتر تھا وہی زمانۂ اسلام میں بھی بہتر ہے بشرطیکہ دین کی سمجھ حاصل کرلے اور بہتر آدمی اسی کو سمجھو جو خلافت کو گوارا نہ سمجھے اور مجبوراً پھنس جائے۔

۱۴۰۰۔ معاویہؓ کو اطلاع ملی کہ عبداللہ ابن عمرابن عاص یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ قحطان میں ایک بادشاہ ہوگا (یہ سن کر حضرت معاویہ) خفا ہوئے اور کھڑے ہو کر پہلے خدا تعالے کی حمد وثنا کی پھر فرمایا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ تم میں بعض لوگ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں بھی نہیں ہیں اور نہ رسول اللہؐ سے منقول ہیں لہٰذا یہی لوگ تم میں جاہل ہیں اپنے آپ کو ایسے لوگوں سے بچاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلعم سے آپ نے فرمایا تھا کہ خلافت قریش میں رہے گی ان سے جو کوئی دشمنی کریگا خدا تعالیٰ اس کو اوندھے منھ گرادیگا جس وقت تک قریش دین کو قائم رکھیں گے۔ مَااَقَامُوالدِّین الخ

۱۴۰۱۔ ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور غفار میرے دوست ہیں اور ان کا سوائے خدا اور اس کے رسولؐ کے کوئی دوست نہیں ہے۔

۱۴۰۲۔ ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ خلافت کا کام جب تک قریش میں سے دو بھی[1] دیندار باقی رہیں گے ان ہی میں رہے گا۔

۱۴۰۳۔ جبیر ابن مطعم رضہ کہتے ہیں کہ میں اور عثمان ابن عفانؓ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حضورؐ نے قبیلہ مطلب کو مال دیا اور ہم کو چھوڑ دیا۔ حالانکہ ہم لوگ اور وہ آپ کے نزدیک ایک ہی مرتبہ میں ہیں فرمایا بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی مرتبہ میں ہیں۔

۱۴۰۴۔ ابوذر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف نسبت کی حالانکہ اس کو معلوم ہے تو وہ شخص کافر ہے اور جو شخص اپنے آپ کو ایسی قوم کا بتلائے، کہ جس میں اس کا نسب نہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنا مقام دوزخ میں تیار کرے۔

۱۴۰۵۔ واثلہ ابن اسقع رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کو باپ بنائے۔ یا جھوٹا خواب بیان کرے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اس بات کی نسبت کرے جو آپ نے نہ فرمائی ہو

۱۴۰۶۔ ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا قبیلۂ غفار کی خدا مغفرت کرے اور قبیلۂ اسلم کو خدا صحیح سالم رکھے اور قبیلہ عصیہ نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

---

[1] علامہ سیوطی نے لکھا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک دین کو قائم رکھنے والے دو آدمی بھی باقی رہیں گے خلافت ان ہی میں رہے گی جیسا کہ دوسری حدیث کے یہ الفاظ مااقاموالدین ظاہر کر رہے ہیں ۱۲۔

۱۴۰۷۔ ابو بکرہ رضؓ کہتے ہیں کہ اقرع ابن حابس نے رسول اللہ صلعم سے یہ الفاظ کہے حاجیوں کے مال چرانے والے قبیلہ اسلم اور غفار اور مزینہ (حضرت ابو بکرہ رضؓ کہتے ہیں) کہ میرا گمان یہ ہے کہ شاید قبیلہ جہینہ کو بھی کہا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ بتاؤ کہ اگر قبیلہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ قبیلہ بنی تمیم اور بنی عامر اور قبیلہ اسد اور قبیلہ غطفان سے بہتر ہو جائیں تو قبیلۂ بنی تمیم وغیرہم خائب اور خاسر ہوں گے۔ اقرع نے عرض کیا ضرور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے پہلے قبائل دوسروں سے بہت بہتر ہیں۔

۱۴۰۸۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم اور غفار اور مزینہ یہ سب اللہ کے نزدیک بہتر ہیں۔ یا فرمایا قیامت کے دن بہتر ہوں گے قبیلہ اسد اور تمیم ہوازن اور غطفان سے۔

۱۴۰۹۔ ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ قحطان سے ایک شخص نکلے گا اور لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔ (یعنی جابرانہ حکومت کریگا۔)

۱۴۱۰۔ جابر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم جہاد کے لئے چلے اور آپ کے ساتھ کچھ مہاجر لوگ ادھر بھی تھے بلکہ مہاجر زیادہ ہو گئے تھے۔ مہاجرین میں ایک آدمی ظریف الطبع تھا۔ اس نے ایک انصاری کو مذاق سے ایک تھپڑ مار دیا بس انصاری بہت سخت برہم ہوا یہاں تک کہ دونوں نے اپنے اپنے مددگاروں کو لڑائی کے لئے بلا بھیجا اور انصاری نے کہا انصار دوڑیو اور مہاجر نے کہا کہ مہاجر دوڑو اور فریادرسی کرو پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا یہ کیا حالت ہے زمانۂ جاہلیت کی طرح پکار مچا رکھی ہے حضور کو مہاجرین اور انصار نے خبر دی گئی۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس چیخ و پکار کو چھوڑ دو۔ بڑی بات ہے اس وقت عبداللہ بن ابی سلول (منافق) نے کہا کیا ہم پر چڑھائی کے لئے بلاتے ہیں اچھا جب مدینہ پہنچیں گے تو وہاں کے عزت والے آدمی ذلت والوں کو خارج کر دیں گے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اس خبیث عبداللہ کو قتل نہ کر دوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ کہیں گے کہ محمد (صلعم) اپنے صحابہ کو قتل کرتے ہیں۔

۱۴۱۱۔ ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قبیلہ خزاعہ کا باپ عمر ابن لحی (ابن قمعہ ابن خندف ہے رہا ہے۔ اور

۱۴۱۲۔ ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی نے فرمایا میں نے عمرو ابن خزاعی کو دیکھا کہ دوزخ میں وہ اپنی آنتیں گھسیٹ رہا ہے اور ان لوگوں میں پہلا شخص بھی کہ جس نے سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی ہے۔

۱۴۱۳۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ابو ذر کہتے تھے مجھ کو یہ خبر لگی کہ مکہ میں ایک شخص نے ظاہر ہو کر نبوت کا دعوے کیا ہے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس شخص کے پاس جا کر اس سے بات چیت کر کے مجھے آکر اطلاع دو۔ وہ گیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس نے ملاقات کی اور لوٹ کر واپس آیا۔ میں نے پوچھا (کہو) کیا خبر لائے کہنے لگا خدا کی قسم مجھے ایسا آدمی معلوم ہوا کہ نیک باتوں کا حکم کرتا ہے اور بری باتوں سے ممانعت کرتا ہے۔ میں نے کہا کہ تو نے حالات اور واقعات کی طرف میری تشفی نہیں کی (یہ کہہ کر) میں نے ایک توشہ دان اور ایک لاٹھی لی اور میں مدینہ آپہونچا۔ میں آپ کو پہچانتا تو تھا ہی نہیں لیکن یہ بھی مناسب نہ جانتا تھا کہ آپ کو کسی سے دریافت کروں۔ اس وجہ سے میں زمزم کا پانی پیتا۔ اور مسجد میں رہتا ایک مرتبہ میرے پاس حضرت علیؓ کا گذر ہوا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ شاید تم مسافر ہو۔ میں نے کہا کہ ہاں انہوں نے کہا کہ مکان کو چلو میں ان کے ہمراہ چل دیا۔ لیکن انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہ دریافت کی نہ میں نے ان کو بتلائی۔ جب صبح ہوئی تو میں مسجد میں گیا تاکہ آپ کو کسی سے پوچھوں وہاں کوئی ایسا نہ نکلا کہ مجھ کو

آپ کی خبر و تیار ا تنے میں ا پھر حضرت علیؓ کا گذر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم کو کوئی قیام کی جگہ ابھی نہیں ملی میں نے کہا کہ نہیں انہوں نے کہا پھر تو میرے ہمراہ چلو۔ ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ اس وقت علیؓ نے دریافت کیا کہ تمہارا کیا کام ہے اور کون سی ضرورت تم کو اس شہر میں لائی ہے میں نے کہا کہ اگر آپ میری بات کو پوشیدہ رکھیں تو میں بتلاؤں۔ حضرت علیؓ نے چھپانے کا وعدہ کیا ہے تب میں نے ان سے بیان کیا کہ مجھ کو یہ خبر ملی ہوئی ہے کہ اس جگہ ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں میں نے اپنے بھائی کو روانہ کیا تھا کہ وہ ان سے بات چیت کریں لیکن اس نے واپس ہو کر مجھ کو تسلی بخش خبر یں نہ پہنچائیں، اس پر میں نے خود ان سے ملاقات کا ارادہ کیا (یہ سن کر حضرت علیؓ بولے) کہ تم راہ پر تھے کو ہدایت ہوئی ہے اور میری ذات کا میلان بھی ادھر ہی ہے۔ لہٰذا میرے پیچھے چلے آؤ۔ اگر میں کسی ایسے شخص کو دیکھوں کا جس کی جانب سے تم پر کوئی خوف کی بات ہو گی تو میں دیوار کے قریب ہو کر اس طریقہ پر کھڑا ہو جاؤں گا کہ گویا اپنی جوتی جھاڑ رہا ہوں اور تم نکلے ہوئے چلے جانا چنانچہ وہ چلے اور میں بھی چلا۔ یہاں تک کہ وہ اندر داخل ہوئے میں بھی ان کے پیچھے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ کو مسلمان کر لیجئے۔ حضور نے مجھ پر اسلام پیش کیا اور میں مسلمان ہو گیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھنا اور اپنے شہر لوٹ جاؤ جب تم کو ہمارے غلبہ کی معلوم ہو تو آ جانا میں نے عرض کیا کہ مجھ کو اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں ڈنکے کی چوٹ پر اس واقعہ کی خبر ان لوگوں کو دونگا اس کے بعد میں مسجد کی طرف گیا۔ وہاں قریش موجود تھے۔ میں نے کہنا شروع کیا۔ اے گروہ قریش میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں انہوں نے کہا کہ اس بے دین کی خبر لو۔ وہ اٹھے اور مجھے خوب پیٹا تاکہ مر جاؤں اتنے میں حضرت عباسؓ مجھ پر گر پڑے۔ اور کہنے لگے کہ ارے کم بختو! تم غفار کے ایک شخص کو مارے ڈالتے ہو۔ حالانکہ قبیلۂ غفار تمہاری تجارت گاہ اور گذرگاہ ہے۔ تب وہ لوگ میرے پاس سے ہٹے، پھر جب میں دوسرے روز صبح کو اٹھا تو واپس آکر پھر وہی بات کہی جو گذشتہ روز کہی تھی۔ انہوں نے بھی پھر یہی کہا کہ بے دین کی خبر لو چنانچہ پہلے روز کا سا معاملہ میرے ساتھ کیا گیا اور حضرت عباسؓ میرے اوپر جھک پڑے۔ اور انہوں نے ویسی ہی گفتگو کی جیسی کل کی تھی۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ یہی ابوذر کے اسلام کی ابتدا تھی۔

۱۴۱۴۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین تو حضرت اپنے کنبہ کو علیحدہ علیحدہ قبیلہ وار بلانے لگے اور قریش کے بطون کو یوں پکارنے لگے کہ اے بنی فہر اے بنی عدی اے فلاں اے فلاں

۱۴۱۵۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضرت حسانؓ (ابن ثابت) نے رسول اللہؐ سے مشرکین کے ہجو کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا کہ میرے نسب کے بارے میں کیا کروگے (کیونکہ میرا اور ان کا نسب ایک ہی ہے) حضرت حسانؓ نے عرض کیا کہ میں آپ کو ان میں سے ایسے نکال لوں گا جس طرح بال (بغیر ٹوٹے ہوئے) آٹے میں سے نکل آتا ہے۔

۱۴۱۶۔ جبیر ابن مطعم رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں محمد اور احمد اور میں ماحی ہوں خدا میرے ذریعے سے کفر کو مٹاتا ہے۔ اور میں حاشر ہوں (لوگ قیامت کے دن میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے) اور میں عاقب ہوں (سب کے بعد آنے والا)

۱۴۱۷۔ ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم کو اس سے تعجب نہیں ہوتا کہ قریش کا لعن اور طعن سب و شتم اللہ تعالیٰ مجھ سے کس طرح دور فرماتا ہے وہ مذمم کے نام سے گالی دیتے ہیں۔ اور مذمم کے بجائے میرا نام محمدؐ ہے۔

۱۴۱۸۔ جابر ابن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میری اور باقی نبیوں کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے

ایک مکان بنا کر اس کو مکمل اور مزین کر دیا صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی، لوگ اس میں داخل ہوتے ہیں اور اس کو ہر طرح سے پسند کرتے ہیں مگر (اس جگہ کو دیکھ کر) کہتے ہیں کہ اگر یہ جگہ خالی نہ رہتی (تو کیا تھا) اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں وہ اینٹ ہوں۔ میں خاتم النبیین ہوں۔

۱۴۱۹۔ عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی ہے۔

۱۴۲۰۔ سائب ابن یزید رضہ کہتے ہیں کہ مجھ کو اپنی قوت باصرہ اور سامعہ میں رسول اللہ کی دعا سے نفع حاصل ہوتا رہا میری خالہ مجھ کو آپ کی خدمت میں لے گئیں تھیں اور عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ میرا بھانجہ بیمار رہا کرتا ہے اس کے لئے دعا فرمایئے آپ نے میرے لئے دعا فرمائی چنانچہ چورانوے سال کی عمر میں بھی یہ کشیدہ قامت اور قوی تھے۔

۱۴۲۱۔ عقبہ ابن حارث کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر عصر کی نماز ادا کرکے باہر تشریف لے چلے اور حسنؓ کو بچوں میں کھیلتا دیکھا۔ آپ نے اپنی گردن پر بٹھالیا اور فرمایا کہ اپنے باپ کی قسم حسنؓ رسول اللہ کے مشابہ ہے نہ اپنے باپ کے اور حضرت علیؓ ہنس رہے تھے۔

۱۴۲۲۔ ابو جحیفہ رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا تھا اور حضرت حسن آپ کے مشابہ تھے۔ ابو جحیفہ سے جب حلیہ دریافت کیا گیا تو فرمایا ان کا رنگ سفید تھا اور سر کے بال رخساروں کے ساتھ ملے ہوئے تھے اور نبیؐ نے ہمارے لئے تیرہ اونٹوں کو حکم دیا تھا لیکن وہ ہمارے قبضہ میں آئی بھی نہ تھیں کہ حضور فوت ہو گئے۔

۱۴۲۳۔ عبداللہ ابن بسُر کہتے ہیں کہ حضورؐ کے ذقن مبارک اور زیریں لب میں (فقط) چند بال سفید تھے۔

۱۴۲۴۔ انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ نبیؐ میانہ قد تھے نہ بہت لانبے نہ بہت پستہ قد آپ کا رنگ بہت چمکدار تھا نہ بالکل سفید اور نہ گندمی بال آپ کے زیادہ گھونگروالے تھے نہ بالکل سیدھے، وحی کا نزول ۴۰ سال کی عمر میں ہوا تھا اور مکہ شریف میں (نبوت کے بعد) آپ نے دس سال قیام فرمایا، آپ پر وحی نازل ہوتی رہی (اس کے بعد) دس سال مدینہ طیبہ میں قیام کیا۔ اور جس وقت آپ نے وفات پائی ہے تو آپ کے سر مبارک اور ریش مبارک میں بیس بال سفید نہ تھے۔

۱۴۲۵۔ انس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نہ بہت لانبے تھے اور نہ بہت پستہ قد تھے۔ نہ خالص سفید نہ بالکل گندمی بال آپ کے نہ بہت پیچدار نہ بالکل سیدھے۔ خدائے تعالے نے آپ کو ۴۰ سال کی عمر میں مبعوث فرمایا۔ باقی حدیث (پہلی طرح بیان کی)

۱۴۲۶۔ براء رضہ کہتے ہیں کہ چہرے کے اعتبار سے آپ سب لوگوں میں خوب صورت تھے اور توازن جسمانی کے اعتبار سے نہایت تناسب الاعضا تھے نہ بہت لانبے نہ بہت پستہ قد۔

۱۴۲۷۔ انسؓ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہؐ نے خضاب (بھی) لگایا تھا۔ فرمایا نہیں بلکہ کچھ سفید بال آپ کی کنپٹیوں میں تھے۔

۱۴۲۸۔ براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم میانہ قد کے تھے اور آپ کے دونوں مونڈھوں میں بہت بعد تھا یعنی سینہ کشادہ تھا آپ کے سر کے بال کانوں کی لو تک تھے۔ میں نے آپ کو سرخ پوشاک (پہنے ہوئے) دیکھا میں نے آپ سے زیادہ کوئی چیز خوب صورت نہیں دیکھی۔

۱۴۲۹۔ حضرت براء رضہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ کا چہرہ تلوار کی طرح چمکدار تھا فرمایا نہیں بلکہ چاند کی مانند۔

۱۴۳۰۔ ابو جحیفہ رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو بطحا میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اس وقت

آپکے سامنے ایک چوبدستی گڑی ہوئی تھی۔ یہ حدیث گذر گئی اور اسی روایت میں یہ بھی ہے کہ لوگ آپ کے دست مبارک پکڑ کر اپنے چہروں پر پھیرا کرتے تھے میں نے بھی آپ کا دست مبارک لے کر اپنے چہرے پر پھیرا تو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار پایا۔

۱۴۳۱۔ ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ زمانہ یکے بعد دیگرے گذرتا رہا اور ان سب زمانوں سے میں بہتر زمانہ میں آیا ہوں اور وہ یہ زمانہ ہے۔

۱۴۳۲۔ ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ؐ اپنے بال لٹکائے رکھتے تھے اور مانگ نہیں نکالتے تھے۔ اور مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالا کرتے تھے۔ اور رسول اللہ ؐ اہل کتاب کی موافقت ان امور میں (جن کے متعلق کوئی حکم نازل نہیں ہوتا) زیادہ پسند فرماتے پھر رسول اللہ ؐ نے اپنے سر کی مانگ نکالنا شروع کر دی تھی۔

۱۴۳۳۔ عبداللہ بن عمر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ؐ نہ فحش گو تھے نہ بے تکلف بنتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے بہتر وہی شخص ہے۔ جو اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو۔

۱۴۳۴۔ عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ؐ کو جب دو باتوں میں اختیار دیا جاتا تو آپ آسان بات کو لیتے بشرطیکہ وہ گناہ کا سبب نہ ہوتی اور اگر گناہ کا سبب ہوتی تو اس سے بہت زیادہ دور رہتے تھے حضور ؐ نے کبھی اپنی ذات کے لئے بدلہ نہ لیا۔ مگر اس صورت میں کہ جب خدا کی کسی قابل احترام چیز کی توہین ہوتی ہو تو خدا کی رضا کے لئے اس کا بدلہ لیتے تھے۔

۱۴۳۵۔ انس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ؐ کی ہتھیلی سے زیادہ ریشم میں نے نرمی نہیں دیکھی تھی کہ دیباج میں بھی وہ نرمی نہ پائی اور نہ کوئی خوشبو آپ کے (پسینہ) کی خوشبو سے اچھی سونگھی۔

۱۴۳۶۔ ابو سعید خدری رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم پردہ نشین دوشیزہ سے زیادہ حیادار تھے۔

۱۴۳۷۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی بات یا اور کوئی چیز آپ کو ناگوار خاطر ہوتی تو ناگواری آپکے چہرے سے فوراً ظاہر ہو جاتی۔

۱۴۳۸۔ ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ نبی ؐ نے کسی کھانے کو برا نہ فرمایا اگر آپ کو اچھا معلوم ہوا تو نوش فرمالیا ورنہ چھوڑ دیا۔

۱۴۳۹۔ عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ؐ اس طرح بات کیا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص بات کرنے کے وقت آپکی باتیں گننا چاہتا تو گن لیتا۔

۱۴۴۰۔ عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کی طرح جلدی کلام نہیں کرتے تھے۔

۱۴۴۱۔ انس رضہ کہتے ہیں اور اس رات کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلعم کو کعبہ کی مسجد سے رات میں سیر کرائی گئی تھی کہ آپ کے پاس قبل نزول وحی تین شخص حاضر ہوئے اس وقت آپ مسجد حرام میں سوتے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ انبیاء میں یہ کس درجہ کا نبی ہے تو ان میں سے درمیانی فرشتہ بولا کہ سب سے بہتر ہے آخری الافرشتہ بولا کہ سب نبیوں سے بہتر ہیں تو ان کو لے چلو۔ فقط اتنی ہی بات ہوئی پھر آپ نے ان کو دیکھا جب دوسری رات ہوئی تو آپکی آنکھیں تو سوئی ہوئی تھیں اور آپ کا دل جاگتا تھا اور سب انبیاء کی حالت ایسی ہوتی تھی کہ جبرئیل علیہ السلام آکر آپ کو آسمان پر لے گئے۔

۱۴۴۲۔ انس رضہ کہتے ہیں کہ جس وقت نبی صلعم مکان زوراء میں تھے تو آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا اور فوراً آپ کی مبارک انگلیوں سے پانی نکلنا شروع ہوا اور سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت انس رضہ سے پوچھا گیا کہ اس وقت تم کتنے آدمی تھے۔ آپ نے کہا کہ تین سو یا قریب تین سو کے

۱۴۴۳۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے معجزات کو موجب برکت سمجھا کرتے تھے حالانکہ تم کو خوب معلوم ہے کہ وہ کفار کے ڈرانے کیلئے ہوا کرتے تھے ایک مرتبہ ہم کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ پانی کا توڑا پڑ گیا آپ نے فرمایا کہ بچا کھچا پانی تلاش کر دو لوگ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں ڈال دیا اور فرمایا کہ برکت والے طہور کی طرف آؤ اور برکت دینے والا خدا ہی ہے میں نے دیکھا کہ انگشتان مبارک کے درمیان سے پانی پھوٹ رہا تھا اور بسا اوقات ہم کو کھانے میں تسبیح کی آواز آتی تھی۔

۱۴۴۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت قائم ہو گی جس وقت تمہارا ایسے لوگوں سے مقابلہ ہو جائے گا جو بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے اور یہاں تک کہ تم ترکوں سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ چہرے سرخ ہوں گے، ناکیں چپٹی ہوں گی اور اس روایت کے اخیر میں ہے کہ تم لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ میرا صرف ایک مرتبہ کا دیدار تم میں ہر ایک کو اپنے اہل و مال سے بھی زیادہ محبوب ہو گا۔

۱۴۴۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اسوقت آئے گی جب تم عجم کے شہروں میں سے خوز اور کرمان پر حملہ آور ہو گے وہاں کے باشندوں کے چہرے سرخ ہوں گے اور ناکیں اٹھی ہوئی ہوں گی اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی چہرے ایسے گول ہوں گے جیسے تہ بتہ تیار شدہ ڈھال اور ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

۱۴۴۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ قریش کا قبیلہ لوگوں کو ہلاک کر دیگا لوگوں نے عرض کیا کہ پھر ہمارے لئے اس وقت کیا حکم ہے فرمایا کاش لوگ اس وقت ان سے جدائی اختیار کر لیتے تو بہتر تھا۔

۱۴۴۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول پاک ﷺ فرماتے تھے کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھ پر ہو گی۔

۱۴۴۸۔ حذیفہ ابن یمان کہتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے اچھائی کے متعلق سوال کرتے تھے تاکہ اس کو حاصل کریں، اور میں آپ سے شر کے متعلق دریافت کرتا تھا تاکہ اس سے بچا رہوں چنانچہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ جاہلیت شرارت میں تھے تو اللہ تعالے ہمارے لئے (اسلام کی) بہتری لایا اسکے بعد کوئی اور شر بھی آنے والی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں پھر میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد کیا اور کوئی بہتری بھی ہو گی آپ نے فرمایا کہ ہاں ہو گی لیکن اس میں کچھ کدورت ہو گی میں نے عرض کیا وہ کیا ہو گی فرمایا ایک قوم ہو گی جو میرے طریقے کے خلاف ہدایت کریگی تم کو ان کے بعض افعال اچھے معلوم ہوں گے اور بعض برے پھر میں نے عرض کیا کہ کیا اس خیر کے بعد کوئی اور شر بھی ہو گی فرمایا ہاں چند لوگ جہنم کی طرف بلائیں گے جو ان کی بات مان لے گا اس کو جہنم میں گرا دیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ میرے سامنے ان لوگوں کو بیان فرمائیے کہ (وہ کون ہوں گے) فرمایا کہ ہماری ہی طرح ہونگے اور ہماری ہی طرح گفتگو کریں گے میں نے عرض کیا کہ اے رسول خدا پھر آپ مجھے اسوقت کے لئے کیا حکم کرتے ہیں فرمایا مسلمانوں کی جماعت کو مضبوط پکڑے رہنا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر ان کی کوئی جماعت اور امام نہ ہو تو اسوقت تمام فرقوں سے علیحدگی اختیار کر لینا، اگرچہ اس سے تیرے نوبت درخت کاٹنے کی پہنچ جائے اور اسی حالت میں تجھ کو موت آ جائے۔

۱۴۴۹۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں تم سے کوئی حدیث رسول اللہ ﷺ کی بیان کرتا ہوں تو آپ پر جھوٹ بولنے سے مجھ کو یہ زیادہ محبوب معلوم ہوتا ہے کہ میں آسمان سے گر جاؤں اور جب میں آپس میں اپنی یا تمہاری کوئی بات کروں تو کوئی نقصان نہیں کیونکہ لڑائی چال سے ہوتی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اخیر زمانہ میں ایک قوم نوعمر بیوقوف آئے گی کہ زبان سے حدیثیں کہیں گے لیکن اسلام سے ایسے خارج ہونگے جیسے تیر کمان سے نکل جائے، ان کا ایمان ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا ایسے

رگوں سے جہاں ملاقات ہو ان کے عمل کرنے میں ثواب ملے گا۔

۱۴۵۰۔ خباب ابن ارت کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہؐ سے کفار کی ایذائے متعلق شکایت کی اسوقت آپ اپنی چادر بچھائے کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے ہم نے عرض کیا کہ حضورؐ ہماری امداد نہیں کرتے اور ہمارے لئے خدا سے دعا نہیں فرماتے فرمایا کہ تم لوگوں سے پہلے بعض اشخاص کے لئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا تھا اور ان کو ڈال کر سر پر آرا چلایا جاتا تھا اور بیچ میں سے دو ٹکڑے کر دئے جاتے تھے لیکن یہ بات ان کو دین سے نہ ہٹا سکتی تھی، پھر ان کے گوشت میں لوہے کی کنگھی کی جاتی اور سب کچھ چیر دیا جاتا تھا خواہ گوشت ہو یا پٹھا لیکن یہ ان کو دین سے نہ ہٹا سکتی تھی خدا کی قسم یہ دین ضرور کامل ہوگا۔ اس حد تک کہ اگر سوار صنعاؔ[1] سے حضر موت کو جائے گا تو اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا اور نہ کوئی شخص اپنی بکریوں پر بھیڑئے کا خوف کریگا مگر تم جلدی کرتے ہو۔

۱۴۵۱۔ حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے پاس سے ثابت ابن قیس چند دن و غیرحاضر رہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں خبر لاتا ہوں چنانچہ وہ آدمی حضرت ثابت کے پاس آیا دیکھا کہ گھر میں سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں دریافت کیا ثابت کیا حال ہے بولے ایک برائی ہو گئی وہ یہ کہ ثابت اپنی آواز رسول اللہؐ کی آواز سے بلند کر رہا تھا اس وجہ سے اس کے سب اعمال اکارت ہو گئے اور دوزخی ہو گیا اس شخص نے رسول اللہ سے یہ ماجرا بیان کیا کہ وہ ایسا کہتے ہیں پھر یہ شخص دوبارہ ایک بڑی خوشخبری لے کر ان کے پاس گیا وہ یہ کہ حضورؐ نے فرمایا تو ثابتؓ کے پاس جا اور اس سے کہہ دے کہ تو دوزخی نہیں ہے بلکہ جنتی ہے۔

۱۴۵۲۔ براء ابن عازب رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص سورۂ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے گھر میں گھوڑا بندھا ہوا تھا وہ بدکنے لگا انہوں نے سلام پھیر کر دیکھا تو ان کے سر پر ایک ابر سایہ کئے ہوئے ہے انہوں نے اس کا نبی سے ذکر کیا۔ فرمایا اے شخص پڑھتا ہی رہا کر کیونکہ یہ ایک سکون ہوتا ہے جو قرآن کی برکت سے نازل ہوا کرتا ہے۔

۱۴۵۳۔ ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ نبی ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے اور حضورؐ کی یہ عادت تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرمایا کرتے کوئی حرج نہیں انشاء اللہ تو اس مرض سے نجات پائیگا۔ اسی عادت کے مطابق اس سے بھی فرمایا کہ کچھ حرج نہیں۔ یہ بیماری انشاء اللہ گناہوں سے پاک کر دیگی اس نے کہا کہ آپ کہتے ہیں یہ ایک بیماری ہے گناہوں سے پاک کر دیگی ہرگز نہیں یہ تو ایک سخت بخار ہے جو ایک بوڑھے پر چڑھا ہوا ہے اور اس کو قبر میں لے جائیگا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر یوں ہی سہی۔

۱۴۵۴۔ انس رضہ کہتے ہیں کہ ایک نصرانی مسلمان ہو گیا تھا اور سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھ چکا تھا اور پھر حضورؐ کا کاتب وحی علیہ السلام ہو گیا تھا، اس کے بعد وہ پھر نصرانی ہو گیا اور کہنے لگا کہ رسول اللہؐ تو وہی جانتے ہیں جو میں نے ان کے لئے لکھ دیا ہے۔ اتفاقاً اس کا انتقال ہو گیا لوگوں نے اس کو دفن کر دیا جب صبح ہوئی تو لوگوں نے اس کو باہر نکال پھینکا کفار نے کہا کہ یہ محمدؐ اور ان کے اصحاب کا کام ہے جب وہ ان کے دین کو چھوڑ آیا تو انہوں نے یہ کام کیا کہ اس کو قبر سے نکال ڈالا۔ انہوں نے پھر کھود کر اس کو پہلے سے زیادہ گہری قبر میں دفن کر دیا۔ صبح ہوئی تو دیکھا کہ زمین نے اس کو باہر نکال ڈالا ہے انہوں نے بہتان لگایا کہ یہ محمدؐ اور ان کے اصحاب کا کام ہے کہ جب ان کے دین کو چھوڑ آیا اور ہمارا آدمی ہو گیا تو اس کو قبر سے نکال ڈالا لہٰذا انہوں نے پہلے سے بھی زیادہ گہری قبر کھودی جس قدر ہو سکا جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ اب بھی زمین نے باہر نکال ڈالا ہے تو یقین کر لیا کہ یہ کام لوگوں کا نہیں اور اس کو کسی جگہ ڈال دیا۔

---

[1] صنعاء یمن سے حضر موت کا پانچ دن کا راستہ ہے۔

۱۴۵۵۔ جابر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے پوچھا تمہارے یہاں سوزنیاں اور فرش وغیرہ ہیں ؟ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہمارے یہاں کہاں سے آئیں آپؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ، عنقریب ایسا زمانہ آئیگا کہ تمہارے یہاں سوزنیاں اور پالان پوش ہوں گے۔ (چنانچہ ایک زمانہ پایا کہ) میں اپنی بیوی سے کہتا تھا کہ تو اپنی سوزنیاں الگ رکھ دے اور وہ اسکے پر یہ دلیل پیش کرتی تھی کہ کیا رسول اللہؐ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تمہارے یہاں سوزنیاں ہوں گی پھر میں کیوں رکھ دوں۔

۱۴۵۶۔ سعدؓ ابن معاذ کہتے ہیں کہ میں نے امیہ بن خلف سے کہا کہ رسول اللہؐ یہ فرماتے تھے کہ وہ تجھے قتل کریں گے۔ امیہ نے کہا مجھے ؟ انہوں نے کہا ہاں ، وہ بولا خدا کی قسم محمد صلعم کوئی بات جھوٹی نہیں کہتے چنانچہ وہ جنگ بدر میں قتل کر دیا گیا۔

۱۴۵۷۔ اسامہ ابن زید رضہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت جبرئیلؑ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کے پاس حضرت ام سلمہؓ بیٹھی ہوئی تھیں۔ جبرئیلؑ آپ سے باتیں کرنے لگے اور اس کے بعد کھڑے ہو گئے۔ حضرتؐ نے ام سلمہؓ سے پوچھا یہ کون تھے ؟ ام سلمہؓ نے کہا کہ یہ دحیہ (کلبی) تھے۔ ام سلمہ رضہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں ان کو دحیہ ہی سمجھ رہی تھی یہاں تک کہ میں نے نبی کا خطبہ سنا کہ آپ جبریلؑ سے روایت کر رہے تھے۔

۱۴۵۸۔ عبداللہ ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ لوگ ایک پاک اور صاف زمین پر جمع ہیں ، اتنے میں ابوبکر رضہ نے کھڑے ہو کر ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں کمزوری پائی جاتی تھی اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر وہ ڈول حضرت عمر رضہ نے لیا اور وہ ڈول ان کے لیتے ہی ایک بہت بڑا ڈول ہو گیا۔ میں نے ان لوگوں میں ان سے زیادہ کام کرنے والا جوان نہیں دیکھا (اتنا پانی بھرا) کہ لوگ سیراب ہو گئے۔

۱۴۵۹۔ عبداللہ رضہ کہتے ہیں کہ یہود رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہم میں سے ایک مرد نے اور ایک عورت نے زنا کیا ہے ، آپ نے فرمایا کہ توریت میں رجم یعنی سنگساری کے متعلق کیا لکھا ہے انہوں نے کہا کہ زانی کو رسوا کرنا اور کوڑے لگانا حضرت عبداللہؓ ابن سلام نے کہا کہ تم جھوٹے ہو توریت میں سنگساری کا حکم ہے لاؤ توریت چنانچہ وہ لائے ان میں سے ایک نے سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھ دیا اور ما قبل و ما بعد کی عبارت پڑھ دی عبداللہ ابن سلام نے کہا کہ ذرا اپنا ہاتھ تو ہٹا اس نے ہاتھ ہٹایا تو اس جگہ سنگساری کی آیت موجود تھی ، اس وقت بولے کہ اے محمدؐ ٹھیک ہے توریت میں یقیناً سنگساری کی آیت ہے۔ آپ نے سنگساری کا حکم دیا اور وہ دونوں سنگسار کر دئے گئے۔

۱۴۶۰۔ عبداللہ ابن مسعود رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا گواہ رہنا۔

۱۴۶۱۔ عروہ بارقی رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ان کو ایک اشرفی ایک بکری خریدنے کے لئے دی انہوں نے اس میں دو بکریاں خریدیں اور ایک بکری ایک دینار میں فروخت کر دی اور ایک اشرفی اور ایک بکری لا کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر کر دی آپ نے ان کی بیع میں برکت کی دعا کی اس سے یہ ان کی حالت تھی کہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں نفع ہو جاتا۔

باب ۶۳

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل

جس مسلم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کی یا آپ کو دیکھا وہ آپ کا صحابی ہے۔

۱۴۶۲۔ جبیر ابن مطعم رضہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نبی کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے اس کو دوبارہ واپس آنے کا

علم، یا وہ بولی بتائیے کہ اگر میں حاضر ہوئی اور آپ مجھ کو نہ ملے فرمایا کہ اگر میں تجھ کو نہ ملوں تو تو حضرت ابوبکر کے پاس آجانا۔

۱۴۶۳۔ عمار رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو اس وقت بھی دیکھا تھا کہ حضورؐ کے ہمراہ پانچ غلام اور دو عورتیں اور ابوبکر صدیق تھے

۱۴۶۴۔ حضرت ابو درداء رضؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر رضؓ اپنے کرتے کا دامن پکڑے ہوئے ایک روز حاضر ہوئے (جب قریب آئے) تو آپ کا زانو کھل گیا حضورؐ نے فرمایا تمہارا ساتھی آج کسی سے لڑکر آیا ہے حضرت ابوبکر رضؓ نے آکر سلام عرض کیا اور کہا کہ میرے اور عمر ابن خطاب کے مابین کچھ بات چیت ہو گئی تھی۔ چنانچہ میں نے ان کو بُرا کہنے میں بہت جلدی کی لیکن آخر میں پشیمان ہو گیا اور ان سے معافی مانگی انہوں نے انکار کر دیا۔ اس لئے میں آپ کی خدمت میں آیا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر اللہ تعالے تم کو معافی دے یہی تین مرتبہ فرمایا حضرت ابوبکر کے جانے کے حضرت عمر رضؓ نادم ہو گئے اور حضرت ابوبکر رضؓ کے گھر پر آکر دریافت کیا کہ یہاں ابوبکر ہیں گھر والوں نے کہا نہیں۔ فاروق اکبر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو سلام کیا لیکن نبی ؐ کا چہرہ سرخ ہونے لگا یہاں تک حضرت ابوبکر ڈرے (کہ کہیں ان کو برا بھلا نہ کہیں) پھر حضرت عمر رضؓ دو زانو بیٹھ گئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ میں نے بہت بڑا ظلم کیا۔ پھر یہی دوبارہ کہا تو آپ نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے مجھ کو تمہاری جانب مبعوث فرمایا تو تم سبھوں نے مجھ کو جھوٹا بنایا صرف ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی اور اپنی جان و مال سے میری خاطر داری کی تو کیا تم میرے ساتھی کو چھوڑ دوگے۔ دو مرتبہ فرمایا اس کے بعد سے حضرت ابوبکر کو تکلیف نہیں دی گئی۔

۱۴۶۵۔ عمر ابن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی نے غزوات سلاسل میں مجھ کو افسر بنا کر روانہ کیا روانگی کے وقت میں خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور کو کون سا شخص زیادہ محبوب ہے۔ فرمایا عائشہ رضؓ میں نے عرض کیا کہ مردوں میں کون فرمایا کہ عائشہ کا باپ (ابوبکر رضؓ) میں نے عرض کیا کہ پھر کون؟ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ اس کے بعد اور دو آدمی شمار کرتے رہے۔

۱۴۶۶۔ عبداللہ ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنا کپڑا تکبر سے زمین پر گھسیٹتا چلے گا خدا تعالےٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں کرے گا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے تہہ بند کی ایک جانب لٹک جایا کرتی تھی۔ مگر جب کہ سختی کے ساتھ باندھوں تو آپ نے فرمایا کہ تم ایسا تکبر کی وجہ سے نہیں کرتے ہو لہذا (وعید سے خارج)

۱۴۶۷۔ ابوموسیٰ اشعری رضؓ کہتے ہیں کہ میں اپنے گھر سے وضو کر کے نکلا اور دل میں کہا کہ آج رسول اللہ کو نہیں چھوڑوں گا۔ آپ کے ہمراہ رہوں گا۔ دل میں یہ خیال کر کے مسجد میں گیا اور لوگوں سے رسول اللہ کو دریافت کیا معلوم ہوا کہ حضور رسؐ اس طرف تشریف لے گئے ہیں تب میں بھی اسی طرف آپ کے پیچھے چل دیا۔ اور لوگوں سے دریافت کرتا جاتا تھا بالآخر میں نے آپ کو اریس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو میں دروازے کے پاس بیٹھ گیا اس کا دروازہ کھجور کی ٹہنیوں کا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور آپ نے وضو کیا میں حضورؐ کے پاس پہنچا اور دیکھا کہ آپ چاہ اریس کی من پر کنوئیں میں پاؤں لٹکائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ اور پنڈلیوں سے تہہ بند اوپر کو چڑھا لیا ہے۔ میں نے سلام کیا اور سلام کر کے لوٹ آیا اور اسی دروازہ پر دستک دی میں نے آواز دی کون ہے؟ انہوں نے کہا ابوبکرؓ میں نے کہا ذرا ٹھہرئیے۔ پھر میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ ابوبکر رضؓ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں فرمایا ان کو اجازت دیدے۔ اور جنت کی خوشخبری سنا دے میں واپس آیا اور ابوبکر رضؓ سے کہا کہ آجائیے۔ رسول خداؐ آپ کو جنت کی خوشخبری سناتے ہیں میں واپس

آیا اور ابوبکر رضہ سے کہا کہ آجائیے۔ رسول خدا صلعم آپ کو جنت کی خوشخبری سناتے ہیں۔ چنانچہ وہ اندر آگئے۔ اور رسول اللہ کی داہنی جانب بیٹھ گئے، اور اپنے دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا دئے جس طرح نبی لٹکائے ہوئے تھے۔ پھر میں واپس آکر دروازہ پر بیٹھ گیا۔ اور اپنے بھائیوں کو وضو کرتے ہوئے چھوڑ آیا تھا، اور دل ہی دل میں کہہ رہا تھا کہ اگر خدا نے میرے بھائی کے ساتھ بہتری کا ارادہ کیا ہے تو اس کو بھی یہاں لے آئے گا اتنے میں ایک آدمی نے دروازہ کو حرکت کی میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا کہ عمر ابن الخطاب رضہ ہوں۔ میں نے کہا ذرا ٹھہرئیے پھر میں نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا اور کہا اور کہا کہ عمر ابن خطاب رضہ اجازت مانگتے ہیں فرمایا اجازت دو اور ان کو بھی جنت کی خوشخبری سنا دو پس میں (واپس آیا) اور ان سے کہا کہ آجائے پس حضرت عمر رضہ اندر آئے اور رسول اللہ صلعم کے ہمراہ بائیں جانب منڈیر پر پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ پھر میں آیا اور دروازہ پر بیٹھ گیا اور دل میں وہی کہنے لگا (کہ اگر خدا میرے بھائی کے ساتھ بھلائی چاہے گا تو اُن کو) لے آئے گا اتنے میں ایک اور شخص دروازہ ہلانے لگا۔ میں نے کہا کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ عثمان ابن عفان رضہ۔ میں نے کہا ذرا ٹھہر جائیے اور میں دوڑا ہو رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ کو ان کی اطلاع دی فرمایا ان کو آنے کی اجازت دو اور جو آزمائش ان کو پہونچے گی اس کے بدلہ میں جنت کی خوشخبری دو چنانچہ میں آیا اور ان سے کہا کہ آجائیے اور رسول خدا نے اس مصیبت پر جو تم کو پہونچے گی جنت کی خوشخبری دی ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے پر جگہ نہ دیکھی تو اسکے مقابل ...

۱۴۶۸۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو گالی نہ دو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی شخص کوہ احد کی برابر سونا دیگا تب بھی ان میں سے ثواب کسی کے مد (ایک پیمانہ) کے برابر یا نصف کے برابر بھی نہیں پہونچ سکتا۔

۱۴۶۹۔ انس بن مالک رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کوہ احد پر چڑھے آپ کے ہمراہ ابوبکر صدیق، عمر و عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے پہاڑ حرکت کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ اے پہاڑ رک جا کیونکہ تجھ پر ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

۱۴۷۰۔ **ابن عباس** رضہ کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں موجود تھا جو حضرت عمر رضہ کے لئے دعا کر رہے تھے اور ان کا جنازہ سامنے تھا اسی حالت میں ایک شخص جس کی کہنی میرے شانے پر تھی کہنے لگا کہ خدا تم پر رحم کرے مجھ کو یہی امید تھی کہ خدائے تعالےٰ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا کیونکہ میں رسول اللہ صلعم سے اکثر سنا کرتا تھا کہ آپ اکثر یہی فرماتے تھے کہ میں تھا اور ابوبکر رضہ اور عمر رضہ میں نے کیا اور ابوبکر رضہ اور عمر رضہ نے اور میں چلا اور ابوبکر رضہ اور عمر رضہ اس وجہ سے میں نے یقین کیا کہ خدائے تعالیٰ تم کو ان دونوں کے ساتھ ہی رکھے گا میں نے منھ پھیر کر جو دیکھا تو حضرت علی تھے

۱۴۷۱۔ **جابر رضہ ابن عبد اللہ** کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میں جنت میں ہوں۔ اور وہاں ابو طلحہ رضہ کی بیوی بھی موجود ہے۔ میں نے وہاں کچھ کھس کھساہٹ سنی تو میں بولا کہ یہ کون ہے کسی نے جواب دیا کہ بلال رضہ ہیں، اس کے بعد میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک لڑکی تھی میں نے کہا کہ یہ کس کا محل ہے کسی نے کہا کہ حضرت عمر رضہ کا میں نے چاہا کہ میں اندر جاؤں اور دیکھوں تو مجھے تیری غیرت یاد آگئی۔ حضرت عمر رضہ نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں آپ سے بھی غیرت کرتا۔

۱۴۷۲۔ **حضرت انس** رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور صلعم سے دریافت کیا کہ قیامت کب ہوگی حضور صلعم نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا چیز تیار کی ہے۔ اس نے جواب دیا کچھ بھی نہیں۔ صرف اللہ اور اس کے رسول صلعم پر ایمان لایا

ہوں محبت رکھتا ہوں فرمایا تو ان کے ساتھ جس سے تو محبت رکھتا ہے انس رضؓ نے کہا کہ ہم کسی بات سے اتنے خوش نہ ہوئے جتنا رسول اللہ کے اس فرمان سے خوش ہوئے کہ تو محبوب رکھتا ہے ان ہی کے ساتھ ہوگا انسؓ کہتے ہیں کہ میں حضورؐ کو اور ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما کو محبوب رکھتا ہوں مجھ کو امید ہے کہ اس اپنی محبت کی وجہ سے میں ان کے ساتھ ہوں گا۔ اگرچہ میرے اعمال ان کے مقابلہ میں نہیں ہوں۔

۷۳ ۔ ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں نبیؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوتے تھے جن کو الہام ہوا کرتا تھا۔ پس اگر میری امت میں کوئی اس قابل ہے تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۴۷۴ ۔ عبداللہ رضؓ ابن عمر کہتے ہیں کہ ایک مصری شخص نے مجھ سے آکر کہا تم کو معلوم ہے کہ عثمانؓ جنگ احد میں شریک نہ تھے۔ میں نے کہا ہاں اس نے کہا تم کو معلوم ہے کہ وہ جنگ بدر میں بھی شریک نہ تھے میں نے کہا کہ ہاں اس نے یہ سن کر کہا کہ اللہ اکبر اتنا بڑا شخص اور ایسے مقامات پر موجود نہ ہوا میں نے کہا آؤ میں تم کو ان کے غائب ہونے کی وجہ بتاؤں عثمانؓ کا جنگ احد سے فرار تو اس کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے معاف فرما دیا اور ان کا جنگ بدر سے غائب رہنا تو اس کی یہ وجہ تھی کہ ان کے نکاح میں رسول اللہؐ کی صاحبزادی تھیں اور وہ ان دنوں میں بیمار تھیں اور حضورؐ نے فرما دیا تھا کہ تم کو جنگ بدر میں شریک ہونیوالوں کے برابر ثواب ملے گا۔ (لہٰذا تم یہیں رہو) اور ان کا بیعت رضوان سے غائب رہنا تو اگر کوئی شخص حضرت عثمانؓ سے زیادہ وادی مکہ معظمہ میں معزز ہوتا تو آپ اس کو روانہ کر دیتے (لیکن چونکہ نہ تھا) اس لئے آپ نے ان کو بھیج دیا اور بیعت رضوان اس وقت ہوئی جس وقت حضرت عثمان مکہ چلے گئے تھے، رسول اللہؐ نے اپنے داہنے ہاتھ کو لے کر فرمایا کہ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے اور دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے اس کے بعد میں نے کہا کہ ان جوابوں کو اپنے ہمراہ لے جا۔

۱۴۷۵ ۔ علی رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ نے چکی پیسنے کی کچھ شکایت کی اس کے کچھ دنوں کے بعد حضرت کی خدمت میں قیدی آگئے تو حضرت فاطمہؓ حضور کے پاس گئیں لیکن آپ نہ ملے سیدہ زہراؓ نے حضرت عائشہ رضؓ سے مل کر ان کو آنے کی وجہ بتلائی۔ جب نبیؐ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضؓ نے حضرت فاطمہؓ کے آنے کی اطلاع دی، رسول اللہ صلعم ہمارے یہاں تشریف لائے اور اس وقت ہم لوگ اپنے سونے کے مقام پر چلے گئے تھے میں آپ کو دیکھ کر کھڑا ہونے لگا آپ نے فرمایا تم دونوں صاحب اپنے مقام پر رہو اور آپ ہم دونوں کے درمیان میں بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں کی ٹھنڈک میرے سینہ کو محسوس ہوئی، پھر آپ نے فرمایا کہ میں تم کو تمہاری مطلوبہ شے سے زیادہ اچھی شے بتلاتا ہوں۔ جب تم سونے لگو تو ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ تمہارے خدمت گار سے یہ بہتر ہے۔

۱۴۷۶ ۔ عبداللہ بن زبیر رضؓ کہتے ہیں کہ جنگ احزاب میں میں اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ عورتوں میں حفاظت کے لئے رکھے گئے میں نے جب دیکھا کہ حضرت زبیر رضؓ دو تین بار اپنے گھوڑے پر جاتے آتے نظر آئے۔ اور وہ بنو قریظہ کی جانب جاتے تھے۔ تو میں لوٹا اور عرض کیا ابا میں نے آپ کو کئی مرتبہ آتے جاتے دیکھا۔ بیٹے تم نے مجھے جاتے دیکھا۔ میں نے کہا ہاں۔ کہنے لگے رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ بنو قریظہ کی خبر مجھ کو کون لا کر دے سکتا ہے تو میں ان کی خبر لینے کو گیا تھا۔ جب واپس لوٹ کر آیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ تجھ پر میرے ماں

باپ قربان ہیں۔

۱۴۷۷۔ طلحہ ابن عبید اللہؓ کہتے ہیں کہ بعض لڑائیوں میں رسول اللہ کے ہمراہ لڑائی کے وقت میرے اور سعدؓ کے سوا کوئی نہ

۱۴۷۸۔ سعدؓ ابن ابی وقاص کہتے ہیں کہ میرے لئے رسول اللہ صلعم نے جنگ احد کے روز اپنے ماں اور باپ دونوں کو جمع کیا یعنی فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر نثار۔

۱۴۷۹۔ طلحہؓ ابن عبید اللہ کہتے ہیں کہ جنگ احد میں رسول اللہ صلعم کو میں نے اپنے ہاتھ سے بچایا تھا اور اس پر اتنے زخم لگے تھے کہ وہ بے کار ہو گیا۔

۱۴۸۰۔ مسور رضؓ ابن مخرمہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس کی خبر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو وہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ آپ کی قوم یہ خیال کرتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے بارے میں خفا نہیں ہوتے ہیں، حضرت علی رضؓ اب ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ کھڑے ہو گئے اور آپ نے بعد تشہد یہ فرمایا جس کو میں سُن رہا تھا میں نے اپنی لڑکی زینبؓ کا نکاح ابو العاصؓ ابن ربیع سے کر دیا تو اس نے میری شرط سچی کر دکھائی اور فاطمہ تو میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اور مجھ کو یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ اس کو تکلیف دی جائے خدا کی قسم رسول اللہؐ کی بیٹی اور کافر ابوجہل کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں یہ سن کر حضرت علیؓ نے پیغام نکاح چھوڑ دیا۔

۱۴۸۱۔ مسور رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے قبیلہ عبد شمس میں سے اپنے داماد کا ذکر کیا اور ان کی دامادی کی تعریف کی اور فرمایا کہ اس نے مجھ سے جو بات کہی تھی اس کو سچ کر دیا اور جو وعدہ کیا تھا اس کو پورا کر دکھا۔

۱۴۸۲۔ عبد اللہ رضؓ ابن عمر کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ نے ایک فوج کے دستہ کا اسامہؓ ابن زید کو سپہ سالار مقرر کر کے بھیجا۔ بعض لوگوں نے ان کے سپہ سالار بنانے پر طعن اور تشنیع کی تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم لوگ اس کی سرداری پر طعن کرتے ہو تو یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ تم نے اس کے باپ کی سپہ سالاری پر بھی اعتراض کیا تھا اور خدا کی قسم وہ سپہ سالاری کے لائق تھے اور وہ تمام لوگوں میں مجھ کو زیادہ محبوب تھے اور ان کے بعد اسامہؓ مجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۴۸۳۔ عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک قیافہ دان آیا اور اس وقت رسول اللہؐ میرے پاس تشریف رکھتے تھے اور باہر اسامہؓ ابن زید اور زیدؓ ابن حارثہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا کہ یہ قدم ایک دوسرے کے رشتہ داروں جیسے معلوم ہوتے ہیں یہ سن کر نبی صلعم مسرور ہوئے اور آپ کو یہ بات اچھی معلوم ہوئی۔ آپ نے عائشہ رضؓ سے اس کو بیان کیا۔

۱۴۸۴۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ قبیلۂ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی تو لوگوں نے کہا اس عورت کی حضورؐ سے کون سفارش کرے کسی کو اس بات کی جرأت نہ ہوئی۔ بالآخر اسامہؓ ابن زید نے حضور سے سفارش کی۔ حضورؐ نے فرمایا بنی اسرائیل میں جب کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو وہ اس کو چھوڑ دیا کرتے تھے اور اگر کمزور آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے تھے، اور اگر فاطمہ رضؓ بھی ہوتیں تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ اعاذہا اللہ منہا۔

۱۴۸۵۔ اسامہ رضؓ ابن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم مجھ کو اور حسنؓ کو پکڑ کر فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ

ان دونوں کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی ان کو محبوب فرما۔

۱۴۸۶۔ حفصہ رض کہتی ہیں کہ نبی ؐ نے مجھ سے فرمایا عبداللہ ایک صالح آدمی ہے۔

۱۴۸۷۔ ابو درداء رض کہتی ہیں کہ شام کی کسی مسجد میں میرے پہلو میں ایک لڑکا بیٹھا ہوا کہہ رہا ہے کہ اے خدا مجھے صالح ہمنشین عطا فرما۔ میں نے کہا تو کہاں کا رہنے والا ہے اس نے کہا کوفیوں میں سے ہوں میں نے کہا کیا تم لوگوں میں ایسے شخص نہیں کہ ان کے سوا رسول اللہ ؐ کے اسرار کوئی نہیں جانتا۔ یعنی حذیفہ رض ہیں اس نے کہا ہیں میں نے کہا ہیں۔ میں نے کہا کیا تمہارے یہاں ایسے شخص نہیں ہیں کہ جن کو خدا نے بذریعہ اپنے نبی کی زبان کے شیطان سے پناہ میں رکھا تھا یعنی حضرت عمارؓ اس نے کہا کہ ہاں ہیں میں نے کہا کہ کیا تمہارے یہاں صاحب مسواک یا صاحب سر نہیں (ابن مسعود رضی اللہ عنہا) ہیں اس نے کہا کہ ہیں میں نے کہا کہ واللیل اذا یغشیٰ والنہار اذا تجلیٰ سے آگے ابن مسعودؓ کیسے پڑھتے ہیں اس نے کہا کہ والذکر والانثیٰ میں نے کہا کہ یہ لوگ ہمیشہ سے ایسی قرأت سے ہٹانا چاہتے ہیں جو میں نے رسول اللہ ؐ سے سنی ہیں یہ

۱۴۸۸۔ انس رض ابن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور ہمارا امین ابو عبیدہ ابن جراح ہے۔

۱۴۸۹۔ براء رض سے روایت ہے کہ میں نے نبی کو دیکھا۔ حضرت حسنؓ ابن علیؓ آپ کی گردن پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ یہ فرماتے جاتے تھے کہ اے خدا میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھ۔

۱۴۹۰۔ انس رض نے کہتے ہیں کہ کوئی شخص حسنؓ ابن علیؓ سے زیادہ رسول اللہ ؐ کے مشابہ نہ تھا۔

۱۴۹۱۔ ابن عمر رض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے مجھ سے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر محرم بحالت احرام مکھی مار دے تو کیا حکم ہے میں نے جواب دیا کہ اب اہل عراق مکھی مارنے کے مسئلہ کو دریافت کرتے ہیں اور جب رسول اللہ ؐ کے نواسہ کو قتل کیا تو مسئلہ نہ پوچھا حالانکہ رسول اللہ ؐ نے فرما دیا تھا کہ یہ دونوں (حسنؓ اور حسینؓ) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

۱۴۹۲۔ ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ؐ نے مجھ کو اپنے سینے سے چمٹا کر فرمایا کہ اے خدا اس کو حکمت دین کی تعلیم فرما اور ایک روایت میں ہے کہ قرآن کی تعلیم فرما۔

۱۴۹۳۔ انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ؐ نے زید اور جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی وفات کی خبر دی اور باقی حدیث ذکر کی جو اوپر گذر چکی ہے پھر آپ نے فرمایا کہ میرے اس جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لے لیا۔ یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے کفار پر فتح نصیب کی یعنی حضرت خالد رضی اللہ نے)

۱۴۹۴۔ عبداللہ رض ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ قرآن شریف چار شخصوں سے سیکھو۔ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کا نام شروع میں لیا اور سالم مولیٰ ابو حذیفہؓ اور ابی ابن کعبؓ اور معاذ بن جبل۔

۱۴۹۵۔ عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے ایک ہار حضرت اسماء رضی اللہ عنہ سے عاریتاً لیا اور وہ گم ہو گیا۔ رسول اللہ ؐ نے اس کو تلاش کرنے کے لئے چند لوگ روانہ کئے ان کو راستہ میں نماز کا وقت ہو گیا تو ان لوگوں نے نماز بلا وضو ادا کی جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے پانی نہ ملنے کی شکایت کی اس وقت تیمم کی آیت نازل ہوئی پھر باقی حدیث ذکر کی جو آیت تیمم میں مذکور ہو چکی۔

۱۴۹۶۔ عائشہ رض کہتی ہیں کہ بعثت کا دن وہ تھا کہ خدائے تعالیٰ نے رسول اللہ ؐ کی وجہ سے اس کو پہلے ہی ختم کر دیا تھا۔ رسول اللہ ایسے وقت تشریف لائے کہ ان کی جماعت منتشر اور ان کے اشراف مقتول و زخمی ہو چکے تھے گویا رسول اللہ ؐ کی تشریف آوری سے پہلے اس

دن کو اس لئے ختم کر دیا کہ وہ لوگ اب اسلام کو قبول کریں۔

۱۴۹۷۔ ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار ہی کے قبیلہ سے ہوتا۔

۱۴۹۸۔ براء رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ص نے فرمایا کہ انصار کو ایماندار آدمی دوست رکھے گا اور ان سے بغض منافق کے سوا دوسرا نہیں رکھے گا لہذا جو ان کو دوست رکھے خدا اس کو دوست رکھتا ہے اور جو ان کو مبغوض رکھے خدا اس کو مبغوض رکھتا ہے۔

۱۴۹۹۔ انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ص نے کسی شادی میں سے انصار کی عورتوں اور بچوں کو آتے ہوئے دیکھا تو آپ سیدھے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ یہ لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔

۱۵۰۰۔ انس رض کہتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت اپنے ساتھ اپنا بچہ لئے ہوئے آئی تو آپ نے اس سے کچھ گفتگو کی اور فرمایا کہ خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم مجھ کو تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو دو مرتبہ فرمایا۔

۱۵۰۱۔ زید ابن ارقم رض کہتے ہیں کہ انصار نے نبی سے عرض کیا یا رسول اللہ ص ہر نبی کے اتباع ہوا کرتے ہیں اور ہم نے آپ کی اتباع کی ہے آپ دعا فرمائیے کہ ہمارے متبعین کو بھی ہماری ہی طرح فرما دے آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔

۱۵۰۲۔ ابو حمید رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ص نے فرمایا کہ انصار کا گھرانا بہتر ہے پھر پوری حدیث جو گذر چکی بیان فرمائی۔ ابو حمید رض کہتے ہیں کہ سعد رض ابن عبادہ نے نبی ص سے عرض کیا یا رسول اللہ ص انصار کے گھروں کو فضیلت دی گئی اور ہم پیچھے کر دئے گئے فرمایا کیا تم کو یہ کافی نہیں کہ تم بہترین لوگوں میں سے ہو۔

۱۵۰۳۔ اسید ابن حضیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ص سے ایک انصاری نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو وصولی زکوۃ کا عامل (کلکٹر) بنا دیجئے جس طرح فلاں شخص کو آپ نے مقرر کر دیا ہے فرمایا میرے بعد تم کو معلوم ہوگا کہ حکام حکومت دنیا کے لئے اپنی ذات کو ہی خاص کرینگے اور دوسروں کو نہیں دیں گے تو ایسے وقت میں مجھ سے حوض پر ملنے کے وقت تک صبر سے کام لینا اور دوسری روایت میں ہے کہ تمہارا مقام وعدہ حوض ہے۔

۱۵۰۴۔ ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ص کی خدمت میں حاضر ہوا حضور ص نے (بی بیوں سے) دریافت کرایا کہ تمہارے پاس کچھ ہے سبھوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس سوائے پانی کے کچھ نہیں تو آپ نے فرمایا کہ اس کی مہمانداری کون کریگا۔ یہ سن کر ایک انصاری آدمی نے جواب دیا کہ میں کروں گا وہ انصاری مہمان کو اپنی بی بی کے پاس لے گیا اور کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی عزت کرو بیوی نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو سوائے بچوں کی خوراک کے اور زائد نہیں ہے انصاری نے کہا کہ تم کھانا تیار کرو اور چراغ روشن کر لو اور جب بچے شام کا کھانا مانگیں تو ان کو سلا دینا۔ (بہلا کر) چنانچہ بیوی نے کھانا تیار کیا اور اپنا چراغ بھی جلا لیا اور اپنے بچوں کو بھی سلا دیا اس کے بعد چراغ کو درست کرنے کے بہانے سے اٹھ کر اس کو بجھا دیا اور دونوں میاں بیوی (مہمان کے ہمراہ کھانے پر بیٹھ گئے اور مہمان پر یہ ظاہر کرتے رہے کہ ہم بھی اس کے ساتھ کھا رہے ہیں (لیکن درحقیقت کچھ نہ کھایا) اور دونوں نے بھوکے ہی رات گذاری جب صبح ہوئی تو انصاری رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ آج رات خدائے تعالےٰ نے تمہارے اس فعل کو پسند کیا اور اس وقت اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یوثرون علیٰ انفسھم ولو کان بہم خصاصۃ"

۱۵۰۵۔ انس رض ابن مالک کہتے ہیں کہ ابو بکر رض اور عباس رض انصار کے ایک جلسہ کی طرف گذرے اور ان کو روتے ہوئے دیکھا تو ابو بکر رض اور عباس رض میں سے کسی نے کہا کہ تم کیوں روتے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم کو نبی صلعم کا اپنے ساتھ بیٹھنا یاد آگیا، پھر ان میں سے کوئی حضور ص کی خدمت میں آیا اور اس کی خبر دی نے پہنچائی راوی نے یہ سن کر رسول اللہ تشریف لے

چلے اور آپ کے سر مبارک پر اس وقت کسی چادر کا حاشیہ بندھا ہوا تھا۔ راوی نے کہا کہ پھر آپ ممبر پر تشریف فرما ہوئے اور اس دن کے بعد پھر آپ کو کبھی چڑھنے کا اتفاق نہ ہوا۔ آپ نے خدائے تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ میں تم کو انصار کے ساتھ سلوک اور محبت کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ خالص دوست اور رازدار ہیں انہوں نے اپنے فریضہ کو ادا کر دیا ہے اور ان کے اجر اور ثمرات اب تک باقی ہیں، لہٰذا جو ان میں سے نیکی کرنے والا ہے اُس کی نیکی کو قبول کرو اور جو برائی کرے اس سے درگزر کرو۔

۱۵۰۶۔ ابن عباس رض کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلعم باہر کو تشریف لائے اس وقت آپ کے دونوں شانوں پر ایک چادر پڑی ہوئی تھی اور آپ کے سر پر ایک عمامہ خاکی رنگ کا تھا، غرضکہ آپ ممبر پر تشریف لائے اور خدائے تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ لوگو انصار تو کم ہونے والے ہیں اور لوگ بڑھنے والے ہیں (یہاں تک کہ جب اسلام عجم وغیرہ میں پھیل جائے گا) تو ان کی گنتی اتنی رہ جائے گی جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے اگر کوئی شخص ایسے کام کا متولی بنے کہ دوسرے کو نفع اور ضرر دینے کی اس میں طاقت آ جائے تو اس کو چاہیئے کہ ان کے نیک کی نیکی کو قبول کرے اور ان کے زیادتی کرنے والوں کو معاف کر دے۔

۱۵۰۷۔ جابر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ سعدؓ ابن معاذ کی وفات کی وجہ سے عرش الٰہی تھرا اٹھا۔

۱۵۰۸۔ انس رض کہتے ہیں کہ نبی ؐ نے ابیؓ سے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھ کو تم پر یہ صورت پڑھنے کا حکم دیا ہے لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا، انہوں نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام بھی لیا فرمایا ہاں یہ سن کر ابی رو پڑے۔

۱۵۰۹۔ انس رض کہتے ہیں کہ نبی صلعم کے زمانہ میں چار شخصوں نے قرآن جمع کیا۔ حضرت ابیؓ معاذؓ بن جبل ابو زیدؓ و زیدؓ ابن ثابت رضی اللہ عنہم پھر حضرت انسؓ سے کہا گیا کہ ابو زیدؓ کون ہیں آپ نے کہا کہ میرے چچاؤں میں سے ایک ہیں۔

۱۵۱۰۔ انس رض کہتے ہیں کہ جب جنگ احد کا دن ہوا تو بہت سے صحابہ نے رسول اللہ صلعم کا ساتھ چھوڑ دیا لیکن ابو طلحہؓ اپنے ہاتھ میں ڈھال لئے ہوئے اور رسول اللہ صلعم کے سامنے کئے ہوئے کھڑے رہے۔ ابو طلحہؓ بڑے اچھے تیر انداز اور کمان کش تھے اس روز دو تین کمانیں توڑ چکے تھے اور اگر کوئی شخص تیروں کا ترکش لئے ادھر سے گذرتا تو حضور صلعم فرماتے کہ یہ ابو طلحہ کے لئے چھوڑ جاؤ، اگر حضور خود لوگوں کی طرف دیکھنے لگتے تو ابو طلحہ کہتے یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان آپ لوگوں کی طرف نہ جھانکئے کہیں ایسا نہ ہو کہ کفار کا کوئی تیر آپ کے لگ جائے۔ میرا سینہ آپ کے سینہ کے لئے (ڈھال کی طرح) آڑ ہے۔ اُس روز حضرت عائشہ رض اور ام سلیم رضی اللہ عنہما اپنے کپڑے سمیٹے ہوئے تھیں اور ان کی دونوں پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں۔ پانی کے مشکیزے اپنی کمروں پر لاد لاد کر لا رہی تھیں اور مجاہدین کے منہ میں ڈال رہی تھیں پھر لوٹ جاتی تھیں اور پھر لاتی تھیں اور مجاہدین کے منہ میں ڈالتی تھیں اور ابو طلحہؓ کے ہاتھ سے تلوار دو یا تین مرتبہ گر چکی تھی۔

۱۵۱۱۔ سعد بن ابی وقاص رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو کسی زندہ چلتے پھرتے شخص کے لئے یہ فرماتے نہیں سنا کہ یہ جنتی ہے۔ مگر عبداللہ ابن سلامؓ کو اور ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔

۱۵۱۲۔ عبداللہؓ ابن سلام کہتے ہیں کہ میں نے نبی ؐ کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا گویا میں کسی باغ میں ہوں جس کی وسعت اور سرسبزی بھی بیان کی) پھر کہا کہ اس کے درمیان میں ایک لوہے کا ستون ہے جس کے نیچے کا سرا زمین میں ہے اور اوپر کا آسمان پر اور اوپر کی جانب ایک رسی ہے مجھ سے کوئی یہ کہتا ہے کہ اس پر چڑھ میں نے کہا کہ میں نہیں چڑھ سکتا اتنے میں میرے پاس ایک خادم آیا اور۔ اس نے میرے پیچھے سے

میرے کپڑے اٹھائے اور میں چڑھتا چلا گیا حتیٰ کہ میں اس کی بلندی پر پہنچ گیا اور اس کی رسی پکڑ لی تو مجھ سے کسی نے کہا کہ اس کو مضبوط پکڑے رہو اتنے میں میری آنکھ کھل گئی میں نے اس خواب کو رسول ؐ سے بیان کیا آپ نے تعبیر میں فرمایا کہ وہ باغ اسلام کا باغ ہے اور ستون سے اسلام کے ستون مراد ہیں (یعنی ارکان اسلام) اور وہ رسی عروۂ وثقیٰ ہے۔ لہذا مرنے کے وقت تک تم اسلام ہی پر رہوگے۔

۱۵۱۳۔ عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ مجھے نبی کی کسی زوجہ سے سوائے حضرت خدیجہ رضؓ کے رشک نہیں ہوا، اگرچہ میں نے ان کو دیکھا نہیں لیکن نبیؐ ان کا اکثر ذکر فرماتے رہتے تھے اور اکثر ایسا کرتے تھے کہ بکری ذبح کرتے تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کاٹ کر حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیج دیتے تھے میں کبھی آپ سے کہہ دیتی تھی کہ گویا خدیجہ رضؓ کے سوا اور کوئی عورت ہی دنیا میں نہیں ہے۔ آپ فرماتے کہ وہ ایسی تھی اور میری اس سے اولاد بھی ہوئی تھی۔

۱۵۱۴۔ ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ کی خدمت میں حضرت جبرئیل حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہؐ یہ حضرت خدیجہ رضؓ آپ کے پاس آنا چاہتی ہیں اور ان کے پاس ایک برتن میں سالن یا کھانے پینے کی کوئی چیز ہے۔ پس جب آپ کے پاس آجائیں تو آپ انکے پروردگار کی اور میری طرف سے سلام کہہ دیجئے اور ان کو جنت میں ایسے مکان کی خوشخبری سنا دیجئے کہ جو بالکل مجوف موتی کا ہے نہ اس میں شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف۔

۱۵۱۵۔ عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضرت ہالہ حضرت خدیجہ رضؓ کی بہن نے رسول اللہؐ سے باریابی کی اجازت طلب کی، رسول اللہؐ حضرت خدیجہ رضؓ کی سی آواز سن کر تھرتھرانے لگے پھر فرمایا کہ یا خدایہ تو ہالہ ہے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا میں نے کہا کہ آپ اس بوڑھیا کا کیا ذکر کرتے ہیں جس کا قریش کی بوڑھیوں میں (دانت گر جانے کی وجہ سے) منہ اندر سے سرخ ہی سرخ نظر آتا تھا۔ اور اس زمانہ میں موجود بھی نہیں ہے بلکہ فوت ہوگئی اب تو خدا تعالیٰ نے اس سے اچھی اسکے عوض دیدی۔

۱۵۱۶۔ عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ہندہ بنت آئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہؐ (پہلے زمین پر کوئی خیمہ والے نہ تھے جن کے گھر کی ذلت مجھ کو آپ کے گھر والوں کی ذلت سے زیادہ پسند ہو لیکن آج سطح زمین پر کوئی ایسا گھر نہیں کہ جس کے رہنے والوں کی عزت آپ کے گھر والوں کی عزت سے زیادہ محبوب ہو۔

۱۵۱۷۔ عبد اللہ ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے نزول وحی سے پہلے زید بن عمرو ابن نفیل سے بلدح کے جنگل کی پست زمین میں ملاقات کی وہاں رسول اللہؐ کے سامنے ایک دسترخوان لایا لیکن آپ نے اس میں سے کھانے سے انکار فرما دیا۔ زید نے کہا کہ میں ان جانوروں کا گوشت جو تم اپنے تھانوں پر ذبح کرتے ہو نہیں کھاتا ہوں میں صرف وہی گوشت کھاتا ہوں جس پر خدا کا نام لیا گیا ہو زیدؓ ابن عمر قریش کے ذبیحوں کو کوہ خیال فرمایا کرتے تھے اور ان کا یہ قول تھا کہ بکری کو خدائے تعالےٰ نے پیدا کیا اور اس کے لئے زمین سے سبزیاں اگائیں پھر تم ان کو اللہ کے سوا اوروں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔

۱۵۱۸۔ حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار اگر تم کو قسم کھانا ہو تو خدا کے سوا اور کسی کی قسم مت کھاؤ۔ چونکہ قریش اپنے ماں باپوں کی قسم کھایا کرتے تھے اس وجہ سے آپؐ نے فرمایا کہ ماں باپ کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۱۹۔ ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا شاعر کا اگر سچا کلام ہے تو وہ لبید کا یہ شعر ہے۔ الا کل شئی ما خلا اللہ باطل؂ یعنی سوائے خدا کے ہر چیز ہیچ اور فنا پذیر ہے

باب ۶۲
نبی صلعم کی بعثت کے بیان میں

۱۵۲۰۔ محمدؐ ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب بن ہاشم بن مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن عدنان۔

۱۵۲۱۔ ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ ۴۰ سال کی عمر میں رسول اللہؐ پر وحی نازل ہوئی اس کے بعد آپ مکہ میں تیرہ سال رہے۔ اس کے بعد آپ کو ہجرت کا حکم کیا گیا تو آپ نے مدینہ کو ہجرت کی اور دس سال قیام پذیر رہے اس کے بعد آپ نے وفات پائی۔

۱۵۲۲۔ ابن عمر ابن عاص رضہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہؐ کعبہ کے پرنالے کے قریب نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عقبہ ابن ابی معیط آیا اور اپنا کپڑا آپ کی گردن میں ڈال کر گلا گھونٹنا شروع کیا، اسی اثنا میں حضرت ابوبکر رضہ تشریف لائے اور اسکے دونوں شانے پکڑ کر رسول اللہؐ کے قریب سے ہٹا دیا اور فرمایا کہ آدمی کو فقط اس وجہ سے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب خدا ہے آخر تک۔

۱۵۲۳۔ عبداللہ ابن مسعود رضہ سے دریافت کیا گیا کہ جس روز جنات نے قرآن سنا تھا، اس روز کی جنات کی خبر حضورؐ کو کیسے ہوئے فرمایا کہ ایک درخت نے دی تھی۔

۱۵۲۴۔ ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ کے وضو اور استنجا کا پانی آپکے ہمراہ لئے رہتا تھا یہ حدیث گذر گئی اس روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ حضورؐ نے اللہ تعالےٰ سے جنات کے لئے دعا کی تھی کہ جب ہڈی یا گوبر پر سے گذریں تو ان کو کھانے کی کوئی چیز وہاں ملے۔

۱۵۲۵۔ ام خالد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ایام طفولیت میں حبشہ سے آئی تو رسول اللہؐ نے مجھ کو ایک چادر عنایت کی جس میں نقوش تھے اور آپ اس کے نقوش پر ہاتھ پھیر کر فرماتے جاتے تھے کہ اچھی ہے اچھی ہے۔

۱۵۲۶۔ عباس رضہ ابن عبدالمطلب کہتے ہیں کہ میں نے خدمت مبارک میں عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! حضورؐ نے اپنے چچا کو کیا نفع پہنچایا کیونکہ وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے اور کفار کے مقابلہ میں آپ کی حمایت کرتے تھے فرمایا کہ وہ ٹخنوں تک آگ میں نہ ہوں گے اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ آگ کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتے۔

۱۵۲۷۔ ابوسعید خدری رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کے چچا کے متعلق سوال کیا گیا تھا تو میں نے سنا کہ آپ فرماتے ہیں شاید میری شفاعت ان کو کچھ فائدہ دے اور خدا تعالےٰ ان کو صرف پنڈلیوں تک آگ میں رکھے ان کے ٹخنے آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے اور اس کی وجہ سے ان کا دماغ جوش مارتا ہو گا۔

باب ۶۳
اسرا اور معراج کا قصہ

۱۵۲۸۔ جابر ابن عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب قریش نے مجھ کو جھوٹا ٹھہرایا تو میں مقام حجر میں کھڑا ہو گیا اور وہاں اللہ تعالےٰ نے میرے سامنے بیت المقدس کر دیا اور میں اس کو دیکھ کر اس کی نشانیاں بتلاتا رہا اور اس کو دیکھتا رہا۔

۱۵۲۹۔ مالک ابن صعصعہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے معراج کی شب کا لوگوں سے بیان فرمایا کہ میں حجرہ میں لیٹا ہوا تھا ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے یہاں سے یہاں تک یعنی جن پر گردن سے لے کر اوپر تک (یہ راوی کا قول ہے) شگاف دیا اور میرے دل کو نکال لیا، اس کے بعد ایک طشت طلائی میرے قریب

لایا گیا جس میں ایمان بھرا ہوا تھا اور میرے دل کو دھو کر اور سینہ میں رکھ کر بدستور کر دیا، اس کے بعد میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا جس کو براق کہتے ہیں۔ منتہاء نظر تک اس کا ایک قدم جاتا تھا اور مجھ کو اس پر سوار کیا گیا اور مجھ کو جبرئیلؑ لے کر چلے یہاں تک کہ میں دنیا کے آسمان کے قریب پہنچا اور دروازہ کھلوانا چاہا تو آواز آئی کون ہے؟ جبرئیل نے کہا۔ جبرئیل آواز آئی آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پوچھا گیا کہ ان کی جانب بھیجے گئے تھے جبرئیلؑ نے کہا ہاں آواز آئی اچھا تشریف لایئے۔ کیا مبارک آنا ہے کہ ان کو نصیب ہوا اور دروازہ کھل گیا۔ جب میں پہنچا تو دیکھتا ہوں کہ آدمؑ موجود ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ آپکے باپ آدمؑ ہیں ان کو سلام کیجئے میں نے سلام کیا انہوں نے جواب میں خوش آمدید کہا اے نیک بیٹے اور اے نیک نبیؐ! پھر مجھے اس سے اور اوپر لے کر چڑھے اور دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانے کی کوشش کی آواز آئی کون ہے؟ جواب ملا جبرئیلؑ سوال ہوا کہ تمہارے ہمراہ کون ہے؟ جواب دیا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) آواز آئی کیا بھیجے گئے تھے جواب دیا ہاں آواز آئی تشریف لایئے کیا اچھا آنا ہے جو نصیب ہوا، اور دروازہ کھل گیا جب میں اوپر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ یحییٰؑ اور عیسیٰؑ دونوں خالہ زاد بھائی وہاں موجود ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ یحییٰؑ او عیسیٰؑ ہیں ان کو سلام کیا، انہوں نے جواب دیا اور اس کے بعد کہا کہ آیئے اچھے بھائی اور نیک نبی خوش آمدید اسکے بعد مجھ کو تیسرے آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوانے کی اجازت چاہی آواز آئی کون ہے؟ جواب دیا جبرئیل ہیں سوال کیا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) سوال ہوا کہ کیا بھیجے گئے، جواب دیا ہاں آواز آئی تشریف لایئے آپ کو اچھا آنا حاصل ہوا اور دروازہ کھل گیا میں داخل ہوا۔ اچانک یوسف علیہ السلام نظر آئے جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ یوسفؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور فرمایا اے نیک بھائی اور اے نیک نبی خوش آمدید اس کے بعد مجھے لے کر اوپر چڑھے اور چوتھے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا آواز آئی کون ہے؟ جواب دیا جبرئیلؑ پھر پوچھا گیا تمہارے ہمراہ کون ہے جواب دیا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پھر کہا گیا کیا بھیجے گئے تھے انہوں نے جواب دیا ہاں آواز آئی آ جایئے۔ اور دروازہ کھل گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ادریسؑ ہیں جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ ادریسؑ ہیں ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا اور فرمایا کہ آیئے اچھے نیک بھائی اور نیک نبیؐ اس کے بعد مجھ کو اور اوپر لے گئے اور پانچویں آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کا سوال کیا پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا جبرئیل پھر کیا گیا تمہارے ساتھ کون ہے جواب ملا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، سوال کیا گیا ان کو لینے کے لئے بھیجے گئے انہوں نے کہا ہاں آواز آئی تشریف لایئے دروازہ کھل گیا اور کہا گیا کہ مبارک تشریف آوری ہے جو ان کو نصیب ہوئی اندر داخل ہوا تو ہارونؑ نظر آئے جبرئیل نے کہا یہ ہارونؑ ہیں ان کو سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور فرمایا کہ خوش آمدید اے نیک بھائی اور نیک نبی اس کے بعد مجھ کو اور اوپر لے گئے اور چھٹے آسمان پر پہونچے اور دروازہ کھلوانے کا سوال کیا اندر سے آواز آئی کون ہے جواب دیا جبرئیلؑ، پھر پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پوچھا گیا کہ کیا ان کو لینے کے لئے بھیجے گئے تھے انہوں نے کہا ہاں آواز آئی تشریف لایئے اور بڑا مبارک آنا ہے جو نصیب ہوا ہے اسکے بعد دروازہ کھل گیا اور میں اندر داخل ہوا تو مجھ کو موسیٰ علیہ السلام نظر آئے جبرئیل نے کہا کہ یہ موسیٰؑ ہیں ان کو سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا اور کہا کہ مرحبا نیک بھائی اور نیک نبی اس کے بعد میں آگے بڑھنے لگا تو موسیٰؑ رونے لگے۔ کسی نے پوچھا کہ آپ کیوں رونے لگے جواب دیا مجھ کو یہ خیال آیا کہ میرے بعد ایک لڑکا نبی ہو گیا۔ اور جنت میں

جتنے لوگ میری امت کے جائیں گے ان سے زیادہ اس کی امت کے جائیں گے۔ اس کے بعد مجھے ساتویں آسمان پر لے گئے اور جبرئیلؑ نے دروازہ کھولنے کی فرمائش کی آواز آئی کون ہے؟ جواب دیا جبرئیلؑ سوال کیا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آواز آئی کیا ان کے لینے کے لئے بھیجے گئے تھے، جبرئیلؑ نے کہا ہاں آواز آئی اندر تشریف لائیے کیا مبارک آنا نصیب ہوا ہے اور دروازہ کھل گیا جب میں اندر داخل ہوا ابراہیم علیہ السلام نظر آئے جبرئیلؑ نے کہا یہ تمہارے والد ابراہیمؑ ہیں ان کو سلام کیجئے۔ میں نے ان کو سلام کیا ابراہیمؑ نے جواب دیا اور فرمایا مرحبا نیک بیٹے اور نیک نبی اسکے بعد جبرئیلؑ محمدؐ کو سدرۃ المنتہیٰ پر لے گئے میں نے دیکھا کہ اسکے پتے ایسے ہیں جیسے ہاتھی کے کان اور اس کے پھل مشکوں کی مثل جبرئیلؑ نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے وہاں چار نہریں دکھائی دیں دو اندرونی اور دو بیرونی میں نے پوچھا کہ یہ کیسی ہیں جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ جو اندرونی ہیں یہ وہ ہیں جو جنت میں جاتی ہیں اور دو بیرونی جو ہیں ان میں سے ایک نیل ہے اور دوسرے فرات اسکے بعد مجھ کو بیت المعمور کی طرف لے چلے معلوم ہوا کہ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے (نئے) داخل ہوتے ہیں اسکے بعد میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک دودھ کا ایک شہد خالص کا میں نے دودھ والا لیا جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ ہدایت ہے جس پر آپ کی امت ہے۔ پھر مجھ پر ہر روز پچاس نمازیں فرض کی گئیں اور میں واپس ہو کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا موسیٰ نے مجھ سے پوچھا کیا فرض ہوا میں نے کہا پچاس نمازیں روزانہ موسیٰؑ نے کہا کہ تمہاری امت سے پچاس نمازیں ادا نہ ہو سکیں گی کیونکہ اس سے قبل میں تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیلؑ پر پورے طور سے آزمائش کر لی ہے لہذا اپنے ربؐ کے پاس پھر جاؤ اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کرو۔ چنانچہ میں لوٹا تو مجھے دس نمازیں معاف ہوئیں پھر موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے پھر وہی کہا میں پھر لوٹ گیا اور پھر دس معاف ہوئیں۔ پھر میں لوٹ کر موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے وہی کہا چنانچہ میں واپس ہوا تو دس اور معاف ہوئیں اور روزانہ دس نمازوں کا حکم باقی رہا اور میں لوٹ کر پھر موسیٰؑ تک آیا تو انہوں نے پھر وہی کہا میں پھر واپس گیا تو روزانہ مجھ کو پانچ نمازوں کا حکم ہوا اور موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ اب کیا فرض ہوا میں نے کہا روزانہ پانچ نمازیں فرض ہوئی ہیں موسیٰؑ نے کہا کہ تمہاری امت پانچ بھی ادا نہ کر سکے گی کیونکہ تم سے قبل میں لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل پر اس کی آزمائش کامل طریقہ پر کر لی ہے لہذا پھر جاؤ اور اپنی امت کیلئے تخفیف کی درخواست کرو۔ میں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے ربؐ سے اتنی درخواستیں کیں کہ اب مجھ کو شرم آنے لگی بس اب رضا اور تسلیم ہی ہے، پھر میں جب آگے بڑھ گیا تو کسی نے آواز دی کہ ہم نے اپنا فریضہ جاری کر دیا (یعنی پانچ پڑھنا پچاس کا ثواب ملے) اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی۔

۱۵۳۰۔ **ابن عباس** رضہ خدائے تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤیا التی اریناک الا فتنة للناس کی تفسیر میں کہتے ہیں یعنی ہم نے تم کو جو یہ نظارہ دکھایا تھا یہ اسی کو لوگوں کی آزمائش بنایا ہے فرمایا کہ یہ آنکھ کا نظارہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دکھایا گیا تھا اور فرمایا کہ شجر ملعونہ سے مراد قرآن میں سینڈھ کا درخت ہے۔

۱۵۳۱۔ **عائشہ** رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مجھ سے نکاح کیا تو اس وقت میری عمر چھ سال کی تھی پھر ہم لوگ جب مدینہ میں چلے آئے اور بنو حارث ابن خزرج کے مکان میں قیام پذیر ہوئے تو اس وقت مجھ کو بخار آنے لگا اور میرے بال (اتر کر تھوڑے ہو گئے تھے (اس کے بعد جب مجھ کو بخار سے صحت ہو گئی تھی) تو شانوں سے نیچے تک بال بکثرت) ہو گئے تھے میرے پاس میری والدہ ام رومانؓ آئیں اس وقت میں اپنی سہیلیوں کے ہمراہ جھولے میں تھی انہوں نے آکر مجھ کو آواز دی میں ان کے پاس حاضر ہوئی اور مجھ کو یہ معلوم نہ تھا کہ ان کا مجھ سے کیا مقصد تھا جب میں ان کے قریب پہنچی، تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کے دروازہ پر کھڑا کر دیا، چونکہ میں بہت تھک گئی تھی اس وجہ سے میں ہانپ رہی تھی جب میرا سانس کچھ ٹھہرا تو میری والدہ نے پانی لے کر میرا منہ اور سر دھویا اور گھر میں لے گئیں جب میں گھر میں پہنچی تو میں نے انصاری عورتوں کو دیکھا۔ عورتیں مجھ کو دیکھ کر بولیں

کہ نیک فال اور خیر و برکت کے ساتھ آؤ۔ میری والدہ نے مجھ کو ان عورتوں کے سپرد کر دیا انہوں نے میری حالت جسمانی درست کی لیکن
اس کے بعد کوئی واقعہ فی الفور نہ ہوا سوائے اس کے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کے وقت تشریف لائے اور ان
عورتوں نے مجھ کو آپ کے حوالے کر دیا ان دنوں میں نو برس کی تھی۔

۱۵۳۲۔ عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مجھے دو بار خواب میں نظر آئیں میں
نے دیکھا کہ تم ریشم کے ٹکڑے میں ہو اور مجھ سے کوئی کہتا ہے کہ یہ تمہاری بیوی ہے کھول کر دیکھا تو وہ تم ہی تھیں میں
دل میں کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو خدا اس کو ضرور پورا کریگا۔

باب ۶۴
مدینہ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی ہجرت

۱۵۳۳۔ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے والدین کو دین اسلام پر ہی پایا تھا اور کوئی دن ایسا نہ
جاتا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے یہاں تشریف نہ لاتے ہوں بلکہ ہر روز صبح اور شام کے
وقت تشریف لاتے لیکن جب کفار کے ہاتھوں سے مسلمانوں کو بہت تکلیف پہنچنے لگی تو حضرت ابوبکر رضہ حبشہ کو ہجرت
کر کے چلے جب مقام برک غماد میں پہنچے تو آپ کی ملاقات قبیلہ قارہ کے سردار ابن دغنہ سے ہوئی ابن دغنہ بولا کہ ابوبکر
کہاں کا ارادہ کیا۔ حضرت ابوبکر رضہ نے فرمایا مجھ کو میری قوم نے نکال دیا۔ لہذا میرا ارادہ یہ ہے کہ اب میں زمین
میں سیر و سیاحت کروں اور اپنے پروردگار کی عبادت کروں یہ سن کر ابن دغنہ بولا کہ آپ جیسے شخص کو نہ نکلنا
چاہیئے تھا اور نہ قوم کو نکالنا چاہئے تھا کیونکہ آپ ایسی باتیں کرتے ہیں جو دوسرا شخص نہیں کر سکتا۔ آپ صلہ رحمی کرتے
ہیں دوسروں کا بوجھ اپنے سر پر اٹھاتے ہیں مہمان کی خاطر اور تواضع کرتے ہیں مصیبت زدگان کی اعانت کرتے ہیں۔ لہذا میں
آپ کو اپنی پناہ میں رکھتا ہوں آپ واپس چلیے اور اپنے پروردگار کی عبادت اپنے شہر ہی میں کیجیے۔ چنانچہ حضرت
ابوبکر رضہ لوٹ آئے اور ابن دغنہ نے بھی آپ کے ہمراہ کوچ کر دیا اور مکہ میں پہنچ کر تو ابن
دغنہ قریش کے تمام شرفاء میں پھرا اور ان سے کہا کہ ابوبکر رضہ نہیں نکل سکتے ہیں اور نہ ان کو کوئی نکال سکتا
ہے کیا تم ایسے آدمی کو نکالتے ہو جو اچھے اخلاق رکھتا ہے وہ دوسری جگہ نہیں مل سکتے صلہ رحمی کرتا ہے اور دوسروں
کا بار اٹھاتا ہے مہمان نوازی کرتا ہے اور مصیبت زدگان کی اعانت کرتا ہے (یہ سن کر) قریش میں سے کسی نے ابن دغنہ
کی امان کا انکار نہ کیا اور ابن دغنہ سے کہا کہ تم ابوبکر رضہ سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے خدا کی عبادت اپنے گھر میں ہی کریں
چاہے نماز پڑھیں یا اور کچھ لیکن ہم کو سنا کر اور کھلم کھلا کر کے تکلیف نہ پہنچائیں کیونکہ ہم کو یہ ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے
فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں ابن دغنہ نے یہ بات ابوبکر رضہ سے کہہ دی آپ نے اسکے مطابق اپنے گھر میں ہی نماز اور قرآن پڑھنا شروع کیا اور
کھلم کھلا اور ہر جگہ پڑھنا چھوڑ دیا۔ ایک زمانہ تک یہی حالت رہی پھر ان کے دل میں خیال آیا تو انہوں نے اپنے مکان کے صحن میں ایک
[illegible] تیار کرائی اور وہاں بیٹھ کر نماز اور قرآن پڑھنے لگے مشرکین کے بچے اور عورتیں آپ کے پاس آ کر مجتمع ہونے لگے اور دیکھ دیکھ کر خوش
ہونے لگے چونکہ ابوبکر رضہ بہت رونے والے آدمی تھے اس وجہ سے قرآن پڑھنے کے وقت آپ کو اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہتا اور آنسو نکل
پڑتے اور یہ بات قریش کے اشراف کے لئے پریشان کن تھی اس وجہ سے انہوں نے ابن دغنہ کو بلا بھیجا۔ اور جب وہ آیا
تو اس سے کہا کہ ہم نے ابوبکر رضہ کو تمہاری حمایت اور سفارش سے اس شرط پر پناہ دی تھی کہ وہ

اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کریں لیکن انہوں نے یہاں تک زیادتی کی کہ اپنے گھر کے سامنے مسجد بنالی اور عبادت علانیہ شروع کر دی
نماز اور قرآن چلا کر پڑھنے لگے اور ہمکو بڑا خوف ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے اس فتنہ میں گرفتار نہ ہو جائیں لہٰذا ان کو منع کر دو اگر
وہ یہ پسند کریں کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر ہی میں کریں اور اگر علانیہ کئے بغیر وہ نہ رہ سکیں تو ان سے اپنا ذمہ واپس لیلو کیونکہ ہم کو یہ پسند نہیں
کہ ہم تمہارے ذمہ کو (اغداری کر کے) رسوا کریں نہ ہم یہ جائز رکھ سکتے ہیں کہ ابوبکر رضؓ علانیہ طریقے سے عبادت کریں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ
پھر ابن دغنہ نے حضرت ابوبکر رضؓ کے پاس آکر کہا تم جانتے ہو کہ میں نے تم سے کس شرط پر امن دینے کا اقرار کیا تھا لہٰذا یا تو تم اس پر قائم رہو یا
میری ذمہ داری واپس دیدو کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ عرب کو یہ بات معلوم ہو کہ فلاں شخص نے فلاں کو اپنے ذمہ میں لیا تھا لیکن اس نے
اس کے ذمہ کا کچھ اعتبار نہ کیا اور اس کو توڑ ڈالا۔ ابوبکر رضؓ نے یہ سن کر جواب دیا کہ اچھا میں تمہارا ذمہ واپس دیتا ہوں اور اپنے پروردگار
کا ذمہ اختیار کیا اور ان دنوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تشریف فرما تھے آپنے مسلمانوں سے فرمایا تمہارا مقام
ہجرت (خواب میں) دکھا دیا گیا وہاں کھجوروں کے درخت بہت ہیں اور وہ مقام دو پتھریلے میدانوں کے درمیان ہے یعنی مدینہ تو جو لوگ ہجرت کرنے
والے تھے فوراً ہی مدینہ کی ہجرت کر کے چلے گئے اور جو حبشہ کو ہجرت کر کے چلے گئے تھے ان میں سے اکثر مدینہ چلے آئے اور حضرت ابوبکر
نے بھی مدینہ جانے کا سامان تیار کر لیا لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ شاید مجھ کو بھی عنقریب
ہجرت کی اجازت عطا ہو جائے۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان کیا آپ کو اس کی امید
ہے؟ فرمایا ہاں۔ حضرت ابوبکر رضؓ رک گئے کہ آپ کی معیت میں جائیں اور اپنے سفر کی دو اونٹنیوں کو چار ماہ تک ببول کے پتے چراتے رہے۔ عائشہ رضؓ
کہتی ہیں کہ ایک دن ہم دوپہر کے وقت ابوبکر رضؓ کے گھر میں تھے کسی نے کہا۔ دیکھو حضرت چادر اوڑھے ہوئے ایسے وقت میں تشریف
لا رہے ہیں کہ پہلے کبھی ایسے وقت نہ آتے تھے، حضرت ابوبکر رضؓ بولے کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان خدا کی قسم ایسے وقت میں آپ کو کوئی
خاص بات لائی ہے عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریب آکر اجازت اندر آنے کی طلب کی آپ کو اجازت
دی گئی اندر داخل ہو کر فرمایا کہ جو لوگ تمہارے پاس بیٹھے ہیں ان کو علیحدہ کر دو ابوبکر رضؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان
یہاں کوئی غیر آدمی نہیں ہے یہ سب گھر والے ہیں فرمایا مجھ کو ہجرت کی اجازت ہو گئی ابوبکر رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں بھی آپکے ہمراہ جاؤں گا، فرمایا ہاں۔ ابوبکر رضؓ نے عرض کیا اچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ میری ان دونوں اونٹنیوں میں
سے ایک لے لیجئے۔ آپنے فرمایا کہ قیمتاً لیں گے ویسے نہیں۔ عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ پھر ہم نے دونوں کے لئے سامان سفر تیار کیا اور
زادراہ ایک چمڑے کی تھیلی میں رکھ دیا، اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضؓ نے اپنا کمر بند کاٹ کر تھیلی کے منہ کو باندھ دیا۔ اسی
وجہ سے ان کا نام ذات النطاقین ہو گیا۔ عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد حضور اقدس اور ابوبکر جبل ثور کے ایک غار
میں چلے گئے اور تین رات دن وہاں پوشیدہ رہے۔ عبداللہ ابن ابی بکر رضؓ جوان ذی فہم اور بڑے عقلمند تھے رات کو ان
دونوں کے پاس رہتے اور سحر ہی مکہ میں آکر قریش کے ساتھ مل جاتے جس سے معلوم ہو کہ رات کو یہیں رہے ہیں اور
جو کوئی بات ان حضرات کے دھوکہ دینے کی سنتے اس کو یاد رکھتے۔ اور رات کو جا کر پہنچتے پھر اس کو ان سے بیان کر دیتے
اور حضرت ابوبکر رضؓ کا ایک غلام جس کا نام عامر ابن فہیرہ تھا جنگل میں بکریاں چرایا کرتا تھا اور جب کچھ رات گذر جاتی تو
ان کا دودھ (ان کو پہونچا دیتا اور وہ دونوں صاحب اس دودھ پر رات گذارتے۔ پھر عامر ابن فہیرہ ان دونوں
کو اندھیرے سے ہی ہانک دیتا تین شب تو اسی طرح یہی کرتا رہا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ
نے بنی دیل یعنی قبیلہ بنی عدی کے ایک شخص کو رہبری کے لئے اجرت پر ٹھہرایا کیونکہ وہ رہبری میں ماہر تھا اور آل عاص ابن وائل

کا حلیف اور کفار قریش کے دین پر تھا۔ مگر ان دونوں حضرات کو اس پر اطمینان تھا۔ لہذا ان دونوں حضرات نے اس کو اپنی دونوں سانڈنیاں دیدیں اور اس سے غار ثور پر ملنے کا وعدہ کیا کہ تین رات کے بعد تم صبح کو غار ثور پر ملنا اور یہ سانڈنیاں لیتے آنا اور عامر ابن مغیرہ ان دونوں حضرات کے ساتھ روانہ ہوا۔ راہبر نے ساتھ لے کر ان سب کو ساحل سمندر کا راستہ اختیار کیا۔ سراقہ بن نوفل کا بیان ہے کہ اس وقت میں ہمارے پاس قریش کے قاصد آئے ہوئے تھے اور یہ پیغام لائے تھے کہ ابوبکر رض اور رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں سے جس کو بھی کوئی شخص قتل کریگا یا قید کر لائے گا اس کو اپنے مقتول کی دیت دی جائے گی سراقہ کہتا ہے کہ میں اپنے ایک قومی جلسہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک شخص آکر کہنے لگا کہ سمندر کے کنارے میں نے ابھی چند آدمیوں کو دیکھا ہے اور مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کے ہمراہی ہیں سراقہ کہتا ہے کہ یہ سن کر مجھے یقین ہو گیا کہ وہی لوگ ہیں لیکن پھر بھی میں نے بات بنانے کو کہا کہ نہیں وہ لوگ نہیں بلکہ ان کو دیکھا ہو گا جو ابھی ہمارے یہاں سے گئے ہیں اس کے بعد میں تھوڑی دیر مجلس میں بیٹھا رہا پھر اپنے گھر آکر باندی سے کہا کہ میرا گھوڑا تیار کر کے فلاں ٹیلہ کے پاس لے جا اور میرے انتظار میں کھڑی ہو جا اور میں نیزہ لے کر اپنے مکان کی پشت سے نکلا اور اس کی بھال کو (اتنا نیچا کئے ہوئے) زمین پر خط کھینچتا چلا (تاکہ کوئی دیکھ نہ لے) یہاں تک کہ اپنے گھوڑے کے پاس ٹیلہ کے قریب پہنچ گیا، اور اس پر سوار ہو کر اڑ چلا اور ان صاحبوں کے نزدیک پہنچا یکایک میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی، اور گر پڑا۔ سنبھل کر پھر اٹھا اور فال نکالنے کے لئے اپنے تیروں کے تھیلے میں سے تیر نکالے اور فال دیکھی کہ میں ان صاحبوں کو ماروں گا یا نہیں لیکن فال میرے منصوبے کے مخالف نکلی میں پھر بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہوا، اور تیروں کی فال کا کچھ خیال نہ کیا بلکہ ہمیں بھگاؤ گھوڑا مجھ کو تیزی سے لے چلا جب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ہو چکا اور آپ کی تلاوت کی آواز سنائی دی لیکن حضور کسی طرف بالکل متوجہ نہیں ہوتے تھے البتہ ابوبکر رض چاروں طرف دیکھتے تھے۔ کہ اچانک میرے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے اور گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے اور میں گھوڑے سے گر پڑا۔ پھر میں نے گھوڑے کو ڈانٹا جب وہ سیدھا ہوا۔ لیکن اپنے پاؤں زمین سے نہ نکال سکا۔ خیر سیدھا ہو گیا اور اس کے پاؤں کے نشانات کے قریب سے ایک غبار دھوئیں کی مانند اٹھنے لگا۔ تب میں نے پھر تیروں کی فال نکالی لیکن میرے منصوبے کے خلاف نکلی میں نے اس وقت ان صاحبوں کو امن کے ساتھ آواز دی۔ تب وہ سب فوراً رک گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے قریب پہنچا اور ان کے پاس پہنچنے تک جو واقعات در پیش آئے تھے ان سے مجھ کو خیال ہو گیا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تبلیغ کا کام ضرور پورا ہو گا۔ میں نے ان سے کہا کہ تمہاری قوم نے تمہارے متعلق دیت کا انعام مقرر کیا ہے اور جو ارادے لوگوں کے آپ کے متعلق تھے سب ان کو اطلاع دی اور میرے پاس جو کچھ سفر کا سامان اور کھانا تھا ان کو دیدیا۔ لیکن انہوں نے مجھ کو کوئی تکلیف نہ دی نہ مجھ سے کچھ طلب کیا، صرف اتنا فرمایا کہ ہمارا حال پوشیدہ رکھنا میں نے آپ سے درخواست کی کہ امن کی تحریر آپ میرے لئے لکھ دیں۔ یہ سن کر آپ نے عامر ابن مغیرہ سے فرمایا اس نے چمڑے کے ٹکڑے پر امن نامہ لکھ دیا پھر آپ روانہ ہو گئے۔ راستہ میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ملاقات مسلمانوں کی ایک جماعت سے ہوئی جو زبیر رض کی زیر قیادت شام سے آرہی تھی حضرت زبیر رض نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکر رض کو سفید کپڑے پہنائے ادھر مدینہ والوں کو آپ کے تشریف لانے کی خبر پہونچی تو وہ لوگ مقام حرہ تک آپ کی تلاش میں ہر روز صبح کو آتے اور آپ کا انتظار کرتے پھر دوپہر کی گرمی ان کو مجبور کرتی تو واپس چلے جاتے۔ چنانچہ حسب معمول ایک روز بہت انتظار کے بعد واپس آگئے اور اپنے گھروں میں بیٹھے تھے کہ ان میں سے ایک یہودی اپنی

کسی چیز کی تلاش میں وہاں کے ٹیلوں میں سے کسی ٹیلہ پر چڑھا تو اس نے رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اور آپ کے صحابہ کو سفید پوش دیکھا سراب ان سے چھپ گیا تھا دیکھا تب اس سے نہ رکا گیا اور فوراً با آواز بلند پکارا تھا کہ اے گروہ عرب! تمہارا مطلوب جس کے تم منتظر تھے آپہونچا یہ سنتے ہی مسلمان اپنے ہتھیار لے کر آپ کے استقبال کو دوڑے چنانچہ مقام حرہ میں آپ سے ملاقات کی اور آپ کو داہنی جانب کر کے لے چلے اور آپ کو قبیلہ بنو عمرو ابن عوف میں اتار دیا یہ واقعہ ماہ ربیع الاول یوم دوشنبہ کا ہے القصہ حضرت ابو بکر رضہ لوگوں سے ملنے ملانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور حضور خاموش بیٹھے رہے یہاں تک کہ انصاریوں میں وہ شخص آتا جس نے رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نہ دیکھا تھا تو وہ حضرت ابو بکر رضہ ہی کو سلام کرتا یہ وقت ایسا ہوگیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دھوپ آگئی. حضرت ابو بکر رضہ نے ادھر متوجہ ہو کر آپ پر چادر سے سایہ کیا. تب لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ کو پہچانا چنانچہ آپ قبیلہ بنو عمرو ابن عوف میں تقریباً دس راتیں قیام پذیر رہے اور اس مسجد کی جو تقویٰ پر قایم ہوئی ہے بنا ڈالی یعنی مسجد قبا کی اور اس میں نماز ادا کی اس کے بعد آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ آپ کے ہمراہ چلے یہاں تک کہ مدینہ میں وہ اونٹنی مسجد نبوی کے پاس بیٹھ گئی اور اسی مقام اسوقت وہاں کچھ مسلمان نماز پڑھ رہے تھے وہ مقام دو لڑکوں سہل اور سہیل کی کھجوریں سکھانے کا مقام تھا، اور یہ دونوں سعد بن زرارہ کی زیر تربیت تھے. جب آپ کی اونٹنی اس جگہ بیٹھ گئی تو آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہماری یہی منزل ہے پھر آپ نے ان لڑکوں کو بلا کر زمین کی قیمت کی بابت گفتگو کی تاکہ وہاں مسجد تیار کی جائے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم اس زمین کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہبہ کئے دیتے ہیں لیکن آپ نے بطور ہبہ لینے سے انکار کیا بلکہ ان دونوں سے اس کو خرید لیا اور اس جگہ مسجد تیار ہو گئی اور اس کی تعمیر کے لئے حضرت خود اینٹیں ڈھونے میں مشغول تھے. اور یہ شعر پڑھتے جاتے تھے (جس کا ترجمہ یہ ہے)
چونکہ ثواب درحقیقت آخرت ہی کا ثواب ہے لہٰذا اے خدا انصار و مہاجرین پر رحم فرما.

۱۵۳۴ حضرت اسماء رضہ کہتی ہیں کہ میرے پیٹ میں عبد اللہ ابن زبیر رضہ تھے اور ان کے حمل کے دن بھی پورے ہو چکے تھے کہ میں مکہ سے مدینہ کو چلی اور مدینہ میں پہنچ کر قبا میں اتری وہیں عبد اللہ ابن زبیر رضہ پیدا ہو گئے. پھر میں عبد اللہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائی اور آپ کو گود میں دیدیا آپ نے ایک چھوہارا منگایا. اور خود چبا کر اس کے منہ میں دیدیا. پھر حضور نے ایک کھجور چبا کر اس کے تالو پر لگا دی اور برکت کی دعا فرمائی اور عبد اللہ رضہ پہلا بچہ ہے جو اسلام میں پیدا ہوا ہے.

۱۵۳۵. ابو بکر رضہ کہتے ہیں کہ غار ثور میں میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا. میں نے لوگوں کی چاپ سنی اور ان کے پیر دیکھے تو عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر ان میں سے کسی نے نیچی نظر کی تو دیکھ ہی لے گا. آپ نے فرمایا کہ اے ابو بکر چپ رہو، ہم تو دو ہیں لیکن تیسرا ہمارے ساتھ خدا ہے.

۱۵۳۶. براء رضہ کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں جو سب سے پہلے تشریف لائے تھے وہ مصعب رضہ ابن عمیر اور ابن مکتوم رضہ تھے. یہ دونوں صاحب لوگوں کو قرآن پڑھایا کرتے تھے، اس کے بعد بلال رضہ اور سعد اور عمار رضہ آئے اس کے عمر ابن الخطاب رضہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۲۰ اصحاب کے ساتھ آئے. اس کے بعد حضور تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ مدینہ والے اور کسی چیز سے ایسے خوش نہ ہوتے تھے جتنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے خوش ہوئے حتیٰ کہ وہاں کی لونڈیاں بھی خوشی میں یہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف

لے گئے اور جس وقت آپ تشریف لائے ہیں اس وقت میں مفصل سے سبح اسم ربك الاعلیٰ پڑھ رہا تھا۔

۱۵۳۷۔ علاء ابن حضرمی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ طواف رخصت کے بعد مہاجرین کو مکہ میں تین راتیں قیام کرنے کی اجازت ہے۔

۱۵۳۸۔ ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر (کہ قبل از وفات) مجھ پر دس یہود کا بھی ایمان لے آئے تو سب کے سب یہودی ایمان لے آئیں گے۔

باب ۶۵
غزوات کا بیان

۱۵۳۹۔ زید ابن ارقم سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے جہاد کئے فرمایا کہ انیس۔ پھر ان سے کہا گیا کہ آپ نے حضرت کے ہمراہ کتنے جہاد کئے جواب دیا کہ سترہ پھر ان سے پوچھا گیا کہ سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا فرمایا عسیرہ یا عشیرہ

۱۵۴۰۔ ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے مقدادؓ ابن اسود کا ایسا مرتبہ دیکھا کہ مجھ کو بھی شوق ہوا کہ میں اس مرتبہ والا ہو جاؤں حضرت مقدادؓ ابن اسود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ مشرکین پر بددعا کر رہے تھے۔ مقدادؓ بولے کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح نہیں کہ جو ان کی قوم نے کہا تھا ہم نہ کہیں ان کی قوم نے کہا اے موسیٰ تم اور تمہارا رب دونوں لڑائی کے لئے جاؤ۔ بلکہ ہم آپ کے داہنے بائیں آگے پیچھے ہر طرف سے لڑنے والے ہیں تو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ دیکھا کہ خوشی کے مارے چمکنے لگا۔

۱۵۴۱۔ براء رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان صحابہؓ کی تعداد جو غزوہ بدر میں شریک تھے اصحاب طالوت کے برابر تھی جنہوں نے طالوت کے ہمراہ نہر سے گذر کیا تھا یعنی تین سو اور کچھ آدمی براءؓ نے کہا کہ خدا کی قسم طالوت کے ساتھ سوائے مومن کے کوئی نہر سے پار نہیں اترا۔

۱۵۴۲۔ انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوجہل کو کون دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ سن کر ابن مسعودؓ چلے اور ابوجہل کو عفراء کے دونوں بیٹے مار چکے تھے۔ یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا بھی ہو گیا تھا۔ ابن مسعودؓ جب پہنچے تو فرمایا کہ کیا تو ہی ابوجہل ہے اور آپ نے اس کی داڑھی پکڑلی۔ اس نے فخریہ کہا کہ جس کو تم نے قتل کیا ہے کیا تمہاری قوم میں اس سے بڑھ کر کوئی شخص ہے؟

۱۵۴۳۔ ابوطلحہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ بدر کے روز چوبیس سرداران قریش کے لئے کنوئیں میں ڈال دینے کا حکم دیا چنانچہ ان کو ایسے کنوئیں میں ڈال دیا گیا جو نہایت پلید اور خباثت سے پر تھا۔ مگر پختہ بنا ہوا تھا اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جب کسی قوم پر غالب آجاتے تو اسی میدان میں تین رات تک قیام فرماتے جب بدر میں تیسرا روز ہوا تو آپ نے کوچ کرنے کا حکم دیا، آپ کی اونٹنی پر کجاوہ کس دیا گیا۔ پھر آپ وہاں سے روانہ ہو گئے آپ کے ہمراہ پیچھے پیچھے اصحاب روانہ ہوئے اور ہم کو یہ اندازہ ہو چکا تھا کہ آپ کسی نئے کام کے لئے تشریف لئے جا رہے ہیں یہاں تک کہ حضور کنوئیں کے قریب پہونچے اور ان لوگوں میں سے ہر ایک کے باپ کا نام لے کر پکارا کہ اے فلاں فلاں شخص کے بیٹے اور اے فلاں فلاں شخص کے بیٹے، کیا اب بھی تم کو یہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ تم خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تابعداری کرتے بے شک جو ہمارے رب نے وعدہ کیا تھا ہم نے

ان کو پکارا کیا تم نے بھی اپنے رب کا وعدہ سچا پایا اس وقت ایک صحابی رضہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ایسے جسموں سے کیا خطاب کر رہے ہیں جو بے جان ہیں فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ان سے زیادہ میری بات تم نہیں سن سکتے۔

۱۵۴۴۔ رفاعہ رضہ ابن رافع زرقی رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ بدر والوں کو کس مرتبہ میں خیال فرماتے ہیں آپنے فرمایا کہ تمام مسلمانوں سے افضل حضرت جبرئیل علیہ السلام بولے کہ اسی طرح وہ فرشتے جو بدر میں شریک ہوئے وہ بھی افضل ہیں۔

۱۵۴۵۔ ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ بدر کے روز فرمایا کہ یہ جبرئیل ہیں جو اپنے گھوڑے کے سر کے بال پکڑے ہوئے ہیں اور جنگ کے ہتھیار لگائے ہوئے ہیں۔

۱۵۴۶۔ زبیر رضہ کہتے ہیں کہ بدر کے روز میرا اور عبیدہؓ ابن سعید ابن عاص کا مقابلہ ہو گیا وہ ہتھیاروں میں ایسا چھپا ہوا تھا کہ سوائے آنکھ کے اور کچھ نہیں دکھائی دیتا تھا اور اس کی کنیت ابو ذات الکرش تھی، اس نے مجھے دیکھ کر کہا کہ میں ابو ذات الکرش ہوں میں نے اس کی آنکھ میں ایک نیزہ ایسا چبھویا کہ وہ مر گیا میں نے پاؤں رکھ کر نیزہ بڑی مشکل سے کھینچا دیکھا کہ اس کی دونوں نوکیں ٹیڑھی ہو گئی ہیں، پھر وہ نیزہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے طلب کیا تو میں نے دیدیا۔ پھر جب حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہو گئی تو وہ نیزہ میں نے لے لیا۔ پھر اس کو حضرت عثمان رضہ کو دیدیا اس کے بعد حضرت عثمان رضہ شہید ہوئے تو وہ نیزہ حضرت علیؓ کی اولاد میں آگیا اسکے بعد عبداللہ ابن زبیرؓ نے مانگ لیا اور وہ ان ہی کے پاس ان کی شہادت تک رہا۔

۱۵۴۷۔ رُبیع بنت معوذ رضہ کہتی ہیں کہ میری شب زفاف کی صبح کو میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے لونڈیاں دف بجا کر میرے بزرگوں پر مرثیہ خوانی کر رہی تھیں جو کہ جنگ بدر میں شہید ہو چکے تھے، اور ان ہی میں سے ایک لونڈی نے یہ کہا کہ ہم میں ایک نبی ہیں جو آئندہ کے روزواقعات کو جانتے ہیں، آپنے فرمایا کہ ایسا نہ کہو بلکہ جو تم کہہ رہی ہو وہی کہے جاؤ۔

۱۵۴۸۔ ابوطلحہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔

۱۵۴۹۔ عبداللہ۔ ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ حفصہؓ بنت عمر خنیسؓ ابن حذافہ کے مرنے سے بہت غمزدہ ہوئیں کیونکہ بیوہ ہو گئیں اور یہ بھی اصحابؓ بدر میں سے تھے جو مدینہ میں فوت ہو گئے۔ حضرت عمر رضہ نے عثمان رضہ ابن عفان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی لڑکی حفصہؓ کا نکاح آپ سے کردوں عثمان رضہ نے کہا کہ میں اپنے متعلق سوچ لوں کئی راتیں یوں ہی گذر گئیں اس کے بعد عثمان رضہ بولے میری رائے یہ ہے کہ ابھی میں نکاح نہ کروں۔ پھر حضرت عمر رضہ ابو بکر رضہ سے ملاقات ہوئی اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی لڑکی حفصہ رضہ کا نکاح آپ سے کردوں وہ خاموش ہو گئے کچھ جواب نہ دیا حضرت عمر رضہ کو جتنا غصہ حضرت عثمانؓ پر آیا تھا اس سے زیادہ حضرت ابو بکرؓ پر آیا۔ پھر حضرت عمر رضہ نے چند روز توقف کیا اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ رضہ کو پیغام نکاح دیا چنانچہ حضرت عمرؓ کو حضرت ابو بکر رضہ ملے اور فرمانے لگے کہ شاید جس وقت تم نے مجھ سے حفصہ رضہ کے نکاح کے متعلق کہا تھا اور میں نے کچھ جواب نہ دیا اس وقت تم مجھ پر خفا ہوئے ہو گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہاں ابو بکر رضہ بولے کہ مجھ کو جواب دینے سے سوائے اس کے

اور کسی بات نے نہیں روکا تھا کہ میں نے حضرت حفصہ رضہ کا ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے ہوئے سنا تھا اور مجھ کو یہ گوارا نہ ہوا کہ حضور کا راز فاش کر دیتا اور اگر حضور چھوڑ دیتے تو میں ضرور قبول کر لیتا۔

۱۵۵۰۔ ابو مسعود بدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا سورہ بقر کی آخری دو آیتیں جو شخص پڑھ لیگا وہی اسکے لئے کافی ہونگی۔

۱۵۵۱۔ ابن عمر کندی رضہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر کسی کافر سے میری مٹھ بھیڑ ہو جائے اور آپس میں قتل شروع ہو جائے اور وہ میرا ایک ہاتھ اپنی تلوار سے کاٹ دے اس کے بعد میں غالب آ جاؤں اور وہ ایک درخت کی آڑ میں ہو کر مجھ سے پناہ چاہے اور کہے کہ میں اللہ کے لئے مسلمان ہو گیا ہوں تو کیا میں اس کو قتل کر ڈالوں فرمایا مت قتل کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس نے میرا ایک ہاتھ جو کاٹ دیا ہے اور اس کے بعد ہی اس نے یہ کہہ دیا ہے فرمایا اس کو قتل نہ کرو کیونکہ اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو وہ تمہاری ہی طرح ہو گا جس طرح قتل کرنے سے پہلے تم تھے اور تم اس کی طرح ہو جاؤ گے جس طرح کہ پہلے وہ تھا یعنی کلمہ اسلام کے پڑھنے سے پہلے۔

۱۵۵۲۔ جبیر ابن مطعم رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا کہ اگر مطعم ابن عدی زندہ ہوتا اور ایسے شریروں کے لئے مجھ سے سفارش کرتا تو میں ان سب کو چھوڑ دیتا۔

باب ۶۶
بنی نضیر کا واقعہ

۱۵۵۳۔ ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ بنی نضیر اور قریظہ جب مسلمانوں سے لڑنے لگے تو حضور نے بنی نضیر کو جلا وطن کر دیا۔ اور بنو قریظہ کو برقرار رکھا اور ان پر احسان کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر لڑائی کی تو آپ نے ان کے مردوں کو قتل کر دیا۔ اور عورتوں کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ اسی طرح ان کے مالوں کو لیا مگر بعض لوگ جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل گئے تھے اور انہوں نے آپ سے امن مانگی تھی ان کو قتل نہ کیا بعد کو وہ مسلمان ہو گئے اور مدینہ کے تمام یہودیوں کو یعنی بنی قینقاع کو جو یہ عبداللہ ابن سلام کا گروہ تھا اور یہود بنو حارثہ اور بقایا یہود کو بھی جلا وطن کر دیا۔

۱۵۵۴۔ ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو نضیر کے باغات جلا دئے اور سب کاٹ کر پھینک دئے۔ یہ مقام بویرہ میں تھے اس وقت اس آیت کا نزول ہوا تھا۔ لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علے اصولھا نباذن اللہ ماقطعتم من الخ۔

۱۵۵۵۔ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس اور حضرت فاطمہ دو نو حضرت ابو بکر رضہ کے پاس رسول اللہ کی زمین فدک اور حصہ خیبر میں سے میراث مانگنے آئے انہوں نے جواب دیا میں نے حضور سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے صرف آل محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس میں سے بطور گذران (نہ بطور تملیک) لے سکتی ہے خدا کی قسم مجھے حضور کی قرابت (کی صلہ رحمی) اپنی قرابت کی صلہ رحمی سے زیادہ پسند ہے۔

باب ۶۷
کعب ابن اشرف کا قتل

۱۵۵۶۔ جابر ابن عبداللہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کعب ابن اشرف

نے خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تکلیف دی ہے لہٰذا اس کو کون قتل کریگا۔ محمد ابن مسلمہؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اس کو قتل کر دوں۔ فرمایا کہ ہاں ابن مسلمہؓ نے عرض کیا کہ اس سے پہلے مجھے ایک بات بنانے کی اجازت دیجئے۔ فرمایا جو تم چاہو کرو۔ محمد بن مسلمہؓ کعب ابن اشرف کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یہ شخص (یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) ہم سے صدقہ مانگتا ہے اور ہم کو اس نے تکلیف میں ڈال دیا ہے میں آپ سے کچھ قرض لینے آیا ہوں کعب نے کہا تم بھی رنج پہنچاؤ محمد ابن مسلمہؓ نے کہا اب تو ہم اس کے تابع بن گئے ہم کو اس وقت چھوڑنا اچھا نہیں جب تک اس کے انجام کو نہ دیکھ لیں (اور یہ نہ دیکھ لیں کہ) اس کی ترقی کس حد تک ہوتی ہے میری خواہش یہ ہے کہ تم مجھ کو ایک دو وسق کھجوریں قرض دیدو کعب نے کہا اچھا تم میرے پاس کچھ رہن رکھ دو۔ ابن مسلمہؓ نے کہا کیا رہن رکھواتے ہو۔ کعب نے کہا کہ اپنی بیبیاں رکھ دو محمد بن مسلمہؓ بولے ہم اپنی بیبیاں کیسے رہن کر دیں آپ عرب میں بہت خوب صورت آدمی ہیں کعبؓ نے کہا کہ اچھا اپنے بیٹے کو رہن رکھ دو۔ ابن مسلمہؓ بولے یہ کیسے ہو سکتا ہے اس لئے کہ اگر ان میں سے کسی کو گالی دی گئی تو یہی کہا جائے گا کہ یہ ایک وسق یا دو وسق کھجوروں کے [illegible] رکھا گیا تھا [illegible] ہمارے لئے باعث شرم ہے البتہ ہتیار رہن رکھ سکتے ہو پس ہتیار رکھنے کا وعدہ اس سے کیا اور رات کے وقت کعب کے رضاعی بھائی نائلہ کو لے کر آئے کعبؓ ان کو ایک قلعہ کی طرف بلایا پھر خود ان کے پاس آنے لگا تو بیوی بولی اس وقت کہاں جاتے ہو کعب نے کہا کہ کوئی غیر نہیں (محمد ابن مسلمہؓ اور میرا رضاعی بھائی ابو نائلہ ہے بیوی بولی کہ مجھ کو ایک ایسی آواز سنائی دیتی ہے جس سے خون ٹپکتا ہے کعب نے کہا کہ کریم آدمی کو اگر نیزہ بازی کے لئے بلایا جائے تب بھی وہ پہنچ جاتا ہے محمد بن مسلمہؓ اپنے ساتھ دو آدمیوں کو اور بھی لائے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ان کے ہمراہ ابو عبسؓ ابن جبیرؓ اور حارثؓ ابن اوسؓ اور عبادؓ ابن بشر تھے محمد ابن مسلمہؓ نے کہہ دیا تھا کہ جب کعب آئے گا تو میں اس کے سر کے بال پکڑ کر سونگھوں گا۔ تو جب تم دیکھو کہ مجھ کو اسکے سر پر پورا قبضہ ہو گیا تو تم لپک کر اسکو مار دینا غرضیکہ کعب ابن اشرف ان لوگوں کی جانب آیا نہایت خوشبودار لباس پہنے آیا محمد ابن مسلمہؓ بولے کہ میں نے آج کی سی خوشبو کبھی نہیں سونگھی کعب بولا میرا گھر عرب کی تمام خوشبوؤں سے معطر اور مکمل ہے) محمد ابن مسلمہ بولے کہ اگر تمہاری اجازت ہو تو تمہارے بال سونگھ لوں کعب نے کہا کہ شوق سے تب محمد ابن مسلمہؓ نے پہلے خود اس کے بال سونگھے اس کے بعد کہا کہ ایک مرتبہ اور سونگھ لوں تب اس نے کہا ہاں محمد بن مسلمہؓ نے (اب کی مرتبہ) اس کا سر قابو میں کر لیا اور آواز دی لیکو ساتھی دوڑ پڑے اور اس کو قتل کر ڈالا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دیدی۔

باب ۶۸

ابو رافع عبداللہ ابن ابی عتیق کا قتل

۱۵۵۷۔ براءؓ کہتے ہیں کہ ابو رافع یہودی کے قتل کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے چند آدمیوں کو روانہ کیا اور عبداللہؓ ابن عتیک کو ان کا افسر مقرر کیا۔ ابو رافع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دیا کرتا تھا اور آپ کے مخالفین کی اعانت کرتا تھا اور زمین حجاز میں اس کا قلعہ تھا اس میں رہا کرتا تھا جب یہ حضرات اس کے قریب پہونچے تو آفتاب غروب ہو چکا تھا، اور چوپائے جنگل سے واپس ہو چکے تھے۔ عبداللہؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم سب لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھے رہو۔ میں جاتا ہوں اور وہاں سے نرم نرم بات چیت کروں گا۔ شاید مجھ کو اندر جانے کا موقعہ مل جائے وہ یہ کہہ کر) چلے اور دروازے کے قریب پہونچے اس وقت سب آدمی اندر جا چکے تھے۔ دربان نے آواز دیکر کہا کہ اگر اندر آنا چاہتے ہو تو آؤ ورنہ دروازہ بند کر دونگا۔ جعفر

عبداللہ نے چادر اوڑھ کر اپنی صورت فقیرانہ بنالی تھی جھپٹ کر اندر پہونچے اور ایک مقام پر چھپ رہے چنانچہ سب لوگ آچکے تو دربان نے دروازہ بند کرلیا۔ اور کنجیاں ایک میخ میں لٹکا دیں عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے کنجیوں کے پاس جاکر ان کو اپنے قبضہ میں کرلیا، اور دروازہ کھول کر اندر گیا۔ ابو رافع کے پاس داستان گوئی ہوری تھی اور وہ اپنے بالاخانہ پر تھا جب قصہ گو چلے گئے تو میں آگے بڑھا اور جو دروازہ کھولا اس کو پھر بند کرتا گیا کیونکہ میں نے یہ سوچا کہ اگر یہ لوگ مجھ کو معلوم کرلیں گے تو بغیر قتل کئے نہ چھوڑیں گے غرض میں اس کے قریب پہونچ گیا۔ اس وقت وہ ایک اندھیری کوٹھری میں بیوی بچوں میں تھا۔ مجھ کو یہ معلوم نہ ہوسکا کہ کدھر ہے اس لئے میں نے کہا ابو رافع اس نے کہا کون ہے میں نے ڈرتے ہوئے ایک ہاتھ تلوار کا اس کی آواز کی جانب مار دیا لیکن کچھ مفید نہ محسوس ہوا۔ ادھر اس نے چیخ ماری میں فوراً کوٹھری سے باہر نکل گیا اور تھوڑی دیر باہر ٹھہرا رہا اس کے بعد اندر آیا اور کہا ابو رافع یہ کیسی آواز تھی اس نے کہا کمبخت کوئی شخص کوٹھری میں گھس آیا اور اس نے میرے تلوار ماری (یہ سن کر میں نے) اس کے ایک اور گہرا ہاتھ تلوار کا مارا لیکن پھر بھی قتل نہ ہو تو میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ میں چبھو دی اور پیٹھ کی جانب نکال دی جب مجھ کو معلوم ہوگیا کہ اب وہ قتل ہوگیا تو میں نے ایک ایک دروازہ کھولنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ میں نیچے اخیر کمرہ میں آپہونچا چاندنی رات تھی میں یہ سمجھا کہ زمین پر پہونچ گیا اور یہی سمجھ کر میں نے اپنا پاؤں رکھا تو گر پڑا۔ اور پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے اس کو عمامہ سے باندھ لیا اور وہاں سے چل کر دروازہ کے پاس آبیٹھا اور یہ ارادہ کرلیا کہ آج رات جب تک اس کے قتل کا یقین نہ ہوگا باہر نہیں جاؤں گا (بیٹھا رہا) اتنے میں مرغ نے اذان دی ایک شخص قلعہ کی چار دیواری پر کھڑا ہوکر کہنے لگا۔ میں ابو رافع سوداگر کی موت کی خبر سناتا ہوں جو کہ اہل حجاز کا تاجر تھا تب میں اپنے ساتھیوں میں آیا اور ان کو قتل ابو رافع کی خبر دی۔ جب واپس لوٹ کر ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو قصہ آپ کو سنایا فرمایا ٹانگ پھیلا میں نے پھیلائی آپ نے اس پر ہاتھ پھیر دیا۔ میں فوراً ایسا ہوگیا کہ گویا کبھی درد کی تکلیف ہی نہ ہوئی تھی۔

باب ۶۹
غزوۂ احد کا بیان

۱۵۵۸۔ جابرؓ ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر میں اس جنگ احد میں مقتول ہو جاؤں تو کہاں ہوں گا فرمایا جنت میں۔ اس نے فوراً اپنے ہاتھ کی کھجوریں پھینک کر لڑائی شروع کردی اور لڑتے لڑتے شہید ہوگیا۔

۱۵۵۹۔ سعد ابن ابی وقاص کہتے ہیں کہ میں نے جنگ احد کے روز دو شخصوں[۵] کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ دیکھا کہ وہ دونوں آپ کی جانب سے لڑ رہے تھے اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے، ان کی لڑائی ایسی سخت تھی کہ میں نے پہلے ان کو ایسے لڑتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا اور نہ اس کے بعد۔

۱۵۶۰۔ سعد ابن ابی وقاص رضہ کہتے ہیں کہ احد کے روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تمام تیر نکال کر مجھ کو دیدئے اور فرمایا کہ مار میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

۱۵۶۱۔ انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ احد کے روز زخمی ہوگئے۔ فرمایا کہ ایسی

---

[۵] مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے وہ دونوں جبرئیل اور میکائیل تھے علیہما السلام

قوم کیسے نجات پا سکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ۔

۱۵۶۲۔ ابن عمر رضؓ کہتے ہیں میں نے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہنے کے بعد فرمایا الہٰی فلاں فلاں شخصوں پر لعنت کر اس وقت خدائے تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر شیء فانہم ظالمون تک۔

باب

حمزہ ابن عبد المطلب کی شہادت

۱۵۶۳۔ عبید اللہ ابن عدی ابن خیار کہتے ہیں کہ میں نے وحشی سے کہا تم ہم کو حضرت حمزہؓ کی شہادت کا واقعہ نہیں بتلاتے انہوں نے کہا اچھا سنو (قصہ یہ ہے کہ حضرت حمزہؓ نے جنگ بدر میں طعمہ ابن عدی ابن خیار کو قتل کیا تھا اس پر میرے آقا جبیر ابن مطعم نے کہا کہ اگر میرے چچا کے بدلہ تو حمزہ رضؓ کو قتل کر دے تو آزاد ہے جب لوگ عینین کی سال نکلے (عینین جبل احد کے مقابلہ میں ایک پہاڑ ہے اور ان دونوں کے درمیان ایک نالہ ہے) میں بھی لوگوں کے ہمراہ لڑائی کے لئے چلا جب صفوف جنگ آراستہ ہوئیں تو سباع میدان میں آکر پکارا کوئی مقابل ہے (یہ سنتے ہی حمزہؓ ابن عبد المطلب اس کے مقابل میں آئے اور کہنے لگے کہ اے سباع اے ام انمار کے بیٹے جو عورتوں کے ختنے کیا کرتی تھی تو خدا اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مخالفت کرتا ہے۔ یہ کہہ کر اس پر حملہ کر دیا۔ اور قتل کر کے بالکل بے نشان کر دیا۔ اور میں ایک پتھر کے پیچھے حمزہ رضؓ کی تاک میں لگا ہوا تھا اتنے میں وہ میرے قریب نکلے میں نے اپنا نیزہ ان کے پیڑو پر رکھ کر دونوں سرینوں کے بیچ میں سے پار کر دیا کیونکہ وعدہ الہٰی ایسے ہی ان کے حق میں واقع ہوا تھا۔ جب وہاں سے لوگ واپس آئے تو میں بھی چلا آیا۔ اور مکہ میں اسلام کا چرچا ہونے تک مقیم رہا۔ پھر وہاں سے طائف چلا گیا وہاں کے لوگوں نے حضورؐ کے پاس کچھ قاصد روانہ کئے۔ اور مجھ سے یہ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قاصدوں کو کچھ نہیں کہتے ہیں لہٰذا میں بھی ان کے ہمراہ ہو گیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پہونچا۔ اور آپ کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا کہ حمزہ رضؓ کو تو نے ہی شہید کیا ہے اور تیرا ہی نام وحشی ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ جو کچھ آپ کو معلوم ہوا وہ سب اسی طرح ہے۔ فرمایا اگر تو میرے سامنے سے ہٹ سکتا ہے تو ہٹ جا میں اسی وقت وہاں سے نکل گیا اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور مسیلمہ کذاب نے خروج کیا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ مسیلمہ کے مقابلہ میں چلنا چاہیئے اور اس کو قتل کرنا چاہیئے۔ شاید حضرت حمزہؓ کا بدلا پورا ہو جائے۔ لہٰذا میں لوگوں کے ساتھ روانہ ہوا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا سو ہوا جب میں مقام مطلوب پر پہنچا تو وہاں میں نے ایک شخص گندمی رنگ کا دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور ایک شکستہ دیوار کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ میں نے اپنا نیزہ اس کے سینہ پر مارا اور دونوں ہاتھوں سے اسکے دونوں مونڈھوں کے درمیان پار کر دیا اتنے میں ایک انصاری لپکا اور اس نے تلوار سے اس کا سر جدا کر دیا۔

۱۵۶۴۔ ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالےٰ کو اس قوم پر بڑا غصہ آتا ہے جو اپنے نبی کے ساتھ ایسا کرے اور اپنے دندان مبارک کی طرف اشارہ کیا پھر فرمایا کہ اس قوم پر بھی سخت غصہ ہوتا ہے جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے راستہ میں قتل کریں۔ واللہ اعلم۔

۱۵۶۵۔ عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احد کے دن تکلیف پہونچی اور مشرکین واپس چلے گئے تو آپ کو یہ خوف ہوا کہ کہیں دوبارہ کفار نہ ٹوٹ پڑیں۔ اس لئے فرمایا کہ ان کے پیچھے کون جا سکتا ہے تو ستر صحابہ رضؓ نے اقرار کیا جن میں حضرت ابو بکر اور حضرت زبیر رضؓ بھی تھے، اور اس آیت والذین

اسے حیاۃ اللہ الیخو کا نزول ہوا۔

باب

غزوۂ خندق یعنی جنگ احزاب کا بیان

۱۵۶۶۔ جابر رضہ کہتے ہیں کہ ہم خندق کی جنگ میں (خندق) کھود رہے تھے کہ ایک مقام پر بہت سخت زمین آ گئی ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) خندق میں سخت زمین نکل آئی ہے (جو کھدتی نہیں ہے) فرمایا اچھا ہم ہو دیں گے اس میں اتر کر حضورؐ کھڑے ہو گئے آپ کے شکم مبارک پر (بھوک کی وجہ سے) پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم لوگوں نے بھی تین روز سے کچھ نہ کھایا تھا۔ آپ نے اپنے ہاتھ میں کدال لی اس سخت زمین کو ریت کی طرح بنا دیا۔

۱۵۶۷۔ سلیمان ضرور رضہ کہتے ہیں کہ رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جنگ احزاب کے روز فرمایا اب ہم ان سے لڑائی کے لئے جائیں گے اور وہ ہماری جانب نہیں آئیں گے۔

۱۵۶۸۔ ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ سوائے خدائے واحد کے کوئی معبود نہیں ہے اس نے اپنے لشکر کو عزت دی اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور وہ اکیلا تمام لشکروں پر غالب ہے اسکے بعد کوئی نہیں چیز۔

۱۵۶۹۔ ابو سعید رضہ کہتے ہیں کہ اہل قریظہ نے سعد ابن معاذ رضہ کے فیصلہ پر اظہار رضامندی کیا تو حضورؐ نے سعد کو بلوایا چنانچہ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے ہو کر آئے جب مسجد کے قریب پہونچے تو آپ نے انصار سے فرمایا اپنے سردار کی تعظیم کو اٹھو اس کے بعد فرمایا سعدؓ قریظہ والے تمہارے فیصلہ پر راضی ہوئے ہیں سعد نے فیصلہ کیا کہ ان میں سے لڑنے والوں کو قتل کیا جائے اور ان کے بیوی بچوں کو قید کرا لیا جائے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا معاذ رضہ تم نے خدا کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا۔

باب

غزوۂ ذات رقاع

۱۵۷۰۔ جابر رضہ ابن عبد اللہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتویں غزوہ ذات رقاع میں نماز خوف ادا کی اور صحابہ رضہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

۱۵۷۱۔ ابو موسیٰ رضہ کہتے ہیں کہ لوگ ایک غزوہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ چلے۔ کل چھ آدمی تھے اور ایک اونٹ تھا۔ —— اس پر باری باری سے سوار ہوتے چلے جاتے تھے۔ پیادہ چلنے کی وجہ سے ہمارے پاؤں کے ٹکڑے اڑ گئے تھے اور میرے تو یہاں تک نوبت پہنچی تھی کہ ناخن تک گر گئے تھے۔ اس وجہ سے ہم نے اپنے پاؤں پر ٹکڑے لپیٹ لئے تھے اسی بنا پر اس غزوہ کا نام ذات رقاع ہوا۔ کیونکہ سب کے پاؤں پر چیتھڑے بندھے ہوئے تھے۔

۱۵۷۲۔ سہل بن ابی حثمہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذات رقاع کے روز نماز خوف اس طرح پر پڑھی کہ ایک گروہ نے تو آپ کے پیچھے صف بندی کی اور دوسرا دشمن کے مقابلہ میں رہا آپ کے ساتھ والے گروہ نے ایک کے ہمراہ ایک رکعت پڑھی۔ پھر آپ کھڑے رہے۔ اور وہ لوگ

اپنی نماز پوری کرکے چلے گئے اور پھر وہ لوگ جو دشمن کے مقابلہ میں تھے آئے اور انہوں نے آپ کے ہمراہ ایک آخری رکعت پڑھی پھر آپ بیٹھے رہے اور انہوں نے اپنی نماز پوری کی اس کے بعد ان کے ساتھ آپ نے سلام پھیرا۔

۱۵۷۳۔ جابر رضؓ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نجد کی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرنے گیا جب آپ واپس ہوئے تو میں بھی آپ کے ہمراہ واپس ہوا۔ دوپہر کے وقت ایک گھنے درختوں کے جنگل میں پہونچے اور وہاں آپ نے قیام فرمایا اور لوگ درختوں کے سایہ کے نیچے چلنے پھرنے لگے اور حضور صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے ایک ببول کے درخت کے نیچے نزول فرمایا اور اپنی تلوار کو اس درخت میں لٹکا دیا جابر رضؓ کہتے ہیں کہ ہم سب لوگ اس کے بعد سو گئے کہ یکایک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو آواز دی ہم سب آپکے پاس حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضورؐ کے پاس ایک عربی بیٹھا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس نے میری تلوار سوتے میں کھینچ لی تھی اتنے میں جاگ اٹھا اور ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے کہا کہ اب مجھ سے تم کو کون بچا سکتا ہے میں نے کہا خدائے تعالےٰ اب وہ اعرابی یہ بیٹھا ہوا ہے لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہ دی۔

باب
غزوۂ بنی مصطلق

۱۵۷۴۔ ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ غزوہ بنی مصطلق میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ ہمارے ہاتھ عرب کے کچھ قیدی لگے اور ہم کو اپنی بیبیوں کی خواہش ہوئی اور ان کی جدائی سخت ناگوار گذری تو ہم نے عزل کرنا چاہا بلکہ اور وہ بھی کرلیا اور بعض عزل کرنے بھی لگے حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں میں موجود تھے لیکن ہم نے بھی آپ سے دریافت نہ کیا تھا۔ بعد میں آپؐ سے اسکے متعلق پوچھا، فرمایا عزل سے کیا نتیجہ جو روح قیامت تک پیدا ہونیوالی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

۱۵۷۵۔ جابر ابن عبدؓ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے غزوہ انمار میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو سواری پر مشرق (انبار) کی طرف منہ کرکے نفل پڑھتے ہوئے دیکھا۔

باب
غزوہ حدیبیہ

۱۵۷۶۔ براء رضؓ کہتے ہیں کہ تم لوگ فتح سے مراد فتح مکہ لیتے ہو لیکن ہم فتح سے مراد فتح حدیبیہ لیتے ہیں کیونکہ فتح مکہ تو فتح تھی ہی یہ واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ سب چودہ سو آدمی تھے حدیبیہ جو کہ ایک کنوئیں کا نام ہے اس کا پانی ہم نے سب نکال لیا تھا اور قطرہ برابر بھی اس میں باقی نہ رہا تھا جب یہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپ اس کنوئیں کے پاس تشریف لائے اور ایک پانی کا برتن آپؐ نے منگایا اور اس میں کلی کرکے اس کنوئیں میں ڈالدیا ہم لوگوں نے اس کو تھوڑی دیر تک چھوڑ دیا پھر ہم کو یا ہمارے اونٹوں کو جس قدر ضرورت ہوئی اس نے اسی قدر پانی ڈال دیا۔

۱۵۷۷۔ جابر رضؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم روئے زمین کے تمام لوگوں سے بہتر ہو اس روز ہم مجموعی طور سے ایک ہزار چار سو آدمی تھے اگر میں نابینا نہ ہوتا تم کو اس درخت کی جگہ دکھا دیتا۔

۱۵۷۸۔ سوید رضؓ ابن نعمان کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضؓ کے پاس

سے تو لائے گئے تو سبھوں نے وہ پھانک لئے۔

۱۵۷۹۔ عمر ابن خطاب رضہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمرکاب تھا آپ اس وقت سفر کر رہے تھے، اثنائے سفر میں میں نے حضور سے کوئی بات پوچھی لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب نہ دیا۔ میں نے پھر پوچھا بھی آپ نے جواب نہ دیا، تیسری مرتبہ پھر پوچھا لیکن پھر بھی خاموش رہے بالآخر میں نے اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہا اے عمر تجھ پر تیری ماں روئے تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین مرتبہ سوال کیا لیکن حضور نے جواب نہ دیا حضرت عمر رضہ نے کہا کہ پھر میں نے اپنے اونٹ کو ایڑ لگائی اور تمام مسلمانوں سے آگے چلا گیا اور مجھ کو یہ خوف پیدا ہو گیا کہ میرے بارے میں قرآن نازل ہوتا ہے اتنے میں مجھ کو ایک آواز دینے والے کی آواز آئی کہ مجھ کو پکار رہا تھا میں فوراً خوف زدہ ہو گیا کہ میرے متعلق کوئی آیت نازل ہوئی یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر سلام عرض کیا حضرت عمر رضہ کہتے ہیں کہ اس رات میرے متعلق ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھ کو دنیا کی تمام چیزوں میں محبوب ہے اور آپ نے یہ سورت پڑھی انا فتحنا لک فتحاً مبینا

۱۵۸۰۔ مسور ابن مخرمہ رضہ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک ہزار چند صحابی رضہ تھے جب آپ ذوالحلیفہ میں تشریف لائے تو وہاں پہونچ کر آپ نے ہدیوں کے گلے میں پٹے باندھے اور ان کا اشعار کیا اور وہیں سے عمرہ کا احرام باندھا اور ایک جاسوس روانہ کیا اور آپ خود تشریف لے چلے جو جب مقام غدیر اشطاط پر پہونچے تو آپ کا جاسوس واپس لوٹ آیا اور عرض کیا کہ قریش نے آپ کے مقابلے کے لئے بہت سی جماعتیں تیار کی ہیں اور مختلف قبیلوں کے لوگ آپ کے لئے جمع کئے ہیں اور آپ سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں اور بیت اللہ سے روکیں گے آپ نے فرمایا لوگو تم مجھ کو مشورہ دو کیا تو یہ کہ جن مشرکین نے مجھ کو خانہ کعبہ سے روکنے کا ارادہ کیا ہے ان کے بیوی بچوں کی طرف میلان کروں اور جب وہ میرے مقابل ہوں تو جس اللہ نے جاسوس کو مشرکین کے شر سے بچا لیا وہ بہت بڑا اور بزرگ ہے یا یہ کہ ہم ان کو مغرور لوگوں کی طرح چھوڑ دیں حضرت ابوبکر رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ بیت اللہ کے ارادہ سے تشریف لائے ہیں آپ نے کسی کے قتل کا ارادہ نہیں کیا ہے اور نہ کسی سے لڑنے کا لہذا اس کی طرف متوجہ ہو جائیے اسوقت ہم کو جو منع کرنے آئے گا اس سے ہم مقابلہ اور لڑائی کریں گے یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ اچھا خدا کا نام لے کر چلو۔

۱۵۸۱۔ ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز میرے والد نے مجھ کو کسی انصاری کے پاس سے گھوڑا لینے روانہ کیا میں نے راستہ میں حضرت کو ایک درخت کے نیچے بیعت لیتے ہوئے دیکھا وہاں حضرت عمر رضہ موجود نہ تھے میں نے فوراً جا کر پہلے بیعت کی اور پھر گھوڑا لینے گیا جب لوٹ کر واپس آیا تو حضرت عمر رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیعت لے رہے ہیں۔ حضرت عمر رضہ یہ سن کر چل دئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا کہ آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہونچے اور آپ نے بیعت کی اور یہی مطلب ہے لوگوں کے اس قول کا کہ ابن عمر رضہ سے پہلے اسلام لائے۔

۱۵۸۲۔ عبداللہ ابن ابی اوفی رضہ کہتے ہیں کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ ادا کیا تو ہم لوگ آپ کے ہمراہ تھے چنانچہ آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی طواف کیا آپ نے نماز ادا کی تو ہم نے بھی اور جب آپ نے صفا مروہ کے درمیان سعی کی تو ہم آپ کو لوگوں سے بچاتے رہے تاکہ کوئی آپ کو تکلیف نہ پہونچائے۔

باب ۵

غزوہ ذی قرد

۱۵۸۳۔ سلمہ ابن اکوع رض کہتے ہیں کہ ایک روز میں فجر کی اذان سے پہلے چلا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنیاں ذی قرد کے میدان میں چر رہی تھیں کہ اتنے میں مجھ کو عبدالرحمٰنؓ ابن عوف کا غلام ملا اور اس نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑی گئیں اس کے بعد وہ طویل حدیث بیان کی جو پیچھے گذر گئی اور آخر میں کہا کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس آئے تو آپ نے مجھ کو پیچھے بٹھالیا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچ گئے۔

باب ۶۶
غزوہ خیبر

۱۵۸۴۔ سلمہ ابن اکوع رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ خیبر کو چلے۔ تمام رات سفر کرتے رہے تو ہم میں سے ایک شخص نے عامرؓ سے کہا کہ اے عامرؓ ہم کو کچھ سناتے نہیں۔ چونکہ عامرؓ شاعر آدمی تھا انہوں نے (سواری سے) اتر کر یہ کلام شروع کیا کہ اے خدا اگر تیری مدد نہ ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ نہ صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے، ہم کو بخدا تو بخشش دے اور اے رسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم آپ پر فدا ہوں اے خدا ہم کو اطمینان اور وقار عطا فرما اور جس وقت کہ دشمن سے ہمارا مقابلہ ہو تو ہم کو ثابت قدم رکھ یہ لوگ ناحق کی بات کی طرف ہم کو بلاتے ہیں مگر ہم انکار ہی کرتے ہیں ان لوگوں نے ہم پر زیادتی کی ہے۔ اس کو سن کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہانکنے والا کون ہے لوگوں نے کہا کہ عامرؓ ابن اکوع ہے آپ نے فرمایا خدا اس پر رحم کرے ہم لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ یا نبی اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کی شہادت واجب ہوگئی آپ نے ہم کو ان سے کچھ نفع نہ اٹھانے دیا۔ الغرض ہم کوچ کرتے ہوئے خیبر پہونچے اور وہاں کا محاصرہ کر لیا اور ہم کو اس وقت سخت بھوک معلوم ہوئی، پھر صحابہ رض کو فتح نصیب ہوئی اور فتح کے دن شام کو ہم لوگوں میں بڑی کثرت سے آگ جلنے لگی، حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کیسی آگ ہے اور تم لوگ کس چیز کے نیچے آگ روشن کر رہے ہو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) گوشت پکا رہے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا کس شے کا گوشت ہے ہم نے کہا کہ گدھوں کا فرمایا اس گوشت کو پھینک دو اور ہانڈیاں توڑ ڈالو۔ ایک شخص نے کہا ہم اس کو پھینک کر ہانڈیاں دھو ڈالیں فرمایا کہ اچھا یہی سہی جب قوم کی صف بندی ہوئی تو عامرؓ نے کسی یہودی کے مارنے کو تلوار کا وار کیا۔ لیکن چونکہ ان کی تلوار چھوٹی تھی اس وجہ سے وہ لوٹ کر ان کے زانو میں لگی جس سے یہ مر گئے۔

راوی کہتے ہیں کہ جب لشکر واپس ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اس وقت آپ نے میری طرف دیکھا تو مجھ سے پوچھا کہ غمگین کیوں ہو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عامرؓ کے تمام اعمال بے کار ہو گئے۔ فرمایا جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اس کو دوہرا اجر ملے گا اور آپ نے اپنی دو انگلیاں ملائیں اور فرمایا کہ بے شک عامرؓ مرد مجاہد تھا اور اسکی طرح چلنے والے عرب کم ہوئے

۱۵۸۵۔ انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت خیبر کے مقام میں تشریف لائے تھے۔ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گذر گئی ہاں یہاں اتنی بات زیادہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑنے والوں کو قتل کیا اور ان کے بیوی بچوں کو قید کر لیا۔

۱۵۸۶۔ ابوموسیٰ اشعری رض کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ خیبر کو تشریف لے گئے اور لوگ جنگل میں ایک اونچے مقام پر چڑھے تو سب نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہا آپ نے فرمایا اس قدر نہ چیخو۔ تم کسی بہرے کو نہیں سناتے ہو بلکہ تم اس ذات کو سناتے ہو جو تمہارے قریب ہے اور سمیع ہے اور تمہارے ساتھ ہے اور میں آپ کے گھوڑے کے قریب تھا اور لاحول وَلَا قوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا۔ فرمایا عبداللہ ابن قیس میں تم کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتادوں میں نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم)، آپ نے فرمایا کہ یہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

۱۵۸۷۔ سہل ابن سعد ساعدی رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور مشرکین جب لڑائی میں مل گئے اور خوب گھمسان کی جنگ ہوئی پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی طرف واپس ہوئے اور مشرکین اپنی طرف اور آپ کے صحابہ رض میں ایک ایسا شخص تھا کہ کسی پیچھے رہے ہوئے مشرک کو نہیں چھوڑتا تھا۔ بلکہ اس کے پیچھے لگا رہتا اور تلوار سے اس کو اڑا ہی دیتا تھا کسی نے کہا کہ آج اس کے برابر کسی نے کام نہیں کیا جس قدر اس نے) حضرت نے یہ سن کر فرمایا کہ سنو وہ دوزخی ہے، صحابہ رض کی جماعت میں سے کسی شخص نے کہا کہ میں اس کے پیچھے لگا رہونگا اور دیکھونگا کہ کیسے دوزخی ہوا) تو یہ اس کے پیچھے لگا رہا جب یہ چلتا تو وہ بھی چلتے اور جب وہ کہیں ٹھہرتا یہ بھی ٹھہر جاتا بالآخر اس شخص کے ایک بڑا کاری زخم لگا اس کی تکلیف اس سے اٹھائی نہ گئی) اور موت کو جلد بلانا چاہا اس لئے اپنی تلوار کا پھلکا سینہ پر رکھ کر خود کشی کرلی) یہ صحابی رض حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے سچے رسول ہیں، فرمایا کیا بات ہے اس نے کہا یہ ہی جو ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ فلاں شخص دوزخی ہے اور لوگوں نے اس کو ایک عجیب بات شمار کیا تھا اس وجہ سے میں نے کہا کہ میں تمہارے لئے اس کی صداقت بہم پہنچاؤں گا لہذا میں اس کے پیچھے ہو گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ اور زور سے دبایا اس طریقے سے خودکشی کرلی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص جنت کے عمل کرتا رہتا ہے جو لوگوں پر ظاہر ہوتے ہیں حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے اور ایک شخص دوزخیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے جو لوگوں کو ظاہر معلوم ہوتے ہیں حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلال رض اٹھو اور لوگوں میں ندا کردو کہ جنت میں مومن ہی جائے گا اور خدا تعالے اپنے دین کی خدمت فاجر شخص سے بھی لیتا ہے۔

۱۵۸۸۔ سلمہ ابن اکوع رض کہتے ہیں کہ خیبر کے روز میری پنڈلی میں تلوار کا ہاتھ لگ گیا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس پر تین مرتبہ پھونکا لہذا اس وقت سے لے کر مجھ کو اب تک کبھی درد کی شکایت نہ ہوئی۔

۱۵۸۹۔ انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ اور خیبر کے درمیان میں تین رات تک مقام رہا اور حضرت صفیہ رض کی شب زفاف کے بعد میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ میں بلایا وہاں روٹی اور گوشت وغیرہ تو تھا نہیں البتہ یہ ہوا کہ آپ نے حضرت بلال رض کو حکم دیا حضرت بلال رض فرش بچھایا اور اس پر کھجوریں اور پنیر اور گھی وغیرہ رکھ دیا ادھر آپس میں لوگوں کے یہ باتیں شروع ہوئیں کہ صفیہ امہات المومنین میں سے ہیں یا باندی ہیں۔ پھر آپس میں یہ فیصلہ کرلیا کہ اگر آپ نے ان کا پردہ کیا تو ہم سمجھ لیں گے کہ یہ امہات المومنین میں سے ہیں ورنہ باندی ہیں لہذا جب کوچ کا وقت ہوا تو آپ نے ان کے لئے بچھونا بچھوایا ـــــ اور

پردہ کردیا۔

۱۵۹۰۔ علی ابن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ خیبر کے روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو چیزوں سے منع فرمایا۔ عورتوں سے متعہ کرنا اور شہری گدھوں کا گوشت کھانا۔

۱۵۹۱۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ خیبر کے روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ تقسیم کیا

۱۵۹۲۔ ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ جب ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کی خبر پہنچی تو ہم یمن میں تھے۔ تو ہم ۵۳ آدمی ہجرت کر کے چلے جن میں میں تھا اور دو میرے بھائی ہیں ان سب میں چھوٹا تھا، ان دونوں میں سے ایک کا نام ابو بردہ تھا اور دوسرے کا ابو رہم ہم سب ایک کشتی میں سوار ہوئے اور وہ کشتی حبشہ میں، جو نجاشی کی حکومت میں تھا جا پہنچی، ہم وہاں اتر پڑے اور جعفر ابن ابی طالبؓ سے ملاقات ہوئی ان کے پاس بہت دنوں تک ٹھہرے رہے پھر وہاں سے سب نے کوچ کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت خیبر فتح کر چکے تھے۔ لوگوں میں سے بعض آدمی ایسے بھی تھے جو کہتے تھے کہ کشتی والوں کو کچھ نہ کہو کیونکہ ہجرت میں ہم ہی سابق ہیں اور اسماء بنت عمیسؓ جو ہمارے ہمراہ آئی تھیں وہ حضرت حفصہؓ سے ملنے اندر چلی گئیں اور یہ بھی ان لوگوں میں سے تھیں جو نجاشی کے پاس ہجرت کر گئے تھے اتنے میں عمرؓ حفصہؓ کے پاس آئے اور اسماءؓ کو دیکھ کر بولے یہ کون ہیں حضرت حفصہؓ نے کہا اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حبشہ والی اور دریائی نہیں حضرت اسماءؓ نے کہا جی ہاں حضرت عمرؓ بولے ہم نے تم پر ہجرت کرنے میں سبقت کی اور بہ نسبت تمہارے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب زیادہ حقدار ہیں۔ یہ سن کر حضرت اسماءؓ کو غصہ آگیا اور کہا خدا کی قسم یہ نہیں ہو سکتا تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے اور حضورؐ تم میں سے بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور تمہارے جاہلوں کو نصیحت فرماتے اور ہم ایسی بغض و حسد والی زمین میں تھے جس کا نام حبشہ ہے، اس زمین میں رہنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضامندی کیلئے تھا اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ اسوقت تک نہ کھاؤں گی اور نہ کچھ پیوں گی جب تک تمہاری بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے نہ نقل کر دوں (تکلیفاتِ مذکورہ کے علاوہ) ہم کو ایذا بھی دی جاتی اور ڈرایا بھی جاتا تھا اور میں یقیناً عنقریب تمہاری باتوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کر دوں گی اور خدا کی قسم کھاتی ہوں کہ میں نہ تو جھوٹ بولوں گی اور نہ کج راہی اختیار کروں گی نہ اس میں کچھ زیادہ کر کے کہوں گی بالآخر جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو حضرت اسماءؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضرت عمرؓ نے ایسا ایسا ہم سے کہا ہے فرمایا تم نے کیا جواب دیا اسماءؓ نے کہا میں نے ایسا ایسا کہا۔ فرمایا تم سے زیادہ حقدار وہ نہیں۔ بلکہ اس کی ایک ہجرت ہے اور تمہاری دو ہجرتیں ہیں۔

۱۵۹۳۔ ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اشعر کے لوگ جب رات کو اپنے گھروں میں آجاتے ہیں تو میں ان کی آواز قرآن شریف پڑھنے سے پہچان لیتا ہوں اور ان کے مکان بھی قرآن پڑھنے سے پہچان لیتا ہوں، اگرچہ میں نے ان کے گھر دیکھے نہیں ہیں اور اسی قبیلہ میں سے ایک شخص حکیمؓ نام کا ہے جس وقت وہ اپنے دشمن سے مقابلہ کرتا ہے اس سے کہتا ہے کہ میرے رفقاء کہتے ہیں کہ تم لوگ اپنے مددگاروں کا انتظار کرو۔

۱۵۹۴۔ ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ جب ہم نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جنگ خیبر کے فتح ہونے کے بعد حاضر ہوئے تو آپ نے ہم کو (غنیمت میں) سے حصہ دیا اور باقی لوگ اس جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے انکو حصہ نہیں دیا

۱۵۹۵۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام کی حالت میں حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا اور شب

زفاف اس وقت کی جب آپ حلال ہو چکے تھے ۔

باب
ارض شام میں مقام موتہ کی جنگ

۱۵۹۶۔ ابن عمر رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے غزوۂ موتہ میں زید ابن حارثہ رض کو لشکر کا سپہ سالار بنایا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر رض (امیر لشکر ہوں) اور جعفر رض شہید ہو جائیں تو عبداللہ ابن رواحہ رض امیر بنائے جائیں ۔ عمر رض کہتے ہیں کہ میں اِس غزوہ میں ان کے ہمراہ تھا پس ہم نے تب جعفر رض ابن ابی طالب کو تلاش کیا تو آپ کو مقتولین میں پایا اور ان کے جسم پر جو زخم لگے تھے وہ کچھ اوپر نوے تھے ۔

۱۵۹۷۔ اسامہ ابن زید رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو خاندان حرقہ کی طرف روانہ کیا۔ ہم نے صبح کو پہونچ کر ان پر حملہ کیا اور ان کو شکست دی اسی دوران میں میں اور ایک انصاری قبیلہ مذکور کے ایک شخص کے پیچھے لگے) لیکن جب ہمارے آدمیوں نے تمام کفار کو گھیر لیا تو وہ شخص کہنے لگا لاالہ الا اللہ انصاری نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ لیکن میں نے اپنا نیزہ مار کر اس کو قتل کر دیا پھر جب ہم لوگ واپس ہو کر آئے تو یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا اسامہ رض کیا تم نے لاالہ الا اللہ کہنے کے بعد بھی اس کو قتل کر دیا میں نے عرض کیا وہ پہلے سے مسلمان نہیں ہوا۔ بلکہ پناہ چاہتا تھا مگر حضور رض اس لفظ کو بار بار فرماتے تھے یہاں تک کہ مجھ کو یہ آرزو ہونے لگی کہ کاش میں اس دن سے پہلے مسلمان ہوتا ۔

۱۵۹۸ ۔ سلمہ بن اکوع رض کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیوں میں شریک ہوا، اور وہ لشکر جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ کیا کرتے تھے ان میں میں نو لڑائیوں میں شریک ہوا۔ کبھی تو ان لشکروں کے افسر حضرت ابوبکر رض ہوتے اور کبھی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ۔

باب
غزوۂ فتح مکہ ماہ رمضان میں

۱۵۹۹۔ ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رمضان کے مہینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے چلے اس وقت آپکے ہمراہ دس ہزار آدمی تھے اور یہ جہاد آپکے مدینہ آنے سے ساڑھے آٹھ سال بعد ہوا۔ روانگی کے وقت آپ بھی روزہ کی حالت میں تھے اور یہ لوگ بھی جب آپ مقام کدیہ میں پہنچے تو آپنے اور سبھوں نے روزہ توڑ دیا ۔

۱۶۰۰۔ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رمضان کے مہینہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حنین کی طرف روانہ ہوئے آپکے ساتھیوں کی مختلف حالتیں تھیں بعض تو روزہ دار تھے اور بعض بے روزہ (اثنائے راہ میں) حضور رض اپنی اونٹنی پر کھڑے ہوئے اور دودھ یا پانی کا پیالہ منگا کر ہاتھ پہ یا اونٹنی پر رکھا، اور لوگوں کی طرف دیکھ کر پی لیا، روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ داروں سے کہا کہ روزہ افطار کر لو۔

۱۶۰۱ - ۶۰ و ۵ ابن زبیر رض کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے سال (مکہ کی جانب) چلے تو یہ خبر قریش کو معلوم ہوئی تو اس خبر کی صداقت کے لئے تین آدمی نکلے ابوسفیان اور حکیم ابن حزام اور بدیل ابن ورقہ چنانچہ یہ لوگ چلتے چلتے مقام ظہران میں پہونچے ۔ دفعتاً انہوں نے ایسی آگ روشن دیکھی جیسے عرفہ

میں ہو آگرتی ہے بدیل ابن ورقہ بولا کہ یہ آگ بنو عمرو کی ہے، ابو سفیان بولا کہ عمرو کا قبیلہ اس سے کم ہے۔ اس کے بعد ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاسبانوں نے دیکھ لیا اور پکڑ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت میں لائے ابو سفیان مسلمان ہو گئے۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے تو آپ نے حضرت عباس رض سے کہا کہ ابو سفیان کو فوج سے علیحدہ روک لینا اور مسلمانوں کا لشکر ایک ایک دستہ ہو کر گذرنے لگا۔ اول جب ایک دستہ گذرا تو ابو سفیان نے پوچھا عباس رض یہ کون ہے، حضرت عباس رض نے جواب دیا قبیلۂ غفار، ابو سفیان بولا مجھے غفار سے کیا مطلب پھر قبیلۂ جہنیہ کے لوگ گذرے تو ابو سفیان رض نے پھر وہی سوال کیا۔ پھر سعد ابن حضریم کے لوگ گذرے ابو سفیان نے ان کو بھی معلوم کیا پھر قبیلہ سلیم کے لوگوں کا گذر ہوا تو ابو سفیان رض نے ان کو بھی پوچھا۔ یہاں تک کہ ایک ایسا دستہ آیا کہ اس کی طرح ابو سفیان رض نے کبھی نہیں دیکھا تھا سوال کیا کہ یہ کون لوگ ہیں حضرت عباس رض نے جواب دیا کہ یہ انصاری ہیں، ان کے امیر لشکر اپنے ہاتھ میں جھنڈا لئے ہوئے ہیں۔ اتنے میں سعد ابن عبادہ بولے کہ ابو سفیان رض آج بڑی گھمسان کا دن ہے آج کعبہ میں اتریںگے، ابو سفیان رض نے کہا۔ عباس آج ہلاکت کا دن عجیب ہے۔ پھر ایک اور دستہ آیا۔ یہ سب سے تعداد میں کم تھا جس میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے رفیق تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا زبیر ابن عوام رض کے پاس تھا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو سفیان رض کے پاس سے گذرے تو ابو سفیان رض نے کہا آپ نے سعد ابن عبادہ رض کا قول بھی سنا فرمایا کیا ابو سفیان رض نے کہا کہ انہوں نے ایسا ایسا کہا فرمایا کہ اس نے غلط کہا بلکہ یہ وہ دن ہے کہ اس میں کعبہ پر غلاف چڑھایا جائےگا، راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمارا جھنڈا حجون میں قائم کیا جائے حضرت عباس رض نے زبیر رض سے کہا کہ حضرت نے یہاں جھنڈا قائم کرنے کا حکم دیا تھا، اسی روز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام کدی کی طرف سے داخل ہوئے اور حضرت خالد رض کو بھی اسی طرف سے داخل ہونے کا حکم دیا تھا۔ خالد ابن الولید رض کے سواروں میں سے اس روز دو سوار شہید ہوئے تھے جیش ابن اشعر رض اور کرز ابن جابر فہری رض۔

۱۶۰۲ عبد اللہ رض ابن مغفل کہتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ اونٹنی پر سوار تھے اور سورۂ فتح پڑھتے جاتے تھے اور اس کو دوہراتے جاتے تھے راوی کہتے ہیں اگر مجھ کو لوگوں کے اجتماع کا خوف نہ ہوتا تو میں بھی دوہراتا۔

۱۶۰۳ عبد اللہ رض کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حرم میں داخل ہوئے تو اس وقت مکہ میں تین سو ساٹھ بت تھے اور آپ ان کو اپنے ہاتھ کی لکڑی سے مار مار کر فرماتے جاتے تھے جاء الحق وزھق الباطل جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید ط

۱۶۰۴ عمرو ابن سلمہ رض کہتے ہیں کہ ہم ایسے مقام پر رہتے تھے جو لوگوں کی گذرگاہ تھا۔ جب ہمارے پاس سے سوار گذرتے یا قافلہ گذرتا تو ہم ان سے پوچھتے کہ لوگوں کا کیا حال ہے اور اس شخص کی کیا کیفیت ہے تو وہ کہتے اس کا یہ خیال ہے کہ مجھ کو خدا نے بھیجا ہے اور مجھ پر وحی آتی ہے اور خدا نے یہ کلمات مجھ پر بذریعہ وحی بھیجے ہیں ان سے وہ کلمات سن کر یاد کر لیتا گویا وہ کلمات میرے سینہ کو چمٹ جاتے اور بہت سے عرب کے باشندے اسلام کی فتح کا انتظار کرتے اور کہتے کہ اس شخص اور اس قوم کو آپس میں جھگڑتا ہوا چھوڑ دو اور اگر یہ قریش پر غالب آگیا تو سمجھ لیں گے یہ سچا نبی

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چنانچہ جب مکہ کا دن ہوا تو ہر قبیلہ اور ہر قوم نے اسلام لانے میں سبقت کی اور میرے والد نے میری قوم کے لوگوں سے اسلام لانے میں سبقت کی اور جب واپس آئے تو بولے کہ اللہ میں تمہارے پاس نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے آرہا ہوں آپ نے یہ فرمایا کہ فلاں فلاں نماز فلاں فلاں وقت پڑھو اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم لوگوں میں سے ایک شخص اذان پڑھے اور جو شخص قرآن زیادہ جانتا ہو وہ امام بنے یہ سن کر لوگوں نے سوچا تو مجھ سے زیادہ قرآن جاننے والا کوئی نہیں تھا کیونکہ میں راہ گیروں سے سن کر سیکھ لیا کرتا تھا لہذا ان لوگوں نے مجھ کو ہی امام بنا کر اپنے سامنے کھڑا کیا اگرچہ میں اس وقت چھ یا سات سال کا تھا اور میں ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا جب میں سجدہ میں جاتا تو وہ گر جاتی تو قبیلہ کی ایک عورت نے کہا کہ اپنے قاری کے سُرین تو ہم سے چھپاؤ تو ان لوگوں نے میرے لئے کپڑا خریدا اور اس کا ایک کرتا میرے لئے تیار کیا جتنا میں اس کرتے سے خوش ہوا اتنا کسی چیز سے خوش نہ ہوا تھا۔

۱۶۰۵ عبداللہ رضہ ابن ابی اوفی کہتے ہیں کہ میرے ہاتھ میں ایک زخم تلوار کا ہے جو کہ حنین کے روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہی میں میرے لگا تھا۔

باب ۷۹
غزوۂ اوطاس

۱۶۰۶ ابوموسیٰ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنگ حنین سے فارغ ہو چکے تو آپ نے ابو عامر رضہ کو سپہ سالار لشکر بنا کر جنگ اوطاس کیلئے روانہ کیا ابو عامرؓ کی ملاقات درید ابن صمہ سے ہوگئی اور آپ نے اسے قتل کر دیا۔ ابو موسیٰ رضہ نے کہا کہ ابو عامرؓ کے ہمراہ مجھ کو بھی بھیجا تھا اس جنگ میں ابو عامرؓ کے دونوں زانوؤں میں تیر لگا جو کہ جشمی نے انہوں نے ابھی تیر نکالا بھی نہ تھا کہ میں آپ کے پاس پہنچا اور دریافت کیا کہ چچا آپ کے یہ تیر کس نے مارا، ابو عامرؓ نے اشارہ سے بتایا کہ اس شخص نے مجھ کو مارا ہے۔ یہ سن کر میں نے فوراً ہی اس کا رخ کیا اور میں اس کے قریب جا پہونچا لیکن جب اس نے مجھے دیکھا تو پیچھے لوٹ کر بھاگا اور میں اس کے پیچھے یہ کہتا ہوا چلا، او بے شرم ٹھہرتا نہیں یہ سنتے ہی وہ رک گیا۔ اور آپس میں دو دو ہاتھ فقط تلوار کے چلے تھے کہ میں نے اس کو قتل کر دیا۔ پھر میں نے ابو عامرؓ سے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے مقابل کو مار ڈالا، اس وقت انہوں نے کہا کہ اب تیر نکال دو، دفعۃً اس میں سے پانی نکلا تو آپ نے فرمایا بھتیجے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرا اسلام عرض کر دینا اور مغفرت کی دعا کے واسطے کہنا ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ پھر ابو عامر رضہ نے سپہ سالار لشکر مجھ کو بنا دیا، اور تھوڑی دیر زندہ رہ کر وفات پائی میں وہاں سے واپس ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں داخل ہو کر حاضر خدمت ہوا اس وقت آپ کھجور کے پوست سے بنے ہوئے پلنگ پر تشریف فرما تھے جس کی وجہ سے آپ کی پشت اور پہلو پر نشان پڑ گئے تھے میں نے آپ کو اپنے واقعہ کی اطلاع دی اور ابو عامرؓ کا تمام واقعہ بیان کیا اور عرض کیا کہ انہوں نے آپ کی خدمت میں مغفرت طلب کرنے کی درخواست کی ہے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگایا اور وضو کر کے اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی تھی، پھر فرمایا کہ اے اللہ قیامت کے روز ان کو اکثر مخلوق پر فوقیت عطا فرمانا میں نے عرض کیا کہ میرے لئے بھی دعا فرمائیے۔ تو آپ نے یوں فرمایا کہ اے خدا عبداللہ ابن قیسؓ کے گناہ بخش دے اور بروز قیامت اس کو باعزت مقام میں داخل کر۔

باب
غزوۂ طائف

۱۶۰۷۔ ام سلمہ رضہ کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا اتنے میں میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے میں نے اس مخنث کو یہ کہتے ہوا سنا کہ اے عبداللہ بن ابی امیہ اگر کل خدا تمہارے لئے طائف فتح کرائے تو بنت غیلان کو نہ چھوڑنا کیونکہ جب وہ آگے آتی ہے تب چار شکنیں[1] نظر آتی ہیں اور جب پیٹ پھیرتی ہے تو آٹھ شکنیں نظر آتی ہیں آپنے یہ سن کر فرمایا کہ ایسے لوگ تمہارے گھروں میں نہ آنے جاہئیں۔

۱۶۰۸۔ عبداللہ ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا تو آپ کو اس سے کچھ حاصل نہ ہوا اور آپنے واپسی کا ارادہ کیا یہ بات آپ کے صحابہ کو ناگوار ہوئی اور عرض کیا۔ ہم طائف کو فتح کئے بغیر یہاں سے نہ چلے جائیں تو آپنے فرمایا اچھا الڑو تو صبح کو لڑائی ہوئی اور کئی صحابہ زخمی ہوگئے آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم کل واپس چلے جائیں گے۔ اس وقت آپ کا فرمانا لوگوں کو پسند نہ آیا اور حضور ہنسے۔

۱۶۰۹۔ سعد رضہ اور ابوبکرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے باپ کے علاوہ اپنی نسبت کسی دوسرے کی طرف کی اور وہ یہ جانتا ہے کہ میں یہ جھوٹ کہہ رہا ہوں تو اس پر جنت حرام ہے۔

۱۶۱۰۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ان دونوں صحابیوں رضہ میں سے ایک صحابی (سعدؓ) وہ شخص ہیں جنھوں نے خدا کی راہ میں پہلے تیر اندازی کی ہے لیکن دوسرے (یعنی ابوبکرہ) ایسے آدمیوں میں سے ہیں جو طائف کی دیوار کو د کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوتے تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ طائف کے ۲۳ آدمی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے ان میں تیسویں یہ ہیں۔

۱۶۱۱۔ ابوموسیٰ رضہ کہتے ہیں کہ مقام جعرانہ میں جو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان میں واقع ہوا ہے۔ میں جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا اور آپ کے پاس حضرت بلال رضہ بھی تھے اتنے میں خدمت گرامی میں ایک اعرابی حاضر ہوا اور حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپنے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا آپ وہ پورا نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا خوشخبری قبول کر اس نے عرض کیا کہ آپ نے اس کے علاوہ بھی وعدہ کیا تھا آپ نے یہ سن کر ابوموسیٰؓ اور حضرت بلال رضہ کی طرف غصہ میں توجہ کی اور فرمایا اس نے خوشخبری رد کردی۔ لہٰذا تم دونوں قبول کرو۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم نے قبول کی ہم نے عرض کیا کہ ہم نے قبول کی اس کے بعد آپنے پانی کا ایک پیالہ منگایا اور اس میں ہاتھ منہ دھویا اور کلی اور پانی اسی میں ڈال دیا۔ پھر ہم سے فرمایا کہ تم دونوں اس کا پانی پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر مل لو اور خوشخبری بھی قبول کرو، ان دونوں نے پیالہ لے لیا اور حسب الحکم عمل کیا، اتنے میں پردہ میں سے ام سلمہ رضہ نے آواز دی کہ اپنی ماں کے لئے بھی چھوڑنا۔ لہٰذا ہم دونوں نے ایک حصہ بچالیا۔

---

[1] چار اور آٹھ شکنیں نظر آنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ نہایت فربہ اندام عورت ہے، عورت کی فربہی عربوں کے نزدیک حسن میں داخل تھی۔

۱۶۱۲۔ انس ابن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے چند آدمیوں کو جمع کر کے یہ کہا کہ یہ قریش کا زمانہ جاہلیت قریب ہے اور ان کی مصیبت بھی ابھی پرانی نہیں ہوئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی مکافات کروں اور ان کی تالیف قلب کروں۔ کیا تم کو یہ پسند ہے کہ لوگ دنیا میں مشغول ہوں اور تم کو قیامت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مل جائیں، انصار نے عرض کیا بہت خوب پھر آپ نے فرمایا کہ اگر لوگ ایک جنگل میں چلیں تو میں جنگل میں انصار کے ہمراہ چلوں گا یا فرمایا کہ انصار ہی کے راستہ کو پسند کروں گا۔

۱۶۱۳۔ عبداللہ ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد ابن الولیدؓ کو بنو خزیمہ کی جانب روانہ کیا، خالدؓ نے وہاں پہونچ کر ان کو دعوت اسلام دی لیکن ان کو اسلمنا کہنا اس وقت نہیں آیا، اس وجہ سے صبانا صبانا کہنا شروع کیا، خالدؓ ان میں سے بعض کو قتل اور بعض کو قید کرنے لگے اور ہم لوگوں میں سے جس نے جس کو قید کیا تھا اسی کے سپرد کر دیا جب صبح ہوئی تو حضرت خالدؓ نے ہم کو یہ حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کرے۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم نہ میں اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ میرے ساتھی جب تک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہ پہونچ جائیں چنانچہ ہم پہنچے اور اس کی اطلاع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی آپ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا کہ اے خدا جو کچھ خالد نے کیا ہے میں اس سے بری ہوں یہی دو مرتبہ فرمایا۔

۱۶۱۴۔ علیؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چھوٹا سا لشکر ایک انصاری کی افسری میں کہیں روانہ کیا۔ اور لشکر کے لوگوں کو حکم دیا کہ ان کی اطاعت کریں سب نے عرض کیا کہ بہت اچھا (ایک مقام پر پہونچ کر انصاری نے کہا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے سب نے کہا کہ ہاں دیا ہے انصاری نے کہا تو لکڑیاں جمع کرو ان سب نے جمع کیں پھر اس نے کہا کہ آگ روشن کرو انہوں نے آگ بھی روشن کردی تو وہ بولا کہ اس میں چلے جاؤ یہ سن کر ان لوگوں نے جانے کا ارادہ کیا لیکن ایک دوسرے کو روکنے اور پکڑنے لگا بالآخر سب نے کہا کہ ہم آگ سے بھاگ کر حضورؐ کی طرف چلے جائیں گے لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ آگ بجھ گئی اور انصاری کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا، اس بات کی خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لگی آپ نے فرمایا کہ اگر تم آگ میں چلے جاتے تو قیامت تک نہ نکل سکتے (ایسی) اطاعت تو جائز کام میں ہے (ناجائز کام نہیں)

۱۶۱۵۔ ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اور معاذ ابن جبلؓ کو یمن کی طرف مختلف اطراف سے جانے کا حکم دیا کیونکہ یمن کی دو جانبیں ہیں اور فرمایا آسانی کرنا سختی سے کام نہ لینا اور خوشی کی باتیں سنانا اور تنفر نہ پھیلانا اسکے بعد ہم میں سے ہر ایک شخص اپنے اپنے کام پر روانہ ہو گیا اور راستہ میں جو کوئی چلتے چلتے اپنے ساتھی سے قریب ہو جاتا تو وہ اس وعدہ کو پھر تازہ کرتا اور ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ معاذ ابن جبلؓ اپنے خچر پر سوار میرے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ میرے پاس جمع ہیں اور ایک شخص کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہیں اور سامنے بیٹھا ہے تو مجھ سے حضرت معاذ رضؓ نے پوچھا کہ اے ابو موسیٰؓ یہ کون ہے میں نے کہا کہ یہ شخص مسلمان ہو کر پھر کافر ہو گیا ہے یہ سن کر حضرت معاذ رضؓ بولے کہ اسوقت تک میں خچر سے نہیں اتروں گا جب تک اس شخص کو قتل نہ کر دیا جائے گا۔ میں نے ابو موسیٰؓ سے کہا آپ اتریے تو یہ اسی لئے لایا گیا ہے پھر جلدی کیلئے انہوں نے کہا کہ نہیں اتروں گا جب تک کہ اس کو قتل نہ کیا جائے لہذا میں نے اسے قتل کرا دیا۔ پھر معاذ اترے اور کہا کہ (ا ے

معاذ رضؓ تم قرآن کیسے پڑھتے ہو میں نے کہا کہ قرآن شریف پڑھنے کے اوقات مقرر کر رکھے ہیں، تم کیسے پڑھتے ہو انہوں نے کہا کہ میں رات کے پچھلے حصہ میں سو جاتا ہوں پھر ایک حصہ نیند کا پورا کر کے اٹھتا ہوں اور جس قدر خدا نے مقرر کیا پڑھ لیتا ہوں اور جس طرح میں اپنے جاگنے کو ثواب جانتا ہوں اسی طرح سونے کو بھی۔

۱۶۱۶۔ ابو موسیٰ اشعری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو جس وقت یمن کی طرف روانہ کیا تو میں نے ان شرابوں کے متعلق دریافت کیا جو یمن میں بنائی جاتی تھیں۔ فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۱۶۱۷۔ براء رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو خالد ابن الولید رضؓ کے ہمراہ یمن کو بھیجا پھر حضرت خالد رضؓ کی جگہ حضرت علی رضؓ کو روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ ان کے رفقاء سے کہہ دینا کہ جو جاہے وہیں رہے اور جو شخص جاہے وہ لوٹ آئے میں تھا جو حضرت علیؓ کے ہمراہ جانے کو تیار ہوئے تھے اور وہاں سے مجھے چند اوقیہ سونا غنیمت میں ملا تھا۔

۱۶۱۸۔ بریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کو حضرت خالد رضؓ کے پاس خمس لینے کو روانہ کیا اور مجھے حضرت علیؓ سے بغض ہو گیا تھا جب واپس ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے تو میں نے سب ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا بریدہؓ کیا تم علیؓ سے بغض رکھتے ہو میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا نہیں بغض مت رکھو کیونکہ علی رضؓ کا خمس میں اس سے بھی زیادہ حصہ ہے۔

۱۶۱۹۔ ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے یمن سے پکے ہوئے چمڑے میں کچھ سونے کے ٹکڑے جن کے کان کی مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی روانہ کئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو چار شخصوں پر تقسیم کر دیا۔ عیینہؓ ابن بدر اقرعؓ ابن حابس اور زید خیلؓ اور چوتھا یا تو علقمہؓ تھے یا عامر ابن طفیل، ایک شخص بولا کہ ان لوگوں سے زیادہ مستحق ہم تھے اس بات کی خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی فرمایا کہ کیا تم مجھ کو امین نہیں سمجھتے، حالانکہ میں ایسی ذات کا امین ہوں کہ جو آسمان میں ہے اور صبح شام کی خبر میرے پاس آتی ہے، راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص جس کی آنکھیں گھسی ہوئی تھیں اور چہرہ کی ہڈیاں نکلی ہوئی تھیں داڑھی کے بال گھنے تھے۔ سر منڈا ہوا تھا۔ تہبند اٹھائے ہوئے کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ذرا خدا سے ڈریئے، آپ نے فرمایا کہ تیرا برا ہو کیا تمام روئے زمین کے لوگوں میں خدا سے ڈرنے کا میں زیادہ حقدار نہیں ہوں (اس گفتگو کے بعد) وہ شخص چلا گیا خالد ابن الولیدؓ بولے یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا میں اس کی گردن نہ ماردوں فرمایا نہیں ایسا مت کرو شاید یہ شخص نمازی ہو۔ حضرت خالدؓ بولے کہ بہت سے نمازی ایسے ہوتے ہیں کہ منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتی ہیں آپ نے فرمایا کہ مجھ کو کسی کے دل ٹٹولنے کا یا پیٹ چیرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ راوی نے کہا اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ اپنی گردن موڑے ہوئے چلا جا رہا تھا فرمایا اس شخص کی نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی۔ کتاب اللہ کی تلاوت سے ان کی زبان تیز ہوگی۔ لیکن قرآن ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اتریگا اور دین سے ایسے نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میں ان کا زمانہ پاتا تو ان سب کو قوم ثمود کی کی طرح قتل و غارت کر دیتا۔

باب ۸۱
غزوۂ ذی خلصہ

۱۶۲۰۔ اس کے متعلق جریر رضی اللہ عنہ کی حدیث گذر گئی ہے وہ یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے جریرؓ تم مجھ کو ذی خلصہ کے بُت آرام نہیں پہونچاتے لیکن اس روایت میں یہ اور بیان کیا ہے کہ جریر رضؓ نے کہا کہ ذوخلصہ یمن میں خثعم اور قبیلہ بجیلہ کا بنایا ہوا ایک مکان تھا وہاں بہت سے بُت تھے جن کی عبادت کی جاتی تھی جب حضرت جریرؓ یمن میں تشریف لائے تو وہاں ایک شخص تھا جو تیروں کی فال نکالا کرتا تھا تو اس سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قاصد آج کل یہاں ہیں اگر تم پر قابو پا گئے تو گردن ماردیں گے، وہ تیروں سے فال نکالنے لگا، اتنے میں جریر رضؓ اس کے قریب آکر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ ان کو توڑ کر پھینک دے اور اس کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں یہ سنتے ہی اس نے تیر توڑ ڈالے اور کلمہ شہادت پڑھا۔

۱۶۲۱۔ جریر رضؓ سے روایت ہے میں یمن میں تھا کہ مجھ کو یمن کے دو شخص ذوکلاع اور ذوعمر ملے میں ان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرنے لگا تو ذوعمر نے مجھ سے کہا کہ جن کی حدیث تم بیان کرتے ہو ان کی وفات کو تین روز ہو گئے۔ فوراً میں ان کے ہمراہ چل دیا جب مدینہ کے قریب آیا تو ہمارے سامنے مدینہ سے چند سوار آئے ہم نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کو تین دن ہو گئے اور ان کے جانشین حضرت ابوبکر رضؓ ہوئے ہیں اور تمام لوگ ان کی جانشینی سے راضی ہیں تو یہ دونوں کہنے لگے کہ تم اپنے ساتھی سے کہہ دینا کہ ہم دونوں آئے تھے۔ لیکن اب پھر آئیں گے۔ اور پھر وہیں سے یمن کو لوٹ گئے۔

باب ۸۲
غزوۂ سیف البحر

۱۶۲۲۔ جابرؓ ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دستہ ابوعبیدہؓ ابن جراح کی افسری میں دریا کے ساحل کی طرف روانہ کیا اس دستہ کے کل آدمیوں کی تعداد تین سو تھی۔ جب ہم نے کچھ راستہ طے کر لیا تو ہمارے پاس راستہ کا کھانا پینا ختم ہو گیا ابوعبیدہؓ نے تمام لشکر کے بقایا کھانے کو جمع کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ جمع کیا گیا۔ تو کھجوروں کی تعداد دو توشہ دانوں کے برابر نکلی اور ابوعبیدہؓ نے ہم کو ہر روز اس میں سے تھوڑا تھوڑا دینا شروع کیا لیکن آخر وہ بھی ختم ہو گیا اور ایک ایک کھجور کے ملنے کی نوبت آگئی۔ جابرؓ سے کسی نے کہا کہ تم کو ایک کھجور کیا تسلی دیتی ہوگی جواب دیا کہ ایک کھجور ملنے کی قدر ہم کو اس وقت آئی جبکہ نہ رہیں۔ القصہ ہم بحرین پر پہونچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مچھلی چھوٹے پہاڑ کی طرح پڑی ہے تو لشکریوں نے اس کو اٹھارہ دن تک کھایا۔ پھر ابوعبیدہؓ نے اس کی دو پسلیوں کے کھڑے کرنے کا حکم دیا تو ان کو کھڑا کر دیا گیا پھر انہوں نے اونٹنی پر کجاوہ کسنے کا حکم دیا۔ اس پر کجاوہ کس دیا گیا پھر ان دونوں کے نیچے وہ اونٹنی گذر گئی لیکن اونچائی تک نہ پہونچ سکی

۱۶۲۳۔ جابر رضؓ کہتے ہیں کہ ہمیں دریا میں سے ایک مچھلی ملی جسے عنبر کہتے ہیں تو ہم لوگ اسکو پندرہ روز تک کھاتے رہے اور اس کی چربی سے تیل کا کام لیتے رہے یہاں تک کہ ہم لوگ جسیم ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ ابوعبیدہ نے حکم دیا کہ کھاؤ پھر جب ہم مدینہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ اس رزق کو کھاؤ جسکو خدا تعالےٰ نے تمہارے لئے نکالا ہے لہذا اگر تمہارے پاس ہو تو لاؤ یہ سن کر صحابہ رضؓ نے اس کا ایک ٹکڑا نکال کر دیا اس کو آپ نے نوش فرمایا۔

باب

وفد بنی تمیم

۱۶۲۴۔ عبداللہ ابن زبیر رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بنو تمیم کی ایک جماعت حاضر ہوئی تو ابوبکر رضہ نے کہا کہ قعقاع ابن سعید ابن زرارہ کو امیر لشکر بنا دیجئے اور حضرت عمر رضہ نے کہا کہ اقرع بن حابس کو سردار بنانا چاہیئے تو حضرت ابوبکر رضہ بولے کہ تم میرے خلاف ہی کرتے ہو حضرت عمر رضہ نے کہا کہ نہیں میں تمہارے خلاف نہیں چاہتا ہوں یہی ہوتے ہوتے جھگڑا دونوں میں شروع ہو گیا اور ان دونوں کی آواز بہت کرخت اور بلند ہوگئی۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا حَتّٰی انقضیت

۱۶۲۵۔ ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجد کی طرف چند سوار روانہ کئے۔ یہ سوار قبیلۂ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو لائے جس کا نام ثمامہ ابن اثال تھا اور اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا اتنے میں حضرت تشریف لے آئے اور اس کو دیکھ کر فرمایا ثمامہ تمہارے پاس کیا ہے اس نے کہا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے پاس خیر ہے اگر تم مجھ کو قتل کر دو گے تو ایسے شخص کو قتل کرو گے جو اسی لئے لایا گیا ہے اور اگر احسان کرو گے تو ایسے شخص پر ہوگا جو شکر گذار ہے اور اگر تم مال چاہو تو مال بھی دے سکتا ہے جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ثمامہ تمہارے پاس کیا ہے اس نے کہا وہی اگر تم قتل کرو گے تو ایسے شخص کو جو اسی لئے ہے اور اگر احسان کرو گے تو شکر گذار ہے پھر اسی طرح تیسرے دن ہوا تب آپ نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ لہٰذا اسکو چھوڑ دیا گیا، اس نے فوراً وضو کیا اور پھر مسجد میں آیا اور کہا کہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو زمین پر کوئی چیز تمہارے چہرے سے زیادہ بُری نہیں معلوم ہوئی تھی لیکن اب آپ کا چہرہ تمام چہروں سے زیادہ محبوب ہے اور کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مبغوض نہ تھا لیکن اب اس دین سے زیادہ محبوب نہیں اور خدا کی قسم آپ کے شہر سے زیادہ مجھ کو کوئی شہر زیادہ بُرا نہیں معلوم ہوتا تھا لیکن اب سب سے زیادہ یہی محبوب ہے اور آپ کے لشکر نے اسوقت قید کیا جس وقت میں نے عمرہ کا ارادہ کیا تھا اب آپ کیا فرماتے ہیں حضور نے پہلے اس کو خوشخبری دی اور پھر عمرہ کی اجازت دی جب یہ مکہ میں آیا تو کسی نے اس سے کہا تو بد دین ہو گیا اس نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ اسلام قبول کیا اور خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تمہارے پاس گیہوں کا ایک دانہ بھی اب نہیں آئیگا جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اجازت نہ دیں گے۔

۱۶۲۶۔ ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب نبی صلی علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں آیا اور کہنے لگا اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امر خلافت اپنے بعد میرے سپرد کر دیں تو میں ان کی تابعداری کئے لیتا ہوں جس وقت یہ مدینہ میں آیا اسوقت اس کے ساتھ بہت سے آدمی تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اسوقت آپ کے ہمراہ ثابت ابن قیس رضہ بن شماس بھی تھے اور دست مبارک میں ایک کھجور کی ٹہنی تھی، آپ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی بھی مانگے تو میں تجھکو نہ دوں اور تو خدا کی قسم قضاء وقدر سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تو میری اطاعت سے پیچھے ہٹا تو خدائے تعالےٰ تجھ کو ذبح کر دیگا اور تجھے وہی سمجھتا ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھلایا گیا ہے اور یہ ثابت رضہ میری جانب سے تجھ کو پورے طریقے سے جواب دیگا اور یہ کہہ کر آپ اس کے پاس سے ہٹ آئے ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور کے اس قول کا مطلب کہ میں تجھ کو وہی سمجھتا ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھایا گیا ہے دریافت کیا فرمایا کہ ایک دفعہ میں سو رہا تھا (یہ بیان ابوہریرہ رضہ کا ہے) میں نے ایک

ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے میں ان کے دیکھنے سے مغموم ہو گیا تو خواب ہی میں خدا نے مجھ پر وحی نازل کی کہ ان میں پھونک مارو میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے اس خواب کی تعبیر میں نے یہ کی کہ یہ دونوں جھوٹے نبی ہیں ایک مسیلمہ اور دوسرا عنسی میرے بعد نبوت کا دعویٰ کریں گے۔

۱۶۲۷۔ ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ ایک شب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میری ہتھیلی میں دو کنگن رکھے گئے جو کہ سونے کے تھے وہ مجھ پر بار گذرنے لگے اس وقت خدا نے وحی نازل کی کہ ان دونوں میں پھونک مار دیں میں نے دونوں کو پھونکا تو وہ غائب ہو گئے تو میں نے اس سے یہ تعبیر لی کہ دو جھوٹے ہیں جن کے درمیان میں ہوں ایک صنعا کا باشندہ دوسرا یمامہ کا۔

باب ۴۲
قصہ اہل نجران

۱۶۲۸۔ حذیفہ رضہ کہتے ہیں کہ قبیلۂ نجران کے دو شخص آئے تاکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مباہلہ کریں ان میں سے ایک شخص نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ ان سے مباہلہ مت کرو کیونکہ اگر سچے نبی ہوئے اور مباہلہ ہم نے کر لیا تو پھر ہم کو فلاح نصیب نہیں ہوگی اور نہ ہمارے بعد ہماری اولاد کو (اسکے بعد) جب یہ حاضر ہوئے تو کہا کہ ہم آپ کو مطلوبہ شے ہی دیں گے لیکن آپ ہمارے ساتھ ایک امانت دار شخص کو کر دیجئے غیر امانت دار نہو آپنے جواب دیا کہ میں تمہارے ساتھ امانتدار ہی کو روانہ کروں گا صحابہ رضہ یہ سن کر سر اٹھا کر دیکھنے لگے کہ حضورؐ کس کو روانہ کرتے ہیں آپنے فرمایا ابو عبیدہ ابن جراح تیار ہو جاؤ۔ جب ابو عبیدہ تیار ہو گئے تو حضورؐ نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں اور انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کا امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ ابن جراح ہیں۔

۱۶۲۹۔ ابو موسیٰ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہمارے اشعریوں کا گروہ حاضر ہوا اور آپ سے اونٹنیاں طلب کیں آپنے انکار کر دیا ہم نے پھر خواہش کی تو آپ کی مرتبہ آپنے قسم کھالی کہ نہیں دوں گا تھوڑے میں آپکے پاس اونٹ آ گئے تو آپنے پانچ اونٹوں کا حکم دیا جب ہم ان پر قابض ہو گئے تو ہم لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قسم سے غافل ہو گئے اور اس صورت میں ہم کو فلاح نہ ہوگی اس خیال کے مطابق میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے یہ قسم کھائی تھی کہ ہم اونٹ نہ دیں گے اور پھر آپنے دیدئے فرمایا جب میں قسم کھاتا ہوں اور دوسری جانب میری نظر میں اچھائی ہوتی ہے تو اسی کو میں اختیار کر لیتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ قسم سے حلال ہو جاتا ہوں۔

۱۶۳۰۔ ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے ہیں جن کے دل نرم اور رقیق ہوا کرتے ہیں اگر ایمان ہے تو یمنی ہے اور حکمت ہے تو یمانی فخر و تکبر اونٹ والوں میں ہوتا ہے اور سکون و وقار بکریوں والوں میں

باب ۴۵
حج وداع

۱۶۳۱۔ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز کعبہ میں پڑھنے کے متعلق ابن عمر رضہ کی حدیث پہلے گذر چکی ہے اور اس روایت میں فرمایا کہ جس مقام پر آپنے نماز پڑھی تھی سرخ پتھر تھا۔

۱۶۳۲۔ زید رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۱۹ لڑائیاں کیں اور ہجرت کے بعد آپ نے ایک حج کیا اس

کے بعد پھر دوسرا حج نہیں کیا۔

۱۶۳۳۔ ابو بکرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسی ہیئت پر زمانہ آگیا جس پر آسمان وزمین کی پیدائش کے وقت تھا۔ ایک سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں جن میں چار مہینے جنگ یعنی کرنا حرام ہے۔ تین تو متواتر آگے پیچھے ہیں۔ ذی قعدہ ذی الحجہ محرم اور چوتھا رجب المرجب جو کہ جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ہے اور کیا تم کو علم ہے کہ یہ مہینہ کونسا ہے ہم نے عرض کیا خدا اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خوب واقف ہے آپؐ خاموش ہو گئے ہم کو یہ خیال ہوا کہ شاید حضور پہلے نام کے علاوہ کوئی اور نام لیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا ذی الحجہ نہیں ہے ہم نے عرض کیا جی ہاں پھر آپ نے فرمایا کہ اچھا یہ کون سا شہر ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ خدا اور اس کا رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) زیادہ واقف ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے ہم کو خیال ہوا کہ آپؐ کوئی دوسرا نام لیں گے مگر آپ نے فرمایا کیا وہی شہر (مکہ) نہیں ہے ہم نے عرض کیا جی ہاں اس کے بعد فرمایا کہ کونسا دن ہے ہم نے عرض کیا خدا اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوب جانتا ہے۔ آپ پھر خاموش ہو گئے اور ہم کو یہی خیال ہوا کہ اس نام کے علاوہ آپ کوئی اور نام لیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا نحر کا دن نہیں۔ ہم نے عرض کیا جی ہاں اس وقت آپ نے فرمایا تمہارے خون اور مال و آبرو تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارا یہ دن اس مہینہ میں اس شہر میں اور عنقریب تم کو خدا کے سامنے جانا ہوگا اور وہ تم سے سوال کریگا خبردار میرے بعد گمراہ نہ ہونا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو خبردار حاضر شخص کو خبر پہونچائے کیونکہ جن لوگوں کو پہونچا جائے گا احتمال ہے کہ ان میں سے ... لوگ بعض سامعین سے زیادہ محافظ نکل آئیں اس کے بعد فرمایا گواہ رہو میں نے تبلیغ کردی۔

۱۶۳۴۔ ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر منڈایا اور اکثر صحابہؓ نے بھی لیکن بعض نے کترا دیا۔

باب ۵۶
غزوۂ تبوک

۱۶۳۵۔ ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ میرے رفقاء نے مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس روانہ کیا تاکہ میں ان کے لئے سواریاں مانگوں کیونکہ وہ لوگ اس وقت غزوۂ تبوک میں تھے میں نے حاضر ہو کر عرض کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میری قوم نے مجھے آپ کی خدمت میں سواریاں مانگنے کے لئے بھیجا ہے حضورؐ نے غصہ سے فرمایا واللہ میں ان کو سواریاں نہ دوں گا۔ میں یہ سمجھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری طرف سے غصہ پیدا ہو گیا بہت رنجیدہ واپس ہوا اور اپنی قوم سے آکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی اطلاع دی مجھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ بلالؓ کی آواز کان میں آئی، عبد اللہ ابن قیس میں نے کہا جی حاضر کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں چلو حضورؐ یاد فرماتے ہیں میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا فرمایا ان قریب قریب کے چھ اونٹوں کو لے لو اور اس وقت آپ نے سعدؓ سے قرۃ اونٹ خریدے تھے۔ پھر فرمایا ان کو اپنے ساتھیوں کے پاس لے جاؤ اور کہہ دینا کہ اللہ یا یہ کہنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اونٹوں کو تمہاری سواری کے لئے دیا ہے۔ لہذا ان پر سوار ہو جاؤ میں ان اونٹوں کو لے کر تمہاری قوم کے پاس آیا اور کہا کہ اونٹ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو سواری کے لئے دئے ہیں مگر خدا کی قسم تم کو میں اس وقت تک نہ چھوڑوں گا جب تک تم میں سے کچھ لوگ میرے ساتھ نہ چلیں تاکہ

میں اس شخص سے ملاقات کرادوں جس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ قول سنا ہو کیونکہ ویسے تم مجھ کو جھوٹا سمجھو گے اور یہ خیال کروگے کہ میں نے تم سے ایسی بات نقل کی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمائی میری قوم نے مجھ سے کہا کہ خدا کی قسم ہم تم کو سچا جانتے ہیں لیکن اگر تمہاری یہی خوشی ہے تو ہم یہ کرنیکو بھی تیار ہیں لہٰذا ان میں سے ایک گروہ میرے ہمراہ ہو گیا اور ہم سب ان لوگوں کے پاس آئے جنھوں نے قول مذکور سنا تھا ان لوگوں نے ان کے سامنے میرے قول کی طرح پوری حدیث نقل کردی۔

۱۶۳۶ سعد ابن ابی وقاص رضؔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام تبوک کی طرف چلے اور اپنا خلیفہ حضرت علیؓ کو بنادیا اسوقت حضرت علیؓ نے کہا کہ آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں آپ نے فرمایا کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ تم میرے لئے ایسے ہو جاؤ جس طرح ہارون موسیٰ کے لئے تھے ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۶۳۷ کعب ابن مالک رضؔ کہتے ہیں جتنے جہاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئے ان میں سے کسی میں پیچھے نہ رہا بلکہ سب میں شریک ہوا۔ مگر غزوۂ تبوک میں شریک ہوسکا ہاں غزوۂ بدر میں بھی رہ گیا تھا لیکن اس پر آپ نے کسی شخص کو تنبیہ نہ کی کیونکہ اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قریش کے آتے ہوئے قافلہ کو روکنے کا ارادہ کرکے گئے تھے اور ان سے آپ کی مڈبھیڑ ہو گئی تھی اور اس کے متعلق خدا کا کوئی وعدہ بھی نہ تھا اور بیعت عقبہ کی شب کو میں جبکہ حضور نے اسلام کا عہد لیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ موجود تھا اور مجھ کو یہ پسند نہیں ہوا کہ اس کی بجائے میں بدر میں شریک ہوں اگرچہ بدر اس کی بہ نسبت لوگوں میں زیادہ مشہور ہو چکا ہے میرا واقعہ یہ ہے کہ غزوۂ تبوک کے زمانہ میں میں جتنا مالدار تھا اتنا مال اور اتنی قوت کبھی مجھے حاصل نہیں ہوئی خدا کی قسم اس وقت سے پہلے میری ملکیت میں کبھی دو اونٹنیاں جمع نہ ہوئی تھیں اس غزوہ کے زمانہ میں ضرور میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قاعدہ تھا کہ جب آپ کسی جہاد کا ارادہ فرماتے تو اس کے علاوہ دوسری جگہ کا اظہار فرماتے یہاں تک کہ اس کا جہاد کا وقت آجاتا لیکن اس جہاد کا اعلان پہلے سے کردیا تھا اس زمانہ میں سخت گرمی تھی اور سفر بھی دور دراز کا بڑے بڑے جنگل حائل اور دشمن کی تعداد کثیر اس جہاد کو جانے سے قبل اپنے مقصد کے موافق سب کو اطلاع دیدی تھی اور یہ فرمادیا تھا کہ اپنے سامان کی تیاری کریں اور اس وقت حضورؐ کے ساتھ مسلمان بڑی تعداد میں تھے ان کے ناموں کا کوئی دفتر تو تھا ہی نہیں اسی وجہ سے لوگ یہ گمان کرلیتے کہ اگر ہم پیچھے رہ بھی جائینگے تو آپ کو کیا معلوم ہوگا جب تک وحی نہ آئے (غرضکہ) یہ غزوہ حضورؐ نے ایسے وقت کیا تھا کہ درختوں میں پھل آگئے تھے سایہ اچھا معلوم ہونے لگا تھا چنانچہ حضورؐ کے ساتھ مسلمانوں نے سامان سفر کی تیاری کرلی اور میں بھی لوگوں کی ہمراہی میں سامان سفر کی تیاری کے لئے آجاتا تھا لیکن کرتا کچھ بھی نہ تھا اور یہ خیال کرلیا تھا کہ میں اس وقت فراخدستی میں ہوں جب چاہوں گا سفر کی تیاری کرلوں گا چنانچہ ایک زمانہ تک یہی حال رہا اور ایسا وقت آگیا کہ لوگ بہت کوشش سے کام لینے لگے حتیٰ کہ ایک دن صبح کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کوچ ہو گیا لیکن میں نے وہی خیال کیا کہ مسلمانوں کے ساتھ ایک دو دن میں تیاری کرکے مل جاؤں گا جب دوسرے دن صبح ہوئی تو میں سامان سفر کی تیاری کے لئے گیا لیکن پھر لوٹ آیا اور کوئی تیاری نہ کی پھر گیا۔ لیکن پھر لوٹ آیا یہاں تک کہ اسی لوٹ پھیر میں وہ لوگ سب تیزی کے ساتھ چلے گئے۔ اور میں رہ گیا اور اس کے بعد بھی جانے کا ارادہ کیا۔ مگر بدبختی کی وجہ سے ایسا نہ کر سکا۔ میں حضورؐ کے چلے جانے کے بعد لوگوں میں پھرتا رہا اور مجھ کو بڑا غم ہوا کیونکہ مجھ کو منافق اور معیوب آدمی کے علاوہ کوئی نظر

آتا یا وہ ضعیف لوگ جن کو خدائے تعالیٰ نے معاف کر دیا تھا ادھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو مقام تبوک تک یاد نہ
فرمایا جب وہاں پہنچ گئے تو اس وقت آپ نے فرمایا کہ کعب کہاں ہے بنو سلیمہ کے ایک شخص نے کہا کہ اس کو اپنی دونوں چادروں اور دونوں
پہلوؤں کی طرف نظر کرنے سے روک دیا یعنی آرام طلبی کی وجہ سے یا منافقی کی وجہ سے وہ نہ آیا معاذ ابن جبل نے کہا کہ خدا کی قسم یہ تیری
بات جھوٹی ہے۔ ہم کعبؓ پر اچھائی کے گمان کے علاوہ اور گمان نہیں کر سکتے یہ سن کر حضورؐ چپ ہو گئے۔ کعبؓ کہتے ہیں کہ جب مجھ کو آپ
کی واپسی کی خبر ہوئی تو میرا غم پھر تازہ ہو گیا۔ اور آپ کے غصہ سے نکلنے کے لئے جھوٹے بہانے سوچنے لگا اور اس معاملہ میں اپنے گھر
کے ہر ذی ہوش سے مدد چاہی لیکن جب مجھ کو یہ خبر لگی کہ آپ آ پہونچے تو اس وقت سب جھوٹے بہانے برطرف ہو گئے۔ اور اس
واقعہ کی سچی سچی باتیں جمع کر لیں جب صبح کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے تشریف لے آئے اور آپ کا یہ قاعدہ
تھا کہ جب کسی سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں داخل ہوتے اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر لوگوں کے انتظار میں بیٹھے
رہتے چنانچہ اسی عادت کے موافق آپ نے کیا اور باقی رہے ہوئے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کی تعداد تقریباً اسی
آدمیوں کے قریب تھی اور سب نے اپنے اپنے عذر پیش کئے اور قسمیں کھا کھا کر کہنے لگے آپ نے ان لوگوں کے عذر ظاہری
حال کو دیکھ کر قبول کر لئے اور ان سے بیعت لی ان کے لئے دعاء مغفرت کی ان کی اندرونی حالت کو خدا
کے سپرد کر دیا۔ اس کے بعد میں حاضر خدمت ہوا اور آپ کو سلام عرض کیا، آپ نے غصہ والے شخص کی طرح تبسم فرما کر
مجھ سے کہا کہ آؤ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹھ گیا۔ فرمایا تم کس وجہ سے رک گئے تھے کیا تمہارے پاس خریدی
ہوئی سواری نہ تھی میں نے عرض کیا کہ تھی مگر خدا کی قسم اگر آپ کے علاوہ دنیا کے کسی اور شخص کے پاس آیا ہوتا تو اس کے
غصہ سے ڈر کر میں عذر بیان کر کے چھوٹ جاتا مگر آپ کو علم وحی حاصل ہے اسی وجہ سے میں جانتا ہوں کہ اگر میں آپ سے
جھوٹ بولوں گا تاکہ آپ اس وقت راضی ہو جائیں تو خدائے تعالیٰ سے معافی کی امید نہیں کیونکہ میں یہ جانتا
ہوں کہ اگر اس وقت میں آپ سے کوئی جھوٹی بات عرض کروں تو عنقریب خدائے تعالیٰ آپ کو بذریعہ وحی اس پر مطلع
کر دیگا اور آپ مجھ پر غصہ ہو جائیں گے اور اگر اس وقت میں آپ کے سامنے کوئی سچی بات عرض کروں گا تو مجھ کو خدا سے
معافی کی امید ہے میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ مجھ کو کوئی عذر نہ تھا اور جتنی قوت اس وقت مجھ میں موجود تھی اور جو
فراخدستی اس غزوہ کے جانے کے وقت تھی اس سے پہلے مجھ کو کبھی حاصل نہیں ہوئی تھی فرمایا یہ بات تمہاری سچ ہے
لیکن جس وقت تک خدائے تعالیٰ تمہارے متعلق کوئی حکم نازل نہ فرمائے تم یہاں سے اٹھ جاؤ چنانچہ میں یہ سن
کر اٹھ گیا اور قبیلۂ بنو سلمہ کے لوگ میرے پیچھے ہو گئے اور کہنے لگے کہ اس سے پہلے کوئی ایسا گناہ تم نے کیا ہو تو ہم کو
معلوم نہیں لیکن اگر اسوقت اوروں کی طرح تم عذر بیان کر دیتے تو بہتر تھا اور اس کے استغفار کے لئے حضورؐ کی
دعا کافی تھی ان لوگوں نے مجھ کو اتنا ورغلایا کہ میرا یہ ارادہ ہو گیا کہ لوٹ کر جاؤں اور اپنے آپ کو جھوٹا بناؤں
لیکن میں نے ان سے پوچھا کہ میری طرح اور کوئی بھی سچ بولنے میں شریک ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں دو شخص اور
بھی ہیں، انہوں نے بھی تمہاری طرح عذر بیان کیا ہے تم کو جو جواب دیا گیا ہے وہی ان دونو صاحبوں کو بھی دیا گیا
ہے میں نے پوچھا کہ وہ دونوں کون ہیں، لوگ کہنے لگے مرارہؓ ابن ربیع عمری اور ہلالؓ بن امیہ واقفی ان لوگوں نے
میرے سامنے ایسے نیک آدمیوں کا نام لیا جو جنگ بدر میں بھی شریک تھے اس وجہ سے میں نے یہی خیال کیا کہ الٰہی وحی
کا انتظار کروں ادھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک سے وہ جانے والوں سے

بات کرنے کو منع کر دیا بالخصوص ہم تین شخصوں کے ساتھ زیادہ اسی وجہ سے لوگ ہم سے اجتناب اور پرہیز کرنے لگے اور ان کے چہروں پر ہماری طرف سے کراہیت کے آثار نمودار ہونے لگے یہ کیفیت دیکھ کر مجھ کو وہاں کی زمین تنگ معلوم ہونے لگی اور وہ بھی ایسی نہ رہی کہ مجھے اس سے کچھ نسبت حاصل ہوتی پچاس راتوں تک ہماری یہی حالت رہی لیکن ان دونوں کی تو یہ حالت ہو گئی کہ اپنے گھروں میں بیٹھ کر رونے لگے اور چونکہ میں مضبوط اور قوی دل تھا اس لئے بازاروں میں بھی جاتا اور مسلمانوں کے ساتھ نمازمیں بھی شرکت کرتا لیکن مجھ سے کوئی بات تک نہ کرتا تھا اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام بھی کر لیا کرتا تھا جب آپ نماز کے بعد اپنی جگہ پر تشریف فرما ہوتے تھے اور آپکے ہونٹوں کی طرف خیال کرتا کہ جوابِ سلام کے لئے متحرک ہوئے یا نہیں پھر میں آپکے پاس ہی نماز پڑھتا تھا اور پوشیدہ طور پر آپ کو دیکھنا بھی چاہتا تھا مگر جب میں اپنی نماز میں مشغول ہو جاتا تو آپ میری طرف توجہ فرماتے مگر جب میں دیکھنے لگتا تو آپ دوسری طرف توجہ فرماتے۔ اسی طرح لوگوں کے اعراض کا ایک طویل زمانہ گذر گیا۔ (ایک روز میں ابو قتادہ چچازاد بھائی کے باغ کی دیوار پر چڑھا) وہ مجھ سے محبت زیادہ کرتے تھے اور مجھ کو بھی محبت زیادہ تھی اس وجہ سے میں ان کے پاس گیا اور سلام کیا لیکن انہوں نے سلام کا کچھ جواب نہ دیا اس وقت میں نے کہا کہ اے ابو قتادہ رضؓ میں تم کو خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ کیا تم یہ جانتے ہو کہ میں خدا اور رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت رکھتا ہوں مگر وہ پھر بھی خاموش رہے اس کے بعد میں نے ان کو پھر قسم دی تو بھی خاموش رہے میں نے پھر تیسری بار قسم دی اس وقت انہوں نے جواب دیا کہ خدا اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ جانتا ہے اسوقت میری آنکھیں جاری ہو گئیں اور آنسو بہنا شروع ہو گئے اور لوٹ کر دیوار پر چڑھا آیا اور باہر واپس آگیا کعبؓ کہتے ہیں کہ میں بازار میں پھر رہا تھا کہ اہل شام کے کاشتکاروں میں سے ایک کاشتکار کہنے لگا کہ مجھ کو کعبؓ کا پتہ کون شخص بتائے گا لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا وہ آیا اور اس نے ایک پروانہ شاہ غسان کا مجھ کو دیا میں نے کھول کر پڑھا۔ اس میں تحریر تھا مجھ کو یہ معلوم ہوا ہے کہ تمہارے آقا نے تمہارے اوپر ظلم کیا ہے یہ تمہاری شان کے خلاف ہے۔ لہٰذا تم ہمارے پاس چلے آؤ ہم تمہاری خاطر اور دل جوئی کریں گے جس وقت میں نے یہ خط شاہ غسان کا پڑھا تو اپنے دل سے کہا کہ یہ بھی خدا کی ایک آزمائش ہے اس کے بعد وہ پرچہ میں نے تنور میں جلا دیا۔ ۴۰ روز کے بعد دفعتاً رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے اور فرمانے لگے کہ تم اپنی عورت سے علیحدگی اختیار کرو۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس کو طلاق دیدوں یا اور کوئی دوسری صورت اختیار کروں فرمایا نہیں۔ یہ میرا مطلب نہیں کہ تم طلاق دیدو بلکہ اس کے قریب نہ جاؤ میں نے اس فرمان کے مطابق گھر میں بیوی سے جا کر کہا کہ تم اپنے ماں باپ کے یہاں چلی جاؤ جب تک میرے متعلق خدا کا کوئی حکم نازل نہ ہو جائے اور حضورؐ نے یہ حکم ان دونوں کے پاس بھی روانہ کر دیا تھا۔ کعبؓ کہتے ہیں کہ اس حکم کو سن ہلال بن امیہ کی بیوی آپکی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہلال چونکہ بہت بوڑھے ہو گئے ہیں اور ان کے پاس کوئی خادم خدمت کے نہیں ہے لہٰذا اگر میں انکی خدمت کروں تو کیا یہ بھی ممنوع ہے آپؐ نے فرمایا کہ میں خدمت کو منع نہیں کرتا بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ وہ تم سے قربت نہ کریں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کو کسی بات کی طرف میلان ہی نہیں ہوتا سوائے رونے کے دوسرا کام ہی نہیں (یہ واقعہ دیکھ کر) میرے گھر والوں نے کہا کہ اگر تم بھی اپنی بیوی کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت لے لیتے تو بہتر تھا جس طرح ہلال بن امیہ کی بیوی نے لی میں نے کہا خدا کی قسم میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے ہرگز اجازت نہیں لوں گا۔ نہیں معلوم آپ کیا جواب دیں اس کے علاوہ میں جوان بھی ہوں اپنے کام خود کر سکتا ہوں۔ القصہ میں دس روز تک اسی حالت میں رہا یہاں تک کہ پوری پچاس راتیں ہو گئیں ہیں۔ پچاسویں رات کی صبح کو نماز پڑھ کر گھر کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا اور اسی حالت میں تھا جو خدائے تعالےٰ نے قرآن مجید میں مذکور کر دی ہے کہ زمین باوجود کشادگی کے مجھ پر تنگ ہو گئی تھی اور اپنی جان بھی مجھ کو بار معلوم ہوتی تھی اتنے میں مجھ کو ایک آواز جبل سلع کی طرف سے آئی اور یہ سنائی دیا کہ کوئی شخص پکار کر کہتا ہے اے کعب ابن مالک خوش ہو جاؤ۔ یہ سنتے ہی میں فوراً سجدہ میں گر پڑا۔ اور فوراً ہی مجھ کو معلوم ہو گیا کہ اب کوئی صورت خوشی کی آن پہونچی ادھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد ہماری توبہ قبول ہونے کا اعلان کر دیا۔ لوگ ہم کو مبارک دینے کے لئے دوڑے کچھ آدمی میرے ساتھیوں کے پاس بھی آئے اور ایک شخص گھوڑے پر سوار ہو کر میری جانب چلے لیکن قبیلۂ اسلم کے ایک شخص نے پہاڑ پر جلدی سے چڑھ کر آواز دیدی اور اس کی آواز اس سوار سے پہلے میرے پاس پہنچ گئی کیونکہ آواز بہ نسبت گھوڑے کے تیز ہوا کرتی ہے جب وہ شخص آواز دے کر میرے پاس ملنے کو آیا تو میں نے اس کو بشارت دینے کے بدلے میں اپنے کپڑے اتار کر پھینک دئے) کیونکہ اس وقت ان کپڑوں کے علاوہ اور کپڑے میرے پاس نہ تھے اور لوگوں کی یہ حالت تھی کہ اکٹھے ہو کر میرے پاس مبارکباد دینے کے لئے چلے آتے تھے اسی عرصہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے جھرمٹ میں تشریف لے آئے کعب رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو سلام کیا تو کیا دیکھا کہ آپ کا چہرہ اسوقت خوشی کی وجہ سے چمک رہا ہے۔ فرمایا تم کو خوش ہونا چاہئے کیونکہ جب سے تم پیدا ہوئے اس سے زائد کوئی دن اتنی مسرت کا تمہارے لئے نہیں آیا ہو گا میں نے عرض کیا آپ خوشخبری دیتے ہیں یا یہ خوشخبری خدا کی طرف سے ہے فرمایا خدا کی طرف سے ہے خوشی کے وقت آپکے چہرے کی یہ حالت ہوا کرتی تھی کہ چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا تھا الغرض جب میں آپکے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا کہ میں اپنی خوشخبری کا شکریہ ادا کرتا ہوا اپنا تمام مال خدا اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں صدقہ کئے دیتا ہوں آپ نے فرمایا کہ سب نہیں بلکہ کچھ حصہ روک لو میں نے عرض کیا اچھا خیبر والا حصہ روکے لیتا ہوں اس کے بعد میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرا شکریہ توبہ قبول ہونے کا یہ ہے کہ میں آئندہ کبھی سچ کے سوا جھوٹ نہ بولوں گا اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس وقت سے میں نے سچ بولا ہے اس وقت سے شاید ہی کسی مسلمان کے سچ بولنے پر اتنا انعام اسکو ملا ہو جتنا کہ مجھے ملا ہے میں نے اسوقت سے لیکر پھر تمام عمر کبھی جھوٹ نہ بولا (اور آئندہ مجھے امید ہے کہ خدائے تعالےٰ مجھ کو جھوٹ بولنے سے محفوظ رکھے گا) اللہ تعالےٰ نے ہم لوگوں کے متعلق جو آیت نازل فرمائی تھی وہ ہے لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار الیٰ قولہ مع الصادقین (کعب کہتے ہیں) کہ خدا کی قسم جب سے خدا نے مجھ کو مشرف با سلام فرمایا ہے اس نعمت سے بڑی نعمت پر مجھ نہ ہوئی کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جھوٹ نہ بولا (اگر میں بھی اوروں کی طرح جھوٹ بولتا تو ہلاک ہو جاتا کیونکہ خدا نے جھوٹ بولنے والوں کے متعلق اپنی وحی میں بدترین الفاظ کا استعمال کیا ہے اور ایسے الفاظ شاید ہی کسی کے حق میں مستعمل ہوئے ہوں (مثلاً) ارشاد فرمایا ہے سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم فان اللہ لا یرضیٰ عن القوم الفاسقین کعب رضؓ کہتے ہیں کہ ہمارا معاملہ ان تین شخصوں سے پیچھے رہ گیا تھا جن کا قول اور قسم کا اعتبار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کر لیا تھا اور ان سے بیعت لی تھی اور دعائے مغفرت طلب کی تھی۔ لیکن پھر ہمارے معاملہ کو خدا نے فیصلہ کر دیا اور وعلی الثلاثۃ

الذین خلفوا اور اس آیت میں پیچھے رہ جانے کا ذکر جو کیا گیا تو اس سے مراد جہاد سے پیچھے رہ جانا نہیں ہے بلکہ ہمارے معاملہ کا موخر ہو جانا مراد ہے۔

۱۶۳۸۔ ابوبکرۃ رضؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے ایام جمل میں لوگوں کے ساتھ مل کر لڑنے کا ارادہ کیا اس وقت مجھے حضورؐ کے اس فرمان نے بہت فائدہ پہنچایا جو آپ نے کسریٰ کی لڑکی کی تخت نشینی کی خبر سن کر فرمایا تھا کہ جو قوم عورت کو اپنے معاملات میں حاکم بنائیگی وہ ہرگز فلاح نہ پائیگی۔

باب

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرض موت اور وفات

۱۶۳۹۔ عائشہ رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض میں حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات چپکے سے کہی جس کو سن کر جناب سیدہ رو پڑیں اس کے بعد دوبارہ اور کوئی بات چپکے سے کہی جس کو سن کر آپ ہنس پڑیں ہم (لوگوں نے) دریافت کیا کہ آپ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چپکے سے کیا فرمایا کہنے لگیں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس مرض میں میں فوت ہو جاؤں گا۔ اس کو سن کر میں رونے لگی اس کے بعد فرمایا کہ میری تمام اہل میں مجھ سے پہلے ملاقات جس کی ہوگی وہ تم ہو یہ سن کر میں خوش ہوئی اور ہنس دی۔

۱۶۴۰۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک اس کو دنیا اور آخرت کی پسندیدگی کا اختیار نہ دیدیا جائے تو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی مرض موت میں یہ فرماتے سنا مع الذین انعم اللہ علیہم اس وقت آپ کے سانس پر بھی زور تھا میں سمجھ گئی کہ آپ کو اختیار دیدیا گیا اور اب حضور آخرت کو دنیا پر پسند فرماتے ہیں

۱۶۴۱۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ صحت کی حالت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی کو اس کی وفات سے پہلے جنت میں اس کا مقام دکھلا دیا جاتا ہے چنانچہ جب آپ مریض ہوئے تو حضور کا سر مبارک میرے زانو پر تھا آپ کو غشی ہوئی پھر افاقہ ہو گیا تو چھت کی طرف دیکھا اور فرمایا اللّٰہم الرفیق الاعلیٰ یعنی آخرت کو پسند کیا، اس وقت میں نے عرض کیا کہ ہمارے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتے اب مجھے تصدیق ہو گئی جو آپ ہم سے فرمایا کرتے تھے۔

۱۶۴۲۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مریض ہوتے تو اپنے ہاتھ پر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر پھونک لیتے پھر اس کو تمام بدن پر پھیر لیتے اور مرض موت میں میں آپ کے ہاتھ پر پڑھ کر پھونک دیتی اور اس کو آپ کے جسم اطہر پر پھیر دیتی تھی۔

۱۶۴۳۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ وفات کے وقت پشت مبارک کا سہارا مجھ پر لگا ہوا تھا۔ اس وقت میں نے کان لگا کر سنا تو آپ یہ فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اغفرلی وَارحمنی وَالحقنی بِالرفیق۔ اے اللہ مجھ کو مجھ کو بخشدے اور مجھ پر رحم اور رفیق کے ساتھ ملا دے۔

۱۶۴۴۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی ہے اس وقت آپ کا سر میرے سینہ پر تھا اور آپ کی موت کی سختی کے بعد مجھے کسی کی سختی بڑی معلوم نہیں ہوتی۔

۱۶۴۵۔ حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ مرض موت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے باہر تشریف لائے، لوگوں نے پوچھا کہ حضورؐ کا مزاج کیسا ہے فرمایا بحمد اللہ اچھے ہیں۔ اس وقت عباس رضؓ ابن عبد المطلب نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ میرا اندازہ یہ ہے کہ تین دن کے بعد

تم تین دن کے بعد غلام ہو جاؤ گے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی مرض میں وفات پائیں گے کیونکہ میں بنی عبد المطلب کے چہرے سے آثار وفات معلوم کر لیتا ہوں۔ ہمارے ساتھ چلو تاکہ چل کر یہ پوچھیں کہ یہ امر (خلافت) کس کے سپرد ہوگا اگر ہم لوگوں میں ہوگا تو معلوم ہی ہو جائے گا اور اگر دوسروں میں ہوگا تب بھی معلوم ہو جائیگا یہ سن کر حضرت علیؓ نے فرمایا خدا کی قسم اگر ہم نے حضرتؐ سے خلافت کا سوال کیا اور آپ نے انکار کر دیا تو آپ کے بعد لوگ ہم کو خلافت نہ دیں گے میں تو اس وقت خدا کی قسم حضورؐ سے نہ پوچھوں گا۔

۱۶۴۶۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ خدا کا مجھ پر بڑا فضل ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے گھر میں ہی وفات پائی اور میری باری کا دن بھی تھا میرے ہی سینہ اور گردن کے درمیان حضورؐ سہارا لگائے ہوئے تھے میرے اور آپکے لعاب دہن کو خدا تعالےٰ نے اس دن اکٹھا کر دیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے تکیہ لگائے ہوئے تھے کہ میرے پاس عبد الرحمن آئے ان کے ہاتھ میں مسواک تھی حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف اس نظر سے دیکھا کہ جس سے معلوم ہوا کہ آپ کو مسواک اس وقت مطلوب اور محبوب ہے میں سمجھ گئی اور عرض کیا آپکے لئے لوں آپنے اشارہ سے فرمایا ہاں میں نے آپ کو لیکر دیدیا مگر آپ مسواک کرنا دشوار ہو گیا۔ کیونکہ مرض ترقی پذیر ہو گیا تھا) میں نے عرض کیا کہ اسکو آپکے لئے نرم کر دوں اشارہ سے فرمایا ہاں میں نے نرم بھی کر دیا اور آپکے دندان مبارک پر اسکو پھیرا اس وقت آپکے پاس ایک چمڑے کا برتن بھی رکھا ہوا تھا جس میں پانی بھرا ہوا تھا آپ اس میں ہاتھ ڈبو کر چہرہ پر پھیرتے تھے اور فرماتے لا الٰہ الا اللہ واقعی سکرات حق ہیں اور پھر ہاتھ اٹھا کر فرمایا اللّٰہم بالرفیق الاعلےٰ اسی حالت میں آپنے وفات پائی اور دست مبارک نیچے جھک گئے۔

۱۶۴۷۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ مرض موت میں ہم نے حضورؐ کے حلق مبارک میں دوا ڈالی آپنے اشارہ سے دوا ڈالنے کو منع کر دیا ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید بُرا معلوم ہونے کی وجہ سے منع فرماتے ہیں جس طرح کہ بیمار کو دوا بُری معلوم ہوا کرتی ہے لیکن جب افاقہ ہوا تو آپنے فرمایا کہ کیا میں نے تم کو دوا ڈالنے سے منع نہیں کیا تھا ہم نے عرض کیا ہم کو خیال تھا کہ بیماروں کی طرح دوا بُری معلوم ہونے کی وجہ سے آپ منع فرماتے ہیں فرمایا میں نے سب کو دیکھا کہ زبردستی دوا پلاتے تھے لیکن صرف عباسؓ نہیں تھے۔

۱۶۴۸۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت کچھ زیادہ خراب ہو گئی اور آپ پر بیہوشی طاری ہو گئی تو حضرت فاطمہؓ بولیں کہ ہائے باپ کی مصیبت اس وقت آپنے فرمایا کہ اسکے بعد تمہارے باپ پر کوئی مصیبت نہ ہوگی۔

۱۶۴۹۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۶۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

۱۶۵۰۔ ابو سعید ابن معلی رضؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو آواز دی لیکن میں نے آپ کو جواب نہ دیا۔ جب نماز سے فارغ ہو گیا تو عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز پڑھ رہا تھا اس وجہ سے جواب نہ دیا حضورؐ نے فرمایا کیا خدا نے یہ نہیں کہا ہے۔ استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم یعنی خدا اور خدا کے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو بلانے کے وقت جواب دو فرمایا میں تم کو ایسی صورت بتاؤں گا جو تمام قرآن میں عظیم المرتبہ ہے اس کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر مسجد سے باہر تشریف لے جانے لگے۔ میں نے عرض کیا آپنے فرمایا تھا کہ میں تجھ کو مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک عظیم الشان صورت بتاؤں گا فرمایا کہ وہ الحمد للہ رب العالمین سبع المثانی ہی یہی وہ قرآن ہے جو خدا تعالےٰ نے مجھکو عنایت فرمایا ہے اس میں یہ فضیلت ہے

۱۶۵۱۔ حضرت عبد اللہ رض کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے بڑا گناہ کیا ہے فرمایا خدا کا شریک بنانا میں نے عرض کیا۔ اس کے بعد فرمایا اپنے بچے کو اس خوف سے قتل کرنا کہ وہ کھانے میں میرا شریک ہو جائے گا (اور خرچ زیادہ ہو جائے گا۔) میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا فرمایا پڑوسی کی عورت سے زنا کرنا۔

۱۶۵۲۔ حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل کو خدا کا یہ فرمان ہوا کہ تم دروازہ میں جھکتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے جاؤ کہ اے خدا ہم کو بخش دے تو انہوں نے اس کے بجائے یہ حرکت کی کہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے گئے اور بجائے بخشش طلب کرنے کے کہنے لگے کہ ہم کو گیہوں بالیوں میں لگے ہوئے اور جو کے دانے عطا کر۔

۱۶۵۳۔ حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ فرمانے لگے کہ ہم سب لوگوں میں عمدہ قاری اُبیؓ ہیں اور عمدہ فیصلہ کرنے والے حضرت علیؓ ہیں لیکن باوجود اس کے ہم حضرت اُبیؓ کے اس قول کو قبول نہیں کرتے، جو انہوں نے کہا ہے کہ میں خدا کے کسی قول کو جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہو نہیں چھوڑتا وجہ یہ ہے کہ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا۔

۱۶۵۴۔ حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ اس آیت کے متعلق وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے مجھ کو جھٹلایا حالانکہ اس کو یہ مناسب نہ تھا اس نے مجھ کو گالی دی اور یہ بھی اس کو مناسب نہ تھا اس کا تکذیب کرنا تو یہ ہے کہ مجھ کو دوبارہ اس طرح خدا پیدا نہیں کرسکتا اور اس کی گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے کہ خدا کے اولاد ہے حالانکہ میں بیوی بچوں سے پاک ہوں۔

۱۶۵۵۔ حضرت انس رض کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ نے میری موافقت تین چیزوں میں کی یا یہ فرمایا کہ میں نے خدا کی موافقت تین چیزوں میں کی میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آپ مقام ابراہیمؑ کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لیں تو بہتر ہے اور چونکہ میں آپؐ کے پاس بھلے اور بُرے ہر قسم کے آدمی آتے ہیں تو بہتر یہ ہے کہ آپ امہات المومنین کو پردہ کا حکم دیدیں تو آیت پردہ نازل ہو گئی! حضرت انس رض کہتے ہیں کہ حضرت عمر رض کو یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کسی بیوی سے خفا ہیں تو آپ کو ان سمجھانے لگے اور ایک بیوی سے کہا کہ تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خفا نہ کرو ورنہ خدا تم سے اچھی ان کو دیدیگا وہ بولیں کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں کو نصیحت نہیں کرسکتے جو تم نصیحت کرنے کو آئے اس وقت خدائے تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی عَسَىٰ رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ مُسْلِمَاتٍ ط

۱۶۵۶۔ حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ اہل کتاب تو تورات کو پڑھتے تو عبرانی زبان میں تھی، اور پہ مسلمانوں کے سامنے اس کا ترجمہ عربی زبان میں کرتے تھے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم لوگوں سے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تم تصدیق کرو اور نہ تکذیب کرو بلکہ یوں کہو کہ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا آخر آیت تک

۱۶۵۷۔ حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز حضرت نوحؑ کو بلایا جائے اور فرمان خداوندی ہوگا کہ تم نے اپنی قوم کو تبلیغ کردی تھی کہ وہ عرض کریں گے جی ہاں تو ان کی قوم سے پوچھا جائے گا وہ جواب دیگی کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا اس وقت پھر نوحؑ سے پوچھا جائیگا کہ تمہارا کوئی گواہ بھی ہے حضرت نوحؑ کہیں گے کہ ہاں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کی امت میری گواہی دیگی کہ میں نے تبلیغ کردی ہے چنانچہ یہ لوگ گواہی دیں گے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی گواہی دینا ہوگی یہی مطلب اس آیت کا ہے وکذلک جعلنا کم امۃً وسطا لتکونوا شہداء علی الناس۔

۱۶۵۸۔ زبیر بن عوام رضؓ نے کہا کہ میں جوان جس وقت کا یہ قصہ ہے) میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے دریافت کیا اس آیت کا کیا مطلب ہے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اگر صفا اور مروی میں سعی نہ کرے تو کچھ ہرج نہیں) انہوں نے فرمایا کہ یہ معنی ہوتے تو آیت یوں ہوتی۔ افلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما یعنی کچھ حرج نہیں اگر سعی نہ کرے) پھر فرمایا پہلے انصار اس بت (جس کا نام منات تھا اور قدید کے مقابل رکھا تھا) کے پاس جاکر لبیک و سعدیک کہا کرتے تھے وہ صفا و مروہ میں سعی کرنے کو گناہ سمجھتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ الخ۔

۱۶۵۹۔ حضرت انس رضؓ بن مالک کہتے ہیں کہ حضور بطور دوام و استمرار کے یوں دعا فرمایا کرتے تھے اللہم ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔

۱۶۶۰۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص مسکین نہیں ہوتا ایک کھجور یا دو کھجوریں یا ایک دو لقمہ کا لالچ اس کو در بدر لئے پھرے مسکین وہ شخص ہے جو سوال نہ کرے (اور اس کی حالت نازک ہو) اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو ولا یسئلون الناس الحافاً۔

۱۶۶۱۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات وما یذکر الا اولوا الالباب اس کے بعد فرمایا کہ جب تو لوگوں کو متشابہات کے درپے دیکھو تو سمجھ لو کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اور ایسے لوگوں سے بچو۔

۱۶۶۲۔ حضرت ابن عباس رضؓ کے پاس دو عورتیں مقدمہ لے کر آئیں اور وہ اپنے گھر میں جوتے سیا کرتی تھیں ان دونوں میں سے ایک کے ہاتھ میں جوتے سینے کا آلہ گھس گیا تھا اس نے دوسری پر دعوے کیا۔ ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر فقط دعوٰی پر ہی مقدمہ کا فیصلہ کر دیا جائے تو بہت سے لوگوں کے خون اور مال ضایع ہو جائیں بلکہ اس عورت کو یہ آیت پڑھ کر سنائی ان الذین یشترون بعہد اللہ ثمناً قلیلا چنانچہ لوگوں نے اس عورت کو خوف دلایا تو اس نے اقرار کرلیا اور ابن عباس رضؓ نے کہا کہ مدعا علیہ پر قسم ہے۔

۱۶۶۳۔ حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ خدا ہمارے لئے کافی ہے اور بہترین ذمہ دار ہے یہی الفاظ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ابراہیم علیہ السلام نے آگ میں گرتے وقت کہے تھے اور جس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے لوگوں نے کہا تھا کہ ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم اس وقت حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے بھی یہی الفاظ فرمائے تھے

۱۶۶۴۔ اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ بدر سے پہلے محلۂ بنی حارث ابن خزرج میں سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے تشریف لئے جا رہے تھے ایک گدھے پر چادر بچھا کر مجھ کو بھی اپنے پیچھے سوار کر لیا تھا تو آپ کا ایک مجلس پر گذر ہوا، اس مجلس میں مختلف قسم کے لوگ موجود تھے مسلمان بھی بت پرست بھی یہودی بھی اور عبد اللہ ابن رواحہ بھی اتنے میں آپکے خچر کا غبار عبد اللہ ابن ابی کی ناک میں پہونچا اور اس نے اپنی ناک چھپالی اور بولا کہ ہم پہ غبار مت اڑاؤ آپ نے آپ نے وہاں پہونچ کر لوگوں کو سلام کیا اور دعوت اسلام دی اور قرآن پڑھ کر سنایا عبد اللہ ابن ابی کہنے لگا کہ اگر یہ سچا ہے تو تم اس کو مکان پر جاکر سنانا ہماری مجلسوں میں نہ پڑھو یہ سن کر) عبد اللہ ابن رواحہ نے کہا نہیں یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ) ہم کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ضرور اس کو ہماری مجلسوں میں پڑھ کر سنایا کیجئے۔ اسی گفتگو میں مسلمانوں اور یہود و مشرکین میں گالی گلوج کی نوبت آگئی اور رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش کر رہے تھے غرضکہ وہ لوگ سب ساکت ہو گئے اور آپ خچر پر سوار ہو کر سعد ابن عبادہ کے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ سعد تم نے کچھ اور بھی سنا، ابو حباب یعنی عبد اللہ ابن ابی نے کیا کہا اس نے ایسی باتیں کہیں، سعد بولے یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کو معاف کیجئے۔ اس خدا کی قسم ہے جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے اس سرزمین کے لوگوں نے یہ صلاح کی تھی کہ اس کے سر پر تاج رکھیں لیکن وہ خدا کو ناپسند تھا۔ خدا نے آپ کو غلبہ دیدیا۔ اسی وجہ سے جو کچھ اس نے کہا وہ کہا یہ سن کر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاف کر دیا اور آپ کا قاعدہ تھا کہ مشرکین کی ایذا رسانی پر صبر کیا کرتے تھے اور ان سے اعراض کیا کرتے اور اس کے بعد آپ کو ان سے جہاد کی اجازت دیدی گئی تھی۔ پھر جب آپ نے جنگ بدر میں مشرکین کے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کر دیا تو اس وقت عبد اللہ ابن ابی سلول نے اپنی قوم سے کہا کہ یہ کام اسلام کا اب جاری ہو چلا لہٰذا اسلام لے آنا چاہیئے۔ چنانچہ سب مسلمان ہو گئے۔

۱۶۶۵۔ حضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہیں کہ رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے زمانہ میں بعض منافقین ایسے تھے کہ جب آپ کسی جہاد میں تشریف لے جاتے تو وہ لوگ رہ جاتے اور اپنے رہ جانے پر بہت خوش ہوتے اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) واپس تشریف لاتے تو عذر معذرت کرتے اور یہ چاہتے کہ اس فعل پر ان کی تعریف کی جائے۔ اس وقت آیت ولا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا الخ نازل ہوئی۔

۱۶۶۶۔ حضرت ابن عباس رض سے کسی نے کہا کہ اگر ایسے شخصوں کو عذاب دیا گیا کہ جو ان کے پاس ہے اس پر وہ خوش ہوتے ہیں اور نہ کئے ہوئے فعل پر تعریف کرانا پسند کرتے ہیں تو ہم سب اس عذاب سے بچ نہیں سکتے (فرمایا تم کو اس آیت سے کیا تعلق ہے) یہ آیت تو ان یہود کے بارے میں ہے کہ ان کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا اور ان سے کوئی بات پوچھی تو انہوں نے اصل بات پوشیدہ رکھی اور آپ کے سامنے جھوٹ بتا دیا اور اس فعل پر پھر تعریف کے خواہشمند بھی ہوئے اور اس کو بہت اچھا سمجھا خدا فرماتا ہے۔ ان خفتم الا تقسطوا فی الیتامیٰ الخ۔

۱۶۶۷۔ حضرت عائشہ سے ان لا تقسطوا فی الیتامیٰ کے متعلق عروہ رض نے سوال کیا کہ یہ کس کے متعلق نازل نازل ہوئی تھی ام المومنین رض نے جواب دیا کہ بھتیجے یہ اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے کہ کسی شخص کی پرورش میں ہو اور اس کا مال اور جمال پرورش کنندہ کو اچھا معلوم ہوتا ہو اور وہ خواہشمند ہو کہ اس کا مہر مقرر نہ کرے یا کم مہر پر نکاح کرے تو ایسے شخص کو اس آیت میں

ہدایت کی گئی ہے کہ ایسے یتیموں کے علاوہ جنکو چاہیں نکاح میں لے آئیں لیکن ان کے ساتھ نکاح نہ کریں (اگران سے نکاح کریں تو پورا پورا مہر ادا کریں)

۱۶۶۸ ۔ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ وان خفتم الا تقسطوا الخ کے بعد لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتویٰ طلب کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ویستفتونک فی النساء الخ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ اس دوسری آیت میں جو خدائے تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وترغبون ان تنکحوھن اس سے مراد وہ یتیمہ لڑکی ہے جس سے نکاح کی تم کو خواہش ہو اور وہ قلیل المال والجمال ہو پھر کہتی ہیں کہ ان لڑکیوں سے عقد کی ممانعت کی گئی ہے جن کی خواہش ان کے مال اور خوبصورتی کی وجہ سے ہو وہ جائز نہیں اور ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ جب یتیم لڑکیاں خوب صورتی اور مال میں کم ہوں گی تو ان سے لوگ اعراض کریں گے ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یوصیکم اللہ فی اولادکم ۔

۱۶۶۹ ۔ حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ میرے مریض ہونے کی حالت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضہ میری عیادت کے لئے تشریف لائے اس وقت میں بے ہوش تھا ۔ آپ نے تھوڑا سا پانی طلب کیا اور اس سے وضو کرکے مجھ پر چھڑکا جس سے مجھ کو ہوش آگیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے مال کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں اسوقت یہ آیت نازل ہوئی یوصیکم اللہ فی اولادکم (قول اللہ تعالےٰ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ)

۱۶۷۰ ۔ حضرت ابوسعید خدری رضہ کہتے ہیں کہ چند آدمیوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ ہم قیامت میں کیا اللہ تعالےٰ کو دیکھیں گے اسکے بعد ابوسعید رضہ نے پوری حدیث مذکورہ بیان کی پھر کہا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی آواز دیگا کہ ہر قوم اپنے معبودوں کے ساتھ حاضر ہو) تمام قومیں اپنے بتوں وغیرہ کی عبادت کرنیوالی حاضر ہوکر دوزخ میں ڈال دی جائیں گی اور فقط وہی لوگ باقی رہیں گے جو خدا کی عبادت کیا کرتے تھے اس میں کچھ نیک ہوں گے اور کچھ بدکار رہوں گے اور کچھ یہود و نصاریٰ باقی رہیں گے ان میں سے یہود کو بلایا جائے گا اور ان سے سوال کیا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے کہ عزیر کی عبادت کرتے تھے کیونکہ وہ خدا کے بیٹے ہیں اس وقت ان کو جواب ملے گا کہ تم جھوٹے ہو ۔ خدا کی نہ کوئی بیوی ہے نہ کوئی بچہ پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ اب تم کیا چاہتے ہو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو پانی پلا دے ہم پیاسے ہیں اس وقت ان کو اشارہ کرکے کہا جائے گا وہاں کیوں نہیں جمع ہوتے پھر ان کو جمع کیا اور دوزخ ان کو اس وقت ایک پانی کے سراب کے مانند دکھائی دیگی جس کی بعض کو بعض آگ خود ہی کھاتی ہوگی اور ان کو اس میں جھونک دیا جائے گا ۔ ان کے بعد نصاریٰ کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم مسیح اللہ کے بیٹے کی عبادت کرتے تھے ان کو بھی یہی جواب دیا جائیگا کہ تم جھوٹے ہو خدا بیوی بچے سے پاک منزہ ہے اور ان سے بھی معلوم کیا جائے گا کہ تم کیا چاہتے ہو اور یہود کی طرح ان کو دوزخ میں جھونک دیا جائے گا ۔ غرضکہ سوائے خدا کے عبادت گذاروں کے کوئی باقی نہ رہے گا اس میں نیک اور بد سب ہوں گے اس وقت خدا ایک ایسی صورت میں آئے گا جس سے وہ اس کو دیکھ سکیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم کو اب کس کا انتظار ہے سب تو اپنے اپنے معبود کے ساتھ چلے گئے یہ عرض کریں گے کہ دنیا میں ہم نے ان سے قطع تعلق کرلیا تھا اور ان سے علیحدہ علیحدہ ہوگئے تھے اب ہم کو اپنے رب کا انتظار ہے جس کی ہم عبادت کیا کرتے تھے ۔ اس وقت فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں تو یہ لوگ کہیں گے کہ ہم خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہی کہیں گے ۔

۱۶۷۱ حضرت عبداللہ ابن مسعود رض کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم قرآن پڑھو میں نے عرض کیا کہ میں آپ کے سامنے کیا پڑھ سکتا ہوں آپ پر تو نازل کیا گیا ہے فرمایا میں تو دوسروں سے سننا اچھا سمجھتا ہوں میں نے سورت نساء سنائی اور جب یہاں تک پہونچا فکیف اِذا جئنا من کُلّ اُمّۃ بشھید وجئنا بِکَ [illegible] شہیداً تو آپ نے فرمایا رک جاؤ اس وقت آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انّ الّذینَ توفّٰھمُ الملٰئکۃ ظالمی انفسہم۔

۱۶۷۲ حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کچھ مسلمان مشرکین میں شریک ہو کر ان کی جماعت بڑھانے لگے تھے اور ان میں سے کسی نہ کسی کے مسلمانوں کے تیر لگتے تھے اور وہ مرجاتا تھا ان کے متعلق آیت مذکورہ نازل ہوئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انّآ اوحینا الیکَ کما اَوحینا الخ۔

۱۶۷۳ حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یونسؑ ابن متی پر مجھ کو فضیلت دی اس نے جھوٹ کہا خدا تعالےٰ فرماتا ہے یاایُّھا الرّسول بلغ الاٰیۃ۔

۱۶۷۴ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ جس شخص نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلامی احکام میں سے کچھ چھپا لیا تھا اس نے جھوٹ کہا کیونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے یاایُّھا الرسُول بلّغ مآ انزل الیکَ مِن رّبکَ۔

۱۶۷۵ عبداللہ رض کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کسی جہاد میں تھے۔ اور عورتیں ہمراہ نہیں تھیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آپ فرمائیں تو ہم خصی ہو جائیں آپ نے منع کر دیا [illegible] یہ آیت نازل ہوئی یاایُّھا الّذینَ آمنُوا لاتحرموا الخ اور پھر آپ نے ہم کو صرف لباس دیکر [illegible] اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انّما الخمر والمیسر والانصاب والازلام الاٰیۃ

۱۶۷۶ [illegible] رض کہتے ہیں کہ ہم لوگ انگوری شراب کے علاوہ اور شراب نہ پیتے تھے ایک مرتبہ میں ابوطلحہ وغیرہ کو شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ کیا تم کو یہ خبر نہیں کہ شراب حرام ہو گئی یہ سن کر لوگوں نے کہا انس رض شراب کے مٹکے بہا دو، نہ انہوں نے اس کی تحقیق کی نہ پھر اور کسی سے پوچھا اور اس ایک ہی شخص کے کہنے سے تمام مٹکے پھکوا دئے۔

۱۶۷۷ حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے طریقے پر وعظ فرمایا کہ ہم نے ایسا وعظ کہتے ہوئے آپ کو کبھی نہیں دیکھا تھا اور فرمایا کہ اگر تم کو وہ باتیں معلوم ہوں جو مجھ کو معلوم ہیں تو تم زیادہ روؤگے اور کم ہنسوگے یہ سن کر صحابہؓ نے اپنے منھ چھپا لئے اور رونے کی آواز کان میں آنے لگی، اتنے میں ایک صحابی رض نے عرض کیا کہ میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا فلاں شخص ہے اور اسوقت یہ آیت نازل ہوئی لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسوءکم۔

۱۶۷۸ حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ لوگ مذاق کے طور پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے لگے کہ ہمارا باپ کون ہے دوسرا بولا میری اونٹنی گم ہو گئی وہ کہاں ہے اس وقت یہ آیت

نازل ہوئی لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ الخ خدا تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ الخ۔

۱۶۷۹۔ حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ جب آیت مذکورۂ بالا نازل ہوئی تو لفظ فوقکم کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور جب اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ تک پہونچے تو یہاں بھی یہی فرمایا اور جب یہ پڑھا اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا وَّ یُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ تو آپ نے فرمایا کہ یہ بہت آسان ہے یعنی ان کافروں پر یہ عذاب نازل ہو جائے (خدا تعالےٰ فرماتا ہے) اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ

۱۶۸۰۔ حضرت ابن عباس رض سے پوچھا گیا ہے کہ سورۂ صٓ میں سجدہ ہے۔ فرمایا ہاں ہے پھر یہ آیت وَوَهَبْنَا لَهٗ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ تک پڑھی اور فرمایا کہ تم کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا کا حکم دیا گیا ہے (اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۵)

۱۶۸۱۔ حضرت عبد اللہ رض کہتے ہیں کہ خدا سے زیادہ حیا دار کوئی نہیں ہے اس لئے اس نے فواحش ظاہری اور باطنی کو حرام کر دیا اور اس سے زیادہ تعریف کو پسند کرنے والا کوئی نہیں اسی وجہ سے اس نے اپنی تعریف خود کی ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ۔

۱۶۸۲۔ ابن زبیر رض کہتے ہیں کہ خدا نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حکم دیا تھا کہ لوگوں کی عادتوں میں سے عفو کی عادت کو اختیار کریں۔

۱۶۸۳۔ حضرت ابن عمر رض سے پوچھا گیا کہ قتال فتنہ کے متعلق اپنی رائے ظاہر کیجئے فرمایا تم کو معلوم ہے کہ فتنہ کیا ہے بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین سے جہاد کیا اور اس وقت میں مشرکین پر داخل ہونا فتنہ تھا ان کی جنگ تمہارے کسی ملک اور حصہ پر نہ تھی بلکہ وہ محض دین پر لڑتے تھے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ ۵

۱۶۸۴۔ حضرت سمرہ ابن جندب رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھ کو اٹھا کر ایک شہر میں لے گئے جب وہاں پہونچا تو لوگ ہمارے استقبال کو آئے اور وہ عجیب شہر تھا کہ سونے چاندی کی اینٹوں کا بنا ہوا تھا وہاں ہم ایسے چند لوگوں سے ملے کہ جس میں بعض بہت خوب صورت تھے اور بعض بہت بدصورت تھے کہ نہ دیکھے ہوں گے کچھ آدمیوں سے کہا کہ جاؤ سب تم اس نہر میں گر جاؤ وہ سب اس میں کود پڑے پھر جب باہر آئے تو سب کے سب بہت خوب صورت ہو گئے ان دونوں صاحبوں نے کہا کہ یہ تمہارا مکان جنتِ عدن ہے اور وہ لوگ جنھوں نے کچھ نیک کام کئے ہیں اور کچھ برے اور خدا نے ان کو معافی دیدی ہے۔ (اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَکَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ۔

۱۶۸۵۔ ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے تو لوگوں کو دیے میں تجھ کو دوں گا اور فرمایا کہ خدا کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اس میں کمی نہیں ہوتی رات دن انعام کرتا رہتا ہے اور فرمایا کہ مجھ کو بتاؤ کہ جب سے خدا نے زمین اور آسمان پیدا کئے ہیں کتنا خرچ کیا ہوگا لیکن اس کے ہاتھ

کی چیزوں میں سے کچھ بھی کم نہ ہوا اس کا عرش پانی پر تھا اس کے ایک ہاتھ میں ترازو ہے وہ اس کو جھکاتا اور اٹھاتا بھی ہے اللہ تعالے فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ اَخذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ القُرٰى ۔

۱۶۸۶ حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ظلم کو خدا مہلت دیتا رہتا ہے لیکن جب اس کو پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا۔ آپ نے یہ آیت پڑھی وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ القُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيمٌ شَدِيدٌ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ الخ۔

۱۶۸۷۔ ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا کسی بات کے متعلق حکم فرماتا ہے تو فرشتے اس کے سامنے اظہار خضوع کے طور پر مارتے ہیں اور ان کے پروں کی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے زنجیر پتھر پر ماری جائے اور اس سے آواز پیدا ہو جب ان کی یہ حالت دور ہو جاتی ہے تو پھر آپس میں پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا حکم فرمایا تو ملائکہ مقربین کہتے ہیں کہ یہ فرمایا پھر اس بات کو چوری سے سننے والے یعنی جن سناتے ہیں) ان سے دوسرے سناتے ہیں اور ان سے تیسرے یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہتا ہے پھر یا تو ان کے پیچھے شہاب لگ جاتا ہے اور ان کو اپنے ساتھی کے بتلانے سے پہلے جلا دیتا ہے یا وہ زمین والوں تک پہنچا دیتے ہیں اور کاہن لوگ سن کر ایک کی سو لگا کر لوگوں کو بتاتے ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ کیا اس نے فلاں فلاں روز اس واقعہ کی ہم کو خبر نہیں دی تھی اور وہ سچی بھی ہوئی لیکن اس سے مراد وہی آسمانی بات ہوا کرتی ہے اللہ تعالے فرماتا ہے وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ العُمُرِ۔

۱۶۸۸ حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعے بخل سے کسل سے اور اپنی عمر کو پہونچنے سے جس کو اوذل عمر کہا جاتا ہے۔ دجال کے فتنہ سے قبر کے عذاب سے اور زندگی وموت کے فتنہ سے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا۔

۱۶۸۹ حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گوشت کا ایک شانہ لایا گیا۔ کیونکہ آپ کو شانے کا گوشت بہت پسند تھا آپنے اسکو دانتوں سے نوچ نوچ کر کھایا اور اس کے بعد فرمایا کہ قیامت کے روز میں لوگوں کا سردار ہوں گا اور اس کا واقعہ تم کو معلوم ہے کہ کیونکر ہوگا خدا ایک ایسے چٹیل میدان میں کہ جہاں آواز دینے والے کی آواز پہونچ سکے گی اور نظر سب کو دیکھ سکے گی آفتاب وہاں سے نزدیک ہوگا لوگوں کو جمع کریگا اس وقت لوگ بڑی تکلیف میں ہونگے اور اس تکلیف کو اٹھا نہ سکیں گے بالآخر آپس میں کہیں گے کہ اس وقت انتظار کا : نہیں اپنی حالتوں کو نہیں دیکھتے کسی ایسے شخص کے پاس چلو جو تمہاری سفارش خدائےتعالی سے کو دے سب مجتمع ہو کر حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ انسانوں کے باپ ہیں خدا نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اپنی روح آپ میں پھونکی فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ آپ سفارش فرمائیے کیا آپ ہمارے انتہائی رنج اور تکلیف کو محسوس نہیں کرتے یہ سن کر حضرت آدم علیہ السلام فرمائینگے کہ آج میرا رب بہت سخت غصہ میں ہے ایسا غصہ نہ کبھی کیا ہے اور نہ آئندہ کریگا مجھ کو ایک درخت کے کھانے سے منع فرمایا تھا مگر میں نے اس کی نافرمانی کی مجھے خود اپنی پڑی ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کرینگے کہ اے نوح آپ زمین میں سب سے پہلے نبی ہوئے ہیں اور خدا نے آپ کا نام عبد شکور رکھا تھا لہٰذا آپ ہماری سفارش کیجئے آپ کو ہمارے حال کی خبر نہیں نوح بھی یہی کہیں گے کہ آج میرا رب اتنا غصہ ہے کہ نہ ایسا غصہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہوگا مجھ کو ایک دعا کی اجازت تھی۔ سو میں وہ اپنی قوم کے عذاب چاہنے میں مانگ چکا مجھے خود اپنی پڑی ہے میرے سوا تم اور کسی کے پاس جاؤ اور ابراہیمؑ کے

اور آپ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ تب یہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ اے ابراہیم آپ اللہ کے نبی اور سب زمین والوں میں سے اس کے دوست ہیں آپ ہماری خدا سے سفارش کیجئے کیا آپ ہمارے حال کو نہیں دیکھتے آپ فرمائیں گے آج میرا رب اتنا غضب ہے کہ نہ اتنا کبھی ہوا ہے اور نہ کبھی ہوگا اور میں تین جھوٹ[1] بول چکا ہوں مجھے اپنی پڑی ہے تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ یہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ خدا کے رسول ہیں آپ کو خدا نے اپنی رسالت کے لئے پسند فرمایا ہے آپ کو کلیم کیا ہے لہٰذا آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کیجئے کیا آپ ہماری اس تکلیف کو نہیں دیکھتے جو ہمارے اوپر گذر رہی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ آج میرا رب اتنا غصہ ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ ہوگا اور چونکہ میں ایک شخص کو جس کے قتل کرنے کا حکم نہیں تھا قتل کر چکا ہوں لہٰذا مجھے اپنی پڑی ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ اور عیسیٰؑ کے پاس جاؤ لوگ عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے عیسیٰؑ آپ خدا کے رسول ہیں اور وہ کلمہ ہیں جو خدا نے حضرت مریمؑ کی طرف بھیجا تھا آپ اس کی روح ہیں آپ نے بچپن میں لوگوں سے کلام کیا ہے آپ ہماری حالت نہیں دیکھتے کہ کیا ہو رہی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ آج میرا پروردگار اتنا غصہ ہے کہ اتنا کبھی نہ ہوا ہوگا اور نہ آیندہ ہوگا۔ مگر کسی گناہ کو نہ بیان کریں گے لہٰذا تم کسی اور کے پاس جاؤ مجھ کو اپنی پڑی ہے۔ تم لوگ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جاؤ تب وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء خدا نے آپکے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دئے ہیں آپ ہی ہماری سفارش کیجئے کیا آپ ہماری مصیبتوں کو نہیں دیکھتے اسوقت میں عرش کے نیچے آکر سجدہ میں گر پڑوں گا اس وقت خدا تعالےٰ مجھ کو حمد و ثنا تعلیم فرما دیگا کہ اس سے پہلے کسی کو نہ تعلیم کی گئی ہوگی وہ میں ادا کرونگا۔ پھر حکم ہوگا کہ اے محمد! (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) سر اٹھاؤ جو کہو گے قبول کیا جائے گا جو مانگو گے ملے گا شفاعت کرو گے قبول ہوگی میں سجدہ سے سر اٹھاؤں گا اور عرض کرونگا اے رب میری امت اے رب میری امت، اے رب میری امت، فرمانِ الٰہی ہوگا کہ اچھا تم اپنی امت کو جنت کے داہنے دروازے سے بغیر حساب کے لے جاؤ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جنت کے دروازے اتنے فراخ ہیں جتنا فاصلہ مکہ اور بصریٰ کے درمیان میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ط

۱۶۹۰۔ حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ قیامت کے روز لوگوں کی جماعتیں ہوں گی اور ہر جماعت اپنے اپنے نبی کے ساتھ ہوگی اور ہر ایک سے یہ کہتی پھرے گی کہ تم شفاعت کرو تم شفاعت کرو مگر انتہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوگی اور یہی دن ہوگا کہ خدا آپ کو مقام محمود دیدے جائے گا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

۱۶۹۱۔ حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں چھپے ہوئے تھے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی کیونکہ آپ کی یہ عادت تھی کہ جب آپ صحابہ کو نماز پڑھایا کرتے تھے تو قرآن بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے اور مشرکین سن کر قرآن کو برا بھلا کہتے تھے تو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ قرآن نہ بہت زور سے پڑھیے اور نہ بہت آہستہ بلکہ متوسط درجہ اختیار کیجئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ

۱۶۹۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت ایک بڑے موٹے

[1] اسکے لئے نظر اور آریہ کے تین مواقع ہیں زدعنی تین لفظ بدلے گئے ۔۱۲

شخص کو لایا جائیگا مگر وہ خدا کے نزدیک وزن میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا ۔

۱۶۹۳ حضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن موت کو ایک مینڈھے کی صورت میں لایا جائیگا اور ایک شخص پکارے گا اے جنت والو تو جنت والے سر اٹھا کر جھانکنے لگے ان سے پوچھا جائیگا کہ تم اس کو جانتے ہو یہ کہیں گے کہاں خوب جانتے ہیں بلکہ اس کو ہر شخص خوب جانتا ہے۔ پھر وہ دوزخ والوں کو آواز دیگا تو یہ سر اٹھا کر جھانکیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تم اس کو جانتے ہو یہ کہیں گے کہ جانتے ہیں یہ موت ہے اور اس کو تو ہر شخص جانتا ہے تو اس کو ان کے سامنے ذبح کر دیا جائے گا اور پھر ان کو آواز دی جائے گی کہ اے جنت والو! تمہارے لئے ہمیشگی ہے اور موت نہیں اور اے دوزخ والو! تمہارے لئے بھی ہمیشگی ہے موت نہیں، پھر حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وَاَنْذِرْھُمْ یَوْمَ الْحَسْرَۃ۔ آخر تک اللہ تعالے فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَھُمْ۔

۱۶۹۴ حضرت سہل بن سعد رض کہتے ہیں کہ حضرت عویمر عاصم ابن عدی بنی عجلان کے سردار کے پاس آ کر کہنے لگے کہ ایک شخص عورت کے پاس کسی شخص کو دیکھے تو تمہاری رائے میں کیا کرنا چاہیئے کیا اس کو قتل کر دے کیا تمہاری رائے میں اس کا قتل کرنا جائز ہے (مہربانی فرما کر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ بات دریافت کر لیجئے۔ ا یہ سن کر عاصم ابن عدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے اور واقعہ بیان کیا آپ نے اس سوال کو سن کر کراہت کی وجہ سے منھ پھیر لیا اور سوال کو بھی معیوب سمجھا عویمر رض نے عاصم رض سے آ کر پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپنے سائل اور سوال دونوں کو معیوب سمجھا حضرت عویمر رض بولے کہ خدا کی قسم جب تک حضرت سے اس مسئلہ کو پوچھ نہ لوں گا تب تک نہ چھوڑوں گا یہ کہہ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لے تو اس کو کیا کرنا چاہیئے کیا اس کو قتل کر دے یا اور کوئی صورت اختیار کرے فرمایا کہ تیرے اور تیری بیوی کے متعلق خدا نے یہ حکم نازل فرمایا ہے اور آپنے لعان کرنے کا قرآن کے مطابق حکم فرمایا ان دونوں نے لعان کیا اور عویمر نے کہا کہ یا رسول اللہ اب اس کا روکنا اسکے لئے ظلم کا باعث ہے اس وجہ سے انہوں نے اس کو طلاق دیدی ادھر حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس عورت کے سیاہ رنگ کالی آنکھوں کا بڑے سرین اور موٹی پنڈلیوں کا بچہ پیدا ہو تو میں سمجھ لونگا کہ عویمر اپنے قول میں سچا ہے اور اگر بامنی کی طرح سرخ رنگ کا بچہ پیدا ہوا تو میں سمجھوں گا کہ یہ عویمر جھوٹا تھا چنانچہ اسکے بچہ ایسا پیدا ہوا جو عویمر رض کے صدق پر دلالت کرتا تھا لہٰذا وہ بچہ اپنی ماں کی طرف منسوب ہوا اللہ تعالے فرماتا ہے ویدرا عنھم العذاب ان تشھد اربع شھادت الخ۔

۱۶۹۵ حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ ہلال ابن امیہ نے حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آ کر اپنی بیوی پر شریک بن سمحا کے زنا کرنے کی تہمت لگائی آپنے فرمایا کہ یا تم گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پشت پر حد لگائی جائیگی) اس نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی غیر شخص کو دیکھ لے تو کیا وہ گواہ بھی تلاش کرتا پھرتا ہے لیکن آپ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ حد جاری جائے گی اس وقت ہلال رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم خدا کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نازل کیا

اللہ تعالیٰ مجھکو بری کریگا کیونکہ میں بالکل سچا ہوں اسوقت جبرئیلؑ یہ آیت لیکر نازل ہوئے وَالذین یرمون ازواجہم اس کے بعد نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک آدمی کو بلانے کو بھیجا اور اسوقت تک آپ یہی فرماتے رہے کہ ان دونوں میں سے ضرور ایک آدمی جھوٹا ہے اتنے میں ایک عورت کھڑی ہوئی اور چار شہادتیں ادا کرنے پائی تھی کہ پانچویں کے قریب لوگوں نے روک دیا اور کہا اس سے وجوب واجب ہو جائیگا اور وہ عورت بھی ایسی چپ ہوئی کہ ہم کو خیال ہوا کہ اب اقرار کرلے گی مگر کچھ ٹھہر کر اس نے کہا کہ میں اپنی قوم کو رسوا نہ کروں گی اور پانچویں شہادت بھی صاف کہہ گئی اسوقت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کے کالی آنکھوں والا بڑے سرین والا بھری پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوا تو وہ شریک ابن سحماء کا ہے چنانچہ صفات مذکورہ کا ہی بچہ پیدا ہوا حضورؐ نے فرمایا کہ اگر قرآن میں ملاعنہ کا حکم نہ ہوتا تو دیکھتا میں اس عورت کا کیا حال کرتا حضورؐ نے فرمایا کہ اگر قرآن نازل نہ ہوا ہوتا تو میں ہوتا اور وہ عورت ہوتی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الذین یحشرون علیٰ وجوہہم جہنم

۱۶۹۷۔ حضرت ابن مسعود رضؓ کو خبر پہونچی کہ ایک شخص قبیلہ کندہ میں یہ حدیث بیان کرتا ہے کہ قیامت کے روز ایک دھواں اُٹھے گا جس سے منافقین تو اندھے اور بہرے ہو جائیں گے لیکن مومنین کو فقط زکام سا معلوم ہوگا حضرت ابن مسعود رضؓ کو اس سے بہت غصہ آیا اور کہنے لگے جسکو کوئی بات معلوم ہو تو اس کو بیان کرے ورنہ چپ رہے اور یہ کہدینا چاہیئے واللہ اعلم کیونکہ یہ کہنا بھی ایک علم کی بات ہے خدا اپنے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یوں خطاب کرتا ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہدو کہ میں تم سے اپنی تبلیغ پر کوئی اُجرت نہیں چاہتا اور نہ کوئی بناوٹی بات کہتا ہوں اس کے بعد کہتے ہیں کہ جب قریش نے اسلام لانے میں دیر کی تو حضورؐ نے ان کے لئے بد دعا فرمائی اور عرض کیا کہ خدایا میرا بدلہ ان کا اس حالت سے انصاف کر جو یوسفؑ کے زمانہ میں سات سال تک رہی تھی یعنی ان پر قحط نازل کردے تو ان پر ایسا سخت قحط آیا کہ بہت سے آدمی تو مر گئے اور بہتوں نے مردار ہڈیاں وغیرہ کھائیں اور شدت بھوک کی وجہ سے ان کو آسمان اور زمین کے درمیان ایک دھواں سا معلوم ہوتا تھا۔ اسوقت آپؐ کے پاس ابو سفیان آیا اور عرض کرنے لگا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تم صلہ رحمی کا حکم کرتے تھے اب تمہاری قوم ہلاک ہو رہی ہے خدا سے دعا فرمائیے تو آپ نے یہ آیت پڑھی فارتقب یوم تاتی السماء آخر تک اور اس آیت میں یوم نبطش البطشۃ سے جنگ بدر کا واقعہ مراد ہے اور الزام جو کہ قرآن میں ہے اس سے بدر میں قید ہو جانا مراد ہے۔

۱۶۹۸۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں نے اپنے صالحین بندوں کیلئے ایسی چیزیں تیار کی ہیں جو نہ ان کی آنکھ نے دیکھیں نہ ان کے کان نے سنیں نہ کسی کے دل پر ان کا خیال گذرا۔ اور تمہارے دیکھنے وغیرہ کی کیا طاقت ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی فَلَا یَعلم نفسٌ ما اخفی لہم من قرۃ اعین جزاءً بما کانوا یعملون اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ترجی من تشاء منھن وتووی الیک من تشاء الخ۔

۱۶۹۹۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ مجھ کو حضورؐ کی ان بعض بیویوں پر رشک ہوا کرتا تھا جو اپنے نفس کو آپ کے لئے ہبہ کر دیا کرتی تھیں میں کہا کرتی تھی کہ کیا یہ نفس ہبہ بھی کر دیتی ہیں تو اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ترجی من تشاء وتوی الیک من تشاء الخ اس وقت میں نے دل سے کہا کہ اللہ تعالےٰ آپؐ کی خواہش کے موافق کرتا ہے۔

۱۷۰۰۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجی من تشاء منھن وتوی الیک من تشاء تو اسوقت حضورؐ نے یہ فعل اختیار کرلیا تھا کہ ایک بیوی کی باری میں اگر آپ کو دوسری بیوی کی خواہش ہوتی تو آپ جائز رکھا کرتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اگر مجھ کو ایسا اختیار دیا جاتا تو میں آپ کے سوا اور کسی کو پسند نہ کرتی۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی۔

۷۰۱ احضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ جب پردہ کی آیت نازل ہو گئی تو حضرت سودہ رض کسی ضرورت کی وجہ سے باہر نکلیں چونکہ بھاری جسم کی تھیں اس وجہ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھیں یہ جا رہی تھیں کہ حضرت عمر رض نے راستہ میں دیکھ کر پہچان لیا اور کہنے لگے کہ اے سودہ رض تم چھپ تو سکتی نہیں ہو اب ہم دیکھیں آئندہ تم کیسے باہر نکلو گی حضرت سودہ رض یہ سن کر واپس لوٹ آئیں اور اسوقت حضرت شام کا کھانا اپنے حجرہ میں بیٹھے ہوئے کھا رہے تھے حضرت سودہ رض نے عرض کیا کہ میں فلاں کام کو جا رہی تھی کہ حضرت عمر رض ملے اور مجھ سے ایسے ایسے کہا کہ حضور ص پر فوراً وحی نازل ہونا شروع ہو گئی اور ہڈی ہاتھ کی ہاتھ میں ہی رہی اس کے بعد جب آپ کی حالت درست ہوئی تو فرمایا کہ تم لوگوں کیلئے ضرورت کیوجہ سے باہر جانیکی اجازت ہو گئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان تبدوا شیئاً او تخفوہ الخ۔

۷۰۲ احضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ جب پردہ کا حکم نازل ہو چکا تھا تو ایک دن قیس کے بھائی افلح رض آئے اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی مگر میں نے کہا جب تک میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے متعلق اجازت نہ مانگوں گی اسوقت تک اجازت نہ دوں گی کیونکہ اگر مجھے دودھ پلایا ہے تو قیس کی بیوی نے پلایا ہے جب آپ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس افلح قیس رض کے بھائی آئے تھے اور انہوں نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تھی مگر میں نے ان کو اجازت نہ دی اور آپ سے اجازت طلب کرنیکا انتظار کیا فرمایا تم نے اپنے چچا کو اندر آنے کی اجازت کیوں نہ دی میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے قیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے فرمایا تمہارا برا ہو ان کے آنے کی اجازت دو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔

۷۰۳ احضرت کعب ابن حجرہ رض کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو آپ پر سلام بھیجنا تو آتا ہے لیکن درود کس طرح بھیجیں فرمایا یوں پڑھا کرو اللہم صلے علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علے ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید ط اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی۔

۷۰۴ احضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہیں ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو آپ پر سلام بھیجنا تو آتا ہے لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجیں فرمایا یوں کہو اللہم صلے علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی آل ابراھیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد کما بارکت علی ابراھیم خدا تعالیٰ فرماتا ہے لا تکونوا کالذین اذوا موسیٰ

۷۰۵ احضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام بڑے حیادار شخص تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان ھو الا نذیر لکم بین یدی عذاب شدید)

۷۰۶ احضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ صفا پر چڑھے آواز دی یا صباحاہ (یعنی فریاد فریاد) اس کے سنتے ہی تمام قریش جمع ہو گئے اور کہنے لگے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا ہے آپ نے فرمایا اگر میں تم سے کہوں کہ صبح یا شام تم پر دشمن چڑھائی کرنے والا ہے تو تم میری بات کا یقین کرو گے انہوں نے کہا کہ ضرور آپ نے فرمایا کہ فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید یہ سن کر ابولہب بولا کہ تو مارا جائے اس بات کے لئے تو نے ہم کو جمع کیا تھا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ تبت یدا ابی لھب وتب ط

۱۷۰۷۔حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ چند مشرکین نے بہت کثرت سے خونریزی اور زناکاری کی پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ اگر تم ہم کو کوئی ایسی چیز بتاؤ جو ہمارے گناہ کا کفارہ ہو جائے تو ہم تمہاری لائی ہوئی باتوں کو اچھا سمجھیں گے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللہِ اور یہ بھی نازل ہوئی قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمْ۔ (اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مَا قَدَرُوا اللہَ حَقَّ قَدْرِہٖ)

۱۷۰۸۔حضرت عبداللہ رضہ کہتے ہیں کہ یہود کے علماء میں سے ایک بہت بڑا عالم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا اے محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ہم کو تورات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالےٰ تمام آسمان اور زمین کو انگلی پر اور تمام درختوں کو ایک انگلی پر اور تمام خاک اور پانی کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھ کر فرمائیگا کہ میں بادشاہ ہوں یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے اور یہاں تک کہ آپ کے دانت بھی نمایاں ہوگئے۔ اس لئے کہ یہ کہنا اس کا بے جا تھا اس کے بعد آپنے پڑھا وَمَا قَدَرُوا اللہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

۱۷۰۹۔ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالےٰ تمام آسمان اور زمین کو مٹھی میں لے کر فرمائیگا کہ میں بادشاہ ہوں اب دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں؟ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ)

۱۷۱۰۔حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دونوں نفخوں کے درمیان میں ہم کا فرق ہوگا لوگوں نے دریافت کیا کہ چالیس دن یا چالیس سال کا یا چالیس ماہ کا لیکن انہوں نے سب کا انکار کیا اور فرمایا کہ انسان کے تمام اجزا ابرانے ہو جائیں گے لیکن ریڑھ کی ہڈی باقی رہے گی اسی سے ترکیب مخلوق ہوگی (اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی)

۱۷۱۱۔حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ قریش کا کوئی ایسا بطن نہ تھا جس میں حضورؐ کی کوئی قرابت نہ ہو۔ اور آپ سب سے یہی فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سے کسی چیز کا طالب نہیں ہوا اس کے کہ مجھ میں جو قرابت ہے اس کو قائم رکھو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ط)

۱۷۱۲۔اس آیت کے متعلق حدیث ابن مسعود رضہ کی سورۂ روم میں گذر چکی اتنا زائد ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کہ اگر ہم ان سے عذاب دور کردیں گے تو پھر یہ سرکشی کریں گے چنانچہ آپ نے پروردگار سے دعا کی تھی اور اوران سے عذاب دور ہو گیا لیکن انہوں نے پھر وہی شروع کر دیا تھا تو خدا نے اس کا بدلہ جنگ بدر میں لے لیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَا یُہْلِکُنَا اِلَّا الدَّھْرُ۔ دہریوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمیں کوئی چیز فنا نہیں کرتی مگر زمانہ کی رفتار

۱۷۱۳۔حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھ کو گالی دیتا ہے اس طرح سے کہ زمانہ کو گالی دیتا ہے کیونکہ زمانہ میں ہی تو ہوں سب کچھ میرے ہاتھ میں ہے رات دن کا الٹ پھیر میں ہی کرتا ہوں فَلَمَّا رَاَوْہُ عَارِضًا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَلَمَّا رَاَوْہُ عَارِضًا

۱۷۱۴۔حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح کبھی ہنستے نہ دیکھا کہ آپ کا حلق کھل جائے بلکہ آپ مسکرایا کرتے اور باقی حدیث ابتدا خلق کے باب میں بیان ہو چکی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَکُمْ الخ۔

۱۷۱۵ حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ جب خدا تعالےٰ نے مخلوق پیدا کی تو رحم نے خدا سے فریاد کی حکم ہوا ٹھہر جا تو کیا اس سے خوش نہیں کہ جو تجھ کو منقطع کرے تو میں اس کو جدا کردوں جو تجھے ملائے میں اس کو ملاؤں اس نے عرض کی کہ ہاں اس پر میں راضی ہوں خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ جا ایسا ہی ہوگا ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو فھل عسیتم ان تولیتم الخ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وتقول ھل من مزید ط)

۱۷۱۶ حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ جب دوزخ میں دوزخی ڈالے جائیں گے تو دوزخ کہے گی کہ اور ڈالو اور ڈالو، اسوقت خدا تعالےٰ اپنا قدم رکھے گا تو وہ کہے گی کہ بس بس۔

۱۷۱۷ حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا جنت اور دوزخ میں گفتگو ہوئی جنت نے کہا کہ مجھ میں منکسر المزاج لوگ داخل ہوں گے، دوزخ نے کہا کہ مجھ میں تکبر اور غرور کرنے والے لوگ داخل ہوں گے۔ خدا تعالےٰ نے جنت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے جس پر چاہوں گا کروں گا اور دوزخ سے فرمایا کہ تو میرا غضب اور قہر ہے جس پر چاہوں گا کروں گا اور دونوں کو پورے طریقے سے بھر دیا جائے گا۔ مگر دوزخ جب تک اپنا قدم اللہ تعالےٰ نہیں رکھے نہیں بھریگی اور جب قدم رکھ دیگا تو کہے گی بس بس اور بھر جائے گی۔ خدا اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم ذرا سا بھی نہ کریگا اور جنت میں داخل ہونے کے لئے نئی مخلوق پیدا ہوگی، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ والطور وکتاب مسطور ط

۱۷۱۸ حضرت جبیر رضہ ابن مطعم کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مغرب کے وقت سورۂ طور پڑھ رہے تھے جب آپ اس مقام پر پہونچے ام خلقوا بغیر شئ تو میرے حواس قائم نہ رہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے افرأیتم اللات والعزیٰ۔

۱۷۱۹ ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کام پر یہ قسم کھائی کہ لات و عزیٰ کی قسم تو اس کو لا الہ الا اللہ کہنا چاہیئے) اور جو شخص کسی دوسرے کو جوا کھیلنے کے لئے بلائے تو اس کو صدقہ دینا چاہیئے (جوا نہ کھیلنا چاہیئے) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھیٰ وامرّ)

۱۷۲۰ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میرے بچپن کے زمانہ میں جب میں بچوں میں کھیلا کرتی تھی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی تھی بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھی وامرّ

۱۷۲۱ خدا کا فرمان ومن دونھما جنتان لخ عبد اللہ رضہ بن قیس اپنے والد سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو جنتیں چاندی کی ہیں ان کے برتن اور سامان سب چاندی کا ہے اور جنتیں سونے کی ہیں ان کے ظروف و سامان بھی سونے ہی کا ہے اور جنت عدن میں لوگوں کو اپنے رب کا دیدار ہوگا اس طرح کہ اللہ کے چہرے پر جلال و عظمت کا پردہ ہوگا۔

۱۷۲۲ حضرت عبد اللہ رضہ بن قیس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک خیمہ خولدار موتی کا ہوگا جس کی لمبائی ۶۰ میل تک کی ہوگی اس کے ہر گوشہ میں آدمی ہوں گے ایک گوشہ والا دوسرے کو نہ دیکھ سکے گا لیکن مومن ان سب کے پاس چلے پھرے گا۔ (اللہ تعالےٰ کا فرمان لا تتخذ وا عدوی وعدوکم اولیاء ط)

۱۷۲۳ حضرت علی رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر کو اور مقداد رضہ کو کہیں بھیجا اس کے بعد حاطب رضہ کی حدیث بیان کی اور یہ کہا کہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے یا

یا ایھا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء

۱۷۲۴ حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ ہم نے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تو فرمان خدا کے مطابق ایک تو شرک نہ کرنے کی شرط لی، دوم نوحہ کرنے سے منع فرمایا اسکو سن کر ایک عورت نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا اور کہا کہ ایک عورت نے میرے ساتھ نوحہ کیا تھا میں اس کا بدلہ اتار دوں اور یہ کہہ کر چلی گئی پھر آپ سے آکر بیعت کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و آخرین منہم لما یلحقوا بہم ط

۱۷۲۵ حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر سورہ جمعہ نازل ہوئی وآخرین منہم لما یلحقوا بہم تو آپ سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون لوگ ہیں مگر آپ چپ بیٹھے سائل نے تین مرتبہ یہی سوال کیا حضرت سلمان فارسیؓ کے اوپر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہو تو ان میں سے چند آدمی اس کا حاصل کرلیتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذا جاءک المنافقون قالوا نشھد ط

۱۷۲۶ حضرت زید ابنؓ ارقم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم کسی جہاد میں تھے کہ عبداللہ ابن ابی سلول لوگوں سے یہ کہہ رہے تھے کہ جو لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ہیں جب تک وہ ان سے علیحدہ نہ ہوں ان کو خرچ نہ دو اور مدینہ پہونچ کر جو ہم لوگوں میں عزت دار آدمی ہے وہ ذلیل کو نکال دیگا میں نے یہ بات اپنے چچا سے کہی انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہدی آپنے عبداللہ کو بلایا اس سے دریافت کیا اس نے قسم کھاکر کہا کہ میں نے نہیں کہا اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو جھوٹا بنا دیا اور اس کو سچا لیکن مجھ کو پہلے بلاکر آپ پوچھ چکے تھے اور مجھ کو اپنا جھوٹا بنائے جانے سے بڑا غم ہوگیا اسی غم میں میں اپنے گھر میں جاکر بیٹھ گیا میرے چچا نے کہا تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی بات کیوں کہی جو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھ کو جھوٹا سمجھا اور غصہ ہوئے اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی اذا جاءک المنافقون قالوا نشھد اسکے بعد حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ زیدؓ تم کو خدا نے سچا کردیا۔

۱۷۲۷ حضرت زید ابن ارقم رضہ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منافقین کو مغفرت طلب کرنے کے لئے بلایا تو انہوں نے سر ہلا دیا اور نہ آئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ ط

۱۷۲۸ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینبؓ کے یہاں شہد پیا میں اور حضرت حفصہ رضہ نے مشورہ کیا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں تشریف لائیں تو آپ سے یہ کہنا کہ آپنے مغافیر[1] پیا ہے۔ اس کی بدبو آپ کے پاس سے آرہی ہے چنانچہ آپ سے کہا گیا فرمایا میں نے زینبؓ کے یہاں شہد پیا تھا مگر میں نے اب قسم کھائی ہے کہ میں شہد نہ پیوں گا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے عتل بعد ذلک زنیم ط

۱۷۲۹ حضرت حارثہ ابن وہب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں وہ شخص جائیگا جو منکسر المزاج اور ضعیف ہو اور اگر کسی فعل پر خدا کی قسم کھائے تو اس کو پورا کردے اور دوزخی وہ شخص ہے جو جھگڑالو متکبر ہو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود ط

۱۷۳۰ حضرت ابوسعید رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمارا پروردگار اپنی پنڈلی ظاہر کریگا تو سب لوگ سجدہ میں گر جائیں گے اور وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو بطور ریاکاری دنیا میں سجدہ کرتے تھے وہ جب سجدہ کا ارادہ

---

[1] مغافیر ایک درخت کا پنیر ہوتا ہے شہد کی طرح شیریں اور رقیق ہوتا ہے۔ اس میں بو آتی ہے ۔۱۲۔

ارادہ کریں گے تو ان کی پیٹ تختہ کی مانند ہو جائے گی

۱۷۳۱۔ حضرت سہل ابن سعد رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو ملا کر فرمایا کہ میں اور قیامت میں اس طرح متصل بھیجے گئے ہیں ۔

۱۷۳۲۔ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ جو شخص قرآن کا حافظ ہو کر قرآن کو پڑھے گا تو وہ کراماً کاتبین کے ہمراہ ہوگا اور جس شخص کی زبان پر قرآن کا تلفظ سخت ہوگا اور وہ کوشش سے پڑھنا چاہے گا تو اس کے لئے دوھرا اجر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

۱۷۳۳۔ حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ جب لوگ پروردگار عالم کے سامنے کھڑے ہونگے تو اس میں ایسے بھی ہونگے جو نصف کانوں تک پسینہ میں غرق ہونگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۔

۱۷۳۴۔ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا حساب لیا گیا تو سمجھو کہ وہ ہلاک ہوا یہ حدیث کتاب العلم میں گذر گئی ہے فرمان اللہ تعالیٰ کا لترکبن طبقا عن طبق ۔

۱۷۳۵۔ حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ط سے مراد ایک حال کا دوسرے حال کے بعد آنا مراد ہے ۔

۱۷۳۶۔ حضرت عبد اللہ ابن زمعۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وعظ میں اونٹنی اور اس کی کونچیں کاٹنے والے کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا کہ کونچیں کاٹنے والا بڑا قوی ظالم ابو دنعہ کی طرح اپنی قوم میں ریک تھام کرنے والا اٹھا ۔ پھر عورتوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ بعضے لوگ اپنی عورتوں کو غلاموں کی طرح مارتے ہیں اور پھر اسکے بعد اس رات ہم صحبت ہوتے ہیں پھر بدبو دار ریح خارج ہونے پر ہنسنے کے متعلق لوگوں کو نصیحت کی اور فرمایا جو کام تم خود کرتے ہو تو دوسروں پر کیوں ہنستے ہو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۔

۱۷۳۷۔ حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ ابو جہل نے کہا تھا اگر میں نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کعبہ میں نماز پڑھتے دیکھ لیا اس کا گلا گھونٹ دوں گا یہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے فرمایا اگر وہ ایسا کریگا تو فرشتے اس کی خبر لیں گے ۔

۱۷۳۸۔ حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میں آسمان پر گیا تو ایک نہر پر پہنچا جس کے اطراف میں مجوف موتیوں کے خیمے لگے تھے میں نے حضرت جبرئیل سے پوچھا کہ اے جبرئیل ع یہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ یہ حوض کوثر ہے ۔

۱۷۳۹۔ حضرت عائشہ رضہ سے اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ط کی تفسیر پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حوض ہے جس کے آس پاس خولدار موتیوں کے خیمے ہیں اور ستاروں کی طرح بے شمار ان پر کوزے ہیں ۔

۱۷۴۰۔ حضرت ابی بن کعب رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے معوذات کے متعلق پوچھا فرمایا مجھ کو جبرئیل نے پڑھائی ہے لہذا ہم بھی اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح حضور نے فرمایا ۔

باب
کتاب قرآن کے فضائل میں

۱۷۴۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو کوئی نہ کوئی ایسی چیز عطا

کی جاتی ہے جس پر لوگ ایمان لائیں اور مجکو وحی دی گئی ہے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ اور انبیاء کی نسبت میرے متبعین بہت ہونگے

۱۷۴۲۔ حضرت انس ابن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قبل وفات اللہ تعالیٰ جس کثرت سے وحی نازل فرماتا تھا اتنی اس سے پہلے نہیں آتی تھی اور اسی حالت میں آپؐ کی وفات ہوگئی۔

۱۷۴۳۔ حضرت عمر بن الخطاب رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے سُنا لیکن اُن کا لہجہ میرے سنے ہوتے لہجہ سے بدلا ہوا تھا۔ میں نے ارادہ کیا کہ نماز ہی میں ان کو پکڑ کر لے جاؤں لیکن میں نے زبردستی نفس کو سنبھالا جب وہ سلام پھیر چکے تو اُن کو اپنی چادر سے باندھا اور کہا کہ تم کو یہ سورت کس نے سکھائی ہے انھوں نے کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم جھوٹے ہو مجکو حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے تمہارے لہجہ کے برخلاف سکھائی ہے۔ القصہ دونوں صاحب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں ان کو آپ کی خدمت میں گھسیٹتا ہوا لے گیا اور حضورؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سورۂ فرقان اور ہی طریقہ سے پڑھتے ہیں جو آپ نے ہمیں نہیں بتایا۔ فرمایا ہشام رضؓ کو چھوڑ دو اس کے بعد آپؐ نے ہشام سے کہا کہ پڑھو انھوں نے بطریقہ سابق پڑھ کر سُنایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن نازل ہوا ہے پھر فرمایا عمرؓ اب تم پڑھو پھر میں نے پڑھی تو حضورؐ نے فرمایا کہ قرآن ایسے ہی نازل ہوا ہے۔ قرآن سات قرأت پر نازل ہوا ہے ان میں سے جو آسان ہو پڑھو۔

۱۷۴۴۔ حضرت فاطمہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک روز مجھ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے فرمایا کہ جبرئیلؑ ایک سال میں مجھے ایک بار قرآن سُنایا کرتے تھے لیکن اب کے دو مرتبہ سنایا ہے معلوم ہوتا ہے کہ میری وفات قریب آگئی ہے

۱۷۴۵۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے کچھ اوپر ستر سورتیں سیکھی ہیں۔

۱۷۴۶۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں حمص میں تھا وہاں سورۂ یوسف پڑھنے کا اتفاق ہوا ایک شخص اس کو سُن رہا تھا اس نے کہا کہ یہ ایسے نازل نہیں ہوئی۔ میں نے کہا کہ میں نے یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنائی ہے لیکن اس گفتگو کے بعد اس شخص کے منہ میں سے شراب کی بو آئی تو میں نے کہا تو شراب کی پیتا ہے اور پھر خدا کی کتاب کو جھوٹا بناتا ہے۔ یہ کہہ کر اس پر شراب کی حد لگائی۔

۱۷۴۷۔ حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے کو بار بار قُل ھُوَ اللہ پڑھتے سُنا اُس نے آکر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ فلاں شخص اس کو مکرر پڑھ رہا تھا اس شخص کی نظر میں قُل ھُوَ اللہ بار بار پڑھنا کچھ غیر مفید بات تھی۔ یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کا ثواب قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے

۱۷۴۸۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا ایک رات میں تہائی قرآن تم لوگ نہیں پڑھ سکتے ہو اور یہ تم کو مشکل معلوم ہوتا ہے سب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا پڑھنے سے عاجز ہیں کیسے پڑھ سکتے ہیں فرمایا کہ سورۂ اخلاص جس میں اللہ الواحد الصمد قرآن کی ایک تہائی کی برابر ہے۔

۱۷۴۹۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کے لئے اپنے بستر پر لیٹتے تو دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر ان میں قُل ھُوَ اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر پھونکتے

اور بدن کے جس حصہ میں ہاتھ پہنچتے وہاں ہاتھ پھیر لیتے۔ لیکن ہاتھ پھیرنے کی ابتدا سر اور چہرے سے ہوتی اور جسم کے اگلے حصہ سے تین مرتبہ یہ عمل کیا کرتے تھے۔

۱۷۵۰۔ حضرت اسید بن حضیرؓ کہتے ہیں کہ ایک رات میں سورۂ بقر پڑھ رہا تھا۔ میرا گھوڑا بندھا ہوا تھا اس نے کودنا شروع کر دیا۔ میں چپ ہو گیا اور گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ میں نے پھر پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر کودنے لگا۔ میں پھر خاموش ہو گیا تو گھوڑا بھی رک گیا۔ چونکہ میرا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا اس لئے مجھ کو اندازہ ہوا کہ کہیں اس کو تکلیف نہ پہنچے میں نے سلام پھیر کر یحییٰ کو اپنے پاس کھینچ لیا اتفاقاً میری نظر آسمان کی طرف اٹھ گئی تو ایک سایہ اپنے سر پر پایا یہ باتیں صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیں حضورؐ نے فرمایا کہ اے ابن حضیرؓ پڑھو میں نے عرض کیا یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو یہ خوف ہو گیا تھا کہ کہیں یحییٰ کو تکلیف نہ پہنچے کیونکہ یہ اس گھوڑے کے قریب تھا اس لئے میں سلام پھیر کر یحییٰ کے پاس گیا اور جب آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو مجھ کو ایک ابر نظر آیا کہ جس میں روشنی چراغوں کی طرح ہو رہی تھی پھر جب میں نکل آیا تو وہ سایہ ابر کا نہ دیکھا۔ حضورؐ نے فرمایا تم سمجھ سکتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں فرمایا کہ وہ فرشتے تمہارا قرآن سننے کے لئے آئے تھے اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے تو وہ بھی صبح تک سنتے رہتے یہاں تک کہ لوگ ان کو دیکھ لیتے اور چھپ نہ سکتے۔

۱۷۵۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں پر رشک کرنا جائز ہے ایک اس شخص پر جس نے قرآن سیکھا ہے اور وہ رات دن اس کو پڑھتا ہے اور اس کا پڑوسی سن کر کہتا ہے کہ افسوس اگر مجھے بھی آتا تو میں بھی پڑھ کر اسی کی طرح عمل کرتا دوسرا وہ شخص جس کے پاس بہت سامال ہے اور وہ اس کو راہِ حق میں خرچ کرتا ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ اگر میرے پاس ہوتا تو میں بھی اسی طرح خرچ کر کے فائدہ اٹھاتا۔

۱۷۵۲۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن سیکھے یا سکھائے وہ تم سب سے بہتر ہے۔

۱۷۵۳۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ قرآن سیکھنے والے کی مثال اونٹ پالنے والے کی سی ہے کہ اگر یہ ان کی دیکھ بھال رکھے گا تو ان کی روک تھام کرلے گا اور اگر ان کی طرف سے بے پروائی کرے گا تو وہ بھاگ جائیں گے۔

۱۷۵۴۔ حضرت عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص بہت برا ہے جو کہتا ہے کہ میں قرآن کی فلاں فلاں سورت بھول گیا بلکہ اس کو یوں کہنا چاہئے کہ فلاں فلاں سورت مجھے فراموش کرا دی گئی اور قرآن کی اپنے دل میں بہت نگہداشت کرے ورنہ وہ وحشی جانوروں سے بھی زیادہ بھاگنے والا ہے (جلد فراموش ہو جائے گا)۔

۱۷۵۵۔ حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی دیکھ بھال رکھو ورنہ وہ باندھے ہوئے اونٹوں سے بھی زیادہ بھاگنے والا ہے۔

۱۷۵۶۔ حضرت انس بن مالکؓ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کس طرح پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا بہت کھینچ کر پڑھتے تھے اور بسم اللہ پڑھ کر سنائی اس میں بسم اللہ کو اور رحمٰن اور رحیم کو کھینچ کر پڑھا

۱۷۵۷۔ ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ابوموسیٰ تم کو آلِ داؤد کی خوش الحانی دی گئی ہے۔

۱۷۵۸۔ عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میرے والد نے ایک شریف عورت سے میرا نکاح کرا دیا اور وہ اکثر اپنی

بھی ہے دوران گفتگو میں میرا حال دریافت کیا کرتے تھے وہ جواب دیتی تھی کہ اچھے آدمی ہیں لیکن میرے پاس آج تک نہیں آئے اور نہ مجھ سے بات چیت کی ہے یہ بات میرے والد کو ناگوار ہوئی اور انھوں نے جا کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سب بیان کر دیا۔ حضرت نے مجھکو بلایا اور پوچھا کہ تم کتنے روزے رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا روزانہ۔ فرمایا نہیں ایک مہینہ میں تین روزے رکھو اور ایک قرآن ختم کرو۔ میں نے عرض کیا مجکو اس سے زیادہ قوت ہے۔ فرمایا کہ ہر ہفتہ میں تین روزے اور ایک قرآن کا ختم میں نے عرض کیا کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ طاقت ہے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے طریقہ پر روزہ رکھو کیونکہ اس سے زیادہ افضلیت نہیں ہے یعنی ایک دن ناغہ اور ایک دن روزہ رکھو اور قرآن وہی سات راتوں میں ختم کرو اس کے بعد کہنے لگے اگر اس وقت میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے فائدہ اٹھاتا تو آج مجکو بوڑھا ہونے کی وجہ سے یہ مصیبت در پیش نہ آئی کیونکہ اب مجھ سے بوڑھا ہونا کی وجہ سے یہ اعمال ذرا مشکل سے ہوتے ہیں اور یہ ترکیب کرتا ہوں کہ اپنے گھر والوں کو قرآن کا ساتواں حصہ دن میں سنا دیتا ہوں تا کہ رات میں مجکو آسانی ہو اور جب روزے رکھنے سے کمزور ہو جاتا ہوں تو ایک ہفتہ تک افطار کرتا رہتا ہوں پھر ایک ہفتہ تک روزے رکھ لیتا ہوں۔

۱۷۵۹۔ حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں ایک ایسی قوم پیدا ہونے والی ہے کہ ان کی نماز اور روزے اور دیگر اعمال کے مقابلہ میں تم کو اپنے عمل بالکل حقیر معلوم ہونگے اور وہ قرآن پڑھیں گے تو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا بلکہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے اور تیر مارنیوالا بھی اس کے اطراف کو دیکھتا ہے اور کبھی تیر کی ڈنڈی کو مگر سب صاف نظر آتے ہیں صرف ایک کے نوک میں تو ان لگ جانے کا شک ہوتا ہے

۱۷۶۰۔ حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن قرآن پڑھتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے اس کی مثال سنترہ کی سی ہے جس کی خوشبو بھی عمدہ اور مزہ بھی عمدہ اور جو مومن قرآن پڑھتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا اسکی مثال کھجور کی سی ہے کہ اس کا مزہ تو میٹھا ہوتا ہے اور خوشبو نہیں ہوتی اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو ریحان کی سی ہے جس کا مزا کڑوا اور خوشبو اچھی اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائین کی سی ہے جس کا مزہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی نہیں

۱۷۶۱۔ حضرت جندب کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تمہارے دل قرآن کے پڑھنے میں لگیں اس وقت تک پڑھو ورنہ چھوڑ دو۔

باب ۸۹
کتاب النکاح

۱۷۶۲۔ حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ تین شخص امہات المومنین کے پاس حضور کی عبادت کا حال دریافت کرنے کو آئے اور معلوم کر کے اس عبادت کو قلیل خیال کر کے کہنے لگے کہ ہم میں اور حضور میں بڑا فرق ہے حضور کے تو تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو گئے تھے تو ہم کو چاہیئے کہ ہم آپ سے زیادہ عبادت کریں یہ کہہ کر ایک نے دوسرے سے کہا کہ میں تو ہمیشہ تمام رات نماز پڑھا کروں گا اور دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزہ دار رہوں گا تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے علیحدگی اختیار کر لوں گا اور آئندہ نکاح نہ کروں گا اتنے میں حضور تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تم نے فلاں فلاں باتیں کی تھیں خدا کی قسم میں تمہاری بہ نسبت خدا سے بہت ڈرتا ہوں اور بہت متقی ہوں اس کے باوجود روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں سوتا بھی ہوں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ اب جو میری سنت سے روگردانی کرے گا وہ میرے طریقہ پر نہیں۔

۱۷۶۳۔ سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان ابن مظعون رضؓ کو نکاح نہ کرنے سے منع فرما دیا تھا ورنہ ہم سب خصی ہو جاتے۔

۱۷۶۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جوان مرد آدمی ہوں مجھ کو یہ خوف ہے کہ کہیں زنا میں نہ پھنس جاؤں اور مجھ میں شادی کرنے کی طاقت نہیں یہ سُن کر حضور چپ ہو رہے۔ میں نے پھر یہی عرض کیا لیکن آپ چپ رہے میں نے پھر کہا تو آپ نے فرمایا۔ ابوہریرہؓ جو کچھ تمہارے لئے ہونیوالا ہے وہ لکھا جا چکا اب تم چاہے خصی ہو جاؤ چاہے نہ ہو۔

۱۷۶۵۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آپ ایک جنگل میں تشریف لے جائیں اور وہاں ایک درخت ایسا ہو کہ اس کو کسی جانور نے کچھ کھا لیا ہو اور ایک ایسا ہو کہ جس کو کسی نے چھوا بھی نہیں تو آپ اپنا اونٹ کون سے درخت میں چرائیں گے حضورؐ نے فرمایا کہ جس میں سے کسی نے نہ کھایا حضرت عائشہؓ کا مقصود اس سے یہ تھا کہ آپ نے میرے علاوہ کسی باکرہ سے نکاح نہیں کیا۔

۱۷۶۶۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب حضورؐ نے صدیق اکبرؓ سے میری خواہش کی تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا آپ تو میرے بھائی ہیں حضورؐ نے فرمایا کہ تم میرے دینی بھائی ہو اور عائشہؓ میرے لئے حلال ہے۔

۱۷۶۷۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ابوحذیفہؓ ابن عتبہ ابن ربیعہ ابن عبد شمس نے (یہ جنگ بدر میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو چکے ہیں) سالمؓ کو اپنا بیٹا بنا لیا جس کو منہ بولا بیٹا کہتے ہیں اور اپنی بیٹی ہندہ بنت ولید ابن عتبہ ابن ربیعہ کا ان سے نکاح کر دیا۔ سالم کسی انصاری کے غلام آزاد کئے ہوئے تھے۔ زمانہ جاہلیت کا یہ قاعدہ تھا کوئی شخص جب کسی کو اپنا بیٹا بنا لیتا تو اس کو اسی شخص کی طرف نسبت کرتے اور میراث بھی اس کو ملتی لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی کہ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ۔ وَمَوَالِيكُمْ رُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ تک اس کے نازل ہونے کے بعد سہلہ بنت سہیل بن عمر قریشی ثم العامری) زوجہ ابوحذیفہؓ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ سالمؓ کو ہم اپنا بیٹا سمجھتے تھے لیکن آپ کو معلوم ہے کہ ان کے بارے میں جو کچھ نازل ہو گیا۔

۱۷۶۸۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیرؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تم حج کو جاتی ہو؟ انھوں نے کہا کہ یا حضرت مجھے بیماری کا خوف ہے۔ فرمایا تو حج کو جاؤ اور یہ شرط کر لو کہ جہاں خدا تم کو روک دے وہیں حلال ہو جاؤں گی۔ یہ مقداد بن اسود کی بیوی تھیں۔

۱۷۶۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا۔ عورت کو چار باتوں کی وجہ سے نکاح میں لاتے ہیں۔ مالداری کی وجہ سے حسب نسب میں اچھی ہونے کی وجہ سے خوبصورت ہونیکی وجہ سے اور دینداری کی وجہ سے لیکن تو دینداری کو پسند کر۔

۱۷۷۰۔ حضرت سہلؓ کہتے ہیں کہ ایک مالدار آدمی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے گزرا۔ آپ نے فرمایا کہ اس شخص کے متعلق تم لوگ کیا کہتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا یہ شخص ایسا ہے کہ اگر کسی کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہے تو فوراً قبول کرنے کے قابل ہے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو وہ بھی قبول کی جائے۔ اگر کوئی بات کہے تو وہ بھی کان لگا کر سُنی جائے اتنے میں ایک مسکین فقیر کا گزر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ اچھا اس کے متعلق صحابہؓ نے کہا کہ یہ ایسا ہے کہ اگر نکاح کا پیام بھیجے تو قبول نہ ہو کسی سفارش کرے تو قبول نہ ہو کوئی بات کہے تو اس سے بے پروائی کی جائے اس وقت آپ نے فرمایا کہ یہ فقیر تمام زمین کے ایسے امیروں سے بہتر ہے۔

۱۷۷۱۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کو زیادہ ضرر دینے والی میں نے سوائے عورتوں کے اور کوئی چیز نہیں چھوڑی۔

۱۷۷۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں حضورؐ سے کسی نے عرض کیا آپ حمزہؓ کی لڑکی سے کیوں نکاح نہیں کرتے۔ فرمایا وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔

۱۷۷۳۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے سنا کہ حضرت حفصہؓ کے یہاں کوئی مرد اندر آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کے گھر میں کوئی شخص جانے کی اجازت مانگتا ہے فرمایا میرا خیال ایسا ہے کہ وہ حضرت حفصہؓ کے رضاعی چچا ہیں میں نے اپنے رضاعی چچا کے متعلق پوچھا کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو کیا آ سکتے تھے۔ فرمایا ہاں کیونکہ جو نسب کے ذریعہ محرم ہوتے ہیں وہی رضاعت سے بھی محرم ہوتے ہیں۔

۱۷۷۴۔ حضرت ام حبیبہؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میری بہن سے نکاح کر لیجئے فرمایا کہ کیا تم کو یہ بات پسند ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں کیونکہ میں اکیلی تو آپ کے نکاح میں ہوں ہی نہیں لہذا مجھکو یہی اچھا معلوم ہوتا ہے اس چیز میں شریک میری بہن بھی ہو جائے آپ نے فرمایا وہ میرے اوپر حرام ہے میں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنے کا ارادہ نہیں کیا ہے۔ فرمایا کہ کیا بنت ابو سلمہ سے میں نے کہا۔ جی ہاں فرمایا کہ اگر وہ میری گود میں پالی ہوئی نہ ہوتی اور میری حفاظت میں نہ ہوتی تب بھی میرے لئے حلال نہیں تھی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے مجھکو اور ابو سلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے لہذا تم مجھ پر نہ اپنی بیٹیاں پیش کرو نہ بہنیں۔

۱۷۷۵۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے یہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ایک شخص کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر چہرۂ مبارک پر ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے میں نے عرض کیا کہ حضورؐ یہ میرا بھائی ہے۔ فرمایا وہ رضاعت[1] معتبر ہے جو بطور غذا کے پیا جائے۔

۱۷۷۶۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح شغار سے منع کیا (شغار وہ نکاح ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح کسی سے اس شرط پر کر دے کہ وہ شخص اپنی بیٹی کا نکاح کسی سے اس کے ساتھ کر دے اور مہر کچھ نہ ہو)

۱۷۷۸۔ حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک عورت نے آکر اپنے نفس کو ہبہ کر دیا ایک شخص وہاں موجود تھا اس نے عرض کیا یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے فرمایا کہ (مہر کے لئے) تمہارے پاس کیا ہے۔ اس نے کہا کچھ بھی نہیں۔ فرمایا جاؤ کچھ تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو وہ گیا اور پھر واپس آگیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو نہ لوہے کی انگوٹھی ملی نہ اور کچھ میرے پاس ہے فقط ایک چادر ہے جو آدھی اس کی اور آدھی میری آپ نے فرمایا کہ اگر اس چادر کو تم استعمال کرو گے تو اس کے حصے میں کچھ نہ آئے گا اور اگر وہ استعمال کرے گی تو تمہارے حصہ میں کچھ نہ آئیگا یہ سن کر وہ بیٹھ گیا اور بہت دیر تک بیٹھا باتیں کرتا رہا پھر اٹھ کر چلا تو حضرت نے بلایا یا بلوایا اور فرمایا تم کو قرآن کی کون کون سورت آتی ہے اس نے کہا کہ فلاں فلاں۔ فرمایا اچھا جاؤ اس قرآن کی تعلیم کے عوض ہم نے اس عورت پر تجھ کو قابض کر دیا۔

---

[1] اگر دو برس کی عمر کے بعد دودھ پئے تو اس سے حرمت کا ثبوت نہیں ہوتا اور اس مدت میں دودھ بچے کی غذا ہوتا ہے بعد میں دوسری غذائیں کھائی جاتی ہیں۔

۱۷۷۹۔ حضرت سہل بن سعدؓ سے ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضورؐ کو اپنا النفس ہبہ کرنے حاضر ہوئی ہوں آپ نے اس کی طرف دیکھا اور پھر سر نیچا کر لیا۔ راوی حدیث ذکر کی اور اسکے اخیر میں فرمایا کہ تو یہ سورتیں حفظ پڑھتا ہے اس نے کہا جی ہاں فرمایا کہ جا اس قرآن کے بدلے میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے کر دیا۔

۱۷۸۰۔ حضرت معقل بن یسارؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا تھا اس نے اس کو طلاق دیدی جب اس کی عدت گذر گئی تو وہ پھر پیام نکاح لیکر آیا میں نے کہا کہ ہم نے ایک مرتبہ اس کا نکاح تم سے کر دیا تھا اور تم نے اُسے طلاق دیدی اور اب پھر پیام نکاح لے کر آئے ہو۔ خدا کی قسم اب میں دوبارہ تیرے ساتھ نکاح نہ کروں گا حالانکہ اس شخص میں کوئی عیب نہ تھا اور میری ہمشیرہ اس کے ہاں جانا بھی چاہتی تھی تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی فلا تعضلوھن اس وقت میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب نکاح ضرور کر دوں گی اور اس شخص سے نکاح کر دیا۔

۱۷۸۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ بیوہ اور کنواری عورت سے بلا اجازت نکاح نہ کیا جائے۔ ہم نے عرض کیا کہ دوشیزہ کی اجازت کی کیا صورت ہے۔ فرمایا اس کا چپ ہو جانا۔

۱۷۸۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنواری عورت تو شرماتی ہے آپ نے فرمایا اس کی اجازت چپ ہو جانا ہے۔

۱۷۸۳۔ حضرت خنسا بنت خزام انصاریہؓ کہتی ہیں کہ میرے والد نے میرا نکاح کسی شخص سے کر دیا اس سے قبل میری ایک مرتبہ شادی ہو چکی تھی کنواری نہ تھی اور اس نکاح سے میں خوش نہ تھی۔ حضورؐ کے پاس حاضر ہوئی۔ آپ نے اس سے نکاح کو نا جائز قرار دیا۔ اور لوٹا دیا۔

۱۷۸۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے کی بیع پر بیع کرنے سے اور منگنی پر منگنی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جب تک وہ منگنی چھوڑ نہ دیوے یا اجازت نہ دیدے۔

۱۷۸۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کو یہ جائز نہیں کہ کسی اپنی بہن کی طلاق کی خواہش کرے تاکہ اس کے پیالے کی چیز خود انڈیل لے اس کو وہی ملیگا جو اس کے مقدر میں ہے

۱۷۸۶۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے ایک انصاری عورت کی رخصتی کی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ عائشہؓ تمہارے پاس کوئی بات کھیل کود کی نہ تھی حالانکہ انصار کو یہ پسند ہے۔

۱۷۸۷۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اگر لوگوں میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے اور یہ پڑھ لیا کرے کہ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِی الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیطان ما رزقتنا اگر اس وقت میں اس کی قسمت میں بچہ ہو گیا ہو گا تو خدا اس کو شیطان سے ہمیشہ محفوظ رکھے گا۔

۱۷۸۸۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کسی بیوی پر ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا حضرت زینبؓ پر کیا۔ بکری کا ولیمہ کیا تھا۔

۱۷۸۹۔ حضرت صفیہ بنت شیبہؓ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ جو کے صرف دو مُد (پیمانہ) پر کیا تھا۔

۱۷۹۰۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگوں

میں سے کوئی شخص ولیمہ کھانے کے لئے بلایا جائے تو اس کو جانا چاہیئے۔

۱۷۹۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جو شخص خدا اور روزِ قیامت پر ایمان لایا ہے اس کو چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور عورت کے ساتھ اچھا معاملہ رکھے کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اگر پسلی کو سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا تو ٹوٹ جائے گی اور اگر چھوڑ دے گا تو ویسی ہی رہے گی عورتوں کے معاملہ میں اچھائی کرو۔

۱۷۹۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ گیارہ عورتیں جمع ہو کر بیٹھیں اور آپس میں یہ عہد و پیمان کیا کہ کوئی اپنے شوہر کا حال نہ چھپائے۔ ان میں سے ایک بولی کہ میرا شوہر اس لاغر اونٹ کی طرح ہے جس کو لاغری کی وجہ سے پہاڑ پر چڑھنا مشکل ہے (یعنی بالکل بے نفع آدمی ہے)، دوسری بولی کہ میں اپنے شوہر کا حال نہ بیان کرونگی کیونکہ مجکو یہ خوف ہے کہ کہیں اس کا راز فاش ہو گیا تو بری بات ہوگی۔ تیسری بولی کہ میرا شوہر بڑا بدخو ہے اگر اس کے سامنے بات کروں تو طلاق میرے لئے تیار رہے اور اگر چپ رہوں تو معلق کردی جاؤں چوتھی بولی کہ میرا شوہر تہامہ کی رات کی طرح ہے نہ بہت گرم نہ بہت سرد اس سے خوف نہ رنج۔ پانچویں نے کہا کہ میرا شوہر جب گھر میں ہوتا ہے تو چیتا ہوتا ہے اور باہر جاتا ہے تو شیر۔ نہ اپنے عہد کا خیال رکھتا ہے۔ چھٹی عورت نے کہا کہ میرا شوہر جس وقت کھانے کو بیٹھتا ہے تو سب صاف کر دیتا ہے کچھ بھی نہیں چھوڑتا اور پانی پیتا ہے تو ایک قطرہ نہیں چھوڑتا۔ اور جب چادر لپیٹ لیتا ہے تو پھر میری خبر نہیں لیتا نہ ہاتھ لگائے نہ کچھ کرے ساتویں نے کہا کہ میرا شوہر بڑا سست اور بے نفع ہے سراپا مرض ہی مرض ہے کہ چاہے تو میرا سر یا ہڈی توڑنے کو موجود ہے۔ آٹھویں نے کہا کہ میرے شوہر کا گوشت خرگوش کی طرح نرم ہے اور بدن کی بو زرنب کی طرح۔ نویں عورت نے کہا کہ میرا شوہر بڑا قد آور جوان ہے مہمان نواز ہے دسویں عورت نے کہا کہ میرا شوہر بڑا اچھا مالک ہے اس کے اس کثرت سے اونٹ ہیں کہ جنگل بھر جاتے ہیں اور جب اس کے اونٹ اپنے چرواہے کی آواز سنتے ہیں تو فوراً معلوم کر لیتے ہیں کہ اب یہ ذبح ہوں گے (یہ تعریف مہمان نوازی کی ہے) گیارہویں عورت نے کہا کہ میرا شوہر ابوزرع تھا جس نے میرے کان زیور سے بھر دیئے تھے اور چربی میرے شانے بھر دیئے تھے مجھے ایسا آرام دیا کہ جس سے مجکو چین آگیا پہلے میں بکری والوں میں رہتی تھی وہ مجھکو لایا اور اونٹ دکھائے اور گھوڑے دکھائے غلہ کے انبار دکھائے۔ اگر میں کوئی بات کہتی تھی تو اس کو بری معلوم نہ ہوتی تھی ٹھنڈا پانی پیتی تھی اور مزے سے پڑی صبح تک سوتی تھی۔ اور ابوزرع کی ماں ایسی تھی کہ جس کی جڑ مضبوط تھی مگر بڑا تھا اور ابوزرع کی بیٹی ایسی تھی کہ اپنے ماں باپ کی بڑی فرماں بردار اور موٹی اتنی کہ چادر بھر جاتی تھی خوبصورتی میں اس درجہ کہ ہمسروں کو دیکھ کر حسد ہوتا تھا۔ اور اس کی باندی ایسی تھی کہ کبھی راز فاش نہ کرتی تھی کھانے کو ضائع نہ کرتی کوڑے سے گھر کو صاف رکھتی۔ ایک دن ابوزرع مکھن کے کارخانہ میں گیا تو اس نے وہاں ایک عورت کو دیکھا کہ اس کے دو بچے کولوں کے پاس بیٹھے ہوئے اس کے پستانوں سے کھیل رہے ہیں اس نے اس سے نکاح کر لیا اور مجکو طلاق دیدی میں نے ایک اور شخص سے نکاح کر لیا یہ بھی بڑا شہ سوار جوانمرد ہے اور میرے لئے ہر قسم کی نعمتیں اور ہر قسم کی دولت مہیا کی ہے اور یہ کہا ہے کہ اے ام زرع خود بھی کھاؤ اور لوگوں کو کھلاؤ لیکن میں اس کی دی ہوئی اگر تمام چیزیں جمع کروں اور ابوزرع کا ایک چھوٹا سا پیالہ بھی نہ بھرے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہؓ میں بھی تمہارے لئے ایسا ہی ہوں جیسے ابوزرع کے لئے تھا۔

۱۷۹۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کو یہ جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی بغیر اجازت روزہ رکھے یا بلا اجازت کسی دوسرے کو گھر میں جانے یا بغیر اجازت کسی کو کچھ دے کیونکہ اس میں نصف حق مرد کا بھی ہے

۱۷۹۴۔ حضرت اسامہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو میں نے جنت میں داخل ہونے والے اکثر لوگ مسکین ہی دیکھے اور دوزخ کے دروازہ پر جب کھڑا ہوا تو وہاں کے اکثر داخل ہونے والے عورتیں دیکھیں

۱۷۹۵۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی بیبیوں میں قرعہ ڈالتے ایک مرتبہ حضرت حفصہؓ کا اور میرا نام قرعہ میں نکلا (لہذا ہم دونوں ہمراہ ہوگئیں) اور اس سفر میں حضورؐ رات ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے چلتے حفصہؓ نے مجھ سے کہا کہ آج تم ہمارے اونٹ پر سوار ہو اور میں تمہارے اونٹ پر اور ہر ایک دوسرے کی چال دیکھیں۔ میں نے کہا اچھا چنانچہ میں حضرت حفصہؓ کے اونٹ پر سوار ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اونٹ کے قریب آئے جس میں اس وقت حضرت حفصہؓ سوار تھیں اور سلام کیا پھر چل دیئے ادھر میں نے جب آپ کو نہ پایا تو ایک پڑاؤ پر اپنے دونوں پاؤں اذخر گھاس میں رکھ کر کہا کہ اے خدا مجھ پر سانپ یا بچھو کو بھیج دے تاکہ مجھے کاٹ لے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو میں کچھ کہہ ہی نہیں سکتی ہوں۔

۱۷۹۶۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کنواری عورت سے شادی کرے تو سات دن رہے اور اگر بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن رہے۔

۱۷۹۷۔ حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) میری ایک سوکن ہے تو اگر میں اس کے سامنے ایسی چیز کے ملنے کا اظہار کروں جو مجھکو میرے شوہر نے نہیں دی ہے تو کیا گناہ ہوگا حضورؐ نے فرمایا کہ ایسا کہنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔

۱۷۹۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اللہ کو غیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ کوئی مومن بندہ اس کی حرام کی ہوئی چیز کا ارتکاب کرے۔

۱۷۹۹۔ حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ میری شادی حضرت زبیرؓ سے ہوئی اور ان کے پاس کوئی چیز سوائے ایک آبکش اونٹ اور ایک گھوڑے کے نہ تھی۔ میں ان کے گھوڑے کو دانہ دیتی۔ میں ان کے گھوڑے کو گھاس دانہ دیا کرتی تھی پانی بھر کر لاتی تھی ان کا ڈول کھینچتی تھی البتہ مجھ سے روٹی اچھے طریقہ سے پکانا نہیں آتی تھی تو وہ انصار کی نیک نیت عورتیں جو ہمارے پڑوس میں رہتی تھیں پکا دیا کرتی تھیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیرؓ کو ایک زمین دی تھی جو ہمارے یہاں سے دو میل کے فاصلہ پر تھی میں وہاں سے جا کر گٹھلیاں لاد کر لایا کرتی تھی کہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ میں وہاں سے گٹھلیاں لا رہی تھی کہ مجھ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند انصاری کی ہمراہی میں مل گئے اور حضورؐ نے مجھ کو دیکھ کر اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لئے اخ اخ کہا تاکہ مجھ کو سوار کر لیں لیکن مجھکو مردوں میں جاتے ہوئے شرم آئی اور حضرت زبیرؓ کی غیرت بھی یاد آئی۔ اور اس حالت کو حضورؐ نے بھی پہچان لیا کہ مجھے شرم آتی ہے۔ اس وجہ سے آپ چلے گئے اس کے بعد میں حضرت زبیرؓ کے پاس آئی اور تمام واقعہ بیان کیا کہ میں گٹھلیاں لا رہی تھی کہ مجھکو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہؓ کے ہمراہ راستہ میں مل گئے اور میرے سوار کرنے کو اپنا اونٹ بٹھانے لگے لیکن میری شرم کو دیکھ لیا اور مجھکو تمہاری غیرت یاد آگئی یہ سن کر حضرت زبیرؓ نے کہا کہ تمہارا گٹھلیاں لاد کر لانا مجھکو اونٹ پر سوار ہونے سے زیادہ ناگوار ہے اسماءؓ کہتی ہیں کہ پھر میرے والد نے ایک غلام گھوڑے کی خدمت کرنے کو بھیج دیا۔ گویا مجھ کو آزاد کر دیا۔

۱۸۰۰۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ جب تم مجھ سے راضی

یا ناراض ہوتی ہو تو میں تم کو پہچان لیتا ہوں میں نے عرض کیا کیسے۔ فرمایا جب راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی قسم اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو ابراہیمؑ کے رب کی قسم۔ عائشہؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا کہ ٹھیک ہے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑ دیتی ہوں۔

۱۸۰۱۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو۔ ایک انصاری نے کہا کہ دیور کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا دیور تو موت ہے۔

۱۸۰۲۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دوسری عورت سے ایسی بات چیت نہ کرے کہ پھر اس کا اپنے خاوند سے تمام حال اس طرح بیان کرے گویا اس کے خاوند نے اس کو دیکھ لیا۔

۱۸۰۳۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو سفر میں دیر ہو جائے تو واپس ہو کر رات کے وقت گھر میں نہ آئے۔

۱۸۰۴۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص رات کے وقت گھر واپس آئے تو گھر میں نہ جائے جب تک عورت اصلاح نہ کرلے اور اپنے بکھرے ہوئے بالوں کو نہ سنبھال لے ان میں کنگھی نہ کرے۔

باب ۹۰
طلاق کے احکام

۱۸۰۵۔ حضرت ابن عمرؓ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی حضرت عمرؓ نے اس کا ذکر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا فرمایا اسے کہو اس سے رجوع کرے اور نکاح میں روکے رکھے جب حیض آکر طہارت ہو جائے تو پھر اختیار ہے خواہ جماع کرنے سے پہلے چھوڑ دے۔ (اور اس عدت سے جس میں اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حکم دیا یہی مراد ہے) خواہ رہنے دے۔

۱۸۰۶۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ یہ طلاق بھی میری حساب میں شمار کی گئی تھی۔

۱۸۰۷۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب دختر جون کو لایا گیا تو اس نے کہا کہ میں خدا کے تعالیٰ کے نام سے پناہ مانگتی ہوں آپ نے فرمایا کہ تو نے بڑی ذات کے ساتھ پناہ مانگی ہے جا اپنے گھر والوں سے مل جا۔

۱۸۰۸۔ حضرت ابو اسیدؓ ایک روایت میں کہتے ہیں کہ جب وہ آپ کے پاس لائی گئی تو اسکی خدمت کیلئے ایک دایہ بھی اس کے ہمراہ تھی آپ نے اس سے فرمایا کہ تو اپنے نفس کو میرے لئے ہبہ کر دے اس نے جواب دیا کہ کیا ایک شہزادی اپنی رعیت کو اپنا نفس ہبہ کر سکتی ہے راوی نے کہا کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس کی طرف بڑھایا تاکہ اس کا دل مطمئن ہو جائے لیکن اس نے کہا کہ میں خدا کے نام سے پناہ مانگتی ہوں آپ نے فرمایا کہ تو نے بڑی ذات کے نام سے پناہ مانگی ہے اور وہ اسی قابل ہے۔ پھر آپ وہاں سے ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا ابو اسید اس کو دو تھان سفید کتان کے دیکر اس کے گھر والوں میں پہنچا دے۔

۱۸۰۹۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رفاعہ قرظی کی عورت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ رفاعہ نے مجھکو طلاق مغلظہ دیدی تھی اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن ابن زبیرؓ سے شادی کرلی لیکن وہ بالکل نامرد ہیں حضورؐ نے فرمایا کہ شاید تو پھر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے لیکن جب تک وہ تیرا اور تو اس کا مزہ نہ چکھ لے اس وقت تک تو رفاعہ کے پاس نہیں جا سکتی۔

۱۸۱۰۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد اور حلوا وغیرہ بہت اچھا

معلوم ہوتا تھا اور آپ کی یہ عادت تھی کہ عصر کی نماز پڑھ کر اپنی بی بیوں کے پاس تشریف لے جاتے بسا اوقات کچھ بوس و کنار بھی ہوجاتا ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ آپ حضرت حفصہؓ بنت عمر فاروقؓ کے یہاں تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ آپ کو دیر لگی جب آپ تشریف لائے تو میں نے اس کی وجہ دریافت کی فرمایا کہ حفصہؓ کے میکے سے کسی عورت نے ایک چمڑہ کے برتن میں کچھ شہد بھیجا تھا جس میں سے کچھ انھوں نے مجھے بھی پلایا۔ میں نے یہ سن کر کہا کہ خدا کی قسم ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ کچھ چال ضرور کریں گے۔ لہذا میں نے سودا بنت زمعہؓ سے کہا کہ جب حضرت تمہارے پاس تشریف لائیں تو تم کہنا کہ آپ نے درخت عرفط کا گوند کھایا ہے تو آپ یہی کہیں گے کہ نہیں تو تم کہنا کہ پھر یہ بو کیسی آتی ہے تو آپ کہیں گے مجھے حفصہؓ نے شہد پلایا تھا تم کہنا کہ شاید مکھی نے اس درخت کا رس چوس لیا ہوگا میں بھی یہی کہوں گی اور صفیہؓ تم بھی یہی کہنا۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ سوداؓ نے بیان کیا کہ اسی وقت حضور تشریف لے آئے اور میں نے چاہا کہ تمہاری بنائی ہوئی بات آپ سے کہدوں لیکن ڈر کی وجہ سے نہ کہا۔ جب آپؐ نے مجھ سے قربت کی تو حفصہؓ نے شہد بیشک پلایا ہے۔ میں نے کہا کہ شاید مکھی نے اس درخت کا عرق چوسا ہوگا۔ پھر جب آپ میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے بھی یہی کہا صفیہؓ کی جانب گئے تو انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا شہد پلاؤں۔ فرمایا مجھ کو ضرورت نہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ سوداؓ بولیں کہ خدا کی قسم ہم نے آپ کو شہد سے محروم کردیا۔ میں نے ان سے کہا کہ چپ رہو۔

۱۸۱۱۔ **حضرت ابن عباسؓ** کہتے ہیں کہ ثابت ابن قیس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگیں کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھکو قیس کی نہ تو عادت کی شکایت ہے نہ دین کی فقط اتنی بات ہے کہ مجھکو اسلام میں ہوکر کفر برا معلوم ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ اچھا اس کا دیا ہوا باغ واپس کرسکتی ہو یا نہیں اس نے کہا کہ جی ہاں تو آپؐ نے ثابت کو بلاکر فرمایا کہ ثابت تم وہ باغ لے لو اور ان کو طلاق دیدو۔

۱۸۱۲۔ **حضرت ابن عباسؓ** کہتے ہیں کہ حضرت بریرہ کے شوہر غلام تھے جن کا نام مغیث تھا گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ بریرہ کی فرقت میں اس کے پیچھے روتے ہوئے چلے جا رہے ہیں اور ان کے آنسو جاری ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا دیکھو مغیث کا بریرہؓ سے اتنی محبت کرنا اور اس کا اتنا بغض رکھنا کتنی بڑی تعجب کی بات ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ سے فرمایا کہ کاش بریرہ تم مغیث کے پاس پھر آجاتیں۔ بریرہ نے عرض کیا کہ کیا آپ مجھکو حکماً فرماتے ہیں فرمایا نہیں بلکہ بطریق سفارش کے کہتا ہوں بریرہ نے کہا تو اب مجھکو ضرورت نہیں۔

۱۸۱۳۔ **حضرت سعد بن سہلؓ** کہتے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یتیم کا پرورش کرنے والا اور میں جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے آپنے اشارہ کیا کچھ فاصلہ بھی رکھا

۱۸۱۴۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میرے ایک سیاہ لڑکا پیدا ہوا ہے آپؐ نے فرمایا کہ تیرے پاس اونٹ بھی ہیں اس نے کہا کہ ہیں آپ نے پوچھا کہ کس رنگ کے ہیں اس نے کہا کہ سرخ رنگ کے ہیں آپ نے پوچھا کہ کیا ان میں سفید سیاہی مائل بھی ہیں اس نے کہا کہ ایسے بھی ہیں آپنے فرمایا کہ وہ کہاں سے آئے اس نے کہا کہ رگ نے کردیا ہوگا۔ آپنے فرمایا کہ بس اسی طرح تیرے لڑکے کو اسلاف کی کسی رگ نے اپنی طرف کھینچ لیا ہوگا۔

۱۸۱۵۔ **حضرت ابن عمرؓ** حدیث متلاعنین کے بارے میں کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا کہ تم دونوں کا حساب خدا لیگا۔ چونکہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے شوہر سے فرمایا کہ اب تیرا بیوی پر کوئی حق نہ رہا اس نے کہا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرا مال دلوا دیجئے فرمایا اگر تو سچا ہے تو وہ مال اس

کی شرمگاہ کا بدلہ ہوگیا جس سے تم بہرہ یاب ہوتے ہو اور اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو اور بھی بعید ہوگیا۔

۱۸۱۶ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ ایک عورت کا خاوند مر گیا۔ لوگوں کو یہ خوف ہوا کہ کہیں اس کی عورت کی آنکھیں نہ دکھ آئیں حضورؐ سے سرمہ لگانے کی اجازت مانگی آپؐ نے فرمایا کہ نہیں سرمہ نہ لگائے۔ پھر عورتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی عورت عدت میں ہوتی تو ایک سال تک بڑے سڑے کپڑوں میں بالکل خراب مکان میں رہتی اور اگر کوئی کتا نکل جاتا تو اس پر تو مینگنی پھینکتی اُس وقت عدت ختم ہوتی۔ اب جبتک چار ماہ دس دن نہ گزر جائیں اسوقت تک سرمہ لگانے کی اجازت نہیں۔

باب ۹۱
نفقات کا بیان

۱۸۱۷۔ ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان اجر سمجھ کر اپنے اہل اور عیال پر خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ کی طرح ہوتا ہے۔

۱۸۱۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی بیوہ یا یتیم کے لئے کسی امر میں کوشاں ہو تو ایسا ہے جیسے مجاہد فی سبیل اللہ یا ایسا جیسے شبانہ روز عبادت کرنے والا۔

۱۸۱۹۔ حضرت عمر بن الخطابؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو نضیر کے باغات فروخت کرتے تھے اور اپنے اہل کے لئے ایک سال کا خرچ روک لیتے تھے۔

باب ۹۲
کتاب الاطعمہ

۱۸۲۰۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ (بھوک کی وجہ سے) مجکو بڑی تکلیف پہنچی اور اسی حالت میں میری ملاقات حضرت عمرؓ سے ہوئی میں نے ان سے ایک قرآن کی آیت پڑھنے کی فرمائش کی تو انھوں نے اپنے گھر کا دروازہ کھول کر اور اس میں جاکر وہ آیت پڑھی اور مجکو بھی بلایا لیکن میں کچھ تھوڑی دور چلا ہوں گا اس تکلیف اور بھوک کی وجہ سے اوندھا گر پڑا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سرہانے تشریف فرمائیں۔ مجکو اٹھا کر فرمایا ابو ہریرہؓ میں نے عرض کیا جی۔ آپؐ نے میری حالت کو دیکھ کر تاڑ لیا اور مجکو اپنے ساتھ اپنے مکان پر لے گئے اور ایک دودھ کا پیالہ میرے لئے منگایا اور مجھ سے فرمایا کہ پیو میں نے کچھ پیا آپ نے فرمایا کہ اور پیو میں نے اور پیا آپؐ نے فرمایا کہ اور میں نے خوب پیٹ بھر کر پیا اور میرا پیٹ تیر کی مانند تن گیا۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں اس کے بعد میری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ سے ہوئی تو میں نے کہا کہ میں نے آپ سے جو سورت پڑھنے کی فرمائش کی تھی حقیقتاً وہ کھانے کی فرمائش تھی ورنہ وہ آیت تو میں آپ سے اچھی طرح پڑھ سکتا ہوں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر میں سمجھ لیتا تو تمہاری خوشی سُرخ اونٹوں کے ملنے سے نہ ہوتی جتنی تمہارے کھانا کھلانے سے ہوتی۔

۱۸۲۱۔ حضرت عمر بن ابو سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں کھانے کے وقت حضورؐ کی بغل میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت تک میں نابالغ تھا تو میں رکابی میں چاروں طرف کھاتا تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ لڑکے کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ اور داہنے ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھایا کرو چنانچہ اس روز سے میرا یہی طریقہ ہوگیا۔

۱۸۲۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی ہے تو اس وقت سے ہم کو کھجور اور پانی پیٹ بھر کر ملنے لگا تھا۔

۱۸۲۳۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات تک کبھی پتلی روٹی اور بھونی ہوئی بکری نہ کھائی۔

۱۸۲۴۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے چھوٹی چھوٹی رکابیوں میں نہیں کھایا اور نہ خوان پر اور نہ کبھی آپ کے لئے چپاتی پکائی گئی۔ قتادہؓ سے کسی نے دریافت کیا کہ حضورؐ کس چیز پر کھاتے تھے کہا سفرہ پر (یعنی چمڑے کے دسترخوان پر)

۱۸۲۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کھانا دو آدمیوں کے لئے تیار کیا جائے وہ تین کو کافی ہوتا ہے اور جو تین کے لئے تیار کیا جائے وہ چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔

۱۸۲۶۔ حضرت ابن عمرؓ کی یہ عادت تھی کہ جب تک کوئی مسکین دسترخوان پر نہ ہوتا تو آپ کھانا نہ کھاتے ایک دن ایک شخص کو آپ کے دسترخوان پر کھانا کھانے کے لئے لایا گیا تو اس نے بہت کھایا آپ نے فرمایا کہ ایسے شخص کو میرے یہاں کبھی نہ لانا کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

۱۸۲۷۔ حضرت ابو جحیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا ارشاد فرمایا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا ہوں۔

۱۸۲۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کھانے کو برا نہ کہا اگر اچھا معلوم ہوا کھا لیا ورنہ چھوڑ دیا۔

۱۸۲۹۔ حضرت سہلؓ سے کسی نے دریافت کیا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں میدا بھی آپ نے دیکھا فرمایا نہیں۔ پھر اس نے کہا کہ اچھا جو کے آٹے کو چھان بھی لیا کرتے تھے جواب دیا نہیں بلکہ پھونک لیا کرتے تھے

۱۸۳۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو کھجوریں تقسیم کیں اور ہر ایک شخص کو سات سات کھجوریں دیں میرے حصہ میں بھی سات آئیں لیکن اس میں ایک سخت تھی یعنی ردی تھی لیکن کھانے میں بہت مزیدار تھی بلکہ ایسی کوئی کھجور نہ تھی۔

۱۸۳۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرا گذر ایک قوم کے پاس سے ہوا جن کے سامنے بھونی ہوئی بکری رکھی تھی ان لوگوں نے مجھے کھانے کے لئے بلایا میں نے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہو گئے لیکن جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہ کھائی۔

۱۸۳۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سے مدینہ تشریف لائے کبھی تین روز متواتر گیہوں کی روٹی نہیں کھائی اور ایسی حالت میں آپ کی وفات ہو گئی۔

۱۸۳۳۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب ہمارے گھر والوں میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا تھا تو عورتیں جمع ہوتیں (فراغت کے بعد) جب چلی جاتیں اور گھر والی یا چند مخصوص عورتیں رہ جاتیں تو اس وقت تلبینہ کی ہانڈی پڑھائی جاتی اور پھر اس کا ثرید بنا کر سب آپس میں ملکر کھاتی تھیں۔ پھر فرمایا کہ میں نے حضورؐ سے سنا ہے کہ تلبینہ ایسا کھانا ہے کہ اس کے ذریعے سے مریض کے مرض کو شفا ہوتی ہے اور اس کے غم حزن کا دفعیہ ہوتا ہے۔

۱۸۳۴۔ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ ریشم کا استعمال کرو نہ سونے چاندی کا نہ سونے چاندی کے برتنوں میں کھاؤ۔ کیونکہ دنیا میں یہ کفار کا حصہ ہے اور آخرت میں ہمارا۔

۱۸۳۵۔ حضرت ابومسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص ابوشعیب نامی انصاری تھا اس کا ایک غلام قسائی تھا۔

ایک دن اس نے اپنے غلام سے کہا کہ تم کھانا تیار کرو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مع پانچ صحابہؓ کے کھانے کے لئے بلاؤں گا چنانچہ جب کھانا تیار ہوگیا تو اس نے آپ کو مع پانچ صحابہؓ کے بلایا اور حضورؐ پانچ آدمیوں کے ہمراہ تشریف لے گئے اور آپ کے پیچھے ایک چھٹا آدمی بھی ہوگیا جب آپ اس کے مکان پر پہنچے تو اس شخص سے کہا کہ آئے تو ہم پانچ ہی آدمی تھے لیکن یہ آدمی ہمارے پیچھے ہوگیا اگر تمہاری خوشی ہو تو اس کو بھی بلالو ورنہ چھوڑ دو انھوں نے کہا کہ اس کو بھی اجازت ہے (یہ بھی چلا آئے)

۱۸۳۶۔ **حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ** کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکڑی کھجوریں ملا کر کھا رہے تھے۔

۱۸۳۷۔ **حضرت جابر بن عبداللہؓ** کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک یہودی رہا کرتا تھا وہ میری کھجوریں کٹنے سے ایک سال پہلے لے لیا کرتا تھا ایک مرتبہ ایسا واقعہ ہوا کہ میرے پاس کھجوریں لینے آیا لیکن میں نے اب تک ان کو چھوا بھی نہیں تھا میں نے اس سے ایک سال کی مہلت مانگی اس نے نامنظور کی یہ خبر حضرت کو پہنچی آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ چلو یہودی سے مہلت مانگنے میں جابرؓ کی مدد کریں لہذا آپ تشریف لائے اور یہودی سے باتیں کرنے لگے اس نے اثنائے گفتگو میں کہا ابوالقاسم میں اس کو مہلت نہ دوں گا۔ آپ نے جب یہ حالت دیکھی تو باغ میں ٹہلنے چلے گئے اور ایک چکر لگا کر تشریف لے آئے اور فرمانے لگے کہ اب بھی مہلت دے دے اس نے پھر انکار کردیا اس وقت آپ نے فرمایا کہ جابرؓ تمہاری جھونپڑی کہاں ہے جاؤ اس میں بستر۔ دو میں نے جا کر اس کو تیار کردیا آپ وہاں تشریف لے گئے اور جا کر آرام فرمایا۔ اس کے بعد جب آپ جاگے تو اس سے مہلت کے لئے پھر کہا لیکن اس نے پھر بھی انکار کردیا تو آپ نے فرمایا اچھا جابرؓ کھجوریں کاٹو اور کئی مرتبہ ہم نے آپ کے سامنے کچھ کھجوریں پیش بھی کی تھیں اور آپ نے نوش فرمائی تھیں۔ القصہ میں نے کاٹنا شروع کیا اور کاٹ کر یہودی کی کھجوریں ادا کردیں پھر بھی باقی رہیں اور میں نے حضورؐ کو آکر اس کی خبر دی فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا سچا رسولؐ ہوں۔

۱۸۳۸۔ **حضرت سعد بن ابی وقاصؓ** کہتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت ہر روز سات عجوہ کھجوریں کھا لیا کرے وہ اس روز سحر اور زہر سے محفوظ رہے گا۔

۱۸۳۹۔ **حضرت ابن عباسؓ** کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کچھ کھائے تو آخر میں انگلیاں چاٹ لے اور بعد کو کسی چیز سے صاف کرلے۔

۱۸۴۰۔ **حضرت جابرؓ** کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سوائے ہاتھ پاؤں کے رومال نہ تھے۔

۱۸۴۱۔ **حضرت ابوامامہؓ** کہتے ہیں کہ جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے سے فارغ ہوجاتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانَا وَاَرْوَانَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مَکْفُوْرٍ

۱۸۴۲۔ **حضرت انس بن مالکؓ** کہتے ہیں کہ پردہ کے متعلق مجھ کو بہت تحقیق تھی اسی وجہ سے حضرت ابی بن کعبؓ مجھ سے پوچھا کرتے تھے جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں زینبؓ بنت جحش سے شادی کی اور شب زفاف کی صبح ہوئی تو آپ نے لوگوں کی دعوت کی لوگ حاضر ہوتے اور حضورؐ کے ساتھ دستر خوان پر کھانا شروع کیا جب سب فارغ ہوگئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلعم بھی فارغ ہوکر اٹھ کر چلے تو میں بھی حضور کے ہمراہ ہولیا یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے قریب پہنچے وہاں یہ خیال کرکے کہ اب وہ لوگ چلے گئے ہوں گے پھر واپس ہوئے لیکن جب وہاں

پہنچے تو سب موجود تھے آپ پھر واپس آ گئے میں بھی آپ کے ہمراہ لوٹ آیا پھر آپ وہاں سے واپس لوٹے یہی خیال کر کے کہ لوگ اب چلے گئے ہوں گے لیکن اب کی سب چلے گئے تھے حضورؐ نے میرے اور اپنے مابین پردہ چھوڑ دیا اور پردہ کا حکم نازل ہو گیا۔

باب ۹۳
عقیقہ کا بیان

۱۸۴۳۔ **حضرت ابو موسیٰ** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا میں اس کو حضورؐ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے اس کی ایک چھوارے سے تحنیک کی اور برکت کی دعا کی اور پھر مجھ کو دے دیا۔

۱۸۴۴۔ **حضرت اسماءؓ** کی حدیث ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ مقام قبا میں پیدا ہوئے۔ یہ حدیث ہجرت کے بیان میں گزر بھی گئی ہے لیکن یہاں اتنا زیادہ ہے کہ عبداللہ پیدائش سے لوگ بہت خوش ہوتے تھے کیونکہ یہ قول مشہور تھا کہ مسلمانوں پر یہودنے جادو کر دیا ہے ان کے اولاد نہ پیدا ہو گی۔

۱۸۴۵۔ **حضرت سلمان بن عامر** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لڑکے کا عقیقہ ضروری ہے لہذا تم کو چاہیئے کہ اس کی طرف سے قربانی کرو اور اس کے سر سے اذیت دور کرو۔

باب ۹۴
کِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ وَالتَّسْمِيَةِ

۱۸۴۶۔ **حضرت عدی بن حاتم** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا اگر کسی شخص نے لکڑی سے شکار کیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے فرمایا کہ اگر لکڑی کی دھار سے شکار کیا ہو تو تم کو اس کا کھانا جائز ہے اور اگر چوٹ سے مراد ہو تو نہ کھانا چاہیئے پھر میں نے کتے کے شکار کے متعلق دریافت کیا فرمایا اگر تمہارا کتا تمہارے لئے شکار روک لے تو کھا لینا کیونکہ ایسا کتا معلم ہوتا ہے اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ دوسرا کتا شکار کرنے میں شریک ہو جائے اور تم کو اس کا شک ہو کہ کون سے کتے نے شکار کیا ہے تو نہ کھاؤ۔ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۱۸۴۷۔ **حضرت ابو ثعلبہ خشنی** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم لوگ اہل کتاب کے ساتھ ہوتے ہیں تو ہمارے لئے ان کے برتنوں میں کھانا جائز ہے یا نہیں اور اسی طرح ہم کبھی تیر سے یا شکاری اور غیر شکاری کتے سے شکار کر لیتے ہیں تو اب ہم کو کونسا شکار کھانا چاہیئے فرمایا سنو تیر کا شکار اگر تم نے بسم اللہ پڑھ کر کیا ہے تو اس کا کھانا جائز ہے اور کتے کا شکار جو تمہارا سکھایا ہوا ہے اگر بسم اللہ کہہ کر چھوڑا ہو تو اس کا کھانا بھی جائز ہے اور جو شکار اس کتے سے کیا ہو جو تعلیم یافتہ نہیں تو اگر تم نے بسم اللہ کہہ کر اس کو ذبح کر لیا ہو تو اسکو کھا لو ورنہ نہیں اور برتنوں کے متعلق یہ ہے کہ اگر تم کو اہل کتاب کے برتنوں کے علاوہ برتن ملتے ہوں تو ان برتنوں میں نہ کھاؤ ورنہ کھا لو۔

۱۸۴۸۔ **حضرت عبداللہ ابن مغفل** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو کنکری پھینکتے ہوئے دیکھا تو اس نے کہا کہ بھائی کنکری نہ پھینک اس سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے آپؐ نے فرمایا ہے کہ نہ تو اس سے شکار مرتا ہے نہ کوئی دشمن زخمی ہو سکتا ہے ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ اگر کسی کے لگ جائے تو یا اس سے اس کا دانت ٹوٹ جائے گا یا آنکھ پھوٹ جائے گی چند روز کے بعد میں نے پھر اس کو اینٹ مارتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ میں نے تجھ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں بیان کی تھی تو پھر اینٹیں مارتا ہے۔ جا میں تجھ سے اتنے روز تک بات نہیں کروں گا۔

۱۸۴۹۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے شکاری کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا تو اس کے عمل میں سے دو قیراط روز کم ہوں گے۔

۱۸۵۰۔ عدی ابن حاتمؓ کی حدیث اوپر گزر گئی اس میں اتنا اور زائد ہے کہ اگر تم شکار کے تیر مارو اور وہ دو یا تین دن بعد تمہیں ملے اور سوائے تمہارے تیر کے اور کوئی نشان اس میں نہ ہو تو اس کا کھانا بھی جائز ہے اور اگر وہ شکار پانی میں گر پڑے تو مت کھاؤ۔

۱۸۵۱۔ حضرت ابن ابی اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ ہم نے حضور کے ساتھ چھ یا سات جہادوں میں ٹڈیاں ہی کھائی تھیں۔

۱۸۵۲۔ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کہتی ہیں کہ مدینہ میں حضور کے زمانہ میں ہم نے گھوڑا ذبح کر کے کھایا تھا ذبحنا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرسًا ونحن بالمدینة فأکلناہ کو فتح صفحہ ۵۲۸

۱۸۵۳۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میرا گزر چند آدمیوں کے پاس سے ہوا میں نے دیکھا کہ انہوں نے ایک مرغی کو باندھ رکھا ہے اور اس پر تیر مار رہے ہیں مجھ کو دیکھ کر سب ادھر ادھر چلے گئے میں نے پوچھا یہ فعل کس نے کیا ہے؟ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فعل کرنے والوں پر لعنت کی ہے۔

۱۸۵۴۔ حضرت ابن عمرؓ دوسری روایت میں کہتے ہیں کہ جانوروں کو جو لوگ تیر کا نشانہ بناتے ہیں حضورؐ نے ان پر لعنت کی ہے

۱۸۵۵۔ حضرت ابوموسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ کو میں نے مرغی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۸۵۶۔ حضرت ابوثعلبہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکیلے دانت والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۱۸۵۷۔ حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک اور بد ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسے مشک کی گھڑی اٹھائے ہوا اور بھٹی کا پھونکنے والا جو مشک کی گھڑی اٹھائے ہوتے ہے یا تو تو اس سے خرید لیگا یا وہ خود خوشبو دیدے گا ورنہ کم سے کم خوشبو تو تجھ کو آہی جائے گی اور بھٹی پھونکنے والا تیرے کپڑے جلادے گا یا کم از کم تجھ کو بدبو تو اس کی آہی جائے گی۔

۱۸۵۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ پر مارنے سے منع فرمایا ہے

باب ۹۵
قربانیوں کا بیان

۱۸۵۹۔ حضرت سلمہ ابن اکوعؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص قربانی کرے تو اس کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھے پھر دوسرا سال آیا تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سال بھی گذشتہ سال کی طرح عمل کریں۔ فرمایا نہیں کھاؤ کھلاؤ پہلے سال تو میں نے اس لئے کہا تھا کہ لوگوں کو احتیاج زیادہ تھی اور تم کو ان کی اعانت کرنی چاہیئے تھی۔

۱۸۶۰۔ حضرت عمر ابن خطابؓ نے بقرعید کے روز خطبہ سے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ حاضرین تم کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں دن میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے کیونکہ ایک دن ایسا ہے جس میں روزوں کی افطار ہوتی ہے اور دوسرا قربانیوں کا گوشت کھانے کا ہے۔

۱۸۶۱۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں شراب کا استعمال کیا اور بغیر توبہ (مر گیا) اس کو آخرت میں شراب نہیں ملے گی۔

۱۸۶۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ زنا کرنیوالا بحالت ایمانداری نہیں کرتا ہے شراب خور ایمانداری کی حالت میں شراب نہیں پیتا ہے اور چور ایمانداری کی حالت میں چوری نہیں کرتا ہے۔

۱۸۶۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایمانداری کی حالت میں کوئی شخص کسی کی قیمتی چیز اس طرح سے نہیں اچکتا کہ وہ لیکر چلتا ہو اور لوگ دیکھتے ہی رہیں۔

۱۸۶۴۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے ایسی شراب کے متعلق دریافت کیا جو اس وقت یمن والے پیتے تھے فرمایا جو چیز نشہ والی ہے حرام ہے۔

۱۸۶۵۔ حضرت ابوعامر اشعریؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں ایسے لوگ ضرور آئیں گے جو شراب کو حلال سمجھ کر پئیں گے اور ریشم وغیرہ کو بھی حلال سمجھیں گے ان میں سے چند گروہ ضرور ایسے ہوں گے کہ اُن کا چرواہا جب ان کے چوپائے لیکر شام کو واپس آئیگا پھر کوئی سائل اگر سوال کرے گا تو وہ کہیں گے کہ کل آنا بعد کو جو لوگ باقی رہ جائیں گے ان کو خدا خنزیروں اور بندروں کی شکل میں تبدیل کر دے گا۔

۱۸۶۶۔ حضرت ابواُسید ساعدیؓ نے اپنے ولیمہ میں حضرت کو بلایا اور ان کی دُلہن ہی اس وقت خادم تھیں تو وہ کہتی ہیں تم کو معلوم ہے کہ میں نے حضورؐ کو کیا کھلایا میں نے آپ کے لئے رات کو کھجوریں بھگو دی تھیں ان کا پانی آپکے پلایا تھا۔

۱۸۶۷۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برتنوں میں کھجور کا شیرہ رکھنے سے منع فرمادیا کسی نے آپ سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر شخص کے پاس مشکیزہ تو ہے نہیں تو آپ نے غیر روغن دار گھڑے کی اجازت دیدی۔

۱۸۶۸۔ حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور اور انگور اور کشمش سب کو ملا کر شیرہ بنانے سے منع کیا بلکہ ہر ایک کا شیرہ علیحدہ علیحدہ بنانے کی اجازت دی ہے۔

۱۸۶۹۔ حضرت جابر ابن عبداللہؓ مقام نقیع سے ایک دودھ کا بھرا ہوا پیالہ لائے حضورؐ نے فرمایا کہ تم نے اس کو ڈھانک کیوں نہ دیا کم از کم اس کی چوڑائی میں لکڑی رکھ دیتے تو اچھا تھا۔

۱۸۷۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت دودھ دینے والی اونٹنی پورے دنوں کی حاملہ ہو اس کا صدقہ بڑا اچھا ہے اسی طرح زیادہ دودھ دینے والی بکری جس کے دودھ سے ایک برتن صبح بھر جائے اور ایک شام کو اس کا صدقہ بھی اچھا ہے۔

۱۸۷۱۔ حضرت جابر ابن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اپنے ایک رفیق (ابوبکرؓ) کے ایک انصاری کے یہاں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اگر تمہارے یہاں باسی پانی کسی چھوٹے مشکیزہ میں ہو تو لاؤ ورنہ ہم منہ سے ہی پی لیں گے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم باسی پانی میری چھپریا میں ہے تو وہاں تشریف چلئے آپ اس کے ہمراہ تشریف لے گئے یہ آپکے واسطے پانی لایا اور اس کے بعد اپنی بکری کا دودھ ملا کر پلایا آپ نے پیا پھر آپؐ کے ہمراہی رفیق نے پیا۔

۱۸۷۲۔ حضرت علیؓ کوفہ کی مسجد کے دروازہ پر تشریف لائے اور وہاں کھڑے ہو کر پانی پیا پھر فرمایا کہ تم میں سے بعض لوگ کھڑے ہو کر پینا مکروہ سمجھتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اسی طرح پیتے دیکھا ہے جس طرح تم لوگوں نے مجھ کو دیکھا۔

۱۸۷۳۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آبِ زمزم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیا تھا۔

۱۸۷۴۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشکیزہ سے منہ لگا کر پانی پینے کو منع کیا ہے

۱۸۷۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو باتوں سے منع فرمایا ایک تو مشکیزہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے دوم اگر ٹبردسی اپنے گھر میں لکڑی گاڑنا ہوا اس کو منع کرتے سے۔

۱۸۷۶۔ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی پینے میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

۱۸۷۷۔ حضرت ام سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن سے پانی پیتا ہے گویا اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹا غٹ ڈالتا ہے۔

۱۸۷۸۔ حضرت سہل ابن سعد رضؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف لائے اور فرمایا کہ سہل رضؓ ہمکو پانی پلاؤ میں نے آپ کو پانی پلایا۔ پھر ہم کو سہل رضؓ نے وہ پیالہ نکال کر دکھایا جس میں حضورؐ کو پانی پلایا تھا اس کو دیکھ کر عمر ابن عبدالعزیز رضؓ نے مانگا انھوں نے ان کو دے دیا۔

۱۸۷۹۔ حضرت انس ابن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ ان کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیالہ تھا جس کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ اس میں میں نے اکثر مرتبہ حضورؐ کو پانی پلایا ہے اس پیالہ میں لوہے کے پتر لگے ہوئے تھے انھوں نے ارادہ کیا کہ اس کے بجائے سونے یا چاندی کے لگا دیں لیکن ابوطلحہ رضؓ نے منع کیا اور کہا کہ جس چیز کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہو اس میں تغیر نہ کرنا چاہیئے چنانچہ انھوں نے اس کو ویسے ہی رہنے دیا۔

باب ۹۶

کتاب مریضوں کے بیان میں

۱۸۸۰۔ حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو جب کوئی مصیبت یا غم یا تکلیف (اندوہ پہنچتا ہے یہاں تک کہ اس کے کانٹا بھی لگ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے ذریعہ سے اسکے گناہ معاف کرتا ہے

۱۸۸۱۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا مسلمان کی مثال کھیتی کے درخت کی شاخ کی سی ہے کہ اسکو مختلف ہوائیں ادھر ادھر جھکولے دیتی رہتی ہیں اور جب سیدھا ہونے کے قریب ہوتا ہے تو اس پر کوئی بلا آجاتی ہے اور فاجر کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے جو بالکل ٹھوس اور سیدھا ہوتا ہے

۱۸۸۲۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ جب کسی مسلمان کے ساتھ خدا بھلائی چاہتا ہے تو اس کو مصیبت میں مبتلا فرما کر آزمائش کرتا ہے۔

۱۸۸۳۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ درد کی تکلیف اٹھانے والا کسی کو نہ دیکھا

۱۸۸۴۔ حضرت عبداللہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی حالت میں جس وقت آپ کو بہت سخت بخار تھا خدمت میں حاضر ہوا اور (آپ کو دیکھکر) عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکو اس وقت سخت بخار ہے آپ نے اس کا کچھ جواب دیا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ یہ اس لئے ہے کہ آپ کو دوہرا اجر ملے حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں جب کوئی مسلمان کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ ایسے گراتا ہے جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

۱۸۸۵۔ حضرت ابن عباس رضؓ نے ایک دن اپنے اصحاب سے کہا کہ اگر تم چاہو تو تم کو جنتی عورت دکھاؤں ان سب نے کہا کہ ہاں ضرور آپ نے کہا کہ دیکھو یہ سیاہ عورت حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیہوش ہو کر ننگی ہو جاتی ہوں آپ میرے لئے دعا فرمایئے آپؐ نے فرمایا کہ اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے

جنت ہے ورنہ میں دعا کرتا ہوں اس نے کہا اچھا میں صبر کئے لیتی ہوں لیکن ننگی ہونے کے لئے تو دعا فرما دیجئے لہذا آپ نے اس کے لئے دعا کی۔

۱۸۸۶۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں کسی بندے کو آنکھوں کی بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر صابر رہتا ہے تو میں اسکے بدلہ میں جنت عطا کرتا ہوں۔

۱۸۸۷۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے اس وقت آپ نہ خچر پر سوار تھے، نہ گھوڑے پر۔

۱۸۸۸۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضورؐ کے سامنے کہا کہ ہائے میرا سر پھٹا جاتا ہے فرمایا گھبرائی کیوں ہو؟ اگر تم میرے سامنے مر گئیں تو میں تمہارے لئے دعا اور استغفار کروں گا میں نے عرض کیا خدا کی قسم آپ میرے مرنے کی خواہش کرتے ہیں تاکہ میرے بعد کسی بیوی کو اخیر عمر تک دلہن بنائے رکھیں۔ فرمایا یہ بات ہرگز نہیں بلکہ میں درد سر میں خود مبتلا ہوں میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکرؓ ...... کو بلا کر خلافت کی وصیت کر دوں کیونکہ لوگ تو اپنی اپنی کہیں گے اور آرزوؤں والے آرزو ہی کرکے رہ جائیں گے لیکن پھر میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ کے علاوہ کسی کو خلیفہ پسند نہیں کرتا لہذا لوگوں کو خود بخود روک دیگا اور ایماندار لوگ اوروں کو دور کر دیں گے۔ پ۲ صفحہ ۸۴۶

۱۸۸۹۔ حضرت انس ابن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مصیبت کی وجہ سے کوئی شخص موت کا طالب ہو اور خاموش رہے اور اگر اس کو صبر ہوتا ہی نہیں تو اس طرح کہے کہ اے اللہ اگر میرے لئے میری حیات بہتر ہے تو وہ عنایت فرما دے اور اگر موت بہتر ہو تو موت عطا فرما دے۔

۱۸۹۰۔ حضرت جنابؓ نے اپنے جسم پر سات داغ لگوا کر فرمایا کہ ہمارے جتنے مفلس رفقا تھے وہ دنیا سے گذر گئے اور دنیا نے ان کو کسی قسم کا ضرر نہ پہنچایا اور آجکل ہمارے پاس اس قدر مال آرہا ہے کہ ہم کو اس کے رکھنے کی جگہ تک نہیں ملتی سوائے اس کے کہ ہم عمارتیں بنائیں اگر مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنیکا خوف نہ ہوتا کہ آپ نے مصیبت کی وجہ سے موت کی خواہش کرنے سے منع فرمایا ہے تو میں موت کو طلب کرتا۔

۱۸۹۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز کسی کو اس کا عمل جنت میں نہیں لیجائیگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بھی نہیں فرمایا کہ مجھے بھی نہیں ہاں اتنی بات ہے کہ اللہ مجھ کو اپنے فضل اور رحمت میں چھپا لے اور کسی شخص کو یہ بھی نہ چاہیئے کہ موت مانگے کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو خیر کی زیادتی کی اُمید ہے اور اگر شریر ہے تو توبہ کی اُمید ہے۔

۱۸۹۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کو دیکھنے جاتے تو دعا فرماتے کہ اے لوگوں کے پروردگار اس بیماری کو دفع کر اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی نہیں اور تیری شفا وہ شفا ہے کہ جو بیماری کو چھوڑتی ہی نہیں۔ دعا۔ اذھب الباس رب الناس واشف وانت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما۔

باب ۹۷
طب کا بیان

۱۸۹۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جتنی بیماریاں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں ان سب کی دوا بھی پیدا کی ہے۔

۱۸۹۴۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں شفا ہے خالی نہیں شہد اور سینگی اور داغ لگانا لیکن میں اپنی اُمت کے لوگوں کو داغ لگانے سے منع کرتا ہوں۔

۱۸۹۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو کچھ پیٹ کی شکایت ہو گئی ہے فرمایا کہ شہد پلاؤ پھر وہ آپ کے پاس دوبارہ آیا اور وہی کہا تو آپ نے پھر بھی شہد پلانے کو فرمایا وہ تیسری بار حاضر ہوا تو آپ نے پھر شہد کا ہی حکم دیا پھر وہ چوتھی بار آیا اور وہی کہا تو آپ نے پھر بھی شہد پلایا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا حضورؐ نے فرمایا کہ خدا سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے جا شہد ہی پلا اس نے آکر شہد پلایا تو وہ اچھا ہو گیا۔

۱۸۹۶۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سیاہ دانہ ہر مرض کی دوا ہے۔ موت کے علاوہ (یعنی حبۃ السوداء)

۱۸۹۷۔ حضرت ام قیسؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عود ہندی کو مختلف طریقہ سے استعمال کرو اس میں سات شفائیں ہیں مرض عذرہ کے لئے ناک میں ڈالا جائے اور ذات الجنب کے۔ لئے منہ میں ٹپکائی جاتے باقی حدیث مذکور ہو گئی۔

۱۸۹۸۔ حضرت انسؓ کی یہ حدیث کہ ابو طیبہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پچھنے لگائے گزر گئی لیکن اس حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ تمہاری سب دواؤں سے بہتر پچھنے لگانا اور قسط بحری ہے اور فرمایا کہ گلے آجانے کی وجہ سے بچوں کے گلے دبا کر ان کو تکلیف نہ دو بلکہ قسط بحری کا استعمال کرو۔

۱۸۹۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں حضور اقدسؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے سامنے تمام امتوں کو پیش کیا گیا اور ان کے انبیاء اُن کے ساتھ تھے تو اُن میں کوئی نبیؐ تو ایسا گزرا کہ جس کے ہمراہ کچھ ہی لوگ تھے اور کوئی ایسا کہ اس کے ہمراہ کوئی بھی نہیں تھا بالآخر مجھکو پھر ایک بہت بڑی جماعت نظر آئی میں نے کہا کہ کیا یہ میری اُمت ہے جواب دیا گیا موسیٰؑ کی ہے پھر آواز آئی کہ اوپر سر اُٹھاؤ تو میں نے دیکھا کہ ایک گروہ اتنا بڑا ہے کہ جس نے افق آسمان کو گھیر لیا ہے پھر اور جانبوں کی طرف دیکھنے کو کہا گیا اُدھر بھی میں نے دیکھا کہ ہر جانب اُفق آسمان اُن سے پُر ہے اس کے بعد مجھ سے کہا گیا کہ تمہاری اُمت ہے اور اُن میں ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ اس کے بعد حضورؐ حجرہ میں تشریف لے گئے اور اُن لوگوں کو نہ بتایا کہ بےحساب جنت میں داخل ہونے والے کون لوگ ہوں گے ہم نے آپس میں ہی کہنا شروع کیا کہ وہ لوگ شاید ہم ہی ہیں کیونکہ ہم ہی خدا اور رسولؐ پر ایمان لائے ہیں یا شاید ہماری اولاد ہو گی جو اسلام ہی میں پیدا ہو گی۔ ان باتوں کی خبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ وہ تو وہ لوگ ہیں جو منتر نہیں پڑھتے اور بدفالی کے قائل نہیں اور نہ داغ دیتے ہیں بلکہ صرف اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں حضرت عکاسہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ کیا میں بھی ان ہی لوگوں میں ہوں فرمایا ہاں۔ اتنے میں۔ ایک اور شخص کہنے لگا تو حضورؐ نے فرمایا عکاسہ تجھ سے سبقت لے گیا

۱۹۰۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیماری کا اڑ کر لگنا کوئی چیز نہیں نہ بدفالی کوئی چیز ہے نہ ہامہ کوئی چیز ہے نہ ماہ صفر منحوس ہے ہاں جذام والے شخص سے اس طرح بھاگو جس

طرح خیبر سے بھاگتے ہو۔

۱۹۰۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا کروں میرے اونٹ ریت کے جنگل میں جہاں ہرن ہوتے ہیں چرنے لگتے ہیں وہاں کوئی خارشتی اونٹ پہنچ جاتا ہے اور سب کو خارشتی کر دیتا ہے فرمایا کہ اچھا اس کو کس نے خارشت لگائی؟

۱۹۰۲۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند انصاروں کو زہریلے جانور کا اثر اور کان کا درد دفع کرنے کا منتر پڑھنے کی اجازت دی تھی پھر حضرت انسؓ نے کہا کہ مجکو ذات الجنب کی بیماری ہو گئی تھی اس سبب میرے داغ لگائے گئے حالانکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیات تھے اور ابوطلحہ اور انس بن نظر و زید بن ثابت، داغ لگانیکے وقت میرے پاس موجود تھے۔

۱۹۰۳۔ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کے پاس جب کوئی عورت بخار والی لاتے تو آپ اس کے لئے دعا کرتی تھیں اور پانی لے کر اس کے منہ پر ڈالتی تھیں اور فرماتیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۹۰۴۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا طاعون سے مرجانا مسلمان کے لئے شہادت ہے۔

۱۹۰۵۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اگر نظر ہو جائے تو منتر پڑھنا جائز ہے۔

۱۹۰۶۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں ایک باندی دیکھی جس کے ایک سیاہ دھبہ تھا آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے کچھ دعا پڑھوالو اس کو نظر ہو گئی ہے۔

۱۹۰۷۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زہریلے جانوروں کیلئے منتر پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

۱۹۰۸۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدفالی تو بالکل بیہودہ خیال ہے اور نیک فالی ایک عمدہ چیز ہے لوگوں نے عرض کیا کہ نیک فالی کی کیا صورت ہے فرمایا نیک فالی یہ ہے کہ کوئی اچھا حکم سنکر اچھائی پر محمول کرے۔

۱۹۰۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں لڑیں ان میں سے ایک نے دوسری کے پتھر پھینک مارا وہ دوسری کے پیٹ میں لگ گیا وہ حاملہ تھی اس کے پیٹ کا بچہ مر گیا یہ لوگ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس مقدمہ کو پیش کیا۔ آپ نے فرمایا اس کا فیصلہ یہ ہے کہ اس کے بدلے ایک غلام یا باندی دی جاوے تاوان دینے والی عورت کے ولی نے کہا کہ ایسے بچہ کا تاوان ہم کیسے دیں جو نہ بولا نہ اس نے کھایا نہ پیا ایسا خون تو باطل ہوا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

۱۹۱۰۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ دو شخص مشرق کے رہنے والے آئے اور انہوں نے وعظ کہا لوگوں کو ان کا بیان اچھا معلوم ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

۱۹۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تندرست اونٹوں میں بیمار اونٹوں کو نہ لانا چاہیے۔

۱۹۱۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے پہاڑ پر سے گر کر اپنی جان دی تو وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ گرتا رہے گا اور جس نے زہر پی کر اپنی جان کو ضائع کیا تو جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ ہاتھ میں زہر لئے ہوئے اس کو پیتا رہے گا اور جس نے لوہے کی چیز سے اپنے نفس کو قتل کیا تو وہ دوزخ میں ہمیشہ اپنے کو قتل کرتا رہیگا۔

۱۹۱۳- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کھاتے میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو کر پھینک دو کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں اس کی دوا ہے۔

باب ۹۸
کتاب اللباس

۱۹۱۴- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ فرمایا حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کا تہبند ٹخنوں سے نیچا ہو وہ آگ میں جائے گا۔

۱۹۱۵- حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یمنی کپڑوں کا استعمال زیادہ پسند تھا۔

۱۹۱۶- حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت سفید کپڑے پہنے ہوئے سو رہے تھے (میں لوٹ گیا) پھر آیا تو آپ جاگ چکے تھے فرمایا کہ جو خدا کا بندہ لا الٰہ الا اللہ کہہ کر اسی پر مر گیا تو وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر اس نے چوری یا زنا کیا ہو تب بھی جائیگا۔ فرمایا کہ ہاں اگرچہ زنا چوری کی ہو جب بھی جائیگا۔ میں نے پھر یہی کہا کہ اگر اس نے زنا چوری کی ہو جب بھی فرمایا ہاں جب بھی میں نے پھر کہا کہ اگر اس نے زنا یا چوری کی ہو تب بھی۔ فرمایا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو یا چوری کی ہو جب بھی جائے گا خواہ ابوذرؓ کی مرضی نہ ہو۔ جب یہ حدیث ابوذرؓ بیان کرتے تھے تو یہ بھی کہتے تھے کہ اگرچہ ابوذرؓ کی مرضی نہ ہو۔

۱۹۱۷- حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ دو انگلیاں یعنی انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا یعنی بقدر دو انگل چوڑا ان کے جائز ہے۔

۱۹۱۸- حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے دنیا میں ریشم کا استعمال کیا اس کو آخرت میں ریشم پہننے کو نہیں ملے گا۔

۱۹۱۹- حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے سے منع فرمایا ہے اور ریشم کے پہننے اور اس پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

۱۹۲۰- حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرد کو زعفرانی رنگ کا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۱۹۲۱- حضرت انسؓ سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جوتوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ فرمایا ہاں۔

۱۹۲۲- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایک جوتہ پہن کر نہ چلے یا دونوں پہن لے یا دونوں اتار دے۔

۱۹۲۳- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص جوتے پہنے تو داہنی جانب سے پہنے اور اتارنے کے وقت پہلے بایاں پاؤں نکالے۔ جوتی پہننے میں پہلے داہنا ہو اور اتارنے میں پہلے بایاں ہو۔

۱۹۲۴- حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھدوا اور فرمایا کہ یہ انگوٹھی جو میں نے بنوائی ہے اس نقش کے مطابق کوئی دوسرا شخص نہ کھدوائے۔

۱۹۲۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرد عورتوں کی شکل اختیار کرے یا عورت مردوں کی صورت تو اس کو اپنے گھر سے نکال دو لہٰذا حضور نے فلاں کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کو نکال دیا تھا۔

۱۹۲۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مشرکین کی مخالفت کے لئے ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ۔

۱۹۲۷۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین تو خضاب کرتے نہیں لہٰذا تم کو ان کی مخالفت کرو۔

۱۹۲۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال دونوں شانوں کے درمیان پڑے رہتے تھے نہ بالکل سیدھے تھے نہ بالکل پیچدار۔

۱۹۲۹۔ حضرت　کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں ہاتھ اور دونوں قدم گراں تھے آپ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں ایسا کبھی دیکھا نہ بعد میں امید ہے۔

۱۹۳۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے کچھ بال منڈائے اور کچھ باقی رکھنے سے منع فرمایا

۱۹۳۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ خوشبو مجھ کو اچھی دستیاب ہوتی میں وہی آپ کے لگاتی یہاں تک کہ خوشبو کی مہک آپ کے بالوں سے نمودار ہونے لگی۔

۱۹۳۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کبھی واپس نہیں فرمایا کرتے تھے۔

۱۹۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالت احرام میں اور حلال ہونے کی صورت میں خوشبو لگائی ہے۔ یہ خوشبو بنی ہوئی ہوتی تھی۔

۱۹۳۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تصویریں بنانیوالوں سے قیامت کے دن کہا جائیگا کہ اپنی بنائی ہوئی چیزوں میں جان ڈالو اور ان کو عذاب دیا جائے گا۔

۱۹۳۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُس سے زیادہ ظالم کون شخص ہوگا جو میری طرح اشیاء بنائے مجھ کو وہ ایک دانہ یا چونٹی ہی بنا کر دکھائے دوسری روایت میں ہے کہ ایک جو ہی پیدا کر کے دکھائے۔

باب ۹۳
ادب کا بیان

۱۹۳۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ مجھے کس کے ساتھ حسن معاملہ اور محبت کرنا بہتر ہے۔ فرمایا ماں کے ساتھ اس نے کہا کہ پھر کس کے ساتھ فرمایا کہ ماں کے ساتھ اس نے کہا کہ پھر کس کے ساتھ فرمایا ماں کے ساتھ۔ اُس نے کہا پھر کس کے ساتھ فرمایا باپ کے ساتھ۔

۱۹۳۷۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام گناہوں میں

سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ پر لعنت کرے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ماں باپ پر کیسے لعنت کر سکتا ہے فرمایا کہ اس طریقہ پر کہ کسی دوسرے کے باپ کو گالی دے اور وہ اس کے باپ پر لوٹ پڑے یا کسی کی ماں کو گالی دے وہی گالی اس کی ماں کو پڑے یا یوں کہ یہ اس کے ماں باپ کو گالی دے اور وہ اس کے ماں باپ کو کہے

۱۹۳۸۔ **حضرت جبیر ابن مطعمؓ** کہتے ہیں کہ جنت میں رحم کو توڑنے والا داخل نہیں ہوگا۔

۱۹۳۹۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم صفت رحمٰن سے نکلا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو تجھے ملائیگا میں اس کو ملاؤں گا جو تجھے توڑے گا میں اس سے قطع تعلق کر لوں گا۔

۱۹۴۰۔ **حضرت عمر ابن العاصؓ** فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلم کھلا یہ فرمایا کہ فلاں خاندان میرے ولی نہیں میرا ولی خدا اور نیک مومنین ہیں۔ البتہ میرے ساتھ ان کا رشتہ ضرور ہے میں اس کے موافق سلوک کرتا رہوں گا

۱۹۴۱۔ **حضرت عبداللہ ابن عمرؓ** کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رشتہ داری قائم رکھنے والا وہ شخص نہیں ہوتا جو بدلہ کرے بلکہ وہ شخص ہوتا ہے کہ جب رشتہ داری منقطع ہونے لگے تو وہ اس کو منقطع نہ ہونے دے۔

۱۹۴۲۔ **حضرت عائشہؓ** کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا کہ تم لوگ بچوں کا بوسہ لیتے ہو لیکن ہم لوگ تو لیتے نہیں فرمایا۔ میں اس کا کیا علاج کروں کہ تیرے دل سے رحم اٹھا لیا گیا ہے۔

۱۹۴۳۔ **حضرت عمر ابن الخطابؓ** کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی لائے گئے ان میں ایک عورت بھی تھی جب اس عورت کو کوئی بچہ کسی قیدی کا مل جاتا تو وہ فوراً اس کو سینہ سے لگا لیتی اور اس کو دودھ پلاتی تھی حضورؐ نے یہ دیکھ کر ہم سے فرمایا کہ کیا یہ اپنا بچہ آگ میں ڈال سکتی ہے ہم نے عرض کیا کبھی نہیں تو حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس عورت سے زیادہ ان بندوں پر رحم کھاتا ہے۔ حقیقتاً جو اپنے بچہ پر ماں رحم کھاتی ہے

۱۹۴۴۔ **حضرت ابوہریرہؓ** فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے روز اول میں رحمت کے سو جز سے ننانوے اپنے پاس رکھے اور ایک جز مخلوق کے حصہ میں آیا جس کی وجہ سے ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں یہاں تک کہ گھوڑی بھی اپنے بچہ سے سم بچا کر رکھتی ہے تا کہ اس کو تکلیف نہ پہونچے۔

۱۹۴۵۔ **حضرت اسامہ ابن زیدؓ** کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو ایک زانو پر اور حضرت حسنؑ کو دوسرے پر بٹھا لیتے اور چمٹا کر فرماتے تھے کہ اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما جس طرح میں ان پر مہربانی کرتا ہوں

۱۹۴۶۔ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی وقت کی نماز پڑھنے کے واسطے کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے نماز میں ایک اعرابی بولا کہ اے اللہ مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحم کر اور اس کے علاوہ کسی پر نہیں۔ جب حضورؐ نے سلام پھیرا تو اس اعرابی سے فرمایا کہ تو نے ایک کشادہ چیز کو تنگ کر دیا۔

۱۹۴۷۔ **حضرت نعمان ابن بشیرؓ** کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو آپس میں رحم ونوازش ومہربانی کرنے میں ایسا پاؤ گے جیسے انسانی جسم کے اعضاء کو جب ان میں سے کسی کو تکلیف پہونچتی ہے تو ایک دوسرے کو بیداری اور بخار کی جانب بلاتے ہیں۔

۱۹۴۸۔ **حضرت انس ابن مالکؓ** کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص درخت بوئے اور اس سے کوئی انسان پھل کھائے یا کوئی جانور اس سے چرے تو اس کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

۱۹۴۹۔ حضرت جریر ابن عبداللہ رض کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رحم نہیں کرتا ہے (اس پر رحم نہیں کیا جاتا ہے

۱۹۵۰۔ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل نے مجھ کو ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ بھلائی کرنے کی اتنی وصیت کی کہ مجھ کو یہ خیال پیدا ہونے لگا کہ شاید یہ اس کو وارث قرار دیں گے۔

۱۹۵۱۔ حضرت ابوشریح رض کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم اس کا ایمان نہیں خدا کی قسم اس کا ایمان نہیں، خدا کی قسم اس کا ایمان نہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کس کا فرمایا کہ جس کا ہمسایہ اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو۔

۱۹۵۲۔ حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان لایا ہو اس کو چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے جو شخص خدا اور روزِ قیامت پر ایمان لایا ہو اس کو مناسب ہے کہ مہمان کی خاطر اور تعظیم کرے۔ جو شخص خدا اور روزِ قیامت پر ایمان لایا ہو اس کو چاہیئے کہ اگر بات کہے تو نیک کہے ورنہ چپ ہو جائے۔

۱۹۵۳۔ حضرت جابر ابن عبداللہ رض کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نیکی صدقہ ہے

۱۹۵۴۔ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا ہر کام میں نرمی پسند فرماتا ہے۔

۱۹۵۵۔ حضرت ابوموسیٰ رض کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن دوسرے کے لئے عمارت کی طرح ہے کہ بعض اجزا کی وجہ سے بعض مضبوط ہو جاتے ہیں پھر آپ نے اپنی انگلیوں میں پنجہ ڈالا۔ اتنے میں ایک سائل یا حاجتمند آپ کے پاس آیا۔ آپ نے متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم اس کے لئے مجھ سے سفارش کرو تم کو اجر ملے گا اور خدائے تعالیٰ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے جو فیصلہ چاہتا ہے کرا دیتا ہے۔

۱۹۵۶۔ حضرت انس ابن مالک رض کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بے حیا تھے نہ گالی بکنے والے۔ نہ کسی پر لعنت کرنیوالے۔ بلکہ اگر آپ کو کسی پر غصہ آجاتا تو یوں فرماتے کہ اسے کیا ہو گیا اس کے سر پر خاک۔

۱۹۵۷۔ حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی سائل کے جواب میں نہیں فرمایا۔

۱۹۵۸۔ حضرت انس رض کہتے ہیں کہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ نے مجھ کو کبھی تکلیف دہ بات نہ کہی اور نہ یہ فرمایا کہ تونے یہ کیوں کیا یہ کیوں نہ کیا۔

۱۹۵۹۔ حضرت ابوذر رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شخص کسی کو فاسق یا کافر کہتا ہے، تو اگر اس کا مقابل ایسا نہ ہو تو یہ کلمہ اسی پر پڑ جاتا ہے۔

۱۹۶۰۔ حضرت ضحاک رض کہ اصحاب شجرہ میں سے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سوائے دین اسلام کے اور کسی دین کی قسم کھائی تو وہ اسی دین میں شمار کیا جائیگا اور غیر مملوکہ چیز پر نذر نہیں ہوتی اور جس شخص نے دنیا میں اپنے نفس کو کسی چیز سے ہلاک کیا تو قیامت میں اسی سے اس کو عذاب دیا جائیگا۔ اور جس نے کسی مومن پر لعنت کی تو وہ اس کے قتل کرنے کی طرح ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو وہ اسکے قتل کرنے کی طرح ہے

۱۹۶۱۔ حضرت حذیفہ رض کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں چغلخور نہ داخل ہوگا۔

۱۹۶۲۔ حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس میں کسی شخص کا ذکر آگیا دوسرے شخص نے اس کی تعریف کی تو حضورؐ نے فرمایا تجھ پر افسوس تو نے اپنے ممدوح کی گردن کاٹ دی اگر کسی کی تعریف کرنا ضروری ہو تو یوں کہے کہ میرے خیال میں ایسا ہے بشرطیکہ وہ اس کو ایسا سمجھتا بھی ہو کیونکہ اس کا حساب لینے والا خدا ہے۔ کسی کا تزکیہ نہ کرے صرف اپنا خیال بیان کر دے۔ ج ۲ ص ۸۹۵

۱۹۶۳۔ حضرت انس ابن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ باہم بغض و حسد نہ کرو۔ نہ ایک دوسرے کی طرف پشت کرکے بیٹھو تو سب اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔ اور کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ خفا ہو کر دوسرے سے کلام نہ کرے۔

۱۹۶۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے نفسوں کو بدگمانی کرنے سے بچاؤ کیونکہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہوتی ہے اور نہ کسی کی کن سوئیاں لو اور نہ کسی کے عیب ٹٹولو اور خریدار کو دھوکہ بازی سے خریدنے پر رغبت نہ دلاؤ اور آپس میں حسد و بغض نہ کرو۔ نہ آپس میں ایک دوسرے کی طرف پشت پھیر کر بیٹھو بلکہ اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

۱۹۶۵۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں فلاں دو شخص میرے دین کو کچھ سمجھتے ہوں۔ میں اس کا گمان نہیں کرتا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اس لئے ہمارے دین کو جس پر ہم قائم ہیں۔ کچھ بھی جانتے ہوں (راوی کا بیان ہے کہ یہ دونوں منافق تھے)

۱۹۶۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میری تمام امت کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ مگر ان لوگوں کے نہیں ہوتے جو سب کے سامنے علانیہ گناہ کرتے ہیں اور سب سے زیادہ وبال والی یہ بات ہے کہ رات کو کوئی بندہ گناہ کرے اور صبح تک اسی حالت میں رہے اور خدا اس پر پردہ ڈال دے لیکن وہ صبح ہوتے ہی کسی سے کہے کہ رات میں نے فلاں فلاں بات کی ہے کیونکہ رات اس کی جو گزر گئی اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا تھا لیکن اس نے خود اس کو ظاہر کر دیا۔

۱۹۶۷۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ دوسرے سے خفا ہو کر تین دن تک بات چیت نہ کرے۔ اگر کہیں وہ پاس سے گذر جائے تو یہ اس سے ہٹ جائے اور وہ اس سے بلکہ ان میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

باب

کتاب الدیات

۱۹۶۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مسلمان کسی حرام خونریزی کا مرتکب نہ ہو اس وقت تک اس کے دین میں وسعت اور کشادگی ہی ہوتی رہے گی۔

۱۹۶۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مقداد سے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کافروں میں رہ کر اپنا ایمان پوشیدہ رکھے اور پھر ظاہر کرے تو اس کو قتل نہ کر کیونکہ پہلے تو بھی مکہ میں اپنا ایمان چھپاتا تھا۔

۱۹۷۰۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم لوگوں میں سے نہیں ہے۔

۱۹۷۱۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کلمہ گو کا خون کرنا حلال نہیں مگر اس صورت میں کہ نفس کے بدلہ میں ہو یا شادی شدہ ہو زنا کرنیوالا ہو یا کوئی جماعت اسلام کو چھوڑ کر الگ ہو جائے۔

۱۹۷۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مخلوق میں اللہ تعالیٰ کو تین شخص برے معلوم ہوتے ہیں ملک حرم میں ظلم کرنیوالا۔ دوم اسلام میں جاہلیت کا طریقہ جاری کرنیوالا سوم خون ناحق کا طلب گار۔

۱۹۷۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیرے گھر میں کوئی تیری بلا اجازت جھانکے تو اس کے کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دے اور اس کا تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔

۱۹۷۴۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اور یعنی انگوٹھا اور چھنگلیا برابر ہیں

۱۹۷۵۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے ہمارے ان اعمال کا مواخذہ ہوگا جو زمانہ جاہلیت میں ہم نے کئے ہیں فرمایا اگر تم نے زمانہ اسلام میں نیک کام کئے تو ان سے مواخذہ نہ ہوگا اور اگر برے کام کئے تو اگلے پچھلے سب کا مواخذہ ہوگا۔

باب ۱۰۱
کتاب تعبیر الرؤیا

۱۹۷۶۔ حضرت انس ابن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صالح مرد کا خواب نبوت کے چھیالیس جزوں میں سے ایک جز ہے۔

۱۹۷۷۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نیک خواب دیکھے سمجھ لے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور اس کو بیان نہ کرے اور خدا کی اس پر تعریف بیان کرے اور اگر برا خواب دیکھے تو سمجھ لے کہ وہ شیطان کی طرف سے ہے اس کو کسی سے بیان نہ کرے۔ اور اس کے شر سے پناہ مانگے کسی سے ذکر بھی نہ کرے اس کو ضرر نہ دے گا۔

۱۹۷۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت تو باقی رہی نہیں ہاں مبشرات باقی ہیں۔ ہم نے عرض کیا کہ مبشرات کیا ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ نیک خواب۔

۱۹۷۹۔ یہی حضرتؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے گویا مجھ کو جاگتے میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں ہو سکتا۔

۱۹۸۰۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ میری صورت شیطان نہیں بنتا۔

۱۹۸۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام حرامؓ کے یہاں تشریف لایا کرتے تھے یہ ام حرام بنت ملحان اور عبادہ ابن صامت کی زوجہ تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے۔ ام حرامؓ نے آپ کو کھانا کھلایا اور سر میں جوئیں دیکھنے لگیں حضرت کی آنکھ لگ گئی۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد آپ ہنستے ہوئے اٹھے ام حرام نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہنستے کیوں ہیں۔ فرمایا خواب میں میرے سامنے امت پیش کی گئی۔ جو جہاد کی حالت میں تھی اور سمندر کے اندر تخت پر بادشاہوں کی

تھی ام حرام کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے لئے دعا فرما دیجئے کہ میں ان لوگوں میں سے ہو جاؤں حضورؐ نے میرے لئے دعا کی پھر آپ سو گئے۔ اس کے بعد پھر آپ اٹھے اور ہنستے ہوئے۔ ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کیوں ہنس رہے ہیں فرمایا کہ میری امت خدا کے راستہ میں جہاد کرتی ہوئی پیش کی گئی جس طرح آپ نے پہلے فرمایا تھا۔ ام حرامؓ کہتی ہیں کہ میں نے پھر آپؐ سے دعا کی طلب کی آپ نے فرمایا کہ پہلے لوگوں میں سے ہو چکیں۔ چنانچہ ام حرامؓ معاویہ ابن سفیان کے زمانہ میں دریائی سفر کو گئیں اور سواری سے گر کر شہید ہو گئیں۔

۱۹۸۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب قیامت قریب ہو گی تو کسی مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہو گا۔ خواب نبوت کے چھیالیس جزوں سے ایک جز ہے اور جو چیز نبوت کے جزوں میں ایک جز ہو وہ جھوٹی نہیں ہو سکتی۔

۱۹۸۳۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت کالی بکھرے ہوئے بالوں کی مدینہ سے نکل کر مقام جحفہ میں سے گئی میں نے اس خواب کی تعبیر یہ دی کہ وبا مدینہ سے نکل گئی۔

۱۹۸۴۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بلا دیکھے کسی خواب کو بیان کیا اس کو حکم ہو گا کہ دو جو کے دانوں میں گرہ لگائے لیکن وہ نہ لگا سکیگا اور جو شخص کسی کی خفیہ بات سنے تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں رانگ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جو کوئی تصویر بنائے گا اس کو عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا اس میں روح پھونک لیکن وہ پھونک نہ سکے گا۔

۱۹۸۵۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جھوٹوں میں ایک جھوٹ یہ بھی ہے کہ آدمی ایسے خواب دیکھنا بیان کرے جو اس نے نہیں دیکھے۔

۱۹۸۶۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ آسمان پر ابر چھایا ہوا ہے اور اس میں سے گھی اور شہد برس رہا ہے۔ لوگ اس میں سے لب بھر بھر کر لے رہے ہیں کچھ کم اور کچھ زائد۔ اور ایک رسی آسمان سے لے کر زمین تک لٹک رہی ہے اس کو پکڑ کر آپ چڑھ گئے ہیں پھر اس کے بعد ایک اور شخص اس کے بعد ایک اور شخص اس کے بعد ایک اور شخص نے پکڑ کر چڑھنے کا ارادہ کیا ہے کہ وہ رسی ٹوٹ گئی لیکن پھر مل گئی حضرت ابوبکرؓ نے سن کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کی تعبیر آپ مجھے بیان کرنے دیجئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ بیان کرو ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یہ ابر جو دکھائی دیا ہے تو وہ اسلام ہے اور اس سے گھی شہد جو برس رہا ہے وہ قرآن اور اس کی شیرینی ہے بعض اس میں سے کثرت کے ساتھ لے رہے ہیں بعض کمی کے ساتھ اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹک رہی ہے وہ حق ہے جس پر آپ ہیں اس کو پکڑ کر آپ حقانیت کی بلندی پر پہنچ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اوپر چڑھا لے گا۔ آپ کے بعد ایک اور شخص پکڑ کر چڑھ جائیگا اس کے بعد دوسرا چڑھ جائے گا اس کے بعد تیسرا چڑھنے کا ارادہ کرے گا کہ وہ ٹوٹ جائیگا لیکن پھر وہ حق مل جائیگا اور وہ اوپر چلا جائے گا۔ اب حضور ارشاد فرمائیں کہ میں نے غلط بیانی کی یا صحیح بیان کی فرمایا کہ کچھ ٹھیک ہے اور کچھ غلط عرض کیا کہ خدا کی قسم جو غلطی ہو مجھ کو ضرور بتائیے۔ آپ نے فرمایا قسم نہ دو۔

باب ۱۰۲

کتاب الفتن

۱۹۸۷- حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اپنے امیر کے ذریعہ سے تکلیف پہونچے تو اس کو مناسب ہے کہ صبر اختیار کرے کیونکہ جو شخص بادشاہ کے حکم سے ایک بالشت باہر ہوگا اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔ دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص اپنے حاکم سے کوئی ایسی بات محسوس کرے جو اس کو اچھی معلوم نہ ہو تو ان کو صبر کرنا مناسب ہے کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوا اور اسی حالت میں مر گیا تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی

۱۹۸۸- حضرت عبادہ ابن صامتؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بلایا اور ہم نے بیعت کی آپ نے ہم سے بیعت میں جن باتوں پر عہد لیا ان میں سے چند یہ بھی ہیں کہ ہم جس کام پر خوش ہوں یا ناراض یا ہم پر سختی ہو یا کشادگی ہر حالت میں حاکم کی اطاعت کریں حاکم اگرچہ ہم کو چھوڑ کر اپنے لئے بعض حقوق خاص کرلے ہاں اس صورت میں کہ جب ہم اس سے ظاہر کفر کی بات دیکھ لیں اور اس کے کفر پر کوئی دلیل قطعی ہو تو اطاعت سے انحراف کرنا جائز ہے۔

۱۹۸۹- حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جن لوگوں کی زندگی میں قیامت آجائے وہ سب سے بدترین لوگ شمار کئے جائیں گے۔

۱۹۹۰- حضرت انس ابن مالکؓ سے لوگوں نے حجاج کے ظلموں کی شکایت کی فرمایا صبر کرو۔ کیونکہ تم پر جو زمانہ گذرے گا وہ پہلے زمانہ سے بدتر ہوگا۔ لہذا تم صبر ہی کی حالت میں خدا سے مل جاؤ اور میں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے۔

۱۹۹۱- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ شیطان اس کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ تک پہنچا دے اور یہ شخص آگ کے گڑھے میں گر پڑے۔

۱۹۹۲- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب چند فتنے ہونیوالے ہیں اور ایسے وقت میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونیوالا پیادہ چلنے والے سے اور پیادہ سوار سے بہتر ہوگا۔ جو شخص ان فتنوں میں پڑے گا اس کو یہ ہلاک کردیں گے۔ جو شخص ان فتنوں میں جائے تو خدا سے پناہ مانگے۔

۱۹۹۳- حضرت سلمہ ابن اکوعؓ حجاج کے یہاں تشریف لے گئے حجاج نے کہا کہ اے سلمہؓ تم اپنی ایڑیوں پر لوٹ پڑے کہ مدینہ چھوڑ کر گاؤں میں سکونت اختیار کرلی۔ آپ نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اجازت دیدی تھی

۱۹۹۴- حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی قوم پر عذاب نازل ہوتا ہے تو اس قوم کے ہر شخص (نیک اور بد پر) پہنچتا ہے۔ لیکن قیامت کے روز اپنے اعمال پر اٹھائے جائیں گے۔

۱۹۹۵- حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ نفاق تو حضورؐ ہی کے زمانہ میں تھا۔ لیکن اب ایمان کے بعد کفر ہے۔

۱۹۹۶- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے ایک آگ ضرور آئے گی جو زمین حجاز سے پیدا ہوگی اور مقام بصری کے اونٹوں کی گردن اس سے بھڑک اٹھے گی۔

۱۹۹۷- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب نہر فرات سے خزانہ نکلے گا۔ لہذا جو اس وقت موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔

۱۹۹۸- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت ہی قائم ہوگی کہ جب دو جماعتیں آپس میں جنگ کریں گی اور آپس میں بہت خونریزی ہوگی لیکن سب کا مقصد ایک ہی ہوگا یہاں

تک کہ تقریباً تیس جھوٹے دجال نکلیں گے اور ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا کہ میں خدا کا رسول ہوں اس وقت علم اٹھا لیا جائے گا زلزلے بکثرت آئیں گے زمانہ ایسا معلوم ہوگا کہ بہت جلد گزر رہا ہے قتل و خون بکثرت ہوں گے اور مال کی اتنی کثرت ہوگی کہ بہتا پھرے گا اگر کوئی شخص دینے کے لئے مال لے کر صدقہ لینے والے کی تلاش کرے گا تو وہ کہے گا کہ مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے لوگ بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کروائیں گے اور آدمی کسی قبر پر گزرے گا اور کہے گا کہ کاش میں اس جگہ ہوتا۔ اسی حالت میں آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا اور اس وقت لوگ ایمان کی طرف مائل ہوں گے لیکن یہ ایمان جس سے اس نے پہلے نفع نہیں اٹھایا اس وقت کچھ فائدہ مند نہیں ہوگا۔ اور قیامت اس وقت قائم ہوگی کہ دو شخص اپنا مشترک کپڑا لئے پھریں گے نہ اس کو بیچ ہی سکیں گے نہ لپیٹ سکیں گے اور ایسے وقت میں قائم ہوگی کہ انسان اپنی دودھ دینے والی اونٹنی کا دودھ تمام میں لئے پھرے گا اور پی نہ سکے گا اور اس وقت قائم ہوگی کہ انسان اپنا حوض درست کرتا ہوگا۔ لیکن اس میں پانی نہ بھر سکے گا اور لقمہ اٹھائے گا لیکن کھانے کی نوبت نہ آئے گی۔

باب ۱۰۳
کتاب الاحکام

۱۹۹۹۔ حضرت انس ابن مالک رضؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی حبشی غلام جس کا سر کشمش کی طرح ہو تم پر حاکم ہو تو اس کی بھی فرمانبرداری کرو۔

۲۰۰۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم کو امارت کی حرص ہوگی لیکن وہ قیامت کے روز ندامت کا باعث ہوگی اس کی ابتداء تو اچھی معلوم ہوگی لیکن انجام بُرا ہوگا۔

۲۰۰۱۔ حضرت معقل ابن یسار رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس بندے کو اللہ تعالیٰ اپنی رعیت پر حاکم بنائے اور وہ اُن کی خیر خواہی کی طرف توجہ نہ کرے تو اس کو جنت کی بو تک نہیں پہنچے گی۔

۲۰۰۲۔ حضرت معقل ابن یسار رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو حاکم اپنی رعایا کا بدخواہ ہو کر مر جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔

۲۰۰۳۔ حضرت جندب رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دکھاوے کے لئے کوئی کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ ویسے ہی کرے گا اور جو شخص لوگوں پر مشقت ڈالے گا خدا قیامت کے روز اس پر مشقت ڈالے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم کو نصیحت فرمائیے۔ فرمایا سب سے پہلے جو چیز انسان کی سڑتی ہے وہ پیٹ ہے۔ لہذا جو شخص عمدہ چیز کھانے کی طاقت رکھتا ہے وہ یوں ہی کرے اور جو شخص یہ چاہتا ہے کہ جنت اور اس کے درمیان میں چلّو بھر خون جو اس نے ناحق بہایا ہو حائل نہ ہو تو وہ ایسا نہ کرے۔

۲۰۰۴۔ حضرت ابو بکر رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حاکم کو چاہیئے کہ غصہ کی حالت میں کسی کا فیصلہ نہ کرے۔

۲۰۰۵۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ خدا تعالیٰ کا سب سے زیادہ مبغوض ہمیشہ لڑنے جھگڑنے والا آدمی ہے۔

۲۰۰۶۔ حضرت عبادہ ابن صامت رضؓ کی حدیث ہے کہ ہم نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

اطاعت پر بیعت کی جو گزر چکی اور اس روایت میں یہ زیادہ ہے کہ ہم جہاں ہوں حق بات کہنے پر خدا کے سوا کسی کا خوف نہ کریں۔

۲۰۰۷۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ کی بات سے زیادہ حق کے ساتھ مشابہ کوئی بات نہیں دیکھی انھوں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کے لئے جو حصہ زنا کا لکھ دیا ہے وہ اس کو ضرور کرے گا آنکھ کا زنا بری نظر ہے زبان کا زنا۔ زنا کی بات کرنا اور نفس کا زنا اس کی خواہش کرنا اور شرمگاہ اسکی خواہش پوری کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں۔

۲۰۰۸۔ حضرت انسؓ کا گزر بچوں کے پاس سے ہوا تو آپ نے ان کو سلام کیا اور فرمایا کہ آنحضرتؐ بھی یہی کیا کرتے تھے۔

۲۰۰۹۔ حضرت جابر ابن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میرے والد پر قرضہ تھا میں اس کے متعلق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ فرمایا کون ہے۔ میں نے عرض کیا میں ہوں۔ فرمایا۔ میں میں کرتا ہے۔ گویا آپ نے اس لفظ کو مکروہ سمجھا۔

۲۰۱۰۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص دوسرے کو اٹھا کر خود نہ بیٹھے بلکہ کھل کر اور کشادہ ہو کر بیٹھے۔

۲۰۱۱۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے کعبہ میں اکڑوں بیٹھے ہوئے دیکھا

۲۰۱۲۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی آپس میں سرگوشی کانا پھوسی نہ کریں جب تک ایک) جماعت نہ ہو جائے کیونکہ یہ سرگوشی تیسرے کو مغموم بناتی ہے۔

۲۰۱۳۔ حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ رات کے وقت مدینہ میں ایک گھر مع سامان اور گھر والوں کے جل گیا حضورؐ نے فرمایا کہ آگ تمہاری دشمن ہے اس کو بجھا دیا کرو۔

۲۰۱۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھر دھوپ سے بچنے اور بارش سے محفوظ رہنے کے لئے بنا رہا تھا۔ لیکن خدا کی مخلوق میں سے کسی نے مجھ کو امداد نہ دی

باب ۱۴۰

کتاب الدعوات

۲۰۱۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہوتی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی دعا محفوظ رکھوں تاکہ قیامت میں اس کے ذریعہ سے اپنی امت کو بخشواؤں۔

۲۰۱۶۔ حضرت شداد ابن اوسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا سید استغفار ہے اللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الخ اے خدا تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھکو پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور پیمان پر قائم رہوں گا جب تک مجھ میں طاقت ہوگی۔ میں تیرے ذریعہ سے اپنے اعمال کی شر سے پناہ مانگتا ہوں اور مجھ پر جو نعمتیں تو نے کی ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں تو ان کو بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے صدق دل سے یہ کہا اور اسی دن مر گیا تو وہ اہل جنت سے ہے۔ اور جس نے شام کو پڑھا اور صبح ہونے سے پہلے مر گیا تو جنتی ہے۔ بخ صفحہ ۹۳۳

۲۰۱۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں خدا کی قسم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں روزانہ خدا سے ستر مرتبہ سے زیادہ دن میں استغفار کرتا ہوں۔

۲۰۱۸۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور دوسری حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے ہیں کہ مومن اپنے گناہوں کو ایسے خیال کرتا ہے کہ جیسے ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور اس کو اپنے اوپر گر جانے کا خیال ہو اور فاجر اپنے گناہوں کو ایک مکھی کی طرح خیال کرتا ہے اور اس طرح اشارہ کر دیتا ہے پھر فرمایا کہ خدا اپنے توبہ کرنیوالے بندے سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جتنا وہ شخص ہو جو کہ کسی خوفناک مقام پر نازل ہوا اور اس کی اونٹنی جس پر اس کا کھانا پینا لدا ہوا ہے اس کے ہمراہ ہو اور وہ سو جائے پھر جب آنکھ کھلے تو اونٹنی نہ دیکھے اور بھوک پیاس کی سخت شدت ہو یہ مجبور ہو کر کہے کہ اچھا جہاں سے اٹھا تھا پھر وہیں سو یا جاتا ہوں اور جاکر سو جائے۔ اس کے بعد جب اٹھے تو اس کی اونٹنی اس کے سرہانے موجود ہو۔

۲۰۱۹۔ حضرت حذیفہ ابن یمانؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سونے کے واسطے لیٹتے تو رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ کر فرماتے کہ اے خدا میں تیرے نام سے مرتا اور زندہ ہوتا ہوں اور جب جاگتے تو فرماتے سب تعریف اسی خدا کے لئے ہے جس نے مارنے کے بعد ہم کو زندہ کیا اور اسی کی جانب اٹھ کر جانا ہے۔

۲۰۲۰۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سونے لگتے تو داہنی کروٹ پر لیٹ کر فرماتے کہ اے اللہ میں اپنے کو تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنا رخ تیری طرف کرتا ہوں اپنے کام تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنی پشت کا ملجا تجھ سے کرتا ہوں۔ خوف خواہش سب تیری ہی ذات سے ہیں میری جائے پناہ اور ذریعہ نجات تیری ہی طرف سے ہے میں تیری کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے رسولوں پر ایمان لایا۔ یہ کلمات پڑھنے کے بعد مر جائے تو اسلام کی حالت میں مرے گا۔

۲۰۲۱۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک شب میں حضرت میمونہؓ کے یہاں رہا یہ حدیث پہلے مذکور ہو چکی ہے اور فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ میرے دل اور میری بینائی اور میرے کان میں نور عطا فرما۔ میرے داہنی طرف اور بائیں طرف نور اور میرے اوپر نور میرے نیچے نور میرے سامنے نور میرے پیچھے نور نازل فرما۔ اور مجھے مجسم نور بنا دے۔

۲۰۲۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو پہلے اس کو کپڑے سے جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس بستر پر اس کا جانشین کون ہوا ہے اور یہ دعا پڑھے کہ اے خدا میں تیرا نام لے کر اپنا پہلو رکھتا ہوں اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری جان روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر اس کو چھوڑ دے تو اس کی حفاظت اس چیز سے کرنا کہ جس کے ذریعہ سے اپنے بندوں کی کیا کرتا ہے۔

۲۰۲۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کو یہ نہ کہنا چاہئے کہ اگر تو چاہے بخشدے اور تو چاہے تو رحم کرے بلکہ یقین کے الفاظ سے دعا کرے کیونکہ خدا سے بڑھ کر زبردست کوئی نہیں (جو وہ چاہے گا وہی کرے گا۔)

۲۰۲۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ تمہاری دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی نہ کرو اور یہ نہ کہو کہ وہ قبول نہ ہوئی۔

۲۰۲۵۔ حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سختی کے وقت یہ فرمایا کرتے تھے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عظیم اور حلیم ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے نہیں وہ مالک عرش عظیم ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے نہیں وہ زمین اور آسمان اور عرش عظیم کا رب ہے۔

۲۰۲۶۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف دینے والی بلا سے ہلاکت انگیز چیزوں سے حکم کی بُرائی سے اور دشمنوں کی سنگدلی سے پناہ مانگتے تھے سفیان جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں کہتے ہیں کہ حدیث میں تین باتیں تھیں ایک میں نے خود بڑھادی ہے مجھے یہ یاد نہیں کہ وہ کونسی تھی۔

۲۰۲۷۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اے خدا جب میں کسی مومن کو بُرا بھلا کہوں تو اس کو تو اپنے قرب کا سبب بنالے۔

۲۰۲۸۔ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو یہ کلمات پڑھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تیرے ذریعہ سے بخلی سے پناہ مانگتا ہوں اور بزدلی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور زیادہ طویل عمر سے پناہ مانگتا ہوں اور دنیا کے فتنے یعنی دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔

۲۰۲۹۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اے خدا میں تیرے ذریعہ سے بوڑھاپے اور سستی اور گناہ اور تاوان اور عذاب قبر اور فتنہ دوزخ اور عذاب نار اور مالداری کے بدتر فتنہ سے پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں اے خدا میری خطائیں سرد پانی سے دھوڈال اور میرا دل خطاؤں سے پاک صاف کردے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا بعد کردے جتنا مشرق اور مغرب میں ہے

۲۰۳۰۔ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے خدا مجھ کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا

۲۰۳۱۔ حضرت ابوموسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کرتے تھے کہ اے خدا میری خطا اور جہالت اور زیادتی اور جن باتوں کو تو بُرا جانتا ہے معاف فرمادے اور اے خدا میری بیہودگی میرا (فاسد) ارادہ اور میرے دانستہ اور نادانستہ قصور معاف کردے۔

۲۰۳۲۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک دن میں سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ پڑھا تو اس کو سو غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو گناہ معاف کئے جائیں گے اور تمام دن شیطان سے محفوظ رہے گا اور جو کچھ اس نے کیا ہے اس سے زیادہ کوئی نہ کرے گا۔ مگر وہ شخص جس نے اس سے زیادہ پر عمل کیا ہو۔

۲۰۳۳۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے اور میزان (عدل) میں بھاری (اور) رحمٰن کو پسند ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ العظیم نے سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

۲۰۳۴۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سبحان اللہ وبحمدہٖ ایک دن میں سو بار پڑھا تو اگر اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کی طرح ہوں تو وہ سب مٹا دیئے جائیں گے۔

۲۰۳۵۔ حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اس کی مثال اور وہ شخص جو ذکر نہیں کرتا اس کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

۲۰۳۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے چند فرشتے راستوں میں گھوم کر خدا کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں۔ جب کوئی قوم ان کو عبادت کرنیوالی مل جاتی ہے تو ایک دوسرے کو آواز دیتا ہے کہ چلے آؤ تمہارا مقصود یہ ہے پھر وہ سب اس پر اپنے پروں سے سایہ دنیا کے آسمان تک کئے رہتے ہیں۔ جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں پایا تو وہ کہتے ہیں تسبیح اور تکبیر اور حمد و مجد میں پایا۔ اگرچہ خدا اُن بندوں کا حال بخوبی جانتا ہے کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھ لیا فرشتہ کہتے ہیں نہیں خدا کی قسم نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھ کو دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا فرشتے کہتے ہیں کہ اگر تجھ کو دیکھ لیتے تو تیری تسبیح اور تحمید اور تمجید میں بہت مشغول رہتے پھر خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا طلب کرتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جنت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا اُنھوں نے جنت دیکھ لی ہے۔ یہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں خدا کی قسم اُنھوں نے دیکھی نہیں۔ اس وقت فرمان ہوتا ہے کہ اگر وہ دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا یہ عرض کرتے ہیں کہ پھر مانگتے ہیں اور زیادتی کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ چاہتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا اُنھوں نے دیکھ لی ہے یہ کہتے ہیں کہ دیکھی تو نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا یہ کہتے ہیں کہ پناہ مانگتے ہیں اور زیادتی کرتے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت خدا فرماتا ہے کہ تم گواہ رہو کہ میں نے انہیں بخشدیا۔ ان میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ایک شخص اُن لوگوں میں سے نہیں بلکہ وہ کسی کام کے لئے آیا تھا۔ خدا فرماتا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہمنشین بھی محروم نہیں رہتا۔

باب ۱۰۵
نرم دِل بنانے والی حدیثوں کا ذکر

۲۰۳۷۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن کی وجہ سے لوگ نقصان میں ہیں۔ تندرستی اور فراخ دستی۔

۲۰۳۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرے دونوں شانے پکڑکے فرمایا کہ دنیا میں ایک راہگیر مسافر کی طرح رہو اور شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو۔ صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو۔ تندرستی میں بیماری کا سامان کرلو۔ اور زندگی میں موت کا۔

۲۰۳۹۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک مربع خط کھینچا اور ایک خط اس کے بیچ میں کھینچا اور کچھ چھوٹے چھوٹے خط درمیانی خط کے کناروں میں بنائے اور فرمایا کہ یہ درمیانی خط انسان ہے اور یہ خط جو محیط ہے یہ اس کی موت ہے اور یہ خط جو باہر نکلا ہوا ہے یہ اس کی امید ہے اور یہ چھوٹے خطوط حوادثات ہیں۔ اگر ایک سے بچ گیا تو دوسرے نے خبر لی اور دوسرے سے بچ گیا تو تیسرے نے خبرلی۔

۲۰۴۰۔ حضرت انس ابن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چند
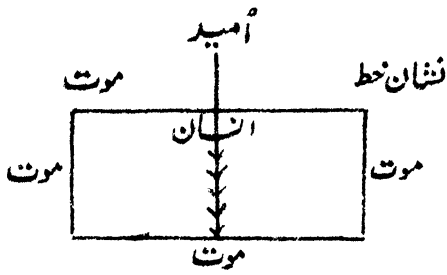
خطوط کھینچ کر فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت۔ یہ اس کی موت۔ یہ اسی حالت میں رہتا ہے کہ یہ خط اس کے قریب ہو جاتا ہے یعنی موت۔

۲۰۴۱۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم جب اطاعت اور تابعداری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بیعت کرتے تو آپ یہ فرمادیا کرتے کہ جہاں تک طاقت ہو۔

۲۰۴۲۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ سے کہا گیا کہ آپ اپنا خلیفہ مقرر کر جائیے۔ فرمایا کہ اگر میں اپنا خلیفہ بناؤں تب کوئی نقصان نہیں کیونکہ مجھ سے افضل حضرت ابوبکرؓ اپنا خلیفہ بنا گئے اور اگر نہ بناؤں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معاملہ خلافت مہمل ہی چھوڑ گئے کسی کو خلیفہ نہ بنایا۔

۲۰۴۳۔ حضرت جابر ابن سمرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بارہ امیر ہوں گے اس کے بعد کوئی کلمہ فرمایا جس کو میں نے نہیں سُنا۔ لیکن میرے والد نے کہا کہ یہ فرمایا تھا۔ کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

باب ۱۰۶
کتاب التمنی

۲۰۴۴۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی تمنا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں موت کی ضرور تمنا کرتا۔

۲۰۴۵۔ حضرت سائب ابن یزیدؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں ایک مذکور اس کی ایک تہائی کے برابر ایک صاع ہوتا تھا جس طرح آجکل تمہارا صاع ہوتا ہے۔

۲۰۴۶۔ حضرت انس ابن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اے خدا مدینہ والوں کے پیمانے اور صاع اور مُد میں برکت عطا فرما۔

باب ۱۰۷
کتاب الفرائض

۲۰۴۷۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل فرائض کو ان کے فرائض ادا کرنے کے بعد کچھ باقی رہے تو وہ قریبی رشتہ دار مرد کا ہے۔

۲۰۴۸۔ حضرت ابوموسیٰؓ سے ایک بیٹی اور ایک پوتی اور ایک بہن کا حصہ پوچھا گیا۔ فرمایا آدھا بیٹی کا اور آدھا بہن کا تم حضرت ابن مسعودؓ کے پاس بھی جاؤ شاید وہ بھی میری موافقت کریں گے چنانچہ ابومسعودؓ سے دریافت کیا گیا اور موسیٰؓ کا قول بھی بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں ان کی موافقت کروں گا تو گمراہ ہو جاؤں گا۔ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق کام کروں گا بیٹی کو آدھا اور پوتی کو دو ثلث پورے کرنے کے لئے آدھا حصہ۔ اور باقی بہن کا۔ یہ خبر ابوموسیٰ کو لگی

تو انھوں نے کہا کہ جب تک یہ ماہر عالم تم لوگوں میں موجود ہیں۔ اس وقت تک مجھ سے نہ پوچھو۔

۲۰۴۹۔ حضرت انس ابن مالکرضؓ کہتے ہیں کہ کسی قوم کا آزاد کیا ہوا غلام اسی میں سے شمار ہوگا۔

۲۰۵۰۔ حضرت انسرضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کسی قوم کا بھانجہ اسی قوم میں سے ہیں

۲۰۵۱۔ حضرت سعد ابن ابی وقاصرضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غیر کو اپنا باپ دانستہ بنایا اور اس کی طرف اپنا بیٹا ہونے کی نسبت کی اور وہ اس کے باپ ہونے کو جانتا ہے تو جنت اس پر حرام ہے یہ حدیث حضرت ابوبکرؓ سے بیان کی گئی آپ نے فرمایا کہ اس حدیث کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے میرے کانوں نے سُنا اور میرے دل نے اس کو یاد رکھا ہے۔

۲۰۵۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ تم اپنے باپوں سے اعراض نہ کرو۔ جس نے اپنے باپ سے اعراض کیا وہ کافر ہوا۔

باب ۱۰۸

حدود کا بیان

۲۰۵۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شرابی کو جو شراب پیئے ہوئے تھا حضورؐ کی خدمت میں لائے آپؐ نے فرمایا کہ اس کو مارو حسب الحکم ہم لوگوں میں بعض نے تو ہاتھوں سے مارا اور بعض نے جوتوں سے بعضوں نے کپڑے کا کوڑا بنا کر اسے مارا پھر جب وہ چلا گیا تو کسی نے کہا خدا تجھے رسوا کرے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کو شیطان کے حوالے نہ کرو۔ اور ایسا مت کہو۔

۲۰۵۴۔ حضرت علی ابن ابی طالبرضؓ کہتے ہیں کہ اگر میں کسی کے حد ماروں اور وہ مرجائے تو مجھ کو بالکل افسوس نہ ہوگا مگر شراب خور کے لئے مجھ کو دیت دینا پڑے گی کیونکہ حضورؐ نے اس کے لئے کوئی حد مقرر نہیں فرمائی

۲۰۵۵۔ حضرت عمر ابن الخطابرضؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص تھا جس کا نام عبداللہ تھا اور لقب حمار رکھتا وہ حضورؐ کو ہنسایا کرتا تھا لیکن شراب خوار تھا اس کی وجہ سے اس کے کوڑے لگا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اس کو لائے تو حضورؐ نے کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ ایک شخص کہنے لگا کہ خدا اس پر لعنت کرے کتنی مرتبہ اس پر کوڑے لگ چکے ہیں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو مجھکو خوب معلوم ہے کہ یہ خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہے۔

۲۰۵۶۔ حضرت ابوہریرہرضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ خدا چور پر لعنت کرے کہ بیضہ چرائے جب ہاتھ کاٹا جائے رسّی چرائے جب ہاتھ کاٹا جائے۔

۲۰۵۷۔ حضرت عائشہرضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ دینار کی چوتھائی یا اس سے زیادہ چرانے سے ہاتھ کاٹا جائے۔

۲۰۵۸۔ حضرت عائشہرضؓ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں ایک ڈھال کی قیمت کی چوری میں ہاتھ کاٹا جاتا تھا۔

۲۰۵۹۔ حضرت ابن عمررضؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک ڈھال

کی قیمت کے برابر چرانے سے ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم ہوتی تھی۔

باب ۱۰۹
کتاب المحاربین

۲۰۶۰۔ حضرت ابو بردہؓ کہتے ہیں کہ خدائی حدود کے علاوہ کسی پر دس کوڑوں سے زیادہ حد نہ مارنا چاہیئے

۲۰۶۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے غلام کو تہمت لگائے اور وہ غلام اس سے بری ہو تو قیامت کے روز اس کے کوڑے لگائے جائیں گے۔ ہاں اس صورت سے بچ سکتا ہے کہ اس کا قول صحیح ہو۔

۲۰۶۲۔ حضرت عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ سچائی سے بھلائی حاصل ہوتی ہے اور بھلائی سے جنت جو شخص سچ بولتا رہے گا وہ آخر کو صدیق ہو جائے گا اور جھوٹ بدکاری کی طرف انسان کو لیجاتا ہے اور بدکاری دوزخ کی طرف جو انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے آخر وہ خدا کے نزدیک کذاب ہو جاتا ہے۔

۲۰۶۳۔ حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ خدا سے زیادہ اذیت پر صبر کرنے والا کسی آدمی کو دیکھا کسی چیز کو کیونکہ کفار اس کے لئے اولاد بناتے ہیں لیکن وہ پھر بھی ان سے درگزر کرتا رہتا ہے اور ان کو رزق دیتا ہے یدعون لہ الولد ثم لعافیھم و یرو تھم۔

۲۰۶۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہلوان سخت آدمی کو نہیں کہتے ہیں بلکہ پہلوان وہ ہے کہ غصہ کے وقت اس کا نفس اس کے قبضہ میں ہو۔

۲۰۶۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وصیت فرمانے کی درخواست کی آپؐ نے فرمایا کہ غصہ نہ کیا کرو۔ اس نے کئی بار یہی پوچھا آپ نے جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو

۲۰۶۶۔ حضرت عمران ابن حصینؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حیا سے ہمیشہ خیر ہی حاصل ہوتی ہے۔

۲۰۶۷۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی نبوتوں کے کلام میں سے جو لوگوں کے پاس ہے فقط اتنی بات ہے کہ اگر تجھ میں حیا نہیں تو جو جی چاہے کر۔

۲۰۶۸۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ہم سے اس درجہ بے تکلفی رکھتے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرمایا کرتے تھے کہ اے ابو عمیر تمہارا نغیر کیا ہوا (نغیر ایک لال کا نام تھا حضرت انسؓ کے چھوٹے بھائی نے اس کو پالا تھا لیکن مر گیا)

۲۰۶۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مومن آدمی ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں کٹواتا ہے۔

۲۰۷۰۔ حضرت ابی ابن کعبؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعض شعر میں حکمت ہوتی ہے ان من الشعر لحکمۃ۔

۲۰۷۱۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں

سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ اچھا ہے کہ شعر سے بھرے کہ بن کمیلی حوث احد کمر فیصا انج صہ ۹۰۹

۲۰۷۲۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں ایک گاؤں والا شخص آیا اور پوچھنے لگا کہ قیامت کب ہوگی یہ حدیث مذکور بھی ہو چکی ہے لیکن اس روایت میں اتنا زیادہ بیان کیا کہ آپ نے فرمایا تو اس شخص کے ہمراہ ہوگا جس سے تجھکو محبت ہو ہم نے عرض کیا کہ ہم بھی ایسے ہی ہونگے۔ فرمایا ہاں۔

۲۰۷۳۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ غدار شخص کے لیئے قیامت کے دن نشان قائم کیا جائے گا۔ اور حضورؐ نے فرمایا کہ پھر آواز دی جائے گی فلاں ابن فلاں کی غداری کا نشان ہے۔

۲۰۷۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ انگور کو کرم نہ کہو کیونکہ کرم مومن کا دل ہے۔

۲۰۷۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت زینب رضؓ کا نام برہ یعنی صالحہ تھا تو کسی نے کہا کہ یہ اپنے آپ کو صالحہ کہلاتی ہے۔ اس وجہ سے حضور نے فقط زینبؓ رکھ دیا۔

۲۰۷۶۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ام سلیم ضعیف عورتوں کے ہمراہ جا رہی تھیں اور حضرت کا غلام انجشہ لئے جا رہا تھا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ انجشہ دیکھ شیشے ٹوٹ نہ جائیں۔

۲۰۷۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ دو شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں موجود تھے اور دونوں کو چھینک آئی۔ آپ نے ایک کا جواب تو دے دیا اور دوسرے کا جواب نہیں دیا صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ کیا بات کہ حضورؐ نے ایک شخص کی چھینک کا جواب تو دیا اور دوسری کا نہیں فرمایا ایک نے الحمد للہ کہہ لیا تھا اور دوسرے نے نہیں اس لئے (جواب بھی نہیں دیا گیا)

۲۰۷۹۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے جب کوئی شخص چھینک لے تو الحمد للہ کہے اور دوسرے سننے والے کو یرحمک اللہ کہنا چاہیئے رہی جمائی تو شیطانی حرکت ہے اگر کسی کو جمائی آجائے تو حتی الامکان اس کو روکے کیونکہ جمائی لینے کے وقت شیطان تم پر ہنستا ہے۔

باب ۱۱
اجازت لینے کا بیان

۲۰۸۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عمر میں چھوٹا ہو وہ بڑے کو سلام کرے اور جو جا رہا ہو وہ بیٹھے کو سلام کرے اسی طرح بھلا رہا پیدل چلنے والے کو اور تھوڑے آدمی بہت سی جماعت کو۔

۲۰۸۱۔ حضرت ابوہریرہؓ ایک روایت میں کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار پیادہ کو اور پیادہ بیٹھے ہوئے شخص کو اور تھوڑے آدمی بہت سے آدمیوں کو سلام کریں۔

۲۰۸۲۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون اسلام بہتر ہے فرمایا لوگوں کو کھانا کھلانا اور جان پہچان اور غیر جان پہچان دونوں کو سلام کرنا۔

۲۰۸۳۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حجرہ میں جھانکنے لگا تو دیکھتا ہے کہ آپ لوہے کی کنگھی اپنے سر مبارک میں کر رہے ہیں اس کے بعد حضورؐ کو جب معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوتا تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں چھینک مارتا اے بھائی اجازت لینا تو اسی لئے رکھا گیا ہے کہ کوئی کسی کو نہ دیکھ لے۔

۲۰۸۴- حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن کی وجہ سے لوگ بڑے نقصان میں رہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ ایک ان میں سے تندرستی دوم فراخ دستی۔

۲۰۸۵- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے ساٹھ سال کی عمر تک پہنچا دیا ہو تو اللہ اس کو (مواخذہ) کرنے میں معذور رکھتا ہے۔

۲۰۸۶- ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو باتوں میں بوڑھے آدمی کا دل جوان ہوتا ہے ایک دنیا کی محبت دوم بڑی بڑی امیدیں۔

۲۰۸۷- حضرت عتبان ابن مالکؓ کہتے ہیں کہ جس شخص نے خاص خدا کی رضا مندی کے لئے دنیا میں کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا ہوگا۔ اس پر خدا دوزخ حرام کر دے گا۔

۲۰۸۸- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جب میں کسی مومن بندہ کے کسی دوست کو مارتا ہوں اور وہ اس پر صابر رہتا ہے تو اس کا بدلہ کیلئے میرے پاس سوائے جنت کے کچھ نہیں۔

۲۰۸۹- حضرت مرداس اسلمیؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صالح لوگ تو گزرتے گزرتے آگے پیچھے گزر جائیں گے اور فضلہ باقی رہ جائیگا جس طرح جو کا فضلہ باقی رہ جاتا ہے اور اس فضلہ کو خدا دوست نہیں رکھے گا۔

۲۰۹۰- حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آدمی کے لئے مال کے دو جنگل بھی بھرے ہوئے ہوں تو وہ تیسرا تلاش کریگا۔ اور انسان کا پیٹ تو فقط مٹی ہی بھرتی ہے۔ اگر انسان اس سے توبہ کرے تو خدا بھی قبول کرتا ہے۔

۲۰۹۱- حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا شخص کون ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ پسند وہ مال ہے جو رشتہ داروں کے قبضہ میں پہنچ جائے صحابہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سب کو اپنا ہی مال پسند ہے اور ایسا کوئی نہیں جس کو اپنے وارث کا مال پسند ہو آپ نے فرمایا کہ اچھا تمہارا مال تو وہ ہے کہ جو تم نے آگے روانہ کر دیا اور جو پیچھے رہ گیا وہ وارث کا مال ہے۔

۲۰۹۲- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ ایک وقت میری یہ حالت تھی کہ بھوک کی وجہ سے اپنا جگر زمین پر ٹیک کر چلتا تھا اور اسی کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا ایک مرتبہ میں صحابہؓ کی گذرگاہ پر بیٹھ گیا اتنے میں حضرت ابو بکرؓ ادھر سے گزرے میں نے ان سے ایک قرآن کی آیت دریافت کی لیکن میرا مطلب یہ تھا کہ میرا پیٹ بھر دیں لیکن وہ نہ سمجھے اور چلے گئے پھر حضرت عمرؓ گذرے ان سے بھی میں نے قرآن شریف کی آیت پوچھی اور میرا ان سے بھی وہی مطلب تھا لیکن وہ بھی چلے گئے اس کے بعد حضور اقدسؐ کا گذر ہوا آپنے میری اندرونی اور بیرونی حالت دیکھ کو پہچان لیا اور مجھ کو آواز دی ابو ہریرہؓ میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ اسوقت مسکرا رہے تھے فرمایا آؤ۔ یہ کہکر آپ تشریف لے چلے میں آپؐ کے پیچھے روانہ ہوا یہاں تک کہ آپ مکان پر پہنچ گئے۔ اور مجھ کو اندر آنے کی اجازت دی میں بھی اندر گیا تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں ایک دودھ کا پیالہ بھرا رکھا دیکھا آپنے پوچھا یہ کہاں سے آیا۔ عرض کیا گیا کہ ایک عورت نے آپؐ کے واسطے ہدیہ بھیجا ہے یہ سن کر آپنے مجھ سے کہا۔ ابو ہریرہؓ میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرمایا کہ جاؤ اصحابؓ صفہ کو بلا لاؤ۔ اور اصحابؓ صفہ وہ لوگ تھے جو اہل اسلام کے مہمان تھے نہ ان کا کوئی گھر نہ بار نہ کھانے پینے کا سامان جب حضورؐ کے پاس کچھ صدقہ آتا آپ ان کو بھیجدیتے

تھے اور اگر ہدیہ آتا تو کچھ حصہ خود لے لیتے اور کچھ حصہ ان کو روانہ کر دیتے الغرض اسوقت مجھ کو ان کا بلانا گوارا گزرا اور میں نے دل میں کہا کہ ان کے لئے یہ دودھ کتنا سا ہے اس دودھ کا مستحق تو میں ہی تھا سب کو پی کر قوت حاصل کر لیتا الغرض حضورؐ نے مجھکو یہ حکم دیا تھا کہ جب وہ لوگ آجائیں تو تم ان کو دودھ پلانا۔ حالانکہ مجھ کو اس دودھ میں سے اس صورت میں کچھ بھی نہیں ملتا۔ لیکن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے حکم سے کیا چارہ تھا مجبوراً گیا اور ان کو بلا کر لایا وہ لوگ سب حاضر ہو گئے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی آپؐ نے اجازت عطا فرمائی وہ لوگ سب اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ اس وقت حضورؐ نے فرمایا کہ ابوہریرہ رضؓ میں نے عرض کیا حاضر ہوں فرمایا کہ ان کو دینا شروع کرو لہٰذا میں نے یکے بعد دیگرے دینا شروع کیا حتیٰ کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نوبت پہنچ گئی۔ سب نے خوب پیٹ بھر کر پی لیا حضرت نے پیالہ لے کر اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور میری طرف مسکرا کر دیکھا اور فرمایا کہ ابوہریرہؓ اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ اچھا بیٹھو اس کو پیو میں نے لے کر پیا۔ آپ نے فرمایا اور پیو میں نے اور پیا آپؐ نے فرمایا کہ اور پیو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نازل کیا اب میرے پیٹ میں گنجائش نہیں تب آپؐ نے فرمایا کہ اچھا مجھے دکھاؤ۔ میں نے آپؐ کو وہ پیالہ دیا۔ آپؐ نے خدا کی تعریف کی اور جو کچھ بچا ہوا تھا بسم اللہ کہہ کر پی لیا۔

۲۰۹۳۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی کو اس کے عمل نہ بخشوائیں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو بھی نہیں فرمایا کہ مجھ کو بھی نہیں ہاں اگر خدا اپنی رحمت میں چھپا لے تم لوگوں کو چاہیئے کہ راستہ صحیح اختیار کرو۔ صبح شام اور علی الصباح اندھیرے سے چلتے رہو متوسط طریقہ اختیار کرو۔ مقصود کو پہنچ جاؤ گے۔

۲۰۹۴۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا خدا کو کونسا عمل پسند ہے حضورؐ نے فرمایا جو ہمیشہ کیا جائے چاہے تھوڑا ہی ہو۔

۲۰۹۵۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کافر کو خدا کی رحمت کی انتہا معلوم ہو جائے تو وہ جنت سے ناامید نہ ہو اور مومن کو خدا کے عذاب کی حالت معلوم ہو جائے تو وہ آتش دوزخ سے بے خوف نہ ہو۔

۲۰۹۶۔ حضرت سہل ابن سعدؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی زبان اور شرمگاہ کی مجھ کو ضمانت دے تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

۲۰۹۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بسا اوقات انسان کوئی ایسا کلمہ بول دیتا ہے جس میں خدا کی رضامندی ہوتی ہے اور اس کو اس کا خیال بھی نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے بخش دیتا ہے اسی طرح کوئی انسان بے سمجھے ہوئے برا کلمہ کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے خدا اسکو دوزخ میں ڈال دیتا ہے۔

۲۰۹۸۔ حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میری اور جو چیزیں لے کر آیا ہوں اس شخص کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی قوم سے کہتا ہے کہ میں نے ایک لشکر اپنی آنکھ سے دیکھا ہے جو تم پر حملہ کرے گا میں تم کو اس سے علانیہ خوف دلاتا ہوں تو اس میں سے ایک جماعت نے اس کی بات مان لی اور

وہ فوراً ہی رات میں چل دیئے لہٰذا وہ تو بچ گئے اور ایک جماعت نے اس کی بات بالکل لغو خیال کی تو ان پر صبح کے وقت لشکر نے آکر چڑھائی کی اور سب کو ہلاک کر دیا۔

۲۰۹۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جنت پر تکلیف کے پردہ ہیں اور دوزخ پر خواہشات کے۔

۲۱۰۰۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت جوتیوں کے تسمہ سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے اسی طرح دوزخ۔

۲۱۰۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی شخص کی نظر ایسے شخص پر پڑے جو اس سے قوتِ جسمانی اور مالداری میں زیادہ ہے تو چاہیئے کہ اپنے سے کم مرتبہ والے کو بھی دیکھ لے۔

۲۱۰۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے کلام کی نقل فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں سب لکھ کر بندوں کے سامنے پیش کر دیں اب اس میں سے کوئی بندہ اگر نیک کام کا ارادہ کرے اور پھر اس پر عمل نہ کرے تو خدا کے یہاں اس کی ایک کامل نیکی لکھی جاتی ہے اگر اس نے اس کو بھی لیا تو دس حصہ سے لے کر سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ کا ثواب ملتا ہے اور لکھا جاتا ہے۔ اور اگر کسی نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہیں کیا تو اس کے لئے بھی ایک کامل نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر اس نے اس برے فعل کو بھی لیا تو ایک برائی کی ایک ہی لکھی جاتی ہے

۲۱۰۳۔ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں بیان کی تھیں۔ ان میں سے ایک کا ظہور تو میرے سامنے ہو چکا اور دوسری باقی رہ گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں ہوگی وہ قرآن اور احادیث کی تعلیم حاصل کریں گے۔ پھر آپؐ نے امانت کے اٹھ جانے کے متعلق فرمایا تھا کہ اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ آدمی اپنی نیند میں بیہوش پڑے سوتے ہوں گے اور ان کے دلوں سے امانت اٹھ جائے گی اور اس کا نشان رہ جائیگا جس طرح پھوڑے کا اچھا ہو جانے کے بعد رہ جاتا ہے اس کے بعد دوسری مرتبہ سوتا رہیگا کہ امانت بالکل ہی لے جائیگی اور اس کا نشان اس طرح رہ جائے گا کہ جس طرح چھالہ اچھا ہونے کے بعد مثلاً تو اپنے پاؤں پر چنگاری ڈال لے اور اس سے تیرے آبلہ پڑ جائے اور اس سے کہاں اٹھی ہوتا تو دکھائی دے لیکن اندر کچھ بھی نہ ہو اسی طرح لوگوں کی یہ حالت ہو جائے گی کہ لوگ صبح کے وقت خرید و فروخت کے لئے نکلیں گے لیکن اس میں امانت کی ادائیگی کرنے کے قریب بھی کوئی نہ ہوگا اور کہا جائے گا کہ قبیلہ میں امانتدار ہے یا یہ آدمی کس قدر عقلمند خوش طبع کس قدر چست و چالاک ہے لیکن وہ ایمان سے بالکل بے بہرہ ہوگا اور مجھ پر ایک زمانہ ایسا آچکا ہے کہ میں کسی سے خرید و فروخت کرنے میں نہ گھبراتا تھا اور یہ خیال کرتا تھا کہ اگر مسلمان ہوگا تو اسلام مجھ پلوٹ آئیگا اور اگر نصرانی ہوگا تب بھی کوئی ہرج نہیں ہے لیکن اب میں فلاں اور فلاں کے علاوہ کسی سے خرید و فروخت نہیں کرتا ہوں۔

۲۱۰۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سواری کے قابل کوئی نہیں ہے۔

۲۱۰۵۔ حضرت ابن جندبؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سنانے کے لئے کوئی کام کرے گا اللہ بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کرے اور جو شخص دکھاوے کے لئے کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی ایسا ہی کرے گا۔

۲۱۰۶۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے دوست سے دشمنی پرکمر باندھی اس کو میں اعلان جنگ دیتا ہوں اور خدا جتنا میرے فرائض ادا کرنے سے مجھ سے قربت حاصل کر لیتا ہے اتنا کسی چیز سے نہیں کر سکتا میرا بندہ میرا قرب بذریعہ نوافل حاصل کرتا ہے اور اس کو پڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس کو محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور میں اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے میں اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور بقسم اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں ضرور دوں اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اس کو پناہ دوں اور مجھکو اپنے افعال سے کسی فعل پر تردد نہیں ہوتا اس کے علاوہ مومن کی طبیعت موت کو بُرا جانتی ہے۔ اور اس کو تکلیف نہیں دینا چاہتا۔

۲۱۰۷۔ حضرت عبادہ ابن صامتؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کے دیدار کو محبوب رکھتا ہے خدا بھی اس کے دیدار کو محبوب رکھتا ہے اور جو شخص خدا کی ملاقات کو بُرا جانتا ہے اس کی ملاقات کو خدا بھی بُرا جانتا ہے حضرت عائشہؓ یا کوئی دوسری زوجہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا کہ موت کو تو ہم بھی بُرا سمجھتے ہیں فرمایا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ مومن کا جب وقت وفات آتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور قدر افزائی کی خوشخبری سُنائی جاتی ہے وہ سن کر خوش ہوتا ہے اور خدا سے ملاقات کرنے کو بہتر سمجھتا ہے اور کافر کو جب موت آتی ہے تو اس کو عذاب کی خبر دی جاتی ہے وہ سُن کر موت کو بُرا خیال کرتا ہے اور خدا کی ملاقات کو اچھا نہیں سمجھتا کو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو مکروہ سمجھتا ہے۔

۲۱۰۸۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ چند دہقانی ننگے پیروں والے حضورؐ کی خدمت میں آکر یہ پوچھا کرتے کہ قیامت کب واقع ہوگی آپ ایک چھوٹی عمر والے کی طرف دیکھ کر فرماتے کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھا ہونے سے پہلے تمہاری قیامت تمہارے لئے قائم ہو جائے گی۔

۲۱۰۹۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز ایک روٹی کی طرح ہوگی اللہ تعالیٰ اس کو اِدھر اُدھر اُلٹ پھیر کرے گا جس طرح اپنے دستر خوان پر تم لوگ کرتے ہو اور یہ جنت والوں کی مہمانی کے لئے ہوگی اتنے میں ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا ابو القاسمؐ تم پر خدا برکت نازل کرے کیا میں جنت والوں کی مہمانی کی چیز بتادوں۔ فرمایا کہو اس نے کہا کہ زمین روٹی کی طرح ہوگی جس طرح حضورؐ نے فرمایا تھا یہ سنکر حضورؐ بہت ہنسے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں بھی دکھائی دینے لگیں پھر اس نے کہا کہ سالن بھی بتاؤں آپ نے فرمایا بتا کہا بالام اور نون (مچھلی) لوگوں نے کہا کہ بالام کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ بیل اور مچھلی جن کی (محض) کلیجی ستر ہزار آدمی کھا سکیں گے۔

۲۱۱۰۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیام قیامت کے قریب لوگ تین حالت میں ہوں گے بعضے تو خواہشمند بعضے خوف زدہ بعضے ایسے کہ کوئی ایک اونٹ پر سوار ہوگا کسی (اونٹ پر دو کسی پر چار کسی پر دس اور بعضوں کو آگ جمع کرے گی جہاں دوپہر کو ٹھیرینگے وہاں وہ بھی ٹھیر جائیگی جہاں شام کو ٹھیریں گے یہ بھی ٹھیر جائے گی، جہاں صبح کو گزاریں گے وہاں یہ بھی۔

۲۱۱۱۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ قیامت میں ننگے پاؤں ننگے بدن بغیر ختنہ کئے ہوئے اٹھائے جائیں گے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورت مرد سب ایک دوسرے کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا کہ ایسی سختی کے وقت ایک دوسرے کو کوئی نہیں دیکھے گا۔

۲۱۱۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ قیامت کے روز لوگ پسینہ میں اتنے غرق ہوں گے کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر گز تک پھیل جائے گا اور لگام کی طرح منہ اور کانوں تک ہوگا۔

۲۱۱۳۔ حضرت عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے حساب خون کے متعلق کیا جائے گا۔

۲۱۱۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو چکیں گے اور دوزخی دوزخ میں تو موت کو ایک بکرے کی صورت میں جنت اور دوزخ کے درمیان لا کر ذبح کیا جائے گا اور پھر ایک آواز دی جائیگی کہ اے جنت والو خوش ہو کہ اب کبھی موت نہیں اور اے دوزخ والو اب سوائے ہمیشہ رہنے کے موت نہیں تو جنت والوں کی خوشی دوگنی ہو جائے گی اور دوزخ والوں کا غم دوبالا۔

۲۱۱۵۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدائے تعالیٰ جنت والوں سے فرمائے گا اے اہلِ جنت یہ عرض کریں گے اے رب ہم حاضر ہیں ارشاد ہوگا تم مجھ سے راضی ہوئے وہ عرض کریں گے اے رب ناراضگی کی کیا وجہ تو نے ہم کو ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ اپنی مخلوق میں سے شاید ہی کسی کو دی ہوں اسوقت فرمان آلٰہی ہوگا کہ ہم تم کو اس سے بھی زیادہ نعمت عطا فرماتے ہیں۔ یہ عرض کریں گے کہ اس سے زیادہ نعمت کونسی ہے فرمان ہوگا کہ ہماری رضا مندی اب ہم تم سے راضی ہیں کبھی خفا نہ ہوں گے۔

۲۱۱۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کے دونوں مونڈھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا تیز رفتار سوار کے لئے تین دن کا راستہ۔

۲۱۱۷۔ حضرت انس ابن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے ان کے رنگ کالے ہوگئے ہوں گے اہل جنت ان کو جہنمی کہہ کر پکاریں گے۔

۲۱۱۸۔ حضرت نعمان ابن بشیرؓ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن دوزخ والوں پر سب سے ہلکا عذاب یہ ہوگا کہ اس کے دونوں پاؤں کے تلوؤں پر دو چنگاریاں ہوں گی جن کی وجہ سے انکا دماغ ایسا جوش کھائے گا جسطرح ہانڈی یا کانچ کا برتن

۲۱۱۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں اس وقت آدمی داخل ہوگا جبکہ اس کو دوزخ میں وہ مقام دکھا دیا جائیگا جو بد اعمالی کی سزا میں اس کے لئے مقرر کیا گیا ہوگا تاکہ اس سے محفوظ رہنے کا شکر بخوبی ادا کرے اور دوزخ میں اس وقت جائے گا کہ پہلے جنت کا وہ مقام دکھا دیا جائے گا جو نیک اعمال کی جزا میں اس کو ملتا تاکہ نہ ملنے کی حسرت زیادہ ہو۔

باب ۱۱۱
کتاب الحوض

۲۱۲۰۔ حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض ایک ماہ کی مسافت

رکھتا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کی خوشبو مشک کی سی ہے۔ جو اس کو ایک مرتبہ پی لے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی مانند بے شمار ہوں گے۔

۲۱۲۱۔ حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض تمہارے سامنے اتنے فاصلہ پر ہوگا کہ جتنا مقام جربا اور اذرح کے درمیان ہے۔ بخ صفحہ ۹۷۴

۲۱۲۲۔ حضرت انس ابن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کی لمبائی اتنی ہے جتنی۔ ایلہ اور صنعاء یمن کے درمیان ہے اس کے آفتابے آسمان ستاروں کی تعداد میں ہیں۔

۲۱۲۳۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں کھڑا ہوں گا کہ میری نظر ایک گروہ پر پڑے گی۔ میں ان کو پہچان لوں گا تو ایک شخص میرے اور اس گروہ کے درمیان میں ظاہر ہوگا اور اس گروہ سے کہیگا کہ آؤ میں پوچھوں گا کہاں کو بلاتا ہے وہ کہے گا دوزخ کی طرف میں کہوں گا کہ یہ کیا بات ہے وہ کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد پھر گئے تھے۔ لہٰذا مجھ کو یہی خیال ہوتا ہے کہ ان میں سے کچھ تھوڑے ہی سے خلاصی پائیں گے۔

۲۱۲۴۔ حضرت حارثہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حوض کا ذکر کیا تھا تو فرمایا تھا کہ وہ اتنا ہے جتنا صنعاء یمن اور مدینہ کے درمیان میں راستہ ہے۔

باب ۱۱۲
کتاب القدر

۲۱۲۵۔ حضرت عمران ابن حصین رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ کیا دوزخی جنتیوں سے پہچانے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں اس نے کہا کہ پھر کسی کو عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے فرمایا کہ ہر شخص جس بات کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہی عمل وہ ضرور کرے گا جو اس کے واسطے آسان کر دیا گیا۔

۲۱۲۶۔ حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک دن حضورؐ نے خطبہ پڑھا تو قیامت تک کا سب حال بیان کر دیا اور کچھ نہ چھوڑا جو سمجھ گیا وہ سمجھ گیا اور جو نہ سمجھا وہ نہیں سمجھا۔ میں کچھ باتیں بھول گیا تھا لیکن اب مجھ کو یاد آتی ہیں جیسے آدمی سے کوئی چیز گم ہو جائے لیکن پھر دیکھنے کے بعد اس کی پہچان ہیں آجائے۔

۲۱۲۷۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) آدمی کا نذر ماننا کوئی ایسی بات نہیں پیدا کرتا جس کو میں نے مقدر میں نہ لکھ دیا ہو بلکہ جس بات کو مقدر کر دیا ہے۔ تقدیر اس کو ضرور لائے گی۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ اس کے سبب سے بخیل کا مال ضرور خرچ کراؤں۔

۲۱۲۹۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسا اوقات اس طرح قسم کھاتے (ومقلب القلوب) کے وقت یہ الفاظ فرماتے تھے زمانہ کو گردش دینے والے کی قسم۔

باب ۱۱۳
کتاب الایمان والنذور

لہ یہ دونوں مقام ملک شام میں ہیں جن کے درمیان تین رات کی مسافت ہے۔ ۱۲

لہ ساحل شام پر بحر قلزم کے کنارے ایک شہر ہے۔ اب یہ شہر ویران ہے۔ ۱۲ لہ ایمان جمع یمین یعنی قسم ۱۲

۲۱۳۰۔ حضرت عبدالرحمٰن ابن سمرہؓ فرماتے ہیں مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا عبدالرحمٰن ابن سمرہ تم سرداری اور امیری کے طلبگار نہ بننا کیونکہ جو شخص خود اس کو چاہتا ہے اس کو اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے اگر زبردستی اس کو امیر بنایا جائے تو اس کی خدا مدد فرماتا ہے دوسرے جس کام پر تم قسم کھاؤ اگر اس کے مخالف کو بہتر سمجھو تو اپنی قسم سے حلال ہو جانا بہتر ہے یعنی قسم کا کفارہ دیدینا اور اس کو توڑ دینا بہتر ہے۔

۲۱۳۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ (یہاں) تو ہم پیچھے ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے اور خدا کی قسم اگر تم لوگوں میں کوئی شخص اپنے اہل میں کسی بات پر قسم کھائے اور پھر اس پر قائم رہے تو خدا کے نزدیک اس کے توڑنے سے اس پر قائم رہنا زیادہ گناہ ہے۔

۲۱۳۲۔ حضرت عبداللہ ابن ہشام رضؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ اس وقت حضرت عمر رضؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے حضرت عمر رضؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ مجھ کو ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں مگر اپنی جان سے زیادہ نہیں فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تک میں تم کو اپنی جان سے زیادہ عزیز نہ ہوں گا اس وقت تک تم کامیاب نہیں ہو سکتے اس وقت حضرت عمرؓ نے کہا کہ اللہ اب مجھ کو آپ اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب اور عزیز ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اے عمرؓ اب تم کامیاب بھی ہو گئے۔

۲۱۳۳۔ حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اور آپ اس وقت کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے کہ خدا کی قسم بڑے نقصان میں ہیں میں نے خیال کیا کہ شاید مجھ میں آپؐ نے کوئی بات دیکھ لی اس لئے میں آپ کے قریب بیٹھ گیا۔ اور حضورؐ یہ فرماتے رہے تو مجھ سے ضبط نہ ہو سکا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپؐ پر میرے والدین قربان کون لوگ نقصان میں ہیں۔ آپ نے چند آدمیوں کو مستثنٰے کر کے فرمایا کہ ان کے علاوہ جو لوگ اپنا مال کثرت سے لٹاتے ہیں۔ (وہ نقصان میں ہیں)

۲۱۳۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس کے تین بچے مر جائیں اور اس پر صبر کرے اس کو آگ مس نہ کرے گی مگر برائے نام۔

۲۱۳۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میری اُمت کی دل کی بات پر مواخذہ نہیں کرے گا۔ جب تک وہ عمل میں نہ لائے۔

۲۱۳۶۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کی فرمانبرداری کی نذر مانے اس کا کرنا ضروری ہے۔ اور اگر خدا کی نافرمانی کی نذر مانے تو اس کو نہ کرے۔

۲۱۳۷۔ حضرت سعد ابن عبادہؓ نے اپنی ماں کی نذر کا فتویٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دریافت کیا کیونکہ ان کی والدہ نے نذر مانی تھی اور بغیر پورا کئے ہوئے فوت ہو گئی تھیں حضورؐ نے فرمایا کہ تم پورا کرو۔

۲۱۳۸۔ حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا دیکھ کر دریافت کیا یہ کون ہے کیوں کھڑا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ اس کا نام ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مانی تھی کہ کھڑا ہی رہے گا۔ بیٹھے گا کبھی نہیں نہ سایہ میں رہے گا نہ کسی سے ہمکلام ہو گا اور روزہ رکھے گا۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ اس سے کہہ کہ بیٹھ جاؤ اور سایہ میں بھی ہو کلام بھی کرو۔ مگر روزہ ضرور رکھو۔

۲۱۳۹- حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے کیونکہ اگر اس نے نیکیاں کیں تو اور زیادہ کرے گا۔ اور اگر بدکار ہے تو توبہ کی امید ہے۔

باب ۱۱۴
کتاب الاعتصام
قرآن اور حدیث پر عمل کرنے کا بیان

۲۱۴۰- حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکار کرنیوالوں کے علاوہ میری تمام امت جنت میں داخل ہو گی صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کرنے والے کون لوگ ہیں۔ فرمایا جس نے میری اطاعت کی جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی اسی نے انکار کیا۔

۲۱۴۱- حضرت جابر ابن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چند فرشتے آئے ان میں سے کسی فرشتہ نے کہا سو رہا ہے دوسرے نے کہا کہ آنکھیں سو رہی ہیں لیکن دل جاگ رہا ہے پھر آپس میں بولے کہ اس نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کوئی مثال بیان کرو تو کسی نے کہا کہ یہ تو سو رہے ہیں دوسرے نے کہا کہ نہیں آنکھیں سو رہی ہیں دل جاگ رہا ہے اور ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کھانا تیار کر کے ایک شخص کو لوگوں کے بلانے کے لئے روانہ کیا اور دسترخوان بچھا دیا لہٰذا جس شخص نے بلانے والے کی بات مانی تو وہ گھر میں آکر کھا گیا اور جس نے اس کی نہیں سنی تو وہ محروم ہی رہا پھر انہوں نے کہا کہ اس کی تفسیر کرو تو کسی نے کہا کہ یہ سو رہے ہیں اور کسی نے کہا کہ جاگ رہے ہیں اور کسی نے کہا کہ آنکھیں سو رہی ہیں۔ لیکن دل جاگ رہا ہے پھر انھوں نے تفسیر کی کہ مکان جنت ہے اور بلانے والے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں پس جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو آپس میں علیحدہ علیحدہ کر دیا ہے (ایک اطاعت کرنے والے مومن دوسرے نہ کرنے والے کافر)

۲۱۴۲- حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ بڑی کرید کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہیں گے کہ ہر چیز خدا نے پیدا کی اور آخیر میں کہیں گے کہ خدا کو کس نے پیدا کیا۔

۲۱۴۳- حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو علم دے چکا تو ان سے چھینے گا نہیں بلکہ چھیننے کا مطلب یہ ہے کہ علماء کو مع علم کے اُٹھا لیگا جاہل رہ جائیں گے ان سے لوگ فتویٰ طلب کریں گے تو وہ اپنی عقل سے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی کرینگے

۲۱۴۴- حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اسی وقت قائم ہوگی جب میری امت پہلے لوگوں کا بالکل طریقہ اختیار کرے گی بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر کا فرق رہے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فارس اور روم والوں کا طریقہ آپ نے فرمایا کہ ان کے سوا اور کون ہے۔

۲۱۴۵- حضرت عمر رضؓ کہتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حق کیلئے نازل فرمایا اور ان پر کتاب نازل کی اس میں سنگساری کی آیت موجود ہے۔

۲۱۴۶ - حضرت عمرو ابن عاصیؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جب حاکم کوئی حکم اجتہاد کے ذریعہ سے کرے اور اس کا اجتہاد صحیح ہو تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا اور اگر اس نے اجتہاد میں غلطی کھائی ہے تو بھی ایک ثواب ملے گا۔

باب ۱۱۵
توحید کا ذکر و جہمیہ وغیرہ کی تردید

۲۱۴۷ - حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنے لشکر کا سردار بنا کر کہیں بھیجا وہ شخص جب اپنے ماتحتوں کو نماز پڑھاتا تو قل ھو اللہ سب میں پڑھتا جب لوگ واپس آئے تو انھوں نے اس کے متعلق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دریافت کیا آپؐ نے فرمایا کہ اس سے دریافت کرو کہ ایسا کیوں کرتا ہے لوگوں نے پوچھا تو اس نے کہا کہ اس میں رحمٰن کی صفت ہے اور یہ مجھ کو اچھی معلوم ہوتی ہے اس وجہ سے میں اس کو پڑھتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس شخص سے کہدو کہ خدا تجھ کو دوست رکھتا ہے۔

۲۱۴۸ - حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ خدا سے زیادہ کوئی تکلیف اور اذیت کی بات سُن کر صابر نہیں لوگ اس کی اولاد ثابت کرتے ہیں اور خدا ان کو رزق دیتا ہے اور عافیت سے رکھتا ہے۔

۲۱۴۹ - حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ کہا کرتے تھے کہ میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں تو وہ ذات ہے کہ تجھ کو کبھی فنا نہیں اور سب جن و انس کو فنا ہے۔

۲۱۵۰ - حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا خدا نے جب مخلوق پیدا کر دی تو اپنی کتاب میں جو عرش پر ہے لکھدیا کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔

۲۱۵۱ - حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندہ کے گمان کے موافق ہوں جس طرح وہ مجھے سمجھے اور میں اس کے ساتھ ہوں جس وقت وہ مجھ کو یاد کرے اگر دل میں یاد کرے گا تو میں بھی اس کا ذکر کروں گا اور اگر وہ میری یاد مجلس میں کرے گا تو میں اس کی یاد اس سے بہتر مجلس میں کروں گا اگر وہ میرے قریب ایک بالشت ہوتا ہے تو میں اس کے قریب ایک ہاتھ ہو جاتا ہوں اگر وہ ایک ہاتھ ہوتا ہے تو میں اس سے مل جاتا ہوں اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر جاتا ہوں۔

۲۱۵۲ - حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ گناہ کرنے کا ارادہ کرے تو (اے فرشتو) تم اس کو نہ لکھو جب تک اس فعل کو کر نہ لے جب کرے تو اس کو اسی کے برابر لکھو اور اگر میرے خوف سے اس کو چھوڑ دے تو اس کے بدلے ایک نیکی لکھو اور اگر وہ نیکی کا ارادہ کرے تو اس کے اعمالنامے میں ایک نیکی لکھو اور اگر وہ کرے تو دس گنے سے لے کر سات سو تک لکھو۔

۲۱۵۳ - حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سُنا کہ جب بندہ کوئی گناہ کر کے کہتا ہے کہ اے خدا میں نے گناہ کیا ہے اس کو بخشدے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس بندہ

نے یہ سمجھا کہ اس کا کوئی بخشنے والا ہے میں نے اپنے بندہ کو بخشدیا پھر اگر وہ کچھ زمانہ تک جب تک خدا چاہتا ہے ٹھیرا رہتا ہے اور پھر کوئی گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے خدا میں نے گناہ کیا ہے۔ اس کو بخش دے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس بندہ نے یہ سمجھ لیا کہ میرے گناہ کا بخشنے والا کوئی ہے اور مواخذہ کرنے والا کوئی ہے لہذا میں نے بخش دیا۔ اس کے بعد تھوڑے دنوں ٹھیر کر پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے خدا میں نے گناہ کیا تو اس کو بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے جان لیا کہ کوئی گناہ کا بخشنے والا ہے اور وہ مواخذہ بھی کر سکتا ہے لہذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ تین مرتبہ فرمایا۔

۲۱۵۴۔ حضرت انس ابن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جب میں شفاعت کروں گا تو کہوں گا کہ اے خدا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو بھی جنت میں داخل کر چنانچہ لوگ داخل ہونا شروع ہوں گے پھر میں عرض کروں گا کہ جس کے دل میں (انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا) ذرہ بھر ایمان ہو اس کو بھی داخل کرو۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ گویا میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حدیث کے بیان کرنے کے وقت دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی انگلی کے اشارے سے تبلا رہے ہیں

۲۱۵۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس حدیث کو اس طرح بیان کرتے ہیں جو ابو ہریرہ رضؓ سے گذر گئی ہے اور اس میں اتنا زائد کیا ہے کہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جا کر کہیں گے تو وہ جواب دیں گے کہ میں شفاعت کے قابل نہیں ہوں۔ تم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس جاؤ وہ لوگ سب میرے پاس آئیں گے۔ میں کہوں گا کہ شفاعت میرا کام ہے۔ لہذا میں اجازت چاہوں گا مجھکو اجازت دی جائے گی اس وقت خدائے تعالیٰ ایسے کلمات حمد کے الہام فرمائے گا کہ اس وقت میرے ذہن میں حاضر نہیں تو میں ان کلمات سے اس کی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا اس وقت حکم ہوگا کہ اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنا سر اٹھاؤ جو کہوگے سنا جائے گا اور سوال کروگے دیا جائے گا۔ شفاعت کروگے قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ یا رب امتی امتی فرمان ہوگا کہ جاؤ دوزخ سے جس کے دل میں جَو برابر ایمان ہو۔ اس کو نکال لاؤ پس میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا پھر لوٹ کر اس کی حمد کرتا ہوا سجدہ میں گر پڑوں گا حکم ہوگا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر اٹھاؤ جو بات کہوگے سنی جائے گی جو مانگوگے دیا جائے گا شفاعت کروگے۔ قبول ہوگی میں عرض کروں گا۔ پروردگار امتی امتی۔ حکم ہوگا کہ جس کے دل میں ایک چیونٹی یا رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لاؤ۔ میں ایسا ہی کروں گا۔ پھر میں انہی کلمات سے تعریف کرتا ہوا سجدہ میں گر پڑوں گا۔ حکم ہوگا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سر اٹھاؤ جو کہوگے سنا جائے گا اور جو مانگوگے دیا جائے گا۔ شفاعت کروگے قبول ہوگی میں کہوں گا۔ یا رب امتی امتی حکم ہوگا کہ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ کا تیسرا حصہ بھی ایمان ہو اس کو نکال لاؤ۔ لہذا میں جا کر نکال لاؤں گا۔

۲۱۵۶۔ حضرت انسؓ کی ایک اور روایت میں ہے کہ چوتھی بار میں پھر ان کلمات کے ساتھ حمد کرتے ہوئے گر جاؤں گا۔ حکم ہوگا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سر اٹھاؤ اور بات کہو سنی جائے گی جو

مانگو گے دیا جائے گا۔ اگر شفاعت کروگے قبول ہوگی۔ میں عرض کروں گا کہ پروردگار مجھے اس شخص کے نکالنے کی بھی اجازت دے جس نے فقط۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ کہ دیا ہو۔ حکم ہوگا کہ مجھے اپنے عزوجلال اور کبریائی کی قسم میں اس کو دوزخ سے ضرور نکال دوں گا جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہدیا۔

۲۱۵۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو کلمہ ایسے ہیں جو رحمٰن کو بہت محبوب (پیارے) ہیں اور زبان پر ہلکے ہیں۔ میزان میں (از روئے ثواب کے) بھاری ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ٭ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

تمت بعوف وعنہ تعالیٰ

ولہ الحمد علیٰ ما وفقنا بہ

ختم　　شد

خاتمہ

خدا کا شکر ہے کہ بخاری شریف کا یہ ساتواں ایڈیشن زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

اس مرتبہ قلم جلی کر دیا گیا ہے۔ کتابت واضح ہے اور پہلے خوشنویس کے مقابلہ میں بہتر خوشنویس نے کتابت کی ہے۔ چھپائی میں بھی زیادہ احتیاط برتی گئی ہے۔ کاغذ بہترین لگایا گیا ہے کاغذ کے متعلق میں نے طے کر رکھا ہے کہ رف نہیں لگاؤں گا۔ کتاب پڑھی روز جاتی ہے مگر خریدی روز نہیں جاتی۔ اس لئے کاغذ جو جوتیاں باندھنے کے کام بھی نہ آئے اس کو مقدس کتابوں میں لگانا بہت ہی برا ہے۔ امکانی کوشش کی گئی ہے کہ بخاری شریف کا یہ ایڈیشن پہلے تمام ایڈیشنوں سے بڑھ جائے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس ایڈیشن کی تلاوت کے بعد میرے لئے یہ دعا فرمائیں کہ خداوند قدوس اپنے فضل ذرہ نواز سے مجھے اس سے زیادہ خدمت دین کی سعادت بخشے۔ اور میری دلی مرادیں حضور سید الاولین والآخرین کے صدقہ میں بر آوے اور میرا خاتمہ بالخیر ہو۔ آمین۔

خادمِ حدیث نبوی

عزیز حسن بقائی

سجادہ نشین آستانہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

ایڈیٹر

حریت، پیشوا، آرٹ، گلستاں۔ جامع مسجد، اردو بازار دہلی

۱۴ ربیع الثانی ۱۳۷۳ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۵۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راویان بخاری شریف کا تذکرہ

صحابہ کی تعریف

صحابہ صحبت سے مشتق ہے صحابی اس فرد محترم کو کہتے ہیں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بحالت اسلام پائی ہو۔

تعداد صحابہ

صحابہ کرام کی تعداد کے یقین کے متعلق مختلف بیان ہیں۔ حضرت ابوزرعہؒ محدث جو تیسری صدی ہجری کے صاحب کمال لوگوں میں سے ہیں۔ ان کا ارشاد ہے کہ رسول اکرمؐ کے وصال کے وقت قریباً ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ ایسے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی سماعت کی تھی۔
معلوم ہوتا ہے عہد رسالت کے کل مسلمانوں پر آنجناب نے صحابہ کا اطلاق کیا ہے۔ جو اصولاً صحیح نہیں ہے حاکم نیشاپوریؒ محدث لکھتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار ہزار نفوس نے روایتیں کی ہیں ابن عبدالبرؒ نے استیعاب میں تین ہزار پانچسو پچاسی صحابہؓ کے اسماء گرامی لکھے ہیں۔ اسد الغابہ میں سات ہزار پانسو چون صحابہؓ کا ذکر ہے ان صحابہ میں سے ان صحابہ کا تذکرہ ہے جو ہمیشہ سفر و حضر میں سرکار دوعالمؐ کے ہمراہ رہے اور ان ہی حضرات کے وسیلہ سے آج علم حدیث کا بہت بڑا ذخیرہ مسلمانوں کے پاس موجود ہے بقول صاحب مستدرک ابوداود طیالسی یہ صحابہ تقریباً ڈھائی سو ہیں۔ علامہ ذہبی نے طبقات حفاظ میں جن صحابہ کا ذکر کیا ہے اور جن کی نسبت یہ لکھا ہے کہ صحاح میں ان سے احادیث مروی ہیں وہ صرف ایک سو پانچ صحابہ ہیں۔ حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی نے اپنی تحقیق سے چار اور صحابہ کے نام بڑھائے ہیں۔ میری تحقیق سے کچھ نام اور بڑھے ہیں۔
ان سب حضرات کے مختصر حالات اپنے محترم دوست سیف الحق حضرت مولانا حافظ سید عزیز حسن بقائی سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے اصرار سے لکھے جاتے ہیں۔ یہی وہ صحابہؓ ہیں جن سے صحیح بخاری کی حدیثیں مروی ہیں کچھ اس تجرید بخاری میں ایسے رواۃ کے نام آئے ہیں جو صحابہ نہیں ہیں۔ بلکہ آخر عہد رسالت میں پیدا ہو چکے تھے۔ میں نے ان کے حالات بھی لکھ دیئے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصحاب رواۃ بخاری شریف

۱۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضؓ

سیدۃ النساء العالمین بطن حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے ۵ھ نبوت میں پیدا ہوئیں حضورؐ کی سب سے چھوٹی بیٹی ہیں واقعۂ بدر کے بعد حضرت علی مرتضیٰؓ کے ساتھ عقد ہوا ــــ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ فاطمہؓ سے بڑھ کر کوئی بھی حضرت محمد رسول اللہ کا مشابہ بات چیت میں نہ تھا۔ وہ جب پاس آیا کرتیں تو آپ آگے بڑھتے پیشانی کو بوسہ دیتے مرحبا فرماتے۔ حضرت عائشہؓ سے جمیع بن عمیرؓ صحابی نے پوچھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پیارا کون تھا۔ آپؓ نے فرمایا فاطمہؓ انھوں نے پوچھا کہ مردوں میں سے کون تھا۔ جواب دیا شوہر فاطمہؓ وعلیؓ بعمر ۳۰ سال ۳ رمضان ۱۱ھ کو وفات ہوئی ان کی وصیت کے مطابق اسماء بنت عمیس زوجہ ابوبکر صدیق رضؓ اور علی مرتضیٰ نے ان کو غسل دیا۔ حضرت سیدہ فاطمہؓ کے صاحبزادے حضرت امام حسنؓ حضرت امام حسینؓ اور ۳ صاحبزادیاں، حضرت زینبؓ و حضرت کلثومؓ تھیں۔ حضرت ام الفضل بنت حارث عامر یلہ ام المومنین حضرت میمونہؓ کی اور حضرت عباسؓ کی بیوی تھیں۔

۲۔ حضرت علی مرتضیٰ رضؓ

ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کنیت ابوالحسن آغوش نبی میں نشو ونما ہوئی۔ صحابہ میں افضل ترین ذات تھی خلفائے راشدین میں چوتھے خلیفہ تھے آپ کا مرکز حکومت کوفہ تھا آپ بڑے شجاع فصیح وبلیغ غایت درجہ حلیم۔ کریم۔ متواضع۔ علم وعدل وانصاف آپ کا مسلمہ تھا۔ ہمیشہ اعداء پر غالب رہتے تھے عشرہ مبشرہ میں سے ہیں آپ کو بہ نسبت سیاست کے علم و درویشی کی طرف زیادہ توجہ تھی[1] ۴ سال ساڑھے آٹھ ماہ خلافت کے فرائض انجام دیکر ۱۷ رمضان ۴۰ھ ہجری کو جام شہادت نوش فرماکر جنت الفردوس کو سدھارے آپ سے ۵۸۶ احادیث مروی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اب تک ۴۰ ہزار نقد راہ حق میں صرف کئے آپ کے متعلق اکثر آیات قرآن مجید کی نازل ہیں اور کثیر التعداد احادیث فضائل اور مناقب میں ہیں جو صحاح ستہ میں موجود ہیں۔

۳۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

(عبداللہ) بن ابی قحافہ روسائے قریش تھے ۵۳ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے تمام مال و اسباب اللہ اور اس کے رسولؐ پر نثار کیا۔ آنحضرت تمام صحابہ سے بڑھ کر آپ کو عزیز رکھتے تھے۔ بوقت

[1] الریاض النضرۃ ج ۲ صفحہ ۲۲۶

ہجرت غار ثور میں آپ کے ہمراہ تھے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ آپ کی صاحبزادی حضرت عائشہؓ آنحضرت کی محبوب بیوی تھیں۔ آنحضرت کے وصال کے بعد بذریعہ عام انتخاب خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرر ہوئے اسلام کی ڈوبتی کشتی بچی (دو برس تین مہینے نو دن فرائض خلافت انجام دے کر بعمر ۶۳ سال ۱۳ جمادی الاخر ۱۳ھ میں انتقال کیا ۱۴۲ احادیث آپ سے مروی ہیں آپ نے ایک احادیث کا مجموعہ تیار کیا تھا مگر اس کو تلف کر دیا۔ قرآن مجید کے جامع آپ ہی ہیں آپ کے متعلق قرآن مجید میں اکثر آیات ہیں اور مناقب میں کثیر التعداد احادیث ہیں۔

۴۔ حضرت عمر بن الخطابؓ

حضرت عمر بن الخطاب کنیت ابوحفص لقب فاروق اعظم تھا۔ آپ دنیا کے اعظم ترین مشاہیر میں سے تھے آپ کی صاحبزادی ام المومنین حضرت حفصہؓ جناب ختمی مآب رسول کریمؐ کی بیوی تھیں آنحضرت کے مشیر خاص تھے حضرت ابوبکرؓ نے اپنی وفات کے قریب آپ کی نامزدگی کی ۱۳ھ میں خلیفہ مقرر ہوئے۔ حکمرانی و علم سیاست کے یگانہ روزگار فرد تھے۔ اسلام کو آپ کے عہد میں بڑا فروغ ہوا۔ آپ غایت درجہ منکسر المزاج باخبر مدبر ذی رعب تھے آپ کے حسن انتظام کا نتیجہ یہ تھا کہ آپ کے عہد میں بارہ کروڑ دس لاکھ رانی (درہم سے کچھ زائد) خرچ آتا تھا[۲] آپ کی شان میں قرآن مجید کی آیات نازل ہوئی ہیں اور کثرت سے احادیث فضائل و مناقب میں موجود ہیں۔ آپ کار خلافت سے کہیں باہر جاتے تو اپنا جانشین جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کر جاتے تھے اور وہی آپ کے مشیر خاص بھی تھے۔ بعمر ساٹھ سال ۱۳ ذی الحجہ ۲۳ھ ہجری کو آپ شہید ہوئے۔

۵۔ حضرت عثمان غنیؓ

بن عفان بن ابی العاص بن عبد شمس بن عبد مناف اموی کنیت ابوعبداللہ امرائے قریش سے تھے ان کی نانی ام حکیم بیضا ہیں جو نبی کریمؐ کی پھوپی تھیں عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ صلح حدیبیہ کے وقت بیعت الرضوان (جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے) کا وقوع اس لئے ہوا کہ نبیؐ کو اطلاع ملی کہ قریش نے حضور کے سفیر عثمان غنیؓ کے ساتھ بدسلوکی کی اس بیعت میں نبی نے اپنے ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ بنا کر ان کی بیعت قبول فرمائی تھی۔ حضرت عثمانؓ نہایت فیاض تھے اور جہاد بالمال میں سب صحابہ سے پیش پیش رہتے تھے [۱] رلومہ تیس ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا[۱] غزوۂ تبوک میں ایک ہزار اونٹ ستر گھوڑے معہ سازوسامان کے دئے[۲] غزوۂ خیبر میں وہ کیمپ افسر تھے۔ ۲۴ھ میں خلیفہ مقرر ہوئے، آپ کے اہل خاندان (بنی امیہ) کو بڑا اقتدار حاصل ہوا۔ مروان بن حکم اموی کے فتنہ کی بدولت شنبہ غرہ محرم ۳۵ھ کو اپنے گھر میں بھوکے پیاسے مسلمان باغیوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا تبا لکم اٰخر الدھر اب تم پر (باغیوں) ہمیشہ تباہی ہی رہے گی۔ حضرت عثمان غنیؓ سے ۱۴۶ احادیث مروی ہیں۔

---

[۱] طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۴۰ [۲] ابن اثیر جلد دوم صفحہ ۲۲۸

۶- ام المومنین حضرت حفصہ رضؓ

بنت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں حضرت صلعم کی ازواج طاہرات سے ہیں۔ آپ صائم النہار اور قائم اللیل رہتی تھیں حضرت عائشہ صدیقہ سے بہت محبت تھی۔ ۶۰ احادیث آپ سے مروی ہیں۔ آپ تعلیم یافتہ تھیں۔ آپ کی پھوپھی جناب فاطمہؓ ان ہی سابقین سے تھیں اور وہ بھی تعلیم یافتہ تھیں بعمر ۵۹ سال جمادی الاول ۴۱ھ میں انتقال فرمایا۔

۷- ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ

بنت سیدنا ابوبکرؓ الصدیق کنیت ام عبداللہ والدہ کا نام زینب تھا جو قبیلۂ غنم بن مالک سے تھیں ماہ شوال ۴ھ بعثت میں پیدا ہوئیں۔ ۱۰ نبوی کو پانچصد مہر پر آنحضرتؐ سے عقد ہوا اس کے بعد مدینہ جاکر وداع ہوئی جناب رسالت مآب کی چہیتی بیوی تھیں آخر ایام میں حضور اقدسؐ نے زیادہ دن آپ ہی کے پاس گزارے۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد ۴۸ سال بیوگی کی حالت میں بسر کی زندگی کا مقصد قرآن و حدیث کی تعلیم تھا امام زہری رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عالم تھیں۔ بڑے بڑے اکابر صحابہ ان سے مسائل پوچھا کرتے تھے۔ عروہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں قرآن، فضائل حلال و حرام، فقہ، شاعری طب تاریخ عرب اور انصاب کے علم میں حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ ۲۲۱۰ احادیث آپ سے مروی ہیں، علم الکلام کی بنیاد آپ ہی کی ذات سے ہوئی آپ کے شاگرد رشید امام قاسم بن محمد (برادر زادہ تھے) آپ نہایت خاشع متورع اور عبادت گزار تھیں ماہ رمضان میں بروز جمعہ ۵۸ھ ہجری میں انتقال کیا اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

۸- حضرت عبد اللہؓ

بن عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔ کنیت ابو عبدالرحمٰن کے نام سے شہرت ہے۔ اپنے والد ماجد کے ساتھ مشرف باسلام ہوئے۔ متبع سنت نبویؐ اور ذی علم و ذی ہوش صحابی تھے۔ آنحضرت کے اتباع کی یہ حالت تھی کہ جس درخت کے سایہ میں حضور اقدس فروکش ہوتے جہاں جہاں آپ نے نماز پڑھی ان درختوں کے نیچے جاکر ضرور بیٹھتے۔ اور ان مقامات پر نماز ادا کی۔ آپ کی سخاوت کی شہرت عام تھی۔ ایک جلسہ میں تیس ہزار درہم صدقہ کردیئے۔ آپ سے دو ہزار چھ سو تیس احادیث مروی ہیں۔ اسی سال کی عمر میں ۷۳ھ میں مدینہ میں رحلت فرمائی۔

۹- ام المومنین حضرۃ میمونہ رضؓ

خالد بن ولید اور عبداللہ بن عباس کی خالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج طاہرات سے ہیں ۴۶ احادیث کی روایت کی ہے۔ ربیع الآخر ۶۱ھ میں وفات پائی شرف (نزد مکہ) میں دفن ہوئی ہیں۔

۱۰- ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضؓ

بنت ابی سفیان اسلام لانے کے بعد ہجرت حبشہ معہ اپنے شوہر کے تشریف لے گئیں۔ شوہر وہاں مرتد ہو گئے۔ آپ کا کوئی کفیل نہ رہا۔ عمر ۲۰ سال کی تھی۔ تمام خاندان اسلام سے برسر جنگ تھا۔ کوئی وارث نہ تھا سرکار

دوعالمؐ نے ان سے عقد فرما لیا ۹۵ احادیث آپ سے مروی ہیں۔ ۴ رجب بروز یکشنبہ وفات ہوئی۔ جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

۱۱۔ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ

ہند نام تھا بنت ابوامعہ ماں کا نام عاتکہ تھا آپ ازواج طاہرات سے ہیں ۸۴ سال کی عمر پائی ۳۷۸ احادیث آپ سے مروی ہیں۔ ربیع الآخر ۶۲ھ ہجری میں انتقال ہوا۔ اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

۱۲۔ حضرت عباسؓ

بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف آنحضرتؐ کے چچا تھے اور صرف دو سال بڑے تھے ان کی والدہ کا نام نتیلہ بنت جناب تھا۔ رئیس قریش تھے۔ عمارۃ مسجد الحرام اور سقایا ان ہی سے متعلق تھی۔ بدر کے بعد اظہار اسلام کیا جنہیں طائف اور تبوک کے غزوات میں شریک رہے۔ سرکار دوعالمؐ ان کی بڑی عزت کیا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ یہ میرے چچا اور باپ کے برابر ہیں۔ ۱۲ رجب ۳۲ھ میں بعمر ۸۸ سال وفات پائی۔

۱۳۔ حضرت ابوہریرہؓ

کنیت ابوہریرہ تھی فتح خیبر کے سال ۷ھ ہجری میں مشرف بہ اسلام ہو کر اس غزوہ میں بلکہ اور غزوات میں شریک ہوئے اصحاب صفہ میں سے تھے۔ آنحضرتؐ کی خدمت میں بہت رہا کرتے تھے۔ کلمات عالیات سننے کا شرف دیگر اصحاب سے زیادہ ہے عہد خلافت حضرت عمرؓ میں بحرین کے گورنر رہے عہد عثمانی میں مدینہ کے قاضی تھے امیر معاویہ کے تسلط پر بھی حاکم ہو گئے تھے بعمر ۷۸ سال ۵۷ھ میں انتقال ہوا۔ ۵۳۷۴ احادیث مروی ہیں اور آٹھ سو راویوں سے زیادہ نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے۔

۱۴۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ

انصاری بن عمر کنیت ابوعبداللہ آپ کے والد غزوۂ احد میں قتل ہوئے۔ بیعت عقبہ میں ۷۰ انصاریوں میں یہ بھی شریک تھے مگر کم عمر تھے آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے آبان بن عثمان غنیؓ نے جو والی مدینہ تھے نماز جنازہ پڑھائی۔ ۱۵۴۰ احادیث آپ سے مروی ہیں۔ آپ کے دونوں صاحبزادہ عبدالرحمن و محمد ہیں ان ہر دو کا حدیث کے ضعیف راویوں میں شمار ہے ۷۸ھ میں بعمر ۹۴ سال وفات پائی

۱۵۔ حضرت سعدؓ

بن مالک بن سنان ابوسعید خدری انصاری باپ اور بیٹے صحابی ہیں۔ غزوہ احد کے وقت کم عمر تھے، بعد کے اکثر غزوات میں شریک ہوئے فضلائے صحابہ سے تھے ۱۱۷۰ احادیث ان سے مروی ہیں۔ اکثر صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت کی ہے بعمر ۸۴ سال ۷۴ھ میں انتقال ہوا۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

---

[۱] اصابہ ابن حجر عسقلانی جلد ۷ میں ۲۰۲ [۲] استیعاب ابن عبداللہ (جلد ۱ صفحہ ۴۹۹) [۳] معارف ابن قتیبہ دینوری [۴] اسد الغابہ

۱۶۔ حضرت عبد اللہ رضؓ

بن عباس بن عبد المطلب ہاشمی قریشی سرکار دوعالم کے چچازاد بھائی تھے شعب ابی طالب میں ہجرت سے تین سال قبل پیدا ہوئے۔ رسم تحنیک آنحضرت ﷺ نے ادا فرمائی اور دو مرتبہ فقاہت اور حصول حکمت کی دعا دی اسی دعا کا نتیجہ تھا کہ ترجمان القرآن، سلطان المفسرین اور بحر و حبر الامت لقب ہوا۔ مشاغل علمیہ یہ تھے۔ ایک دن فقہ ایک دن تفسیر ایک دن سیر ومغازی۔ ایک روز ادب و اشعار، ایک روز تاریخ عرب کا درس دیتے تھے، عہد خلافت، حضرت عمرؓ گو آپ کم عمر تھے۔ مگر حضرت عمرؓ آپ سے ضروری مشورہ لیا کرتے تھے، حضرت عثمان غنی رضؓ کے عہد خلافت میں افریقہ میں جو فتوحات ہوئیں ان میں حرب العبادلہ کے رکن اعظم آپ ہی رہے اور عہد خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں بصرہ کے گورنر اور جنگ صفین میں امیر العسکر تھے آپ صاف گو اور روشن ضمیر تھے [1] حضرت شیر خدا جناب امیر علیہ السلام نے ضمام خلافت لیتے ہی تمام سابقہ عمال بنی امیہ کو معزول کرنا شروع کیا تو آپ نے کہا کہ اے حضرت علیؓ آپ جوانمرد اور بہادر ضرور ہیں۔ مگر صاحب تدبیر نہیں۔

آپ کثیر الروایات نہیں ہیں دو ہزار چھ سو احادیث آپ سے مروی ہیں آپ گورے رنگ کے دراز قد خوبصورت اور فصیح البیان بزرگ تھے۔ آخر عمر میں نور بصارت سے محروم ہوگئے تھے ۷۱ سال کی عمر میں سنہ ۶۸ھ میں طائف میں وصال ہوا [2]

۱۷۔ حضرت انس رضؓ

بن مالک بن النظیر انصاری خزرجی کنیت ابو حمزہ ان کی والدہ سلیم نے آٹھ سال کی عمر میں آنحضرت کی خدمت پیش کیا۔ تا وفات سرکار دو عالم کی خدمت میں رہے ۱۲۸۶ احادیث آپ سے مروی ہیں۔ آپ اکثر غزوات میں بھی شریک رہے۔ عمر زیادہ پائی۔ بصرہ کے صحابیوں میں سب سے بعد قضا کی سنہ ۹۱ ہجری میں انتقال ہوا [3]۔

۱۸۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ

گروہ ہذیل میں سے تھے کنیت ابو عبد الرحمٰن تھی۔ آپ آنحضرت کی خدمت اقدس میں بہت رہے ہیں غزوۂ بدر میں شرکت کی [4] بیعت رضوان میں شامل تھے حضرت عمرؓ کے آخر زمانہ اور حضرت عثمانؓ کی شروع خلافت میں کوفہ کے قاضی رہے۔ اور بیت المال کے خازن تھے ۸۴۸ احادیث آپ سے مروی ہیں۔ آپ سب سے اچھا لباس پہنتے۔ عمدہ سے عمدہ خوشبو کا استعمال کرتے۔ ۶۰ سال کی عمر میں سنہ ۳۲ ہجری میں وفات پائی۔ ۹۰ ہزار درہم ترکہ میں چھوڑے۔

۱۹۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ

عہد نبوت میں نہایت کثیر الصوم قائم اللیل قرآن کے پڑھنے والے اور طالب علم تھے۔ انھوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سا علم سیکھا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کو ان کے علمی کمالات کا اعتراف تھا اور فرماتے تھے کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی احادیث لکھا کرتے تھے۔ میں نہ لکھتا تھا جو حدیث آپ نے جمع کی تھی ان کا نام الصادقہ تھا۔ آپ سے سات سو احادیث مروی ہیں سنہ ۶۳ھ میں وصال ہوا [5]

---

[1] ابن خلدون وقاموس الاعیان ومشاہیر الاسلام [2] اسد الغابہ [3] معارف جلد اول صفحہ ۱۸۸ [4] اسد الغابہ جلد ۳ ص ۲

۲۰۔ حضرت براء بن عازب رضؓ

بن حارث بن عدی انصاری تعصابی کنیت ابو عمارہ کم عمری میں اسلام لائے، چند غزوات میں بھی شریک تھے ۳۰۵ احادیث مروی ہیں۔ آپ کے دو لڑکے تھے جن سے روایت کی جاتی ہے یزید و سوید بن سوید بھی عمان کے حاکم رہے۔ حضرت علیؓ کے ہمراہ جنگوں میں شریک رہے ۷۲ھ میں انتقال ہوا۔

۲۱۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ

۱۷-۱۶ برس کی عمر میں داخل اسلام ہوئے۔ آپ تیر بازی کے بڑے شائق تھے۔ غزوۂ احد میں ایک ہزار تیر آپ نے دشمنوں پر پھینکے۔ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں عراق پر فوج کشی ہوئی اس کے امیر العسکر تھے ۱۲۱۵ احادیث مروی ہیں ۵۵ھ میں انتقال ہوا۔ وقت وفات ڈھائی لاکھ درہم نقد چھوڑے۔

۲۲۔ حضرت عبادہ بن صامت رضؓ

بن قیس قبیلۂ خزرج سے تھے کنیت ابو الولید ہے والدہ کا نام قرۃ العین بنت عبادہ بن نضلہ ہے بارہ نقیبوں میں سے ہیں بدر اور تمام لڑائیوں میں شریک تھے ۷۰ ستر نفوس کے ساتھ واقعہ عقبہ میں شریک رہے۔ فتح مصر میں ایک حصہ فوج کے کمانڈر رہے۔ آپ فلسطین کے پہلے قاضی مقرر ہوئے، عہد رسالت میں جن صحابہ کرام نے کلام مجید کی سورتوں کو جمع کیا تھا ان میں ایک آپ بھی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ترویج کلام مجید کے لئے شام میں حضرت معاذؓ کے ساتھ ان کو بھی بھیجا تھا ۱۸۱ احادیث آپ سے مروی ہیں ۳۴ھ کو انتقال ہوا۔

۲۳۔ حضرت ابو قتادہ رضؓ

حارث بن ربعی انصاری آنحضرتؐ کے سواروں میں سے تھے ۱۷۰ احادیث آپ سے مروی ہیں ۵۴ھ میں مدینہ میں انتقال ہوا۔

۲۴۔ حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضؓ

قبیلۂ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔ اُن کے والد قریش کے ایک آسودہ حال رئیس تھے۔ ہجرت کے بعد مسلمان ہوئے۔ کنز المعارف میں ہے۔ وہ عقل سلیم اور ایمان کامل دونوں نعمتوں سے سرافراز تھے۔

۲۵۔ حضرت ابو ایوب رضؓ

بن خالد بن زید انصاری خزرجی۔ جس وقت آنحضرت مدینہ میں رونق افروز ہوئے تو ان ہی کے مکان پر مقیم ہوئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ جہادوں میں شریک رہے۔ دو سو احادیث ان سے مروی ہیں۔ ۵۱ھ میں قسطنطنیہ میں انتقال ہوا۔

۲۶۔ حضرت جابر بن سمرہ رضؓ

ہجرت کے بعد مسلمان ہوئے۔ نہایت مہمان نواز تھے۔ بارگاہ نبوت میں ان کو مخصوص درجہ حاصل تھا عادات و اخلاق نہایت شریفانہ تھے۔

۲۷۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ ثقفی رضؓ

کنیت ابوعبداللہ بیعت الرضوان میں شریک تھے، جنگ یمامہ اور فتوحات شام یرموک اور قادسیہ میں بھی شریک رہے حضرت عمر رضؓ نے آخر میں بصرہ کا حاکم کردیا تھا۔ عہد امیر معاویہ میں حاکم عراق بھی رہے۔ ۱۳۶ احادیث آپ سے مروی ہیں۔ کوفہ میں بمرض طاعون ۵۰ھ میں انتقال کیا۔

۲۸۔ حضرت عمران بن حصین خزاعی رضؓ

کنیت ابو الخبیر قدیم الاسلام ہے۔ فضلائے صحابہ سے تھے کوفہ کے قاضی بھی رہے۔ ۱۳۰ احادیث مروی ہیں عہد حکومت امیر معاویہ رضؓ میں بمقام بصرہ ۵۲ھ میں انتقال کیا۔

۲۹۔ حضرت ثوبان رضؓ

مولی النبی آنحضرت کے ہمراہ سفر و حضر میں رہا کرتے تھے۔ آنحضرت نے آزاد کردیا تھا ۱۲۷ احادیث ان سے مروی ہیں۔ بعد ارتحال سرکار عالم مکہ گئے وہاں سے حمص چلے گئے ۵۴ھ میں وفات پائی۔

۳۰۔ حضرت نعمان بن بشیر رضؓ

بالطبع نیکی کی طرف مائل تھے۔ حق گوئی اُن کا خاص شعار تھا۔ صابر و شاکر تھے۔ متواضع اور خاکسار تھے محنت و شفقت میں ان کو بالکل عار نہ تھا۔

۳۱۔ حضرت ابومسعود بن عقبہ رضؓ

قبیلۂ قریش سے تھے۔ حد درجہ خود دار تھے۔ بڑے سے بڑے امیر کی نخوت اُن کی خود داری کی چٹان سے ٹکراکر پاش پاش ہوجاتی تھی۔ حق گوئی اُن کا خاص شعار تھا۔

۳۲۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ

فضائل اخلاق کے پیکر مجسّم تھے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ اشاعتِ حق کے سلسلہ میں انھوں نے جس عزم جس استقلال جس صبر اور حسن عمل سے کام لیا اس کی نظیریں اسلامی تاریخ میں کم مل سکتی ہیں۔ متواضع اور خاکسار تھے

۳۳۔ حضرت ابوذر غفاری رضؓ

جندب بن جنادہ لقب بریر۔ صرف مکہ کی فتح میں آپ تین سو سپاہیوں کے افسر تھے۔ آنحضرت سے دلی محبت تھی۔ بعد وفات حضرت صدیق اکبر رضؓ شام کو ہجرت کو گئے امیر معاویہؓ نے ربذہ (قرب مدینہ) بھیجدیا وہیں ۳۲ھ میں انتقال ہوا۔ ۲۸۱ احادیث کی روایت آپ نے کی خیالات کے اعتبار سے پکے سوشلسٹ تھے۔

۳۴۔ حضرت سہیل بن سعد انصاری رضؓ

قبیلہ خزرج کے خاندان بنونجار سے تھے۔ بڑے عاقل اور صائب الرائے تھے۔ نہایت عابد و زاہد تھے مہمان نواز تھے۔

۳۵۔ حضرت ابودردا رضؓ

نام عویمر بن مالک خزرجی انصاری پیشہ تجارت تھا بعد جنگ احد اسلام لاتے، تمام غزوات میں شریک

رہے آپ اہل فضیلت اور عقیل صحابہ میں سے ہیں آنحضرتؐ نے ان کو اپنی اُمت کا حکیم فرمایا ہے حضرت سلیمان اور ان میں عقد مواخات تھا، محاصرۂ شام میں بھی شریک رہے۔ بعد کو قاضی شام مقرر ہوتے ۱۷۹ احادیث مروی ہیں ۳۲ھ میں وفات پائی۔

۳۶۔ حضرت ابی بن کعب رضؓ

بن قیس بن عبید ابن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک خزرجی انصاری کنیت ابو المنذر اسلام لانے کے بعد کاتب وحی مقرر ہوئے۔ بیعت عقبہ اور جنگ بدر میں شریک رہے حضرت عیسےؑ نے فرمایا قرأت کے سبب سے زیادہ ماہر ابی بن کعب ہیں، ۱۶۴ احادیث مروی ہیں ۲۲ھ میں وفات پائی۔

۳۷۔ حضرت معاذ رضؓ

بن جبل بن عمر بن اوس بن عدوی خزرجی انصاری کنیت ابو عبد الرحمٰن تھی والدہ کا نام ہند بنت سہل تھا جنگ بدر میں شرکت کی مشاہیر صحابہ سے ہیں، ۱۵۷ احادیث آپ سے مروی ہیں ۴۸ برس کی عمر میں ۱۸ھ میں وصال ہوا

۳۸۔ حضرت ابو بکرؓ بن المقنع

مولائے حارث مسلمان ہو کر حارث کی طرف منسوب ہونے کو ترک کر دیا تھا اور کہتے تھے کہ حضرت محمد رسول اللہؐ کا مولیٰ ہوں۔ ان سے ۱۰۱ احادیث مروی ہیں بصرہ میں ۴۹ھ ہجری میں انتقال کیا۔

۳۹۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضؓ

اموی کنیت ابو عبد الرحمٰن فتح مکہ سے سے اسلام لائے آنحضرتؐ کے کاتب تھے۔ عہد حضرت عمر رضؓ اور حضرت عثمان میں ۲۰ برس تک شام کے حاکم رہے۔ حضرت علیؑ کے مقابل جنگ کی آخرش نصف ممالک اسلامی کے حاکم رہے بعد شہادت حضرت علی کرم اللہ وجہ حضرت امام حسن رضؓ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ بھی برسرپیکار ہونا چاہتے تھے کہ حضرت امام حسنؓ نے صلح کر لی ۴۰ھ میں تمام عالم اسلامی کے امیر معاویہ بادشاہ ہوگئے اپنی وفات سے پہلے اپنے بیٹے یزید کو جانشین کیا اور پھر اس کے لئے صحابہ واولاد صحابہ سے بیعت لی۔ مگر اولاد صحابہ نے بیعت نہیں کی۔ ۱۳۰ احادیث آپ سے مروی ہیں بعمر ۷۸ سال دمشق میں ۶۰ھ میں انتقال ہوا

۴۰۔ حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضؓ

بن شرحبیل الکلبی کنیت ابو محمد ہے والدہ ام ایمن تھیں انھیں حضرت صلعم نے ۱۸ برس کی عمر میں عامل بنایا تھا۔ آنحضرتؐ آپ کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے اپنے عہد خلافت میں پانچہزار وظیفہ کر دیا تھا ۱۲۸ احادیث آپ سے مروی ہیں۔ مدینہ میں ۵۴ھ میں وفات پائی۔

۴۱۔ حضرت سمرہ بن جندب رضؓ

فزاری آپ خاندان لوئی بن سمیع بن فزاری سے ہیں کنیت ابو سلمان تھی جنگ احد میں شریک تھے زیاد نے ان کو بصرہ کا عامل مقرر کیا تھا ۱۲۳ احادیث کے راوی ہیں۔ ۶۰ھ میں کوفہ میں انتقال کیا۔

۴۲۔ حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضؓ

حضور کے وصال سے ۴۰ یوم قبل اسلام لائے کوفہ میں قیام رہا قرسیا چلے گئے ایک سو احادیث کی روایت

آپ نے کی ہے۔ قرسیا میں ۱۵ھ ہجری میں انتقال ہوا۔

۴۳۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رض

صحابی ہیں ۹۵ا احادیث آپ سے مروی ہیں۔

۴۴۔ حضرت ابو طلحہ زید بن سہل رض

بڑے عاقل۔ رحمدل۔ اور مسکین پرور تھے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے آن کو نیاہ محبت تھی۔ حضور اگر کبھی اُن کے گھر تشریف لے جاتے تو باغ باغ ہو جاتے، عادات و اخلاق نہایت شریفانہ تھے

۴۵۔ حضرت زید بن خالد رض

قبیلۂ قریش کے خاندان عدی سے تھے۔ ہجرت کے بعد مسلمان ہوئے۔ بارگاہِ نبوت میں ان کو مخصوص درجہ حاصل تھا۔ مہماں نواز تھے۔ عقل کامل اور دین کامل دونوں سے متصف تھے۔

۴۶۔ حضرت رافع رض

حضرت رافع بن خدیج انصاری کی کنیت ابو عبداللہ تھی احد اور خندق کے غزوات میں شریک تھے ان سے منجملہ صحابہ کے ابن عمرؓ محمود بن لبیدہ اسید بن بمیر نے اور تابعین میں سے مجاہد اور عطا شعبی نے روایت کی ہے ۷۴ھ ہجری میں بعمر ۸۶ سال وفات پائی ۸۷ احادیث آپ سے مروی ہیں۔

۴۷۔ حضرت ابو رافع بن ثابت رض

قبیلۂ ثقیف سے تھے۔ اخلاق و عادات نہایت شریفانہ تھے۔ بڑے قابل اور صائب الرائے تھے۔ مہماں نواز تھے۔ عابد و زاہد تھے۔ ۳۵ حدیثوں کے راوی تھے۔

۴۸۔ حضرت عدی بن حاتم طائی رض

کنیت ابو طریف ہے ۹ھ میں اسلام لائے جنگ جمل و صفین میں شریک رہے فتوحات عراق میں بھی شرکت کی تھی عہد مختار ثقفی میں بعمر ۱۲۰ سال ۶۷ یا ۶۸ھ میں وفات ہوئی ۶۹ احادیث آپ سے مروی ہیں

۴۹۔ حضرت سلمان فارسی رض

ایران اصل وطن تھا۔ تحقیق حق کے لئے ترک وطن کیا ملک شام پہونچے وہاں کے یہود نے پکڑ کر فروخت کر دیا ان کا مالک مدینہ کے نزدیک رہتا تھا یہ سرکار ختمی مآبؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور عرض حال کیا۔ آپ نے مالک کو قیمت دیکر آزاد کر دیا۔ اصحاب صفہ میں داخل ہوگئے بدر میں شریک تھے۔ بڑے عالم و زاہد تھے عمر بہت زیادہ پائی ۶۴ احادیث کے راوی ہیں۔ ۳۴ھ میں انتقال کیا۔

۵۰۔ حضرت جبیر بن مطعم رض

بن عدی النوفلی کنیت ابو محمد ہے فتح مکہ کے سال مدینہ آکر مشرف بہ اسلام ہوتے۔ آپ علم انساب کے ماہر تھے ۱۶۰ احادیث کے راوی ہیں ۵۷ھ ہجری میں انتقال ہوا۔

۵۱۔ حضرت فضالہ بن عبید انصاری رض

حد درجہ فیاض تھے۔ بالطبع نیکی کی طرف مائل تھے۔ متواضع اور قناعت پسند تھے۔ بہادر تھے اکثر تمام ہوتے تھے

۵۲۔ حضرت کعب انصاری رضؓ

قبیلۂ خزرج کے خاندان بنونجار سے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جوشِ ایمان کی نعمت فیاضی سے عطا کی تھی غزوات میں بڑے شوق سے شرکت کرتے تھے۔ حضور سرورِ عالم ﷺ سے بے انتہا محبت تھی۔ نہایت صابر و شاکر تھے۔ متواضع اور مہماں نواز تھے۔

۵۳۔ حضرت ابوجحیفہ رضؓ

بن وہب سوائی بن عبداللہ عامری حضور صلعم کے وصال کے وقت کم عمر تھے ۴۵ احادیث کے راوی ہیں۔ کوفہ میں ۷۴ھ ہجری انتقال ہوا۔

۵۴۔ حضرت عبداللہ رضؓ

بن مغفل مزنی بیعت رضوانی میں شریک تھے ۶۰ھ میں انتقال ہوا ۴۳ احادیث کے راوی ہیں۔

۵۵۔ اُمِّ عطیہ رضؓ

انصار کے قبیلۂ ابی مالک بن النجار سے تھیں۔ ہجرت سے قبل مسلمان ہوئیں۔ حضور سرورِ عالم ﷺ جب مدینہ تشریف لاتے تو انھوں نے انصار کی عورتوں کو ایک مکان میں بیعت کے لئے جمع کیا۔ عہد رسالت کے سات معرکوں میں شریک ہوئیں۔ مجاہدین کے لئے کھانا پکاتی تھیں۔ ان کے سامان کی حفاظت کرتی تھیں۔ مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ (طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۳۲۱) احکام نبوی کی پوری پوری پابندی کرتی تھیں۔

۵۶۔ حضرت سلمہ رضؓ بن ضیف انصاری۔ ۴ احادیث کی آپ راوی ہیں۔

۵۷۔ حضرت زید رضؓ

بن ثابت بن ضحاک انصاری کنیت ابوسعید ان کے والد بعاث کی جنگ میں مقتول ہوئے یہ اس وقت چھ سال کے تھے جب آنحضرت مدینہ میں رونق افروز ہوئے۔ یہ گیارہ سال کے تھے۔ آنحضرتؐ کو سترہ سورتیں کلام مجید کی سنائیں۔ حضور نے یہود سے رسم خط سیکھنے کے لئے حکم فرمایا۔ چنانچہ پندرہ روز میں خط لکھنا سیکھ لیا۔ غزوۂ خندق میں شریک تھے جناب رسالت مآب کا آخر دور قرآن شریف کا ان ہی کے مصحف سے ہوا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضؓ کے کاتب بھی رہے ۱۵۲ احادیث کی روایت کی ہے۔ آپ اجلۂ فقہا سے تھے ۴۵ھ میں وفات ہوئی مروانؔ نے نماز جنازہ پڑھی۔

۵۸۔ حضرت زید بن ارقم رضؓ

قبیلۂ قریش سے تھے۔ آغاز اسلام میں ان کا مکان دار التبیغ تھا۔ بڑے رتبہ کے صحابی تھے۔ نہایت عاقل فاضل۔ صائب الرائے تھے۔ عادات و اخلاق نہایت ہی شریفانہ تھے۔

لہ مروان بن حکم اموی ان کے باپ کو آنحضرت نے شہر بدر کرا دیا تھا یہی وہ شخص ہے کہ حضرت صدیق اکبر کا جمع کیا ہوا قرآن مجید حضرت ابن عمرؓ سے زبردستی چھین کر جلوا دیا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو حجرۂ حضرت عائشہ صدیقہؓ میں دفن نہ ہونے دیا یزید کے ایک سال بعد مرا۔

۵۹ - حضرت کعب رضؓ

بن مالک انصاری مشہور صحابی ہیں، ۸۰ احادیث ان سے مروی ہیں۔ عہد خلافت حضرت علی علیہ السلام میں انتقال کیا

۶۰ - حضرت سلمہ رضؓ

بن اکوع کنیت ابوایاس ہے بیعت رضوان میں شریک تھے۔ آپ سے ۷۷ احادیث مروی ہیں بعمر ۸۰ سال ۷۴ھ میں انتقال کیا۔

۶۱ - حضرت عوف رضؓ

بن مالک اشجعی غزوۂ حنین میں اسلام لاتے اور شریک ہوئے فتح مکہ پر اشجع کے علم بردار تھے عہد حضرت ابوہریرہؓ میں شام چلے گئے اور حمص میں قیام کیا۔ شروع عہد بادشاہت میں عبدالملک مروان اموی تک زندہ رہے ۶۷ احادیث کے راوی ہیں ۷۳ھ ہجری میں انتقال ہوا۔

۶۲ - حضرت عبدالرحمٰن رضؓ

بن ابی اوفی ان سے ۶۵ احادیث مروی ہیں۔

۶۳ - حضرت عمار رضؓ

بن یاسر بن مالک یحیٰی خاندان عنس سے تھے کنیت ابوالیقضان ہے والدہ کا نام سمیہ تھا جو کنیز ابو حذیفہ بن مغیرہ مخزومی کی تھیں۔ آپ نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ساتھ جنگ صفین میں شرکت کی اور اس میں شہید ہوتے ۳۷ھ میں اکثر غزوات میں شریک رہے۔ ۱۶۲ احادیث آپ سے مروی ہیں۔

۶۴ - حضرت اسماء رضؓ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ ہجرت سے ۲۷ سال قبل مکہ میں پیدا ہوئیں۔ حضرت زبیر بن عوام رضؓ سے ... نکاح ہوا۔ سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں اُن کا اٹھارواں نمبر تھا۔ جب سرکار دو عالم ؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اُنھوں نے سفر کا سامان تیار کیا۔ دو تین دن کا کھانا ناشتہ دان میں رکھا۔ فضائل اخلاق کے زیور سے آراستہ تھیں۔ نہایت صابر تھیں۔ محنت و مشقت میں اُن کو بالکل عار نہ تھا۔ حد درجہ خود دار تھیں۔

۶۵ - حضرت عقبہ بن عامر جہنی

۵۵ احادیث کے راوی ہیں کنیت ابو حماد ہے یہ مصر کے والی بھی رہے۔ ۵۸ھ میں انتقال کیا۔ امیر معاویہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔

۶۶ - حضرت عمر بن عتبہ رضؓ ۴۸ احادیث آپ سے مروی ہیں۔

۶۷ - حضرت فضلہ بن عبید اسلمی رضؓ ۴۶ احادیث کے راوی ہیں۔

۶۷ - حضرت بلال رضؓ

بن رباح تیمی حبشی الاصل پیدائش مکہ معظمہ میں ہوئی حضرت ابوبکرؓ نے غلامی سے آزاد کرایا۔ اصحاب صفہ سے ہیں۔ آپ کی خدمت اذان دینے کی تھی۔ آنحضرت کے وصال کے بعد شام کو ہجرت کر گئے تھے۔ آپ سے ۴۴ احادیث کی روایت ہے بعمر ۶۰ سال ۲۰ھ ہجری میں انتقال کیا۔

۶۹۔ حضرت اُمّ ہانی رض

بنت ابی طالبؓ۔ یہ حضرت علی مرتضیٰ کی حقیقی بہن تھیں ان کا نکاح ہبیرہ بن ابی وہبؓ بن عمر بن عابد بن عمران بن مخزوم سے ہوا تھا آپ عام الفتح کو اسلام لائی تھی۔ ہبیرہ نجران چل دئے تھے جن کے قبول اسلام کی کوئی روایت نہیں ملی ان سے ہانی عمر و یوسف اور جعدہ (انتہیٰ) پیدا ہوئے۔ ان سے ۴۶ احادیث مروی ہیں

۷۰۔ حضرت مقداد رض

بن اسد کوفی ان سے ۴۲ احادیث کی روایت ہے۔

۷۱۔ حضرت حکیم بن حزام رض

بن خویلد بن اسد کنیت ابو خالد اپنے والد کے ہمراہ جنگ حجاز میں شریک تھے، فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئے ۶۰ برس اسلام سے قبل اور اسی قدر اسلام میں زندگی گذاری حضرت زبیر بنؓ عوام کے چچازاد بھائی ہیں اور حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے برادر زادہ ہیں اپنا مکان ساٹھ ہزار دینار میں امیر معاویہؓ کے ہاتھ فروخت کر کے راہ خدا میں دے دیا۔ آپ سے ۴۰ احادیث کی روایت ہے مدینہ میں ۵۴ھ میں انتقال کیا۔

۷۲۔ حضرت زبیر بن العوام رض

بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی کنیت ابو عبد اللہ ان کی والدہ صفیہ بنت عبد المطلب ہیں جو رسول اللہؐ کی پھوپی تھیں اور ام المومنین حضرت خدیجہؓ بنت خویلد کے برادر زادہ ہیں آپ ۱۲ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ آپ حواری رسول اللہؐ ہیں عشرۂ مبشرہ سے ہیں قریب قریب تمام غزوات میں شریک رہے۔ فتح مصر میں بھی شرکت کی تھی۔ جنگ جمل میں حضرت علیؓ سے مقابل ہوئے مگر کنارہ کش ہو گئے۔ وادی سباع میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ابن جرموز نے شہید کر دیا یہ واقعہ جمادی الاول ۳۶ھ کا ہے۔ آپ سے ۳۸ احادیث کی روایت کی ہے بوقت شہادت ۶۷ برس کی عمر تھی۔

۷۳۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رض

فاطمہ نام سلسلہ نسب یہ ہے۔ فاطمہ بنت قیس بن خالد بن وہب بن ثعلبہ بن وائل بن عمر بن شیبان بن محارب بن فہر۔ قبیلۂ بنو کنانہ سے تھیں۔ ابو عمر بن حفص بن مغیرہ سے نکاح ہوا۔ اسلام کے ابتدائی دور میں ایمان لائیں اور ہجرت کی۔ عہد فاروقی میں مجلس شعرا کا اجلاس ان کے مکان پر ہوتا تھا (اسد الغابہ) حضرت ابن زبیرؓ کے زمانۂ خلافت تک زندہ رہیں۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کو بہت محبت تھی۔ حضرت عمرؓ ان کی فضیلت کا احترام کرتے تھے۔ نہایت متواضع، خاکسار اور صابر تھیں۔ ایک مرتبہ کسی شخص نے ان سے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ دریافت کیا تو کہا:-

بس یہ سمجھ لو کہ آفتاب طلوع ہو رہا ہے

(اسد الغابہ)

۷۴۔ حضرت خباب بن الارت رضؓ

تمیمی۔ کنیت ابوعبداللہ یہ قید ہوگئے تھے مکہ میں فروختگی کے لئے ام انمار نے خرید کر آزاد کردیا ۳۲ احادیث کے راوی ہیں ۷۳ سال کی عمر میں ۳۷ھ میں انتقال کیا۔ ۱۴۱ ۲ احادیث آپ سے مروی ہیں۔

۷۵۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضؓ

جلیل القدر صحابی ہیں۔ بدر میں شریک تھے مہاجرین اولین سے ہیں ذی الحجہ ۳۵ھ کو انتقال کیا انہوں نے ۲۲ احادیث کی روایت کی ہے۔

۷۶۔ حضرت ربیع رضؓ

بنت معوذ بن عفراء قبیلۂ نجار سے تھیں۔ قبل ہجرت داخل اسلام ہوئیں بیعت رضواں میں شریک تھیں۔ جہاد میں مجروحوں کی خدمت کرتی تھیں ان سے ۱۲۱ احادیث مروی ہیں۔ حضرت ابن عباس اور امام زین العابدین ان سے مسائل دریافت کیا کرتے تھے۔

۷۷۔ حضرت اسید رضؓ

بن حضیر اشہلی انصاری اصحاب جلیل میں سے تھے آپ نے ۱۸ احادیث کی روایت کی ہے ۲۱ھ ہجری میں وفات پائی۔

۷۸۔ حضرت خالد رضؓ

بن ولید قریشی مخزومی کنیت ابوسلما تھی۔ آنحضرتؐ نے سیف اللہ کا خطاب دیا تھا۔ فتح مکہ وحنین طائف میں شریک رہے عہد خلافت اوّل و دوم میں فتوحات ملکی میں کارہائے نمایاں انجام دیئے ۱۸ احادیث ان سے مروی ہیں۔ حمص میں ۲۱ھ کو وفات پائی۔ بہتر بن جرنیل اور فاتح تھے۔

۷۹۔ حضرت عمرؓ بن حریث ۱۱۸ احادیث کے راوی ہیں۔

۸۰۔ حضرت خولہ رضؓ

بنت حکیم کنیت ام شریک قبیلۂ سلیم سے تھیں۔ آنحضرتؐ کی خالہ تھیں ان کے شوہر حضرت عثمان بن مظعون صحابی تھے۔ ۱۵ احادیث ان سے مروی ہیں صائم النہار وقائم اللیل بی بی تھیں۔

۸۱۔ حضرت خفاف رضؓ

ابن ایماء بن رخصہ غفاری مدنی بنی غفار کے امام اور خطیب تھے۔ بیعت رضواں میں شریک رہے۔ ۵ احادیث آپ سے مروی ہیں۔

۸۲۔ دوجبر حبشی رضؓ

بادشاہ حبش کے برادر زادہ تھے۔ یہ حبش سے ۷۲ نفوس کے ساتھ آئے اور لوٹ کر نہیں گئے۔ حضورؐ کی خدمت میں مثل غلاموں کے مفاخرت سے رہتے تھے۔ ان سے پانچ احادیث مروی ہیں۔

۸۳۔ حضرت مالک بن ہبیرہ کندی رضؓ ۴ احادیث کے راوی ہیں۔

۸۴۔ حضرت زید بن حارثہ رضؓ

کنیت ابو اسامہ مولیٰ حضور صلعم ان کا نام کلام مجید میں آیا ہے بدری نہیں سابقین اولین سے ہیں۔ بعمر ۵۵ سال ۸ھ میں شہید ہوئے چار احادیث ان سے مروی ہیں۔

۸۵۔ حضرت وحیہ کلبی رضؓ

بن خلیفہ بن عامر بن خزرج بدری ہیں۔ حضرت معاویہ کے عہد حکومت تک زندہ تھے آپ سے صرف دو احادیث مروی ہیں۔

۸۶۔ حضرت ثابت رضؓ

بن ضحاک خزرجی انصاری چودہ احادیث کے راوی ہیں ان کی کنیت ابو زینب ہے بیعت رضواں میں شریک تھے فتنۂ حضرت زبیرؓ میں انتقال ہوا۔

۸۷۔ حضرت معاویہ بن حکیم سلمی رضؓ ۱۳ احادیث آپ سے مروی ہیں۔

۸۸۔ حضرت عروہ رضؓ بن ابی جعد الاسدی رضؓ تیرہ احادیث ان سے مروی ہیں۔

۸۹۔ حضرت بسرہ رضؓ بنت صفوان سے ۱۱ احادیث مروی ہیں۔

۹۰۔ حضرت عروہ بن مفرس رضؓ سے دس احادیث مروی ہیں۔

۹۱۔ حضرت مجمع بن یزید رضؓ سے دس احادیث مروی ہیں

۹۲۔ حضرت قتادہ بن النعمان انصاری بدری سات احادیث ان سے مروی ہیں ۲۳ھ میں انتقال کیا۔

۹۳۔ حضرت سلمہ بن قیس رضؓ سے دس احادیث مروی ہیں۔

۹۴۔ حضرت قبیصہؓ بن مخارق عامری۔ چھ احادیث ان سے مروی ہیں۔

۹۵۔ حضرت عاصم رضؓ بن عدی قضاعی ۱۶ احادیث ان سے مروی ہیں۔

۹۶۔ حضرت سلمہ رضؓ بن نعیم الشجعی ۵ احادیث آپ سے مروی ہیں۔

۹۷۔ حضرت مالکؓ بن صعصعہ ۵ احادیث آپ سے مروی ہیں۔

۹۸۔ حضرت محجن رضؓ بن ادرع پانچ احادیث آپ سے مروی ہیں

۹۹۔ حضرت سائب رضؓ بن فلاح پانچ احادیث ان سے مروی ہیں۔

۱۰۰۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب یہ واقعہ فیل کے دس برس بعد پیدا ہوئے آنحضرت کے دار ارقم پہنچنے سے پیشتر ایمان لائے۔ مہاجرین اولین سے ہیں۔ تمام غزوات میں شریک رہے۔ عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ ۳۱ھ میں بمقام مدینہ وفات پائی۔

۱۰۱۔ حضرت معقل رضؓ

بن یسار بن عبد اللہ مضری صلح حدیبیہ سے پیشتر اسلام لائے۔ آنحضرت نے قبیلہ مزنیہ کا قاضی بنانا چاہا معقل کی قوت فیصلہ کی وجہ سے حضرت عمر رضؓ انہیں بہت مانتے تھے ان سے ۳۴ حدیثیں مروی ہیں عہد امیر معاویہ میں انتقال ہوا۔

۱۰۲- **حضرت ام شریک** رضہ انصاریہ زوجہ جناب عقبان سے ۳ حدیثیں مروی ہیں۔

۱۰۳- **حضرت ام حرام** رضہ بنت ملحان بن خالد بخاریہ ان سے ۱۴ حدیثیں مروی ہیں۔

۱۰۴- **حضرت ام کلثوم** رضہ بنت عقبہ بن ابی معیط ان خاتون نے پیدل ہجرت کی۔

۱۰۵- **حضرت ام العلاء** رضہ انصاریہ جناب خارجہ ابن زید کی والدہ ہیں۔

۱۰۶- **حضرت جویریہ** رضہ بنت حارث یہ غزوہ بنی مصطلق میں اسیر ہوئی تھیں اور یہ ثابت بن قیس رضہ کے حصہ میں آئی تھیں انھوں نے ان سے مکاتبت کرلی تھی۔ جس کو حضورؐ نے ادا کرکے بعد ازاں ان سے نکاح کر لیا بعمر ۶۵ سال ربیع الاول ۵۶ھ میں انتقال ہوا۔

۱۰۷- حضرت حارثہ رضہ

بن وہب خزاعی آپ والدہ کی طرف سے عبداللہ بن عمر خطاب رضہ کے بھائی ہیں۔ حضرت اشعب بن قیس رضہ بن سعد بکرب کنیت ابو محمد یہ بعد وصال آنحضرتؐ مرتد ہوگئے۔ مگر عہد صدیقؓ میں پھر مسلمان ہوگئے تھے۔ آخر میں کوفہ چلے گئے ۴۰ھ میں انتقال کیا

۱۰۸- حضرت ابی سفیانؓ

ان کا نام صخر ابن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف فتح مکہ سے کچھ پہلے مسلمان ہوئے رسول اللہؐ نے طائف کی زکوٰۃ کا گماشتہ مقرر کیا تھا ۳۲ھ میں نابینا ہوکر مرے آپ کی ایک صاحبزادی کو ام المومنین ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ابتدائے اسلام کی تمام لڑائیوں کے بانی تھے۔ امیر معاویہ کے والد اور یزید کے دادا تھے۔

۱۰۹- حضرت عبدالرحمٰن رضہ

بن امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضہ ان کی والدہ ام رومان تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کے حقیقی بھائی تھے۔ حدیبیہ میں اسلام لائے خالد بن ولیدؓ کے ساتھ جنگ احد میں شریک تھے۔ جنگ جمل میں بہن کے ہمراہ تھے بیعت یزید کے لئے امیر معاویہؓ نے ایک لاکھ درہم بھیجے آپ نے لینے سے انکار کردیا اور بیعت نہیں کی ۵۳ھ میں انتقال ہوا۔

۱۱۰- حضرت ابوامامۃ رضہ

الباہلی صدی بن عجلان اولاً سکونت مصر میں تھی بعد ازاں شہر حمص میں آکر رہے بعمر ۹۱ سال ۸۶ھ میں آپکا انتقال ہوا

۱۱۱- حضرت ابو اسامہ رضہ

سعد بن سہل بن حنیف انصاری حضورؐ کے وصال سے دو سال قبل پیدا ہوئے یہ مدینہ کے تابعین میں بہت بڑے بزرگ اور عالم اجل تھے۔ ان کے والد اور ابوسعید خدریؓ سے حدیث کی سند حاصل کی بعمر ۹۲ سال ۱۰۰ھ میں انتقال کیا۔

۱۱۲- حضرت عبداللہ رضہ

بن مالک قشب کنیتہ ازدازدی مالک مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ عبداللہ فضلائی صحابہ سے تھے زہد و عبادت میں ممتاز تھے۔ بن مریم بن مرجان بن حکم کے آخر زمانہ میں انتقال کیا۔

۱۱۳- حضرت عدی رضہ

بن حاتم ابوظریف کنیت ہے۔ یہ قبیلہ طے کے تھے۔ ان کے مسلمان ہونے کے بعد بھی سرکار عالمؐ نے طے کی امارت پر ان ہی کو ممتاز فرمایا۔ جنگ قادسیہ میں داد شجاعت دی جنگ جمل و صفین میں حضرت علیؓ کے ہمراہ تھے کوفہ میں انتقال فرمایا

۱۱۴- حضرت عبداللہ بن مغفل مزنیؓ

سنہ ۶ھ میں اسلام لائے۔ غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل تھا۔ عراق کی فوج کشی میں مجاہدانہ شرکت کی۔ بصرہ سنہ ۵۶ھ میں انتقال کیا۔

۱۱۵- حضرت مسور رضؓ

بن مخرمہ کنیت ابوعبدالرحمن سنہ ۲ھ مکہ میں بطن مکہ سے پیدا ہوئے صغرلی میں حجۃ الوداع میں شریک رہے یزید اور عبداللہ بن زبیرؓ کے اختلافات میں حضرت ابن زبیرؓ کے ساتھ رہے سنہ ۶۲ھ میں حرم میں محصور رہے اور حجاج بن یوسف کے حکم سے گولہ باری ہو رہی تھی اس میں کام آئے۔

۱۱۶- حضرت عبداللہؓ

بن زبیرؓ بن عوام کنیت ابوخبیب ان کی والدہ صاحبہ کی کنیت ابوبکر صدیق تھیں ہجرت کے بعد مہاجر مسلمانوں میں سب سے پہلے پیدا ہوئے۔ ان کے بھائی عروہ تھے۔ بن زبیرؓ نے اپنے وقت کو تین راتوں پر بانٹ دیا تھا۔ ایک رات قیام کی جس میں وہ صبح تک کھڑے رہتے۔ ایک رات رکوع سجدے میں گذارتے یزید کے مرنے پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان کے لوگ ان کے مطیع تھے۔ ابن زبیرؓ کی خلافت عبدالملک بن مروان کی تخت نشینی تک رہی سنہ ۷۳ھ تک حجاج بن یوسف کے ہاتھ زمانہ پر سنگباری ہوئی اور یہ اس جنگ میں شہید ہوئے۔

۱۱۷- حضرت عبداللہؓ

حضرت عبداللہؓ بن زید بن ثعلبہ انصاریؓ یہ بیعت عقبہ اور بدر اور تمام لشکر میں آنحضرت کے ساتھ تھے۔

۱۱۸- حضرت صعصہ رضؓ

بن القع کنیت ابوقرصافہ ہے۔ غزوۂ تبوک سے چند روز پہلے اسلام لائے اور اس میں شریک ہوئے۔ بصرہ چلے گئے تھے۔ شام کے جہادوں میں شرکت کی آخر میں بیت المقدس میں مقیم ہو گئے اصحاب صفہ میں سے تھے ۵۶ احادیث ان سے مروی ہیں۔ بعمر ۱۰۵ سال سنہ ۳۳ھ میں انتقال کیا۔

۱۱۹- حضرت ابوعامر اشعریؓ

عبید نام تھا۔ یہ حضرت ابوموسیٰؓ اشعری کے چچا ہیں۔ آغاز دعوت اسلام میں مسلمان ہوئے۔ فتح مکہ و غزوۂ حنین میں شریک رہے۔ آنحضرتؐ کے سامنے شہید ہوئے۔

۱۲۰- حضرت ابوشریح رضؓ

نام خویلد بن عمرو بن صخر خزاعی فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے اور اس میں شریک رہے بنی کعب کا نشان ان کے ہاتھ میں تھا۔ سنہ ۶۸ھ میں مدینہ میں انتقال ہوا۔

۱۲۱- حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضؓ

نام جرثوم تھا، خاندان قضاعہ سے تھے آغاز اسلام میں ایمان لائے۔ صلح حدیبیہ میں آنحضرتؐ کے ہمرکاب تھے بیعت رضوان میں شریک تھے۔ آنحضرتؐ نے ان ہی کو ان کے قبیلہ میں مبلغ بنا کر بھیجا تھا۔ شام فتح ہونے کے بعد وہیں قیام پذیر ہو گئے۔ امیر معاویہ کے دور حکومت میں سر بسجدہ واصل بحق ہوئے۔

۱۲۲- حضرت ابو بردہ ہانی رضؓ

بن نیاز بیعت عقبہ ثانیہ میں ۷۰ نفوس کے ساتھ شریک۔ غزوۂ بدر اور دیگر غزوات میں جانفشانیاں کیں۔ براء بن عازب ان کے برادرزادہ ہیں۔ حضرت علیؓ کے ہمراہ خانہ جنگیوں میں شریک رہے۔ زمانہ حکومت امیر معاویہ میں انتقال ہوا۔

۱۲۳- حضرت ابو بشیر قیس رضؓ

بن عبد اللہ انصاری مازنی یہ بھی تجرید بخاری کے رواۃ میں سے ہیں۔

۱۲۴- حضرت عبد الرحمٰن بن سعد انصاری خزرجی ساعدی۔

۱۲۵- حضرت ابو حذیفہ عتبہ بن ربیعہ رضؓ۔ فضلائے صحابہ سے ہیں۔ بدر و احد میں شریک رہے۔ جنگ یمامہ میں بعمر ۵۳ سال شہید ہوئے۔

۱۲۶- حضرت ابو سیف القین رضؓ

براء بن اوس انصاری رضؓ حضرت ابراہیم رضؓ ابن رسول کریمؐ کے رضاعی بھائی تھے۔ حضرت ابو سعید بن مالک رضؓ انصاری خزرجی بڑے فاضل تھے اکثر صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت کی ہے ۷۴ھ میں بعمر ۸۴ سال انتقال کیا۔

۱۲۷- حضرت ابو مالک رضؓ

کعب بن عاصم اسعدیؓ۔ حضرت عمر فاروق رضؓ کے عہد خلافت میں انتقال کیا۔

۱۲۸- حضرت ابو واقد رضؓ

حارث بن عوف لیثی قدیم الاسلام لوگوں میں سے ہیں ۶۸ھ میں انتقال کیا۔

۱۲۹- حضرت ابو عبس رضؓ

عبد الرحمٰن بن جبیر انصاری مازنی غزوہ بدر میں شریک تھے۔ بعمر ۷۰ سال ۳۴ھ میں انتقال کیا۔

۱۳۰- حضرت العلاء الحضرمی رضؓ

عبد اللہ نام تھا آنحضرتؐ نے عامل بحرین کیا تھا۔ ۱۴ھ ہجری میں وفات پائی۔

۱۳۱- حضرت جابر بن عبد اللہ

رکنیت ابو عبد اللہ انصاری غزوۂ بدر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۱۸ غزوات و سریات میں شریک رہے۔ آخر میں شام اور وہاں سے مصر چلے گئے۔ وہیں ۷۴ھ میں انتقال کیا

۱۳۲۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضؓ

کنیت ابو عبداللہ۔ آپ سرکار دو عالم کے راز دار تھے۔ آپ نے حضرت عثمان رضؓ کی شہادت کے چالیس یوم بعد شہر مداین میں ۳۵ھ میں انتقال کیا۔

۱۳۳۔ حضرت حسان رضؓ

بن ثابت بن منذر مداح نبیؐ ہیں شعرائے قریش کے مقابل بڑے بڑے معرکے جیتے پوری عمر پا کر ۵۰ھ ہجری میں انتقال کیا۔

۱۳۴۔ حضرت زرارہ رضؓ

بن اوفی نے ۹۳ھ میں وفات پائی۔

۱۳۵۔ حضرت سائب رضؓ

بن یزید حجۃ الوداع میں شریک تھے ۸۰ھ میں انتقال کیا۔

۱۳۶۔ حضرت سعید رضؓ

بن زید کنیت ابو الاعود عدوی قرشی آپ عشرہ مبشرہ سے ہیں حضرت عمر فاروق کے بہنوئی ہیں ۵۱ھ میں وصال ہوا۔

۱۳۷۔ جناب جندب رضؓ

ابن عبداللہ بن سفیان البجلی علقی کنیت ابو عبداللہ قدمائے صحابہؓ میں سے ہیں کوفہ میں قیام تھا مگر بصرہ میں بھی رہتے تھے۔ مصعب بن زبیر رضؓ کے ہمراہ کوفہ گئے تھے ان سے اہل بصرہ میں سے امام حسن بصریؒ (محمد بن سرین) انس بن سرین وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۔ حضرت معیقب رضؓ

بن ابی فاطمہ لوی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے ۴۰ھ میں انتقال کیا۔

۱۳۹۔ حضرت مقدام رضؓ

بن معدی کرب۔ ۸۶ھ ہجری میں آپ نے انتقال کیا۔

تمت

فہرست کتب رسالہ پیشوا و اسلامیہ دارالاشاعت دہلی

اعجاز نما قرآن مجید مفسّر

ترجمہ قرآن مجید ہیں حضرت مولینا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ یہ لفظی ہونے کے باوجود بامحاورہ ہے اور زوائد قوسین کی تشریح سے بے نیاز ہے حاشیہ پر حضرت علامہ فرید وجدی مصری کی سب سے بڑی اور سب سے آسان تفسیر بیان الفرقان پوری کی پوری دے دی گئی ہے۔ جسے علامہ موصوف نے زمانہ حال کے مسلمانوں کو قرآن مجید کا مفہوم سمجھانے کے لئے سالہا سال کی محنت کے بعد لکھا تھا۔ یہ تفسیر عربی میں تھی اس کا بصرف کثیر علامہ آغا رفیق سے ترجمہ کرایا گیا ہے کاغذ کینہ قیمت پندرہ روپے

آسان ترجمہ قرآن مجید

ترجمہ حضرت مولینا شاہ عبدالقادر صاحب کا ہے حاشیہ پر ان ہی کی تفسیر موضح القرآن ہے۔ بڑی تقطیع ہے۔ شروع میں بے شمار خوبیوں کا دیباچہ ہے جس میں سات باب ہیں پہلے باب میں مذہب کی اور مذہبی کتابوں کی ضرورت ثابت کی گئی ہے اور دوسرے باب میں قرآن کے نزول اور حفاظت اور ترتیب پر بحث کی گئی ہے۔ تیسرے باب میں قرآن حکیم کی تلاوت کے احکام اور فضائل بتائے گئے ہیں چوتھے باب میں اوقاف اور اشارات قرآنی کی تشریح ہے پانچویں باب میں قرآن شریف کی ہر سورت کے مجرب اور وظائف لکھے گئے ہیں۔ جن کی ہر مسلمان کو قدم قدم پر ضرورت رہتی ہے۔ چھٹے باب میں قرآن حکیم کی ہر سورت کا نقش اور کلام اللہ کے تعویذ لکھے گئے ہیں ساتواں باب میں پورے کلام اللہ کی فہرست مضامین بطور ابواب کے لکھی گئی ہے۔ قلمی ہے صحت اکیس علماء اور قاریوں نے کی ہے۔ سفید نا روے کا کاغذ ہے۔ قیمت دس روپے۔

مقدمۃ القرآن

یہ مقدمۃ القرآن پچاس سالہ مطالعہ قرآن حکیم اور ایک لاکھ اوراق متعلق توضیح و تشریح قرآن مجید پر محققانہ غور و فکر کا نتیجہ ہے۔

اس مقدمۃ القرآن کو کلام اللہ کی تلاوت سے پہلے پڑھ لیجئے۔ جس سے کلام اللہ پر آپ کو ایک جید عالم کی نسبت دسترس ہو جائے گا۔ اور ایک ماہر قرآن کی طرح قرآن شریف کے مضامین پر غور کر سکیں گے۔

مقدمۃ القرآن میں بتایا گیا ہے کہ وحی کیا ہے۔ وحی کیوں آتی ہے۔ نبوت کے درجات کیا ہیں۔ قرآن مجید پر دوسری الہامی کو فضیلت کیوں ہے قرآن شریف کے معجزات اور خصائص کیا ہیں۔ قرآن حکیم کے متعلق مخالفین اسلام کی رائیں کیا ہیں۔ قرآن حکیم میں کن امور کا ذکر ہے۔ ہر سورہ کے مسائل اور احکام اور وظائف کا تفصیلی تذکرہ ہے قرآن حکیم کے قصے اور مثالیں کیا ہیں۔ قرآن شریف کی قسمیں قرآن کی تاریخ تلاوت قرآن کے خصائل اور احکام۔ کلام الٰہی کے خواص و عملیات غرضیکہ اتنے مضامین پر بحث کی گئی ہے کہ قرآنی انسائیکلوپیڈیا بہت ہی کام کی چیز ہے سمندر کو کوزہ میں بند کیا گیا ہے۔ قرآن حکیم کو سمجھنے کے لئے اس کے برابر مارکیٹ میں کوئی دوسری کتاب نہیں۔

قیمت تین روپے۔

زندگی کو جنت کی کھیتی بنالو

زندگی خواہ دنیا کی ہو خواہ عقبیٰ کی وہ جنت کی کھیتی بن سکتی ہے۔ مگر شرط ایک اور صرف ایک ہے کہ تم اپنے آپ کو اس سانچے میں ڈھال لو جس سانچے میں ڈھالنے اور تم کو اپنا نائب بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن

...[illegible] کا وہ سانچہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ تم ... قرآن کا مطالعہ کرو۔ تم اس کتاب کے مطالعہ کے ... سے کلام پاک کی تلاوت کرو تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تم کو اپنے نائب مقرر کرتے ہوئے ... جنت کی دوامی خوشخبریوں کا حقدار ٹھہراتے ہوئے کیا ہدایتیں جاری فرمائی تھیں، اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ڈھائی سو صفحے۔ قیمت

گنبدِ خضرا میں سونے والے منبدِ خضرا میں اُمت کے لئے دُعا

آقا اپنی پیاری اُمت کے لئے آج بھی دعا فرماتے ہیں۔ اس مسلمان سے زیادہ بدنصیب اور کون ہوگا جو اپنے آقا کی دعاؤں سے محروم رہے لہٰذا آج ہی ہم سے پیغمبری دعائیں فوراً حاصل کیجئے۔ اس کتاب میں وہ تمام مستند دعائیں درج ہیں جو خود حضور سرورِ کائنات نے مختلف مقاصد کے لئے مختلف موقعوں پر اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائیں اس خیال سے کہ کوئی مسلمان محروم سعادت نہ رہے کتاب کا ہدیہ بہت کم رکھا گیا ہے ضخامت ۔صفحات

قیمت ۱۲ر آنے

تسخیر القلوب

کیا کوئی دل ہے جس پر قابو چاہتے ہیں۔ وہ دل کس کا ہو۔ مرد کا ہو یا عورت کا ہو، خاوند کا ہو، بیوی کا ہو، حاکم کا ہو، دوست کا ہو آشنا کا ہو، چھوٹے کا ہو، بڑے کا ہو، بزرگ کا ہو۔ ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ اس پر قابو حاصل کر سکیں گے۔ اگر آپ ہم سے تسخیر القلوب منگا کر جو اس میں لکھا ہے۔ اس کے عامل بن جائیں تو احباب کا مسخر کرنا زن و مرد کا مطیع کرنا آقا و افسر پر قابو پانا مقدمات اپنے حسب منشا فیصلہ کرانا عامل کے لئے معمولی بات ہے۔ قیمت ۱۳ر آنے

حمائل شریف نما پارہ سورہ معہ مجموعہ وظائف

اس ... کی خصوصیات یہ ہیں کہ عربی قلم بیحد موزوں اور خوشنما ہے ترجمہ حضرت علامہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ حاشیہ پر خواص القرآن فوائد القرآن شان نزول ربط آیات وغیرہ چڑھائے گئے ہیں۔ ہر سورہ کے مجرب اور مستند اعمال و وظائف اور نقش دیئے گئے ہیں۔ اور اس کے علاوہ درود تاج، دعائے حزب البحر۔ ختم خواجگان چشت و نقشبند اور اسماء الحسنیٰ اور اسمائے مبارک سرور کائنات اور وظیفہ اسماء بدریہ وغیرہ معہ ضروری اور مستند اور مجرب وظائف خاندان چشتیہ۔ قادریہ۔ نقشبندیہ۔ سہروردیہ وغیرہ درج ہیں۔ کاغذ سفید بہت چکنا۔ ضخامت ایک سو اسی صفحے۔ بہت اعلیٰ درجہ کا ٹائیٹل اچھوتے اور بے مثل مذہبی خیال میں تین رنگ کا ٹائیٹل گرد پوش جلد قیمت اتنی خوبیوں اور اتنی ضخامت کے باوجود صرف دو روپے۔

کلید قرآن

جو بچے کئی برس کی محنت کے بعد کلام الٰہی نہ پڑھ سکے۔ ان کو کلید قرآن پڑھائیے اُن کو دو مہینے میں کلام اللہ پر عبور ہو جائے گا۔ کلید قرآن دنیا میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ جس کے مصنف کا دعویٰ ہے کہ اس کے پڑھنے سے دو مہینے میں قرآن پڑھنا آجاتا ہے $\frac{20 \times 30}{16}$ سائز قیمت آٹھ روپے۔

نامرادوں کا سب سے بڑا سہارا

خدائے پاک ہے۔ جب مایوسیوں کے تیروں سے کلیجہ چھلنی ہو رہا ہو اور دنیا میں کوئی مددگار نظر نہ آتا ہو تو خداوند کریم کی اس کتاب سے رجوع کیجئے۔ جس میں ہم نے نہایت کوشش اور صرف کثیر سے قرآن مجید کی وہ تمام دعائیں ایک جا جمع کر دی ہیں۔ جو مختلف مقاصد کے لئے تیربہدف ہیں، دنیا میں آپ کا کوئی کام ایسا نہیں جو ان پاک دعاؤں کی مدد سے سرانجام نہ ہو سکے۔ جلد طلب فرمائیے اس کتاب کا نام قرآنی دعائیں ہے۔ ضخامت ۸۰ صفحات کاغذ سفید

چکنا، لکھائی چھپائی اعلیٰ قیمت صرف ۱۲ر آنے

دنیا تمہاری مٹھی میں

آ جائے گی۔ اگر تم پریشان اور مصیبت کے وقت استقلال کو ہاتھ سے نہ دو اگر تم اس چارہ ساز کی غیبی قوتوں سے نا امید نہیں ہوتے تو ہمت نہ ہارو میدانِ عمل میں آگے بڑھو کامیابی تمہارے قدم چومے گی پریشانی راحت سے بدل جائے گی۔ بے اطمینانی سکون میں مبدل ہوگی۔ بشرطیکہ تم آیۃ الکرسی کا عمل پڑھنا جانتے ہو۔ آیۃ الکرسی اسم اعظم ہے، اور اس کا زبردست عامل آسمان کی پوشیدہ قوتوں کی تسخیر کر سکتا ہے۔ سفید چکنا کاغذ ضخامت ۱۰۰ صفحے۔ قیمت ۱۲ر آنے

تفسیر سورہ یٰسین

یہ تفسیر اس زمانہ میں لکھی گئی ہے جو کہ بغاوت و طغیانی کا زمانہ ہے اور قدیم قدیم مذہب کے لئے عقلی دلائل مانگے گئے ہیں۔ یہ تفسیر اس لحاظ سے بہت شاندار ہے کہ ہر بات کو معقول طریقہ پر سمجھایا ہے۔ یہ تفسیر علامہ عبدہ مصری کی تفسیر القرآن سے ماخوذ ہے۔ اور ایسے عجیب و غریب پیرایہ میں مذہب کے اعمال کو ذہن نشین کیا گیا ہے۔ یہ تفسیر بہت اہم ہے۔ اور ایک ایک واقعہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ گویا بہت سی تفاسیر کا ہے۔ اچھی لکھائی چھپائی سفید چکنا کاغذ سائز ۲۰×۳۰ ضخامت ایک سو پچاس صفحے قیمت ۸ر

ادب نبوی

حضور سرورِ کائنات صلعم کے ادبی، اخلاقی، سیاسی احکام کا ترجمہ اور لاجواب تفسیر ایک ہی کتاب پڑھ لینے کے بعد کسی عالم کے پاس حضور کے احکام دریافت کرنے کے لئے جانے کی ضرورت نہیں۔ لاجواب چیز ہے۔ اچھی لکھائی چھپائی، کاغذ سفید چکنا سائز ۲۰×۲۶ ضخامت ۳۰۰ سو صفحات قیمت چار روپے۔

مسلم شریف کامل اردو

احادیث مستندہ میں بخاری شریف کے بعد مسلم کا نام آتا ہے۔ کیونکہ بخاری و مسلم دونوں صحیحین کہلاتی ہیں۔ بخاری شریف کی بعض احادیث سے لو[گوں کو] اختلاف ہے لیکن مسلم شریف تو حدیث کی وہ [کتاب] ہے۔ جو سنی شیعہ، اہلِ حدیث، اہلِ تصوف [سب] کے نزدیک بھی صحیح ہے۔ اس کی دو جلدیں ہیں ۴۸۴ صفحات کی ہے جس میں ۱۵۳۸ احادیث جلد ۱۱۴۱ صفحات کی ہے جس میں ۳۰۰۰ حدیثیں شریف چار ہزار تین سو اڑتالیس حدیثوں کا مسلم شریف کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ا[س کی حدیثیں] زیادہ طویل نہیں ہیں۔ لیکن بڑی جامع ہیں اور ترتیب ازتمام اسلامی احکام ہیں۔ شروع میں [امام مسلم] کی جامع و مستند سوانحمری ہے۔ اس کتاب کی ضخامت ہے رف کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ سائز ۲۶×۳۰ سفید چکنا۔ قیمت بلا جلد دس روپے۔

ترمذی شریف مکمل

صحاح ستہ کتاب ترمذی شمائل ترمذی) کا بامحاورہ مستند اردو ترجمہ اور اردو داں طبقہ میں حکم رسول پاک کی حکمت بڑی سے سمجھ میں آ جاتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ہے جو مدینہ والے آقا کے حکم کی تشریح کر رہا۔ اس ترجمہ اور تشریح، لیکچراروں اور اردو داں بے حد کارآمد ہے۔ اچھی لکھائی، چھپائی ہے سفید چکنا کاغذ ہے۔ ضخامت تقریباً نو سو صفحے۔ میں ۲۶ صفحے کی فہرست مضامین ہے پھر حد[یث] کی اہمیت اور اقسام حدیث کا بیان ہے اس امام ترمذی کے حالات زندگی ہیں اور جن حالا[ت] پر قابو پا کر انھوں نے صحیح حدیثیں جمع کی ہیں تذکرہ ہے، ساتھ ہی حدیثوں کے درجے بیان ہیں سائز ۲۰×۳۰ سفید چکنا کاغذ ضخامت نو[سو] قیمت۔ مجلد پندرہ روپے علاوہ محصولڈاک۔